نئے اضافوں کے ساتھ

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

قادیانیت ثبوت حاضر ہیں!

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عزائم پر مبنی عکسی شہادتیں

1

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

چیلنج

''ثبوت حاضر ہیں''

یہ کتاب، اپنے اندر
قادیانی مذہب کے بانی
آنجہانی، مرزا غلام احمد قادیانی
اس کے بیٹوں، اس کے نام نہاد خلیفوں اور دیگر اہم قادیانیوں کی
مستند تصانیف اور اخبارات و رسائل کی
قابلِ اعتراض اور دل آزار کفریہ عبارتوں کی عکسی نقول لیے ہوئے ہے۔
قادیانی جرائم کے یہ ثبوت
اتنے واضح ہیں کہ دنیا کی کسی بھی عدالت میں
ان عکسی دستاویزات کی صداقت کو چیلنج کرنا
کسی بھی قادیانی کے لیے ممکن نہیں ہے۔
میں اس کتاب میں درج
تمام حوالوں اور عکسی نقول کے مصدقہ ہونے
کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں
اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت
دنیا کے تمام قادیانیوں (بشمول لاہوری گروپ) کو
چیلنج کرتا ہوں کہ
اگر اس کتاب میں موجود، کوئی بھی عکس غیر حقیقی ہو،
یا میری طرف سے کسی بھی نوع کی ترمیم و اضافہ کیا گیا ہو، یا
ایک بھی خانہ ساز حوالہ پایا جائے
تو میں اس کے لیے ہر قسم کی سزا پانے کے لیے تیار ہوں!
بصورت دیگر انہیں ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر آخرت کی فکر کرتے
ہوئے اسلام کی آغوش میں آجانا چاہیے
ہے کسی قادیانی میں جرأت جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے؟

محمد متین خالد

نئے اضافوں کے ساتھ

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

قادیانیت

ثبوت حاضر ہیں!

جلد اوّل

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عزائم پر مبنی عکسی شہادتیں

محمد متین خالد

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336-8405100

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	قادیانیت ثبوت حاضر ہیں! جلد اوّل
مصنف	محمد متین خالد
ناشر	علم و عرفان پبلشرز
قانونی مشیر	محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
مطبع	جوہر رحمانیہ پرنٹرز، لاہور
سرورق	فضیل کیانی
کمپوزنگ	تاج کمپوزنگ سنٹر، لاہور
سن اشاعت	(نئے اضافوں کے ساتھ) 2010ء
قیمت	-/700 روپے

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ 40-اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336؛8405100

اِنتساب

بہت سے قادیانیوں نے ''قادیانیت، ثبوت حاضر ہیں'' کے عمیق مطالعے کے بعد اس میں درج تمام حوالہ جات کو دیکھا، پرکھا، جانچا اور مکمل سیاق وسباق کے ساتھ اصل قادیانی کتب سے ان کا لفظ بہ لفظ موازنہ کیا...... پھر حق کی تلاش میں تذبذب کا شکار ہوئے...... انہوں نے اللہ رب العزت کے حضور خوب توبہ کی اور صدق دل سے گڑگڑا کر اپنی ہدایت کی دعا مانگی...... کہتے ہیں طلب اگر صادق ہو تو انسان منزل پر پہنچ ہی جاتا ہے...... قدرت حق نے مہربانی کرتے ہوئے انہیں ایمان کی عظیم دولت سے نوازا...... یوں وہ قادیانیت سے تائب ہو کر واپس اسلام کی آغوش میں آ گئے...... میں اس کتاب کا انتساب ان خوش نصیب سابق قادیانیوں کے نام کرتے ہوئے ایک عجیب روحانی خوشی اور ایمانی جلا محسوس کرتا ہوں۔ اللہ رب العزت انہیں دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے اور مجھے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر مزید کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین!

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ترتیب عنوانات

❁	چیلنج		2
❁	انتساب		5
❁	توجہ فرمائیں		27
❑	فہرست ٹائٹل کتب		29
❑	قادیانی عقائد کی بھیانک تصویر	جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری	35
❑	قادیانیت کا اصل چہرہ	جناب مجید نظامی	37
❑	دعوت فکر	لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل	42
❑	جعلی نبوت کا خاتمہ	پروفیسر محمد سلیم	45
❑	شاہکار کتاب	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	49
❑	قادیانیت کا Kaleidoscope	حضرت مولانا اللہ وسایا	52
❑	قادیانیوں پر اتمام حجت	ڈاکٹر محمود احمد غازی	66
❑	ثبوت حاضر ہیں، ایک مطالعہ	پروفیسر رفیع الدین ہاشمی	68
❑	''اک حرف مخلصانہ''	پروفیسر منور احمد ملک	71
❑	کوزے میں دریا	حضرت خواجہ خان محمد مدظلہٗ	80
❑	تاریخ ساز آئینہ	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری	82
❑	نفیر قلم	محمد متین خالد	84

عقیدۂ ختم نبوت — 91 View Proof

- ختم نبوت اور قرآن مجید — 95
- ختم نبوت اور احادیث مبارکہ — 100
- ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ — 103
- ختم نبوت اور اکابرینِ امت — 105
- اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟ — 107
- اوصافِ نبوت اور مرزا قادیانی — 111
- ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور اُن کے جوابات — 120

نبوت بند ہے — 153 View Proof

- وحی رسالت بند ہے — 156
- وحی رسالت کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد، ناممکن — 156
- حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے — 157
- وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے — 157
- نئی شریعت، نیا الہام...... ناممکن — 157
- خاتم الانبیا ﷺ کی نبوت میں کوئی شریک نہیں — 157
- ختم نبوت پر ایمان اور اصرار، قرآنِ مجید کی روشنی میں — 158
- تمام آدم زادوں کے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں — 158
- حدیث لانبی بعدی مستند ہے — 159
- حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی — 159
- نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا — 160
- دین و رسالت کمال تک پہنچ گیا — 160
- تمام نبوتیں رسول اللہ ﷺ پر ختم — 160

❑ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں	161
❑ ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت ورسالت کاذب اور کافر ہے	161
❑ نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت	161
❑ نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر	161
❑ نبوت کا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج	162
❑ مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب کا بھائی	162
❑ وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری کر کے دشمن قرآن نہ بنو	163
❑ ختم نبوت کا منکر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے	163
❑ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بدبخت ہے	163
❑ ختم نبوت کے منکر کو ملعون سمجھتا ہوں	164
❑ یہ جھوٹ ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا	164
❑ معاذ اللہ، میں نبوت کا مدعی کیوں بنوں؟	164
❑ اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے	165
❑ ہمارا مذہب	165
❑ اجماعی عقیدہ کا منکر لعنتی ہے	166
❑ اہل سنت کی اجماعی رائے کو ماننا فرض ہے	166
❑ اعتراف حقیقت	166
❑ اہم نکات	166
نبوت جاری ہے View Proof	171
❑ مخبوط الحواس کون؟	173
❑ پاگل اور منافق کون؟	174
❑ سچے، عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام کی نشانی	174
❑ نبی نہیں محدث	175
❑ محدث نہیں نبی	176

□	ختم نبوت، ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب	176
□	ایک غلطی کا ازالہ	177
□	میرے پاس جبرائیل آیا	177
□	امور غیبیہ کی نعمت	178
□	خدا تعالیٰ کی وحی	178
□	کثرت وحی	178
□	بارش کی طرح وحی نازل ہوئی	179
□	23 برس کی متواتر وحی	179
□	امتی بھی، نبی بھی	179
□	خدا کا فرستادہ	179
□	ہم نبی اور رسول ہیں	180
□	خدا نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا	180
□	سچا خدا	180
□	تو بھی ایک رسول ہے	180
□	قادیان، رسول کا تخت گاہ	180
□	خدا نے میرا نام نبی رکھا، تصدیق کے لئے تین لاکھ نشان دیئے	181
□	سب لوگوں کی طرف خدا کا رسول	181
□	ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا	181
□	خدا کا مرسل	181
□	تیری خبر قرآن وحدیث میں	182
□	نبوت کا دروازہ کھلا ہے	182
□	مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیرالدین محمود کی گواہی	182
□	امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیے	184
□	گردن پر تلوار	186
□	نبوت کا قادیانی تصور	186

- منافق کون ہے؟ 187
- کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر 187
- اہم نکات 187
- قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کا عقیدہ 189

اللہ تعالیٰ کی توہین 191

View Proof

- اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر 195
- اللہ کی زبان پر مرض 195
- اللہ اور چور 195
- اللہ خطا کرتا ہے 195
- قادیان میں خدا 196
- سچا خدا 196
- اولاد کی طرح ہے 196
- میرے بیٹے کی طرح ہے 197
- اے میرے بیٹے! 197
- لڑکا اور خدا 197
- تو ہمارے پانی سے ہے 197
- میں چاند، اللہ سورج، میں سورج، اللہ چاند 197
- مرزا قادیانی سے اللہ تعالیٰ کی تعزیت 198
- مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پلنگ پر 199
- اللہ تعالیٰ کے دستخط 199
- میں خود خدا ہوں 200
- "خدا تیرے اندر اتر آیا" 200
- کن فیکون 204

- ❑ فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت 205
- ❑ خدا سے نہانی تعلق 205
- ❑ اللہ مرد، مرزا قادیانی عورت؟ 206
- ❑ حاملہ 206
- ❑ دردِ زہ 207
- ❑ خدا پر بہتان کا نتیجہ 207
- ❑ بدکاروں کو بھی خوابیں 207
- ❑ جو خود کو خدا کہے، وہ کافر 208
- ❑ دجال کی نشانی 208
- ❑ قرآن کا فتویٰ 208
- ❑ اہم نکات 208

حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی توہین 211

- ❑ مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے 215
- ❑ مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے 216
- ❑ مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ 217
- ❑ قادیان میں محمد رسول اللہ 217
- ❑ محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں 218
- ❑ قادیانی کلمہ 218
- ❑ افضلیتِ مرزا قادیانی 219
- ❑ مرزا قادیانی پر درود 220
- ❑ مرزا قادیانی پر دُرود و سلام 221
- ❑ مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب 222
- ❑ نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند 222

View Proof

- مرزا قادیانی بعینہٖ محمد رسول اللہ 223
- پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر 223
- نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات 223
- مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات 224
- نشان اور معجزہ ایک ہی ہے 224
- محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے 225
- رسول قدنی 226
- محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر 228
- حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے 228
- روضۂ رسول ﷺ کی توہین 228
- وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟ 229
- تکمیل اشاعتِ ہدایت 229
- مرزا قادیانی کی تعلیم، نوح کی کشتی 230
- مرزا قادیانی، تمام انبیا کا لباس 230
- اے مومنو! اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو 231
- "احمد" سے مراد مرزا قادیانی 231
- مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش 232
- مرزا قادیانی کے کئی نام 232
- مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ 233
- اپنی وحی پر ایمان 233
- قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی 233
- اگر تجھے پیدا نہ کرتا...... 235
- روضۂ آدم اور مرزا قادیانی 236
- آخری اینٹ کون؟ 236
- حضور نبی کریم ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار 237

- کثیف جسم 237
- گستاخ رسول حرامی ہے 238
- اہم نکات 238

انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین

241

View Proof

- نبی کی تحقیر غضب الٰہی کا موجب 244
- تمام انبیا سے اجتہاد میں غلطی ہوئی 244
- رسولوں کی وحی میں شیطانی کلمہ 244
- چارسو نبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی 244
- تمام انبیا کا مجموعہ 245
- مرزا قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں 246
- مرزا قادیانی، ہزار نبیوں پر بھاری 246
- حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت 246
- حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ 248
- حضرت آدم علیہ السلام کی توہین 248
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین 248
- حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت 249
- حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت 249
- حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت 249
- حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت 249
- مرزا قادیانی بلندی کے منارہ پر 250
- پرلے درجہ کی بے غیرتی 250
- ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے 251
- نبوت کا قادیانی تصور 252
- اہم نکات 252

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین 255

- اعتراف عظمت 260
- خبیث لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتیں لگاتے ہیں 260
- نعوذ باللہ 260
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے 261
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی 261
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں 262
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت 262
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکروفریب 262
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے 264
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں 264
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے 265
- شراب کی تخم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی 266
- شراب اور افیون 266
- شراب اور خدائی کا دعویٰ 266
- مسیح کا چال چلن 266
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں 267
- شراب اور فاحشہ عورتیں 268
- حرام کار عورتوں کے خمیر سے! 268
- کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا 269
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سؤروں کا شکار 269
- کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سؤر بھی کھایا تھا؟ 270

اخلاقی تعلیم؟	270
دماغ میں خلل	271
دیوانہ	271
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان	271
پہلے مسیح سے بڑھ کر	271
پیٹ میں باتیں	272
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت	272
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام	273
توریت وانجیل تحریف شدہ ہیں	273
میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں	274
یہودیوں کی پیروی	275
مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی نہیں دے سکتا	275
میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے ایک ہی ہیں	275
میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں	276
میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں	276
عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی	277
اعتراف	277
اہم نکات	278
حضرت مریم علیہا السلام کی توہین	281
حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟	289
حضرت مریم کی اولاد؟	289
حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح	290

View Proof

□ حضرت مریم صدیقہؓ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق	290
□ نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ)	290
□ کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں	291
□ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے	291
□ اہم نکات	291

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واہل بیتؓ کی توہین 293

View Proof

□ نادان صحابی	296
□ حضرت ابوہریرہؓ کی توہین	296
□ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی توہین	297
□ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین	297
□ قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین ابوبکرؓ ہے	297
□ زندہ علی، مردہ علی	298
□ حضرت امام حسینؓ کی توہین	298
□ مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں فرق	298
□ کربلا کی سیر	299
□ سو حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر	300
□ حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر	301
□ عبداللطیف قادیانی کی فضیلت	301
□ حضرت امام حسینؓ کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے	302
□ سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شرمناک توہین	302
□ پنج تنؓ کی توہین	303
□ مرزا قادیانی کی بیوی......ام المومنین؟	303
□ مرزا قادیانی کے 313 صحابی	303

سیدکون؟	304
اہم نکات	304
قرآن وسنت کی توہین View Proof	307
قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا	309
قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ملحد اور کافر ہے	310
قادیان کا نام قرآن مجید میں	311
ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے	312
الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر	313
قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا	313
"تجھ پر پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی"	313
20 سپارے	314
میں قرآن کی طرح ہوں	314
قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں	314
مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح	314
خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے	315
قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں (معاذ اللہ)	316
احادیث رسول ﷺ کی توہین	316
جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے......	317
اہم نکات	317
حرمین شریفین کی توہین View Proof	319
قرآن شریف میں تین شہروں کے نام	322

- مسجد اقصیٰ کی توہین 323
- قادیان کی فضیلت 324
- مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ 324
- قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں 325
- قادیانی جلسہ، حج کی طرح 325
- اہم نکات 325

حضرت اولیائے عظامؒ وعلمائے کرامؒ کی توہین 327

View Proof

- پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت 329
- مرزا قادیانی، خاتم الاولیا 329
- حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین 330
- حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی توہین 330
- علمائے کرام کی توہین 332
- سلطان القلم کی گل افشانیاں 333
- گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے 334
- بدزبان ہر ایک سے بدتر ہے 334

مسلمانوں کو گندی گالیاں اور کفر کا فتویٰ 335

View Proof

- جب دل بگڑتا ہے 338
- اخلاقِ معلم کا فرض 338
- میری فطرت 338
- تہذیب اخلاق 338
- گالیاں سن کے دعا دو 338

□ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے 339
□ گالیاں شکست کو ثابت کرتی ہیں 339
□ ولد الحرام 340
□ عیسائی، یہودی، مشرک 340
□ کنجریوں کی اولاد 340
□ مسلمان مرد خنزیر، ان کی عورتیں کتیاں 341
□ مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر 341
□ مرزا قادیانی کا انکار کفر 342
□ خواہ نام بھی نہیں سنا 342
□ جہنمی 343
□ بندروں اور سوروں کی طرح 343
□ خنزیر سے زیادہ پلید لوگ 343
□ جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے 343
□ کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے 344
□ خراب عورتیں اور دجال کی نسل 344
□ پیٹ سے چوہا؟ 344
□ رحم پر مُہر 344
□ عضو تناسل کاٹ دینا...... 345
□ جہاں سے نکلے تھے...... 345
□ افغانوں کی شکلیں اور رسوم 345
□ "سلطان القلم" کی گل افشانیاں 347
□ ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے 349
□ میری طرف سے گالیوں کا جواب خدا دے گا 349
□ کتا پن 349
□ بدتر ہر ایک بد سے 349

مسلمانوں سے نفرت اور معاشرتی بائیکاٹ 359

- [redacted] سے ہر چیز میں اختلاف 361
- مسلمانوں سے تعلقات حرام 362
- مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام 362
- مسلمانوں کے پیچھے نماز؟؟ 363
- مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت 363
- مسلمانوں کی نماز جنازہ 363
- مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں کا رشتہ نہ دینے کے متعلق احکامات 364
- قائداعظم کی نماز جنازہ 365
- مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا 366
- مسلمانوں کو لڑکی دینا 367

مرزا قادیانی کے دعوے 369

- میں بشر ہوں 373
- میں غلام احمد قادیانی ہوں 373
- میں کرمِ خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں 373
- میں سُور مار ہوں 374
- مَیں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں 374
- میں کرشن ہوں 374
- میں آریوں کا بادشاہ ہوں 375
- میں کرشن جی رُدّر گوپال ہوں 376

View Proof

View Proof

- ❑ میں سلطان القلم ہوں 376
- ❑ میں غازی ہوں 376
- ❑ میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ ہوں 376
- ❑ میں محدث ہوں 377
- ❑ میں عبدالقادر ہوں 377
- ❑ میں ذوالقرنین ہوں 377
- ❑ میں آدم ہوں، میں احمد ہوں، میں مریم ہوں 377
- ❑ میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں 377
- ❑ میں خاتم الاولیاء ہوں 378
- ❑ میں معجون مرکب ہوں 378
- ❑ میں خلیفۃ اللہ ہوں 379
- ❑ میں امام الزماں ہوں 379
- ❑ میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں 379
- ❑ میں حجر اسود ہوں 379
- ❑ میں بیت اللہ ہوں 380
- ❑ میں قرآن ہوں 380
- ❑ میں میکائیل ہوں 380
- ❑ میں حضرت حسینؓ سے بڑھ کر ہوں 380
- ❑ میں زندہ علی ہوں 381
- ❑ میں مدینۃ العلم ہوں 381
- ❑ میں مریم اور عیسیٰ ہوں 381
- ❑ میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں ابن مریم ہوں 381
- ❑ میں ابن مریم سے افضل ہوں 382
- ❑ میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں 382
- ❑ میں آدم اور احمد مختار ہوں 382

- ❏ میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں 382
- ❏ میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں 383
- ❏ میں محمد ہوں 383
- ❏ میں احمد ہوں 383
- ❏ میں رحمۃ للعالمین ہوں 384
- ❏ میں خاتم الانبیاء ہوں 384
- ❏ میں توحید خدا اور تفرید خدا ہوں 384
- ❏ میں عرشِ خدا ہوں 384
- ❏ میں مالکِ کن فیکون ہوں 385
- ❏ میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں 385
- ❏ میں نطفۂ خدا ہوں 385
- ❏ میں خدا کا بیٹا ہوں 386
- ❏ میں خدا کی بیوی ہوں 386
- ❏ میں خدا کا باپ ہوں 386
- ❏ میں خود خدا ہوں 387

مرزا قادیانی مرد یا عورت؟ 389

View Proof

- ❏ اللہ کا بچہ 391
- ❏ اللہ مرد، مرزا عورت؟ 391
- ❏ خدا سے نہانی تعلق 393
- ❏ حاملہ 393
- ❏ مرزا قادیانی کو درد زہ 394
- ❏ مرزا قادیانی عیسٰی ابن مریم کیسے بنا؟ 394

«سلطان القلم» کا دعویٰ	397
مرزا قادیانی کے فرشتے	399
ٹیچی ٹیچی	401
شیر علی	402
مرزا غلام قادر	403
خیراتی	403
مٹھن لال	403
حفیظ	404
درشنی	404
مرزا قادیانی کے الہامات اور خواب	405
شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے	407
غیر معقول اور بے ہودہ امر	409
تعجب کی بات	409
ربنا عاج	409
هو شعنا نعسا	410
ظن اور شک کی تاریکی	410
بے یقینی کا کلام	411
عجیب وغریب الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی	411
عربی الہامات	414
انگریزی الہامات	414

View Proof

View Proof

فارسی الہامات	416
پنجابی الہامات	417
ایک اور ہندو کاتب وحی	419
مرزا قادیانی کے عجیب وغریب خواب	421
بلی کو پھانسی	421
ہاتھی نامرد	421
مرغ، بکرا، بلی، چوہا	421
مرغی کے الفاظ	422
بلا عنوان!	422
مرزا قادیانی......امیر الجہلا	423
نبی کریم ﷺ کے والد محترم	426
نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے	427
نبی کریم ﷺ کی 12 لڑکیاں	427
امام بخاریؒ	427
چوتھا مہینہ صفر، چوتھا دن چار شنبہ	428
قادیان؟	428
چائے	429
کروڑ ہا انسانوں کی موت	429
آسمانی روح	430
علمی قوت کی ضرورت	430
میں زمین کی باتیں نہیں کہتا	430

View Proof

View Proof

متفرقات 431

- قادیانی کلمہ کی حقیقت 433
- احمد سے مراد مرزا قادیانی 433
- تصویر بولتی ہے 436
- جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے 437
- اکھنڈ بھارت 443
- باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں کا موقف 444
- سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ 451
- چودھویں صدی کا آغاز اور قادیانیوں کے لیے لمحہ فکریہ 455

توجہ فرمائیں!

- اس کتاب کے 20 ابواب ہیں۔
- ہر باب ایک مختلف موضوع کا مکمل احاطہ کرتا ہے۔
- ان ابواب کے شروع میں قادیانیوں کی متعلقہ گستاخیوں، ہرزہ سرائیوں اور مضحکہ خیزیوں کو نمبر شمار لگا کر ایک ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔
- پھر کتاب کے آخر میں اسی ترتیب کے ساتھ اصل قادیانی کتب کے عکس دے دیئے گئے ہیں۔ مثلاً ''اللہ تعالیٰ کی توہین'' کے باب میں توہین نمبر 70 کا عکسی ثبوت، کتاب کے آخر میں حوالہ نمبر 70 کے تحت دے دیا گیا ہے۔
- اصل قادیانی کتابوں کے ٹائٹل کا عکس ہر حوالہ کے ساتھ بار بار دینے کے بجائے صرف ایک دفعہ دیا گیا ہے، اس کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 29 تا 31
- متنازعہ قادیانی تحریروں کو نمایاں کرنے کے لیے ان کے گرد موٹی آؤٹ لائن لگا دی گئی ہے۔
- قادیانی کتب سے پورے صفحے کا عکس دینے سے قادیانیوں کا یہ اعتراض بھی ختم ہوجاتا ہے کہ ان کی گستاخانہ اور متنازعہ عبارات سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کی جاتی ہیں۔
- قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں موجود قابل اعتراض، دل آزار اور گستاخانہ قادیانی عبارات پڑھتے وقت کثرت سے استغفار کریں۔ شکریہ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا. لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ.
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.

فہرست ٹائٹل کتب

	صفحہ نمبر
ازالہ اوہام (مرزا قادیانی)	459
براہین احمدیہ جلد 1 (مرزا قادیانی)	460
منن الرحمٰن (مرزا قادیانی)	461
حمامۃ البشریٰ (مرزا قادیانی)	462
کشتی نوح (مرزا قادیانی)	463
ایام الصلح (مرزا قادیانی)	464
کتاب البریہ (مرزا قادیانی)	465
سراج منیر (مرزا قادیانی)	466
نور القرآن (مرزا قادیانی)	467
اسلامی اصول کی فلاسفی (مرزا قادیانی)	468
چشمہ معرفت (مرزا قادیانی)	469
جنگ مقدس (مرزا قادیانی)	470
مجموعہ اشتہارات (جلد اوّل) (مرزا قادیانی)	471
مجموعہ اشتہارات (جلد دوم) (مرزا قادیانی)	472
انجام آتھم (مرزا قادیانی)	473
آسمانی فیصلہ (مرزا قادیانی)	474
راز حقیقت (مرزا قادیانی)	475

- حقیقۃ الوحی (مرزا قادیانی) 476
- ست بچن (مرزا قادیانی) 477
- براہین احمدیہ حصہ پنجم (مرزا قادیانی) 478
- ایک غلطی کا ازالہ (مرزا قادیانی) 479
- ملفوظات (جلد پنجم) (مرزا قادیانی) 480
- اربعین (مرزا قادیانی) 481
- دافع البلا (مرزا قادیانی) 482
- تذکرہ، وحی مقدس و مجموعہ الہامات (مرزا قادیانی) 483
- اعجاز احمدی (مرزا قادیانی) 484
- حقیقۃ النبوت (مرزا بشیر الدین محمود) 485
- انوار خلافت (مرزا بشیر الدین محمود) 486
- تریاق القلوب (مرزا قادیانی) 487
- ملفوظات (جلد سوم) (مرزا قادیانی) 488
- براہین احمدیہ (حصہ پنجم) (مرزا قادیانی) 489
- توضیح مرام (مرزا قادیانی) 490
- تجلیات الٰہیہ (مرزا قادیانی) 491
- البشریٰ مجموعہ الہامات و مکاشفات، مرزا قادیانی (منظور الٰہی قادیانی) 492
- سیرت المہدی (جلد اوّل) (مرزا بشیر احمد ایم اے) 493
- آئینہ کمالات اسلام (مرزا قادیانی) 494
- خطبہ الہامیہ (مرزا قادیانی) 495
- اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 (قاضی یار محمد قادیانی) 496
- تحفہ گولڑویہ (مرزا قادیانی) 497
- کلمۃ الفصل (مرزا بشیر احمد ایم اے) 498
- سیرت المہدی (جلد سوم) (مرزا بشیر احمد ایم اے) 499
- سیرت المہدی (جلد دوم) (مرزا بشیر احمد ایم اے) 500

- ملفوظات (جلد دوم) (مرزا قادیانی) 501
- نزول المسیح (مرزا قادیانی) 502
- چشمہ مسیحی (مرزا قادیانی) 503
- نسیم دعوت (مرزا قادیانی) 504
- سراج الدین عیسائی کے 4 سوالوں کا جواب (مرزا قادیانی) 505
- تذکرۃ الشہادتین (مرزا قادیانی) 506
- تحفہ قیصریہ (مرزا قادیانی) 507
- کشف الغطا (مرزا قادیانی) 508
- گورنمنٹ انگریزی اور جہاد (مرزا قادیانی) 509
- ضمیمہ رسالہ جہاد (مرزا قادیانی) 510
- شحنہ حق (مرزا قادیانی) 511
- ملفوظات (جلد چہارم) (مرزا قادیانی) 512
- درثمین (مرزا قادیانی) 513
- قول الحق (مرزا بشیر الدین محمود) 514
- حقیقت المہدی (مرزا قادیانی) 515
- قادیانی کے آریہ اور ہم (مرزا قادیانی) 516
- حقیقۃ الرؤیا (مرزا بشیر الدین محمود) 517
- برکات خلافت (مرزا بشیر الدین محمود) 518
- انوار اسلام (مرزا قادیانی) 519
- نور الحق (مرزا قادیانی) 520
- نجم الہدیٰ (مرزا قادیانی) 521
- آئینہ صداقت (مرزا بشیر الدین محمود) 522
- حیات احمد (جلد دوم نمبر اول) (یعقوب احمد عرفانی قادیانی) 523
- سلسلہ احمدیہ (مرزا بشیر ایم اے) 524
- ذکر حبیب (مفتی محمد صادق قادیانی) 525

- ☐ لیکچر سیالکوٹ (مرزا قادیانی) 526
- ☐ ضرورۃ الامام (مرزا قادیانی) 527
- ☐ مکتوبات احمدیہ (جلد اول) (مرزا قادیانی) 528
- ☐ ملفوظات (جلد اول) (مرزا قادیانی) 529
- ☐ پیغام صلح (مرزا قادیانی) 530
- ☐ AFRICA SPEAKS (قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کا دورۂ افریقہ) 531
- ☐ سپریم کورٹ آف پاکستان، ماہنامہ ریویو (SCMR-1993) 532

حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

❁ عن ثوبانؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی. (مسلم شریف)

ترجمہ: ''حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

❁ ''خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کردے۔ کیوں کہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے: میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔''
(متی باب 24 فقرہ 5)

❁ ❁ ❁

قادیانی عقائد کی بھیانک تصویر

قادیانیت، منکرینِ ختم نبوت کا ایسا گروہ ہے جسے انگریز نے عالم اسلام کی بیخ کنی کے لیے خود کاشت کیا اور پھر اس کے تمام مفادات کا تحفظ کیا۔ یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باعث دن رات پوری امتِ مسلمہ، اسلام اور وطن عزیز کے خلاف تباہ کن ریشہ دوانیوں میں معروف ہیں۔ یہ مارِ آستین ہیں۔ یہ لوگ بیرونی ممالک میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوسی، اسلام کی تخریب اور پاکستان کی جڑیں کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے اول دشمن اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام کررہا ہے۔ اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ قادیانی موجود ہیں۔ ان حالات میں اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری امتِ محمدیہ ﷺ کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ قادیانیت کے خلاف خواص وعوام میں ایک نیا شعور پیدا ہورہا ہے جس سے قادیانیت کی زہرناکیوں اور ریشہ دوانیوں کے خلاف نفرت کا احساس عام ہورہا ہے۔

ان حالات میں عزیزی محمد متین خالد کا وجود ایک نعمتِ مترقبہ سے کم نہیں۔ وہ دینی حلقوں بالخصوص تحفظِ ختم نبوت کے محاذ پر کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ انہیں مسئلہ ختم نبوت سے جو لگاؤ اور انس ہے، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ آج کے نوجوانوں میں قادیانیت کا اتنا ماہر اور اس کے متعلق نئی معلومات سے باخبر شاید اور کوئی نہیں۔ تحفظِ ختم نبوت پر ان کی متعدد کتابیں شائع ہوکر دوام شہرت پا چکی ہیں جو ان کے عشقِ رسول ﷺ پر شاہد ہیں، اب ان کی تازہ تصنیف ''ثبوت حاضر ہیں!'' منظر عام پر آرہی ہے۔ میں نے اس کتاب کے مسودہ کو اپنی مصروفیات اور ناسازی طبع کے باوجود بڑے غور سے پڑھا۔ مزید براں انہوں نے زبانی طور پر بھی مجھے اس کتاب کے بارے میں بتایا۔

قادیانیت ایسے سنگین فتنہ کو سمجھانے کا یہ انداز، یہ تخیل، یہ فکر اور یہ اسلوب بالکل نیا ہے جس کی مثال شاید پہلے سے موجود نہیں ہے۔ انہوں نے جس چھان پھٹک اور تحقیق سے

قادیانیت کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھایا اور پوشیدہ گوشے بے نقاب کیے ہیں، اسے تمام دینی حلقوں میں یقینی طور پر سراہا جائے گا اور ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور انھیں اپنی محنت کی داد ملتی رہے گی۔

قادیانی کتب کے مستند حوالوں کی موجودگی میں اب قادیانیت کے کفر میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ قادیانیوں کو آنکھیں بند کر کے نہیں بلکہ آنکھیں کھول کر اپنے عقائد کی بھیانک تصویر کو بنظرِ غائر دیکھنا چاہیے اور اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ یہ کتاب اپنی تحقیق کے لحاظ سے ایک ایسا چشمہ ہے جس سے قادیانی سیراب ہو کر مشرف بہ اسلام ہو سکتے ہیں اور یوں یہ کتاب مسلمانوں اور قادیانیوں دونوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

عزیزی متین خالد کا کمال یہ ہے کہ اس نے بڑے سلیقہ اور مہارت سے قادیانیت کے ''جن'' کو یوں قابو کیا ہے کہ اسے گھڑے کی مچھلی بنا دیا۔ اس سے نہ صرف اس کا اپنا قد بلند ہوا ہے بلکہ ملتِ اسلامیہ کو بھی بلند قامتی عطا ہوئی ہے۔ مجھے اس خوش قسمت نوجوان پر فخر ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالد کی اس محنت شاقہ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وسیلۂ جلیلہ سے اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول فرمائے اور اس کی عمر اور قلم میں برکت فرمائے تاکہ وہ پہلے سے بڑھ کر مزید اس محاذ پر کام کر سکے۔ آمین بحرمۃ نبی الامی الکریم

دعا گو

(جسٹس) پیر محمد کرم شاہ الازہری

جج سپریم کورٹ آف پاکستان

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیریہ

بھیرہ شریف — سرگودھا

قادیانیت کا اصل چہرہ

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس کا سرکاری مذہب اس کے آئین کی رو سے اسلام قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عقیدۂ توحید اور عقیدۂ ختم نبوت بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ختم نبوت کا یہ عقیدہ تاریخ کے ہر دور میں، ہر مسلک کے مسلمانوں کے درمیان متفقہ طور پر موجود رہا ہے۔ اجماع امت کے حامل مسلمانوں کے اس عقیدے سے انحراف نہ صرف قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ یہ اتحاد امت کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوشش کے مترادف بھی ہے۔ اس عقیدہ کا تحفظ وطن عزیز کی جغرافیائی حدود کی حفاظت سے بھی زیادہ لازمی ہے۔ یوں تو لاتعداد مسلمانوں نے تحفظِ ختم نبوت ﷺ کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیا ہے مگر میں یہاں مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ کے ان کلمات کا ذکر کرنا چاہوں گا جو انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو سے بحث کے دوران ادا کیے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ''حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا اور اب جو کوئی، کسی بھی قسم کا دعویٰ نبوت کرتا ہے، وہ جھوٹا، کاذب، کافر اور مرتد ہے''۔ ربوہ والے حضور ﷺ کے بجائے نعوذ باللہ مرزا صاحب کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی ختم نبوت کے قائل ہیں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہی وجہ ہے کہ پہلے قادیان اور اب ربوہ میں صرف ''خلیفے'' آرہے ہیں کوئی نبی نہیں آیا۔ لاہوری حضرات مرزا صاحب کو نبی نہیں صرف مصلح قرار دیتے ہیں حالانکہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا تھا اور ان کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے والے لوگ بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ جھوٹی نبوت کے دعویدار کو مصلح ماننے والے بھی انہی کے بھائی بند ہوسکتے ہیں اور انہی کی صف میں شامل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مسئلہ دور غلامی کی یادگار ہے۔ اگر ہم غلام نہ ہوتے تو یہ

مسئلہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔ گذشتہ تیرہ سو سال میں کسی بھی آزاد اسلامی یا مسلمان ملک میں یہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ کسی بھی اسلامی یا مسلمان ملک میں کسی دیوانے یا پاگل نے بھی دعویٰ نبوت کی جرأت نہیں کی۔ ایران میں بہائی مذہب کے بانی کا جو حشر ہوا، اس سے کون ناواقف ہے؟ بہاء اللہ نے خود ہی اپنے آپ کو اسلام سے خارج کرلیا۔ مسلمان کہلانے کی اسے بھی جرأت نہ ہوئی لیکن ایران نے اس کے باوجود اسے اور اس کے مقلدین کو برداشت نہ کیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ آزادی کے بعد 26، 27 سال تک ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش نہ کی، حالانکہ ہم نے یہ ملک اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ اگر ختم نبوت پر ہمارا جزوایمان ہے تو رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیین ماننے کے بعد ختم نبوت کی مختلف تاویلیں کرتے ہوئے دعویٰ نبوت کرنے والے اور اس جھوٹے نبی کی امت کے لیے پاکستان میں کیا جگہ رہ جاتی ہے؟ یہ پنجاب کی بدقسمتی تھی کہ یہ پودا اس سرزمین میں ہی لگ سکا اور اس نے یہیں نشوونما پائی۔ یہ پنجابیوں کی مذہب کے معاملے میں سادہ لوحی اور اسلام کی طرف سے عطا کردہ فراخدلی کا نتیجہ تھا کہ انگریز کا یہ خودکاشتہ پودا تناور درخت بن گیا۔

قادیانیوں کی امنگوں اور آرزوؤں کا مرکز قادیان ہے جو بھارت میں واقع ہے۔ یہ تصور ان کا جزوایمان ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن ضرور واپس قادیان جائیں گے۔ ان کے قادیان جانے کے دو ہی طریقے ہوسکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قادیانی حضرات مشرقی پنجاب کو بزور بازو فتح کر کے قادیان پہنچیں، یہ بڑی ناقابل عمل سی بات ہے، ویسے بھی قادیانی حضرات جہاد پر یقین نہیں رکھتے اور ان سے توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ لڑ کر مشرقی پنجاب فتح کرسکیں۔ دوسرا ذریعہ اکھنڈ بھارت کا ہے یعنی مغربی پاکستان بھی خدانخواستہ بھارت کا حصہ بن جائے یا پنجاب اور تین پاکستانوں میں تقسیم ہوجائے۔ جنہیں بھارت کی زیر سرپرستی بنگلہ دیش جیسا درجہ حاصل ہوجائے۔ ہمارے خیال میں یہ صورت کسی بھی باغیرت پاکستانی کو پسند نہیں ہوگی۔

قادیانیت کی تاریخ سے شناسا لوگوں کو علم ہوگا کہ قادیانیت کی تحریک کا واحد مقصد دنیا کے مسلمانوں کو احمدی بنانا تھا۔ وہ ہندوستان کو اس لیے اکھنڈ رکھنا چاہتے تھے کہ ''وسیع بیس'' سے اس مقصد کے لیے کام کیا جائے۔ وہ برصغیر کی تقسیم کو عارضی سمجھتے تھے۔ ان کے عزائم کی تصدیق قادیانیوں کے ترجمان روزنامہ الفضل قادیان کے 15 اپریل 1947ء کے

اس شمارے سے بخوبی ہوجاتی ہے جس میں قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کا سرظفر اللہ چوہدری کے بھتیجے کے نکاح کے موقع پر خطبہ شائع ہوا تھا۔اس خطبہ میں قادیانی جماعت کے سربراہ نے بڑے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ

- ""ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر وشکر ہو کر رہیں تا کہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔۔۔ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق پیدا ہو اور دونوں قومیں جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہوجائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر وشکر رہیں۔""

سماجی اور سیاسی اعتبار سے یہ فرقہ خود کو سواد اعظم سے الگ تصور کرتا ہے۔ واقعات کے لحاظ سے یہ گروہ برطانیہ، اسرائیل اور بھارت کے ففتھ کالمسٹ کی حیثیت رکھتا ہے جو پاکستان میں سرگرم عمل ہے اور اس کی وفاداری بھی مشکوک ہے۔ انھوں نے تقسیم ہند کے بعد سے جان بوجھ کر اپنی جماعت کا ایک حصہ قادیان میں متعین کر رکھا ہے تا کہ ضرورت پڑنے پر ان سے کام لیا جائے۔ قادیانی حضرت خود ہی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں، وہ مسلمانوں کو اپنے میں سے نہیں سمجھتے، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہیں کرتے، ان کی نماز اور جنازے میں شرکت نہیں کرتے۔ ان کی دعا میں ان کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ ایسے طرز عمل کے بعد انہیں بطور مسلمان وہ تمام مراعات حاصل کرنے کا حق نہیں ہونا چاہیے جو انہیں دفاعی اور سول ملازمتوں میں میسر ہیں یا بینکنگ، صنعت اور زندگی کے دیگر تمام دوسرے شعبوں میں حاصل ہیں۔

قادیانی جماعت میں سے زیادہ پڑھا لکھا اور روشن خیال سرظفر اللہ چوہدری تھے لیکن انہوں نے بھی بانی پاکستان بابائے قوم حضرت قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی بجائے غیر مسلم سفیروں کے ساتھ زمین پر بیٹھنا پسند کیا تھا اور جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ وزیرِ خارجہ ہیں لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوئے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر سرظفر اللہ خاں نے کہا کہ ""مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیرِ خارجہ۔"" عقیدہ کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر کسی کی پختہ زناری اور کیا

ہوسکتی ہے؟ اس طرح انہوں نے تاریخ میں یہ شہادت ریکارڈ کروائی کہ مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس گروہ کو یہودیت کا چربہ قرار دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

□ ''کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اچھی طرح ظاہر ہونے کے لیے برسوں چاہئیں۔ تحریک کے دو گروہوں کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے، معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی؟ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا۔ جب ایک نئی نبوت ۔۔۔ بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ نبوت ۔۔۔ کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی، جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں، پھل سے پہچانا جاتا ہے۔''

(''سن رائز کے جواب میں'' حرف اقبال از لطیف شیروانی)

علامہ صاحب مزید فرماتے ہیں:

□ ''ثانیاً ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)، مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں، جتنے سکھ، ہندوؤں سے، کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے۔''

(''سٹیٹسمین کے جواب میں'' حرف اقبال از لطیف شیروانی)

بھٹو حکومت کے دور میں ستمبر 1974ء میں پارلیمنٹ میں بڑی مفصل بحث کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ بھٹو حکومت نے اس طرح نوے سالہ پرانا مسئلہ حل کرنے کی سعادت حاصل ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔ یہ دعویٰ بے جا

بھی نہیں تھا لیکن اس آئینی ترمیم کے بعد مروجہ تعزیرات میں ترمیم کے لیے جن قانونی اقدامات کی ضرورت تھی، ان کے اہتمام کو بوجوہ موخر کردیا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس زمانے میں قومی اسمبلی میں ایک نجی مسودہ قانون بھی پیش کیا گیا لیکن اسے دبا دیا گیا تھا اور اس طرح مسلمانوں کے اس ضمن میں یہ مطالبات پورے نہ ہوسکے اور دس سال تک وجہ اضطراب بنے رہے۔ بعد ازاں حکومت پاکستان کی طرف سے امتناع قادیانیت کے نام سے نافذ کیے جانے والے آرڈیننس سے قانونی اقدامات پورے ہوگئے۔ اس آرڈیننس کے نفاذ نے مسلمانوں کے مطالبہ، توقع اور خواہش پورا کرنے والے قانونی اور منطقی اقدام کا اہتمام کیا۔

قادیانیوں کے اسلام اور پاکستان دشمنی پر مبنی عزائم کے آگے بند باندھنے کے لیے جہاں قانونی و آئینی اقدامات ضروری ہیں وہاں علمی محاذ پر ان کا تعاقب کرنا بھی بہت اہم ہے۔ اس حوالے سے متعدد اہل قلم نے اپنے اپنے انداز میں خدمات سرانجام دی ہیں مگر نوجوان محقق جناب محمد متین خالد کی تازہ کاوش ''ثبوت حاضر ہیں'' قادیانیت کا اصل چہرہ بے نقاب کرنے کے حوالے سے اپنی مثال آپ ہے۔ متین صاحب تبریک و تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کمال محنت سے قادیانی کتابوں کو کھنگال کر، قادیانی عقائد کی عکسی نقول کتابی صورت میں پیش کی ہیں۔ یہ ایک بلند پایہ تحقیقی کتاب ہے جو قادیانیوں کے متعلق نادر معلومات، حیرت انگیز انکشافات اور قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کے خفیہ گوشوں کو لیے ہوئے ہے۔

یہ نہایت محنت طلب کام تھا جسے خالد نے بڑی خوبی سے نبھایا۔ میرے نزدیک یہ محض کتاب ہی نہیں بلکہ ایک ایسا تیشہ بھی ہے جو مسلمانوں کے اندر کی بے حمیتی کو توڑ کر انہیں تحفظ ختم نبوت کی شاہراہ پر گامزن کرے گا اور خود قادیانی بھی اس معرکہ آراء کتاب سے ایمان کی روشنی حاصل کرسکتے ہیں۔ مجھے اُمید ہے خالد کے اس کارنامہ کی ہر علمی حلقے میں قدر ہوگی۔ میں اس کے لیے تہہ دل سے دعا گو ہوں۔

مجید نظامی

چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت لاہور

دعوتِ فکر

الحمدللہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے جس کے آئین کے سیکشن 7 الف میں قرآن وسنت کی بالادستی کا اقرار کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت کی رُو سے عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی اساس ہے۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کی بدولت امت مسلمہ انتشار سے محفوظ ہے۔ یہی عقیدہ پوری امت مسلمہ کے اتحاد، یکجہتی، وحدت، استحکام اور سالمیت کا آئینہ دار ہے۔

قادیانی جماعت اس عقیدہ کی منکر ہے۔ قادیانیوں کا اس عقیدے سے انکار، امت مسلمہ کی یکجہتی اور استحکام کو نقصان پہنچانے اور انتشار و تفریق پیدا کرنے کا باعث ہے، لہٰذا مسلمانوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ ایسی جماعت کی مذموم سرگرمیوں کے خلاف اپنا دفاع کریں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام اور قادیانیت دو الگ الگ مذاہب ہیں، مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت و رسالت حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہوگئی ہے جبکہ قادیانی حضرات مرزا غلام احمد کو نیا نبی اور رسول مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک غیر قادیانی یعنی مسلمان، کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ دراصل قادیانیت، برطانوی سامراج کی بدترین یادگار ہے جو اس کی حمایت اور سرپرستی میں کام کر رہی ہے۔ یہ ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک ایسی تحریک بھی ہے جس کی اسلام اور پاکستان سے وفاداری مشکوک ہے۔ پاکستان کے مذہبی حلقوں کا ہمیشہ سے یہ تاثر رہا ہے کہ قادیانی حضرات امت مسلمہ کے ہر معاملے کی بھرپور مخالفت کرتے رہتے ہیں اور یہود و ہنود کے ہر اس منصوبے کی حمایت کرتے ہیں جس کا مقصد مسلمانوں یا اسلام کو نقصان پہنچانا ہو۔ ایسے شواہد بھی سامنے آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اسلام دشمن طاقتوں سے تعاون کرتے ہوئے اسلامی عقائد اور تعلیمات کو مسخ کرنے اور ان میں تحریف کرنے کے لیے ان کے ایجنٹ کے طور پر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ یہ اطلاعات بھی ملتی رہی ہیں کہ قادیانی لابی غیر محسوس طریقے سے پاکستان کو اندر ہی اندر سے کمزور کرنے میں

معروف ہے۔ کراچی اور پنجاب میں جو تخریب کاری دہشت گردی اور قتل و غارت ہو رہی ہے، قادیانی لابی کو بھی اس ضمن میں شک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے بعض مذہبی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ یہی وہ خفیہ ہاتھ ہے جو ملک کی معاشی ترقی اور استحکام کا دشمن ہے۔ خود علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس خطرناک گروہ کی نشاندہی پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے تاریخی مکتوب میں یہ کہہ کر، کردی تھی کہ ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں''۔

1974ء میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر آئین کے آرٹیکل 106 اور آرٹیکل 260 کی ذیلی شق (3) کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ ترمیم طویل صلاح مشورے، علمی بحث و مباحثے اور مسئلے کی مکمل چھان بین کے بعد جمہوری، پارلیمانی اور عدالتی طریقے پر کی گئی تھی۔ پارلیمنٹ میں انہیں غیر مسلم قرار دیئے جانے والے اجلاس میں یہ قرارداد بھی پیش کی گئی کہ ''احمدی اندرونی اور بیرونی سطح پر تخریبی سرگرمیوں میں معروف ہیں، حکومت پاکستان اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے ان سرگرمیوں کے سدباب کے لیے فوری اور ٹھوس اقدامات کرے۔'' درج بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس گروہ کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور مسلمانوں کو ان کی حقیقت اور مذموم عقائد و عزائم سے آگاہ کیا جائے۔ مسلمانوں کے لیے جہاں عقیدہ ختم نبوت کی تفصیلات سے آگاہی ضروری ہے، وہاں ان کے لیے قادیانیوں کے اصل چہرے سے شناسائی بھی ضروری ہے۔

میرے لیے یہ بڑی ہی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان محقق جناب محمد متین خالد نے ''ثبوت حاضر ہیں'' کے نام سے ایک ایسی کتاب مرتب کی ہے جس میں قادیانیوں کے عقائد و تعلیمات (جو کہ انتہائی قابل اعتراض ہیں) کو ان کی مستند کتابوں سے عکسی دستاویزی شہادتوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ انہوں نے یہ دستاویز تیار کر کے جہاں قادیانیوں کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کیا ہے، وہاں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے کارکنوں، علمائے کرام اور وکلا حضرات سمیت تمام مسلمانوں کو قادیانیت کے خلاف نئے علمی دلائل سے مسلح کیا ہے۔ یہ بات پورے ادراک سے کہی جاسکتی ہے کہ ان کی تحقیق سے نہ صرف مسلمانوں کو ایک نئی تڑپ، سوز جگر، اور دعوت فکر ملے گی، بلکہ اس کتاب کے مطالعے سے قادیانیوں کو بھی اپنے عقائد پر نظر ثانی کرنے کا سنہری موقع ملے گا اور ان تمام نام نہاد دانشوروں کی بھی جو ایک خاص منصوبے

کے تحت انہیں مسلمان قرار دیتے ہیں، بہ رین واشنگ ہوگی۔ قادیانیت کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لیے اس سے بہتر کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ انشاء اللہ یہ کتاب قادیانیت کے لیے آکاس بیل اور مصنف کے لیے اخروی نجات کا باعث ہوگی۔ میں اس عبقری نوجوان کو قادیانیت کا اصل چہرہ سامنے لانے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کی تحقیق و جستجو اور جذبہ تحفظِ ناموس رسالت ﷺ کی تر و تازگی کی دعا کرتا ہوں۔ آمین

لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل
(سابق) سربراہ آئی ایس آئی
اسلام آباد

✿.....✿.....✿

جعلی نبوت کا خاتمہ

ہمارے عزیز محمد متین خالد نے اپنی تالیف ''ثبوت حاضر ہیں'' پر جب ہم سے تبصرہ کرنے کی درخواست کی تو ہم شش و پنج میں پڑ گئے کہ ہم اس پر کیا تبصرہ کریں کیونکہ ''آفتاب آمد دلیل آفتاب'' کے مصداق جب انہوں نے قادیانیوں کی اپنی تحریروں کی عکسی شہادتیں پیش کر دیں تو اب اس کے مزید کسی ثبوت یا تبصرے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پیر و مرشد ہیں۔ انہوں نے امت مسلمہ کے بارے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ:

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم
زیں جہت با یک دگر پیوستہ ایم

امت مسلمہ کو باہم پیوستہ کرنے والا رشتہ ہی حب رسول ﷺ ہے۔ جو شخص اس رشتہ کو کمزور کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اس امت کا دوست نہیں بلکہ دشمن ہو گا۔ وہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ عالم عربی کی حدود و ثغور بھی حضور ﷺ ہی کی ذات کی وجہ سے ہیں، لہذا

محمد ﷺ عربی سے ہے عالم عربی

عرب ممالک پہلے بھی موجود تھے لیکن عالم عرب حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد وجود میں آیا۔ لہذا عالم عرب ہو یا عالم اسلام ہو، اس کی اساس حضور ﷺ کی ذات گرامی قدر ہی ہے۔ اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است۔ جو شخص اس بنیاد کو کمزور کرے گا وہ بولہبی فرقے کا فرد شمار ہو گا۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے خط میں اسی لیے فرمایا تھا کہ احمدی صرف اسلام ہی کے غدار نہیں بلکہ وہ ہندوستان کے بھی غدار ہیں۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی تقویت کے لیے لٹریچر تیار کیا جس نے سات سمندر پار سے آ کر ہندوستان پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا تھا۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بہائی فرقہ قادیانیوں سے حد درجہ زیادہ مخلص اور بہتر ہے کیونکہ بہائی کھلے طور پر اسلام سے بغاوت کا

اعلان کرتے ہیں لیکن قادیانی فرقہ اسلام کے اندر رہ کر اس کی جڑیں کاٹنا چاہتا ہے۔ ہم ذوالفقار علی بھٹو کے زبردست ناقد ہیں لیکن اس کی یہ خدمت کبھی نہیں بھول سکتے کہ اس نے قادیانیوں کو اسلام سے خارج کرکے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ یعنی جو کام قادیانیوں کو خود کرنا چاہیے تھا، وہ حکومت کو کرنا پڑا۔ سوال یہ ہے کہ قادیانی جب نئی نبوت کا اجراء کر کے مسلمانوں سے علیحدہ ہو چکے ہیں تو وہ ان کے اندر رہنے پر کیوں مُصر ہیں؟ اب بھی وہ مردم شماری کے موقع پر اپنے نام مسلمانوں کے طور پر لکھواتے ہیں اور خود کو غیر مسلم ماننے پر تیار نہیں ہیں۔ وہ مسلمانوں کے اندر رہ کر ان کی جڑیں کاٹنا چاہتے ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب ساری دنیا میں وہ غیر مسلم تسلیم کر لیے گئے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب قادیانیوں کو ابھی غیر مسلم ڈکلیئر نہیں کیا گیا تھا کہ ہمارے کالج میں ایک قادیانی پروفیسر ہوا کرتے تھے جن کا نام رحمت علی تھا لیکن ''مسلم'' تخلص کرنے کے بعد وہ خود کو ''رحمت علی مسلم'' لکھا کرتے تھے۔ وہ پیریڈ پڑھانے کے لیے جس کلاس میں بھی جاتے، طلباء ان کے پہنچنے سے پہلے بلیک بورڈ پر ان کا نام ''رحمت علی غیر مسلم'' لکھ دیا کرتے تھے۔ ہم نے اس وقت اندازہ لگالیا تھا کہ ایک نہ ایک روز قادیانی غیر مسلم قرار پاجائیں گے کیونکہ زبان خلق نقارۂ خدا ہوتی ہے۔

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، ختم نبوت کو خدا کا بہت بڑا احسان قرار دیتے ہیں کیونکہ اس ختم نبوت کے نظریے نے امت مسلمہ کو متحد رکھا ہوا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

لا نبی بعدی ز احسانِ خدا است
پردۂ ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایہ ملت ازو
حفظ سر وحدت ملت ازو

گذشتہ چودہ صدیوں میں یہی عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے اتحاد کا ضامن رہا ہے۔ نبوت کے کتنے ہی دعویدار کھڑے ہوئے لیکن امت مسلمہ نے کبھی انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ ہمارے نزدیک اگر کوئی مسلمان کسی مدعی نبوت سے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کوئی معجزہ یا دلیل طلب کرتا ہے تو وہ اپنی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ فرما گئے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، تو اب کسی مدعی نبوت سے یہ کہنا کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ، درست نہیں ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ اس کی سچائی کے امکان کے قائل

ہیں۔ جب کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا تو خواہ کوئی مدعی نبوت سورج کو مشرق کی بجائے مغرب سے نکال کر دکھا دے، ہم کیسے اس پر ایمان لا سکتے ہیں؟ اس لیے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے کے رد میں زیادہ بحث مباحثے کے قائل نہیں۔ ہمارے نزدیک اس کے جھوٹے ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ ہمارے حضور ﷺ نے فرمادیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ہم جھنگ کالج میں پڑھایا کرتے تھے۔ ہمارے ایک ساتھی پروفیسر نظام خاں بڑے بذلہ سنج آدمی تھے۔ ایک مرتبہ وہ ایف اے کے امتحان میں سپرنٹنڈنٹ بن کر تعلیم الاسلام کالج ربوہ تشریف لے گئے۔ وہاں انہیں پندرہ بیس روز تک قیام کرنا پڑا۔ قادیانی رعب ڈالنے کے لیے اپنے بڑے لوگوں کی مہمانوں سے ملاقات کروایا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک روز سر ظفر اللہ جو ان دنوں عالمی عدالت کے جج تھے، نظام خاں صاحب سے ملنے آئے، انہوں نے خاں صاحب سے ازراہ مروت پوچھا کہ آپ یہاں ہمارے مہمان ہیں، آپ کو کوئی تکلیف تو پیش نہیں آئی؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ مجھے یہاں خطرہ ایمان تو محسوس نہیں ہوا لیکن خطرہ جان ضرور محسوس ہو رہا ہے۔ سر ظفر اللہ نے حیران ہو کر پوچھا، کیوں؟ کسی کی طرف سے آپ کو دھمکی ملی ہے یا کسی طالب علم نے نقل کرنے کے لیے آپ پر دباؤ ڈالا ہے؟ خاں صاحب فرمانے لگے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، لیکن یہاں کے پانی سے مجھے "دست شریف" لگ گئے ہیں۔ سر ظفر اللہ بات کی تہہ کو نہ پہنچ سکے۔ حیران ہو کر کہنے لگے کہ دست شریف؟ چہ معنی؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ جناب! چونکہ یہ "پیغمبری بیماری" ہے لہٰذا اس ڈر سے کہ کہیں اس کی توہین نہ ہو جائے یا آپ کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے، میں نے "دست شریف" کہہ کر عزت سے اس کا نام لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے بعد سر ظفر اللہ کو پروفیسر نظام خاں سے دوبارہ ملاقات کی جرأت نہیں ہوئی۔

سر ظفر اللہ کو اسی قسم کی شرمندگی ایک اور موقع پر بھی اٹھانا پڑی۔ جنیوا کے کسی ہوٹل میں وہ قدرت اللہ شہاب اور ان کی بیگم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ جب کوفتوں کی ڈش آئی تو قدرت اللہ شہاب کی بیگم کہنے لگی کہ خدا جانے یہ قیمہ کیسا ہے، اس لیے میں تو نہیں کھاؤں گی۔ سر ظفر اللہ کہنے لگے کہ جب ہوٹل والے کہتے ہیں کہ یہ حلال گوشت کا قیمہ ہے تو ہمیں حضورؐ کے اس فرمان پر عمل کرنا چاہیے کہ کھانے کے معاملے میں زیادہ شک و شبے میں نہیں پڑنا

چاہیے۔ بیگم شہاب کہنے لگیں کہ یہ ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے یا آپ کے حضور کا؟ اگر ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے تو سر آنکھوں پر! اس پر سر ظفر اللہ خاں اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

مدعیان نبوت پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن آج تک نبوت کا کوئی ایسا دعویدار پیدا نہیں ہوا تھا، جس نے کسی قوت کے گماشتے کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ یہ شرف قادیان کے نبی کو حاصل ہے کہ اس نے ایک استعماری قوت کے ایجنٹ کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی ممدوح قوت کی مدح میں کتابیں لکھ لکھ کر الماریاں بھر دیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس استعماری قوت کی رخصتی کے ساتھ ہی اس کی ایجنٹ نبوت بھی پاکستان سے رخصت ہو جاتی لیکن یہ ناخوشگوار فریضہ اہل پاکستان کو سرانجام دینا پڑا۔ ''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا'' کے مصداق آج اس جعلی نبوت کے خلیفہ برطانیہ میں مقیم ہیں اور عالم اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں میں معروف ہیں۔ امت مسلمہ کو یقین ہے کہ جس طرح نبوت کے سابقہ دعویدار نسیاً منسیا ہو چکے ہیں، اسی طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ خانہ ساز نبوت بھی اپنے فطری انجام کو پہنچ جائے گی کیونکہ ''لا نبی بعدی'' کا یہی تقاضا ہے۔

ہم اپنے عزیز محمد متین خالد کے شکر گزار ہیں کہ ''ثبوت حاضر ہیں'' کے عنوان سے کتاب لکھ کر انہوں نے جعلی نبوت کے خاتمے کے پراسس میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ انہوں نے ہم سے دیباچہ لکھنے کا مطالبہ کیا تھا۔ لہٰذا ''دیباچہ حاضر ہے!''

پروفیسر محمد سلیم
مدیر ''سر راہے''
روزنامہ نوائے وقت لاہور

شاہکار کتاب

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سے جھوٹے مدعیان نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، اس کا سلسلہ گزشتہ صدی کے دجال لعین مرزا غلام احمد قادیانی تک پہنچا ہوا ہے اور موجودہ دور میں اس دجال کی جھوٹی نبوت کی تبلیغ جاری ہے۔ یوں تو مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے نبیوں نے اپنے اور اپنے مذہب پر ملمع سازی کی ایسی دبیز چادر چڑھانے کی کوشش کی جس کی وجہ سے عام مسلمانوں کے ذہنوں کی رسائی، ان کے اس مکروفریب اور جھوٹ کی طرف بڑی مشکل سے ہوئی ہے لیکن مرزا قادیانی نے دجل وفریب میں تمام ائمہ تلبیس کو پیچھے چھوڑ دیا اور اپنے عقائد پر لفاظی اور ملمع کا ایسا لبادہ اوڑھے رکھا کہ ابتداء میں اکثر علماء کرام اس کے کفر کے بارے میں متذبذب رہے اور علماء کا ایک طبقہ تو مناظر اسلام کی حیثیت سے اس کا معتقد رہا۔ لیکن حق اور باطل کا امتیاز ہو کر رہتا ہے۔ جلد ہی مرزا کی اس ملمع سازی سے پردہ اُٹھا اور علماء امت نے متفقہ طور پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذرّیت کے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ یہ اس امت محمدیہ ﷺ پر علماء حق کا بہت بڑا احسان ہے۔ پاکستان بننے کے بعد بھی ہمارے مسلمانوں اور حکمران طبقے کی اکثریت، قادیانیت کی اس ملمع سازی کے دامن میں جکڑی رہی اور اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ حیثیت دے کر عام طور پر قادیانیوں کی بے جا حمایت کرتی رہی۔ علماء کرام نے ابتداء ہی سے قادیانیت کے اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لیے ان کے عقائد کی روشنی میں کتابیں تحریر کیں اور عام مسلمانوں تک قادیانیوں کے کفریہ عقائد پہنچاتے رہے تاکہ مسلمان قادیانیت کے فریب سے بچ سکیں۔ میری رائے میں جتنے جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے، ان میں دجل وفریب اور تلبیس کے اعتبار سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذرّیت کو پہلے نمبر پر قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایک جھوٹی نبوت اور اس کے اوپر تسلسل سے جھوٹ، مرزا قادیانی کا طرۂ امتیاز ہے۔ ایک ہی کتاب میں کئی

جھوٹی اور متضاد باتیں درج ہیں۔کون سی بات سچ ہے اور کون سی جھوٹی؟ خود مرزا قادیانی بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔ مرزا قادیانی سے لے کر موجودہ خلیفہ تک بڑے اطمینان سے اپنی اور اپنے بڑوں کی باتوں سے اس طرح انکار کردیں گے کہ آدمی حیرت میں مبتلا ہو جائے۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولنے کا محاورہ غالباً مرزا قادیانی اور اس کی ذرّیت کے لیے وضع کیا گیا ہے۔تحریری خط و کتابت اور زبانی گفتگو دونوں میں مرزا قادیانی کا طریقہ کار یہی رہا ہے کہ عین وقت پر جھوٹ بول کر اپنی سابقہ گفتگو کا انکار کر دیتا تھا۔اسی بناء پر عام طور پر علماء کرام نے مرزا قادیانی سے گفتگو، زبانی کی بجائے تحریری کرنا مناسب سمجھی، اس میں بھی وہ اپنی تحریر سے منکر ہو جاتا۔1974ء میں جب مرزا قادیانی کے خلیفہ مرزا ناصر پر، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اٹارنی جنرل یحیٰی بختیار کی وساطت سے قادیانی عقائد کے سلسلے میں سوالات کیے تو مرزا ناصر احمد مکمل طور پر مرزا قادیانی کی تحریروں کا انکار کر دیتا۔اس پر مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور دیگر علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے کتاب پیش کرتے تو بعض دفعہ ان کتابوں سے بھی انکار کر دیتا۔ یہ طریقہ آج کل موجودہ قادیانی خلیفہ نے نہ صرف خود اختیار کیا ہوا ہے بلکہ اپنی ذرّیت کو بھی ہدایت کی ہوئی ہے کہ جب بھی علماء ان سے گفتگو کریں اور کوئی کتاب پیش کریں تو صاف طور پر ان کتابوں اور حوالہ جات سے منکر ہو جاؤ۔ اس بناء پر بعض مرتبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مرزا کی وہ کتابیں جو نایاب ہو رہی ہیں، ان کو محفوظ کیا جائے تاکہ قادیانیوں کے خلاف عدالتی کارروائیوں یا مباحثوں میں ان کتابوں کو پیش کیا جا سکے۔ بہرحال مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے اس طرز عمل کی وجہ سے قادیانی کتب اور حوالہ جات کو محفوظ کرنے کی ضرورت تھی اور بے شمار کتابوں کی طباعت ایک مشکل مرحلہ تھا۔ خدا بھلا کرے عزیزی متین خالد صاحب کا جن کو اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کی تردید کا خصوصی ملکہ اور شغف عطا فرمایا ہے اور اس سلسلے میں ان کی تصانیف کو عام لوگوں میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے پہلے قادیانیوں کے ایک ایک کفریہ عقیدہ کو ان کی کتابوں سے جمع کر کے ایک جگہ جمع کیا۔ پھر ان کفریہ عقائد کے بارے میں قادیانیوں کی کتابوں سے حوالہ جات جمع کیے اور ہر عقیدہ کے ساتھ قادیانیوں کی کتاب سے فوٹو لے کر اصل حوالے کو بھی طباعت میں شامل کر دیا۔ اس طرح قادیانیت کے تمام جھوٹے عقائد بھی ایک جگہ جمع ہو گئے اور اس کے ساتھ

تمام حوالہ جات اپنی اصلی کتابوں کے فوٹو کی صورت میں جمع ہو گئے اور یوں قادیانیت پر اصل حوالہ جات کے حوالہ سے ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے جو عدالتی کارروائیوں، مناظروں اور مباحثوں میں ریکارڈ اور ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکے گا۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اور اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک شاہکار ہے۔ سینکڑوں صفحات پر مشتمل اس کتاب کے مطالعے سے ہر مسلمان قادیانیت کے ایک ایک پہلو سے نہ صرف آگاہ ہو جائے گا بلکہ قادیانیت کے تمام عقائد اور عزائم روز روشن کی طرح واضح ہو جائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تالیفات میں یہ ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسے مسلمانوں کے لیے نافع بنائے اور ہر مسلمان کو قادیانیت کے شر سے محفوظ فرمائے۔ وصلی اللہ علی نبیہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

(مولانا) محمد یوسف (لدھیانوی) عفا اللہ عنہ
مرکزی نائب امیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (کراچی)

قادیانیت کا KALEIDOSCOPE

تمام دنیا کے اہل ادیان، جس میں عیسائی، یہودی اور مسلمان سبھی شامل ہیں، ان کا عقیدہ اور عمل یہی ہے کہ کسی شخص یا گروہ کے کسی امت میں شامل قرار دیئے جانے یا اس سے خارج کیے جانے کی بنیاد عقیدہ "نبوت" ہے۔

ایک شخص سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتا ہے اور ان کے بعد مبعوث ہونے والے رسول، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو تسلیم نہیں کرتا، اسے یہودی کہا جائے گا۔ کوئی مذہب اور دنیا کا کوئی ملک حتیٰ کہ دہریہ ممالک بھی، اس شخص کو عیسائی تسلیم نہیں کریں گے اور اگر یہ شخص باوجود عیسیٰ علیہ السلام کو رسول تسلیم نہ کرنے کے یہ اصرار کرے کہ اسے عیسائی مانا جائے تو اس کے اصرار کو سیاسی اور دینی، دونوں طبقے اصرار بے جا قرار دیں گے اور اس کی دماغی صحت کو مخدوش تصور کریں گے یا اس کے اس اصرار کو اس کی نیت کے فساد اور عیسائیوں کے خلاف اس کی کسی سازش پر مبنی سمجھیں گے۔

اسی طرح، ایک ایسا شخص جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد، سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اللہ کا برحق نبی مانتا ہے، جونہی وہ ان کی نبوت کو تسلیم کرنے کا اعلان کرے گا، اسے یہودیوں سے خارج اور عیسائیوں میں شامل سمجھا جائے گا اور اگر یہ شخص اس پر احتجاج کرے کہ جب وہ موسیٰ علیہ السلام ایسے عظیم اور صاحب شریعت و ناسخ شریعت سابقہ نبی کو تسلیم کرتا ہے، اور ان کے بعد اس نے جس حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی اللہ تسلیم کیا تو یہ نبی نہ تو نئی شریعت لائے تھے اور نہ ہی انہوں نے شریعت موسوی کو منسوخ قرار دیا بلکہ وہ تو شریعت موسوی کے مجدد تھے، ان کو نبی تسلیم کرنے سے اسے یہودیوں سے خارج کیوں قرار دیا جا رہا ہے اور یہ مطالبہ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے کے باوجود اسے یہودیوں ہی میں شامل سمجھا جائے اور یہودی سٹیٹ میں جو حقوق ایک یہودی کو حاصل ہیں، اسے وہ دیئے جائیں تو آج کی دنیا کے مذہبی اور دہریہ دونوں قسم کے ممالک اس کے اس دعویٰ اور مطالبہ کو

رد کردینے پر مجبور ہوں گے اور اسے یہودیوں سے خارج اور عیسائیوں میں شامل تصور کریں گے اور اسی کی بنیاد پر اس کے سیاسی، معاشرتی اور مذہبی حقوق وفرائض کا تعین ہوگا۔

یہ قانون ابتدائے آفرینش سے جاری ہے، کل بھی اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل تھی اور آج بھی کمیونسٹ، عیسائی، یہودی، ہندو، پارسی اور لامذہب (سیکولر) ممالک اور اقوام اس قانون کو تسلیم کرتی ہیں اور دنیا کا پورا نظام سیاست و مذہب اسی کے مطابق چل رہا ہے۔

"نبوت" کی بنیاد پر قومیت اور مذہب کی تبدیلی کو بے جا تعصب، تنگ دلی اور باہمی نفرت کا نام نہ ماضی میں دیا گیا اور نہ آج کوئی عیسائی، یہودی اور کمیونسٹ اس پر نکتہ چینی کا جواز رکھتا ہے۔

ملت اسلامیہ از اول تا ایں دم، سید الرسل، امام الانبیاء، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین اور سلسلہ نبوت کی آخری کڑی تسلیم کرتی ہے اور حضور ﷺ کے عہد میں مسیلمہ کذاب سے آج تک ہر مدعی نبوت کو، مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ کی امت سے خارج قرار دیا ہے اور ان سے تمام معاملات اسی خروج از ملت اور دین کو ترک کرنے والوں ہی کی حیثیت سے کیے ہیں۔

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی، حضور سرور کونین ﷺ کی امت سے معاملہ اسی اساس پر کیا ہے جو "دعویٰ نبوت" کو تسلیم کرنے اور نہ کرنے کی صورت میں ابتدائے آفرینش سے آج تک معمول رہا ہے۔ (اس اضافے کے ساتھ کہ انہوں نے مسلمانوں کو اپنی چراگاہ بنایا) مرزا قادیانی نے سن شعور کے بعد اپنے خاندان کی روایات کے مطابق، انگریزی حکومت سے رابطہ قائم کیا اور بات باقاعدہ ملازمت تک پہنچی۔ ملازمت کے دوران اس کا تعلق عیسائی مشنریوں سے ہوا اور وہ تعلق گہرا ہوتا چلا گیا۔ ترک ملازمت کے بعد مرزا قادیانی نے ایک جانب عیسائی پادریوں سے مناظرے شروع کیے اور دوسری طرف عیسائی حکومت کو اللہ ذوالجلال کا سایۂ عاطفت قرار دیا اور ہندوستان و بیرون ہند انگریزی حکومت کی اطاعت کو مذہبی فریضہ قرار دیا اور برطانوی حکومت کی مخالفت کو نمک حرامی اور دین اسلام سے انحراف ثابت کرنے کی مسلسل کوشش کی۔

آنجہانی مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ الہام سے وفات تک انگریزوں کے لیے جاسوسی کو دینی کام تصور کرتا رہا اور ایسے مسلمانوں اور غیر مسلمین کے کوائف وائسرائے ہند کو بھجواتا رہا

جو خفیہ یا اعلانیہ، برطانوی حکومت کے مخالف تھے یا ہندوستان آزاد کرانے کی جدوجہد کے معاون تھے۔

اسی دوران مرزا غلام احمد قادیانی نے ان تمام مسلم ممالک میں اپنی کتابیں شائع کیں اور بعض ممالک میں مبلغ بھی بھجوائے جو ان لوگوں کی جاسوسی کرتے تھے جو برطانیہ کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے اور انگریز انہیں اپنے بہیمانہ مظالم کا نشانہ بنائے ہوئے تھے (بالخصوص عرب ممالک اور افغانستان و ترکی) اور یہ قادیانی کارکن، ان ممالک کے باشندوں کو "جہاد" کے بارے میں بددل کرتے تھے۔

ایک عرصے تک ، مختلف قسم کے مذہبی دعاوی کے بعد، مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مسلمانوں کا ایک اہم طبقہ مرزا قادیانی کو آغاز ہی سے مخبوط الحواس شخص تصور کرتا تھا۔ اس کے الہامات کو وہ "دعویٰ نبوت" یا اس دعویٰ کی تمہید قرار دیتا تھا اور مرزا مسلسل و پیہم دعویٰ نبوت سے انکار بھی کرتا تھا۔ ختم نبوت کو اساسِ ایمان بھی تسلیم کرتا تھا اور برملا کہتا تھا کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں تو اسلام سے خارج اور کفار میں شامل تصور کیا جاؤں گا۔ لیکن جب اس نے واضح الفاظ میں اور قسمیں اٹھا کر اپنے آپ کو نبی کی حیثیت سے پیش کرنا شروع کر دیا تو مسلمانان ہند نے چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ کے اجماع کے مطابق مرزا قادیانی کو کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اختلاف کا آغاز تو مرزا قادیانی کے دعاوی سے ہوا، دعویٰ نبوت نے اس اختلاف کو فیصلہ کن مرحلے میں داخل کر دیا، اسی دوران مرزا نے، دوسرے جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل اپنی انفرادیت اور عظمت کا ادعا کیا تو امت مسلمہ کے جذبات میں اور زیادہ شدت پیدا ہوئی۔ مرزا قادیانی نے بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص سیدنا مسیح علیہ السلام اور انہی کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ، اہل بیت رضی اللہ عنہم اور بعض دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کیں اور اپنے آپ کو ان سب سے برتر اور افضل ثابت کرنے کی کوشش کی تو اس کا ردعمل بھی شدید صورت میں رونما ہوا۔

یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ مرزا قادیانی اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے مرنے (مئی 1908ء) کے بعد حکیم نورالدین بھیروی، خلیفہ بنا۔ حکیم نورالدین کو چونکہ علم تھا کہ جس گدی

پر وہ فائز ہوئے ہیں، آخر کار یہ مرزا غلام احمد کے گھر ہی واپس لوٹے گی، لہٰذا 14-1913ء میں جب مرزا محمود، حکیم نورالدین کی اولاد اور متعدد اکابرین، جن میں مولوی محمد علی، خواجہ کمال الدین وغیرہ زیادہ اہم تھے، ان سب کو پچھاڑ کر جماعت پر مستولی ہوگئے تو ان سے شکست کھانے والوں، مولوی محمد علی، خواجہ کمال الدین وغیرہ نے لاہور کو اپنا مرکز بنایا اور کچھ دنوں بعد جب انہوں نے دوبارہ مسلمانوں سے قریبی تعلقات رکھنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی تو وہ اپنے اس بنیادی عقیدے سے ہی منحرف ہوگئے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں، (درآنحالیکہ وہ اس سے پہلے اپنے حلفیہ بیانات میں، برملا مرزا غلام احمد کو نبی اور اس کے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے رہے تھے)۔

دوسری طرف مرزا محمود نے جماعت پر قابض ہونے کے فوراً بعد انگریز سے اپنا رشتہ مستحکم کیا، جنگ عظیم اول (1914ء، 1919ء) میں نہ صرف یہ کہ انگریز کی کھلم کھلا حمایت کی بلکہ جب انگریز بغداد پر قابض ہوا تو مرزا محمود نے اس پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا، قادیان میں شیرینی تقسیم ہوئی اور چراغاں کیا گیا۔ ایسی ہی خوشی کا اظہار، ترکی کی شکست اور دوسرے مسلمان ملکوں پر انگریزی اقتدار کے مستحکم ہونے کے مواقع پر کیا گیا۔

جنگ عظیم اول کے بعد، مرزا محمود نے اپنی جماعت کی سیاسی برتری کے ساتھ ساتھ معاشی استحکام کو زیادہ اہمیت دی اور بالخصوص معاشی میدان میں مسلمانوں کی پسماندگی سے فائدہ اٹھا کر اپنی جماعت کی معاشیات کو مستحکم کیا، اور نوبت بایں جا رسید کہ جہاں قادیانی، حکومت کے دفاتر میں گھسے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کے لیے سرکاری محکموں میں مواقع فراہم کیے، وہاں قادیان میں یہاں تک ہوگیا کہ قادیانی، قادیان کے مسلم دکانداروں سے "تجارتی معاہدہ" کے عنوان سے ایک فارم پُر کرایا کرتے جس میں دوسری اہم شرائط کے علاوہ یہ عہد ہوتا کہ وہ کسی ایسے گروہ سے تعلق نہیں رکھیں گے جو مذہبی بنیادوں پر قادیانیوں کا مخالف ہو اور وہ اپنے محلوں میں چھوٹے چھوٹے مسلمان دکانداروں سے سالانہ ٹیکس قسم کی رقوم حاصل کیا کرتے تھے۔

ان عوامل نے مسلمانوں اور قادیانیوں میں نزاع کو، زندگی کے تمام شعبوں تک وسیع کردیا اور جب قادیانیوں نے اپنے سے اختلاف کرنے والے قادیانیوں تک کو، قادیان بدر کرنے انہیں سوشل، اقتصادی اور معاشی بائیکاٹ کا ہدف بنایا اور 1937ء میں عبدالکریم مباہلہ

اور حکیم عبدالعزیز پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور فخرالدین ملتانی ایسے فعال و گرم جوش قادیانی کو قتل کر دیا گیا تو مسلمانوں نے اس گروہ کی جارحانہ ذہنیت کو اپنی حقیقی صورت میں سمجھا اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ ملت اسلامیہ کو قادیانیوں سے صرف اعتقادی ارتداد ہی کا نہیں، معاشی، معاشرتی اور مجلسی استبداد کا بھی خطرہ ہے اور سیاسی پہلو سے قادیانی، مسلمانوں کے جس قدر دشمن ہیں، اتنا دشمن شاید انگریز بھی نہیں۔

حالات و واقعات کے اس تسلسل کے دوران کانگرس کا عروج ہوا تو مرزا محمود نے پنڈت جواہر لال نہرو سے گرمجوشانہ تعاون کا رشتہ استوار کیا اور اگرچہ پنڈت نہرو، انگلستان کے ایک سفر سے واپسی کے بعد، اس کا برملا اظہار اپنے خصوصی رفقاء سے کر چکے تھے کہ انگریز کو ہندوستان بدر کرنے کی مہم کی کامیابی کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ قادیانیوں کی قوت کمزور ہو ـــــ مگر جب پنڈت نہرو نے ڈاکٹر شنکر داس کے اس نقطہ نظر کو اپنا لیا کہ ہندوؤں کے قومی مقاصد کے لیے ایک ''ہندوستانی نبی'' بہت زیادہ مفید ہے اور یہ ''ہندوستانی نبی'' ہی ہو سکتا ہے جو عرب اور مدینہ سے مسلمان کا رشتہ کمزور کر کے، ایک بھارتی قصبہ قادیان سے اس کا تعلق مضبوط کرے تو پنڈت نہرو قادیانیوں کے سرپرست کی حیثیت سے اٹھ کھڑے ہوئے تا آنکہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ کو میدان میں کودنا پڑا اور انہوں نے عقائد کی اہمیت، قوموں کے اجتماعی شعور اور ملت اسلامیہ کی اساس ختم نبوت ایسے اہم عنوانات پر دلائل و براہین سے بحث کی جو مذہب کے اعتقادی اور امت مسلمہ کے اجتماعی پہلوؤں پر، مدت تک دانشوروں اور سیاستدانوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی، علامہ نے ایک جملے میں ایک عظیم حقیقت بیان کر دی۔ فرماتے ہیں:

- ''جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لیے کیوں مضطرب ہیں؟''

انگریز اور ہندو دونوں کی مصلحتوں کا تقاضا یہی تھا کہ وہ قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل رکھیں اور اس جونک کو ملتِ اسلامیہ کا خون چوسنے کا موقع زیادہ سے زیادہ فراہم کریں اور اس مدعی نبوت کے طفیل امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں انتشار کی جو خلیج وسیع ہو، اس سے کماحقہ فائدہ اٹھائیں۔ انگریز جب بے بسی کے عالم میں، برصغیر سے بھاگنے لگا تو اس

نے اس عالم سراسیمگی میں بھی اپنے ہوش وحواس بحال رکھے اور بانی پاکستان کو مجبور کردیا کہ وہ قادیانیوں کے سرخیل سر ظفر اللہ کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنائیں۔

وزارت خارجہ ایسے اہم ترین منصب کے علاوہ قادیانیوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت، حکومت کے حسب ذیل محکموں پر قابض ہونے کی سکیم بنائی اور وہ اس میں کامیاب ہوئے، محکمے یہ تھے:

(1) فوج (2) پولیس (3) ایڈمنسٹریشن (4) ریلوے (5) فنانس (6) سائنس (7) کسٹمز (8) انجینئرنگ

قادیانی، حکومت کے اعلیٰ ترین مناصب پر فائز ہوئے اوران مناصب سے انہوں نے وہ دونوں فائدے حاصل کیے جو آنجہانی مرزا محمود احمد نے ان الفاظ میں واضح کیے تھے:

□ "پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں اور ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے اور ہماری جماعت فائدہ اٹھا سکے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 1954ء)

اسی کے ساتھ ساتھ قادیانی اس کوشش میں مصروف رہے کہ پاکستان کے کسی ایک علاقے کو خالص قادیانی علاقہ بنایا جائے۔ 1952ء میں انہوں نے "بین الاقوامی سیاسی سازش" کے تحت بلوچستان کو "قادیانی علاقہ" بنانا چاہا مگر بات نہ بن سکی تو اس کے بعد انہوں نے جہاں ربوہ کو ایک مضبوط مرکز بنانے کے لیے خصوصی کوششیں کیں، وہاں انہوں نے حکومت کے تمام اہم شعبوں کو اس طرح گرفت میں لیا کہ قادیانی پورے نظام حکومت کو اپنے سیاسی ذہن کے ساتھ لے چلنے میں بسا اوقات کامیاب ہوئے۔

1969ء میں قادیانیوں نے پہلی مرتبہ کھل کر ایک سیاسی طالع آزما جماعت کی صورت اختیار کی اور معرکۂ انتخابات میں کودے۔ پیپلز پارٹی کے حلیف بنے اور کمیونسٹوں سے مل کر انہوں نے ریاست کو سیکولر بنانے اور زندگی کے تمام شعبوں بالخصوص سیاسی محاذ پر مسلمانوں کی نمائندگی کی سند حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

1971ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی تو مرزا ناصر نے بار بار انتخابی معرکوں میں قادیانی کارکنوں کی خدمات کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا اور اندرونی سطح پر مرزا طاہر احمد کے ذریعہ مسٹر بھٹو اور مسٹر کھر سے مضبوط تعلقات قائم رکھے اور اس کوشش میں بڑی حد تک

کامیاب بھی رہے کہ حکومت پاکستان کی پالیسیاں قادیانیوں کے حسب منشا طے ہوں۔ قادیانیوں سے شدید مذہبی اختلافات رکھنے والے کو حکومت کے ہاتھوں ختم یا بے اثر کیا جائے اور مثبت طور پر قادیانی، حکومت کے ہر شعبہ اور اقتصادی مفادات سے متعلق محکموں میں کارفرما قوت بن جائیں۔

1973ء میں جلسۂ سالانہ ربوہ کے موقع پر پاک فضائیہ کے دو طیاروں نے ایئر مارشل ظفر چوہدری قادیانی کی قیادت میں مرزا ناصر کو سلامی دی مگر جب مولانا مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی میں اس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہا تو مرکزی کمیونسٹ وزیر خورشید حسن میر آڑے آئے اور مفتی صاحب کو اپنی قرارداد پڑھنے تک کا موقع نہ دیا۔

1973ء میں اولاً ربوہ کے ایک کالج کو قومیانے، ثانیاً دستور [illegible] میں دفعات بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت کے شامل کرنے اور ثالثاً آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو [illegible] جانے کی قرارداد کی منظوری پر قادیانی مشتعل ہوئے اور انہوں نے ان مواقع پر جارحانہ لب و لہجے میں بات کی اور ''موت'' کو محبوب بنانے اور اپنے مخالفین کی ذلت و نامرادی کے عذیر مبرم ہونے کے اعلانات کیے مگر عملاً قادیانی اتنے جری ہو چکے تھے کہ فضائیہ میں انہوں نے موجودہ حکومت کے خلاف سازش کی، اس سازش کا انکشاف جن اشخاص نے کیا، فضائیہ کے قادیانی سربراہ ظفر چوہدری نے انہیں ہدف بنایا اور صریح دھاندلی و قانون شکنی کرتے ہوئے انہیں طرح طرح کے مظالم کے بعد ریٹائرڈ کیا۔ نوبت بایں جارسید کہ وزیراعظم بھٹو نے کیس کا خود مطالعہ کیا، حقائق ان کے سامنے آئے تو انہوں نے ظفر چوہدری کو اس کلیدی عہدے سے الگ کیا مگر قادیانی ہنوز انتہائی اہم مناصب پر قائز ہیں، حکومت کی قوت کو قادیانیت کے فروغ اور اپنے مخالفین کی سرکوبی کے لیے استعمال کر رہے ہیں، بیرون پاکستان یہ تاثر دے رہے ہیں کہ قادیانی ہی پاکستان کے کرتا دھرتا ہیں۔

مرزا ناصر نے خلافت سنبھالنے کے معاً بعد (1965ء میں) آئندہ بیس پچیس برس میں متعدد بار قادیانی حکومتوں کے قیام کی پیش گوئی کی اور اسے بار بار دُہرایا، اس پیش گوئی کو پاکستان میں عملاً پورا کرنے کے لیے انواع و اقسام کی فوجی اور غیر فوجی تیاریاں کیں مثلاً

(الف) دس ہزار احمدی گھوڑوں (مرزا ناصر کے الفاظ یہی ہیں) کی تیاری

(ب) ان گھوڑوں کے سواروں کی نیزہ بازی میں مہارت

(ج) ایک لاکھ سائیکل سواروں کی ٹیم کی تیاری، جو ایک سو میل تک روزانہ سفر کر سکیں اور بوقت ضرورت بوجھ لاد کر دوڑ سکیں۔

(د) سائیکل سوار ٹیموں میں قادیانی خواتین کی شمولیت کا اہتمام

(ہ) چھوٹے بچوں کے لیے نشانہ بازی کی مشق کا اہتمام

(و) دس کروڑ روپے کا منصوبہ جس کے ذریعہ دنیا کی ایک سو زبانوں میں قادیانی لٹریچر شائع کیا جائے۔

(ز) مختلف ممالک میں تین عظیم پریس نصب کیے جائیں، (ربوہ میں پریس لگ چکا ہے)

(ح) 70 کروڑ روپیہ سالانہ (جس میں کم از کم دس فیصدی کا اضافہ ہر سال ہو) کا بجٹ۔

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اپنے مذموم عقائد کی برآوری کے لیے ملک کے کلیدی عہدوں کے طفیل اپنا ہی کھیل، کھیل رہی تھی، وہ ملک عزیز میں اپنا غلبہ چاہتے تھے۔ان کی جرأتیں اور جسارتیں یہاں تک بڑھ گئی تھیں کہ ملک کے تعلیمی اداروں میں طلبہ یونین کے انتخابات میں علی الاعلان حصہ لیتے اور شکست کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے۔نشتر میڈیکل کالج ملتان کی طلبہ یونین کے انتخابات میں ایک قادیانی طالب علم کے ہارنے کا انتقام انہوں نے اس انداز سے لیا کہ پوری امت ان کے خلاف شعلہ جوالہ بن گئی۔ 22 مئی 1974ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ کا ایک گروپ تفریح اور مطالعاتی دورے پر پشاور کے لیے چناب ایکسپریس سے روانہ ہوا۔ گاڑی جونہی ربوہ پہنچی تو وہاں حسب معمول قادیانی لڑکوں اور طلبہ کی بوگی کے لیے خصوصاً لڑکیوں (قادیانی حوروں) نے اپنا کفریہ لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا جس پر طلباء نے اظہار ناپسندیدگی کیا اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے، اس کے جواب میں قادیانی مشتعل ہو گئے اور احمدیت زندہ باد، محمدیتً مردہ باد (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد کی جے، ایسے کفریہ اور اشتعال انگیز نعرے لگائے اور طلبہ کو زدوکوب کیا۔ اسی اثناء میں گاڑی چل پڑی اور یوں ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ لیکن جب طلبہ کی واپسی اسی ٹرین سے ہوئی اور گاڑی جیسے ہی 29 مئی 1974ء کو سرگودھا سٹیشن پر پہنچی تو قادیانی نوجوان ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مذکورہ بوگی میں بغیر کسی استحقاق کے سوار ہو گئے، جیسے ہی ربوہ سٹیشن آیا، بوگی کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ طلبہ کو مار مار کر لہولہان کر دیا گیا۔ قادیانی سٹیشن ماسٹر نے گاڑی کو نہ جانے دیا۔ جب یہ لٹا پٹا قافلہ فیصل آباد پہنچا تو ایک قیامت کا سماں تھا۔ ریلوے

سٹیشن پر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں لوگ قادیانی دہشت گردی کے خلاف سراپا احتجاج تھے۔ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی نفرت اور غم وغصہ کی لہر پورے ملک میں پھیل گئی۔ قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد، حاجی سیف اللہ خاں اور جناب تابش الوری نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اسی روز قومی اسمبلی میں قائدِ حزب اختلاف مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے سانحہ ربوہ کے بارے میں آواز بلند کی کہ وہ اس مسئلہ کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ وزیر تعلیم عبدالحفیظ پیرزادہ نے یہ استدلال پیش کیا کہ چونکہ امن وامان کا مسئلہ صوبائی نوعیت کا ہے اور یہ مسئلہ صوبائی اسمبلی میں پیش ہو چکا ہے، اس لیے قومی اسمبلی میں اس کی ضرورت نہیں۔ پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ 31 مئی کو سانحہ ربوہ کی انکوائری کے لیے لاہور ہائی کورٹ کے جج جناب جسٹس کے ایم صمدانی پر مشتمل ایک رکنی ٹریبونل کا اعلان کیا گیا۔ صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی جبکہ صوبہ سندھ کی اسمبلی میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان اس مسئلہ پر سمجھوتہ ہو گیا۔ 28 جون 1974ء کو پنجاب اسمبلی کے ستر ارکان نے قرارداد پیش کی لیکن اس وقت کے سپیکر شیخ رفیق احمد نے قرارداد خلاف ضابطہ قرار دے دی۔ 28 جون کو مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس عمل کا اجلاس اسلام آباد منعقد کیا تاکہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی جائے۔ مجلس عمل نے مسلمانوں سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ 30 جون کو مولانا شاہ احمد نورانی نے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک پیش کی۔ یکم جولائی کو وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس طلب کر لیا۔ تحریک کا مورال ایسا تھا کہ قوم کا ہر فرد خود کو تحریک کا حصہ سمجھتا تھا، پوری قوم نے اندرون ملک تمام قومی بینکوں سے اپنا سرمایہ نکلوا کر بیرون ملک یا غیر ملکی بنکوں میں منتقل کرانا شروع کر دیا تاکہ ملک میں معاشی ابتری پیدا ہو سکے۔ ادھر لندن میں بیٹھے سابق وزیر خارجہ پاکستان سر ظفر اللہ خاں، حکومت پاکستان کو دھمکیاں دے رہے تھے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس فرقے کے تمام لوگ بھرپور مزاحمت کریں گے اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ قومی اسمبلی میں 13 روز تک قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد اور لاہوری جماعت کے سربراہ صدرالدین لاہوری پر خصوصی جرح ہوئی اور ان

کا حلفی بیان قلمبند کیا گیا۔ اس سلسلہ میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کیے گئے۔

مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی میں اپنی جماعت کی طرف سے محضر نامہ پیش کیا، جس کا جواب مجلس عمل نے علماء کرام کے مشورہ سے دیا جسے "ملت اسلامیہ کا موقف" کے نام سے شائع کرانے کے بعد اراکین اسمبلی میں تقسیم کیا گیا۔ لاہوری گروپ کے محضر نامہ کا جواب مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا۔ قادیانی و لاہوری جماعت کے سربراہوں کے مفصل بیانات، ان پر علماء کی جرح اور یحییٰ بختیار کے وضاحتی نوٹس کے دوران قادیانی مسئلہ کا ایک ایک گوشہ اراکین اسمبلی کے سامنے واضح ہو گیا ورنہ اسمبلی کے اکثر اراکین اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ مسئلہ سمجھتے تھے۔ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی طرف سے قادیانی جماعت کے سربراہوں پر کی گئی جرح اپنی مثال تھی اور اس کے نتیجے میں ارکان پارلیمنٹ کو فیصلے تک پہنچنے کے لیے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ وزیر اعظم بھٹو نے 7 ستمبر 1974ء فیصلہ کی تاریخ مقرر کر دی۔ پوری قوم کی نگاہیں اس یوم سعید پر مرکوز ہو کر رہ گئیں۔ 7 ستمبر 1974ء ملت اسلامیہ کی تاریخ کا وہ سنہری اور نا قابل فراموش دن ہے جب قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور دستور میں ترمیم کے ذریعے مسلمان کی تعریف، ختم نبوت پر ایمان اور قادیانیت سے برأت کو شامل کیا گیا اور یوں آئین پاکستان کی دفعہ 106 کی شق (3) اور آئین کی دفعہ 260 کی شق (2) میں ترمیم کر کے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد آئین اور قانون کا تقاضا تھا کہ انہیں شعائر اسلامی، اسلام کی مقدس شخصیات کے القابات وغیرہ استعمال کرنے، خود کو مسلمان کہلوانے اور قادیانی مذہب کو بطور اسلام پیش کرنے سے روکا جائے۔ اس سلسلہ میں اسمبلی میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی تھی مگر بعد میں اس پر کام کو روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ 26 اپریل 1984ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق شہید نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے کوئی قادیانی اپنے مذہب کی شخصیات کے لیے اسلامی القابات اور شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتا۔ خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کر سکتا ہے، خلاف ورزی کرنے کی صورت میں وہ قید اور جرمانہ کا مستحق ہوگا۔ اس آرڈیننس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والی آئینی ترمیم کے قانونی تقاضوں کو مکمل کیا۔ پورے ملک میں اس آرڈیننس کو سراہا گیا۔ قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر

احمد نے اس قانون کی نہ صرف خود خلاف ورزی کی بلکہ اپنے خطبات کے ذریعے اپنے مذہب کے تمام پیروکاروں کو بھی خلاف ورزی پر اکسایا اور حکم دیا کہ وہ اعلانیہ طور پر پورے ملک میں انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قانون کی خلاف ورزی کریں، جس پر مرزا طاہر احمد کے خلاف قانون کے تحت مقدمات درج ہو گئے اور وہ گرفتاری سے بچنے کی خاطر رات کی تاریکی میں ملک سے مجرمانہ طور پر فرار ہو کر برطانیہ چلا گیا، "پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔" مرزا طاہر اب جہنم میں اپنے دادا ابلیس کے پاس پہنچ چکا ہے۔

پاکستان میں قادیانی جماعت کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگنے کے بعد قادیانی جماعت ہر سال برطانیہ میں اپنا جلسہ منعقد کرتی ہے جس کا توڑ کرنے کے لیے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ہر سال باقاعدگی کے ساتھ برطانیہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقد کرواتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری محنت کے نتیجہ میں آج برطانیہ ایسے آزاد خیال ملک میں بیداری کی لہر دوڑ رہی ہے۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ یہ لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر منافقت سے کام لیتے ہیں اور ان سے سوشل بائیکاٹ کی تحریک بھی چل رہی ہے۔ یہ بھی خبریں آرہی ہیں کہ مرزا طاہر احمد برطانیہ سے جرمنی شفٹ ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ بزرگوں کے عزم کے مطابق قادیانی اگر چاند پر بھی چلے گئے تو ان کا وہاں بھی محاسبہ کیا جائے گا۔

اسلام دشمن مغربی طاقتوں نے مرزا طاہر احمد اور اس کے حواریوں کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اس صدارتی آرڈیننس کو قادیانیوں کے انسانی حقوق کے منافی قرار دیا اور انڈیا سمیت پورا مغربی میڈیا کھل کر قادیانیوں کی حمایت میں آ گیا اور اس اقدام کے خلاف واویلا شروع کر دیا۔ امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لیے اپنی قرارداد میں جو شرائط شامل کی تھیں، ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ "امتناع قادیانیت آرڈیننس" ختم کیا جائے کیونکہ اس سے قادیانیوں کی مذہبی آزادی اور سرگرمیوں میں رکاوٹ آرہی ہے۔

ادھر پاکستان میں قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جہاں وہ بڑی تیاری اور بڑے کروفر کے ساتھ آئے۔ اللہ کے فضل سے وہ یہاں بھی ذلیل و رسوا ہوئے اور ان کی رٹ مسترد ہو گئی۔

آنجہانی مرزا قادیانی نے 23 مارچ 1889ء کو قادیانی فتنہ کی بنیاد رکھی، چنانچہ اس

فتنہ کے سو سال پورے ہونے پر قادیانی 23 مارچ 1989ء کو صد سالہ جشن منانا چاہتے تھے۔ اس کے لیے انہوں نے اپنے پاکستانی مرکز ربوہ میں عالمی سطح پر اہتمام کیا جس میں خدام احمدیہ کی طرف سے عسکری طاقت کا مظاہرہ بھی شامل تھا۔ جھوٹ کے سو سال مکمل ہونے پر صد سالہ جشن اور وہ بھی آئین و قانون کے خلاف، یہ مسلمانوں کے لیے اشتعال کا باعث تھا۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت نے اس تشویشناک صورت حال پر غور کرنے کے لیے اپنے اجلاس منعقدہ 12 مارچ 1989ء کو اہم فیصلے کیے۔ مجلس کا ایک وفد ہوم سیکرٹری پنجاب سے ملا اور ان کی توجہ حالات کی سنگینی کی طرف متوجہ کروائی جس پر پنجاب حکومت نے ہوش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانی جشن پر فوری پابندی عائد کردی۔ قادیانیوں نے اس پابندی کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا۔ جناب جسٹس خلیل الرحمٰن خان صاحب نے اس اہم کیس کی سماعت کی۔ انہوں نے قادیانیو ں سے کہا کہ جشن کا وقت گزر گیا۔ اب یہ رٹ بعد از وقت ہے۔ مگر قادیانی مُصر تھے کہ نہیں! فیصلہ ہونا چاہیے کہ جشن پر پابندی جائز تھی یا ناجائز۔ بہر حال عدالتی کارروائی شروع ہوئی۔ دونوں طرف سے وکلاء پوری تیاری کے ساتھ پیش ہوئے۔ 22 مئی 1991ء کو کیس کی سماعت مکمل ہوگئی۔ جناب جسٹس خلیل الرحمٰن خان صاحب نے 1 ستمبر 1991ء کو فیصلہ سنایا اور قرار دیا کہ جشن پر پابندی آئین، قانون اور انصاف کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ "جب قادیانی اپنے سینہ پر کلمہ کے بیج لگاتے ہیں تو وہ توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہوتے ہیں کیونکہ قادیانی، مرزا قادیانی کو "محمد رسول اللہ" سمجھتے ہیں۔" (PLD 1992 Lahore-1)

اسی طرح پاکستان کی متعدد ہائی کورٹس میں قادیانیوں نے جتنے بھی کیس دائر کیے، اس میں انھیں منہ کی کھانی۔ آخری مرتبہ وہ 1993ء میں اپنے خلاف صادر ہونے والے تمام فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں آئے جہاں انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس "بنیادی انسانی حقوق" کے خلاف ہے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے 5 دن مسلسل راولپنڈی میں اس کیس کی سماعت کی۔ اس بنچ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کی تمام اپیلیں خارج کردیں اور اس تاریخی آرڈیننس کو قرآن و سنت اور بنیادی انسانی حقوق کے عین مطابق قرار دیا۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ کا یہ فیصلہ تاریخ ساز ہے اور میرے خیال میں ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے متفقہ طور پر اپنے فیصلہ میں لکھا: "ہر قادیانی

اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر "سلمان رُشدی کی طرح ہے۔" (1993 SCMR 1718)
مرزا طاہر نے سپریم کورٹ کے ان ریمارکس پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف اس تاریخی فیصلہ پر کڑی تنقید کی بلکہ ججوں کے بارے میں بھی اپنے دادا مرزا قادیانی کی طرح غلیظ زبان استعمال کی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کی خاطر 1988ء میں تعزیرات پاکستان میں C-295 کا اضافہ کیا گیا جس کی رُو سے توہین رسالت ﷺ کے مرتکب کی سزا، سزائے موت ہے جبکہ اس سے پہلے اس کی سزا صرف تین سال تھی۔ قادیانیوں کا مطالبہ ہے کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔ وہ اسے کالا اور امتیازی قانون کہتے ہیں۔ کلیدی عہدوں پر قائز قادیانیوں اور اسلام دشمن مغربی طاقتوں کی کوشش سے کئی بار اس سلسلہ میں کوشش ہو چکی ہے مگر اسلامیان پاکستان کی حضور نبی کریم ﷺ سے بے پناہ عقیدت ومحبت کی بناء پر وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے اور انشاء اللہ ناکام رہیں گے۔

یہ ہے قادیانیوں کی سرگرمیوں، ان کی تاریخ اور ان کے مقاصد کی ایک ہلکی سی عکاسی اور "ثبوت حاضر ہیں" ان عنوانات کے دستاویزی شواہد کی ترجمان ہے۔ یہ کتاب انہی حقائق کو آشکارا کرے گی جس کے مطالعہ سے آپ قادیانیت کے بارے میں علی وجہ البصیرت ایک قطعی رائے قائم کرنے میں سہولت حاصل کر سکیں گے۔

برادر عزیز جناب محمد متین خالد کی چشم بصیرت نے خوردبین کے بغیر قادیانیت شناسی کا حق ادا کر دیا ہے۔ جس طرح خوشبو کسی تعارف کی محتاج نہیں ہوتی، وہ پھیلتی ہے تو اپنا تعارف خود کرواتی ہے، اسی طرح خالد کی کتاب اپنا تعارف خود کرواتی ہے۔ وہ نوجوان ہیں اور بہت سی گوناگوں خوبیوں کے مالک ہیں۔ انہوں نے انتھک محنت، ریاضت، دیدہ وری اور ذہانت کے ساتھ سینکڑوں قادیانی کتابو ںکو کھنگال کر اس کتاب کو ایسی تہذیب وترتیب سے پیش کیا ہے کہ مذہبی دنیا ان کی تحقیق پر ورطہ حیرت میں ڈوب جائے گی۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ان کی تحقیق کی ضیاء پاشیوں سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوں گے۔ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے یہ کتاب KALEIDOSCOPE ہے جس کی پھرکی گھمتی (ورق الٹتا) ہے تو قادیانیت کے بارے میں ہر نیا انکشاف سامنے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ تاریخی کتاب قادیانی اذہان میں بھی تلاطم برپا کرے گی۔ جناب محمد متین خالد تمام مسلمانوں کی طرف سے

تحسین وستائش کے مستحق ہیں۔ یہ کتاب میرے خیال میں ان کے لیے باعثِ افتخار اور ملتِ اسلامیہ کے لیے موجب نازش ثابت ہوگی۔ میں اس کی اشاعت پر بے حد خوشی وانبساط محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ان کے علم وعمل میں برکت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بہ احترامات فراواں

(فقیر) اللہ وسایا

ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل (کراچی)

حال مقیم ملتان

✿......✿......✿

قادیانیوں پر اتمامِ حجت

قادیانی عقائد و نظریات بلکہ مغالطوں اور التباسات پر گزشتہ سوا سو سال کے دوران ہزار ہا کتابیں، کتابچے اور لاکھوں صفحات لکھے جا چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے معاصر اور ہم وطن علماء سے لے کر دور جدید کے عرب و عجم کے اہل علم تک ہر صاحب بصیرت نے اتمام حجت کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم سے نوازا ہے، ان کے لیے ایک ہی مدلل تحریر کافی ہوتی ہے لیکن جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہو، ان کے لیے دفتر کے دفتر بے معنی ہی رہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ماننے والوں کو اور کوئی تعلیم دی ہو یا نہ دی ہو، ضد اور ڈھٹائی خوب سکھا رکھی ہے۔ ان لوگوں کے سامنے چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے، یہ اپنی گمراہیوں پر ذرہ برابر غور کرنے کو تیار نہیں ہوتے اور ہر بات کے جواب میں یہی کہتے رہتے ہیں کہ یہ مخالفین کا پروپیگنڈا ہے۔ اس لیے گزشتہ سو سال کا تجربہ یہی ہے کہ آپ ان کے سامنے جیسا چاہے ثبوت پیش کر دیں، یہ اپنی ہی کہتے رہتے ہیں۔

جناب محمد متین خالد کی کتاب اتمام حجت کی اس سو سالہ اور مخلصانہ کاوش کا ایک اور قابل ذکر نمونہ ہے۔ انہوں نے مرزائیوں کے سارے لٹریچر سے سینکڑوں شواہد ان کی کفریات و خرافات کے جمع کر کے مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کی اصل کتابوں کی عکسی نقول کے ساتھ پیش کر دیئے ہیں۔ ان شواہد سے وہ مسلمان خاص طور پر استفادہ کر سکتے ہیں جن کو قادیانیوں کے اصل مآخذ کے ذریعہ ان کے کفریات و خرافات سے براہ راست واقف ہونے کا موقع نہیں ملا۔

مصنف نے مرزا صاحب کی کتابوں سے منتخب مواد کو مختلف ابواب کے تحت بڑے سلیقہ سے مرتب کر دیا ہے، ان ابواب میں نبوت، ختم نبوت، توہین باری تعالیٰ، توہین انبیاء، مسلمانوں کی تکفیر اور مرزا قادیانی کی شخصیت اور ذاتی کردار جیسے اہم موضوعات سے بحث کی

گئی ہے۔

کتاب کا علمی معیار اس کے اصل مآخذ کے حوالوں سے ظاہر ہے، معیار طباعت اونچا اور ترتیب منطقی ہے۔ ملک کے ممتاز ترین اور جید ترین اہل علم و دانش کی تقریظات و آراء نے کتاب کی اہمیت اور ثقاہت میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو مصنف کے لیے بلندی درجات کا، مسلمان قارئین کے لیے اطمینانِ قلبی کا اور قادیانی قارئین کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

محمود احمد غازی

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور

''ثبوت حاضر ہیں'': ایک مطالعہ

حقیقت یہ ہے کہ علامہ اقبال نے قادیانیت پر جو کچھ لکھا، اور جس بصیرت کے ساتھ اس کا تجزیہ کر کے اس کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا، وہ اُن کی دکھتی رگوں کو چھیڑنے کے مترادف تھا۔ ایک تو علامہ اقبال کی شخصیت، دوسرے ایسی ''ضرب کلیم'' قادیانی اس چوٹ کو آج تک نہیں بھولے۔ اس چوٹ کی ڈکھن، وہ اس لیے بھی محسوس کرتے ہیں کہ 1974ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے انھیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر، علامہ اقبال کی تجویز یا مطالبے پر صاد کیا۔ اقبال نے 64 سال پہلے قادیانیت کا جو تجزیہ کیا تھا، اس کا علمی جواب تو قادیانیوں سے آج تک نہیں بن پڑا۔ مگر وہ علامہ کو کسی نہ کسی حوالے سے بدنام و رسوا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی تحریک انہدام اقبال کا دائرہ اب پاکستان سے باہر بھارت اور یورپ خصوصاً برطانیہ تک وسیع ہو رہا ہے۔ مگر یہ ایک الگ موضوع ہے۔ سر دست قادیانیت کی اصلیت اور ان کے عزائم کے بارے میں ایک تازہ کتاب ''ثبوت حاضر ہیں'' کا تعارف کرانا مقصود ہے۔

قادیانیوں نے ایک مہم کے تحت مرزا غلام احمد کی کتابیں معدوم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں وہ خاصی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ جہاں بھی مرزا کی کسی کتاب کا سراغ ملے، وہ اسے حاصل کر کے ضائع کر دیتے ہیں۔ جناب محمد متین خالد کی زیر نظر کتاب قادیانیت کے اصل چہرے کو بے نقاب کرتی ہے۔ وہ مرزا غلام احمد کے عقائد و عزائم کو، ان کی قدیم اور اصل کتابوں کے عکسی نقول کی صورت میں سامنے لائے ہیں۔ قادیانیوں کی اپنی ہی مطبوعہ کتابوں کی یہ شہادتیں، قادیانیت کی ایک ایسی تصویر پیش کرتی ہیں، جس سے عام مسلمان ناواقف ہیں۔ امت مسلمہ اور عالم اسلام کے لیے یہ تصویر بے حد خوفناک ہے اور انسانیت و اخلاق کی سطح پر نہایت پست اور شرمناک ہے۔

قادیانیت کی ان کتابوں میں اس طرح کی بہت کچھ لغویات و خرافات ملتی ہیں۔

ان تحریروں کا ایک حصہ تو بالکل کوک شاستر قسم کا ہے اور ہر طرح کے احساس شرم وحیا کو بالائے طاق رکھے بغیر اس میں سے کوئی اقتباس نقل کرنا ممکن نہیں۔ مرزا کا اسلوب تضاد بیانی، ذہنی مجہولیت اور انتشار خیالات کا ملغوبہ ہے۔ ایک جگہ کہتے ہیں: "ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے"۔ (ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) مگر خود مخالفین پر بکثرت لعنت بھیجتے ہیں اور ان کے لیے شیطان، منحوس، ملعون، کذاب، خبیث، سکھوں کا نطفہ، بدکار، ولد الحرام اور رنڈیوں کی اولاد۔۔۔۔ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لغویت اور مضحکہ خیزی کی حد تو یہ ہے کہ جب کسی پر ہزار بار لعنت بھیجنا چاہتے ہیں تو طرز تحریر یہ ہوتا ہے کہ لعنت 1، لعنت 2۔۔۔۔۔۔۔ اور اس طرح کئی صفحے سیاہ کرنے کے بعد 1000 لعنت تک پہنچ کر ہی ان کی تسکین ہوتی ہے۔ (نورالحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی)

کیا قادیانی مملکت پاکستان کے وفادار ہیں؟ یہ سوال اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کے بارے میں قادیانیت اور بھارتیہ جنتا پارٹی اور کانگریس کے خیالات اور مقاصد میں حیرت انگیز مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں کا مقصود "اکھنڈ بھارت" ہے۔ یہ جملے: "ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں۔" .... کسی پٹیل، نہرو یا گاندھی کے نہیں بلکہ قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے ہیں (روزنامہ "الفضل" 17 مئی 1947ء)

حقیقت یہ ہے کہ خوئے غلامی، قادیانیت کی سرشت میں شامل ہے۔ محکومی، ہندو کی ہو، یہود کی ہو یا انگریز کی، اسے بہ خوبی راس آتی ہے۔ کسی آزاد فضا اور پاکیزہ ماحول میں اس کی نشوونما ممکن نہیں۔ اس لیے جب پاکستان میں ان پر گرفت ہوئی اور عدالتوں کا سامنا کرنے کا خدشہ پیدا ہوا تو قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد، لندن جا کر انگریزوں کے "سایہ رحمت کے نیچے" جا بیٹھے۔ انگریزوں کے اس "خودکاشتہ" گروہ کو اماں ملی تو کہاں ملی۔ "حیات احمد" کے مصنف کا یہ اقتباس: "جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں، مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔" (حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اوّل صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی) اس صورت حال پر صادق آتا ہے۔ مختصر یہ کہ

قادیانیت، اس وقت یہود، ہنود اور نصاریٰ (بطور خاص برطانیہ) کے تعاون و اعانت سے پرورش پارہی ہے...... بہ مصداق اولیاء بعضھم اولیاء بعض (المائدہ5-50)

محمد متین خالد نے بڑی دیدہ ریزی اور جانکاہی سے یہ تحقیق کی ہے اور اس پر بہ ہر طور تعریف وتحسین کے مستحق ہیں۔ سو سال پرانی کتابوں کی تلاش و دریافت ہی جان جوکھم کا کام ہے۔ پھر خالد صاحب نے پورے مواد کو مختلف عنوانات کے تحت بڑے سلیقے سے مرتب کیا ہے۔ قادیانیت پر یہ ایک مستند دستاویز ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے ''ثبوت حاضر ہیں'' سے اعتنا و استفادہ ناگزیر ہوگا۔

رفیع الدین ہاشمی

منصورہ، لاہور

احمدی احباب کے لیے
"اک حرف مخلصانہ"

جناب پروفیسر منور احمد ملک پیدائشی احمدی تھے۔ انہوں نے 40 سال جماعت احمدیہ کی بھرپور خدمت اور تبلیغ میں گزارے۔ پروفیسر منور احمد ملک ایک سائنس دان کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ وہ شمسی توانائی کی چند ایجادات کے موجد بھی ہیں اور ایک ریسرچ سکالر کی حیثیت سے مختلف میدانوں میں اپنے جوہر بھی دکھاتے رہتے ہیں۔ 1999ء میں اللہ کے فضل وکرم سے وہ احمدیت کو اچھی طرح سمجھ پرکھ کر اس پر تین حروف بھیج کر اسلام قبول کر چکے ہیں، اور آج کل وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کر کے قادیانیت کے خفیہ گوشوں کو بے نقاب کرنے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں تا کہ ایک عام احمدی کو "وہ سب کچھ" معلوم ہو سکے جو دانستہ طور پر اس سے چھپایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین!...... (م۔م۔خ)

احباب جماعت: اس عاجز نے آپ کے ساتھ مل کر 35 سال سے زائد عرصہ تک احمدیت کی ترقی و تبلیغ کے لیے اپنی استعداد سے بڑھ کر خدمت کی ہے۔ اپنے زمانہ طالب علمی میں ہر مقام پر جماعت کی عزت کو بڑھانے اور جماعت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہتا تھا۔ اس دور میں جبکہ مجھے ساری توجہ اور وقت تعلیم کی طرف دینا چاہیے تھا۔ بہت سارا وقت بلکہ بہت زیادہ وقت جماعتی کاموں میں خرچ کیا۔ ظاہر ہے اس کے نتیجہ میں تعلیمی ترقی متاثر ہوئی۔ مگر اس وقت ایک مذہبی جنون طاری تھا۔

پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی کے دوران قائد (زعیم) خدام الاحمدیہ نیو کیمپس لاہور (حلقہ نیو کیمپس ہاسٹلز) اور قیادت ماڈل ٹاؤن میں بطور ناظم تعلیم اور ضلع لاہور کی سطح پر نائب ناظم اصلاح وارشاد (تبلیغ) کے طور پر کام کرتے ہوئے بہت زیادہ وقت جماعت کو دیا۔ 1984 تا 1986 راولپنڈی میں قیام کے دوران ناظم تعلیم قیادت خدام الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی کی حیثیت سے کام کیا۔ چکوال کالج میں سروس کے دوران نگران خدام الاحمدیہ ضلع چکوال کے طور پر خدمات انجام دیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج جہلم میں ٹرانسفر ہونے کے بعد مقامی جماعت کے عہدیدار کے علاوہ ناظم تعلیم ضلع جہلم اور نائب امیر جماعت ضلع جہلم کے طور

پر خدمات انجام دیتا رہا۔ درج بالا عہدوں پر کام کرنا کوئی باعث فخر نہ سمجھتا تھا بلکہ ایک مخلص احمدی کی طرح سر جھکائے ہر خدمت میں آگے بڑھنا ایک سعادت سمجھتا تھا مگر پھر کیا ہوا؟

1990ء تا 1995ء جماعت کے ساتھ تمام قسم کے اخلاص کے باوجود بعض ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ آہستہ آہستہ جماعت کی مذہبی اور اخلاقی حالت منکشف ہوتی چلی گئی۔ نظام جماعت ''برہنہ'' ہوتا چلا گیا۔ اخلاقی اقدار کے محل زمین بوس ہوتے گئے اور اپنے آباؤاجداد کی طرف سے ورثے میں ملے ہوئے دین پر نظر ثانی کا موقع ملا۔ چنانچہ غوروغوض کے بعد جو کم از کم پانچ سال کے عرصہ پر محیط ہے، میں ایک نتیجہ پر پہنچا جو پندرہ جنوری 1999ء بروز جمعۃ الوداع اپنے بھائی اور والد محترم سمیت کل 13 افراد کے ساتھ قبول اسلام کے اعلان کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بعد میں مزید چھ افراد اور شامل ہو گئے۔

احباب جماعت: میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی سیالکوٹ میں سروس کے دوران چند عیسائی لوگوں سے بحث کے نتیجہ میں مذہبی مناظروں کی طرف رخ کیا۔ اس وقت عیسائیوں کی حکومت کے نتیجہ میں مسلمانوں پر خاصا دباؤ تھا۔ مسلمانوں نے مرزا صاحب کی حوصلہ افزائی کی۔ مرزا صاحب مزید تیز ہو گئے۔ اپنے محل وقوع میں عیسائیوں کے خلاف تقاریر و تحریر کا سلسلہ شروع کیا۔ مسلمانوں نے ان کی حوصلہ افزائی جاری رکھی۔ مزید آگے بڑھتے ہوئے مرزا صاحب نے اعلان کیا کہ وہ اسلام کی حقانیت کو واضح کرنے کے لیے 50 جلدوں پر مشتمل ''براہین احمدیہ'' نامی کتاب لکھیں گے، اس کے لیے مسلمان حضرات کو 50 جلدوں کی کل رقم ایڈوانس دینے پر قائل کیا۔ اسلام کی تبلیغ کا جوش رکھنے والے مخیر حضرات نے اس پر لبیک کہا اور 50 جلدوں کی رقم اکٹھی کر دی۔

مرزا صاحب نے چار جلدیں لکھیں اور خوب اشتہار بازی بھی کی۔ اس سے مسلمانوں میں عزت سے دیکھے جانے لگے۔ واضح رہے کہ باوجود مسلمانوں کے اصرار کے، صرف پانچ جلدیں لکھ کر اعلان کر دیا کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کیونکہ 50 اور 5 میں صفر کا فرق ہے۔ یہ مذاق میں بات نہ کی بلکہ اس دعوے کو شائع بھی کر دیا۔

اب جو لوگ ان کی طرف مائل ہو چکے تھے، ان کو کسی ''نیٹ'' میں لانے کی ضرورت تھی اور اپنی کوئی حیثیت بھی بنانے کی ضرورت تھی۔ لہٰذا اس پبلسٹی کو کیش کرواتے ہوئے چودھویں صدی کے مجدد کا دعویٰ کر دیا اور ایک حدیث تلاش کر لی کہ ہر صدی کے سر پر

ایک مجدد آئے گا اور پھر خود ہی کچھ صدیوں کے مجدد دریافت کر دیئے۔

اس دعوے سے کچھ لوگ ان کے مزید قریب ہو گئے اور چند لوگ پیچھے ہٹ گئے جبکہ ایک اعتراض شروع ہو گیا کہ چودھویں صدی کا مجدد تو امام مہدی ہو گا۔ کیونکہ ایک تصور اسلامی لٹریچر میں موجود تھا کہ امام مہدی چودھویں صدی میں آئیں گے۔ اسے مرزا صاحب نے بھی خوب ایکسپلائیٹ کیا۔ جب اعتراض زیادہ شدت اختیار کر گیا کہ چودھویں صدی کا مجدد تو امام مہدی ہو گا، اس لیے آپ کیسے مجدد بن گئے؟ تو مرزا صاحب نے ''ڈیمانڈ'' پوری کرتے ہوئے امام مہدی کا دعویٰ بھی کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی باقاعدہ جماعت بنانے کے لیے لوگوں کو مزید اکٹھا کرنے اور پابند رکھنے کے لیے 1889ء میں بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔

اب اعتراض یہ ہونے لگا کہ امام مہدی تو اس وقت ظاہر ہوں گے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے یعنی دونوں کا ایک زمانہ ہو گا۔ تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟ اس ''ڈیمانڈ'' کو پورا کرنے کے لیے اعلان کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کی قبر سری نگر (کشمیر) میں محلہ خانیار میں موجود ہے اور ایک حدیث تلاش کر لی کہ ''حضرت عیسیٰ کے سوا مہدی نہیں ہے'' اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی امام مہدی ہیں اور وہ درجنوں حدیثیں نظر انداز کر گئے جو ان دونوں کو الگ الگ پیش کر رہی ہیں۔ اب دعویٰ یوں بنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی پیشگوئی ہے، وہ اصل میں مثیلِ عیسیٰ ہوں گے چنانچہ میں عیسیٰ کا مثیل ہوں۔ میں ہی امام مہدی ہوں۔ میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اس طرح بحث، مناظروں اور تقاریر و تحریر کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس عرصہ میں وہ ختم نبوت کے قائل تھے اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''لا نبی بعدی'' کا یہی مطلب لیتے تھے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ درج بالا دعووں کے بعد علماء اسلام نے اس ابھرنے والے ''فساد'' کو روکنے کے لیے زور لگانا شروع کر دیا، کیونکہ اس سے امت میں ایک عجیب سا تلاطم برپا ہونے والا تھا۔ علماء نے یہ اعتراض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو نبی اللہ تھے اور آپ ایک امتی۔ پھر آپ کیسے ان کے مثیل بن سکتے ہیں؟ اس اعتراض کو کافی عرصہ برداشت کیا اور پھر مجبوراً اس ''ڈیمانڈ'' کو پورا کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور بہت بڑا قدم اٹھاتے ہوئے 1902ء میں ''امتی نبی'' کا دعویٰ کر دیا اور ختم نبوت کی نئی تاویلیں شروع

کر دیں اور قرآن کی آیات کے نئے معنی ایجاد ہو گئے۔حالانکہ 1835ء تا 1902ء (مرزا صاحب کی 67 سالہ زندگی) تک قرآن مجید کی ان آیات کا ترجمہ معمول کے مطابق رہا مگر 1902ء میں یکسر اس کے معنی بدل گئے۔ مرزا صاحب کا یہ ایک ایسا قدم تھا جس نے مرزا صاحب کو سخت پریشان کیا اور ان کے بعد ان کی جماعت کو اس قدر اس دعوے سے نقصان ہوا ہے کہ جس کی تلافی کس طرح بھی ممکن نہیں۔اگر وہ پہلے دعووں کو ہی کافی سمجھتے تو یہ جماعت احمدیہ یا اسلام پر ان کا ایک احسان ہوتا۔ہزاروں انسانوں کا خون ان کی گردن پر نہ جاتا۔

مرزا صاحب نے "امتی نبی" کے جواز کے لیے حضرت محمد ﷺ کی عزت کو بڑھانے کی طرف توجہ دی۔اور انھیں استاد اور اپنے آپ کو شاگرد ظاہر کر کے یہ ثابت کرنے لگے کہ جتنا بڑا استاد ہو گا اتنا بڑا شاگرد۔ دیکھو یہ استاد کتنی بڑی شان والا ہے کہ اس کا شاگر نبوت کے عہدے تک پہنچ گیا ہے۔ مقصد نبی اکرم ﷺ کی شان بڑھانا نہ تھا بلکہ اپنے دعوے کا جواز مہیا کرنا تھا۔جب کچھ عرصہ اس پر گذر گیا اور اس دعوے پر پکے ہو گئے تو پھر استاد سے آگے بڑھ گئے اور کہا

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین از مرزا قادیانی)

پھر اپنے استاد کے ماننے والوں کو کافر اور غیر مسلم کہنا شروع کر دیا اور ان سے ہر قسم کے تعلقات قطع کرنے کے کا اعلان کر دیا۔ یہاں تک کہ استاد کا پیروکار جہنمی اور شاگرد کا پیروکار بہشتی کے فلسفے تک پہنچ گئے۔

احباب جماعت: مرزا صاحب نے اتنے زیادہ دعوے کیے اور پھر کتابوں کے پڑھنے سے ان کے دعوؤں میں اختلاف نظر آتا ہے کہ آدمی کنفیوژ ہو جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج تک جماعت احمدیہ کا ایک فرد بھی مرزا صاحب کے اصل دعوے کو بیان نہیں کر سکتا۔ان کے دعوؤں کا خلاصہ کر کے اپنی شناخت نہیں بتا سکتا۔کبھی وہ ایک طرف سے مسلمانوں سے الگ ہوں گے تو دوسری طرف سے مسلمانوں میں گھسنے کی کوشش کریں گے۔اگر کوئی احمدی مرزا صاحب کا مکمل دعویٰ اور قائل حیثیت بیان کر سکتا ہے تو ضرور مجھے بتائے، میں اس کا شکر گزار ہوں گا۔

احباب جماعت: 1974ء کے بعد سے جماعت نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ مسلمانوں نے احمدیوں کو کافر یا غیر مسلم قرار دیا ہے جو اصولاً غلط ہے کیونکہ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی کو غیر مسلم قرار دے۔ یہ بندے اور خدا کے درمیان تعلق ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ کون ایماندار ہے۔ مسلمانوں میں تکفیر بازی کو اچھال کر یہ ثابت کیا جا تا رہا ہے کہ مسلمانوں کا گویا کام ہی یہ ہے کہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیں، اور احمدیوں کو بھی اسی تکفیر بازی کا نشانہ بنایا ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے (مجھے بھی 40 سال بعد پتہ چلا ہے) کہ مرزا صاحب نے اپنے دور میں ہی عام مسلمانوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ مرزا بشیرالدین محمود احمد جو نہ صرف مرزا صاحب کے بیٹے تھے بلکہ جماعت کے دوسرے خلیفہ بھی، نے واضح طور پر عام مسلمانوں کو غیر مسلم اور کافر قرار دیا۔ جبکہ مرزا بشیر احمد ایم اے جو نہ صرف مرزا صاحب کے بیٹے تھے بلکہ جماعت انہیں ''قمرالانبیاء'' کا خطاب دیتی ہے، نے مرزا صاحب نبی نہ ماننے والے مسلمان کے لیے ''کافر بلکہ پکا کافر'' جیسے الفاظ استعمال کر کے انتہا کر دی۔

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ مرزا صاحب نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں۔ کتابیں شائع کرنے کے لیے چندہ کی روایت ڈالی اور پھر منظم طریق سے دینی اغراض کے لیے چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا مگر ہم دیکھتے ہیں جب پاکستان بننے پر مرزا صاحب کی فیملی پاکستان میں داخل ہوئی تو ہر فرد کے حصے میں کلیم کے کئی کئی مربعے زمین آئی اور بہت سی زمین خریدی گئی بلکہ سندھ میں تو بہت سے گاؤں (سٹیٹس States احمد آباد، محمود آباد، طاہر آباد، عامر آباد، بشیر آباد وغیرہ) آباد کر دیئے گئے۔ پھر مرزا صاحب کی فیملی کے تمام افراد کی رہائش، آسائش اور بود و باش کو دیکھو تو آپ کی ضرور آنکھیں کھل جانی چاہیے کہ بغیر کسی کاروبار کے، بغیر کسی سروس کے، اتنے شاہانہ اخراجات، اتنی جائیداد اور دولت کہاں سے آ رہی ہے؟

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہر احمدی (خواہ وہ غریب ہو) نے اپنی آمدنی کا تقریباً 10 فیصد ہر ماہ ادا کرنا ہے۔ کیا یہ ٹیکس ہے؟ جی ہاں، یہ ٹیکس ہے کیونکہ اس کا دینا لازمی ہے۔ اگر آپ نہیں دیتے تو آپ احمدی نہیں رہ سکتے۔ آپ ووٹ نہیں دے سکتے۔ آپ عہدیدار نہیں بن سکتے۔ اگر چندہ دیتے ہیں تو پھر مذہبی اور اخلاقی حالت کیسی ہی کیوں نہ ہو، آپ ''مخلص احمدی'' تصور ہوں گے۔

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ پاکستان میں آپ کے اردگرد موجود احمدی

جماعتوں کی کیا حالت ہے۔ پچھلے 30 سالوں میں کتنے نئے لوگ جماعت میں داخل ہوئے اور کتنے احمدی جماعت چھوڑ گئے؟ آپ یقیناً دیکھیں گے کہ آنے والوں کی نسبت، جانے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ دل کو آپ یہ سوچ کر تسلی دیں گے کہ دوسرے شہروں میں آنے والوں کی تعداد بہت ہو گئی ہے۔ مگر یہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہوگا۔ پورے پاکستان میں تمام جماعتیں روز بروز تنزلی کا شکار ہیں اور آپ یہ یقین کر لیں کہ آج سے 50 سال پہلے جتنے خاندان احمدی تھے، وہ آہستہ آہستہ جماعت سے علیحدہ ہو رہے ہیں نہ کہ نئے خاندان جماعت میں آ رہے ہیں۔ خصوصاً احمدی خاندانوں کے تعلیم یافتہ افراد نئی روشنی سے فائدہ اٹھا کر روشنی کی طرف سفر کرتے ہوئے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کو قبول کر لیتے ہیں۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ باہر کی دنیا میں خاصے لوگ احمدی ہو رہے ہیں اور تعداد لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں تک پہنچ گئی ہے جیسا کہ نام نہاد "عالمگیر بیعت" سے دھوکہ لگ رہا ہے تو:

پہلی بات یہ کہ آج سے 50 سال قبل کے احمدی خاندان، احمدیت کو بہتر طور پر سمجھ چکے ہیں، اس لیے جماعت کو آہستہ آہستہ چھوڑ رہے ہیں جبکہ باہر کے "بھولے لوگ" اصل بات کو جانتے نہیں لہٰذا دھوکے سے جماعت کے شکنجے میں پھنس آ رہے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ آپ ذرا غور فرمائیں کہ 2000ء میں اعلان ہوا کہ 4 کروڑ افراد نے بیعت کی ہے جبکہ پچھلے سال کا "سکور" ایک کروڑ تھا۔ اس طرح گویا صرف دو سالوں میں پانچ کروڑ افراد نئے احمدی ہو چکے ہیں۔ اب جماعت تو کسی شخص کو (احمدی کو) چندے کے حوالے سے بخش نہیں سکتی، کیونکہ یہ چندے تو مرزا صاحب نے لاگو کیے تھے، اسی لیے انہیں "لازمی چندہ" کہا جاتا ہے۔ اس طرح اگر فی کس ایک ڈالر فی مہینہ تصور کر لیں (یورپ، امریکہ میں ڈالر پاکستانی روپے کے برابر حیثیت رکھتا ہے۔ ایک روپیہ فی کس کسی طرح بھی جماعت برداشت نہیں کر سکتی لازماً زیادہ چندہ وصول کرے گی) تو 12 ڈالر فی کس سالانہ بنتا ہے جبکہ پانچ کروڑ افراد (نو احمدی) کا سالانہ چندہ 60 کروڑ ڈالر بنتا ہے جو کہ پاکستانی روپیہ کے مطابق 36 ارب روپے بنتا ہے۔ یہ چندہ تو صرف دو سال میں نئے شامل ہونے والے احمدیوں کی طرف سے بنتا ہے جبکہ گذشتہ 10 سالوں میں نئے شامل ہونے والے افراد اور پہلے سے موجود احمدی افراد کا چندہ اس کے علاوہ ہے۔

اگر 36 ارب روپیہ کے برابر جماعت کے پاس چندہ آ رہا ہے تو پھر پاکستانی

احمدیوں سے چندہ وصول کرنا نہ صرف زیادتی ہے بلکہ انتہا درجہ کا ظلم ہے جو ایک صدی سے غربت کے باوجود بڑے اخلاص سے چندہ دیتے آ رہے ہیں، اب جبکہ جماعت کے پاس اربوں روپیہ آ رہا ہے تو جماعت کو ان غریبوں کو ریلیف دینا چاہیے۔

احباب جماعت: جماعت احمدیہ اب ایک مذہبی تحریک سے نکل کر ایک تجارتی یا مالیاتی نیٹ ورک کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اگر پیسے کی کولیکشن باہر نکال دیں تو باقی کچھ نہ بچے گا۔ جماعت احمدیہ کی قیادت احمدی افراد کو اسلام سے بہت دُور لے کر جا چکی ہے۔ ایک احمدی فرد کے دل میں مکہ، مدینہ کا احترام نہیں ہوگا جتنا احترام ربوہ، قادیان یا لندن کا ہوگا۔ ایک احمدی بچے سے دوسرے خلیفہ کا نام پوچھیں تو وہ حضرت عمرؓ کی بجائے مرزا بشیر الدین کا نام بتائے گا۔ زکوۃ سے احمدی کوسوں دور جا چکے ہیں۔ حج سے جماعت تو پہلے ہی منہ موڑ چکی ہے۔

1974ء میں احمدیوں پر حج کے حوالے سے پابندی لگی۔ 1974ء میں مرزا طاہر احمد جماعت کی طرف سے ترتیب دیئے گئے اس گروپ میں شامل تھے جو قومی اسمبلی میں جماعت کی ترجمانی کے لیے پیش ہوتا رہا ہے، گویا مرزا طاہر احمد صاحب اس وقت خاص حیثیت کے مالک تھے۔ کیا مرزا طاہر احمد اس وقت تک 10/5 حج کر چکے تھے یا 20/10 عمرے کر چکے تھے؟ جواب نفی میں ہوگا۔ پھر کیونکر پوری جماعت نے ان کو مذہبی لحاظ سے سب سے افضل پایا کہ ان کو ا' خلیفہ چن لیا۔ مرزا طاہر احمد نے بھی حج اس لیے نہیں کیے اور جماعت نے بھی اسی لیے اس بات کو اہمیت نہیں دی کہ ان کے نزدیک حج کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس "فضول ۔ تی" (نعوذ باللہ) پر وہ کیوں پیسہ برباد کریں؟

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ مرزا صاحب نے خود ایک فیصلہ کن معرکہ لڑ کر شکست کھائی ہے اور اس بارے میں خود فیصلہ دیا ہے کہ جو جھوٹا ہوگا، شکست کھائے گا۔ ہوا یوں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم آف پٹیالہ احمدی تھے۔ 20 سال احمدی رہنے کے بعد وہ علیحدہ ہو گئے اور مرزا صاحب کو چیلنج کردیا ۔ ان کو جھوٹا قرار دیا اور پیشگوئی کی کہ وہ 4 اگست 1908 تک ہلاک ہو جائیں گے۔ یعنی مرزا صاحب چونکہ جھوٹے ہیں، اس لیے 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جائیں گے۔ مرزا صاحب نے چیلنج قبول کیا اور مقابل میں اس پیشگوئی کو اس پر الٹتے ہوئے کہا کو . جھوٹا ہوگا، وہ 4 اگست 1908 تک ہلاک ہو جائے گا اور یہ مقدمہ خدا کی عدالت میں ، اور خدا صادق کا ساتھ دے گا۔ پھر یوں ہوا کہ مرزا صاحب نے چیلنج قبول

کر کے اپنی کتاب چشمۂ معرفت میں یہ اعلان شائع کر دیا۔ (دیکھئے چشمۂ معرفت از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 322)

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس اعلان کے شائع ہونے یعنی کتاب کے شائع ہونے کے صرف 11 دن بعد مرزا صاحب 26 مئی 1908ء کو یعنی مقررہ تاریخ سے دو ماہ قبل اس میعاد کے اندر پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گئے۔ ''کیا فرماتے ہیں علماء احمدیت بیچ اس مسئلہ کے؟''

احباب جماعت: ذرا غور فرمائیں کہ 50 سال سے زائد عمر کا ایک بزرگ جو نہ صرف عالم ہے بلکہ ایک مذہبی جماعت کا سربراہ بھی ہے، ایک شریف زادی 11 سالہ لڑکی (محمدی بیگم) کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہر غیر اخلاقی حربہ اختیار کرتا ہے اور مسلسل 19 سال تک اشتہار بازی کے ذریعہ اس کی عزت کو اچھالتا ہے۔ کیا یہ کسی شریف آدمی کو زیب دیتا ہے؟ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں آئینہ کمالات اسلام از مرزا قادیانی)

ایک بات مزید عرض کرتا چلوں کہ کسی کی بات، انداز تخاطب، تحریر و تقریر، اس کی ذہنی اپروچ اور ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔ ذرا اس کتاب کے صفحہ 344 تا 345 اور 391 تا 394 کو ضرور پڑھئے اور دل تھام کر جواب دیجئے کہ ''حضرت مسیح موعودؑ'' کی یہ تحریر کیا آپ اپنی بہن، بیٹی یا ماں کے سامنے اپنے گھر والوں کو سنا سکتے ہیں؟ اگر یہ اخلاقی معیار پر پورا نہیں اترتی تو سمجھ لیں کہ اس تحریر سے آپ کی طرف سے بیزاری آپ پر قرض ہو چکی ہے۔

احباب جماعت: زیر نظر کتاب ''ثبوت حاضر ہیں'' مکمل طور پر ایک بار ضرور پڑھیں۔ کتاب پڑھنے کے بعد یقیناً آپ حقیقت کو پالیں گے اور اسلام کے دامن [illegible] یقیناً وابستہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ اس کتاب کو مکمل طور پر پڑھنے کے بعد بھی اپنے [illegible] یات پر قائم رہیں تو پھر یقیناً سمجھیں کہ ہماری الہامی کتاب قرآن مجید میں آپ لوگوں کی [illegible] ثانی ایک آیت میں یوں بیان ہوئی ہے۔ صم بکم عمی .... اور آپ اس کے [illegible] مداق ہیں۔ اس کتاب کے بعد دلائل کی ضرورت نہیں بلکہ ایک بار پھر 1974ء کی تحر[illegible] [illegible] کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں آج تک جتنی کـ[illegible] احمدیت کے خلاف لکھی [illegible] ہیں، ان سب سے بڑھ کر محترم محمد متین خالد صاحب کی یہ کاوش ہے۔ متین صاحب نے ایک ایسا کام کر دیا ہے جو انتہائی مشکل اور ایک بڑے نیٹ ورک کا متـ[illegible] تھا۔ ان کی انتھک محنت ایک ایسا شاہکار وجود میں لائی کہ اب اس سے آگے مزید کسی کتاب [illegible] ت محسوس نہیں ہوتی۔

ماسوائے کسی تحریک ختم نبوت کے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر آپ کی عمر 30 سال سے زائد ہو چکی ہے تو آپ ابھی اسلام سے زیادہ دور نہیں گئے۔ آپ پیدائشی طور پر مسلمان ہیں۔ 1974ء کے بعد آپ غیر مسلم قرار پائے، لہٰذا آپ کے ذائقے میں ابھی تک مسلمانی کا ذائقہ قائم ہوگا۔ ابھی تک آپ کوئی فارم پُر کرتے ہوئے مسلمان کے کالم کو چھوڑ کر غیر مسلم کے خانے میں اپنا اندراج کرواتے ہوئے جھجکتے ہوں گے تو آؤ! اس ذائقہ کو بحال کرو۔ اور ہر اس ملاوٹ کو ختم کر دو جو نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں جانے سے روکے، جو مدینہ اور مکہ کی طرف جانے والے راستوں پر ناکے لگائے اور اسلام کی مقدس تعلیم سے دور کرے۔

خدا تعالیٰ آپ کو خالص اسلام اپنانے کی توفیق بخشے۔ آمین!

پروفیسر منور احمد ملک

سابق نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم

کوزے میں دریا

قادیانیت اسلام کے متوازی ایک ایسا مذہب ہے جو اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کا سیاسی لے پالک ہے۔ اس کا مقصد اُن طاقتوں کی سرپرستی میں اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنا اور پاکستان میں عجمی اسرائیل کی زمین تیار کرنا ہے۔ یہ لوگ دن رات وطن عزیز کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ 1974ء میں تمام مسلمانوں نے آپس کے تمام اختلافات ختم کر کے بے مثال اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کیا تھا جس کی برکت سے منکرین ختم نبوت کا یہ گروہ غیر مسلم اقلیت قرار پایا۔ آج پھر وہی یکجہتی، اتفاق و اتحاد، وحدت اور جذبہ کی ضرورت ہے تاکہ اس فتنہ کا مکمل قلع قمع ہو سکے۔ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے کوشش کرنا ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے۔ عزیزی محمد متین خالد خوش قسمت نوجوان ہیں جنھوں نے قادیانی کفریہ عقائد وعزائم کی عکسی شہادتوں کے حوالہ سے ''ثبوت حاضر ہیں'' نامی تاریخی کتاب تیار کر کے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے۔ وہ تحفظ ختم نبوت کو اپنی زندگی کا واحد مقصد سمجھتے ہیں اور اس کے لیے ہر وقت اور مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔ یہی ان کی شناخت ہے، انھوں نے برسوں کا سفر دنوں میں طے کیا ہے۔ زیر نظر کتاب ''ثبوت حاضر ہیں'' کے حوالے سے وہ ایک بڑے محقق کے روپ میں سامنے آئے ہیں۔ انھوں نے ایک ماہر وکیل کی طرح ملتِ اسلامیہ کی طرف سے ایک مضبوط کیس پیش کیا ہے جس کا قادیانیوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ تحقیق وجستجو کی دنیا میں قادیانیت کے حوالہ سے یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ عزیزی خالد نے اس کوزے کے لیے بلاشبہ بہت سے دریاؤں کی تہوں میں اُتر کر حقیقتِ حال کا جائزہ لیا ہے، اور یوں بیحد کدوکاوش، تحقیق وجستجو، بے پناہ مطالعہ، غور وفکر، عرق ریزی، شبانہ روز محنت اور خداداد صلاحیتوں کے سبب جو دستاویز تیار کی ہے، اس سے انھوں نے اپنی عاقبت سدھارنے کا انصرام کیا ہے اور بخشش کا سامان بھی۔ میں اس تاریخی دستاویز کی اشاعت پر انھیں دل کی اتھاہ

گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میری دعائیں ہمہ وقت ان کے ساتھ ہیں۔

؎ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

فقیر ابوالخلیل (خواجہ) خان محمد
امیر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان
خانقاہ سراجیہ، کندیاں شریف

تاریخ ساز آئینہ

تحفظِ ختم نبوت ایک ایسا خداداد جذبہ ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ یہ ہر کسی کا مقدر نہیں کہ وہ قدرت کے ایسے عظیم عطیہ اور انمول نعمت سے سرفراز ہو جائے۔ نگاہِ کرم جن دلوں کو اس انعام کے لیے چن لیتی ہے، صرف وہی اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں ۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ایسے ہی خوش نصیبوں میں برادر عزیز محمد متین خالد کا شمار ہوتا ہے جو اپنے سینے میں تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کی شمع جلائے مسلسل اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ وہ قادیانیت کے معتبر نبض شناس ہیں اور بات سمجھانے بلکہ دل میں اتارنے کا ادراک جانتے ہیں۔ وہ اپنی تحریروں میں حیرت انگیز معلومات اور ہوش ربا انکشافات کا رنگ بھرتے ہیں جس سے اس کے ڈانڈے سنجیدگی اور تفکر سے جا ملتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب **''ثبوت حاضر ہیں''** اس کی تازہ مثال ہے۔ قادیانیت نے اپنے برص زدہ چہرے کے خدوخال چھپانے کے لیے ان پر اسلام کے گلِ صد رنگ ریشم کی خوبصورت نقاب اوڑھ رکھی ہے جسے عزیزی خالد نے تحقیق کے محدب شیشے سے بے نقاب کیا ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ انھوں نے قادیانیت کے اندر گھس کر اس کے عقائد کا محاصرہ کیا ہے تاکہ وہ اسے چھپا نہ سکیں۔ خالد نے قادیانیت کے بعض ایسے روح فرسا عقائد بے نقاب کیے ہیں کہ انھیں پڑھ کر کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے، دل ٹکڑے ہوتا ہے، سینہ چھلنی ہوتا ہے، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ یہ کتاب ایک بار پڑھنے اور سو بار سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت سے ذہنوں سے شکوک و شبہات کے کانٹے نکال دے گا۔ میرے خیال میں یہ کتاب قادیانیت کے موضوع پر عہد حاضر کی منفرد، بہترین

اور جامع کتاب ہے۔ بلاشبہ انھوں نے تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کے خداداد جذبہ، کمال محنت و ریاضت اور بے پایاں ذوق وشوق سے یہ دستاویز تیار کی ہے۔ ایسی کتاب وقت کی ضرورت تھی جسے خالد نے اپنی موقر کوشش سے بروقت پورا کر کے تحفظِ ختم نبوت سے اپنی بے پایاں محبت کا ثبوت دیا ہے۔ قادیانیت کے خلاف جدوجہد میں تحفظِ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے یہ کتاب ایک راہنما مبلغ کا کام دے گی۔ اس طرح ہر مسلمان کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ یہ کتاب بغیر توفیقِ الٰہی ممکن نہیں تھی۔ ان شاء اللہ یہ کتاب خالد کے لیے دین و دنیا میں فوز وفلاح کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان

نفیرِ قلم

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ قرآن و سنت میں اس عقیدہ کی اہمیت و عظمت واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ اس عقیدہ کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ عقیدہ اتنا نازک اور حساس ہے کہ اگر اس پر ذرا سا بھی شک وشبہ کا گرد و غبار پڑ جائے یا اس کے تحفظ کے سلسلہ میں ذرا سی بھی بے حمیتی، کمزوری یا لاپروائی برتی جائے تو آدمی ایمان کی لازوال دولت سے محروم ہو سکتا ہے ـــ اسے ایک چلتی پھرتی لاش تو کہا جا سکتا ہے ـــ مگر وہ مسلمان کہلوانے کا ہرگز مستحق نہیں رہ سکتا۔ یہ عقیدہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے ایمانیات کی معراج ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جس پر ہر مسلمان اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہے اور یہی اسلامی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کے ازلی دشمنوں کی آنکھ میں شروع سے ہی کھٹکتا رہا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر اس مستحکم عقیدہ کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر انہیں ہمیشہ منہ کی کھانا پڑی۔ اسلامی تاریخ کے کسی بھی دور میں اگر کسی نے بھولے سے بھی اس عقیدہ پر حملہ کرنے کی جرأت کی تو اس کی موت کو عبرت کا نشان بنا کر اس عقیدہ کی عظمت کا اعتراف کیا گیا۔

عہد حاضر میں قادیانی فتنہ، منکرین ختم نبوت کا منظم گروہ ہے جو حکومت برطانیہ کے زیر سایہ پروان چڑھا جس کا مقصد اسلام کی بنیادوں کو مسخ کرنا، امت مسلمہ میں انتشار و تفریق پیدا کرنا اور انگریز کے مفادات کے لیے کام کرنا تھا۔ اس کی تخلیق (بلکہ تولید)، مسلمانوں کی نظریاتی سرحدوں پر ایک سنگین اور منظم حملہ ہے اور یہ فتنہ، اسلام کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے۔ یہ لوگ اپنے عقائد کے لحاظ سے شیطان سے بڑھ کر ہیں۔ ان کے اذہان خباثت کی عمل گاہیں ہیں۔ یہ لوگ گفتار کے ساحر اور جھوٹ کو سچ میں بدل دینے کے ماہر ہیں۔ ان کی شریانوں میں توہین اسلام کا وہ فاسد خون ہے جس کی بنا پر انہیں ملک و ملت کے لیے بجا طور پر سرطان کہا جا سکتا ہے۔

ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ اس کے عقائد کا تحفظ ہو اور اس کے مذہبی جذبات کی

دل آزاری نہ ہو۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک اقلیتی گروہ سامراجی اسلام دشمن طاقتوں کی شہہ پر دین اسلام اور اس کی مقدس شخصیات پر رکیک حملے کرے، نبی کریم ﷺ کی عظیم نبوت کے مقابلہ میں اپنی نئی نبوت قائم کرے، اور پھر یہ مطالبہ اور اصرار بھی کرے کہ اسے ان عقائد کی تبلیغ و تشہیر کی مکمل اجازت دی جائے۔ ہمارے بعض نام نہاد دانشور ایک خاص منصوبے کے تحت انہیں مظلوم قرار دیتے ہیں۔ ان پر عائد پابندیوں کو "حقوق انسانی" کے منافی قرار دیتے ہیں اور انہیں مکمل آزادی دینے کا مطالبہ کرتے ہیں خواہ اس سے پورا معاشرہ جزع وفزع کا شکار ہو جائے۔

الحمدللہ! مجھے ایک عرصہ تک تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ اپنی تبلیغی جدوجہد کے دوران مجھے بے شمار تجربات و مشاہدات سے گزرنا پڑا۔ ایک مشکل یہ پیش آتی رہی کہ ہر وہ شخص جس سے قادیانیت کے کفریہ عقائد وعزائم کے بارے میں بحث ہوتی، اس کا پہلا مطالبہ یہ ہوتا کہ اسے قادیانی کتابوں کے اصل حوالہ جات دکھائے جائیں، ایسے حوالہ جات اور ثبوت اس کے لیے دلچسپی اور حیرانی کا باعث ہوتے۔ ایسے میں ایک ایسی کتاب کی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی جسے پڑھ کر ہر شخص قادیانیت کے اصل عقائد وعزائم سے آگاہ ہو سکے اور جو عام یا رسمی انداز کی کتاب نہ ہو بلکہ ایک ایسی تحقیقی کاوش ہو جو اپنے اندر ٹھوس اور مضبوط دلائل لیے ہوئے ہو اور اس کے بعد کسی بھی شخص کے لیے قادیانیوں کے کفریہ عقائد وعزائم سے انکار کی گنجائش نہ ہو۔

اس مسئلہ کا حل یہی تھا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں قادیانی کفریہ معتقدات کے تقریباً تمام دستاویزی ثبوت ان کی مستند کتابوں سے عکسی صورت میں پیش کر دیے جائیں تا کہ ہر شخص کم از کم مذکورہ کتاب پڑھ کر قادیانی عقائد کی "اصلیت" سے واقفیت حاصل کر سکے۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ خاردار وادی میں اترنے کے برابر ہے مگر میں نے کمر ہمت باندھی، اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق کی دعا کی اور ایک آہنی عزم کے ساتھ کتاب کی تدوین میں مشغول ہو گیا۔ اس دوران مجھے جن جانگسل مراحل کے پل صراط سے گزرنا پڑا، وہ ایک لمبی داستان ہے۔

قادیانیوں کی مستند ترین کتابوں، رسائل اور اخبارات کو حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ بعد ازاں ایک طویل عرصہ تک تقریباً پچاس ہزار سے زائد صفحات کو پوری

چھان پھٹک سے، کھنگال کران کی قابل اعتراض کفریہ عبارتوں کو تلاش کرنا ایک صبر آزما کام تھا۔ پھر نہایت ذمہ داری کے ساتھ اصل حوالہ جات کی فوٹو کاپی کروانا، اسے علیحدہ کاغذ پر چسپاں کر کے متعلقہ حصہ کو نمایاں کرنے کے لیے نشانات لگانا، اس کے پازیٹو تیار کروانا اور ان عکسی حوالہ جات کی بڑی احتیاط سے ترتیب و تدوین کرنا ایک نہایت کٹھن اور مشکل کام تھا جو محض توفیقِ الٰہی سے ممکن ہوا۔ زندگی میں جن خواہشات کے پورا ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی، ان میں ایک اس کتاب کی تکمیل تھی۔ آج اس کی اشاعت پر میں اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ مرزا قادیانی کی تحریروں ہی کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر دیا جائے تا کہ قاری کو قادیانیت کے عقائد و عزائم اور خیالات کا براہ راست علم ہو سکے اور وہ خود کسی واضح فیصلہ پر پہنچ سکیں۔ میرے خیال میں یہ کتاب ایک ایسا ''بیرومیٹر'' ہے جس سے قادیانیت کی سنگینی اور اس کے منافقانہ رویوں کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے مطالعہ سے نہ صرف ہر مسلمان قادیانیت کے اصل چہرہ کو پہچان سکے گا بلکہ تعصب کی عینک اتار کر اس کا مطالعہ کرنے والے قادیانی بھی راہ ہدایت پا سکتے ہیں۔

مجھے اکثر قادیانی مبلغوں سے مباحثہ یا مناظرہ کا موقع ملتا رہتا ہے۔ مناظرہ کے شروع میں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں وغیرہ کی کتنی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو اس غیر متوقع سوال پر وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے تقریباً 83 کتابیں لکھی ہیں۔ دو جلدوں پر مشتمل مجموعہ اشتہارات، پانچ جلدوں پر مشتمل ملفوظات، وحی و الہامات پر مبنی کتاب تذکرہ اور شاعری پر مبنی درثمین اس کے علاوہ ہیں۔ اس طرح اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو مرزا قادیانی کی کتابوں کی تعداد 100 سے کم بنتی ہے۔ میں اپنے تجربہ اور یقین کے ساتھ چیلنج کرتا ہوں کہ کسی بھی قادیانی نے مرزا قادیانی کی تمام کتب کا مطالعہ نہیں کیا۔ بلکہ شاید انھیں مرزا قادیانی کی کتب کے نام بھی یاد نہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ جس قادیانی نے میری تمام کتب 3 دفعہ نہ پڑھی ہوں، مجھے اس کے ایمان پر شک ہے، گویا وہ قادیانی بھی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب ''سیرت المہدی'' میں لکھتا ہے:

□ ''مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) فرمایا

کرتے تھے کہ ہمارے آدمیوں کو چاہیے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا۔اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔"

(سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد ایم اے جلد دوم صفحہ 78)

الحمدللہ

پاکستان اور بھارت میں اس کتاب کے درجنوں ایڈیشن شائع ہو کر مقبول عام ہو چکے ہیں۔اب پاکستان میں یہ کتاب تازہ اضافوں کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔ پوری دنیا میں ہر خاص و عام نے اس کتاب کو بے حد پسند کیا۔اس کتاب کے مطالعہ سے اندرون اور بیرون ممالک میں مقیم تقریباً70 قادیانیوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت عطا کی۔اس سے بوکھلا کر قادیانی قیادت نے تمام قادیانیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس کتاب کا مکمل بائیکاٹ کریں اور ہرگز مطالعہ نہ کریں۔ مزید برآں اس کتاب کی موجودگی میں بے شمار قادیانی مناظروں کو منہ کی کھانا پڑی اور انہیں اعتراف کرنا پڑا کہ اس کتاب کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔الحمدللہ! میرے لیے یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔میں اس پر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں کہ اس نے میری محنت کو قبول کیا۔اللہ تعالیٰ مجھے اس محاذ پر کام کرنے کی مزید توفیق اور استقامت نصیب فرمائے! میں تمام مسلمانوں کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

محمد متین خالد

✿......✿......✿

قادیانیت

ثبوت حاضر ہیں!

ثبوت حاضر ہیں!

عقیدۂ ختمِ نبوّت

Back

لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسول ہاشمی ﷺ کوئی نبی نہیں

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس حقیقت پر ایمان ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' کہلاتا ہے۔

ختمِ نبوت اسلام کا متفقہ، اساسی اور اہم ترین عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس اعتقاد پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں شکوک وشبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاعِ ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ اپنی بدقسمتی سے وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی یک قلم خارج ہو جاتا ہے۔

پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ سب سے اوّل نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے:

- ''دعویٰ النبوة بعد نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفر بالاجماع.''

(شرح فقہ اکبر صفحہ 202 از ملا علی قاریؒ)

(ترجمہ) ''ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ باجماع امت کفر ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے اور آپ ﷺ خاتم الانبیا بمعنی آخر الانبیا ہیں۔ آپ ﷺ کو تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کے بعد آخری نبی ماننا ضروریات دین اور عقائد اسلام میں سے ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر و

ضلالت ہے اور جو شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ مردود، کافر، دائرہ اسلام سے خارج، مرتد، واجب القتل اور دائمی جہنمی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن وسنت کی موجودگی میں کسی نبی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ یہ رشد وہدایت کے دو مستقل سرچشمے ہیں جو قیامت تک عالم اسلام کو سیراب کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کسی کا مدعی نبوت ہونا صریح گمراہی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت ہر اعتبار سے ضروریات دین میں داخل ہے۔ اس کا انکار یقیناً کفر وارتداد ہے جس سے کوئی بھی تاویل نہیں بچا سکتی۔

ختم نبوت کا تحفظ بھی ہر مسلمان پر فرض اولین ہے۔ اس کی حفاظت میں کوتاہی بہت بڑا گناہ ہے۔ جس کی پاداش میں روز قیامت ہم سے لازماً سوال ہوگا۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار ہمیشہ لایعنی تاویلات اور بے اصل باتوں کو بنیاد بنا کر دین اسلام میں تبدیلی وتحریف کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ منکرین ختم نبوت اپنی شپرہ چشمی کو آفتاب، کج فہمی کو دلیل، بکائن کو انگور، زہر کو امرت، ظلمت کو اُجالا اور پیتل کو زر خالص تسلیم کروانے پر مُصر رہے، مگر امت مسلمہ نے دین اسلام میں ذرا سا بھی تغیر، تصرف یا کمی بیشی کو گوارا نہ کیا۔ بلکہ ہر قسم کے مشکل اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے دل وجان سے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی اور منکرین ختم نبوت کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ منکرین ختم نبوت ٹانک وائن کی بدمستی میں ختم نبوت کا چراغ پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک سازشیں کرتے رہے مگر نورِ ایمان کے حامل مجاہدین ختم نبوت نے کاذب مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے خلاف ناقابل فراموش سرفروشی اور جانثاری کے ایسے ایمان پرور مناظر پیش کیے جس سے نہ صرف حق کا سر بلند ہوا بلکہ منکرین ختم نبوت کو ان کے مکروہ عزائم سمیت ملیامیٹ کر دیا۔

موجودہ دور میں منکرین ختم نبوت کا گروہ فتنہ قادیانیت کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس فتنہ کا بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے انگریزوں کے اشارے پر قادیان (گورداسپور، بھارت) میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر سلطنت برطانیہ کی سرپرستی میں اپنی بھونڈی تاویلات اور تحریفات کے ذریعے امت محمدیہ کے مستحکم قلعہ میں شگاف ڈالنے اور ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک سازشیں کیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ نبی کریم ﷺ اور شعائر اسلامی کی توہین بھی شروع کر دی۔ اسلام اور اس کی مقدس شخصیات کے خلاف قادیانیوں کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کو اکٹھا کیا جائے تو

کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے شانِ رسالت ﷺ میں کی جانے والی بعض گستاخیاں ایسی ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔

پوری ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی کافر، مرتد اور زندیق ہیں اور اس فتنہ کا استیصال اور قلع قمع کرنا ہر مسلمان کا اوّلین فریضہ ہے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔'' قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم اور علامہ اقبالؒ کے مذکورہ قول کی روشنی میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس کے بعد ایک صدارتی آرڈی نینس کے ذریعے 26 اپریل 1984ء کو قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال اور اپنے مذہب (قادیانیت) کی تبلیغ سے روک دیا گیا۔ بعدازاں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے بھی حکومت کے ان فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے نہ صرف قادیانیوں کو اپنے کفریہ عقائد و عزائم کی تبلیغ و تشہیر سے منع کر دیا بلکہ اس کی خلاف ورزی پر سزا بھی مقرر کی۔ اس حوالے سے تعزیرات پاکستان کی دفعات B-298، C-298 اور C-295 خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ختم نبوت اور قرآن مجید

قرآن مجید، کہنے کو تو ایک کتاب ہے مگر یہ سراپا اعجاز ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ علم و حکمت کا بے مثل خزینہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ہر دور کے، ہر خطہ کے، ہر انسان کی مکمل راہنمائی کے لیے ہدایت کا عظیم سرچشمہ ہے۔ دشمنانِ اسلام کی طرف سے اسلام کی بیخ و بنیاد کو ہلا دینے والے خطرناک طوفانوں میں بھی اس کے عظمت و وقار میں رتی بھر فرق آیا، نہ قیامت تک آئے گا (ان شاء اللہ)! کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود، لیا ہوا ہے۔ جس طرح قرآن مجید ہر مسئلہ میں انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے، اسی طرح وہ عقیدۂ ختم نبوت کو بھی بڑے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو کھول کھول کر بیان کرتی ہیں اور واشگاف الفاظ میں اعلان کر رہی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں۔ صفحات

کی قلت کی وجہ سے صرف چند آیات مبارکہ اور ان کا ترجمہ پیش خدمت ہے: (ان کی باقاعدہ تشریح کے لیے قارئین کرام تفاسیر سے رجوع فرمائیں)۔

(1) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا. (احزاب: 40)

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ
لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور تمام انبیا کے ختم کرنے والے ہیں۔
اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

عرب سماج میں ایک قدیم رسم یہ بھی تھی کہ وہ اپنے متبنّیٰ یعنی لے پالک بیٹے کو حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے۔ یہ لے پالک بیٹا وراثت میں بھی برابر کا شریک ہوتا۔ مزید برآں جس طرح ایک حقیقی بیٹا مر جاتا اور اس کی بیوی باپ کے لیے حرام ہوتی، اسی طرح لے پالک بیٹا جب مر جاتا یا وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تو وہ عورت لے پالک بیٹے کے باپ کے لیے بطور منکوحہ حرام ہوتی۔ حضرت زید بن حارثہؓ، نبی کریم ﷺ کے لے پالک بیٹے تھے۔ تمام لوگ انھیں ”زید بن محمدؐ“ کہہ کر پکارتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اس قبیح رسم کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی دنیا میں انبیا کے آنے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت زیدؓ کی مطلقہ حضرت زینبؓ سے نکاح فرمالیا تو جہلا زبانِ طعن دراز کرنے لگے کہ اپنی بہو کو عقد میں لے آیا گیا ہے، تو اللہ پاک نے اس شہادت کو تاریخ کا حصہ بنا دیا کہ محمد ﷺ تو کسی جوان مرد کے باپ ہی نہیں ہیں، سو جب زیدؓ کی اہلیہ آپ ﷺ کی بہو ہیں ہی نہیں تو انھیں زوجیت میں لانا قابل اعتراض کیسے ہوا؟ نیز اگر کسی کو پیار سے منہ بولا بیٹا کہہ دیا جائے تو وہ حقیقی فرزند نہیں بن جاتا...... اور آپ ﷺ کا اس ضمن میں اقدام بطور رسول اللہ کے ہے اور رسول کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ ”اپنے“ احکامات نافذ نہیں کرتا بلکہ اپنے رب سے پا کر آگے پہنچاتا ہے۔ گویا اصول یہ طے ہو گیا کہ لے پالک بیٹا یا بیٹی حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں بن جاتے...... اور عربوں کا اس حوالے سے رائج Taboo حضور ﷺ نے ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ بطور رسول اللہ پاش پاش کیا ہے۔ کسی غلط سماجی رسم کا خاتمہ ناممکن کے قریب قریب مشکل ہوا کرتا ہے اور ایسا انقلابی

قدم، اللہ کا رسول ﷺ ہی اٹھا سکتا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے قرنوں سے مروج نامعقول تصور کو اپنے حسنِ عمل سے بکھیر کر رکھ دیا۔ پھر یاد رہے ایسا آپ ﷺ نے بطور رسول اللہ کے کیا۔ ''لیکن اس بری رسم کو، کوئی بھی آئندہ مبعوث ہونے والا رسول ختم کر سکتا تھا؟'' ہاں منطقی طور پر یقیناً یہ سوال ذہنوں میں جگہ پا سکتا تھا، سو وہ حکیم خدا جو سب جانتا ہے (وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا) نے عین اسی موقع پر اس استفسار کا جواب ''خاتم النبیین'' فرما کر فراہم کر دیا کہ جب آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی رسول، کوئی نبی نہیں آنے والا تو اس قضیے کو مستقبل کے لیے تشنہ نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔ آپ ﷺ سلسلۂ انبیا کے آخری فرد ہیں، ہر کجی کو راستی میں آپ ﷺ ہی کے ذریعے بدلا جائے گا۔ نہ صرف متذکرہ فکری گمراہی کو بلکہ جملہ بگاڑ آپ ﷺ ہی کے ذریعے ہی درستی میں منقلب ہوں گے۔ آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے اصلاحات کا عمل اس طرح مکمل ہوگا کہ پھر کسی وحی، کسی ''مکالمہ ومخاطبہ'' کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ بنی نوع انسان کی رہنمائی کے تناظر میں کوئی زاویہ جب ادھورا نہیں رہے گا، کوئی پہلو کم نہیں رہے گا تو نبوت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہے گی......

اس پس منظر میں یہ آیت مبارکہ آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا نہایت خوبصورت تاج رکھ رہی ہے اور قادیانی ہیں کہ تاویلات کے گورکھ دھندے کے ذریعے آپ ﷺ کی نبوت کو ناقص ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ کتنے عجیب ہیں یہ لوگ کہ ایک طرف ''خاتم الانبیا'' کا ترجمہ ''افضل الانبیا'' کرتے ہیں اور دوسری جانب نئے نبی کی ''اپائنٹ منٹ'' کے بغیر ان ﷺ کی نبوت و رسالت کو غیر مکمل یقین کرتے ہیں۔ بے شک خاتم الانبیا کا مفہوم افضل الانبیا ہے لیکن آپ ﷺ اسی صورت میں افضل و اکمل ہیں جب آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی احتیاج نہ رہے۔ قرآن کی تکمیل کے معانی ہی حضور ﷺ کی نبوت کی تکمیل ہے۔ اگر قرآن آخری آسمانی کتاب ہے تو حضور ﷺ آخری رسول اور آخری نبی ہیں۔ اور بے شک قرآن کے بعد کسی وحی کی ضرورت نہیں اور حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں!!!)

(2) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا. (المائدہ:3)

ترجمہ: ''آج میں نے مکمل کر دیا ہے تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت، اور میں نے پسند کر لیا ہے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین۔''

یہ آیت حضور نبی رحمت ﷺ کے آخری حج میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز نازل

ہوئی۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ آخری آیت تھی جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق ؓ سے کہا تھا کہ اگر یہ آیت ہم پر اترتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ اب قیامت تک اس میں ترمیم و اضافہ کی کوئی گنجائش ہے نہ کوئی ضرورت۔ اب یہ امت قیامت تک کسی اور دین کی محتاج ہے، نہ کسی نبی کی، نہ کسی کتاب کی۔ اس آیت سے یہ بھی واضح ہوا کہ دین اسلام قیامت تک رہنے والا ہے۔ یہ کبھی ختم نہ ہوگا (ان شاء اللہ)! بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت آیات احکام میں سے آخری آیت ہے اور آئندہ کے لیے وحی و نبوت کے بند ہونے کی واضح خبر دے رہی ہے۔

(3) وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

(آل عمران: 81)

ترجمہ: ”اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیا سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمھیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے۔ پھر تشریف لائے تمھارے پاس وہ رسول (یعنی محمد ﷺ) جو تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں) کی جو تمھارے پاس ہیں تو تم ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی۔“

خلاصۂ تفسیر آیت کا یہ ہے کہ ازل میں جس وقت حق تعالیٰ نے تمام مخلوق کی ارواح پیدا فرما کر ان سے اپنے رب ہونے کا عہد و اقرار لیا، تمام انبیا علیہم السلام سے اس عہد عام کے علاوہ ایک عہد خاص بھی لیا گیا، جو ایک جملہ شرطیہ کی صورت میں تھا کہ اگر آپ میں سے کسی کی حیات میں محمد ﷺ مبعوث ہو کر تشریف لے آئیں تو آپ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔

اور اس جگہ ہمارا مطمحِ نظر ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ الخ کے الفاظ ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کے تمام انبیا کے بعد تشریف لانے کو لفظ ثُمَّ کے ساتھ ادا کیا گیا ہے جو لغتِ عرب میں تراخی یعنی مہلت کے لیے آتا ہے، جب کہا جاتا ہے جَآءَ نِیْ الْقَوْمُ ثُمَّ عُمَرُ تو لغت

عرب میں اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ پہلے تمام قوم آ گئی اور پھر کچھ مہلت کے بعد سب سے آخر میں عمر آیا۔

اس لیے اَلنَّبِیّٖنَ کے بعد ثُمَّ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام انبیا علیہم السلام کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت ﷺ تشریف لائیں گے اور جبکہ اخذ میثاق میں سے کوئی نبی و رسول مستثنیٰ نہیں تو آنحضرت ﷺ کا تمام انبیا علیہم السلام سے آخری نبی ہونا متعین ہو گیا، اور یہ واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی پیدا نہ ہوگا، تشریعی و غیر تشریعی، ظلی و بروزی، ذیلی ضمنی وغیرہ کی خود ساختہ قسموں میں سے کوئی بھی اب باقی نہیں ہے۔

(4) قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا. (اعراف:158)

ترجمہ: ''(اے محمد ﷺ) آپ فرمایئے: اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی رحمت ﷺ پوری دنیا کے تمام انسانوں کے لیے رسول بن کر تشریف لائے خواہ وہ آپ کے زمانہ میں موجود ہوں یا آپ ﷺ کے بعد قیامت تک پیدا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ ''میں ان لوگوں کے لیے بھی رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ لہٰذا یہ آیت بھی حضور سرور کائنات ﷺ کے آخری نبی ہونے کی بین دلیل ہے۔

(5) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ. (انبیاء:107)

ترجمہ: ''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔''

اس آیت سے واضح ہوا کہ حضور نبی رحمت ﷺ تمام اہل عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ صرف اس دنیا کے لیے نہیں بلکہ آپ کا وجود ہر عالم کے لیے سراپا رحمت ہے۔ پس آپ ﷺ پر ایمان لانا دنیوی و اخروی نجات کے لیے کافی ہے۔

(6) يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًاo وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًاo (احزاب:46,45)

ترجمہ: ”اے نبیؐ (مکرم) ہم نے بھیجا ہے آپؐ کو (سب سچائیوں کا) گواہ بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور بروقت ڈرانے والا اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کر دینے والا۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو ”سراجاً منیرا“ کے دلنواز لقب سے نوازا ہے۔ یعنی جس طرح دنیاوی سورج بذات خود روشنیوں کا منبع اور دوسرے سیاروں کو خود روشنی بخشتا ہے۔ یعنی سب ستارے اپنی روشنی میں سورج کے محتاج ہیں، اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ صرف نبی ہی نہیں بلکہ ”نبی الانبیا“ ہیں۔ سب انبیا آپ ﷺ ہی کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ آفتاب نبوت ہیں کہ آپ ﷺ کی تعلیمات میں جملہ انبیا ورسل کی تعلیمات شامل ہیں، واقعہ تو یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات بمنزلہ خورشید ہیں اور باقی انبیا کی تعلیمات بمنزلہ کرنیں ہیں۔ سورج کرن کا محتاج نہیں، کرن سورج کی محتاج ہے۔ آپ ﷺ کی نبوت کی روشنی قیامت تک کے لیے ہے۔ یہ وصف صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہی کو حاصل ہے۔ اس لیے آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

ختم نبوت اور احادیثِ مبارکہ

قرآن مجید کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی عقیدہ ختم نبوت نہایت وضاحت اور صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر بیّن دلالت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک کسی بھی مسئلہ میں جس شخص نے بھی ہدایت و راہنمائی حاصل کرنا ہے، اسے نبی کریم علیہ التحیہ والثنا کی اطاعت اختیار کرنا ہوگی۔ ذیل میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر چند اہم احادیث مبارکہ درج کی جاتی ہیں:

(1) عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل

الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به و یعجبون له و یقولون هلا وضعت هذه اللبنة وانا خاتم النبیین (بخاری ومسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیا کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی)؟ چنانچہ میں نے اس جگہ کو پُر کیا اور مجھ سے ہی قصرِ نبوت مکمل ہوا، اور میں ہی خاتم النبیین ہوں، (یا) مجھ پر تمام رسل ختم کر دیے گئے۔“

(2) **عن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انا محمد انا احمد وانا الماحی الذی محی اللّٰہ بی الکفر و انا حاشر الذی یحشر الناس علی عقبی و انا العاقب والعاقب الذی لیس بعده نبی.**

(بخاری ومسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد ہی قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔“

(3) **عن ثوبانؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی.** (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ

قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔"

(4) **عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا و طھورا و ارسلت الی الخلق کافۃ و ختم بی النبیون۔ (مسلم شریف)**

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے تمام انبیا پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ اوّل یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیے گئے اور دوسرے یہ کہ رُعب سے میری مدد کی گئی (یعنی مخالفین پر میرا رُعب پڑ کر ان کو مغلوب کر دیتا ہے) تیسرے میرے لیے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا (بخلاف انبیائے سابقین کے کہ مالِ غنیمت ان کے لیے حلال نہ تھا، بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تھی جو تمام مالِ غنیمت کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تھی، اور یہی جہاد کی مقبولیت کی علامت سمجھی جاتی تھی) اور چوتھے میرے لیے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (بخلاف اممِ سابقہ کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں ہی میں ہوسکتی تھی) اور زمین کی مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (یعنی وقت ضرورت تیمم جائز کیا گیا جو کہ پہلی امتوں کے لیے جائز نہ تھا) پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (بخلاف انبیائے سابقین کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص اقلیم میں ایک محدود زمانہ تک کے لیے مبعوث ہوتے تھے) چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیا ختم کر دیے گئے۔"

(5) حضرت امی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء (کنز العمال)

ترجمہ: "میں خاتم الانبیا ہوں اور میری مسجد، مساجدِ انبیا کی خاتم اور آخر ہے۔"

(6) حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی. (ترمذی شریف)

ترجمہ: ''رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔''

(7) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عن عقبة بن عامرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطابؓ (ترمذی شریف)

ترجمہ: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتے۔

ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ

حضور خاتم النبیین ﷺ کے دور مبارک میں اسود عنسی نامی ایک بد بخت نے دعویٰ نبوت کیا تو آپ ﷺ کے حکم اور خواہش پر آپ ﷺ کے ایک صحابی حضرت فیروز دیلمیؓ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اسے جہنم واصل کیا۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں مسیلمہ کذاب نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ بہت سارے لوگ اس کے پیروکار بن گئے۔ آقائے نامدار ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کے لیے جید صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک لشکر بھیجا۔ یہ تحفظ ختم نبوت اور اس کے منکرین کے مرتد اور واجب القتل ہونے پر صحابہ کرامؓ و تابعین کا پہلا اجماع تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''**ان امتی تجتمع علی ضلالة**'' میری امت گمراہی پر کبھی متفق نہیں ہو سکتی۔ مسیلمہ کذاب اور اس کی جماعت کے خلاف وہی معاملہ کیا گیا جو مفسد کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے حالانکہ مسیلمہ کذاب (قادیانیوں کی طرح) نماز، روزہ پر ایمان رکھتا تھا۔ وہ آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر ''**اشھد ان محمد رسول اللّٰہ**'' پکارا جاتا تھا اور وہ خود بھی اس کی تصدیق کرتا تھا۔ اس کے باوجود صحابہ کرامؓ نے بغیر مطالبہ معجزات متفقہ طور پر

مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا اعلان کیا کیونکہ اس نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو صحابہ کرامؓ کے لیے قطعی طور پر ناقابل برداشت تھا۔ صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک نے بھی مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد سے انکار نہ کیا اور نہ کسی نے یہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، حج اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا گیا ہے؟ (جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں قادیانیوں کو سمجھا جاتا ہے) بلکہ صحابہ کرامؓ نے بہ اجماع مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو ادعائے نبوت کی وجہ سے کافر، مرتد اور واجب القتل سمجھا۔ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دس ہزار صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کے لیے یمامہ روانہ فرمایا۔ اس لشکر میں بعض بدری صحابہ کرامؓ بھی شریک ہوئے حالانکہ وہ بہت ضعیف ہو چکے تھے مگر تحفظِ ختم نبوت کی خاطر وہ اس عظیم جہاد میں شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف اس جہاد میں تقریباً بارہ سو صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جن میں تقریباً 9 سو حفاظ قرآن تھے۔ مسیلمہ کذاب کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوانوں پر مشتمل تھی۔ ان میں سے 28 ہزار کے قریب ہلاک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشیؓ نے اپنے نیزے سے واصل جہنم کیا۔ مسیلمہ کی فوج کے باقی لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی کتنی بڑی جماعت جھوٹے مدعی نبوت سے مقابلہ کے لیے میدان میں آئی۔ صحابہ کرامؓ نے نہ وقت کی نزاکت کا خیال کیا، نہ مسلمانوں کی بے سروسامانی کا، اور نہ اس جماعت کے نماز، روزہ، حج، تلاوت یا دیگر احکام اسلامی کے ادا کرنے کا۔ انھوں نے محض اس بات پر جہاد کیا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا ہر مدعی کذاب، مرتد اور واجب القتل ہے اور اس کی سرکوبی ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کا دعویٰ نبوت خواہ کسی بھی تاویل سے ہو، اس کی کتنی ہی بڑی جماعت کیوں نہ ہو، وہ ظاہری شکل و صورت سے کتنے ہی ''اسلامی'' کیوں نہ ہوں، خواہ وہ زبان سے کلمہ پڑھتے ہوں، تمام اسلامی شعائر کی پابندی کرتے ہوں، وہ سب لوگ بالاتفاق قرآن و سنت و اجماع صحابہ کرامؓ، کافر، مرتد اور واجب القتل ہیں۔

ختم نبوت اور اکابرینِ امت

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا اختتام قرآن و حدیث و اجماع صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں حضرات محدثین، مفسرین اور فقہا کی چند ایک آرا پیش خدمت ہیں:

قاضی عیاضؒ

- "آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ انبیا کے ختم کرنے والے ہیں، اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے، اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے، وہ ہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے۔ پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے جو اس کا انکار کریں، اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔"

(کتاب الشفا از قاضی عیاضؒ صفحہ 62)

- "اور خلیفہ عبدالملکؒ بن مروانؓ نے حارث مدعی نبوت کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا، اور ایسا ہی معاملہ بہت سے خلفا اور بادشاہوں نے اس جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ کیا ہے اور اس زمانہ کے علما نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ان کا یہ فعل صحیح و درست تھا اور جو ان کے کافر کہنے کا مخالف ہے وہ خود کافر ہے۔" (ایضاً)
- "اور ایسے ہی ہم اس شخص کو بھی کافر کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یعنی آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں دعویٰ کرے جیسے مسیلمہ اور اسود عنسی نے کیا، یا آپ ﷺ کے بعد کرے، اس لیے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، بتصریح قرآن و حدیث۔ پس دعویٰ نبوت اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب ہے مثل عیسائیوں کے۔" (ایضاً)

علامہ سیّد محمود آلوسیؒ

- "اور آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں، اور احادیث نبویہ ﷺ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں اور تمام امت کا

اجماع ہے، پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے، اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔"
(تفسیر روح المعانی صفحہ 65 ج 1 از مفتی بغداد علامہ سید محمود آلوسیؒ)

علامہ ابن حجر مکیؒ

☐ "اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ بہ اجماع مسلمین کافر ہے۔"
(فتاویٰ ابن حجر مکیؒ)

ملا علی قاریؒ

☐ "اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔"
(شرح فقہ اکبر صفحہ 202 از ملا علی قاریؒ)

ابن حبانؒ

☐ "اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت کسب کر کے حاصل کی جا سکتی ہے اور وہ منقطع نہیں ہوئی، یا یہ عقیدہ رکھے کہ ولی نبی سے افضل ہے تو یہ شخص زندیق ہے۔ اس کا قتل کرنا واجب ہے۔" (زرقانی صفحہ 188 جلد 6)

حضرت امام ابوحنیفہؒ

سراج الامت حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور ایک شخص (الھلونی ؒ) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں۔ تا کہ اس کا صدق و کذب عیاں ہو۔ اس پر حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

☐ مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.

ترجمہ: "جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ آنحضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔"
(مناقب صدر الائمہ المکیؒ جلد اول صفحہ 161 طبع دائرۃ المعارف، حیدر آباد دکن)

الغرض ختم نبوت کا مسئلہ اس طرح واضح اور بے غبار ہے کہ اس میں کسی قدر تامل کرنا بھی خالص کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری

□ ''جب کوئی آدمی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں، اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں، تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔'' (فتاویٰ عالمگیری صفحہ 263 ج 3)

محمدؐ مصطفےٰ کا ہے یہ فرماں ''لانبی بعدی''
نہ ہو قائل جو اس کا وہ مسلماں ہو نہیں سکتا
نہیں یہ جزوِ ایماں بلکہ ہے بنیاد ایماں کی
نہ ہو جس کا یہ ایماں اہلِ ایماں ہو نہیں سکتا

اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟

مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النّبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے، جو قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے، جس کی تصریح نبی ﷺ نے خود فرما دی ہے، جس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے، اور جسے صحابہ کرامؓ کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں، اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے مدعی کے لیے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے، جنھوں نے باب نبوت کے مفتوح ہونے کا محض خیال ہی ظاہر نہیں کیا ہے، بلکہ اس دروازے سے ایک صاحب، حریم نبوت میں داخل بھی ہو گئے ہیں اور یہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔

اس سلسلے میں تین باتیں قابل غور ہیں:

پہلی بات یہ ہے کہ نبوت کا معاملہ ایک بڑا ہی نازک معاملہ ہے۔ قرآن مجید کی رُو سے یہ اسلام کے اُن بنیادی عقائد میں سے ہے، جن کے ماننے یا نہ ماننے پر آدمی کے کفر و ایمان کا انحصار ہے۔ ایک شخص نبی ہو اور آدمی اس کو نہ مانے تو کافر اور وہ نبی نہ ہو اور آدمی اس کو مان لے تو کافر۔ ایسے نازک معاملے میں تو اللہ تعالیٰ سے کسی بے احتیاطی کی بدرجہ اولیٰ توقع نہیں کی جاسکتی۔ اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود قرآن میں صاف صاف اس کی تصریح فرماتا، رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے اس کا کھلا کھلا اعلان کراتا اور حضور ﷺ دنیا سے کبھی تشریف نہ لے جاتے، جب تک اپنی اُمت کو اچھی طرح خبردار نہ کر دیتے کہ میرے بعد بھی انبیا آئیں گے اور تمھیں ان کو ماننا ہوگا۔ آخر اللہ اور اس کے رسول کو ہمارے دین و ایمان سے کیا دشمنی تھی کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوتا اور کوئی نبی آنے والا بھی ہوتا، جس پر ایمان لائے بغیر ہم مسلمان نہ ہو سکتے، مگر ہم کو نہ صرف یہ کہ اس سے بے خبر رکھا جاتا، بلکہ اس کے برعکس اللہ اور اس کا رسولؐ، دونوں ایسی باتیں فرما دیتے جن سے تیرہ سو برس تک ساری امت یہی سمجھتی رہی اور آج بھی سمجھ رہی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

اب اگر بفرضِ محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کر دیں گے۔ خطرہ ہوسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی باز پرس ہی کا تو ہوسکتا ہے۔ وہ قیامت کے روز ہم سے پوچھے گا تو ہم یہ سارا ریکارڈ برسرِ عدالت لاکر رکھ دیں گے جس سے ثابت ہو جائے گا کہ معاذ اللہ اس کفر کے خطرے میں تو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہی نے ہمیں ڈالا تھا۔ ہمیں قطعاً کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ اس ریکارڈ کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کسی نئے نبی پر ایمان نہ لانے کی سزا دے ڈالے گا۔ لیکن اگر نبوت کا دروازہ فی الواقع بند ہے اور کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، اور اس کے باوجود کوئی شخص کسی مدعی نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اسے سوچ لینا چاہیے کہ اس کفر کی پاداش سے بچنے کے لیے وہ کون سا ریکارڈ خدا کی عدالت میں پیش کرسکتا ہے، جس سے وہ رہائی کی توقع رکھتا ہو؟ عدالت میں پیشی ہونے سے پہلے اسے اپنی صفائی کے مواد کا یہیں جائزہ لے لینا چاہیے اور ہمارے پیش کردہ مواد سے مقابلہ کر کے خود ہی دیکھ لینا چاہیے کہ جس صفائی کے بھروسے پر وہ یہ کام کر رہا ہے، کیا ایک عقل مند آدمی اس پر اعتماد کر کے کفر کی سزا کا خطرہ مول لے سکتا ہے؟

دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ نبوت کوئی ایسی صفت نہیں ہے، جو ہر اُس شخص میں پیدا ہو جایا کرے، جس نے عبادت اور عملِ صالح میں ترقی کر کے اپنے آپ کو اس کا اہل بنا لیا ہو۔ نہ یہ کوئی ایسا انعام ہے، جو کچھ خدمات کے صلے میں عطا کیا جاتا ہو بلکہ یہ ایک منصب ہے جس پر ایک خاص ضرورت کی خاطر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مقرر کرتا ہے۔ وہ ضرورت جب داعی ہوتی ہے تو ایک نبی اس کے لیے مامور کیا جاتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی یا باقی نہیں رہتی تو خواہ مخواہ انبیا پر انبیا نہیں بھیجے جاتے۔

قرآن مجید سے جب ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نبی کے تقرر کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آئی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ صرف چار حالتیں ایسی ہیں، جن میں انبیا مبعوث ہوئے ہیں:

اوّل: یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لیے ہو کہ اس میں پہلے کبھی کوئی نبی نہ آیا تھا اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اُس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔

دوم: یہ کہ نبی بھیجنے کی ضرورت اس وجہ سے ہو کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو، یا اس میں تحریف ہو گئی ہو، اور اس کے نقش قدم کی پیروی کرنا ممکن نہ رہا ہو۔

سوم: یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم و ہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تکمیل دین کے لیے مزید انبیا کی ضرورت ہو۔

چہارم: یہ کہ ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لیے ایک اور نبی کی حاجت ہو۔

اب یہ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی ضرورت بھی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد باقی نہیں رہی ہے۔ قرآن خود کہہ رہا ہے کہ حضور ﷺ کو تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے اور دنیا کی تمدنی تاریخ بتا رہی ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کے وقت سے مسلسل ایسے حالات موجود رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی دعوت سب قوموں کو پہنچ سکتی تھی اور ہر وقت پہنچ سکتی ہے۔ اس کے بعد الگ الگ قوموں میں انبیا آنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔

قرآن اس پر بھی گواہ ہے اور اس کے ساتھ حدیث و سیرت کا پورا ذخیرہ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ حضور ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم بالکل اپنی صحیح صورت میں محفوظ ہے۔ اس میں مسخ و تحریف کا کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ جو کتاب آپ ﷺ لائے تھے، اس میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی آج تک نہیں ہوئی، نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔ جو ہدایت آپ ﷺ نے

اپنے قول وعمل سے دی، اس کے تمام آثار آج بھی اس طرح ہمیں مل جاتے ہیں کہ گویا ہم آپ ﷺ کے زمانے میں موجود ہیں۔ اس لیے دوسری ضرورت بھی ختم ہو گئی۔

پھر قرآن مجید یہ بات بھی صاف صاف کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے ذریعہ سے دین کی تکمیل کر دی گئی۔ لہٰذا تکمیل دین کے لیے بھی اب کوئی نبی درکار نہیں رہا۔ اب رہ جاتی ہے چوتھی ضرورت، تو اگر اس کے لیے کوئی نبی درکار ہوتا تو وہ حضور ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کے ساتھ مقرر کیا جاتا۔ ظاہر ہے کہ جب وہ مقرر نہیں کیا گیا تو یہ وجہ بھی ساقط ہو گئی۔

اب ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ پانچویں وجہ کون سی ہے، جس کے لیے آپ ﷺ کے بعد ایک نبی کی ضرورت ہو؟ اگر کوئی کہے کہ قوم بگڑ گئی ہے، اس لیے اصلاح کی خاطر ایک نبی کی ضرورت ہے، تو ہم اُس سے پوچھیں گے کہ محض اصلاح کے لیے نبی دنیا میں کب آیا ہے کہ آج صرف اس کام کے لیے وہ آئے؟ نبی تو اس لیے مقرر ہوتا ہے کہ اس پر وحی کی جائے اور وحی کی ضرورت یا تو کوئی نیا پیغام دینے کے لیے ہوتی ہے یا پچھلے پیغام کی تکمیل کرنے کے لیے، یا اس کو تحریفات سے پاک کرنے کے لیے۔ قرآن اور سنت محمدیہ ﷺ کے محفوظ ہو جانے اور دین کے مکمل ہو جانے کے بعد جب وحی کی سب ممکن ضرورتیں ختم ہو چکی ہیں، تو اب اصلاح کے لیے صرف مصلحین کی حاجت باقی ہے نہ کہ انبیاء کی۔

تیسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نبی جب بھی کسی قوم میں آئے گا، فوراً اس میں کفر و ایمان کا سوال اُٹھ کھڑا ہوگا۔ جو اس کو مانیں گے، وہ ایک امت قرار پائیں گے اور جو اس کو نہ مانیں گے، وہ لامحالہ دوسری امت ہوں گے۔ ان دونوں امتوں کا اختلاف محض فروعی اختلاف نہ ہوگا بلکہ ایک نبی پر ایمان لانے اور نہ لانے کا ایسا بنیادی اختلاف ہوگا، جو انھیں اس وقت تک جمع نہ ہونے دے گا جب تک ان میں سے کوئی اپنا عقیدہ نہ چھوڑ دے۔ پھر ان کے لیے عملاً بھی ہدایت اور قانون کے ماخذ الگ الگ ہوں گے، کیونکہ ایک گروہ اپنے تسلیم کردہ نبی کی پیش کی ہوئی وحی اور اس کی سنت سے قانون لے گا اور دوسرا گروہ اس کے ماخذ قانون ہونے کا سرے سے منکر ہوگا۔ اس بنا پر ان کا ایک مشترک معاشرہ بن جانا کسی طرح بھی ممکن نہ ہوگا۔

ان حقائق کو اگر کوئی شخص نگاہ میں رکھے تو اُس پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی

کہ ختم نبوت اُمت مسلمہ کے لیے اللہ کی ایک بہت بڑی رحمت ہے، جس کی بدولت ہی اُس اُمت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے۔ اس چیز نے مسلمانوں کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے، جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب ہو سکتا ہو، اب جو شخص بھی محمد ﷺ کو اپنا ہادی و رہبر مانے اور ان کی دی ہوئی تعلیم کے سوا کسی اور ماخذ ہدایت کی طرف رجوع کرنے کا قائل نہ ہو، وہ اس برادری کا فرد ہے اور ہر وقت ہو سکتا ہے۔ یہ وحدت اس امت کو کبھی نصیب نہ ہو سکتی تھی، اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہو جاتا کیونکہ ہر نبی کے آنے پر یہ پارہ پارہ ہوتی رہتی۔

آدمی سوچے تو اس کی عقل خود یہ کہہ دے گی کہ جب تمام دنیا کے لیے ایک نبی بھیج دیا جائے اور جب اس نبی کے ذریعہ سے دین کی تکمیل بھی کر دی جائے، تو نبوت کا دروازہ بند ہو جانا چاہیے تاکہ اس آخری نبی کی پیروی پر جمع ہو کر تمام دنیا میں ہمیشہ کے لیے اہل ایمان کی ایک ہی امت بن سکے اور بلا ضرورت نئے نئے نبیوں کی آمد سے اس امت میں بار بار تفرقہ نہ برپا ہوتا رہے۔ نبی خواہ "ظلی" ہو یا "بروزی" امتی ہو یا صاحب شریعت یا صاحب کتاب، بہر حال جو شخص نبی ہوگا اور خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوگا، اس کے آنے کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ اس کے ماننے والے ایک امت بنیں اور نہ ماننے والے کافر قرار پائیں۔ یہ تفریق اس حالت میں تو ناگزیر ہے، جب کہ نبی کے بھیجے جانے کی فی الواقع ضرورت ہو۔ مگر جب اس کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے تو خدا کی حکمت اور اس کی رحمت سے یہ بات قطعی بعید ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنے بندوں کو کفر و ایمان کی کشمکش میں مبتلا کرے اور انھیں کبھی ایک امت نہ بننے دے، لہٰذا جو کچھ قرآن سے ثابت ہے اور جو کچھ سنت اور اجماع سے ثابت ہے، عقل بھی اسی کو صحیح تسلیم کرتی ہے اور اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اب نبوت کا دروازہ بند ہی رہنا چاہیے۔"

اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی

اس زمانہ میں حکومتیں اور بڑے بڑے ادارے اپنا نظم و نسق چلانے کے لیے کلیدی عہدوں (سفارت و وزارت) پر ایسے افراد کا انتخاب کرتے ہیں جو پوری اہلیت اور قابلیت کے مالک ہوں۔ مثلاً وہ عقل و فہم میں یگانہ روزگار ہوں، حکومت کے وفادار اور اطاعت شعار

ہوں۔ صادق اور امانت دار ہوں۔ جھوٹے اور مکار نہ ہوں۔ زیرک اور دانا ہوں کہ حکومت کے احکامات کو سمجھنے میں غلطی نہ کریں۔ اگر ان میں یہ اوصاف نہ ہوں تو حکومت انھیں اہم عہدوں پر فائز نہیں کرے گی۔ جب دنیاوی حکومتوں اور اداروں کے سفیروں، وزیروں اور ڈائریکٹروں کے یہ اوصاف ہیں تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کے اوصاف حمیدہ ان سے ان گنت درجہ بڑھ کر ہوں گے۔ نبی اور رسول ایسی غیر معمولی خوبیوں اور حیران کن صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر عش عش کر اٹھتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد بے شمار لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے جن میں ایک قادیان کا مرزا قادیانی بھی ہے۔ آیئے! دیکھتے ہیں کہ کیا اس میں اوصاف نبوت میں سے کوئی ایک چیز بھی موجود تھی یا نہیں؟

1- سچا نبی کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہوتا ہے تاکہ اس سے وحی الٰہی سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔ نبی اپنے دور میں عقل و فہم کے لحاظ سے اس قدر بلند درجے پر فائز ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ نبی اپنی تمام امت سے عقل سلیم اور دانائی و حکمت میں سب سے بالا اور برتر ہوتا ہے۔ کسی بڑے سے بڑے عاقل، فلاسفر اور دانشور کی ذہانت اور فہم اس کے ہم پلہ اور پاسنگ نہیں ہوتی۔ جبکہ مرزا قادیانی دائیں بائیں جوتے کی تمیز نہیں کرسکتا تھا۔ (سیرت المہدی 1 صفحہ 67 از مرزا بشیر احمد ایم اے) اپنی قمیض کے کاج بٹن الٹے لگاتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 126 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

جبکہ

مرزا قادیانی نبی کے بجائے غبی تھا۔ وہ ایک ناقص العقل اور بیوقوف شخص تھا۔ وہ اپنے کردار کے لحاظ سے عجیب و غریب حماقتوں کا مجموعہ تھا۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ کے حالات زندگی پر ایک کتاب "سیرت المہدیؑ" کے عنوان سے لکھ رکھی ہے۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کے مضحکہ خیز، مخبوط الحواس اور احمقانہ کردار پر شاہد ہے۔

2- سچے نبی کا حافظہ کامل بلکہ اکمل ہوتا ہے۔ (یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کے پہلے حافظ، حضور نبی اکرم ﷺ ہیں۔ میں یہ استفسار کرنے کی جسارت کرتا ہوں، کیا مرزا قادیانی بھی

اپنے الہامات، کشوف اور رویا وغیرہ کا حافظ تھا؟ مگر افسوس اس کا معاملہ تو...... را حافظ نہ باشد والا تھا، اسی لیے تو اس کے "روحانی خزائن" تناقضات و تضادات کا بے مثال مرقع ہیں۔) اگر نبی کا حافظ کمزور یا خراب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی وحی بھی صحیح طریقے سے یاد نہ رہے گی اور ایک لفظ کی کمی و بیشی سے اللہ کے حکم میں زمین و آسمان کا فرق پیدا ہو جائے گا اور اس سے بجائے ہدایت کے گمراہی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ شانِ رسالت کی پہلی شرط یہ ہے کہ مدعی نبوت کو دماغی عارضہ نہ ہو اور جسمانی بیماریوں سے بھی اس کے جسمانی حالات مشتبہ نہ ہوں تاکہ تبلیغ رسالت کا کام اچھی طرح انجام دے سکے۔

جبکہ

مرزا قادیانی کا حافظہ بہت خراب تھا۔ بقول مرزا قادیانی "حافظہ کی یہ ابتری (یعنی بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔" (مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 483 طبع جدید از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مالیخولیا، مراق اور خرابی حافظہ کا خود اقرار اور اعتراف کیا ہے۔ دنیا کے کسی شخص کے کلام اور تحریروں میں اتنا تضاد نہیں جتنا کہ مرزا قادیانی کے کلام اور تحریروں میں موجود ہے۔ اس کا حافظہ اتنا کمزور تھا کہ گڑ کے ڈھیلے اور مٹی کے ڈھیلوں میں فرق نہ کر سکا۔

-3 سچے نبی کا علم کامل اور اکمل ہوتا ہے۔ وہ دنیاوی استادوں سے علم حاصل نہیں کرتا بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ اُسے علم لدنی سے سرفراز فرماتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا و جہاں کے تمام علوم اور معارف پر مکمل دسترس رکھتا ہے۔

جبکہ

"سلطان القلم" مرزا قادیانی کو صحیح اردو تک نہ آتی تھی۔ اس کی نثر میں مذکر مونث اور واحد جمع کی بے شمار اغلاط ہیں۔ یہی حال فارسی اور عربی کا ہے۔ انگریزی ایسی تھی کہ اگر کوئی انگریز سن لے تو مارے حیرت کے اُسے ہارٹ اٹیک ہو جائے۔ مرزا قادیانی ایسا جاہل تھا کہ وہ اسلامی مہینہ صفر کو چوتھا مہینہ قرار دیتا ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی کی تحریریں اس قدر بے ربط اور سب و شتم سے بھری ہوئی ہیں کہ کوئی شریف

آدمی ان کتابوں کے دو صفحات نہیں پڑھ سکتا۔ مرزا قادیانی کی شاعری ایسی ہے کہ خود قادیانی خجالت کے مارے اُسے پڑھنے سے گھبراتے ہیں۔ مثلاً اس کا ایک مشہور شعر ہے:

□ کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

کیا کوئی قادیانی اس کا ترجمہ اور تشریح کر سکتا ہے؟

-4 سچا نبی اللہ تعالیٰ کا مکمل مطیع اور فرماں بردار ہوتا ہے اور اس کے دشمنوں سے بیزار اور ناخوش رہتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی نے پوری زندگی اسلام کی مخالفت میں گزاری اور حکومتِ برطانیہ کی مسلسل خوشامد کر کے جہاد کو حرام قرار دیا اور اس کے فروغ کے لیے دعائیں کرتا رہا۔ مرزا قادیانی خود تو انگریزوں کا "خود کاشتہ پودا" تھا ہی مگر ساتھ ہی وہ مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم دیتا تھا کہ وہ انگریزوں کی اطاعت کریں اور ہر قسم کا جہاد چھوڑ دیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 21، 584 از مرزا قادیانی)

-5 سچا نبی صادق اور امین ہوتا ہے۔ وہ کبھی جھوٹا اور خائن نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے اس کا کردار اس قدر شفاف اور اُجلا ہوتا ہے کہ مخالفین بھی اس کی اس خوبی کا برملا اعتراف کرتے ہیں۔

جبکہ

مرزا قادیانی پرلے درجہ کا جھوٹا، خائن اور کذاب تھا۔ اس کے جھوٹ پر علمائے کرام نے مستقل کتابیں تحریر کی ہیں۔ اس کی تمام پیش گوئیاں جھوٹ اور غلط ثابت ہوئیں۔ اس نے اپنے جھوٹ کا نام پراپیگنڈا رکھ لیا تھا۔ اس لیے بعض بدنصیب اس کے جال میں پھنس گئے۔ ورنہ مرزا قادیانی جس اعلیٰ درجے کا جھوٹ بولتا تھا، اس سے شیطان بھی شرماتا تھا۔

-6 سچا نبی کسی کی زمین، جائیداد یا مال و دولت کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کے بعد اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ وہ کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد

گرامی ہے: ''ہم گروہ انبیا نہ ہم کسی کے وارث اور نہ ہمارا کوئی وارث۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں، وہ خدا کے لیے وقف ہوتا ہے۔''

جبکہ

مرزا قادیانی کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ وہ اپنے باپ کی جائیداد اور مال و دولت کا وارث ہوا اور انگریزی عدالت سے اس کی باضابطہ رجسٹری ہوئی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی تمام جائیداد اور مال و زر پر اس کی اولاد قابض ہوئی اور اس پر باقاعدہ جھگڑے بھی ہوئے۔

-7 سچا نبی زاہد ہوتا ہے۔ اس کا زہد و تقویٰ سب سے اعلیٰ اور بڑھ کر ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی شہوات اور لذات سے بے تعلق ہوتا ہے کیونکہ شہوت پرستی اللہ کے بندوں کو خدا پرست نہیں بنا سکتی۔

جبکہ

مرزا قادیانی میں زہد نام کی کوئی چیز سرے سے موجود نہ تھی۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی تصنیف ''سیرت المہدیٰ'' (جلد دوم صفحہ 132) میں موجود مرزا قادیانی کی خوراک پڑھ لی جائے تو پیٹو آدمی بھی کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اس بسیار خور کے بارے ہر شخص کہتا کہ یہ پیٹ ہے یا بے ایمان کی قبر؟ اگر مرزا قادیانی اتنی خوراک کھانے کا مظاہرہ کسی سرکس میں کرتا تو اپنی جھوٹی نبوت سے زیادہ پیسہ اور شہرت کماتا۔ انبیا کی جسمانی طاقت اور دماغی قویٰ، مشک و عنبر کے مرکبات کے محتاج نہیں ہوتے (سیرت المہدیٰ جلد سوم صفحہ 50، 51) بلکہ روکھی سوکھی کھا کر فطرتی طور پر انوار شباب کو ساٹھ سال بلکہ سو سال تک نمایاں طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح مریل اور دائم المریض نہیں ہوتے کہ مذہبی فرائض ادا کرنے سے بھی معذور ہوں۔ مرزا قادیانی نے مختلف حیلے بہانوں سے اس قدر روپیہ جمع کیا کہ وہ آج کے دور کے اربوں روپے بنتے ہیں۔

-8 سچا نبی حسب و نسب کے اعتبار سے اعلیٰ اور برتر ہوتا ہے۔ اس کا خاندان بہترین ہوتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی مغل برلاس قوم سے تعلق رکھتا تھا، اور اس کا خاندان کئی نسلوں سے

انگریز کا وفادار اور مسلمانوں کا مخبر چلا آ رہا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 376، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

9- سچا نبی اپنے قول و فعل میں صادق ہوتا ہے۔ اس کے اقوال و افعال اور سیرت کے قریب بھی کذب پھٹک نہیں سکتا اور نہ کذب کے شائبہ کا اس کی زندگی میں تصور ہو سکتا ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے نبی اپنی تصدیق کے لیے صدق کو معیار اور کسوٹی بناتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی اپنے قول و فعل اور سیرت کے اعتبار سے نہایت جھوٹا اور کذاب تھا۔ خود اس کا اپنی زبان سے اپنا تعارف، پیش گوئیاں اور اپنے دعوؤں میں صدق کی دھجیاں اڑتی نظر آتی ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جنھیں سمجھنے کے لیے بیش بہا علم کی ضرورت نہیں ہے۔

10- سچے نبی کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرد ہو کیونکہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ نبی کا دین اور عقل کا ناقص ہونا محال ہے۔ عورت کے لیے پردہ ضروری ہے۔ اگر عورت نبی ہو تو لوگ اسے کیسے دیکھیں گے، نبیہ کو دیکھے بغیر صحابی کیسے بنیں گے۔ اگر وہ پردہ نہیں کرے گی تو موجب فتنہ ہوگی۔ نبی کی آواز بھی حسین و جمیل اور خوش نوا ہوتی ہے۔ اگر وہ نبیہ ہوگی تو مختلف فتنوں کا دروازہ کھولے گی۔

جبکہ

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ میں مریم ہوں۔ خدا نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار کیا، جس کے نتیجہ میں، میں حاملہ ہوا اور دس مہینے کے بعد میرے میں سے، میں نکلا۔ (کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) ظاہر ہے مریم اور حاملہ تو صرف عورت ہی ہو سکتی ہے نہ کہ مرد۔ لہٰذا (پارٹ ٹائم) عورت ہونے کے ناتے مرزا قادیانی نبی نہ ہوا۔

11- سچا نبی اخلاقِ کاملہ اور کمالاتِ فاضلہ سے موصوف ہوتا ہے۔ بداخلاق اور بدزبان نہیں ہوتا۔

جبکہ

مرزا قادیانی بدگو اور بدکلام تھا۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے مخالفین کو گالیاں دیتا تھا۔ وہ انھیں جہنمی، کافر، کنجریوں کی اولاد، کتے، سور، شیطان، بدذات، دجال، خبیث اور کذاب وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتا۔ لعنت بازی تو اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ حالانکہ خود اس کا کہنا ہے کہ گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

(ست بچن صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)

-12 سچا نبی، صاحب کتاب ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر کوئی مربوط الہامی کتاب نازل نہ ہوئی تھی۔

-13 سچا نبی شاعر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی شاعر تھا۔

-14 سچا نبی دین سکھانے کی اجرت نہیں مانگتا جبکہ مرزا قادیانی اپنی کتابوں کی طباعت و اشاعت کا بھاری معاوضہ وصول کرتا رہا۔

-15 سچے نبی پر اس کی اپنی زبان میں وحی کا نزول ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر سنسکرت، فارسی، اردو، عبرانی، عربی، انگریزی اور پنجابی میں وحی ہوتی تھی جن میں بعض کے مفاہیم کو وہ خود بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔

-16 سچا نبی کسی کا ملازم یا نوکر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی پندرہ روپے ماہوار تنخواہ پر سیالکوٹ کچہری میں ملازم تھا۔

-17 ہر سچے نبی کا نام مفرد یعنی واحد تھا جیسے آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد ﷺ جبکہ مرزا قادیانی کا نام جمع یعنی دو ناموں غلام اور احمد کا مرکب ہے یعنی غلام ہو کر آقا کے تخت پر بیٹھنے کی ناپاک جسارت کی۔

-18 سچے نبی کا کوئی انسان استاد نہیں ہوتا، اس کا علم لدنی اور وہبی ہوتا ہے، اکتسابی نہیں۔ وہ روح القدس کی وساطت سے تعلیم پاتا ہے جبکہ مرزا قادیانی کے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے کئی استاد تھے۔ جن میں فضل الٰہی، فضل احمد، گل علی شاہ اور ڈاکٹر امیر شاہ مشہور ہیں۔

-19 سچا نبی مصنف نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی تقریباً سو کتابوں کا مصنف ہے۔

-20 سچے نبی کی تحریروں اور گفتگو میں تضاد نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی کی تمام کتب اور

خطبات وملفوظات تضادات سے بھرے پڑے ہیں۔

-21 سچا نبی جہاں فوت ہو، وہیں دفن ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی لاہور میں مرا اور قادیان (بھارت) میں دفن ہوا۔

-22 سچے نبی کو اللہ تعالیٰ جو وحی کرتا ہے، وہ اس کو سمجھتا ہے جبکہ مرزا قادیانی اپنی وحی کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے ہندو لڑکوں اور اپنے مریدوں کا محتاج تھا۔

-23 سچے نبی کی کوئی پیش گوئی بھی غلط نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی کی لاتعداد پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔

-24 سچا نبی مشرکین اور جابر حکومت کے خلاف نبرد آزما رہتا ہے جبکہ مرزا قادیانی تثلیث پرست انگریزوں کی حکومت کے استحکام کی خاطر جہاد فی سبیل اللہ کو منسوخ کرنے اور ان کی اطاعت کرنے کے لیے تاحیات کوشاں رہا۔

-25 سچا نبی ہجرت کرتا ہے جبکہ مرزا قادیانی نے زندگی بھر ہجرت نہیں کی۔

خود مرزا قادیانی کا اعتراف ہے:

- ''انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنے ملک سے ہجرت کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ ذکر ''صحیح بخاری'' میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی مصر سے کنعان کی طرف ہجرت کی تھی اور ہمارے نبی ﷺ نے بھی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 350 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 350 از مرزا قادیانی)

-26 سچے نبی کی ذات اور اس پر نازل شدہ کتاب اس کے دعوے کی صداقت کے لیے کافی ہوتی ہے جبکہ مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ کی صداقت میں ایک سو کتب تصنیف کیں مگر لوگ پھر بھی اسے کذاب ہی کہتے رہے۔

-27 سچے نبی کو مراق سمیت کوئی غیر معزز بیماری لاحق نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے کہ اسے مراق، ہسٹیریا، مالیخولیا اور کثرت بول کے امراض لاحق تھے۔

-28 سچا نبی جھوٹ نہیں بولتا جبکہ مرزا قادیانی پرلے درجے کا جھوٹا اور مکار تھا۔ بلکہ اس

کے دعویٰ کی بنیاد ہی جھوٹ پر تھی۔

-29 سچا نبی معصوم عن الخطا ہوتا ہے۔ اس لیے برائی کو حکم ہے کہ وہ نبی کے پاس نہ جائے جبکہ مرزا قادیانی خود برائی کے پاس چل کر جاتا تھا۔ مرزا قادیانی شراب پیتا، زنا کرتا تھا اور سود کھاتا تھا۔ یہ تمام حوالے مستند قادیانی کتب میں موجود ہیں۔

-30 سچا نبی اپنی پیدائش سے نبی ہوتا ہے اور اپنی عمر کے چالیس سال پورے کرنے کے بعد اذنِ خداوندی سے مخلوق کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان کر دیتا ہے۔ بتدریج، مرحلہ بہ مرحلہ اور آہستہ آہستہ اسے درجہ نبوت نہیں ملتا جبکہ مرزا قادیانی نے بتدریج آہستہ آہستہ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا۔ پہلے عالم، پھر مناظر، پھر محدث، پھر مہدی، پھر مسیح موعود اور آخر میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔

-31 سچا نبی انتہائی خوبصورت اور وجیہہ ہوتا ہے۔ اس کو ایسا حسن و جمال عطا ہوتا ہے جو کسی غیر نبی کو نہ ملا ہو جبکہ مرزا قادیانی انتہائی بدصورت، مکروہ شکل اور کریہہ خدوخال کا مالک تھا۔ اکثر مائیں اپنے شریر بچوں کو مرزا قادیانی کی تصویر دکھا کر ڈراتی ہیں!

-32 سچا نبی خدا سے خبر اور اجازت پا کر جب اعلانِ نبوت کر دیتا ہے تو پھر وہ کبھی کسی شبہے، شک یا تذبذب کا شکار نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی مدت العمر اپنی نبوت کے حوالے سے مخمصے کا ہی شکار رہا۔ صادق انبیا میں سے ایک مثال بھی نہیں پیش کی جا سکتی کہ اسے اللہ نبی کہتا ہو اور وہ تاویل کرے کہ میں نبی نہیں ہوں۔ سوچنے کا مقام ہے، آخر مرزا قادیانی کی کیا پرابلم تھی جو 1882ء سے 1902ء تک وہ اپنے ادعائے نبوت کے تناظر میں خود واضح ہوا نہ اپنے مریدین پر اپنی حقیقی پوزیشن واضح کر سکا؟

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے
جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے
نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے

ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور اُن کے جوابات

(1) قادیانی اجرائے نبوت پر بحث کرتے ہوئے مندرجہ ذیل آیت پیش کر کے کہتے ہیں:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (الاعراف:35)

(ترجمہ): "اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم ہی میں سے ہوں، جو میرے احکام تم سے بیان کریں، تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور اپنی اصلاح کرے تو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی، لہٰذا اس میں نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسولوں کا تذکرہ ہے۔ نبی ﷺ کے بعد بنو آدم کو خطاب ہے، لہٰذا جب تک اولادِ آدم دنیا میں موجود ہے، اس وقت تک نبوت کا سلسلہ جاری رہے گا؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس آیت کا پس منظر دیکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہاں کوئی نیا حکم اس امت کو نہیں دیا جا رہا ہے، بلکہ زمانہ ماضی کے واقعہ کی حکایت بیان ہو رہی ہے۔ چنانچہ سورہ اعراف کے دوسرے رکوع میں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی پیدائش کا ذکر ہے، اس کے بعد ان کے جنت میں رہنے، اور پھر وہاں سے اتارے جانے کا قصہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی ضمن میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارنے کے بعد ان کی اولاد سے منجانب خداوندی خطاب کیا گیا تھا اور یہ خطاب عالم ارواح کا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں حسب ذیل چار آیتوں میں ذکر کیا گیا ہے:

(1) یبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا .... (اعراف:26)

(2) یبنی آدم لا یفتننکم الشیطن .... (اعراف:27)

(3) یبنی آدم خذوا زینتکم .... (اعراف: 31)

(4) یبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم .... (اعراف:35)

ان چاروں جگہوں میں اس وقت اولاد آدم کو خطاب کیا گیا ہے۔ یہ براہ راست امت محمد یہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو خطاب نہیں ہوا بلکہ ان کے سامنے یہ ماضی کی حکایت بیان کی گئی ہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید کے اسلوب پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی امت دعوت کو یاایھا الناس اور امت اجابت کو یاالذین امنو کے الفاظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے اس واقعہ اور الفاظ خطاب کو ذکر کرنے کے بعد متعدد انبیا الوالعزم کا ذکر کیا ہے۔ گویا کہ یہ امایاتینکم رسل منکم کی تشریح و تفصیل کی جارہی ہے۔ سب کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں حضور سرور کائنات فخر دو عالم خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر مبارک ان الفاظ میں ہوتا ہے: الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل. (اعراف: 157) اور پھر آپ ﷺ ہی کی زبانی اعلان کرایا جاتا ہے۔ قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا. (اعراف:158) ''اے نبی ﷺ! آپ فرما دیجیے، میں تم سب (لوگوں) کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔'' اور اسی پر بس نہیں بلکہ اس باعظمت اعلان کی قرآن کریم کی متعدد سورتوں میں مختلف پیرایوں میں تاکید و تائید فرمائی گئی ہے تاکہ اس بارے میں کوئی الجھن باقی نہ رہے کہ رسول اکرم ﷺ آخری رسول ہیں اور آخری شریعت لے کر آنے والے ہیں۔ چنانچہ کبھی ارشاد ہوا: وما ارسلنک الا کافۃ للناس. (سباء:28) کبھی ارشاد ہوا: وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین. (انبیاء:107) پھر مکمل وضاحت کے ساتھ اعلان کیا گیا۔ ماکان محمد اباحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین. (احزاب:40) (حضرت) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں)۔ اور پھر احادیث مبارکہ میں بھی اس مضمون اور اعلان کی تشریح میں غیر معمولی اہمیت کا مظاہرہ کیا گیا، کیونکہ علم خداوندی میں یہ بات تھی کہ مرزا قادیانی جیسے جھوٹے مدعی نبوت اس امت میں پیدا ہوں گے اور سادہ لوح مسلمانوں کو جہنم کا ایندھن بنائیں گے۔ چنانچہ ارشاد نبویؐ ہوا: ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی جلد 2 صفحہ 51) ''بیشک نبوت و رسالت کا سلسلہ قطعاً ختم ہو گیا، لہٰذا میرے بعد کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔'' تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے

رسولوں کے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ انبیا و رسل بھیجے گئے اور وعدہ کا پوری طرح ایفا کیا گیا تا آنکہ ہدایت کا سورج، ذاتِ مصطفوی ﷺ کی صورت میں طلوع ہوا جس کے بعد رسول کی ضرورت باقی رہی اور نہ کسی نئی شریعت کی۔ اب قیامت تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اور رسول ہیں، انہی کی شریعت کا سکہ چلے گا اور انہی پر سلسلہ رسل و انبیا کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

اگر حضور اکرم ﷺ کی امت اجابت یا امتِ دعوت میں نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری ہوتا تو "یاایھا الذین آمنوا" یا "یاایھا الناس" کے الفاظ سے خطاب کر کے نبیوں اور رسولوں کی آمد بتائی جاتی۔ میں تمام قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ پورے قرآن میں کہیں کسی ایک جگہ "یاایھا الذین آمنوا" یا "یاایھا الناس" کے خطاب کے بعد رسولوں کی آمد کا تذکرہ دکھادیں، میں انھیں منہ مانگا انعام دینے کے لیے تیار ہوں۔

اگر اس سے مراد تمام بنوآدم ہیں تو بنوآدم میں تو ہندو، عیسائی، مجوسی، یہودی، سکھ، بدھ مت وغیرہ سبھی افراد شامل ہیں۔ کیا ان میں سے بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے؟ اگر جواب نفی ہے تو پھر انہیں اس آیت کے عموم سے خارج کرنے کی دلیل کیا ہے؟ اس پر مستزاد یہ کہ بنی آدم میں تو عورتیں اور ہیجڑے بھی شامل ہیں، تو کیا اس عموم سے انہیں خارج نہیں کیا جائے گا؟ لہٰذا ثابت ہوا کہ خطاب عام ہونے کے باوجود حالات و واقعات اور قرائن کے باعث اس عموم سے کئی چیزیں خارج ہیں۔

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی کئی اقسام ہیں۔ ایک نبوت تشریعی اور دوسری نبوت غیر تشریعی۔ پھر غیر تشریعی نبوت کی مزید قسمیں ہیں۔ ایک بلاواسطہ اور دوسری بالواسطہ۔ گویا آپ کے نزدیک نبوت کی کل 3 قسمیں ہوئیں۔ (1) تشریعی نبوت (2) غیر تشریعی بلاواسطہ نبوت (3) غیر تشریعی نبوت بالواسطہ نبوت۔ قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی دو قسمیں تشریعی، غیر تشریعی نبوت بلاواسطہ، بند ہیں جبکہ صرف ایک جاری ہے، یعنی غیر تشریعی نبوت بالواسطہ۔ لہٰذا قادیانی قرآن مجید کی وہ آیات پیش کریں جو خاص اس دعویٰ کو ثابت کریں کہ نبوت کی دو قسمیں بند ہیں البتہ نبوت غیر تشریعی بالواسطہ جاری ہے۔

اگر فرضِ محال اس آیت کو اجرائے نبوت کی دلیل تسلیم کر بھی لیا جائے، تب بھی مرزا قادیانی روزِ قیامت تک نبی قرار نہیں پاتا۔ اس لیے کہ وہ بقول خود آدم علیہ السلام کی اولاد ہی

نہیں، جبکہ آیت تو صرف اولاد آدم سے متعلق ہے کیونکہ مرزا قادیانی اپنا تعارف یوں کراتا ہے:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

جو شخص خود کو بشر کی جائے نفرت (شرمگاہ) قرار دے اور اپنے اولاد آدم ہونے کی نفی کرے، وہ کس طرح اس آیت سے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ لہٰذا اگر مرزا قادیانی بنی آدم سے تھا، تو پھر اس نے اپنی آدمیت سے انکار کر کے سفید جھوٹ بولا ہے اور جھوٹا شخص نبی نہیں ہوسکتا اور اگر وہ واقعی دائرہ آدمیت سے خارج تھا تو پھر مذکورہ آیت سے اس کی نبوت کا اثبات چہ معنی دارد؟

بعض قادیانیوں کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب بہت زیادہ متواضع، منکسر المزاج اور سادہ تھے۔ انہوں نے اس شعر میں اپنی عاجزی کا اظہار کیا ہے۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے یہ کہاں کی عاجزی اور انکساری ہے کہ کوئی شخص اپنے انسان ہونے سے ہی انکار کر دے اور خود کو "بشر کی جائے نفرت" (شرمگاہ) قرار دے۔ انکساری، عاجزی اور سادگی شخصیت کا مستقل حصہ ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ کبھی عاجزی کا اظہار اور کبھی غرور تکبر کے نشے میں بڑے بڑے کفریہ دعوے کرنا۔ مثلاً مرزا قادیانی نے اپنے متعلق تعلّی بگھاری:

□ "میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں، میں ابراہیمؑ ہوں، میں اسحاقؑ ہوں، میں یعقوبؑ ہوں، میں اسماعیلؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں، میں داؤدؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 521، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی)

□ "منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد"

ترجمہ: "میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)

□ "انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آدمم نیز احمد مختار
در برم جامۂ ہمہ ابرار
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

ترجمہ:

1- "اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔

2- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔

3- خدا نے ہر نبی کو (کمالات و معجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔

4- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہوگیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

5- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

□ "کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم"

ترجمہ: "میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسینؓ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

□ "شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ؟ حضرت امام حسین ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹتا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیا موجود تھے۔ اسلام اپنی شان وشوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہوسکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، جو ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی؟ نہیں! اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسینؓ کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسینؓ سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کیا محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسینؓ فوت ہوئے تھے؟ نہیں! مگر کوئی ہے جو کہے، محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسینؓ کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہوگا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ مجھ پر تو ہر لحہ سو سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔"

(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، ابن مرزا قادیانی روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)

□ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی)

پھر کہا:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

قادیانی بتائیں، کیا یہ عاجزی اور انکساری ہے یا تکبر و غرور؟ اگر یہ عاجزی اور انکساری ہے تو تمام قادیانی یہ شعر اپنے اپنے گھروں اور دکانوں پر نمایاں طور پر لکھوائیں تاکہ سب کی عاجزی و انکساری ہر شخص پر عیاں ہو جائے۔ ہمیں تو اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ انسان کی جائے نفرت کے دو مقام ہیں۔ لیکن قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی جائے نفرت کی کونسی جگہ تھا؟ ...... یا......؟؟؟

(2) قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۔ (النساء:69)

ترجمہ: "اور جس نے اطاعت کی اللہ اور رسول (ﷺ) کی تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنا انعام کیا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین۔"

کا مطلب ہے کہ جو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے، وہ نبی ہوں

گے، صدیق ہوں گے، شہید ہوں گے اور صالح ہوں گے۔ اس آیت میں چار درجات ملنے کا ذکر ہے۔ اگر انسان صدیق، شہید اور صالح بن سکتا ہے تو نبی کیوں نہیں بن سکتا؟ تین درجات کو ماننا اور ایک کا انکار کرنا قرآن میں تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر آیت میں صرف معیت مراد ہو تو کیا حضرت ابو بکر و عمرؓ صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے؟ وہ بذات خود صدیق اور شہید نہ تھے؟

قادیانیوں کا یہ اعتراض بالکل جہالت پر مبنی ہے۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ آیت کی یہ تفسیر تحریف قرآن کے زمرے میں آتی ہے۔ اس آیت کو بار بار پڑھنے اور غور کرنے سے اشارہ تک بھی نہیں ملتا کہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس آیت میں معیت مراد ہے، عینیت مراد نہیں، کیونکہ معیت فی الدنیا ہر مومن کو حاصل نہیں، اس لیے معیت فی الآخرۃ ہی مراد ہے۔ جیسا کہ علامہ مجدد جلال الدین سیوطیؒ جنھیں مرزا قادیانی نے دسویں صدی کا مسلمہ مجدد تسلیم کیا ہے، اپنی تفسیر جلالین میں اس آیت کی شانِ نزول یوں بیان کرتے ہیں:

''بعض صحابہ کرام ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ تو جنت کے بلند وبالا مقامات میں ہوں گے اور ہم جنت کے نچلے درجات میں ہوں گے تو آپ ﷺ کی زیارت کیسے ہوگی؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ''ومن یطع اللّٰہ و الرسول'' یہاں رفاقت سے مراد جنت کی رفاقت ہے کہ صحابہ کرامؓ انبیاء علیہم السلام کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے، اگرچہ ان (انبیاء علیہم السلام) کا قیام بلند وبالا مقامات میں ہوگا۔'' (تفسیر جلالین، ص:80)

اس طرح کی روایت امام فخر الدین رازیؒ نے بھی حضرت ثوبانؓ کے حوالے سے بیان کی ہے جس سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ اس ''معیت'' سے مراد جنت کی ''رفاقت'' بھی ہے۔ اگر یہاں معیت کی بجائے، عینیت مراد ہے تو نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

- ''التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھدآء''

''سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔'' (مسند احمد)

قادیانی بتائیں کہ اس زمانے میں کتنے امین وصادق تاجر، نبی ہوئے ہیں؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ: ”من یطع اللّٰہ“ میں مَنْ عام ہے جس میں عورتیں، بچے اور ہیجڑے سب شامل ہیں۔ اگر یہاں معیت کی بجائے عینیت مراد ہے تو پھر کیا یہ سب نبی ہو سکتے ہیں؟ اگر نبوت اطاعت کاملہ کا نتیجہ ہے تو پھر عورت کو بھی نبوت ملنی چاہیے، کیونکہ اعمالِ صالحہ کے نتائج میں مرد وعورت کو یکساں حیثیت حاصل ہے جس کی صراحت قرآنِ مجید کی کئی آیات میں موجود ہے۔ مثال کے لیے دیکھیے سورۃ النحل کی آیت:97

اگر نبوت، اطاعتِ کاملہ کا نتیجہ ہے تو کیا 13 سو سال میں کسی نے نبی ﷺ کی اطاعت کاملہ نہیں کی؟ اگر کی ہے تو نبی کیوں نہ بنے؟ اگر کسی نے بھی اطاعت نہیں کی تو (نعوذ باللہ)! آپ ﷺ کی امت خیر الامۃ کی بجائے شر الامۃ ہوئی جس میں کسی نے بھی اپنے نبی کی کامل اطاعت نہیں کی۔ حالانکہ سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے خود صحابہؓ کے متعلق شہادت دی ہے: وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (التوبہ:71) ”وہ (صحابہؓ) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت جو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی اتباع میں اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھی جس نے اتباعِ نبوت کا ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ رہتی دنیا تک پوری امت مل کر بھی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ انھیں دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ نے ابدی رضوان اور جنت کا سرٹیفکیٹ دے دیا تھا اور بقول مرزا قادیانی ان میں حقیقت محمدیہ متحقق ہو چکی تھی۔ ان سب فضائل و امتیازات کے باوجود ان میں سے کوئی ایک بھی مقام نبوت پر فائز نہ ہو سکا۔ بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ باوجود کمالِ اتباع کے صدیق ہی رہے اور حضرت عمرؓ باوجود عدل بے مثال کے شہید اور محدث کے درجہ پر ہی رکے رہے، ان میں سے کوئی ظلی اور بروزی نبی بھی نہ بنا تو کیا ان کے بعد امت کا کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس نے ان حضرات سے بڑھ کر رسول ﷺ کی اتباع کی ہے اور نبوت کا حق دار ہو گیا ہے۔ مرزا قادیانی جیسے نافرمان خدا اور رسولؐ اور انگریز کے خود کاشتہ پودے کے بارے میں تو کوئی باہوش آدمی، اُسے نبی تو کیا، ایک شریف آدمی کہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

قادیانی بتائیں کہ اگر اطاعت سے نبوت ملتی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نبوت حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کو کیوں نہ ملی؟ کیا وہ قیامت

کے روز یہ سوال کرنے میں حق بجانب نہیں ہوں گے کہ یا اللہ! ہم نے تیری اور تیرے رسول برحق ﷺ کی اتباع میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا، مگر تو نے ہمیں نبوت نہ دی اور ایک ایسے شخص مرزا قادیانی کو جو تیرے پکے دشمنوں یعنی انگریز کا ایجنٹ اور جاسوس تھا، اس نعمت سے سرفراز فرما دیا، کیا تیرے انصاف کا تقاضا یہی تھا؟ ہر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی بے انصافی ہرگز نہیں کر سکتا۔ مذکورہ آیت سے چار آیات قبل اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسلؑ کے متعلق فرمایا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء:64)

اور ہم نے ہر رسول صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔"

مطلب یہ کہ ہر رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے نہ کہ اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ وہ کسی دوسرے رسول کا مطیع اور تابع ہو، جبکہ قادیانیوں کا استدلال و من يُطِعِ اللّٰه وَالرَّسُوْلَ سے ہے جس میں مطیعون (اطاعت کرنے والوں) کا ذکر ہے۔ اور مطیع کسی بھی صورت میں نبی اور رسول نہیں ہوتا۔ مختصر یہ کہ نبی و رسول (لوگوں کا) مطاع و متبوع بن کر آتا ہے نہ کہ مطیع و تابع۔ عربی زبان کے قواعد کی رو سے اس مقام پر مع، من کے معنی میں ہرگز استعمال نہیں ہوا۔ اگر یہاں مع کا معنی من لیا جائے تو حسب ذیل آیت کے معنی کیا ہوں گے؟ **ان اللّٰه مع الصابرين، لا تحزن ان اللّٰه معنا، محمد رسول اللّٰه والذين معه اشدء على الكفار رحماءبينهم.**

پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ آیت کا آخری حصہ **وحسن اولٰئک رفيقا** اس کی واضح تفسیر کر رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے سے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کی رفاقت نصیب ہوگی۔ یعنی "اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی!" اس آخری جملہ میں لفظ رفیق نے یہ بات واضح کر دی کہ یہاں سوائے ساتھی بننے کے کوئی اور مطلب نہیں۔

(3) قادیانی اجرائے نبوت کے سلسلہ میں ایک اور آیت کا حوالہ دیتے ہیں:

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (الحج:75)

اور کہتے ہیں: "يَصْطَفِيْ" مضارع کا صیغہ ہے جو حال، استقبال اور استمرار کے لیے ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سے رسول منتخب کرتا ہے، کرے گا اور کرتا رہے گا۔ حضور ﷺ مفرد ہیں

اور "رسل" جمع کا صیغہ ہے۔ واحد پر جمع کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ انتہائی جاہل اور بے عقل بھی یہ سمجھتا ہے کہ ہر مضارع استمرار کے معنی میں ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ میں صیغہ مضارع فعل کے اثبات کے لیے ہے نہ کہ استمرار تجدد کے لیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا، فرمان ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِہٖ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ (الحدید:9)

یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہاں بھی استمرار ہے تو ماننا پڑے گا کہ قرآن مجید قیامت تک نازل ہوتا رہے گا۔ قادیانی بتائیں، کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے:

□ "یریدون ان یروا طمثک" یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے، مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص 581 مندرجہ روحانی خزائن ج 22 ص 581 از مرزا قادیانی)

یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہ استمرار کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ بابو الٰہی بخش، مرزا قادیانی کا حیض قیامت تک دیکھتے رہنے کا خواہش مند تھا۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ فرشتوں اور انسانوں میں رسول منتخب کرتا ہے جبکہ مرزا قادیانی نہ تو فرشتہ ہے اور نہ انسان۔ بلکہ وہ کہتا ہے:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

اس شعر کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

(4) اجرائے نبوت کے سلسلہ میں قادیانی ایک اور آیت پیش کرتے ہیں:

یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحاً. (المومنون:51)

(ترجمہ) "اے برگزیدہ پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔"

اور کہتے ہیں، یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ ﷺ کا

نام "محمدؐ" واحد ہے جبکہ رسل جمع کا صیغہ ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی ﷺ اور آپ کے بعد آنے والے رسول مراد ہیں جنہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ "میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔" ورنہ کیا اللہ تعالیٰ وفات شدہ رسولوں کو حکم دے رہا ہے کہ اٹھو پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ سورۃ المومنون کے دوسرے رکوع سے مذکورہ بالا آیت کریمہ تک سابقہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے۔ سب سے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا:

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَّآوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ.
(المومنون:50)

(ترجمہ) "اور ہم نے ابن مریم اور ان کی والدہ کو بڑی نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو بلند، صاف، قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی۔" اس سے آگے آیت 52 میں فرمایا: وَاِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ. (المومنون:52) اور یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔"

ان آیات میں حکایت ماضیہ کے ضمن میں یہ بتانا مقصود ہے کہ پاکیزہ اور نفیس چیزوں کا استعمال کرو۔ مطلب یہ کہ اصولِ دین کا طریق کسی شریعت میں مختلف نہیں ہوا۔ گویا انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا نمونہ بننے کے لیے رزق حلال وطیب استعمال کرنے اور کردار صالح اپنانے کا حکم دیا جارہا ہے۔ تو فی الحقیقت امتوں کو حکم دینا مقصود ہے۔ جیسا کہ آیت:53 میں فرقہ بازی کے ارتکاب پر متنبہ کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ تفرقہ کا شکار امت ہوتی ہے نہ کہ انبیائے کرام۔

حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ہوں یا اور رسول، ہم نے ان سب کو حکم دیا تھا کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو اور میں تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہوں۔ یہ سب لوگ امتِ واحدہ تھے۔ میں تم سب کا رب ہوں، لہٰذا مجھ سے ڈرو۔ مگر اس تاکید کے بعد بھی انبیا علیہم السلام کی اقوام نے دین الٰہی میں پھوٹ ڈال دی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور ہر گروہ

اپنی جگہ خوش ہے کہ وہ حق پر ہے۔ غرض آیات اپنے مطلب کو صاف صاف ظاہر کررہی ہیں کہ یہ امر ہر ایک رسول کو اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہا ہے۔ اس سے اگلی آیت **فتقطعوا امرھم بینھم زبرا ط کل حزب بما لدیھم فرحون.** (المومنون:53) نے تو بات بالکل واضح کردی کہ یہ ان امتوں کا ذکر ہے جو گزر چکی ہیں، جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا تھا۔ لہٰذا یہاں گذشتہ واقعہ کی خبر حکایت کی گئی ہے نہ کہ بعد میں آنے والے رسولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اگر یہاں ''رُسُل'' سے مراد نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسول ہیں تو قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد صرف ایک رسول کی نبوت ہی کے کیوں قائل ہیں؟ جبکہ آیت میں ''یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ'' جمع کے الفاظ آئے ہیں نہ کہ یاایھا الرسولان. جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے رسول آسکتے ہیں۔ اس طرح یہ آیت خود قادیانیوں کے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ قادیانی صرف مرزا قادیانی کی نبوت کے قائل ہیں جس کی کوئی دلیل نہیں۔

(5) قادیانی اجرائے نبوت کے سلسلہ میں ایک اور آیت کا حوالہ دے کر کہتے ہیں:

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

(الفاتحہ:7)

''اے اللہ ہمیں ان لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام کیا۔'' یعنی ہمیں بھی وہ نعمتیں عطا فرما جو پہلے لوگوں کو عطا کی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ نعمتیں کیا تھیں؟ قرآن مجید میں ہے:

یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا. (المائدہ:20)

''(موسیٰ علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔'' لہٰذا ثابت ہوا کہ نبوت اور بادشاہی دونوں نعمتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کسی کو دیا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے اور خود ہی نبوت کو نعمت قرار دیا ہے اور دعا سکھانا بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی قبولیت کا فیصلہ فرما چکا ہے۔ لہٰذا امت محمدیہ ﷺ میں نبوت ثابت ہوئی۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آیت مذکورہ میں "مُنعم عَلَیْھِمْ" کی راہ پر چلنے اور قائم رہنے کی دعا ہے نہ کہ نبی بننے کی۔ اگر انبیاء علیہم السلام کی پیروی سے بندہ نبی بن سکتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کی پیروی سے اللہ بن جائے گا؟ (نعوذ باللہ من ذلک)! فرمانِ الٰہی ہے: "وان هذا صراطي مستقيما فاتبعو" (الانعام:153) "اور یقیناً یہ میرا ہی سیدھا راستہ ہے پس تم اس کی پیروی کرو۔" کیا گورنر کے راستے پر چلنے والا گورنر یا وزیر کے راستے پر چلنے والا وزیر بن جاتا ہے؟

قادیانیوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ پوری تاریخ نبوت میں ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ کسی شخص کو اس کی ذاتی دعاؤں کے صلہ میں نبوت عطا کی گئی ہو اور ایسی چیز کی دعا کرنا لغو اور باطل ہے۔ نبوت تو عطیہ خداوندی ہے اور سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم پوری امت کو ہے۔ گویا پوری امت کا ہر فرد اپنے لیے نبوت کی دعا کر رہا ہے اور یہ بداہتاً باطل ہے۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں تشریعی نبی بھی تھے تو لازم ہوا کہ تشریعی نبوت کی بھی دعا کی جائے اور ہر شخص صاحب شریعت ہوا کرے۔ نبوت کسی پیغمبر کو دعاؤں سے نہیں ملی تھی، کیونکہ نبوت وہبی ہے نہ کہ اکتسابی۔ اگر نبوت دعاؤں سے ملتی تو تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں بنا، جس کا مطلب تو پھر یہی ہوا کہ کسی کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ جس دین میں اربوں انسانوں کی دعا قبول نہ ہو، وہ بہترین امت نہیں کہلا سکتی اور نہ اسے کہلانے کا حق ہے۔

"اِھْدِنَا" جمع کا صیغہ ہے، اس حوالے سے قادیانیوں کے مطابق اس کا ترجمہ ہونا چاہیے: "اے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی بنا۔" اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی دعا بھی قبول نہیں ہوئی، ورنہ سب قادیانیوں کو نبی ہونا چاہیے تھا۔ اور اگر سب نبی بن جائیں تو پھر امتی کہاں سے آئیں گے؟ تو کیا مرزائیوں میں سے کوئی نبوت چھوڑ کر امتی بننے کے لیے تیار ہے؟ نیز یہی دعا عورتوں کو بھی سکھائی گئی ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی منصب نبوت پر فائز ہو سکتی ہیں۔ اگر جواب نفی میں ہے تو یہ دعا انہیں کیوں سکھائی گئی؟ اگر اثبات میں ہے تو خود قادیانی مذہب کے خلاف ہے۔ یہ دعا نبی ﷺ نے اس وقت مانگی جب آپ ﷺ نبی منتخب ہو چکے تھے اور قرآنِ مجید بھی آپ ﷺ پر اترنا شروع ہو چکا تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا سے نبی نہیں بنے تو پھر اس دعا کا فائدہ کیا ہوا؟ مزید یہ کہ چودہ سو سال میں کسی ایک شخص کی یہ دعا قبول ہوئی یا نہ ہوئی؟ اگر ہوئی تو وہ کون ہے جو اس دعا سے نبی بنا؟ اور اگر یہ نبوت

طلب کرنے کی دعا ہے تو پھر مرزا قادیانی نبی بن جانے کے بعد یہ دعا کیوں مانگتا تھا؟ کیا اسے اپنی نبوت پر یقین نہ تھا (اور یقین تو واقعی اسے نہیں تھا کہ عمر بھر اسی تذبذب میں مبتلا رہا کہ وہ نبی ہے یا نہیں؟) یا اسے نبوت کے چھن جانے کا خطرہ تھا؟ (تاہم امتِ محمدیہؐ کی دعا بحمد اللہ پوری ہوئی ہے کہ اسے زمین پر بادشاہت بھی نصیب ہوئی ہے اور تمام رسولوں سے بے نیاز کر دینے والی دائمی رسالت بھی......سوسلام ہو آخری رسول ﷺ پر کہ ہر امتی آپ کی نبوت و رسالت سے فیض یاب ہے)!!

(6) قادیانی اجرائے نبوت کے حوالہ سے ایک اور آیت کا حوالہ دے کر ترجمہ کرتے ہیں:

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا" (النور: 55)

(ترجمہ) "تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ہیں، اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لیے ان کے دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے جو وہ ان کے لیے پسند فرما چکا ہے۔ اور ضرور ان کے خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا۔"

قادیانی بزرجمہروں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سلطنت عنایت کرے گا، نہ یہ کہ نبی اور اس کے خلفا ہوں گے۔ اگر یہاں خلیفہ سے مراد غیر تشریعی انبیا ہیں تو حسب ذیل آیت کا کیا مطلب ہوگا:

"عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ"

(الاعراف: 129)

"قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بنا دے۔"

بلکہ یہ آیت تو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ نبی ﷺ کے بعد نبوت

کا سلسلہ بند ہے۔ آگے صرف خلفا ہوں گے۔ پھر یہ وعدۂ خلافت بھی اس سے ہے جو مومن ہونے کے ساتھ ساتھ اعمالِ صالحہ سے بھی متصف ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ ان دونوں صفات سے متصف نہ تھے؟ اگر تھے تو تشریعی یا غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ انہوں نے کیوں نہ کیا؟

قابلِ غور بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اس آیت سے ایسے خلفا مراد لیے ہیں جن کے مصداق خلفائے راشدینؓ ہیں، چنانچہ آیت مذکورہ کے تحت مرزا قادیانی لکھتا ہے:

☐ ''نبی تو اس امت میں آنے کو رہے۔ اب اگر خلفائے نبی بھی نہ آویں اور وقتاً فوقتاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھلاویں تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے۔''

(شہادت القرآن ص 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 ص 355)

مزید کہتا ہے:

☐ ''خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریمؐ کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کے لیے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے۔''

(شہادت القرآن: ص 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 339 از مرزا قادیانی)

پھر کہا:

☐ **"فالحاصل ان هذه الايات كلها مخبرة عن خلافة الصديق وليس لها محمل اخر فانظر على وجه التحقيق واخش الله ولاتكن من المتعصبين."**

(سر الخلافۃ صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 336 از مرزا قادیانی)

ترجمہ: ''خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ تمام آیات سیّدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر دال ہیں۔ ان کا دوسرا کوئی اور محل نہیں۔ (انھیں کسی اور جگہ پر محمول نہیں کیا جا سکتا) آپ انھیں تحقیق کی نگاہ سے دیکھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور نافرمانوں سے نہ ہو جائیں۔''

ان حوالوں میں واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کی اصلاح و تربیت کے لیے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا بلکہ انبیا کی بجائے مجددین اور خلفا آتے رہیں گے۔ استخلاف فی الارض سے مراد زمین کی حکومت و سلطنت ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف میں ہے "ویستخلفکم فی الارض" اور مرزا قادیانی، حکمران تو کجا غلام ابن غلام تھا، پھر اس کو

تشریعی یا غیر تشریعی نبوت سے کیا سروکار؟ آیت میں وعدہ کیا گیا ہے کہ تمکین دین ہوگی جبکہ مرزا قادیانی زندگی بھر انگریز عدالتوں کی خاک چھانتا رہا اور انہیں کا رہین منت رہا اور ان کا خود کاشتہ پودا ہونے پر فاخر رہا۔

آیت بتا رہی ہے کہ خوف کے بعد امن ہوگا، جبکہ مرزا قادیانی کے امن کا حال یہ تھا کہ بوجہ خوف اپنی حفاظت کے لیے حفاظتی کتا رکھتا تھا اور محض خوف کی وجہ سے حج نہ کر سکا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

□ ''ڈاکٹر اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے گھر کی حفاظت کے لیے ایک دفعہ گدی کتا بھی رکھا تھا۔ وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام شیرو تھا'' (سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 298) (طرفہ لطیفہ ہے کہ نسلاً سگ ہے اور نام کا ''شیرو''۔ گویا ''آنریری لائن'' ہونے کے باوجود کتے کا کتا ہی ہے)۔

مذکورہ آیت میں خلفا کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ اللہ سے شرک نہیں کریں گے جبکہ مرزا قادیانی پکا مشرک تھا، کیونکہ وہ پچاس سال سے زائد عرصے تک حیات عیسیٰؑ کے عقیدے پر قائم رہا، پھر خود ہی اسے شرک قرار دے دیا تو وہ بقول خود پچاس سال سے زائد عرصہ تک مشرک رہا۔ ظاہر ہے کوئی مشرک، نبی ہو سکتا اور نہ مسیح موعود، بلکہ کافر ہوتا ہے۔ جس امت کا نبی مشرک ہو، اس کے امتی کیا ہدایت پائیں گے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُمَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًاo (النساء:48)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ کسی مشرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ جس کو چاہے، بخش دے!

(7) قادیانی کہتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے اکابرین کے لیے لفظ خاتم المحدثین یا خاتم المفسرین استعمال کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لیے لفظ خاتم النبیین استعمال کیا۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خاتم المحدثین، خاتم المفسرین یا خاتم المحققین وغیرہ

انسان کا کلام ہے۔ اس میں مبالغہ آمیزی شامل ہوسکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام میں مبالغہ نہیں ہوسکتا۔ وہ حقیقت پر مبنی کلام ہے۔ ایسے الفاظ کوئی شخص اپنے حسن ظن یا اپنے محدود علم کی بنا پر کہتا ہے اور درحقیقت وہ اسے ایسا ہی سمجھتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے الفاظ وحی یا الہام نہیں اور کہنے والا رسول نہ خدا ہے۔ بس اس میں یہی فرق ہے۔

قادیانی مزید کہتے ہیں کہ اگر لفظ ''خاتم'' کے ساتھ جمع کا صیغہ ہو تو اس کا ترجمہ آخری نہیں بنتا کیونکہ عربی میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تریاق القلوب صفحہ 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 پر اپنے متعلق لفظ ''خاتم الاولاد'' استعمال کیا ہے۔ کیا یہ عربی کا لفظ نہیں ہے؟ قادیانی ایک اور اعتراض کرتے ہیں کہ لفظ خاتم کا ترجمہ ہے افضل اور خاتم النبیین کا مطلب ہے، تمام نبیوں سے افضل۔ قادیانیوں کی یہی بات ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ دنیا کی کسی لغت یا ڈکشنری میں لفظ خاتم کا معنی افضل نہیں ہے۔ میرا تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ اگر وہ خاتم کا معنی ''افضل'' کسی بھی ڈکشنری سے دکھا دیں تو میں ان کو منہ بولا انعام دوں گا۔ قادیانی ایک اور تاویل کرتے ہیں کہ خاتم النبیین میں لفظ خاتم کا ترجمہ ہے مُہر، لہٰذا خاتم النبیین کا معنی ہے نبیوں کی مُہر۔ یعنی نبی کریم ﷺ جس شخص پر مُہر لگائیں گے وہ نبی بن جائے گا۔ قادیانیوں کی یہ دلیل غلط اور باطل ہے کیونکہ اگر ''خاتم النبیین کا معنی آپ ﷺ کی مُہر سے نبی بنتے ہیں'' تو پھر کلام عرب سے قادیانی ایک مثال ہی پیش کر دیں۔ اگر قادیانیوں کا پیش کردہ یہ معنی تسلیم کر لیا جائے تو پھر وہ بتائیں کہ خاتم الاقوام کا کیا معنی ہوگا؟ یعنی اس کی مہر سے قوم بنتی ہے۔ خاتم الاولاد کا کیا معنی ہوگا؟ یعنی اس کی مُہر سے اولاد بنتی ہے۔

قادیانیوں کا یہ موقف سراسر غلط، باطل، تحریف اور جعل سازی پر مبنی ہے۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر قرآن مجید کی کسی ایک آیت، احادیث نبویہ میں سے کسی ایک حدیث (خواہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو)، کسی ایک صحابی رسولؐ کا قول، کسی ایک تابعی کا قول یا کسی بھی عربی لغت سے صرف ایک مثال پیش کر دیں تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ میں پورے چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمام قادیانی الٹے لٹک جائیں تب بھی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ "ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین."

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خود مرزا قادیانی نے خاتم النبیین کا ترجمہ ''ختم

کرنے والا نبیوں کا" کیا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مختلف مقامات پر لفظ خاتم کو جمع کی طرف مضاف کیا ہے۔ ایک جگہ پر لکھا ہے "بنی اسرائیل کے خاتم الانبیا کا نام جو عیسیٰؑ ہے۔"

(نصرۃ الحق ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 412 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 412)

فی الاصل شروع میں مرزا قادیانی ختم نبوت کا قائل تھا اور عام مسلمانوں کی طرح حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتا تھا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

- "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین" (الاحزاب:40) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 614 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431، از مرزا قادیانی)

- "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین" (یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبیؐ کا نام بغیر کسی استثنا کے خاتم الانبیا رکھا اور آنحضرتؐ نے لانبی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اگر ہم آنحضرتؐ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداہت باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپؐ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 7 صفحہ 200، از مرزا قادیانی)

- "ایسا ہی آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین."

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 174 از مرزا قادیانی)

□ ”میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں، جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰؐ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰؐ پر ختم ہوگئی۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 214 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

□ ”ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

ایک اور موقع پر اپنی کتاب میں لکھا:

□ ”میرے ساتھ (جڑواں) ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔“
(تریاق القلوب صفحہ 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے مذکورہ بیان سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ اس کے نزدیک آخر کے معنی ”سب سے آخر میں آنے والا، جس کے بعد کوئی دوسرا نہ ہو“ ہی تھے۔ اگر خاتم الاولاد کا یہ ترجمہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ماں باپ کے ہاں آخری ولد تھا اور مرزا قادیانی کے بعد اس کے ماں باپ کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا، صحیح یا بیمار، چھوٹا یا بڑا، ظلی یا بروزی کسی قسم کا پیدا نہیں ہوا تو خاتم النبیین کا بھی یہی ترجمہ ہوگا کہ رحمت دو عالم ﷺ کے بعد کوئی ظلی، بروزی، مستقل، غیر مستقل تشریعی یا غیر تشریعی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور اگر خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنیں گے تو خاتم الاولاد کا بھی یہی ترجمہ قادیانیوں کو کرنا ہوگا کہ مرزا قادیانی کی مہر سے مرزا قادیانی کے والدین کے ہاں بچے پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں مرزا قادیانی کے بعد مرزا کا باپ فارغ۔ اب مرزا قادیانی مہر لگاتا جائے گا اور مرزا قادیانی کی ماں بچے جنتی چلی جائے گی۔ قادیانیوں میں ہمت ہے تو وہ خاتم کا یہی ترجمہ کیا

کریں۔ اے کاش! قادیانی خاتم کا ترجمہ "مہر" کرتے ہوئے Seal اور Stamp کے فرق کو ہی ملحوظ خاطر رکھ لیا کریں۔

(8) قادیانی کہتے ہیں کہ حدیث میں آتا ہے:

"قال النبی ﷺ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ"

(ترمذی، رواہ احمد وابن ماجہ)

"رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علی! تو مجھ سے ایسے ہی ہے جیسے ہارون موسیٰ سے۔ چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے لہٰذا حضرت علیؓ کو بھی وہی درجہ حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حاصل تھا۔

قادیانیوں کا یہ اعتراض جہالت پر مبنی ہے۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دفعہ جہاد پر روانہ ہو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اے علیؓ! تم میرے بعد مدینہ طیبہ کا تمام انتظام سنبھالنا اور لوگوں کے فیصلے کرنا۔ حضرت علیؓ کے دل میں خیال آیا کہ اس طرح میں جہاد کے ثواب سے محروم ہو جاؤں گا۔ چنانچہ وہ غمزدہ ہوئے اور جہاد میں شامل ہونے کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، اے علیؓ! کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تجھے معذوروں، اپاہج مردوں، عورتوں کی حفاظت اور دیگر معاملات کے لیے یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں؟ یہ بات نہیں بلکہ میرے ہاں تیری وہی حیثیت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ سے تھی۔ چونکہ دونوں خدا کے نبی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کبھی باہر تشریف لے جاتے تو اپنے بھائی کو اپنا قائم مقام بنا کر جاتے تھے۔ اس سے یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی نبی اور حضرت ہارون علیہ السلام بھی نبی۔ جس طرح وہاں ایک نبی اپنے جس جانشین کو چھوڑ کر جا رہا تھا، وہ نبی تھا، یہاں بھی یہی صورت حال ہے؟ حضور کریم ﷺ نے اس شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا "**انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی**" یعنی اے علی! تو مجھ سے ایسے ہی ہے جیسے ہارونؑ، موسیٰؑ کے لیے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ قادیانیوں کو شرم کرنی

چاہیے کہ وہ حدیث بیان کرتے ہوئے کس قدر خیانت اور بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ کا آخری جملہ حذف کر دیتے ہیں جس سے مفہوم میں شک وشبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(9) قادیانی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: اے میرے چچا! آپ مطمئن ہو جائیں کہ آپ خاتم المہاجرین ہیں لیکن اس کے باوجود ہجرت اب بھی ہوتی ہے۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صحیح اور صریح دلائل سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔ خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تفسیر اور شرح کے بعد کسی کی بھی شرح اور تفسیر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

❑ ''اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنی سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلاتوقف اور بلادغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔''

(برکات الدعا صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 18 از مرزا قادیانی)

اسی لیے مرزا قادیانی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا:

❑ ''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے، اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔''

(کتاب البریہ صفحہ 184 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 217، 218 از مرزا قادیانی)

فرض محال اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ دلیل نہیں بنتی، کیونکہ فتح مکہ سے پہلے جو بھی مسلمان مکہ میں مقیم تھا، اس کے لیے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا فرض اور واجب تھا۔ حضرت عباسؓ مکہ فتح ہونے سے تھوڑا سا پہلے ہی مسلمان ہوئے تھے اور مدینے کی

طرف ہجرت کی۔ حضرت عباسؓ ابھی راستے ہی میں تھے کہ آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہو گئی تو ہجرت مکمل نہ ہونے پر انھوں نے افسوس ظاہر کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا، اے میرے چچا! آپ مطمئن ہو جائیں، آپ ''خاتم المہاجرین'' ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بات فتح مکہ کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے فرمائی جیسا کہ ''مجاشع بن مسعود سلمی'' اور ان کے بھائی ''مجالد بن مسعود سلمی'' ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن اسلام پر بیعت ہے۔ (بخاری شریف) چنانچہ اس اعتبار سے حضرت عباسؓ مکہ سے ہجرت کرنے والوں میں سے آخری مہاجر ہوئے۔

(10) قادیانی کہتے ہیں کہ ''حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مسجدی آخر المساجد" ظاہر ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد کے بعد بھی دنیا میں روزانہ مسجدیں بن رہی ہیں، اس طرح نبی بھی بن سکتے ہیں۔''

قادیانیوں کی یہ بات ان کے دجل و تلبیس کا شاہکار ہے۔ جہاں "مسجدی آخر المساجد" کے الفاظ حدیث میں آتے ہیں، وہاں "آخر المساجد الانبیاء" کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ حضرت امّی عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم المساجد الانبیاء" ''میں خاتم الانبیا ہوں اور میری مسجد، مساجدِ انبیا کی خاتم اور آخر ہے۔'' (کنز العمال) انبیا کی مساجد میں سے آخری مسجد ''مسجد نبوی'' ہے۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آیا اور نہ دنیا میں اس کی کوئی مسجد ہے۔ لہٰذا یہ حدیث مبارکہ ختم نبوت کی بین دلیل ہے۔

(11) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: قولوا: خاتم الانبیاء ولا تقولوا لانبی بعدہ.

''تم رسول اللہ ﷺ کو ''خاتم الانبیاءؐ'' کہہ لیا کرو اور ''لا نبی بعدہ'' نہ کہا کرو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اس سے معلوم ہوا کہ ام المومنینؓ کے نزدیک رسول اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہے

اور سلسلہ نبوت ختم نہیں ہوا۔

قادیانیوں کا یہ استدلال بھی صریح دھوکے اور التباس پر مبنی ہے۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہؓ کا یہ قول حدیث کی کسی بھی معروف کتاب میں موجود نہیں۔ البتہ "مجمع البحار" کے تکملہ میں مذکور ہے اور وہاں بھی اس کی کوئی سند مذکور نہیں۔ لہٰذا نصوص شرعیہ وصحیحہ ثابتہ کے بالمقابل بے سند قول کی علمی دنیا میں کچھ بھی حیثیت نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر قول کو اس کے سیاق وسباق سے ملا کر پڑھا جائے تو اس کا صحیح مفہوم اور ام المومنین عائشہؓ کی مراد واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہاں اصل اور مکمل عبارت یوں ہے:

☐ **وفی حدیث عیسٰی انه یقتل الخنزیر ویکسر الصلیب و یزید فی الحلال ای یزید فی حلال نفسه بان یتزوج و یولد له و کان لم یتزوج قبل رفعه الی السماء فزاد بعد الهبوط فی الحلال فحینئذ یومن کل احدی من اهل الکتاب یتیقن بانه بشر و عن عائشة: قولوا: انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا: لانبی بعده، وهذا ناظر الی نزول عیسی و هذا ایضا لاینافی حدیث لانبی بعدی لانه اراد لا نبی ینسخ شرعه. (تکملہ مجمع البحار، صفحہ 58)**

"سیدنا عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے کہ وہ (دنیا میں نزول کے بعد) خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور جو چیزیں ان کے لیے حلال تھیں (اور ان سے اپنی زندگی میں مستفید نہ ہو پائے تھے) ان میں اضافہ کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہو گی۔ آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے قبل انھوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔ تب تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور یقین کر لیں گے کہ بلاشبہ وہ ایک بشر ہیں، الٰہ نہیں جیسا کہ عیسائی قبل ازیں ان کو الٰہ یا الٰہ کا جزو سمجھتے رہے اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے جو یہ بات مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیا کہا کرو اور یوں نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد نزول عیسٰی کی روشنی میں ہے۔ نیز عیسٰی علیہ السلام کا نزول حدیث "لا نبی بعدی" کے منافی نہیں۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت پیش کرے جبکہ عیسٰی علیہ السلام تو شریعت محمدی ﷺ ہی کے متبع ہوں گے۔"

اس عبارت سے واضح ہوا کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ کو نہ تو عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ہے اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کے اجرا یا جواز کی قائل ہیں۔ ان کی مراد صرف یہ ہے کہ "لا نبی بعدی" کے عموم سے یہ سمجھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل نہ ہوں گے، یہ درست نہیں۔ اس تفصیل سے سیدہ عائشہؓ کے فرمان اور عقیدہ کی وضاحت ہوگئی۔

مزید یہ کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں "خاتم النبیین" اور "لا نبی بعدی" سے تمام اہل اسلام نے یہ مفہوم لیا ہے کہ یہ ارشادات نئے پیدا ہونے والے انبیا کے بارے میں ہیں، جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نئے نہیں بلکہ گزشتہ نبی ہیں۔ چنانچہ تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری رقم طراز ہیں:

❑ **"فان قلت کیف کان آخر الانبیاء و عیسیٰ ینزل فی آخر الزمان؟ قلت معنی کونه آخر الانبیاء انه لا ینبا احد بعده و عیسی ممن نبی قبله."**

(الکشاف جلد 2، صفحہ 215)

"کہ اگر آپ کہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی کیونکر ہیں جبکہ آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے تو آپ کے سوال کے جواب میں کہتا ہوں کہ آپ کے "آخر الانبیا" ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت سے نوازا نہیں جائے گا۔ جبکہ عیسیٰ علیہ السلام تو آپ ﷺ سے قبل نبوت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔"

ام المومنین سیدہ عائشہؓ عقیدۂ ختم نبوت کی قائل تھیں۔

❑ **عن عائشه رضی اللّٰه تعالٰی عنها عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال: لا یبقی بعده من النبوة الا المبشرات، قالو یارسول اللّٰه وما المبشرات؟ قال: الرویا الصالحة یراها المسلم اوتری له.** **(مسند الامام احمد بن حنبل جلد 6، صفحہ 129)**

"ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا "میرے بعد نبوت میں سے سوائے "مبشرات" کے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! "مبشرات" سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان خود کوئی اچھا خواب دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا آدمی اچھا خواب دیکھے۔"

نیز ام المومنین سیدہ عائشہؓ ہی سے ایک اور حدیث مروی ہے:

❑ **انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم المساجد الانبیاء.**

(مسند الامام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 361)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیا کی تعمیر کردہ مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔''

کیا اس قدر وضاحت کے بعد بھی کوئی دیانت دار یہ کہہ سکتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ عقیدہ ختم نبوت کی انکاری یا رسول اکرم ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کی قائل تھیں؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں!

قادیانی لاہوری جماعت کے امیر محمد علی لاہوری نے اپنی کتاب بیان القرآن جلد 2 صفحہ 1103 پر لکھا ہے:

☐ ''اور ایک قول حضرت عائشہؓ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں کہ: "قولوا خاتم النبیین، ولا تقولوا لانبی بعده" ''خاتم النبیین کہو، اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اور اس کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نزدیک ''خاتم النبیین'' کے معنی کچھ اور تھے۔ کاش وہ معنی بھی کہیں مذکورہ ہوتے۔ حضرت عائشہؓ کے اپنے قول میں ہوتے، کسی صحابی کے قول میں ہوتے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ہوتے، مگر وہ معنی دوبطن قائل ہیں اور اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں ''خاتم النبیین'' کے معنی ''لا نبی بعدی'' کیے گئے ہیں، ایک بے سند قول پر پس پشت پھینکی جاتی ہیں۔ یہ غرض پرستی ہے، خدا پرستی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے رد کی جاتی ہے۔ اگر اس قول کو صحیح مانا جائے تو کیوں اس کے معنی یہ نہ کیے جائیں کہ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ تھا کہ دونوں باتیں اکٹھی کہنے کی ضرورت نہیں ''خاتم النبیین'' کافی ہے۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہؓ کا قول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا "خاتم الانبیاء لا نبی بعده" تو آپ نے کہا ''خاتم الانبیاء'' کہنا تجھے بس ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا مطلب ہو کہ جب اصل الفاظ ''خاتم النبیین'' واضح ہیں تو وہی استعمال کرو یعنی الفاظِ قرآنی کو الفاظ حدیث پر ترجیح دو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ آپ الفاظ حدیث کو صحیح نہ سمجھتی تھیں؟ اور اتنی حدیثوں کے مقابل اگر ایک حدیث ہوتی تو وہ بھی قابل قبول نہ ہوتی۔ چہ جائیکہ صحابی کا قول ہو جو شرعاً حجت نہیں۔''

محمد علی لاہوری قادیانی نے سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کے جس قول کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ یوں ہے:

☐ "عن الشعبی قال قال رجل عند المغیرة بن شعبة: صلی اللہ علی

محمد خاتم الانبیاء لانبی بعدہ، فقال المغیرۃ بن شعبۃ: حسبک اذا قلت: خاتم الانبیاء، فانا کنا نحدث ان عیسیٰ علیہ السلام خارج فان ھو خرج فقد کان قبلہ و بعدہ۔" (تفسیر الدر المنثور جلد 5، صفحہ 204)

"شعبی سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے مغیرہ بن شعبہؓ کے سامنے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو محمد ﷺ پر جو کہ "خاتم الانبیا" ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تو مغیرہ نے فرمایا: تمھارے لیے "خاتم الانبیا" کہہ دینا ہی کافی ہے۔ (یعنی اس کے ساتھ "لا نبی بعدہ" کہنے کی ضرورت نہیں) کیونکہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) ظہور کریں گے۔ پس جب وہ آئیں گے تو ان کی ایک بار آمد آپ ﷺ سے قبل اور دوسری آمد آپ کے بعد ہوگی۔"

اس پوری تفصیل اور سیاق و سباق سے سیدنا مغیرہؓ کے ارشاد اور ان کی مراد کی بھی وضاحت ہوگئی کہ وہ بھی حتمی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں۔ البتہ عقیدہ نزولِ عیسیٰؑ بن مریم کے پیش نظر انھوں نے "لا نبی بعدہ" کہنے سے منع فرمایا تا کہ ان کے نزول کا انکار نہ ہو۔

(12) قادیانی کہتے ہیں کہ "نیک خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ جو امت محمدیہ ﷺ میں باقی ہے۔ اس جزو کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور اب نبی آسکتے ہیں۔"

قادیانیوں کی اس دلیل کی اساس بھی جہل ہے۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اچھا اور نیک خواب مبشرات میں سے ہے جسے حدیث پاک میں نبوت کا چھیالیسواں حصہ کہا گیا ہے۔ کہاں مکمل نبوت اور کہاں نبوت کا چھیالیسواں حصہ! جس طرح آپ ایک اینٹ کو مکان، نمک کو پلاؤ، ایک دھاگے کو کپڑا اور ایک ٹائر کو گاڑی نہیں کہہ سکتے، اس طرح نبوت کے 1/46 حصہ کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔

(13) قادیانی کہتے ہیں کہ "قرآنی آیت "مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" میں لفظ احمد سے مراد مرزا غلام احمد ہے۔"

قادیانیوں کی یہ بات توہین رسالت ﷺ کے زمرے میں آتی ہے۔ چودہ سو سال سے آپ ﷺ کی امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بشارت "من بعدی" کے الفاظ کے ساتھ دی تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اس کا مصداق آپ ﷺ ہوئے۔ نبی کریم ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں: "انا بشارۃ عیسیٰ" مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا۔ اس کا نام احمد نہیں تھا۔ اس لیے وہ اسمہ احمد کا مصداق کیسے بن گیا؟

1953ء کی تحریک ختم نبوت کے اسباب کا جائزہ لینے کے لیے منیر انکوائری ٹریبونل قائم ہوا جس میں جید علمائے کرام پیش ہوئے۔ قادیانیوں کی طرف سے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود پیش ہوا۔ ایک موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے مذکورہ بالا آیت پڑھی اور کہا کہ اس میں "احمد" سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ وہاں عدالت میں موجود امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کہا کہ آیت میں تو لفظ احمد ہے جبکہ اس کے باپ کا نام غلام احمد تھا۔ اس پر بشیر الدین نے کہا کہ غلام کاٹ دیں، احمد رہ جائے گا۔ اس پر شاہ جی نے برجستہ کہا کہ میرا نام عطاء اللہ ہے۔ عطا کاٹ دیں، اللہ رہ جاتا ہے۔ لہٰذا میں نے اس اُلو کے پٹھے کو نبی بنا کر بھیجا ہی نہیں۔ اس پر کمرہ عدالت کشت زعفران بن گیا اور بشیر الدین محمود فوراً عدالت سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

(14) قادیانی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے سے پہلوں کے لیے آخری ہیں، آئندہ آنے والے نبیوں کے لیے نہیں۔

اگر قادیانیوں کی اس بات کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر خاتم النبیین کا وصف آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں رہتا۔ کیونکہ اس طرح تو ہر نبی (حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ) اپنے سے پہلے نبی کا خاتم اور آخر ہے۔

(15) قادیانی کہتے ہیں کہ "آپ ﷺ کے بعد تیس جھوٹے دجال آئیں گے۔ باقی سچے آئیں گے۔"

قادیانیوں کی یہ دلیل نہایت احمقانہ اور تلبیس پر مبنی ہے۔ حالانکہ اس حدیث مبارکہ کے آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ "لا نبی بعدی" یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا آپ ﷺ کے بعد بے شمار مدعیان نبوت پیدا ہوئے مگر جن جھوٹے مدعیان نبوت کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا یا جن جھوٹے مدعیان نبوت کی حکومتیں قائم ہوئیں، یا جن کا مذہب پھلا پھولا، ان کی تعداد تیس ہوگی۔ امت مسلمہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مرزا قادیانی ان تیس دجالوں کذابوں میں شامل ہے۔

حق اور باطل کو اس طرح ملایا جائے کہ حق لوگوں کے سامنے باطل کے ساتھ ملوث ہو کر رہ جائے، اسے دجل کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا شمار کاذبین کے ساتھ ساتھ دجالین میں بھی بجا طور پر ہوتا ہے۔ وہ اپنے تمام دعاوی میں ایسی چال چلا ہے کہ اپنے ہر غلط موقف کے ساتھ اس نے کسی سچائی کو جوڑا اور پھر سچ کو ملتبس و مشتبہ کر دیا۔

(16) قادیانی کہتے ہیں کہ "جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جائے گی۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے بعد حضرت عیسیٰ ؑ کا تشریف لانا ختم نبوت کے منافی ہے۔"

قادیانیوں کی یہ بات بھی دجل پر مبنی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ نزول اور مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت و رسالت آپ ﷺ سے پہلے کی مل چکی ہے۔ اس کے باوجود جب وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو شریعت محمدی ﷺ کی مکمل پیروی کریں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا۔

(17) قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت بھی ایک نعمت ہے، امت محمدیہ ﷺ اس سے کیوں محروم ہو گئی ہے؟

قادیانیوں کے اس بھونڈے سوال کا یہ جواب دینا چاہیے کہ کیا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نعمت نہیں۔ جب اس میں اضافہ و ترمیم نہیں ہو سکتا تو قادیانیوں کو نبوت کے بند ہونے پر کیوں اعتراض ہے؟ جس طرح سورج کے طلوع ہونے کے بعد کسی چراغ کی ضرورت نہیں، اسی طرح آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اگر نبوت نعمت ہے اور یہ جاری رہنی چاہیے تو قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کے بعد کون نبی ہے؟ مرزا قادیانی کے بعد یہ نعمت کیوں بند ہو گئی؟ اور نبوت کا دروازہ چودھویں صدی میں صرف مرزا قادیانی پر کھل کر کیوں بند ہو گیا؟ مرزا قادیانی سے پہلے کسی مدعی نبوت کا پتہ چلتا ہے اور نہ اس کے بعد قادیانی جماعت میں کوئی نبی تسلیم کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کی پیروی میں مولوی یار محمد قادیانی، احمد نور کابلی قادیانی، عبداللطیف گنا چور قادیانی، الٰہی بخش ملتانی قادیانی، محمد بخش قادیانی، چراغ دین جمونی قادیانی اور عبداللہ تیماپوری قادیانی وغیرہ نے نبوت کے دعوے کیے اور کہا کہ ہم بھی نبوت کی کھڑکی سے گزر کر آئے ہیں۔ اس سے زیادہ منصب نبوت کی تذلیل اور کیا ہو گی؟

(18) قادیانی کہتے ہیں کہ ”استخارہ کرنا سنت ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت کے بارے میں بھی مسلمان استخارہ کر لیں۔“

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ استخارہ بے شک سنت ہے مگر یہ ایسے کاموں میں ہوتا ہے جن کا کرنا یا نہ کرنا مباح ہو۔ کسی ایسے امر میں استخارہ کرنا جس کا حلال یا حرام شریعت نے واضح کر دیا ہو، جائز نہیں۔ جیسے ایک ماں نکاح کے لحاظ سے اپنے بیٹے پر حرام ہے۔ لیکن کوئی بیٹا یہ استخارہ نہیں کر سکتا کہ میری ماں مجھ پر حلال ہے یا حرام۔ ایسا کرنے والا حدود اللہ کو توڑنے والا کہلائے گا۔ مزید کوئی مسلمان نماز کی فرضیت یا عدم فرضیت پر استخارہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کوئی مسلمان حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر استخارہ نہیں کر سکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت کے لیے استخارہ کرے گا، وہ فی الفور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا کیونکہ ایسے شخص کو نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر (نعوذ باللہ!) شک ہے۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی کے دور میں ہی اس کے صدق و کذب پر استخارہ ہو گیا تھا جس کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں کیا ہے:

□ ''حضرت عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے رفیق نیت میاں عبدالحق غزنوی کے استخارہ پر وہ بئس القرین ترت حاضر ہو گیا اور ان کی زبان پر جاری کرا دیا کہ وہ شخص یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) جہنمی ہے اور ملحد ہے اور ایسا کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 128 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 228 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے بھی ایک دفعہ استخارہ کیا تھا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ غلام حسین نامی ایک شخص مرزا قادیانی کا رشتہ دار تھا۔ وہ 25 سال سے غائب تھا۔ اس کی جائیداد اس کی بیوی جو مرزا احمد بیگ کی ہمشیرہ تھی، کے نام منتقل ہو گئی۔ اب وہ عورت اپنی جائیداد اپنے بیٹے کے نام ٹرانسفر کرنا چاہتی تھی مگر اس کے لیے مرزا قادیانی کی عدالت میں گواہی یا بیان ضروری تھا۔ اس نے مرزا قادیانی سے درخواست کی کہ آپ اس سلسلہ میں متعلقہ دستاویز پر دستخط کر دیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے اسے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں استخارہ کرے گا۔ استخارہ اس لیے کہ اگر غلام حسین زندہ ہے تو اس کا حق نہ مارا جائے اور اگر غلام حسین زندہ نہیں تو آپ کا حق نہ مارا جائے۔ لہٰذا چند دنوں بعد مرزا قادیانی نے استخارہ کرنے کے بعد کہا کہ مجھے اشارہ ہوا ہے اگر مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی بیگم (جس کی عمر 12 سال تھی) کا نکاح میرے ساتھ کر دے تو میں عدالت میں بیان دوں گا ورنہ میرا صاف جواب ہے۔ یعنی اگر محمدی بیگم سے نکاح ہو جائے تو غلام حسین مر گیا اور جائیداد کے سلسلہ میں بیان دے دوں گا۔ اگر محمدی بیگم کا رشتہ نہ دیا تو غلام حسین زندہ ہے اور جائیداد کے سلسلہ میں بیان دوں گا نہ کسی دستاویز پر دستخط کروں گا۔ مرزا قادیانی کی عیاری اور چالاکی ملاحظہ کریں کہ استخارہ غلام حسین کے متعلق کہ وہ زندہ ہے یا مردہ اور جواب محمدی بیگم کے رشتہ کے متعلق۔ لعنت ہے مرزا قادیانی کے استخارہ پر!

(19) آخر میں قادیانیوں سے ایک سوال ہے کہ بتایا جائے، خاتم النبیین کون ہے؟ میرے خیال میں قادیانیوں سے نبوت ختم یا نبوت جاری کی بحث نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مسلمان اور قادیانی دونوں ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مسلمان حضور نبی

کریم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں جبکہ قادیانی جماعت مرزا قادیانی کو خاتم النبیین مانتی ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں بن سکتا جبکہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں۔ فرق واضح ہو گیا کہ مسلمان نبی کریم ﷺ پر نبوت کو بند مانتے ہیں جبکہ قادیانی گروہ مرزا قادیانی پر۔ عجیب بات ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ساڑھے چودہ سو سال کے عرصہ میں اگر کوئی نبی آیا تو مرزا قادیانی آیا اور اس کے بعد اب کوئی نبی نہیں۔ قادیانی، قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا احادیث نبویہ میں سے کوئی ایک حدیث دکھا دیں جس سے ثابت ہو کہ اب مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک اور کوئی نبی نہیں بنے گا۔ قادیانیوں نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ میں ختم نبوت کا انکار ثابت کرنے کے لیے جو تحریفات کی ہیں، ان کا مقصد صرف اور صرف مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرنا ہے۔ ورنہ مرزا قادیانی کے بعد قادیانی بھی نبوت بند تسلیم کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں:

□ ''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے مَیں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی)

□ ''چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا، وہ میں ہوں۔ اس لیے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لیے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)

□ ''ہلاک ہو گئے وہ جنھوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی

ہے۔" (کشتی نوح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 60، 61 از مرزا قادیانی)

□ "امت محمدیہ ﷺ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت سے صرف ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا جائے گا اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی خبر آپ ﷺ نے دی ہے بلکہ لانبی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی اور کھول کر بیان فرما دیا کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔"

(رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان مارچ 1914ء)

مرزا قادیانی نے اگرچہ چھوٹی بڑی 100 کے قریب کتب چھوڑی ہیں۔ اگر وہ اس بات کا قائل نہ ہوتا کہ وہ آخری نبی ہے تو وہ اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا اور اپنی امت کو اس کی نشانیاں بتاتا تاکہ وہ اسے پہچان سکے لیکن اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ قادیانی گروہ بھی کسی نئے نبی کا منتظر نہیں ہے بلکہ وہ مرزا قادیانی کو ہی آخری نبی مانتا ہے۔

ثبوت حاضر ہیں!

نبوّت بند ہے

Back

ختم نبوت اسلام کی اساس اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اس میں شکوک وشبہات کا ذرا سا بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ ایمان و ہدایت محض نبی کریم ﷺ کو سچا جاننے کا نام نہیں بلکہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو آخری تسلیم کرنا، ایمان و ہدایت کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس عقیدے سے انکار یقیناً کفر و ارتداد ہے جس سے کوئی تاویل نہیں بچا سکتی۔ صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو کیونکہ اگر یہ شخص آپ ﷺ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ہے، ان میں آپ ﷺ کو سچا سمجھتا۔ جن دلائل اور طریق تواتر سے آپ کی رسالت، نبوت اور دعوت ہمارے لیے ثابت ہوئی ہے، ٹھیک اسی درجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو ختم نبوت کے اس مفہوم میں شک ہو، اسے خود رسالت محمدی ﷺ میں بھی یقیناً شک ہوگا۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اولین وجہ علیحدگی، آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت ہے، ہم تاسف کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مرزا قادیانی اور ان کی امت کا رویہ، زیر بحث مسئلہ میں دیانت اور مذہبی تقدس کی نفی کے مترادف ہے۔ قادیانی امت کا قادیانی یا ربوی فرقہ اگرچہ قطعی طور پر مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرتا ہے اور ان کا لاہوری مرزائیوں سے نزاع اسی عنوان پر ہے، بیسیوں مناظرے ان دونوں گروہوں کے مابین ہو چکے

ہیں اور قادیانی، لاہوری مرزائیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات سے منحرف قرار دینے کی سب سے بڑی وجہ اسی امر کو قرار دیتے ہیں کہ لاہوری گروہ نے 1914ء میں مرزا محمود سے شکست کھانے کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت سے انکار کر دیا تھا اور اب تک وہ اسی طرز کو اپنائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ 1913ء تک تمام لاہوری مرزائی، اہل قادیان و ربوہ ہی کی طرح مرزا قادیانی کو نبی اور رسول تسلیم کرتے تھے۔

اسی طرح قادیانی، تمام امت مسلمہ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اور اس کی سب سے بڑی دلیل ان کے ہاں یہ ہے کہ مسلمان مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں۔ یہی نہیں بلکہ قادیانی، مسلمانوں کا مذہبی، سوشل اور معاشرتی بائیکاٹ بھی اسی وجہ سے کیے ہوئے ہیں کہ مسلمان اس وقت کے نبی کے منکر ہیں۔

امت کے اس تیرہ سو سالہ اجتماعی ایمان و عقیدے ہی کا نتیجہ تھا کہ مرزا قادیانی ایسا شخص جو اپنے اقوال و اعمال کی قطعی شہادتوں کے باعث اس معاملے میں انتہائی خائن شخص ثابت ہوا، اپنی تمام تر ضلالت کے باوجود اپنے ابتدائی دعویٰ الہام ----زمانہ براہین احمدیہ----- کے ربع صدی بعد تک اسی مفہوم ختم نبوت کو پیش کرتا رہا۔ ملاحظہ فرمائیں چند واضح اعترافات:۔

وحی رسالت بند ہے

(1) "قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جرائیل ملتا ہے اور باب نزول جرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔"

View Proof

(ازالہ اوہام صفحہ 411، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 511 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 533 پر)

وحی رسالت کے ساتھ حضرت جرائیل علیہ السلام کی آمد، ناممکن

(2) "یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو، وہ محال ہوتا ہے۔ فتدبر۔"

(ازالۂ اوہام صفحہ 314، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 414 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 534 پر)

View Proof

حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے

(3) ”ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لیے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 577 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 535 پر)

View Proof

وحی رسالت تاقیامت منقطع ہے

(4) ”رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرائیل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تابقیامت منقطع ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 614 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 432 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 536 پر)

View Proof

نئی شریعت، نیا الہام...... ناممکن

(5) فرقان مجید کے اصولِ حقہ کا محرف اور مبدل ہو جانا یا پھر ساتھ اس کے تمام خلقت پر تاریکی شرک اور مخلوق پرستی کا بھی چھا جانا عندالعقل محال اور ممتنع ہوا تو نئی شریعت اور نئے الہام کے نازل ہونے میں بھی امتناعِ عقلی لازم آیا کیونکہ جو امر مستلزم محال ہو، وہ بھی محال ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 112 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 103 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 537 پر)

View Proof

خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت میں کوئی شریک نہیں

(6) ”اور (اللہ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفیٰ ﷺ سردار امام ہے جو رسول امی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لیے ہے اور وہ وحدہ لاشریک ہے، اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور اس بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔“

(منن الرحمٰن صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 164 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 538 پر)

View Proof

ختم نبوت پر ایمان اور اصرار، قرآن مجید کی روشنی میں

(7) "ما کان محمد ابا احد مِن رِجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیّن (الاحزاب:40) یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا"۔

(ازالہ اوہام صفحہ 331، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 539 پر)

View Proof

(8) (ترجمہ) "ما کان محمد ابا احد مِن رِجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیّن "یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے، اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداہت باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسول ﷺ کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے جبکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے اور اللہ نے آپ ﷺ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا"۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 34، مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 540 پر)

View Proof

تمام آدم زادوں کے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

(9) "نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 541 پر)

View Proof

حدیث لانبی بعدی مستند ہے

(10) ''حدیث لانبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوصِ صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔''

(ایام الصلح صفحہ 167 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 393 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 542 پر)

View Proof

(11) ''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے، اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔''

(کتاب البریہ صفحہ 199، 200 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 217، 218 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 543، 544 پر)

View Proof

حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہوگئی

(12) ''ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام''

(سراج منیر صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 93 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 545 پر)

View Proof

ہر شخص جو علم ادب سے واقف ہے، بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ لفظ ''ہر'' میں تمام اقسام نبوت شامل ہیں۔ خواہ وہ حقیقی ہو یا غیر حقیقی، مستقل ہو یا غیر مستقل، تشریعی ہو یا غیر تشریعی، ظلی ہو یا بروزی، سب کے اختتام پر دلیل ہے۔

نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا

(13) ''ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے''

(براہین احمدیہ ضمیمہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 19 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 546 پر

View Proof

دین و رسالت کمال تک پہنچ گیا

(14) ''خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور آیت کو اس طور سے نہ فرمایا کہ اے نبی، آج میں نے قرآن کو کامل کر دیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ تا ظاہر ہو کہ صرف قرآن کی تکمیل نہیں ہوئی بلکہ ان کی بھی تکمیل ہو گئی کہ جن کو قرآن پہنچایا گیا اور رسالت کی علت غائی کمال تک پہنچ گئی۔''

(نور القرآن صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 352 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 547 پر

View Proof

(15) ''اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر جو ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کا وجود تھا، کمال کو پہنچ گئیں۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 367 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 548 پر

View Proof

تمام نبوتیں رسول اللہ ﷺ پر ختم

(16) ''میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 324 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 340 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 549 پر

View Proof

میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں

(17) "میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں، یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ و رسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کے رو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ و رسول ﷺ کی پیروی سے دیے جاتے ہیں۔"

(جنگِ مقدس صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 156 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 550 پر)

View Proof

ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کاذب اور کافر ہے

(18) "میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی...... اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214، 215 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 551، 552 پر)

View Proof

نبوت کا دعوی کرنے والے پر لعنت

(19) "ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 553 پر)

View Proof

نبوت کا دعوی کرنے والا کافر

(20) "وما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم

کافرین...... ادعی النبوۃ وانا من المسلمین. (ترجمہ:) مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں مسلمان ہو کر نبوت کا دعویٰ کروں۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 131 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 554 پر)

View Proof

نبوت کا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج

(21) "خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔ اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 555 پر)

View Proof

مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب کا بھائی

(22) "اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں۔ یہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا و سیّدنا انّی نبیّ او رسول علٰی وجہ الحقیقۃ والافتراء وترک القران و احکام الشریعۃ الغراء فھو کافر کذاب. غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت ﷺ کے دامنِ فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بیدین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر وتبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ 27،28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27،28 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 556،557 پر)

View Proof

وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری کر کے دشمن قرآن نہ بنو

(23) "اے لوگو، اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو، دشمنِ قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 335 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 558 پر

View Proof

ختم نبوت کا منکر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

(24) "دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے، یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے اور میری کتاب توضیح مرام اور ازالہ اوہام سے جو اعتراض نکالے گئے ہیں، یہ نکتہ چینیوں کی سراسر غلطی ہے۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 232 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 559 پر

View Proof

آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بدبخت ہے

(25) "کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔"

(انجام آتھم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 560 پر

View Proof

ختم نبوت کے منکر کو ملعون سمجھتا ہوں

(26) ''ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افترا ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہمیں معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ ﷺ کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر ونشر وغیرہ اصول عقائد اسلام سے منکر ہیں۔ یا صوم وصلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استخفاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا والآخرہ یقین رکھتے ہیں۔''

(انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 45 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 561 پر

View Proof

یہ جھوٹ ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا

(27) ''پھر ہمارے مخالف جبکہ اس بحث میں عاجز آ جاتے ہیں تو افترا کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام افترا ہیں۔''

(کتاب البریہ صفحہ 197 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 215 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 562 پر

View Proof

معاذ اللہ، میں نبوت کا مدعی کیوں بنوں

(28) ''معاذ اللّٰه ان ادعی النبوة بعد ماجعل اللّٰه نبینا و سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللّٰه علیه وسلم خاتم النبیین.''

ترجمہ: خدا کی پناہ، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اور سردار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین بنا دیا تو میں نبوت کا مدعی بنتا۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 136 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 302 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 563 پر

View Proof

اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے

(29) "اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعقیدگی اور بداعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں پھر اس میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ توحید اور راست روی سے بالکل خالی ہو گیا تھا اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں اور اس زمانہ کو بھی خدا تعالیٰ نے مجدد کے بھیجنے سے محروم نہیں رکھا۔"

(نور القرآن صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 339 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 564 پر)

View Proof

ہمارا مذہب

(30) ز عشاق فرقان و پیغمبریم
بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے، یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی ﷺ کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اس امام الرسل علیہ السلام کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 146، 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169، 170 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 565، 566 پر)

View Proof

اجماعی عقیدہ کا منکر لعنتی ہے

(31) (ترجمہ) ”میرا اعتقاد ہے کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں، اور میں کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں رکھتا۔ اور میرا کوئی پیغمبر بجز محمد مصطفی ﷺ کے نہیں، جس پر خدا نے بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں، اور اس کے دشمنوں پر لعنت بھیجی ہے۔ گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی جو چشمۂ حق و معرفت ہے، میں پیروی کرتا ہوں اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں جو کہ اس خیر القرون باجماع صحابہ صحیح قرار پائی ہیں۔ نہ ان پر کوئی اضافہ کرتا ہوں اور نہ ان میں کوئی کمی اور اسی اعتقاد پر میں زندہ رہوں گا اور اسی پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا، اور جو شخص ذرہ بھر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے، اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔“

(انجام آتھم صفحہ 143، 144، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 143، 144 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 567، 568 پر)

View Proof

اہل سنت کی اجماعی رائے کو ماننا فرض ہے

(32) ”غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔“

(ایام الصلح صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 569 پر)

View Proof

اعتراف حقیقت

(33) ”خدا اُن دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔“

(راز حقیقت صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 165 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 570 پر)

View Proof

اہم نکات

قارئین کرام: اس باب میں آنجہانی مرزا قادیانی کی کتب سے جو مذکورہ بالا

اقتباسات پیش کیے گئے، ان کا خلاصہ اور اہم نکات درج ذیل ہیں۔ بقول مرزا قادیانی:

1- اب وحی رسالت بند ہے۔

2- حضرت جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت ناممکن ہے۔

3- حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہمیشہ کے لیے وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے۔

4- اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔

5- قرآن مجید کا محرف ہونا، نئی شریعت اور نئے الہام کا نازل ہونا عندالعقل ناممکن ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔

6- رسول کریم ﷺ اس بات میں واحد ہیں کہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں۔

7- قرآن مجید کی آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب:40) صاف دلالت کر رہی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

8- اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو باطل ہے۔

9- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے نبیوں کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔

10- روئے زمین پر تمام آدم زادوں کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ اب اور کوئی رسول نہیں۔

11- حدیث "لانبی بعدی" کے ہوتے ہوئے یہ کس قدر جرات، دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے خاتم الانبیا کے بعد کسی نبی کا آنا مان لیا جائے۔

12- قرآن شریف اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

13- حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی۔

14- حضور نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا۔

15- خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کرامؓ کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ رسالت کمال تک پہنچ گئی۔

16- تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر ہمارے سید و مولا ﷺ پر اپنے کمال کو پہنچ گئیں۔

17- میں اس بات پر ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہیں اور ان کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔

18- میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ ضروری نہیں جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے، وہ نبی بھی ہو جائے۔

19- میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔

20- ختم المرسلین حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

21- میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گئی۔ میری اس تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔

22- میں نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتا ہوں۔

23- یہ کیسے ممکن ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں۔

24- میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

25- جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کے متعلق کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔

26- مسلمانوں کی اولاد کہلانے والو، دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ جاری نہ کرو۔ خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔

27- میں مسلمانوں کے سامنے اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

28- جو شخص رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ بد بخت اور مفتری ہے۔

29- جو لوگ میری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ مجھے معجزات انبیاء کرام علیہم السلام سے انکار ہے یا میں نبوت کا دعویدار ہوں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ

کو خاتم الانبیا نہیں سمجھتا، یہ سراسر افترا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ میں ان سب باتوں کا قائل ہوں اوران عقائد کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا والآخرہ یقین رکھتا ہوں۔

30- میرے مخالف افترا کے طور پر مجھ پر تہمت لگاتے ہیں کہ گویا میں نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔

31- معاذ اللہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد میں نبوت کا دعویٰ کروں۔

32- اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے۔

33- ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اگر کوئی اس کے برخلاف عقیدہ رکھے تو وہ جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر ہے۔

34- میرا اعتقاد ہے کہ جو شخص کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے، اس پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

35- وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا، ان سب کو مانتا ہوں۔ آسمان اور زمین کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہی میرا مذہب ہے۔

36- خدا ان دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔

ثبوت حاضر ہیں!

نبوّت جاری ہے

Back

مسلمانانِ عالم کا حضور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر اجماع اور عقیدۂ جہاد 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد اسلام دشمن طاقتوں بالخصوص انگریزوں کے لیے سوہانِ روح بنا ہوا تھا اور ہے۔ ان کی شدید خواہش تھی اور ہے کہ کسی طرح کوئی ایسا اہتمام ہو جائے کہ مسلمانوں کے دل سے حضور نبی کریم ﷺ کی محبت و عقیدت اور جہاد کی روح دونوں ختم ہو جائیں، اب چونکہ ایک نبی کے حکم میں ترمیم و تنسیخ دوسرے نبی کے ذریعے ہی سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حکومت برطانیہ کے ایما اور لالچ پر سیالکوٹ کی ضلع کچہری کے ایک منشی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ بدبخت شخص گورداسپور (بھارت) کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا تھا۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے پہلے خود کو عیسائیت اور ہندو مخالف مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور مسلمانوں کی جذباتی اور نفسیاتی ہمدردیاں حاصل کیں۔ پھر بتدریج مجدد، محدث، امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مثیل مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے انجام کار امرونہی کے حامل ایک صاحب شریعت نبی ہونے کے ادعا تک جا پہنچا۔ یعنی باقاعدہ نبی ورسول ہونے کا دعویٰ کیا حتیٰ کہ اعلان کیا وہ خود "محمد رسول اللہ" ہے۔ (نعوذ باللہ)!

قارئین محترم! گذشتہ باب میں آپ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ "نبوت بند ہے!" اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ کلام، اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے۔ اس آیت کریمہ نے فیصلہ کر دیا کہ اگر مدعی نبوت کے اقوال میں اختلاف ہو تو وہ اپنے دعویٰ نبوت میں سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہے، اور آنجہانی مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مخبوط الحواس کون؟

(34) "اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض

اپنے کلام میں رکھتا ہے۔" View Proof

(حقیقۃ الوحی صفحہ 184 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 571 پر)

پاگل اور منافق کون؟

(35) "ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔" View Proof

(ست بچن صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 572 پر)

سچے، عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام کی نشانی

(36) "کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بیشک متناقض ہو جاتا ہے۔" View Proof

(ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 573 پر)

چونکہ مرزا قادیانی خود مدعی نبوت ہے، اس لیے اس کے صدق و کذب کے پرکھنے کی ایک آسان سی صورت یہ بھی ہے کہ دیکھا جائے آیا خود مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض تو نہیں پایا جاتا؟ اگر اس کی تحریروں میں تناقض و تعارض پایا جاتا ہو تو بحوالہ فیصلہ قرآنی، مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں کاذب قرار پاتا ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے پینترہ بدلتے ہوئے اپنے سابقہ عقیدہ میں بد دیانتی سے انحراف کیا اور ختم نبوت کے مسلمہ عقیدہ پر چوٹ لگاتے ہوئے نبوت کے جاری ہونے پر اصرار کیا اور خود نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

جبکہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

□ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ. (الانعام:93)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ ظالم کون جو باندھے اللہ پر بہتان یا کہے مجھ پر وحی اتری اور اس پر وحی نہیں اتری کچھ بھی (جیسا کہ مسیلمہ کذاب یا مرزا قادیانی)۔

یہ آیت کریمہ ان تمام جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر بہتان اور ناحق تہمت لگاتے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے۔ حالانکہ

حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت و وحی کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔

- فمن اظلم ممن کذب علی اللہ و کذب بالصدق اذجاء ہ۔ (زمر:32)

ترجمہ: سو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو جبکہ وہ اس کے پاس پہنچی، جھٹلاوے۔

- فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین. (آل عمران:61)

ترجمہ: اور لعنت کریں اللہ کی ان پر کہ جو جھوٹے ہیں۔

آیئے! مرزا قادیانی کے نئے عقیدہ کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

نبی نہیں محدث

(37) ''تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام و توضیح مرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوۃِ ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رو سے بیان کیے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا، مجھے نبوتِ حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ 137 میں لکھ چکا ہوں، میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہٗ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوتِ حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے، جس کے معنی آنحضرت ﷺ نے مکلم مراد لیے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے: عن ابی ہریرۃؓ قال قال النبی ﷺ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان ی ک فی امتی منھم احد فعمرؓ. صحیح بخاری جلد اول صفحہ 521 پارہ 14 باب مناقب عمرؓ۔ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لیے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ

نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 257،258، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 574،575 پر

View Proof

محدث نہیں نبی

(38) "اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں، یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرتِ مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح. اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔" (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 68)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تحریر منسوخ ہوئی بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں رائج تعریف کے پیش نظر 1901ء سے پہلے آپ نبی کے لفظ کو ظاہر سے پھیر کر بمعنی محدث لیتے تھے لیکن 1901ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا، اسی پہلی چیز کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھا اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔"

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 9 دیباچہ قادیانی مبلغ مولوی جلال الدین شمس) (عکس صفحہ نمبر 576 پر

View Proof

ختم نبوت، ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب

(39) "یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ جو کچھ ہیں، قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں

اپنی جان بھی فدا کرے، اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کر لے، تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ (دریں چہ شک - ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 184، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 354 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 577 پر)

View Proof

ایک غلطی کا ازالہ

(40) "ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے، وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے، اس لیے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ، رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 578 پر)

View Proof

میرے پاس جبرائیل آیا

(41) "میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ

اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا ...... اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے، اس لیے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 103، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 579 پر)

View Proof

امور غیبیہ کی نعمت

(42) "یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 580 پر)

View Proof

خدا تعالیٰ کی وحی

(43) "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا .... اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 378، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 581 پر)

View Proof

کثرت وحی

(44) "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 582، 583 پر)

View Proof

بارش کی طرح وحی نازل ہوئی

(45) ”مگر بعد میں جو خدا تعالٰی کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153، 154 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 584، 585 پر)

View Proof

23 برس کی متواتر وحی

(46) ”میں خدا تعالٰی کی تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 586 پر)

View Proof

امتی بھی، نبی بھی

(47) ”جس قدر نبی گزرے ہیں، ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا لیکن اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 28 (حاشیہ) روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 30 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 587 پر)

View Proof

خدا کا فرستادہ

(48) ”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“

(انجام آتھم صفحہ 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 588 پر)

View Proof

ہم نبی اور رسول ہیں

(49) ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447، طبع جدید، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 589 پر)

View Proof

خدا نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا

(50) ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“

(اربعین نمبر 3 صفحہ 36، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 590 پر)

View Proof

سچا خدا

(51) ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 591 پر)

View Proof

تو بھی ایک رسول ہے

(52) ”جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 17، طبع جدید، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 592 پر)

View Proof

قادیان، رسول کا تخت گاہ

(53) ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔“

(دافع البلاء صفحہ 14، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 230 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 593 پر)

View Proof

خدا نے میرا نام نبی رکھا، تصدیق کے لئے تین لاکھ نشان دیئے

(54) "اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 387، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 594 پر)

View Proof

سب لوگوں کی طرف خدا کا رسول

(55) "وقل یاایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً."

اور کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی مقدس والہامات صفحہ 292، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 595 پر)

View Proof

ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا

(56) "انا ارسلنا الیکم رسولاً شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا."

"ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 105 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 596 پر)

View Proof

خدا کا مرسل

(57) "یٰس. انک لمن المرسلین."

اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 110 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 597 پر)

View Proof

تیری خبر قرآن و حدیث میں

(58) ”مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله.“

(اعجاز احمدی صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 598 پر)

View Proof

نبوت کا دروازہ کھلا ہے

(59) ”پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے، براہِ راست نہیں مل سکتی۔ اور پہلے زمانہ میں نبوت براہِ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔“

(حقیقۃ النبوۃ حصہ اوّل صفحہ 226، مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 540، از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 599 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی گواہی

(60) ذیل میں مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود کی کتاب کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے جس میں وہ مرزا قادیانی کے حوالہ جات نقل کر کے استدلال کرتا ہے کہ نبوت جاری ہے اور مرزا قادیانی نبی ہے۔

(19) ”میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔“ (نزول المسیح صفحہ 48)

(20) ”میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے، میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدیؐ نبوت کا کامل انعکاس ہے۔“ (نزول المسیح صفحہ 3 حاشیہ)

(21) ”ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔“ (نزول المسیح صفحہ 48)

(22) ''اس فیصلہ کرنے کے لیے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔'' (چشمہ معرفت صفحہ 318)

(23) ''اس طرح پر، میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 189)

(24) ''خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء)

(25) ''ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 1)

(26) ''میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3)

(27) ''اس واسطہ کا ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؐ میں مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4)

(28) ''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔''

(آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(29) ''میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشین گوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہوسکتے۔'' (آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(30) ''پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ، مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔'' (آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(31) ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ

جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشین گوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔" (بدر 5 مارچ 1908ء)

(32) "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں، اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔"

(آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(33) "میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں تا کہ ہمارے سید آقا کی وہ پیش گوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔"

(آخری خط مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(36) "کبھی نبی کی وحی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے اور مع ذالک مجمل ہوتی ہے اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔ پس میں اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبر واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ 33)

(37) "اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں، ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں۔ سو وہ میں ہوں۔ اسی طرح اس زمانے میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا یا ابوجہل ہو، سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 90)

(حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ 208 تا 211، مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 523 تا 526، از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 600، 603 پر)

View Proof

امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیے

(61) "5 مارچ 1908ء کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ڈائری کے ذیل میں مذکور ہے کہ ایک احمدی سے ایک نواب ریاست نے سوال کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب رسالت کے مدعی ہیں جس کے جواب میں اس احمدی دوست نے کہا

کہ ان کا ایک شعر ہے۔

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم وزخداوند منذرم

اس سوال و جواب کا ذکر اس احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں کیا جس پر حضور نے فرمایا کہ

''اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور ساوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل پر نظر کرو، وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا، وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے، جبھی تو لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں، بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی، صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے جس سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو، پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔ دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آ جاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ نکل آتا ہے۔ یہ اس لیے تا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دیئے گئے، پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آپ کو سمجھانا تو چاہیے تھا کہ وہ کس قسم کے نبوت کے مدعی ہیں، ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو، وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لیے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں،

آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیے، صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آ جاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہیے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیش گوئیاں ہوں اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو، ایک مصرع سے تو شاعر نہیں ہو سکتے، اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لیے ہم نبی ہیں، امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیے۔" (بدر 5 مارچ 1908ء جلد 7 نمبر 9 صفحہ 2) (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447، از مرزا قادیانی)

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ 272 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 580، 581 از مرزا بشیر الدین محمود)
(عکس صفحہ نمبر 604، 605 پر)

View Proof

گردن پر تلوار

(62) "اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا، تو جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آ سکتے ہیں۔ اور ضرور آ سکتے ہیں۔"

(انوار خلافت صفحہ 65 مندرجہ انوار العلوم جلد 3، صفحہ 127، از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ 606 پر)

View Proof

نبوت کا قادیانی تصور

(63) "مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔ اور پھر بھی ممکن

ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔"
(تریاق القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279، 280 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 607، 608 پر)

View Proof

منافق کون ہے؟

(64) "یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 455، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 609 پر)

View Proof

کتوں، سوروٗں اور بندروں سے بدتر

(65) "ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔"
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 610 پر)

View Proof

اہم نکات

آنجہانی مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا محمود کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

-1 وہ شخص مخبوط الحواس ہوتا ہے جس کی تحریروں میں کھلا تضاد پایا جائے۔
-2 ایک دل سے دو متضاد باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ اس طرح وہ شخص پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔
-3 کسی سچے، عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تضاد نہیں ہوتا۔
-4 پاگل، مجنوں اور منافق کے کلام میں تضاد ہوتا ہے۔
-5 میں نبی نہیں بلکہ محدث ہوں۔
-6 میں محدث نہیں بلکہ نبی ہوں۔
-7 ختم نبوت کا عقیدہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے، لغو اور باطل عقیدہ ہے۔ ایسا مذہب، شیطانی مذہب ہے جو جہنم کی طرف

لے جاتا ہے۔(نعوذ باللہ)

8- خدا تعالیٰ کی پاک وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے، اس میں میرے لیے رسول، مرسل اور نبی کے الفاظ سیکڑوں دفعہ استعمال ہوتے ہیں۔(نعوذ باللہ)

9- میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، خدا کی وحی لے کر بار بار آئے۔(نعوذ باللہ)

10- مجھ سے خدا تعالیٰ نے اس قدر مکالمہ کیا اور اس قدر غیبی امور ظاہر کیے کہ گذشتہ 13 سو برس میں میرے علاوہ کسی کو یہ نعمت عطا نہیں ہوئی۔(نعوذ باللہ)

11- میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے اوپر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔(نعوذ باللہ)

12- اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے صرف میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ دوسرے تمام لوگ اولیا، ابدال اور اقطاب جو اس امت میں گزر چکے ہیں، نبوت کے مستحق نہیں۔(نعوذ باللہ)

13- خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح مجھ پر نازل ہوئی۔(نعوذ باللہ)

14- میں اپنے اوپر نازل ہونے والی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جس طرح خدا کی دوسری وحیوں پر جو مجھ سے پہلے نازل ہوئیں۔(نعوذ باللہ)

15- خدا تعالیٰ کے الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا کہ یہ خدا کا فرستادہ ہے، وہ خدا کی طرف سے آیا ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے، اس پر ایمان لاؤ۔ اس کا دشمن جہنمی ہے۔(نعوذ باللہ)

16- ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔(نعوذ باللہ)

17- خدا نے اس عاجز کو رسول بنا کر بھیجا۔ ہدایت، دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ۔

18- سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔(نعوذ باللہ)

19- مجھے الہام ہوا کہ تو بھی ایک رسول ہے جو فرعون کی طرف بھیجا گیا۔

20- وحی سے ثابت ہے کہ قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور تمام امتیوں کے لیے نشان ہے۔(نعوذ باللہ)

21- میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے، اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے جو 3 لاکھ کے قریب ہیں۔(نعوذ باللہ)

22- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت وقل یاایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً دوبارہ مجھ پر نازل کی کہ اے مرزا! کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف

خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (نعوذ باللہ)

23- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت یٰسٓ، انک لمن المرسلین دوبارہ مجھ پر نازل کی اور کہا اے مرزا تو خدا کا مرسل ہے۔ (نعوذ باللہ)

24- خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین کله کا مصداق ہے۔ (نعوذ باللہ)

25- یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ (نعوذ باللہ)

26- جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو، وہ مردہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

27- ہم نبی ہیں، امر حق پہنچانے میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھنی چاہیے۔

28- ایک چوہڑہ جو پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہو، چوری اور زنا کا مرتکب ہو، جیل میں بند رہ چکا ہو، گاؤں کے نمبرداروں نے اسے جوتے مارے ہوں، اس کی ماں، دادیاں اور نانیاں ایسے ہی نجس کام میں مشغول ہوں، سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہوں۔ ممکن ہے وہ مسلمان ہو جائے اور رسول اور نبی بھی بن جائے۔ (نعوذ باللہ)

29- جو شخص خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ ایسا شخص کتوں، سوروں اور بندروں سے زیادہ بدتر ہوتا ہے۔

قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کا عقیدہ

1908ء میں مرزا قادیانی جہنم واصل ہوا۔ اس کے بعد حکیم نور الدین خلیفہ بنا۔ 1914ء میں اس کے مرنے کے بعد قادیانی جماعت میں جھگڑا پیدا ہوگیا۔ مرزا قادیانی کا دیرینہ دوست مولوی محمد علی لاہوری چاہتا تھا کہ وہ قادیانی خلافت کا زیادہ حق دار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے خاندان والے چاہتے تھے کہ "خلافت" خاندان سے باہر نہ جائے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود اس قادیانی گدی پر سوار ہوگیا۔ اس کے بعد محمد علی لاہوری اپنے ساتھیوں سمیت قادیان چھوڑ کر لاہور آ گیا اور یہاں اپریل 1914ء میں "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" کے نام سے نئی تنظیم بنا کر کام شروع کردیا۔ لاہوری جماعت کا عقیدہ ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو دوسرے مجددوں کی طرح ایک مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ محمد علی لاہوری مرزا

قادیانی کے دعویٰ نبوت و رسالت کو نہ صرف مانتا تھا بلکہ پورے زور و شور کے ساتھ اسکی تبلیغ و تشہیر بھی کرتا تھا۔ اس نے پورے زور قلم کے ساتھ اپنے پرچہ میں تحریر کیا:

□ جھوٹے مدعی نبوت کو نصرت نہیں دی جاتی بلکہ اسے ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جاتا ہے...... اس طرح مرزا صاحب کے ساتھ نہیں کیا۔ پس جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کے مقرر کردہ قوانین کی رو سے جھوٹوں والا سلوک نہیں کرتا بلکہ صادقوں اور سچے رسولوں والا سلوک کرتا ہے، اس کی صداقت پر شبہ کرنا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا اور اس کے کلام کی خلاف ورزی کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہو سکتا اور اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکے گی۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد 7 صفحہ 294)

□ "معلوم ہوا کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے اصحاب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔"

(اخبار پیغام صلح جلد 1 صفحہ 42، 16 اکتوبر 1913ء)

□ "ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ مسیح موعود یعنی (مرزا قادیانی) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لیے دنیا میں نازل ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔"

(اخبار پیغام صلح جلد 1 صفحہ 35، 7 ستمبر 1913ء)

بقول پروفیسر محمد الیاس برنیؒ: "قادیانیوں کی ان دونوں جماعتوں میں درحقیقت کوئی فرق نہیں بلکہ یہ اختلاف اور نزاع صرف اقتدار کا ہے اگر مولوی محمد علی کو مرزا محمود کی جگہ خلافت مل جاتی تو وہ بھی وہی کہتا جو عام قادیانی کہتے ہیں۔...... ان دونوں فرقوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ ایک کا رنگ گہرا عنابی اور دوسرے کا ہلکا گلابی ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو کافر نہیں کہتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان میں اختلاف حقیقی نہیں بلکہ بناوٹی ہے۔"

(قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ از پروفیسر محمد الیاس برنیؒ)

ثبوت حاضر ہیں!

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی توہین

Back

1974ء میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ اپنے مذہب کی تبلیغ ہی کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C اور 298-C کے تحت سزائے موت کا مستوجب ہے۔ اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ نقل کفر، کفر نہ باشد کے مصداق، آیئے بوجھل دل کے ساتھ روح فرسا قادیانی عقائد پر ایک نظر ڈالتے ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجا پھٹنے کو آتا، دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتا، آنکھیں خون کے آنسو روتی، سینہ چھلنی ہوتا، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ افسوس صد افسوس! اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے ملک میں ایسے گستاخانہ، دل آزار اور کفریہ عقائد کی سرعام تبلیغ و تشہیر ہوتی ہے!!!

ے آواز دو انصاف کو، انصاف کہاں ہے؟

اللہ تعالیٰ کی توہین

اللہ تعالیٰ تمام کائناتوں اور جہانوں کا واحد حقیقی خالق و مالک اور پروردگار ہے۔

وہ وحدہ لاشریک ہے۔ وہ زندگی، رزق اور موت بلکہ دنیا و آخرت کی ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔ وہ روز قیامت کا مالک ہے۔ وہ سب جہانوں کو پالنے والا ہے۔ سب تعریفیں صرف اُسی کے لیے ہیں۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ اس کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ اس کا کوئی ہمسر یا برابری کرنے والا نہیں۔ وہ ازل سے ابد تک یکتا و یگانہ ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ اکیلا ہے جسے فنا نہیں۔ اسے کسی نے جنم نہیں دیا اور نہ اُس نے ہی کسی کو جنم دیا۔ وہ ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ کسی صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ بے نظیر و بے مثل ہے۔ وہ حیی و قیوم ہے۔ اُسے نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ وہ تھکتا بھی نہیں۔ وہ نہایت رحیم و کریم ہے۔ اس کا باب رحمت کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس کا غضب محدود اور رحمت لامحدود ہے۔ ایک ماں کو اپنے بچے سے جس قدر محبت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ستر گنا زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے منکروں کو بھی مایوس نہیں کرتا۔ وہ ستار العیوب ہے۔ وہ ہمارا اصل محافظ و نگہبان ہے۔ اولاد، زندگی، موت، صحت، بیماری، عزت، ذلت، کامیابی، ناکامی، خوشی، غمی، امیری، غریبی سب اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے بندوں کو بن مانگے عطا کرتا ہے۔ وہ ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے۔ وہ ہر انسان کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ دلوں کے راز جانتا ہے، وہ دعاؤں اور خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ وہ کُن کہتا ہے تو ہر چیز جو وہ چاہتا ہے، خود بخود وجود میں آ جاتی ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے پر اس کی حکومت ہے۔ رات کی تاریکی ہو یا دن کا اجالا، وہ ہر چیز سے علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کی ذات، صفات اور کمالات لامحدود اور بے پایاں ہے۔ پوری کائنات میں صرف اُسی کی تجلیات کا ظہور ہے۔ وہی اوّل و آخر اور وہی ظاہر و باطن ہے۔ اس کی عظمت حیطۂ ادراک میں نہیں آ سکتی۔ اس کا جلال انسانی عقل میں نہیں سما سکتا۔ صد شکر کہ اس نے بغیر کسی محنت و کوشش کے ہمیں ایمان و اسلام کی نعمت کے علاوہ دیگر بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ لیکن قادیان کے دہقان جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے جس دیدہ دلیری سے خالق ارض و سما کے بارے میں ہرزہ سرائی کی اور اپنی خود ساختہ نبوت کے ثبوت کے لیے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا ہے، اسے پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ایسے عقائد مرزائی جماعت کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہیں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر ان مزخرفیات کو

پڑھیں اور زبان سے استغفار کریں۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر

(66) "قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔"

(توضیح مرام صفحہ 42، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 90 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 611 پر)

View Proof

اللہ کی زبان پر مرض

(67) "کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا (اس کی) زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے؟"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 612 پر)

View Proof

اللہ اور چور

(68) "وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے، اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 613 پر)

View Proof

اللہ خطا کرتا ہے

مرزا قادیانی کی وحی ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

(69) "انی مع الافواج اتیک بغتۃ. انی مع الرسول اجیب. اخطی و اصیب."

میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی کے طور پر آؤں گا۔ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ میں غلطی بھی کرتا ہوں اور ٹھیک بھی کرتا ہوں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 614 پر)

View Proof

قادیان میں خدا

(70) "ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 615 پر)

View Proof

سچا خدا

(71) "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 616 پر)

View Proof

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

اولاد کی طرح ہے

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

(72) "انت منی بمنزلۃ اولادی"

"(اے مرزا) تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 345 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 617 پر)

View Proof

میرے بیٹے کی طرح ہے

(73) انت منی بمنزلة ولدی.

(اے مرزا) تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 442 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 618 پر)

View Proof

اے میرے بیٹے!

(74) "اسمع ولدی"

ترجمہ: "اے میرے بیٹے سن"

(البشریٰ مجموعہ الہامات ومکاشفات مرزا قادیانی جلد اوّل صفحہ 49 از محمد منظور الٰہی قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 619 پر)

View Proof

لڑکا اور خدا

(75) "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 95، 96، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 98، 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 620، 621 پر)

View Proof

تو ہمارے پانی سے ہے

(76) انت من ماءنا وهم من فشل.

تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 164، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 622 پر)

View Proof

میں چاند، اللہ سورج، میں سورج، اللہ چاند

(77) "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اس وحی الٰہی میں جو لکھی جاتی ہے۔ میرے ہاتھ پر دین

اسلام کے پھیلانے کی خوشخبری دی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ یاقمر یا شمس انت منی وانا منک۔ یعنی اے چاند اور اے سورج! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس وحی الٰہی میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے، اسی طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کر کے پکارا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے ظاہر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا۔ اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائے گا اور اس کی چمک سے دنیا بے خبر تھی مگر اب میرے ذریعہ سے اسکی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائے گی اور جس طرح تم بجلی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم میں تمام سطح آسمان کی روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی ہو گا۔ خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے لیے میں زمین پر اترا اور تیرے لیے میرا نام چمکا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 397 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 623 پر

View Proof

مرزا قادیانی سے اللہ تعالیٰ کی تعزیت

(78) "میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزا پرسی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی روح جوش زن ہے وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اس کے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دے کر اس کی قسم کھاوے۔ مگر میں پھر دوبارہ خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا جس نے عزا پرسی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ والسماء والطارق اور اسی کے موافق ظہور میں آیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 219 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 219 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 624 پر

View Proof

مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پلنگ پر

(79) ”میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وسیع اور مصفےٰ مکان ہے، اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ احکم الحاکمین یعنی رب العٰلمین ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں، جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس لے چلا ہوں۔ جب میں پاس گیا تو انھوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے بچھڑا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتاً اس کا دل بھر آتا ہے یا شاید فرمایا اس کو رقت آجاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ یہ احکم الحاکمین یا فرمایا رب العٰلمین ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انھوں نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا ہے اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے، دستخط کرانے کی غرض سے پیش کیے۔“

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 82 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 625 پر)

View Proof

اللہ تعالیٰ کے دستخط

(80) ”ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کیے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا، اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا، بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے۔ اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا، ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر

آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کرسکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کرسکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے، اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جواب تک اس کے پاس موجود ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 255، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 626 پر

View Proof

میں خود خدا ہوں

(81) "ورایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو"

ترجمہ "میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 564 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 627 پر

View Proof

(82) "میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔"

(کتاب البریہ صفحہ 85، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 628 پر

View Proof

"خدا تیرے اندر اتر آیا"

(83) "جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ "تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں، اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں، اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے، اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید، اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ تو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لیے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے

اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تُو برکت دیا گیا۔ خدا نے تیری مجد کو زیادہ کیا۔ تُو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تُو کلمۃ الازل ہے پس تُو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت تیرے پاس آؤں گا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائے گا۔ ہم ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا۔ اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا، میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تُو ہے، جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ۔ تجھ سے بیعت کرنا ایسا ہے جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لیے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔ تُو بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو تُو اس کو پا لیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیے گئے۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے۔ آوا ہن (خدا تیرے اندر اتر آیا) خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تُو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی۔ تُو مدد دیا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تُو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کرے۔ اس کو خدا نے قادیاں کے قریب نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ اترا اور حق کے ساتھ اتارا گیا اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمھیں نجات دینے

کے لیے اسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں کہ خدا عجیب ہے چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔ خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تُو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لیے نشان بنائیں گے اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تُو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تُو دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس کے لیے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا۔ تُو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لیے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو! تمھارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مت ہو۔" وغیرہ الخ۔"

(کتاب البریہ صفحہ 82 تا 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 100 تا 103 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 629 تا 632 پر)

View Proof

(84) "میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں، یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو

ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو میں میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخنِ پا تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی میل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں، اب کوئی شریک اور مناع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا اور کہا: انّا زیّنّا السماء الدنیا بمصابیح. پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا اردت ان استخلف فخلقت آدم. انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم.''

(کتاب البریہ صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 تا 105 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 633 تا 635 پر)

View Proof

(85) ”خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں، میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔ اردت ان استخلف فخلقت آدم. انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم.“

(کتاب البریہ صفحہ 86، 87، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104، 105 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 636، 637 پر)

View Proof

کن فیکون

(86) انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون.

”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔“

(حقیقت الوحی صفحہ 108، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 108 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 638 پر)

View Proof

اب دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ الہام قرآن مجید کی آیت میں تحریف کے مترادف ہے۔ سورۂ یٰسین کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کے بارے میں اس طرح ارشاد ہے۔ انما امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون. (یٰسین:82)

یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ جب کسی چیز کے ہو جانے کا ارادہ کرے اور اسے کہہ دے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

مرزا قادیانی اپنی وحی و الہام میں مذکورہ آیت کو اپنے لیے بیان کرتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تیری شان یا تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے اور کہہ دے کہ ہو جا، تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

اس کا حاصل یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی وہ خاص صفت جس سے اس کی کامل قدرت ہر

شے پر ظاہر ہوتی ہے اور جو کسی ولی اور کسی عالی مرتبہ نبی کو بھی نہیں دی گئی، مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھے دی گئی۔ مرزا قادیانی کی یہ وحی بتاتی ہے کہ جو قدرت اور فضیلت و مرتبہ مرزا قادیانی کو دیا گیا، وہ کسی نبی اور کسی بزرگ کو نہیں دیا گیا۔ یہ وہ عظیم الشان صفت ہے جس کی حد و انتہا نہیں ہے۔ اس کے عطا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گویا اپنی خدائی مرزا قادیانی کے حوالے کر دی اور اپنا شریک بنا لیا اور مرزا قادیانی وہی کام کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کر سکتا ہے۔ صرف فرق یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ خود ہی قادر تھا اور ہے، اور مرزا قادیانی کو خدا نے یہ قدرت دے دی اور اس خاص صفت میں اپنے شریک کر لیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنی خدائی میں شریک کر لیا اور مرزا قادیانی کو قادر مطلق کر دیا۔ اس وحی نے تو مرزا قادیانی کو خدائی کے درجہ تک پہنچا دیا اور خدا تعالیٰ میں اور مرزا قادیانی میں صرف بالذات اور بالغیر کا فرق رہ گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ خود بخود بغیر کسی کے بنائے اس صفت کے ساتھ موجود ہے اور مرزا قادیانی کو خدا تعالیٰ نے یہ صفت عنایت کی، اس وجہ سے وہ قادر مطلق ہو گیا۔ مرزا قادیانی نے اس وحی کی تشریح دوسرے مقام پر یوں کی ہے:

فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت

(87) ”اعطیت صفۃ الافنا والاحیاء من الرب الفعال.“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 55، 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 55، 56 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 639، 640 پر) View Proof

ترجمہ: ”مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔“

خدا سے نہانی تعلق

(88) ”درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 641 پر) View Proof

اللہ مرد، مرزا قادیانی عورت؟

(89) ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

View Proof

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 642 پر)

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوباشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے!!! نعوذ باللہ! خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور لغو عقیدہ ابلیس سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ اور زبان دراز سے نہیں سنا گیا۔ چونکہ مرزا قادیانی کا مرید اس سانحہ پر اصرار کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ شیطان نے ایک انتہائی بارعب اور وجیہہ نورانی شخصیت کے روپ میں مرزا قادیانی کو ورغلا پھسلا کر رجولیت کی طاقت کا اظہار (یعنی جنسی بدفعلی) کیا ہو اور پھر مرزا قادیانی نے اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر دیا ہو۔ جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا نقد انعام اسے دنیا میں لیٹرین میں عبرتناک موت کی صورت میں ملا! فاعتبروا یا اولی الابصار!!!

حاملہ

(90) ''اُس (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ ''براہین احمدیہ'' سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 643 پر)

View Proof

دردِ زہ

(91) ”خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاء ھا المخاض الی جذع النخلۃ قالت یا لیتنی مت قبل ھذا و کنت نسیاً منسیا۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردِ زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔“

(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 644 پر)

View Proof

خدا پر بہتان کا نتیجہ

(92) ”اے بدقسمت بدگمانو! کیا ممکن ہے کہ کوئی خدا پر جھوٹ باندھے اور پھر اس کے دست قہر سے بچ رہے۔ خدا جھوٹوں کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ جو اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہلاک کیے جائیں گے کیونکہ انھوں نے دلیری کر کے خدا پر بہتان باندھا۔“

(ایام الصلح صفحہ 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 341 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 645 پر)

View Proof

بدکاروں کو سچی خوابیں

(93) ”نبیوں اور ولیوں پر امورِ غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں اور بعض پرلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جبکہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھپے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی۔“

(توضیح مرام صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 94، 95 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 646، 647 پر)

View Proof

جو خود کو خدا کہے، وہ کافر

(94) "مسلمانوں اور یہودیوں کے عقیدہ کی رُو سے جو شخص عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدا یا خدا کا بیٹا ہونا اپنے تئیں بیان کرتا ہے، وہ سخت گنہگار بلکہ کافر ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 380، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 648 پر)

View Proof

دجال کی نشانی

(95) "دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 649 پر)

View Proof

قرآن کا فتویٰ

❑ ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم۔ کذلک نجزی الظلمین ○ (الانبیاء:29)

ترجمہ: اور جو ان میں سے یہ کہے کہ میں خدا ہوں، اللہ تعالیٰ کے سوا، تو ہم اسے جہنم رسید کریں گے۔ ہم ظالموں کو یونہی سزا دیا کرتے ہیں۔

اہم نکات

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

1- اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ اور پیر ہیں اور تیندوے (درندے) کی طرح اس کی تاریں ہیں جو دنیا کے تمام کناروں تک پھیل جاتی ہیں۔ (نعوذ باللہ)

2- اس زمانہ میں اللہ بولتا کیوں نہیں، کیا اس کی زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گیا

ہے۔(نعوذ باللہ)

-3 اللہ چوروں کی طرح چھپ کر آتا ہے۔(نعوذ باللہ)

-4 اللہ غلطی کرتا ہے اور ٹھیک بھی کرتا ہے۔(نعوذ باللہ)

-5 اللہ قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) میں نازل ہوا۔(نعوذ باللہ)

-6 سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (مرزا قادیانی) بھیجا۔(نعوذ باللہ)

-7 خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تم میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہو۔(نعوذ باللہ)

-8 خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تم چاند اور سورج ہو۔ میں تیرے لیے زمین پر اترا اور تیری وجہ سے میرا نام چمکا۔(نعوذ باللہ)

-9 جب مرزا قادیانی کا والد مرا تو اللہ نے مرزا قادیانی سے تعزیت کی اور اس کے والد کی قسم کھائی جس طرح آسمان کی قسم کھائی اور یہ آیت نازل کی۔ والسماء والطارق. (نعوذ باللہ)

-10 مرزا قادیانی نے خواب میں دیکھا کہ وہ قضا وقدر کے احکامات پر دستخط کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس گیا۔ اللہ تعالیٰ نے باپ کی طرح اس پر شفقت کی اور اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھالیا۔(نعوذ باللہ)!

-11 ایک دفعہ مرزا قادیانی نے چند کاغذات پر اللہ تعالیٰ سے دستخط کروائے، اللہ تعالیٰ نے دستخط کرنے کے لیے قلم کو چھڑکا تو "سیاہی" کے قطرے مرزا قادیانی کے کرتے اور ٹوپی پر جا گرے۔ مرزا قادیانی کے مرید عبداللہ سنوری نے وہ کرتا بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔(نعوذ باللہ)!

-12 مرزا قادیانی نے خواب میں دیکھا کہ وہ خود خدا ہے اور یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔(نعوذ باللہ)!

-13 خدا نے مرزا قادیانی سے کہا کہ "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیرے پر درود بھیجتا ہے۔ تو اس سے نکلا ہے۔ تو خدا کا وقار ہے۔"(نعوذ باللہ)!

14- مرزا قادیانی نے کشف میں دیکھا کہ وہ خود خدا ہے۔ پھر اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ (نعوذ باللہ)!

15- مرزا قادیانی جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ فی الفور ہو جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)!

16- مرزا قادیانی کو زندہ کرنے اور مارنے کی صفت دی گئی ہے۔ (نعوذ باللہ)!

17- مرزا قادیانی، حضرت مریمؑ کی طرح حاملہ ہوا۔ دردِ زہ ہوا اور پھر مریم سے عیسیٰ بنا۔ (نعوذ باللہ)!

18- خدا اور مرزا قادیانی کے درمیان ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔ (نعوذ باللہ)!

19- مرزا قادیانی نے کشف میں دیکھا کہ وہ عورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے مرزا سے رجولیت کی۔ (نعوذ باللہ)! ثم نعوذ باللہ!!

ثبوت حاضر ہیں!

نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی توہین

Back

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سید الانبیا اور خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کا مقام بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ آپ ﷺ پر قرآن جیسی حکیمانہ کتاب نازل ہوئی، آپ ﷺ کی شریعت گذشتہ تمام شریعتوں کی تنسیخ کرتی ہے، قرآن گذشتہ تمام کتابوں کو منسوخ کرتا ہے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں افضل ہے، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محشر میں مقام محمود، لواء الحمد، حوض کوثر اور جنت میں سب سے اعلیٰ و افضل مقام 'وسیلہ' عطا فرمایا ہے، انبیاء و رسل میں آپ ﷺ ہی جنت کا دروازہ کھولیں گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی، اللہ تعالیٰ نے خود آپ ﷺ کے بلند اخلاق کی شہادت دی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائکہ آپ ﷺ ہی پر درود وسلام بھیجتے ہیں، اللہ نے آپ ﷺ کو آپ کی دنیوی زندگی ہی میں معراج سے سرفراز کیا، آپ ﷺ کی دیانت و امانت کی شہادت آپ ﷺ کے جانی و بدترین دشمن ابوجہل اور مشرکین قریش بھی دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی صداقت کی گواہی مکہ کے شجر و حجر بھی دیتے تھے، آپ کی شجاعت و بہادری پر غزوہ حنین اور مدینہ کی خوف ناک راتیں شاہد ناطق ہیں، آپ ﷺ کی عفت و پاک دامنی کی شہادت آپ ﷺ کی ازواج مطہرات دیتی ہیں، آپ ﷺ کی عدالت کی شہادت اسامہ کے والد اور چچا دیتے ہیں، آپ ﷺ کے تحمل و بردباری کی گواہی عرب کے بدو، مدینہ کے یہودی اور ثمامہ بن اثال دیتے ہیں، آپ ﷺ کے افضل ترین میزبان ہونے کی شہادت وہ اعرابی دیتا ہے جس نے آپ ﷺ کے بستره و کمرہ کو پاخانہ کی غلاظت سے آلودہ کر دیا تھا، آپ ﷺ کے دینی استقامت کی شہادت اسامہ کی سفارش والا واقعہ دیتا ہے، آپ ﷺ کی شب بیداری و تہجد گزاری کی شہادت آپ ﷺ کے سوجے ہوئے قدم دیتے ہیں، آپ ﷺ کے حسن عبادت کی شہادت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت دیتی ہے، آپ ﷺ کے حسن سلوک کے بارے دس سالہ انس رضی اللہ عنہ سے

دریافت کرو، آپ ﷺ کے حسن اخلاق کے بارے معلوم کرنا ہو تو قرآن کی سورہ القلم کا مطالعہ کرو، آپ ﷺ کے عفو و درگزر کا دریا مشاہدہ کرنا ہو تو فتح مکہ کے وقت مکہ کے خون کے پیاسے باسیوں سے دریافت کرو، آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ معلوم کرنا ہو تو آیت فلاور بک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم کی تفسیر پڑھو، یہ داخلی شہادات مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق ہے ورنہ اہل علم نے آپ ﷺ کی سیرت پر کتابوں کے پشتارے لگا دیے ہیں، غرض آپ ﷺ کی کس خوبی کا ذکر کریں اور کس کو ترک کریں۔

آپ ﷺ کی شانِ جامعیت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور تمام رسولانِ عظام کے اوصاف و محاسن اور فضائل و شمائل کا بھرپور مجموعہ اور حسین مرقع ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی شخصیت میں آدم علیہ السلام کا خلق، شیث علیہ السلام کی معرفت، نوح علیہ السلام کا جوشِ تبلیغ، لوط علیہ السلام کی حکمت، صالح علیہ السلام کی فصاحت، ابراہیم علیہ السلام کا ولولۂ توحید، اسماعیل علیہ السلام کی جاں نثاری، اسحاق علیہ السلام کی رضا، یعقوب علیہ السلام کا گریہ و بکا، ایوب علیہ السلام کا صبر، لقمان علیہ السلام کا شکر، یونس علیہ السلام کی انابت، دانیال علیہ السلام کی محبت، یوسف علیہ السلام کا حسن، موسیٰ علیہ السلام کی کلیمی، یوشع علیہ السلام کی سالاری، داؤد علیہ السلام کا ترنم، سلیمان علیہ السلام کا اقتدار، الیاس علیہ السلام کا وقار، زکریا علیہ السلام کی مناجات، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد جمع ہے بلکہ یوں کہیے کہ پوری کائنات کی ہمہ گیر سچائی اور ہر ہر خوبی آپ ﷺ کی ذاتِ والا صفات میں سمائی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کی صفات حمیدہ اتنی ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتیں۔ ماحصل یہ ہے کہ:

حسن یوسف، دمِ عیسٰی، یدِ بیضا داری
آنچه خوباں ہمه دارند تو تنہا داری

اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

حضور خاتم النبیین علیہ التحیہ والثناء سے لامحدود اور غیر مشروط محبت واحترام ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے۔ وہ جب تک نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، عزیز رشتہ دار، دولت و کاروبار حتیٰ کہ خود اپنی جان سے زیادہ عزیز ترین نہ جانے، مسلمان نہیں کہلوا سکتا۔ یہ قانون، قرون اولیٰ کے صحابۂ کرامؓ سے لے کر قیامت کی ساعت اوّل کے آغاز تک اسلام قبول کرنے والے ہر شخص پر یکساں لاگو ہے۔ اس سے ذرہ برابر روگردانی، رتی بھر انحراف، معمولی لاپروائی اور ادنیٰ سی بے توجہی بھی ایک مسلمان کو احسن تقویم کی چوٹیوں سے اٹھا کر اسفل السافلین کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا دیتی ہے۔

مسیلمہ کذاب کے جانشین اور ولید بن مغیرہ کی معنوی اولاد جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے ہمارے پیارے نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جو بکواس کی، اُسے پڑھ کر سینہ شق ہونے لگتا ہے۔ اس کے بے لگام اور گستاخ قلم سے شافع محشر حضور نبی مکرم ﷺ کے متعلق وہ وہ دلخراش عبارتیں نکلیں کہ الامان والحفیظ!! ایسی جسارت تو ابلیس اعظم علیہ ماعلیہ بھی نہ کر سکا۔ ہم ان کفریہ عبارات کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے ہیں۔ آپ بھی ہزار بار استغفار کرتے ہوئے ان ملعون تحریرات کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھائیے!

مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے

(96) ”پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 650 پر)

View Proof

(97) ”اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں ﷺ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات

محمدیؐ مع نبوت محمدیہؐ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 651 پر

View Proof

(98) "خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 652 پر

View Proof

(99) "مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفےٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمدؐ اور احمدؐ ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمدؐ کی چیز محمدؐ کے پاس ہی رہی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 216 از مرزا قادیانی

(عکس صفحہ نمبر 653 پر

View Proof

مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے

(100) "مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوبھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیا ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیا ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 10، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 654 پر

View Proof

(101) "مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 56، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 655 پر)

View Proof

مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ

(102) "میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں، میں ابراہیمؑ ہوں، میں اسحاقؑ ہوں، میں یعقوبؑ ہوں، میں اسماعیلؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں، میں داؤدؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 521 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 656 پر)

View Proof

قادیان میں محمد رسول اللہ

(103) "اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی دُوئی (فرق) باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ 171) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 657، 658 پر)

View Proof

محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں

(104) ”ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعودؑ کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعودؑ کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 113، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 659 پر)

View Proof

قادیانی کلمہ

(105) ”ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی و ماریٰ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعودؑ خود محمد ﷺ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 660 پر)

View Proof

جناب نور محمد قریشی لکھتے ہیں:

اب ایک قادیانی کے نزدیک مرزا قادیانی اسی مقام و منصب پر فائز ہے جو مسلمانوں کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اگر کوئی قادیانی اس سے انکار کرتا ہے تو وہ یا تو خود کو فریب دے رہا ہوتا ہے یا دوسروں کو فریب دینے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فریب کا دوسرا نام ”قادیانیت“ ہے۔ ایک قادیانی کے نزدیک کس طرح محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا قادیانی میں فرق نہیں ہے اس کو ایک مساوات کے ذریعے سمجھتے ہیں۔

مساوات کا ایک سوال

4 = 2 + 2

4 = 3 + 1

پس ثابت ہوا کہ

2 + 2 = 3 + 1

مساوات کا دوسرا سوال

مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار = کفر

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار = کفر

مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار = حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار

پس ثابت ہوا

مرزا غلام احمد قادیانی = حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

میں قادیانی امت کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مساوات کے مذکورہ بالا حل شدہ سوال کو غلط ثابت کر سکتے ہوں تو کریں! چونکہ قادیانی امت کے نزدیک مرزا قادیانی اسی مقام ومنصب پر فائز ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے، اس لیے قادیانی امت مرزا قادیانی کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیم میں جو تبدیلی چاہے، کر دے یا پوری تعلیم کی تصدیق کر دے۔ اسی طرح وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو یہ حق حاصل ہے کہ قرآن کریم میں جو تبدیلی چاہے، کر دے۔" (حیات مسیح اور ختم نبوت از نور محمد قریشی ایڈووکیٹ)

افضلیتِ مرزا قادیانی

(106) "اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 71، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 661 پر)

View Proof

مرزا قادیانی پر دُرود

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا عقائد و نظریات، جن سے مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، کے بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرح درود و سلام کا مستحق ہے۔ بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(107) ”صلی اللہ علیک و علٰی محمد“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 662 پر

View Proof

(108) ”اے محمدی ﷺ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ دُرود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔“

(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 663 پر

View Proof

(109) ”سلام علیکم طبتم. نحمدک و نصلی. صلوٰۃ العرش الی الفرش“

ترجمہ: (اے مرزا) تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 553 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 664 پر

View Proof

مرزا قادیانی دعویٰ کرتا ہے کہ مندرجہ ذیل وحی اس پر اتری ہے:

(110) اصحاب الصفۃ وما ادرک ما اصحب الصفۃ تری اعینھم تفیض من الدمع یصلون علیک۔

ترجمہ: صفہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے (مرزا قادیانی) پر درود بھیجیں گے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 197 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 665 پر

View Proof

مطلب یہ ہے کہ اصحاب صفہ مرزا قادیانی پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے درود و سلام پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی مرزا قادیانی کو حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے برابر گردانتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) قادیانیوں کی اس حرکت اور فعل سے واضح طور پر حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس اور مبارک نام کی تحقیر اور بے حرمتی ثابت ہوتی ہے۔

(111) "اللھم صلی علی محمد و علی عبدک المسیح الموعود."

(روزنامہ الفضل قادیان 31 جولائی 1937ء صفحہ 5 کالم 2) (عکس صفحہ نمبر 666 پر)

ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ اور اپنے بندے مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود و سلام بھیج۔

View Proof

مرزا قادیانی پر دُرود و سلام

(112) اے امام الوریٰ سلام علیک
مہ بدر الدجیٰ سلام علیک
مہدی عہد و عیسیٰ موعود
احمد ﷺ مجتبیٰ سلام علیک
مطلع قادیان پہ تو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے
مظہر الانبیاء سلام علیک
مستقط وحی مہبط جبرئیل
سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک
مانتے ہیں تیری رسالت کو
اے رسول خدا سلام علیک
ہے مصدق تیرا کلام خدا
اے میرے میرزا سلام علیک

تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا
ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم، روزنامہ الفضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920ء)
(عکس صفحہ نمبر 667 پر)

View Proof

مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر 2 میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے:

(113) ''بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف، خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس کو پاوے، میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ و سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا، صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا، تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔''

(اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 349 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 668 پر)

View Proof

نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند

(114) ''مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔''

(اربعین نمبر 4، صفحہ 103، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445، 446 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 669، 670 پر)

View Proof

مرزا قادیانی بعینہٖ محمد رسول اللہ

(115) ’’اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم ﷺ کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم ﷺ کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین ﷺ کے صحابہؓ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ ﷺ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258، 259 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 671، 672 پر)

View Proof

پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

(116) ’’جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ صفحہ 182 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 271، 272 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 673، 674 پر)

View Proof

نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات

(117) ’’مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 675 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات

(118) ”ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 72، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 676 پر)

View Proof

نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

(119) ”امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 63 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 677 پر)

View Proof

نبی کریم ﷺ کے معجزات پر سیکڑوں مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر ہر معجزہ کو علیحدہ علیحدہ سند متصل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کے چیلوں کو چاہیے کہ وہ مرزا قادیانی کے دس لاکھ معجزات پر کوئی کتاب لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ دنیا کو علم ہو سکے کہ آخر وہ کیا معجزات تھے؟ کبھی ہم تفصیل سے مرزا قادیانی کے ”معجزات“ پر کتاب تحریر کریں گے تو ان کی ماہیت اور جزئیات کو پڑھ کر قارئین ہنسیں گے بھی اور روئیں گے بھی کہ نیم خواندہ مرزا قادیانی تو چلیے معمولی آئی کیو لیول کا مالک تھا، اس کے اعلیٰ تعلیم یافتہ مریدین اس سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں جو اس کے اوٹ پٹانگ نشانات کو معجزات تسلیم کرنے کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔

محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

(120) ''امام اپنا عزیزو اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں

غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں''

(روزنامہ بدر قادیان، 25 اکتوبر 1906ء از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 678 پر)

View Proof

یہ محض ''مریداں ی پرانند'' والی شاعری نہیں ہے، بلکہ یہ اشعار، شاعر نے خود مرزا قادیانی کو سنائے اور اسے لکھ کر پیش کیے۔ مرزا قادیانی نے اس پر جزاک اللہ کہہ کر شاعر کو داد دی اور اس قطعہ کو اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ چنانچہ ملعون قاضی اکمل 22 اگست 1944ء کے الفضل میں لکھتا ہے:

(121) ''وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط

لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اُسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا، حالانکہ مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) اور اَعْوانُھُم موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے، بوثوق کہا جا سکتا ہے کہ سن رہے تھے اور اگر وہ اس سے بوجہ مرور زمانہ انکار کریں تو یہ نظم "بدر" میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اس وقت "بدر" کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں "الفضل" کی ہے، حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے محبانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔"

(روزنامہ الفضل قادیان، 22 اگست 1944ء، جلد 32، نمبر 196، صفحہ 6 کالم 1) (عکس صفحہ نمبر 679 پر)

View Proof

اس سے واضح ہے کہ یہ محض شاعرانہ مبالغہ آرائی نہ تھی، بلکہ ایک مذہبی عقیدہ تھا۔ جس کی مرزا قادیانی نے بذات خود نہ صرف تصدیق بلکہ تحسین کی تھی۔

رسولِ قدنی

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

(122) اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے، ترے قربان رسول قدنی
تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازش دودۂ سلمانؓ رسول قدنی

انت منی و انا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تری کیا شان رسول قدنی

عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں ناچیز سے انسان رسول قدنی

دستخط قادر مطلق تری مسلوں پہ کرے
اللہ اللہ ! یہ تری شان رسول قدنی

آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کشتوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

پہلی بعثت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

سر چشم تری خاک قدم بنواتے
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی

عرش بلقیس معانی ہے ترے قبضے میں
اس زمانہ کے سلیمانؑ رسول قدنی

(نغمہ اکمل از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی، صفحہ 167، روزنامہ اخبار الفضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30، 16 اکتوبر 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 680 اور 846 پر)

View Proof

مندرجہ بالا نظم بھی ملعون قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی کی ہے جس میں اس نے نبی کریم ﷺ، جن کو تمام مسلمان ان ﷺ کے شہر مبارک "مدینہ طیبہ" کی نسبت سے "رسول مدنی" کہتے ہیں، کی نقل اتارتے ہوئے مرزا قادیانی کی شان میں اس کے شہر "قادیان" کی نسبت سے "رسول قدنی" کے عنوان سے نظم لکھی۔

محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر

(123) ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“

(مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر 5، جلد 10، 17 جولائی 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 681 پر)

View Proof

حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے

(نعوذ باللہ و لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمرزائین)

(124) ”آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ ...... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور یہ تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔“

(مرزا قادیانی کا مکتوب، روزنامہ الفضل قادیان 22 فروری 1924ء) (عکس صفحہ نمبر 682 پر)

مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار...... مرزائی نوازوں پر لعنت بے شمار!

View Proof

روضہ رسول ﷺ کی توہین

(125) ”ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے، اس کے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی ﷺ کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حد و حساب نہیں، حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کی سو برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے، بلا لیا۔ اب بتاؤ محبت کس سے زیادہ کی۔ عزت کس کی زیادہ کی۔ قرب کا مقام کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 112 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 205 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 683 پر)

View Proof

وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟

(126) "اسی طرح اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی قتل کرتے ہیں، خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں، فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار برأت کرے۔ انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہوسکتی، وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں، جس کے بچانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے، سخت نادانی ہے......

وہ لوگ (غازی علم الدین شہید، ناقل) جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں، وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے، وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (راج پال کا) قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہوسکتا ہے جو اس کے پاس جاوے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی، لیکن قبل اس کے کہ وہ ملے، تمہیں چاہیے، خدا سے صلح کرلو۔ اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے (غازی علم الدین شہید کو) بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے۔"

(خطبہ جمعہ مرزا محمود خلیفہ قادیان مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان جلد 16 نمبر 82 صفحہ 8،9 مورخہ 19 اپریل 1929ء)

(عکس صفحہ نمبر 684 پر)

View Proof

تکمیل اشاعتِ ہدایت

(127) "چونکہ آنحضرت ﷺ کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا، اس لیے قرآن شریف کی آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں آنحضرت ﷺ کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت ﷺ کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا، اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا، سو اس فرض کو آنحضرت ﷺ نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی، ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لیے وسائل پیدا ہوگئے تھے۔"

(تحفہ گولڑویہ (حاشیہ) صفحہ 177 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 263 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 685 پر

View Proof

مرزا قادیانی کی تعلیم نوح کی کشتی

(128) ''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں، وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو، خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔''

(اربعین نمبر 4، صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 686 پر)

View Proof

مرزا قادیانی، تمام انبیا کا لباس

(129) ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے۔ مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا، انسانی طاقت کا کام نہیں۔ ہاں خدا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ، اس کوزے کا خاکہ درج کرتا ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جری اللہ فی حلل الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا ہے۔

اس فقرہ سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکتی۔ آپ ہر نبی کے ظل اور بروز تھے اور ہر نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جلوہ فگن تھیں۔ کسی نے آنحضرت ﷺ کے متعلق کہا اور کیا خوب کہا ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنکہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہی ورثہ آپ کے ظل کامل (مرزا قادیانی) نے بھی پایا۔ مگر لوگ صرف تین نبیوں کو گن کر رہ گئے۔ لیکن خدا نے اپنے کوزے میں سب کچھ بھر دیا۔"

(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 308 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 687 پر)

View Proof

اے مومنو! اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو

(130) "حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1903ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تشریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر میں مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی آ گئے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرنے لگے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب کو جوش آ گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگی۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو) اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمد احسن صاحب تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس وہاں سے اٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔"

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 30 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 688 پر)

View Proof

"احمد" سے مراد مرزا قادیانی

(131) "اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد ﷺ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشراً برسول

یاتی من بعد ی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد ﷺ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقتِ عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام صفحہ 673، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 300 پر) اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد ﷺ و احمد ﷺ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔"

(انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 689 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش

(132) "اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔"

(اربعین نمبر 14 صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 690 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کے کئی نام

(133) "پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام رکھے ہیں۔ حالانکہ کسی اور نبی نے اپنے کئی نام نہیں رکھے۔ اس لیے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا

العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعود کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مہدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہو گئی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام کم ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہیں، سوچیں اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔"

(انوار خلافت صفحہ 59 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 121 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 691، 692 پر)

View Proof

مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ

(134) "منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد"

ترجمہ: "میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 693 پر)

View Proof

اپنی وحی پر ایمان

(135) "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔"

(اربعین نمبر 4 صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 454 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 694 پر)

View Proof

قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی

(136) "انا اعطیناک الکوثر. فصل لربک و انحر. ان شانئک هو الابتر"

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات صفحہ 235 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 695 پر)

View Proof

(137) "انا اعطینک الکوثر یعنی ہم تجھے بہت سے اولاد تمند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گزر گئے اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور ان دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔"

(نزول المسیح صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 509 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 696 پر

View Proof

(138) "ورفعنا لک ذکرک"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 697 پر

View Proof

(139) "هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 698 پر

View Proof

(140) "وما ینطق عن الهوی. ان هو الا وحی یوحی."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 699 پر

View Proof

(141) "دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 700 پر

View Proof

(142) وقل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 292 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 701 پر

View Proof

(143) "وداعیا الی الله و سراجا منیرا"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 541 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 702 پر

View Proof

(144) "سبحان الذی اسری بعبده لیلا."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 63، 543 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 703 پر

View Proof

(145) "تبت یدا ابی لھب وتب"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 546 طبع چہارم ازمرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 704 پر)

View Proof

(146) "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم ازمرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 705 پر)

View Proof

(147) "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم ازمرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 706 پر)

View Proof

(148) "یاایھا المدثرقم فانذر وربک فکبر."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 39 طبع چہارم ازمرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 707 پر)

View Proof

اگر تجھے پیدا نہ کرتا......

(149) لولاک لما خلقت الافلاک.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525،طبع چہارم، ازمرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 708 پر)

View Proof

سب جانتے ہیں کہ یہ حدیث قدسی ہے اور اس کے مصداق صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہیں جبکہ ملعون مرزا قادیانی اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کرتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالٰی مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے مرزا، اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان وزمین اور جو کچھ اس میں ہے، کچھ پیدا نہ کرتا۔اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیائے کرام اور اولیائے عظام تشریف لائے اور انھیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا قادیانی کے طفیل سے ہوا۔یعنی تمام انبیا اور اولیا، مرزا قادیانی کے طفیلی اور زلہ ربا ہیں۔قادیانی عقیدہ کے مطابق اس میں حضور سرورِ عالم ﷺ بھی شامل ہیں۔(نعوذ باللہ)

روضۂ آدم اور مرزا قادیانی

(150) "روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 709 پر)

View Proof

آخری اینٹ کون؟

مرزا قادیانی نے نہ صرف رحمت عالم ﷺ کے مقابلہ میں نبوت کا اعلان کیا بلکہ حضور علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے عقائد باطلہ ونظریات فاسدہ کی بنیاد رکھی۔ مثلاً حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ نبوت بند ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ نبوت جاری ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جہاد جاری ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ جہاد بند ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مدار نجات میری ذات ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ مدار نجات میری ذات ہے۔ جو مجھے نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں۔" (بخاری، مسلم)

جبکہ مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں کہا:

(151) "پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچا وے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 178، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 710 پر)

View Proof

جس طرح شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کا مقابلہ کیا تھا، اسی طرح ملعون مرزا قادیانی ہر بات میں حضور نبی کریم ﷺ کا مقابلہ کرتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار

(152) ''حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا، اور اتم اور اکمل تھا۔ کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم دیا جاتا ہے اس میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور آپ ﷺ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے، معراج ہوا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 446، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 711 پر)

View Proof

(153) ''نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 712 پر)

View Proof

حضور نبی کریم ﷺ کی معراج یعنی حالت بیداری میں آسماں کی طرف جانا قرآن مجید، احادیث متواترہ، اقوال صحابہؓ اور جمہور علمائے کرام سے ثابت ہے۔ جید فقہا و مفسرین نے لکھا ہے کہ جو شخص حضور رحمت عالم ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کرے، وہ گمراہ اور پرلے درجے کا بدبخت ہے۔ یقیناً آنجہانی مرزا قادیانی ایسے ہی بدبختوں میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مردود اعتقاد سے ہر مسلمان کو اپنی پناہ میں محفوظ رکھے! (آمین)

کثیف جسم

(154) ''اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 713 پر)

View Proof

حضور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جسم اطہر مظہر نور الانوار تھا۔ آپ ﷺ جس طرح آگے دیکھتے تھے، اسی طرح آپ ﷺ پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ آپؐ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہ بیٹھتی تھی۔ اس لیے آپؐ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ لیکن مرزا قادیانی بدبخت نے آپؐ کے جسم اطہر کو کثیف لکھا ہے جو شان رسالت ﷺ میں بدترین توہین کے زمرے میں آتا ہے۔

گستاخ رسولؐ حرامی ہے

(155) ''اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ آپؐ کا دعویٰ کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپؐ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپؐ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہؓ آپؐ کی زندگی میں موجود تھے۔ پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپؐ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 208، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 714 پر)

View Proof

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نکات مرتب ہوتے ہیں: (استغفر اللہ، خاکم بدہن)

1- مرزا قادیانی بذات خود ''محمد رسول اللہ'' ہے۔ (نعوذ باللہ)

2- مرزا قادیانی خاتم الانبیاء ہے۔ (نعوذ باللہ)

3- مرزا قادیانی خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہے۔ سب نوروں میں سے آخری نور ہے۔ جو اسے چھوڑتا ہے، وہ بدقسمت ہے۔ مرزا قادیانی کے بغیر سب تاریکی ہے۔ (نعوذ باللہ)

4- مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

5- اللہ تعالیٰ نے قادیان میں ''محمد رسول اللہ'' کو مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ بھیجا۔ (نعوذ باللہ)

6- نبی کریم ﷺ کی صداقت کے لیے چاند گرہن لگا جبکہ مرزا قادیانی کی صداقت کے

لیے چاند اور سورج گرہن دونوں لگے۔(نعوذ باللہ)

-7 اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی پر عرش سے فرش تک درود بھیجتا ہے۔(نعوذ باللہ)

-8 حضور نبی کریم ﷺ پہلی رات کا چاند اور مرزا قادیانی چودھویں رات کا چاند ہے۔(نعوذ باللہ)

-9 حضور نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات جبکہ مرزا قادیانی کے 10 لاکھ معجزات ہیں۔(نعوذ باللہ)

-10 حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر قادیان میں آئے ہیں۔ جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مکمل طور پر دیکھنا ہو، وہ مرزا قادیانی کو قادیان میں دیکھ لے۔(نعوذ باللہ)

-11 قرآن مجید، مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا۔(نعوذ باللہ)

-12 ہر شخص ترقی کر کے محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔(نعوذ باللہ)

-13 حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی والا پنیر کھاتے تھے۔(نعوذ باللہ)

-14 حضور نبی کریم ﷺ اپنا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت تھا، وسائل نہ ہونے کی وجہ سے پورا نہ کر سکے۔ اب وہ فرض منصبی مرزا قادیانی نے پورا کیا۔(نعوذ باللہ)

-15 مرزا قادیانی کی تعلیم حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے۔ تمام انسانوں میں سے اب جو شخص مرزا قادیانی کی بیعت کرے گا، صرف اسی کی نجات ہوگی۔(نعوذ باللہ)

-16 مرزا قادیانی تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا۔(نعوذ باللہ)

-17 قرآنی آیت "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" میں احمد سے مراد مرزا قادیانی ہے۔(نعوذ باللہ)

-18 مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے خواہش کی۔(نعوذ باللہ)

-19 رحمۃ للعالمین سے مراد مرزا قادیانی ہے۔(نعوذ باللہ)

-20 حضور نبی کریم ﷺ کو جسمانی معراج نہیں ہوا تھا بلکہ وہ ایک کشف تھا۔(نعوذ باللہ)

-21 جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے، وہ حرامی ہے۔(بے شک)

اب قادیانی خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کیا تھا؟؟؟

✿.....✿.....✿

ثبوت حاضر ہیں!

انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین

Back

اللہ تعالیٰ کی رنگا رنگ مخلوقات میں انسان سب سے اعلیٰ و اشرف ہے، جسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ پھر گروہ انسانیت میں وہ سعادت مند بڑی عظمتوں کے حامل ہیں، جنہیں وحی ربانی کی تسلیم و اطاعت کا شرف حاصل ہوا اور اس گروہ مسلمین میں سے لاتعداد عظمتوں کے امین و حامل وہ ہیں جنہیں نبوت و رسالت کا تاج پہنایا گیا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی امانت کا امین قرار دیا اور سب سے بڑی نعمت سے نوازا۔ یہ گروہ پاک باز، انسان ہو کر بھی اتنا عظیم المرتبت ہے کہ معصومیت ان کے لوازم میں سے ہے۔ بچپن سے آخر تک ان کی تعلیم و تربیت اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی اور حفاظت میں ہوتی ہے کہ معمولی گناہ بھی ان کے گھر کا رخ نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مقدس وحی کے حامل اور اس کے مبلغ ہوتے ہیں۔ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اس کی تبلیغ کرتے اور اف تک نہیں کرتے، چاہے اس راستہ میں ان کا جسم آرے سے چیرا جائے۔ نبی اور رسول ایسی اعلیٰ ترین خوبیوں، صلاحیتوں اور اوصاف حمیدہ کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر عش عش کر اٹھتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں سے یہ بھی ہے کہ جس طرح ہم اپنے آقا حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لا کر مسلمان کہلوانے کے حق دار ہوئے ہیں، ایسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے تمام انبیاء و رسل پر ایمان لانا بھی نہایت ضروری ہے۔ ہر لحاظ سے ان کا احترام لازم ہے۔ کسی رسول یا نبی کی شان میں ادنیٰ سی بھی گستاخی موجب کفر و ارتداد ہے۔ لیکن قادیان کے شیطان مجسم مرزا قادیانی نے اس گروہ پاک باز کو جس طرح یاد کیا، ان کی توہین و تحقیر کی اور اپنے ناپاک وجود کو ان سے برتر قرار دیا، وہ اس کے واضح کفر کا بین ثبوت ہے۔ اس شیطنت آمیز تحریرات کی نقل و مطالعہ کسی شریف انسان کے بس کا روگ نہیں لیکن ضرورت و مجبوری سے انہیں لکھا جا رہا ہے۔

نبی کی تحقیر غضب الٰہی کا موجب

(156) ''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔............ کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 390، مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 390 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 715 پر

View Proof

تمام انبیا سے اجتہاد میں غلطی ہوئی

(157) ''میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 135، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 716 پر

View Proof

رسولوں کی وحی میں شیطانی کلمہ

(158) ''دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 717 پر

View Proof

چار سو نبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی

(159) ''ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی

(عکس صفحہ نمبر 718 پر

View Proof

تمام انبیا کا مجموعہ

(160) ”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمدؐ ہوں۔“

(حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 719 پر)

View Proof

(161) ”میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار“

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 720 پر)

View Proof

بقول شخصے: ”پھر اس پر بھی غور کیجیے کہ مرزا قادیانی ابراہیم ہے تو اسماعیل بھی ہے۔ مرزا قادیانی اسحاق ہے تو یعقوب اور یوسف بھی ہے۔ تاریخ اسلام میں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کے رشتے بتلائے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاق خدا نے عطا فرمائے تھے، حضرت اسحاق کے ہاں حضرت یعقوب عطا کیے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہیتے بیٹے تھے۔ اب دیکھیے کہ ان کا شجرہ نسب کیا کہتا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام باپ، حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق ان کے بیٹے اور آئندہ نسل چلتی چلتی حضرت یعقوب سے حضرت یوسف تک پہنچتی ہے۔ اس شجرہ نسب کے مطابق اگر مرزا قادیانی ابراہیم ہے، اگر مرزا قادیانی اسماعیل ہے، اگر مرزا قادیانی اسحاق ہے، اگر مرزا قادیانی یعقوب اور یوسف ہے تو ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی بیک وقت باپ بھی ہے، بیٹا بھی ہے، تو پوتا بھی ہے اور پڑپوتا بھی ہے۔ تو کوئی صاحب! جو مسئلہ تناسخ آواگون

کے ماہر ہوں، اس طالب حق کو بتائیں کہ یہ کیا گورکھ دھندہ ہے؟"

مرزا قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں

(162) "میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ ان کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت ﷺ کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔"

(کشتی نوح صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 721 پر)

View Proof

مرزا قادیانی، ہزار نبیوں پر بھاری

(163) "خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 722 پر)

View Proof

حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت

(164) "دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ تھا جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا۔ اس لیے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے رو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گذشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے، اپنی جسمانی خلقت کے رُو سے جوڑا پیدا ہوگا۔ یعنی آدم صفی اللہ کی طرح مذکر اور مونث کی صورت پر پیدا ہوگا اور خاتم الاولاد ہوگا کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دورہ حقیقتِ

آدمیہ ختم ہو، وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندۂ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ 496 میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے، مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گزرے، منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا، خدا سے براہ راست ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی اور وہ اُن علوم اور اسرار کا حامل ہوگا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنی مذکر اور مونث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ ان کے ساتھ ایک مونث بھی پیدا ہوئی تھی یعنی حضرت حوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ ابتدا میں جوڑا پیدا کیا، مجھے بھی اس لیے جوڑا پیدا کیا کہ تا اوّلیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے۔"

(تریاق القلوب صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 478 تا 480 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 723 تا 725 پر)

View Proof

حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ

(165) ”جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا میری پیدائش بھی توام ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا میری نسبت بھی وہ وحی الٰہی نازل ہوئی جو یہ ہے۔ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا. قال انی اعلم مالا تعلمون. اور جس طرح آدم کے لیے سجدہ کا حکم ہوا، میری نسبت بھی وحی الٰہی میں یہ پیشگوئی ہے۔ یخرون علی الاذقان سجداً ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین.“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 260 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 726 پر)

View Proof

حضرت آدم علیہ السلام کی توہین

(166) (ترجمہ) ”اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انھیں تمام ذی روح انس و جن پر سردار، حاکم اور امیر بنایا جیسا کہ آیت اسجدو الادم سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر شیطان نے انھیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوا دیا اور حکومت اس اژدہے کی طرف لوٹائی گئی۔ اس جنگ و جدال میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی اور جنگ کبھی اس رخ اور کبھی اس رخ ہوتی ہے اور رحمٰن کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے نیک انجام ہے۔ اس لیے اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تا کہ آخر زمانہ میں شیطان کو شکست دے اور یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا تھا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 312 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 727 پر)

View Proof

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

(167) ”موسیٰؑ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے۔ کوئی عیسائی نہیں کہتا کہ برا کام کیا۔“

(نور القرآن صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 353 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 728 پر)

View Proof

حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت

(168) "خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 137، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 729 پر)

View Proof

حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت

(169) "پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 730 پر)

View Proof

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

(170) "وہ نشان جو ظاہر ہونے والے ہیں، وہ موسیٰ نبی کے نشانوں سے بڑھ کر ہوں گے۔"

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 519 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 731 پر)

View Proof

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت

(171) "اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا جیسا کہ فرمایا سلام علی ابراھیم صافیناہ و نجیناہ من الغم. واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی. قل رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین. یعنی سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہ اے میرے خدا، مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا اکیلا نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہتیرے اس نسل سے برکت پائیں گے۔ اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور

اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا غلام احمد قادیانی) جو بھیجا گیا، تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ، اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔ اور جیسا کہ آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائے گا۔ ایسا ہی یہ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔"

(اربعین نمبر 3 صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 420، 421 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 732، 733 پر)

View Proof

مرزا قادیانی بلندی کے مینارہ پر

(172) "اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 734 پر)

View Proof

پرلے درجہ کی بے غیرتی

(173) "علاوہ اس کے ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیے کہ مسیح موعود تمام انبیاء کا مظہر ہے جیسا کہ اس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء اس لیے اس کے آنے سے گویا امت محمدیہ میں تمام گذشتہ نبی پیدا کیے گئے پس نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بڑھ کر رہا کیونکہ علاوہ ان نبیوں اور رسولوں کے جو توریت کی خدمت کے لیے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے اس امت میں وہ تمام نبی بھی مبعوث کیے گئے جو موسیٰ سے پہلے گزر چکے تھے بلکہ خود موسیٰ بھی دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب کچھ مسیح موعودؑ کے وجود باجود میں پورا ہوا۔ پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لا نفرق

بعض احد من رسلہ میں داؤدؑ اور سلیمانؑ، زکریاؑ اور یحییٰؑ کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 117، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 735 پر)

View Proof

ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے

(174) "انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آدم نیز احمد مختار
در برم جامۂ ہمہ ابرار
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

ترجمہ

1- "اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔

2- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔

3- خدا نے ہر نبی کو (کمالات و معجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔

4- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

5- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 736، 737 پر)

View Proof

نبوت کا قادیانی تصور

(175) ''مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔''

(تریاق القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 280,279 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 738، 739 پر)

View Proof

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے یہ نکتے سامنے آتے ہیں:

1- دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اجتہاد میں غلطی نہ کی ہو۔ (نعوذ باللہ)

2- انبیاء اور رسولوں کی وحی میں کبھی شیطانی کلمہ بھی داخل ہو جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

3- ایک دفعہ 400 نبیوں کی پیش گوئی جھوٹ ثابت ہوئی۔ (نعوذ باللہ)

4- مرزا قادیانی تمام انبیا کا مظہر اور مجموعہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

5- مرزا قادیانی کے معجزات اگر ہزار نبیوں پر تقسیم کیے جائیں تو اس سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔

6- حضرت آدم علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)

7- جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کا حکم ہوا، اسی طرح مرزا قادیانی کے لیے بھی سجدے کا حکم ہوا۔ (نعوذ باللہ)

8- مرزا قادیانی کی آمد سے ہر نبی زندہ ہو گیا اور ہر رسول مرزا قادیانی کی قمیض میں چھپا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)

9- ایک چوہڑا جو زانی، شرابی اور چور ہو، مردار کھاتا اور گوہ اٹھاتا ہو، اس کا خاندان بدکار اور نجس ہو، اس کی دادیاں اور نانیاں زناکار ہوں، ایسا شخص بھی نبی اور رسول بن سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

ثبوت حاضر ہیں!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

Back

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام میں سے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام والتسلیم اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا، ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی، ایسی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں ان کا کوئی دوسرا مقابل نہیں۔ بقول شخصے: عیسائی اور قادیانی اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام اور بی بی مریم علیہ السلام سے ہمیشہ جو ولولہ انگیز محبت کا اظہار کرتے آئے ہیں، اس کا منبع قرآن حکیم ہی ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمان مسیح علیہ السلام کا نام زبان پر لانے سے پہلے حضرت اور بعد میں علیہ السلام کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور جو مسلمان بھی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام ان مؤدبانہ الفاظ کے بغیر ادا کرتا ہے، اسے گستاخ سمجھا جاتا ہے۔ عیسائیوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کا نام حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک سے پانچ گنا زیادہ مرتبہ مذکور ہے یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام (25) مرتبہ اور حضرت محمد ﷺ کا نام (5) مرتبہ۔" اگرچہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (25) مرتبہ براہِ راست نام مذکور ہے لیکن اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں انھیں کئی ایک مؤدبانہ القابات دیے گئے ہیں۔ مثلاً ابن مریم (بمعنی مریم کا بیٹا) مسیح علیہ السلام (عبرانی مسایا) جس کا انگریزی میں کرائسٹ ترجمہ کیا گیا۔ عبداللہ (اللہ کا بندہ یا خادم) رسول اللہ (اللہ کا پیغمبر)۔

اس کے علاوہ قرآن مجید میں ان کو کلمۃ اللہ، خدا کی رُوح اور خدا کی نشانی جیسے کئی اور پیارے القابات سے بھی یاد کیا گیا اور جن کا ذکر قرآن مجید کی پندرہ سورتوں پر محیط ہے۔ قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کا ذکر انتہائی مؤدبانہ انداز سے کیا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان پچھلے چودہ سو سال سے ان کے اس بلند پایہ مقام کی قدر و منزلت کرتے چلے

آئے ہیں۔ اور ان سے بھولے سے بھی اس میں کوئی کمی سرزد نہیں ہوئی ہے۔ سارے قرآن مجید میں کوئی ایک لفظ، جملہ یا مقام بھی ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کی تحقیر ہوتی ہو اور جسے ایک حاسد ترین عیسائی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن قادیانی بھی قابل اعتراض سمجھتا ہو۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سات معجزات درج ہیں:۔

1- حضرت مریمؑ والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بشارت ہونا کہ تجھے خدا کی طرف سے بیٹا عطا ہوگا۔

2- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مہد میں کلام کرنا یعنی بحالت شیر خوارگی جبکہ گویائی کی طاقت نہیں ہوتی، اپنی والدہ کی تصدیق فرمائی۔

4- مٹی کی مورتیں بنا کر ان کو پھونک مار کر اللہ کے حکم سے اُڑانا۔

5- اندھے مادر زاد کو بینا کرنا، کوڑھی کو اچھا کرنا، گھر میں جو رکھا ہو یا جو کچھ کوئی گھر سے کھا کر آئے، اس کو بتا دینا۔

6- مردہ کو زندہ کرنا۔

7- زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور کفار کے ہاتھ سے قتل ہونا نہ مصلوب ہونا۔

مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات کا انکاری ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہوسکتی کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرات انبیاؑ میں سے یقین نہیں کرتا یا ان سے کوئی خاص عداوت رکھتا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مغضوب و مردود قوم یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی پاک دامن و عفت ماب والدہ محترمہ سیدتنا مریم صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا رضوانہ، پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔۔۔ انہیں اذیت پہنچائی۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنائے اور تکلیف و اذیت کے حوالہ سے جو ہوسکا، انہوں نے کیا۔ صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزا قادیانی نے دُہرایا اور اپنے گستاخ و بے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف وہ بہتان طرازیاں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرما اٹھی ہو۔ یہ بدزبانی اور دوں نہادی جس کا رویہ ہو،

اسے شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔

کئی سال بیشتر حکومت نے موجودہ شناختی کارڈوں کی جگہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کرنے کا پروگرام بنایا۔ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس نئے کارڈ پر بلڈ گروپ اور مذہب کا خانہ بھی ہونا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟ مجلس کے اس مطالبہ کی تمام دینی جماعتوں نے نہ صرف حمایت کی بلکہ بھرپور انداز میں تحریک کا ساتھ بھی دیا۔

مذہب کا اظہار فخر کی علامت ہے۔ اگر مذہب کا اظہار شرمندگی کا باعث بنتا ہے تو اس پر لعنت بھیج کر اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ یہودیوں کو اپنے یہودی ہونے پر فخر ہے، عیسائیوں کو اپنے عیسائی ہونے پر فخر ہے، مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور ہر مسلمان لاکھوں کے مجمع میں ڈنکے کی چوٹ پر اپنے دین کا اظہار کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے، خواہ اس کے لیے اسے کوئی بھی قربانی کیوں نہ دینا پڑے۔ آئین اور تعزیرات پاکستان کی رُو سے قادیانی خود کو مسلمان کہہ سکتے اور نہ اپنا مذہب اسلام کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ڈھٹائی کی حد دیکھیے کہ قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلم کہتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں، اس لیے آئین اور قانون کی رُو سے قابل تعزیر ہیں۔ حکومت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا، جس پر پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ قادیانیوں نے اس مطالبہ کی منظوری کو اپنی موت سمجھا، لہٰذا انہوں نے عیسائی اقلیت کو ورغلایا اور پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کر دی۔ پاکستان میں اسلام دشمن سیکولر لابیاں امریکی سفیر کی سرپرستی میں حسب سابق ان کی حمایت میں کھل کر میدان میں آ گئیں، جس کے نتیجے میں حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم کر دیا۔ اس کامیابی پر عیسائی اور قادیانی اقلیت نے خوب جشن منایا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے عیسائی اقلیت کو استعمال کر کے پاکستان اور بیرون ملک اپنے مذہب کی تبلیغ کی راہ ہموار کی۔ عیسائی اقلیت سے تعلق رکھنے والوں کے لیے یہ بات لمحہ فکریہ ہے!

مسیحی برادری جو آج کل قادیانیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے، ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات اور عقائد کو ملاحظہ کرے کہ کیا وہ ان کی

حمایت کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کر رہی ہے یا ناراضی؟ قادیانیت کے جال میں پھنسنے والے اور ان سے نرم گوشہ رکھنے والے مسلمان بھی ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟ قادیانیوں کی ان گستاخانہ عبارات پر کاش آسمان سے ان پر پتھروں کی بارش برستی اور وہ نیست و نابود ہو جاتے!

اعتراف عظمت

(176) ''ہم اس بات کے لیے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شانِ بزرگ کے برخلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔''

(ایام الصلح [ٹائیٹل پیج] صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 228 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 740 پر)

View Proof

خبیث لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتیں لگاتے ہیں

(177) ''آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں۔''

(نزول المسیح (ضمیمہ) صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 741 پر)

View Proof

نعوذ باللہ

(178) ''وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا۔ اور پکڑا گیا اور صلیب

پر کھینچا گیا۔"

(ست بچن صفحہ 141 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 265 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 742 پر)

View Proof

(179) "عیسیٰ بن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 743 پر)

View Proof

(180) "ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر (بقول عیسائیوں) وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بدقسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدررو ہے، پیدا ہو کر ہر یک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا اور بشری آلودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی، جس سے وہ بیٹا باپ کا بدنام کنندہ ملوث نہ ہو۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 368 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 440 (حاشیہ) از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 744 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے

(181) "آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔"

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 745 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی

(182) "نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے،

یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔"

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 746 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

(183) "عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔"

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 747 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

(184) "سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 154، 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254، 255 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 748، 749 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر و فریب

(185) "آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔"

(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 750 پر)

View Proof

(186) ”مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 751 پر)

View Proof

(187) ”یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ سچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔“

View Proof

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 752 پر)

حالانکہ قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ بڑے واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ (دیکھئے آل عمران: 49، 50) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا انکار کرنا کفر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے اختیار کیا۔

(188) ”یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لیے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی در حقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی، جیسے سامری کا گوسالہ۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 753 پر)

View Proof

(189) ”ماسواء اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں، ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 155، 156 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255، 256 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 754، 755 پر)

View Proof

(190) ''مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں، جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257، 258 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 756، 757 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے

(191) ''جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔''

(چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 758 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں

(192) ''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں، اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔''

(اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 759 پر)

View Proof

(193) ''یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مُردہ خدا ہے، اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہموزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو تیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنھوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مُردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے؟ کیا ہمیشہ قحط نہیں

پڑتے؟ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا؟ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا، محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے۔ اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں۔"

(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 288 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 760 پر)

View Proof

(194) "مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دُور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے، مری پڑے گی، لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑیں گے۔ اور اس سے زیادہ تر قابلِ افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 761 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے

(195) "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح حاشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 762 پر)

View Proof

بقول مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، اس جگہ "پیا کرتے تھے" صیغہ ماضی استمراری کے ہیں اور ہمیشگی پر دال ہیں۔ یعنی (نعوذ باللہ) ہمیشہ پیا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی چونکہ خود ٹانک وائن شراب پیتا تھا۔ اس لیے اس نے اپنے لیے جواز پیدا کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹا الزام لگا دیا۔

شراب کی تخم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی

(196) ''پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑھ ہے۔اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔''
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 423،طبع جدید،از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 763 پر)

View Proof

شراب اور افیون

(197) ''ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔''
(نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434،435 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 764،765 پر)

View Proof

شراب اور خدائی کا دعویٰ

(198) ''یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بدنتیجہ ہے۔''
(ست بچن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 766 پر)

View Proof

مسیح کا چال چلن

(199) ''مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ایک کھاؤ پیو۔شرابی،نہ زاہد نہ عابد،نہ حق کا پرستار،متکبر،خود بین،خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''
(نور القرآن صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 387 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 767 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں

(200) ''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔''

(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 768 پر)

View Proof

(201) ''ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے۔ کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے، کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشہ کر رہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔ اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کمبخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے۔ اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔''

(نور القرآن صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 769 پر)

View Proof

شراب اور فاحشہ عورتیں

(202) ”لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“

(دافع البلاء مقدمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 770 پر)

View Proof

(203) ”مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی ......

مفتی محمد صادق صاحب جو کتاب سنایا کرتے ہیں جس میں مشہور عورت کا اور مشہور یہودی عاشق سلومی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلومی مشہور کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔ اس لیے اس مشہور نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بنایا گویا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک نوبت پہنچائی ......

ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملتی ہے، تیل بالوں کو لگاتی ہے، بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ مہنت کی طرح بیٹھے ہوئے مزے سے سب کرواتے جاتے ہیں...... ان کو کنجریوں سے کیا تعلق تھا۔ اور اگر کہو کہ اس کنجری نے توبہ کی تھی تو کنجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی ہیں۔ ایک طرف پھر موڑھے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں...... پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑھ ہے۔ اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 422، 423، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 771، 772 پر)

View Proof

حرام کار عورتوں کے خمیر سے!

(204) ”اور نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھلاتا ہے کہ خدا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بنت سبع اور تمر اور راحاب جیسی حرام کار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں ابنیت کا

حصہ رکھتا تھا، خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں جیسے خسرہ چیچک، دانتوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں، وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آ گئی مگر چونکہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ تھا اور خدائی طاقتیں ساتھ نہیں تھیں، اس لیے دعویٰ کے ساتھ ہی پکڑا گیا۔"

(ست بچن صفحہ 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 297، 298 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 773، 774 پر)

View Proof

کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا!

(205) "یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا، اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا۔ اول تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا۔ پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی، یہاں تک کہ استاد جوان لڑکیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں، اور کوئی منع نہیں کرتا۔ شیرینیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری ناک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔ اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو۔ نہ منہ کو۔ یہ یسوع صاحب کی تعلیم ہے۔ کاش! ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا۔"

(نورالقرآن صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 417 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 775 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سؤروں کا شکار

(206) "میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور لوگ اس کو ملنے کے لیے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سور مارنے کے لیے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح

ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی آمد سے تو سانسیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں، مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا۔"

(سیرت المھدی جلد 3 صفحہ 291، 292 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 776، 777 پر)

View Proof

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سؤر بھی کھایا تھا؟

(207) "سچ ہے "عیسائی باش ہر چہ خواہی بکن۔" سور کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں، یہاں تک کہ اس کا چھونا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اس نے کبھی سؤر بھی کھایا تھا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 373 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 778 پر)

View Proof

اخلاقی تعلیم؟

(208) "پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا، اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بڑے بڑے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلا دے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انھوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟"

(چشمہ مسیحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 779 پر)

View Proof

دماغ میں خلل

(209) ''آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔''

(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 780 پر)

View Proof

دیوانہ

(210) ''یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔''

(ست بچن صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 295 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 781 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان

(211) ''مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔''

(نورالقرآن صفحہ 17، 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392، 393 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 782، 783 پر)

View Proof

پہلے مسیح سے بڑھ کر

(212) ''خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''

(دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 784 پر)

View Proof

پیٹ میں باتیں

(213) ”یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا قادیانی کے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 785 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

(214) ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے“

(دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 786 پر)

View Proof

(215) ”اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تابہ نہد پا بمنبرم“

View Proof

(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 787 پر)

ترجمہ: میں (مرزا) حسب بشارت آ گیا ہوں عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر قدم رکھے۔

(216) ”دنیا میں بہت سے نبی گزرے ہیں مگر ان کے شاگرد محدثیت کے درجہ سے آگے نہیں بڑھے سوائے ہمارے نبی صلعم کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے، ایک (مرزا قادیانی) نے نبوت کا بھی درجہ پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیح ناصری جیسے اولوالعزم نبی پر اسے فضیلت دی۔“

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ 257 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 568، از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 788 پر)

View Proof

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام

(217) ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں''۔

(راز حقیقت صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 171 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 789 پر)

View Proof

(218) ''وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے، دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں''۔

(توضیح مرام صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 790 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے، اس سے ہرگز توقع نہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی عامیانہ زبان استعمال کرتا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محض اس لیے کردار کشی کی ہے کہ وہ ان کی بلند پایہ شخصیت کو مسخ کر کے آنے والے مسیح کے طور پر اپنی جگہ بنانا چاہتا تھا تاکہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو کر ان کی آمد ثانی کو بھول جائیں اور اسے (یعنی مرزا قادیانی کو) مسیح موعود تسلیم کر لیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا توہین آمیز عبارات کے بارے میں قادیانیوں کا کہنا ہے کہ یہ عبارات انجیل سے لی گئیں ہیں جبکہ مرزا قادیانی انجیل و توریت کے بارے میں لکھتا ہے۔

توریت و انجیل تحریف شدہ ہیں

(219) ''میں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرف و مبدل ہو گئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے''۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 4 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 791 پر)

View Proof

(220) ''سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو

چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 266 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 792 پر)

View Proof

(221) "غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں، ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 142 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 793 پر)

View Proof

مرزا قادیانی مزید اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں

(222) "ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے، وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کیے ہیں۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 794 پر)

View Proof

شمع قربت بجھ گئی یہ کس نے ٹھنڈی سانس لی
ہائے ہمدردی کے پردے میں اندھیرا ہو گیا

مرزا قادیانی فراموش کر گیا کہ یہودیوں کے ہاں حضرت مسیح علیہ السلام گردن زدنی تھے اور ہمارے ہاں وہ ایک اولوالعزم رسول ہیں۔ کیا ایک مسلمان کے لیے مناسب ہے کہ وہ یہودیوں کا ہم آہنگ ہو کر ایک جلیل المرتبت پیغمبر کے خلاف زبان کھولے؟ یہودی تو ہمارے حضور پرنور ﷺ کو بھی گالیاں دیتے ہیں، کیا ہم (نعوذ باللہ) اس معاملے میں بھی ان کی تقلید کریں؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

یہودیوں کی پیروی

(223) ''جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بدطریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔''

(چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 337 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 795 پر)

View Proof

اگر عیسائیوں کے لیے یہود کے ''طریق بد'' کی پیروی نامناسب تھی تو مرزا قادیانی کے لیے اسی پیروی کا جواز کہاں سے نکل آیا۔''

حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی نہیں دے سکتا

(224) ''مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔''

(تریاق القلوب صفحہ 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 491 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 796 پر)

View Proof

میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے ایک ہی ہیں

(225) ''میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔''

(تحفہ قیصریہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 797 پر)

View Proof

(226) ''خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا، یعنی ایک شخص جو عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہمرنگ ہے۔''

(کشف الغطاء صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 192 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 798 پر)

View Proof

(227) ''اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔''
(کشتی نوح صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 799 پر)

View Proof

(228) ''مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے۔''
(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 800 پر)

View Proof

(229) ''حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔''
(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 26 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 801 پر)

View Proof

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں

(230) ''اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے، اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے، گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔''
(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 802 پر)

View Proof

میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں

(231) ''میں ایسے شخص کو جو عورت کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے، بہت ہی بڑا گنہگار اور ناپاک انسان سمجھتا ہوں۔ مگر ہاں میرا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اس الزام سے پاک ہے۔ اس نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔

اگرچہ خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے۔ تاہم میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اسے بارہا دیکھا ہے۔ ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اس لیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 251، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 803 پر

View Proof

عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی

(232) ''اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

(کشتی نوح صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 804 پر

View Proof

مرزا قادیانی کے ان مذکورہ بالا دعووں کے باعث سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے اپنی تحریروں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جن نازیبا اور غیر اخلاقی الزامات کی بوچھاڑ کی ہے، کیا وہ خود اس کی زد میں نہیں آتا؟؟؟

اعتراف

(233) ''کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 805 پر

View Proof

(234) ''کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو۔ اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔''

(ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 806 پر)

View Proof

(235) ''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔''

(براہین احمدیہ (ضمیمہ) حصہ پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 807 پر)

View Proof

اہم نکات

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ:۔

1- مرزا قادیانی، حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔

2- مرزا قادیانی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی فطرت باہم متشابہ ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔

3- مرزا قادیانی کے جسم میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی روح سکونت کرتی ہے۔

4- مرزا قادیانی اخلاق کے لحاظ سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ہمرنگ ہے۔

5- مرزا قادیانی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو حالت بیداری میں کئی دفعہ دیکھا اور ملاقات کی۔ دونوں نے ایک ہی پیالہ میں کھایا۔

6- مرزا قادیانی کو ہر پہلو سے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی ہے۔

7- مرزا قادیانی کو حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ پہنایا گیا۔

8- مرزا قادیانی حضرت عیسٰی علیہ السلام کا اوتار ہے جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی روحانی شکل، خو اور طبیعت پر بھیجا گیا۔

لہٰذا ان حوالہ جات کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ صورتِ حال منظر عام پر آتی ہے کہ خود:

1- مرزا قادیانی اپنی ماں کے پیٹ میں 9 ماہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا

اور گندی راہ سے پیدا ہوا۔

2- مرزا قادیانی نے تمام عمر ذلت، رسوائی، ناتوانی اور خواری دیکھی۔

3- مرزا قادیانی نے ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدرو ہے، پیدا ہو کر ہر قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا۔

4- مرزا قادیانی کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر غصہ میں آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتا تھا۔

5- مرزا قادیانی کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

6- مرزا قادیانی شراب پیتا تھا۔ بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

7- مرزا قادیانی شرابی اور کبابی تھا۔ چال چلن بھی خراب تھا۔

8- مرزا قادیانی کی 3 دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے ناپاک خون سے اس کا جنم ہوا۔

9- مرزا قادیانی فاحشہ اور کنجریوں سے میل جول رکھتا تھا۔ ان سے اپنے جسم پر تیل ملواتا تھا۔ آپ خود سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟

10- مرزا قادیانی کے بدن میں حرام کار عورتوں کا خمیر تھا۔

11- کاش مرزا قادیانی دنیا میں نہ آیا ہوتا کیونکہ اس کی تعلیمات کی وجہ سے بدکاری اور زناکاری میں اضافہ ہوا۔

12- مرزا قادیانی سور کا گوشت کھاتا تھا۔

13- مرزا قادیانی مرگی کی وجہ سے دیوانہ ہو گیا تھا۔

14- مرزا قادیانی مردانہ صفات سے محروم تھا، یعنی ہیجڑا تھا۔

۞……۞……۞

ثبوت حاضر ہیں!

حضرت مریم علیہا السلام کی توہین

Back

حضرت مریم علیہا السلام، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔ قرآن حکیم میں حضرت مریم کا بنت عمران (التحریم:12) اور ''اخت ھارون'' کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی ولادت اور ابتدائی حالات کا ذکر سورۂ آل عمران میں آیا ہے اور بعد کے حالات، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا مفصل ذکر، سورۂ مریم میں آیا ہے، جو حضرت مریم ہی کے نام سے منسوب ہے۔

عمران کی اولاد نہ تھی۔ ان کی بیوی حنہ بنت فاقوذ، جو بعد میں حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ بنیں، بانجھ تھیں۔ ایک روز حنہ نے ایک پرندے کو دیکھا، جو اپنے بچے کی چونچ بھر رہا تھا۔ دل پر چوٹ لگی اور بچے کی آرزو سے بیتاب ہو گئیں۔ بے ساختہ بارگاہ ایزدی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور تھوڑے ہی عرصے بعد وہ امید سے ہو گئیں۔ اس حالتِ امید میں انھوں نے یہ نذر مانی کہ وہ ہونے والے بچے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیں گی، چنانچہ قرآن عزیز میں ہے:

(ترجمہ) ''اللہ اس وقت سن رہا تھا جب عمران کی بیوی کہہ رہی تھیں کہ میرے رب کریم! میں اس بچے کو، جو میرے پیٹ میں ہے، تیری نذر کرتی ہوں، وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہوگا، میری اس پیشکش کو قبول فرما، تُو سننے اور جاننے والا ہے۔ پھر جب وہ بچی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا: رب کریم! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہو گئی ہے حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا، اللہ کو اس کی خبر تھی اور......لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا، میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔'' (آل عمران:35 تا 36)

علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ ام مریم نے بچی کے پیدا ہونے پر تاسف کا اظہار اس

لیے کیا کہ اس زمانے میں یہود بیت المقدس کی خدمت کے لیے اپنی نرینہ اولاد ہی وقف کیا کرتے تھے۔ حنہ نے بچی کا نام مریم رکھ دیا۔ سریانی میں اس کے معنی خادم کے ہیں۔ البیضاوی، الخازن اور النسفی نے اس کے معنی عابدہ اور خادمہ کے تحریر کیے ہیں۔ حنہ نے اپنی نذر کی نیت کو نہ بدلا، البتہ مریم چونکہ سدانت اور کاہنوں کے سے فرائض انجام نہ دے سکتی تھی، اس لیے اسے زہد و عبادت کے لیے وقف کر دیا اور اس بچی کے لیے اور اس کی آئندہ اولاد کے لیے بارگاہ ایزدی میں یہ دعا کی کہ رب کریم انھیں شیطان مردود کے فتنے سے محفوظ رکھے۔ یہ دعا سب سے بڑا ہدیہ اور تحفہ ہے، جو کوئی ماں اپنی جگر گوشہ کے لیے پیش کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ام مریم کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی اس دعا کو بھی شرف قبول بخشا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے۔ "**مامن مولود یولد الا مسه الشیطان حین یولد فیستهل صارخا من مسه ایاه الا مریم و ابنها**" یعنی ہر بچے کی پیدائش پر شیطان بچے کو مس کرتا ہے تو اس کے مس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے، مگر مریم اور ابن مریم اس کے مس سے محفوظ رہے ہیں۔

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی اس دعا کو قبول ہونے اور ان کے بہترین ہاتھوں میں تربیت پانے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: "چنانچہ اس کے رب کریم نے اس لڑکی کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرما لیا اور اسے بڑی اچھی صفات سے آراستہ کر کے پروان چڑھایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو اس کا متکفل بنا دیا۔" (آل عمران: 37)

جب حضرت مریم علیہا السلام سن رشد کو پہنچ گئیں اور بیت المقدس کی عبادت گاہ (ہیکل) میں ایک حجرے میں جسے یہود کے ہاں محراب کہا جاتا ہے، شب و روز عبادت میں مشغول رہنے لگیں اور جب کبھی حضرت زکریا علیہ السلام خبر گیری کے لیے ان کے پاس جاتے تو ان کے ہاں اللہ کی نعمتیں پاتے: "یعنی زکریا علیہ السلام جب کبھی ان کے پاس محراب میں جاتے تو ان کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے، پوچھتے، مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتیں: اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔" (آل عمران: 37)

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کو عفیفہ، پاکباز اور اپنے زمانے کی سیدۃ نساء العالمین بیان کیا ہے۔ ان کے زہد و عبادت کا ذکر کرتے ہوئے ان کے علو مرتبت کے

بارے میں یہ بتایا ہے کہ فرشتے ان کے پاس آتے تھے: ''اور (اس وقت کو یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم علیہا السلام سے آ کر کہا: اے مریم! اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاکیزگی عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لیے چن لیا۔ اے مریم علیہا السلام! اپنے رب کی تابع فرمانی کرنا، اس کے آگے سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔'' (آل عمران: 42 تا 43) ابن کثیر نے غیر معمولی اہمیت اور عظمت وفضیلت رکھنے والی خواتین کے بارے میں متعدد احادیث نقل کی ہیں، چنانچہ عورتوں میں سے حضرت مریم علیہا السلام، حضرت خدیجہؓ بنت خویلد، حضرت فاطمہؓ بنت محمد ﷺ اور آسیہؓ امراۃ فرعون کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عظمت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید ان لحات کا بھی ذکر کرتا ہے جب کنواری مریم کو فرشتوں نے بیٹے کی خوشخبری سنائی تو وہ حیرت واستعجاب کا پیکر بن کر رہ گئیں: ''جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں معزز اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا، لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی او نیکو کاروں میں ہوگا۔ یہ سن کر مریم بولی: پروردگار! میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا، مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔'' (آل عمران: 45 تا 47)

حضرت مسیح علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ذکر مفصل طور پر سورۂ مریم میں ہوا ہے اور قرآن حکیم نے اتنی صراحت کے ساتھ معجزانہ ولادت کا ذکر کیا ہے کہ کسی قسم کا کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔ یہود ونصاریٰ نے چونکہ ولادت مسیح علیہ السلام سے متعلق بہت سے بے سروپا قصے مشہور کر رکھے تھے اس بنا پر سورہ مریم میں ولادت مسیح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) ''اور اے نبی ﷺ اس کتاب میں مریم علیہا السلام کا حال بیان کرو، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرقی جانب گوشہ نشین ہو گئی تھی اور پردہ ڈال کر ان سے چھپ کر بیٹھی تھی، اس حالت میں، ہم نے اس کے پاس اپنے خاص فرشتے کو بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں نمودار ہو گیا۔ مریم علیہا السلام یکا یک بول اٹھی کہ اگر تو کوئی خدا ترس آدمی ہے تو میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس نے کہا: میں تو تیرے رب

کا فرستادہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریم نے کہا: میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکار عورت بھی نہیں ہوں۔ فرشتے نے کہا: ایسا ہی ہوگا۔ تیرا رب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے بہت آسان ہے اور ہم یہ اس لیے کریں گے کہ اس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت، اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ مریم علیہا السلام کو اس بچے کا حمل رہ گیا اور اس حمل کو لیے ہوئے ایک دور کے مقام پر چلی گئی۔ پھر زچگی کی تکلیف نے اسے کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا۔ وہ کہنے لگی: کاش میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور میرا نام ونشان نہ رہتا۔ فرشتے نے پائنتی سے اس کو پکار کر کہا: غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ رواں کر دیا ہے اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا: تیرے اوپر تر و تازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی پس تو کھا، پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے تو اس سے کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کے لیے روزے کی نذر مانی ہے، اس لیے آج میں کسی سے نہ بولوں گی۔ پھر وہ اس بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے: اے مریم! یہ تو نے بڑا پاپ کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن، نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی۔ مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا: ہم اس سے کیا بات کریں جو گھوارے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے۔ بچہ بول اٹھا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا اور مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی رہوں اور زندگی بھر کے لیے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جب کہ میں پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں اور جبکہ میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں۔ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم اور یہ ہے اس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔" (مریم: 12 تا 34)

امام رازیؒ کے بقول حضرت مریم علیہا السلام کو معمول کے مطابق مدت حمل گزارنی نہ پڑی، بلکہ نفخ کے فوری بعد ولادت مسیح عمل میں آ گئی۔

یہاں مناسب ہوگا کہ حضرت مریم علیہا السلام سے متعلق یہودی اور نصرانی تصور کا بھی مختصر سا جائزہ لے لیا جائے۔ سورۃ النساء میں یہود کے گھناؤنے کردار کا ذکر کرتے ہوئے قرآن عزیز نے بتایا ہے کہ انھوں نے دیگر سنگین جرائم کے ارتکاب کے ساتھ ساتھ اس جرم کا بھی ارتکاب کیا کہ حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان لگایا۔

"یعنی یہود اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا۔" جیسا کہ سورۂ مریم میں مذکور ہوا ہے۔ یہود کو ابتدا میں حضرت مریم علیہا السلام پر شبہ گزرا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ثبوت جب ان کے گہوارے میں معجزانہ کلام سے انھیں مل گیا تو ایک محیرالعقول عظیم شخصیت کے بارے میں یہودیوں کو کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ رہا۔ چنانچہ انھوں نے نہ تو عفیفہ مریم علیہا السلام پر تیس برس کے عرصے میں تہمت لگائی اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی ناجائز ولادت کا طعن کیا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر تیس برس ہو گئی اور انھوں نے نبوت کے کام کی ابتدا کی اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی تعلیم پیش کی تو یہود جو مسیح منتظر سے عسکری توقعات وابستہ کیے ہوئے تھے، ان کے مخالف ہو گئے، اور انھوں نے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زبان طعن دراز کی بلکہ ان کی پاکباز والدہ پر بہتان عظیم کے مرتکب ہوئے۔ اس وقت سے یہودی لٹریچر میں حضرت مریم علیہا السلام سے عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا انکار کیا جاتا ہے، نیز اس امر کو بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو کوئی اعلیٰ روحانی مقام حاصل نہ تھا، بلکہ وہ بھی موروثی گناہ کے داغ سے بچ نہ سکی تھیں۔

جہاں تک نصرانیوں کا تعلق ہے وہ حضرت مریم علیہا السلام کا غلو کی حد تک احترام کرتے ہیں۔ ان کے آرٹ، میوزک اور ادب میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ عیسائیوں کے ہاں مریم Mary کی شخصیت تدریجاً ارتقا پذیر ہوئی ہے جس کا اندازہ ان القابات سے لگایا جا سکتا ہے جو وقتاً فوقتاً انھیں دیے جاتے رہے ہیں، مثلاً کنواری ماں (Virgin Mother)، حوا ثانی (Second Eve)، مادر خداوند (Mother of God)، عذرا (Ever Virgin) وغیرہ (تفصیل کے لیے دیکھیے: "The New Encyclopaedia Britannica" شکاگو 1974، 6:662)

اس بارے میں ایک خاص بات یہ قابل ذکر ہے کہ خود اناجیل میں حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں یہ ادب واحترام مفقود نظر آتا ہے۔

قرآن حکیم جو خدا کا محفوظ اور ابدی کلام ہے اور جس کی روش وقتی وسیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہے، یہود کی روش اور نصاریٰ کے موقف کی واضح تردید کرتا ہے۔ یہود اور نصاریٰ نوں کے مقامات لغزش کی نشاندہی بھی کرتا ہے، اس میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک ، زاہدہ، عفیفہ، عابدہ، سیدہ نساء العالمین، فرشتوں سے مکالمہ کرنے والی اور رب کریم سے

مناجات کرنے والی اعلیٰ روحانی شخصیت کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (دیکھیے آل عمران: 36، 37، 42، 45) سورۂ مائدہ میں انھیں صدیقہ کہا گیا ہے۔ سورۃ الانبیا میں حضرت مریم علیہا السلام کا تابناک کردار ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: یعنی وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اسے اور اس کے بیٹے کو دنیا بھر کے لیے نشانی بنا دیا۔ (الانبیاء: 91)

سورۃ التحریم کی ایک جامع اور بلیغ آیت میں حضرت مریم علیہا السلام کا کردار ایک عظیم روحانی شخصیت کی صفات حسنہ سے آراستہ و مزین پیش کیا گیا ہے: یعنی (اور اللہ تعالیٰ) عمران کی بیٹی مریم علیہا السلام کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔ (التحریم: 12)

(ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

بقول جناب احمد دیدات ''قرآن مجید کا پورا ایک باب سورۃ مریم حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہے۔ ایسا بلند پایہ مقام بی بی مریم علیہا السلام کو بائبل میں بھی حاصل نہیں ہے۔ رومن کیتھولک کی 73 اور پروٹسٹنٹ کی 66 کتابوں میں سے ایک کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام بی بی مریم علیہا السلام یا ان کے بیٹے حضرت یسوع علیہ السلام کے نام سے منسوب ہو۔ آپ کو بائبل میں متی، مرقس، لوقا، یوحنا، پطرس، پولوس اور ایسے ہی بیسیوں گمنام ناموں سے منسوب کتابیں تو ملیں گی۔ لیکن کوئی ایک واحد کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کی والدہ بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہو۔''

حضرت مریم علیہا السلام ولیہ اور صدیقہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمانی جمال اور علمی و عملی کمال عطا فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ ''مرد تو بہت سارے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم صاحب کمال ہوئی ہیں اور تمام عورتوں پر عائشہ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو سارے کھانوں پر حاصل ہے۔''

حضرت مریم علیہا السلام کو بہت ساری وہبی خصوصیات کی بنا پر اپنے زمانے کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی۔ جو لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ تابع

فرمان اور عبادت گزار ہوتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نماز میں اتنا طویل قیام فرماتی تھیں کہ ان کے قدموں میں ورم آ جاتا تھا۔

قارئین کرام! آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت مریم علیہا السلام کی شان اور عظمت ملاحظہ فرمائی کہ وہ کس قدر اعلیٰ خوبیوں اور روشن سیرت سے آراستہ تھیں۔ مگر آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اس عظیم روحانی شخصیت کا ذکر جس بازاری زبان میں کیا، اسے پڑھ کر ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آیئے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں کیا ہرزہ سرائی کی؟

حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت ؟؟؟

(236) ''مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا: ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے، جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں ''بھرجائی کاہیے سلام آ کھناں واں!'' جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔''

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 230 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 808 پر

View Proof

حضرت مریم کی اولاد؟

(237) ''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔''

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 809 پر

View Proof

حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح؟

(238) ''اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔''

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 810 پر)

View Proof

حضرت مریم صدیقہؓ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق

(239) ''پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلاتکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔''

(ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 811 پر)

View Proof

نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ)

(240) ''مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ

کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔"
(چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355، 356 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 812، 813 پر)

View Proof

قارئین کرام: مرزا قادیانی نے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی پاکباز شخصیت پر جو بہتان تراشی کی ہے، وہ سراسر جھوٹ ہے۔ جھوٹ کے بارے مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں

(241) "وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔"
(تحفہ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 814 پر)

View Proof

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے

(242) "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 815 پر)

View Proof

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے ثابت ہوا:

1- مرزا قادیانی کنجر اور ولد الزنا سے بھی بدتر ہے کیونکہ (بقول مرزا قادیانی) ایسے لوگ جھوٹ بولنے سے شرماتے ہیں۔

2- مرزا قادیانی نے جھوٹ بول کر گوہ کھایا۔

ثبوت حاضر ہیں!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین واہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین

Back

حضرات انبیائے علیہم الصلوۃ والسلام جیسے مبارک اور پاک طینت افراد کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا، وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے۔ ان کی تربیت اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ سے بذریعہ وحی کروائی۔ صحابہ کرامؓ کے دل نور ایمان سے روشن، پیشانیاں سجود عاشقانہ سے مزین، قلب حب خدا اور حب رسولؐ سے سرشار، زبانیں ذکر الٰہی سے تر و تازہ اور اعضا اطاعت الٰہی سے مہکتے تھے۔ اسی لیے ہر مسلمان کے لیے اسوہ صحابہؓ کو اپنانا اور ان کے نقوشِ قدم کی پیروی کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ قرآن عزیز اس پاک باز جماعت کو ''اللہ کی جماعت'' قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ فلاح اور کامیابی اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیفکیٹ سے نوازا اور جنت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ حضور نبی مکرم، رسول رحمت، خاتم النبیین ﷺ نے اس جماعت راشدہ کو آسمانِ ہدایت کے ستارے قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی چاہے پیروی کر لو، ہدایت پا جاؤ گے۔'' (مشکوۃ شریف) مزید ارشاد فرمایا ''خبردار ان کو اذیت پہنچانا، مجھے اذیت پہنچانا ہے، اور مجھے اذیت پہنچانا، اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔'' ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابی کو گالیاں نہ دو، اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مٹھی بھر صدقہ کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ مٹھی کے نصف کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتے ہیں، تم کہو لعنت ہے تمہاری بدکلامی پر۔'' (ترمذی شریف)

اہل بیتؓ عظام کا نسب نہایت پاکیزہ و عالی ہے۔ وہ تمام لوگوں میں سے بہتر، برگزیدہ اور پاکباز ہیں۔ ان کے حق میں قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں اور کئی احادیث

نبویہ ان کی شان میں وارد ہوئیں۔ وہ طیب شجر نبوی کی مقدس شاخیں ہیں جن سے اللہ تعالٰی نے ہر آلائش کو دور کر دیا ہے اور ان کا تزکیہ کیا ہے۔ اسلام کی سربلندی کے لیے ان کی خدمات، اسلامی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کے احترام، توقیر اور ان کی محبت کے لائق اور مستحق ہیں۔ ہر مسلمان اہل بیتؓ سے محبت اپنے لیے سرمایۂ حیات سمجھتا ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس گروہ صفا پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالٰی، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے بدبختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درسگاہِ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار اور اہل بیت عظام کے خلاف اپنی گز گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں۔ ایسے ہی نامرادوں میں ایک آنجہانی مرزا قادیانی ہے جس کی سوقیانہ زبان اور بدبختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں:۔

نادان صحابی

(243) ''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 285 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 816 پر)

View Proof

حضرت ابوہریرہؓ کی توہین

(244) ''جیسا کہ ابوہریرہؓ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 817 پر)

View Proof

(245) ''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابوہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 410 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 818 پر)

View Proof

(246) ''بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابوہریرہ)...... اکثر باتوں میں ابوہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اس کو یہی دھوکہ لگا تھا اور آیت و ان من اھل الکتب الا لیومنن به قبل موته کے ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 819 پر

View Proof

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی توہین

(247) ''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا، وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 396، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 820 پر

View Proof

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین

(248) ''ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔''

(قادیانی ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ء 3/2 صفحہ 57 احمدیہ انجمن اشاعت اسلام)

(عکس صفحہ نمبر 821 پر

View Proof

قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین ابوبکرؓ ہے

(249) ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا مجھے ایک کام درپیش ہے، دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے

ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں اور دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھتی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔"

(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 37 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 822 پر)

View Proof

خلیفہ راشد حضرت علیؓ کے بارے میں مرزا قادیانی زبان دراز کرتے ہوئے لکھتا ہے:

زندہ علی، مردہ علی

(250) "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 400، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 823 پر)

View Proof

نواسہ رسول ﷺ اور شہید کربلا حضرت امام حسینؓ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

حضرت امام حسینؓ کی توہین

(251) "اور انہوں نے کہا اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 824 پر)

View Proof

مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں فرق

(252) "اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے، کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 181 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 825 پر)

View Proof

(253) ''اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔''

(اعجاز احمدی صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 193 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 826 پر)

View Proof

پس فرق نہایت ظاہر ہے۔ عاشقان رسول ﷺ دیکھیں کہ مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ تمہارا حسینؓ یعنی ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ تمہارا ہے۔ کیا کوئی مسلمان اس طرح کہہ سکتا ہے؟ حضرت امام حسینؓ کے عالی مقام کے بارے میں بے حد گستاخانہ زبان استعمال کرتے ہوئے مزید لکھا:

(254) ''تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسینؓ) کا ڈھیر ہے۔'' (نقلِ کفر کفر نباشد)! مرزا قادیانی پہ لعنت بے شمار۔

(اعجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 827 پر)

View Proof

کربلا کی سیر

(255) ''کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم''

ترجمہ: ''میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسینؓ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔''

(نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 828 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سو حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر

(256) ''شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ' یا

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ۔ حضرت امام حسین ولی تھے نگران کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹتا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیا موجود تھے۔ اسلام اپنی شان و شوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہو سکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، جو ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی۔ نہیں۔ اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسین کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسین سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کیا محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسین فوت ہوئے تھے؟ نہیں۔ مگر کوئی ہے جو کہے۔ محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسین کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہوگا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ مجھ پر تو ہر لحہ سوسو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔"

(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)

(عکس صفحہ نمبر 829 پر)

View Proof

حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر

(257) "اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔۔"

(دافع البلاء صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 830 پر)

View Proof

عبداللطیف قادیانی کی فضیلت

(258) "امام حسینؓ کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب (قادیانی) کی شہادت ہے جنھوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 364، طبع جدید، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 831 پر)

View Proof

(259) "صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی نسبت حضرت اقدس نے فرمایا کہ وہ ایک اسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کا واقعہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 496، طبع جدید، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 832 پر)

View Proof

حضرت امام حسینؓ کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے

(260) ”غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے، وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 654، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 833 پر)

View Proof

آبروئے کائنات، خاتون جنت، جگر گوشۂ رسولؐ، سیدہ طاہرہ، حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی عظمت و شان سے کون واقف نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک فاطمۃ الزہرہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ و حسینؓ دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔“ (ترمذی) کتب صحاح میں حضرت بتولؓ کے بے شمار فضائل و محاسن موجود ہیں۔ آپ کی جلالت شان اور مقام معصومیت کے متعلق سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے وسط عرش سے منادی، ندا کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنے سروں کو جھکا دو اور اپنی آنکھوں کو بند کر لو کہ فاطمہؓ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائے۔ اس وقت ستر ہزار حوریں ان کے ہمراہ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گی۔“ لیکن بدبخت ملعون مرزا قادیانی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں نہایت دل آزار اور نہایت گستاخانہ بکواس کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شرمناک توہین

(261) جگر گوشہ رسول ﷺ، سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی ذات پاک کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے، ہمارا قلم اسے لکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ اگر کسی نے یہ بکواس دیکھنی ہو تو ملعون مرزا قادیانی کی کتاب کا حوالہ درج ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 11 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 834 پر)

View Proof

پنج تن ؓ کی توہین

(262) ”میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیّدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے“

(درثمین اُردو صفحہ 29 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 835 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کی بیوی......ام المومنین؟

(263) ”ام المومنین“ کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے سن کر فرمایا:

”اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بنا پر کیے جاتے ہیں، ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانونِ قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں؟“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 555، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 836 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کے 313 صحابی

(264) ”میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا

ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں؟ تب ہم تینوں برادران مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کیے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے "مع اہل بیت" کے الفاظ بھی زائد کیے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 97-1896ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق 313 اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 40 تا 45۔"

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 128 از مرزا بشیرالدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 837 پر)

View Proof

سیّد کون؟

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود لفظ "سید" کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(265) "اب جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی۔ اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی اتباع میں داخل ہوگا۔ اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔"

(قول الحق صفحہ 32 مندرجہ انوارالعلوم جلد 8 صفحہ 80 از مرزا بشیرالدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 838 پر)

View Proof

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ:

1- بعض صحابہ کرامؓ نادان تھے۔ (نعوذ باللہ)

2- حضرت ابوہریرہؓ غبی تھے۔ ان کے قول کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دینا چاہیے۔ (نعوذ باللہ)

3- حضرت ابوہریرہؓ قرآن مجید کے ایسے الٹے معنی کرتے تھے کہ جس سے سننے والے کو

ہنسی آتی تھی۔(نعوذ باللہ)

4- حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ اس قابل بھی نہ تھے کہ وہ آنجہانی مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھول سکیں۔(نعوذ باللہ)

5- آنجہانی مرزا قادیانی کے پہلا خلیفہ حکیم نورالدین کو حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی حیثیت حاصل ہے۔(نعوذ باللہ)

6- زندہ علی (مرزا قادیانی) کی موجودگی میں مردہ علی چھوڑ دیں۔(نعوذ باللہ)

7- مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں بہت فرق ہے کیونکہ مرزا قادیانی کو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔(نعوذ باللہ)

8- مرزا قادیانی خدا کا کشتہ ہے اور حضرت امام حسینؓ (اسلام کے) دشمنوں کا کشتہ ہیں۔(نعوذ باللہ)

9- مرزا قادیانی کستوری کی خوشبو ہے جبکہ حضرت امام حسینؓ............ (نعوذ باللہ)

10- مرزا قادیانی ہر وقت کربلا کی سیر کرتا ہے۔ 100 حضرت حسینؓ ہر وقت اس کی جیب میں ہیں۔(نعوذ باللہ)

11- 100 حضرت حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر ہے۔(نعوذ باللہ)

12- مرزا قادیانی کے مرید عبداللطیف قادیانی کی ہلاکت حضرت امام حسینؓ کی شہادت سے بڑھ کر ہے۔(نعوذ باللہ)

13- پنج تنؓ سے مراد مرزا قادیانی کی اولاد ہے۔(نعوذ باللہ)

14- مرزا قادیانی کی بیوی ام المومنین ہے۔(نعوذ باللہ)

15- مرزا قادیانی کے ساتھی صحابہ کرام ہیں۔(نعوذ باللہ)

16- اب سید صرف وہ کہلوائے گا جو مرزا قادیانی کی بیعت میں داخل ہوگا۔ پرانا رشتہ (حضور نبی کریم ﷺ کا) کام نہیں آئے گا۔(نعوذ باللہ)

ثبوت حاضر ہیں!

قرآن و سنّت کی توہین

Back

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جہاں سلسلہ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ پر کردیا، وہاں مختلف اوقات میں آسمانی کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ اس سلسلہ کتب کی آخری کڑی قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب مبین پوری انسانیت کے لیے قیامت تک رحمت، ہدایت اور شفا ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ کی حفاظت وصیانت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے زبان آور، دم بخود رہ گئے اور اس کی کوئی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لا سکے۔

یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوا رہی ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی کی سرپرست برطانوی سرکار نے اسے مٹانے کی عجیب احمقانہ تدابیر کیں لیکن ہمیشہ منہ کی کھائی۔ ''عربی مبین'' میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالمقابل قادیانی گنوار نے وحی والہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر و بالا قرار دیا اور جابجا فخریہ اس کا اظہار کیا، وہ ایسی ناروا جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجب نہیں! قرآن کے بالمقابل خرافاتی الہام کے لیے مرزا کی تحریرات دیکھیں اور سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہنی توازن خراب تھا؟

قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا

(266) ''انا انزلناہ قریباً من القادیان''

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 839 پر

View Proof

مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مندرجہ بالا عبارت قرآن مجید کی آیت ہے اور قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ یہ آیت قرآن مجید کے کس پارہ اور رکوع میں درج ہے؟ قادیانی قیامت تک ہمارے اس سوال کا جواب نہ دے سکیں گے۔ قادیانیوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے اس عبارت کے ذریعے قرآن مجید میں تحریف کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور ایسا کرنے والا ملحد اور کافر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا:

قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ملحد اور کافر ہے

(267) ''ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 840 پر)

View Proof

لیجیے! مرزا قادیانی خود اپنے ہی عقیدہ اور الہامی تحریر سے جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر ہو گیا ہے۔ اب مزید کسی فتوے کی ضرورت نہیں رہی۔ مولانا محمد رفیق دلاوریؒ اپنی کتاب میں مرزا قادیانی کی عظمت قرآن کے حوالہ سے ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:

☐ ''مرزا قادیانی کے مجھلے صاحبزادہ میاں بشیر احمد نے سیرۃ المہدی، جلد اوّل کے دو مقامات (ص 236 و 252) پر مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی کا ذکر کیا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم مرے کالج سیالکوٹ میں عربی، فارسی اور اردو کے پروفیسر اور علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے استاد تھے۔ یاد رہے کہ علامہ مرحوم دراصل سیالکوٹ کے باشندہ تھے۔ لیکن عرصہ دراز سے لاہور میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ سیرۃ المہدی جلد اوّل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی میر حسن صاحب مسیح قادیاں کے خاص سیالکوٹی احباب میں سے تھے۔ اسی بنا پر ایک

مرتبہ بشیر احمد صاحب نے سیرۃ المہدی کی تالیف کے وقت ان سے اپنے باپ کے وہ حالات دریافت کیے جو مرزا قادیانی کے قیام سیالکوٹ کے دوران میں ان کے علم و مشاہدہ میں آئے تھے۔ چنانچہ اس استدعا کے بموجب انھوں نے مرزا قادیانی کے چشم دید حالات لکھ بھیجے۔ چونکہ مولوی صاحب خدانخواستہ مرزائی نہیں تھے، اس لیے قرینہ ہے کہ انھوں نے ہر قسم کے بھلے برے حالات بے کم و کاست لکھ بھیجے ہوں گے لیکن بشیر احمد صاحب نے ان میں سے صرف مفید مطلب چیزیں انتخاب کر لی ہوں گی۔ مثلاً مولوی میر حسن صاحب کا مندرجہ ذیل بیان جو ایک سیالکوٹی پروفیسر صاحب نے خاکسار راقم الحروف سے بیان کیا ''سیرۃ المہدیٰ'' میں درج نہیں ہے اور نہ اس قسم کے واقعات کے اندراج کی کوئی توقع ہو سکتی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مولوی میر حسن مرحوم کے سامنے مسیح قادیان کے سوانح حیات جو کسی مرزائی گم کردۂ راہ نے ترتیب دیے ہوں گے، پڑھے جا رہے تھے، ان میں لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کے دل میں قرآن پاک کی بڑی عظمت تھی۔ یہ سن کر مولوی میر حسن صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ''ہاں عظمت قرآن کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تلاوت کا جو قرآن تھا، اس میں مرزا قادیانی نے خاتمہ قرآن پر یعنی سورۂ ناس کے اختتام پر قوت باہ کا ایک نسخہ لکھ رکھا تھا۔'' (رئیس قادیان صفحہ 55، 56 از مولانا محمد رفیق دلاوریؒ)

قادیان کا نام قرآن مجید میں

(268) مرزا قادیانی نے ایک کشف میں دیکھا کہ قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے۔ مرزا قادیانی چونکہ نبوت و رسالت کا دعویدار ہے، اس لیے اس کے کشف پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کیا کیجیے کہ مسلمانوں کے قرآن میں قادیان کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا کشف ملاحظہ فرمائیں:

''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔

تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 841 پر)

View Proof

(269) "خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون اور کہتا ہوں کہ ادنی الارض سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 842 پر)

View Proof

کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ قرآن مجید کی کس سورہ یا رکوع میں یہ آیت موجود ہے جس میں قادیان کا نام درج ہے؟ قادیانی کہتے ہیں کہ یہ کشف ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی کا کشف اور خواب وحی ہوتا ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کو چاہیے، اب ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کشفی آیت کو قرآن کے متن میں شامل کر لیں۔ لیکن یہ ایسا کبھی نہیں کر سکیں گے کہ درحقیقت کسی قادیانی کا مرزا قادیانی پر سچا ایمان ہی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کشف کی اہمیت کے بارے میں کہتا ہے:

ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے

(270) "حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا، صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بالآخران کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔"

(حقیقت المہدی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 442 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 843 پر)

View Proof

الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر

(271) ''الہام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔...... یہی ایک صداقت تو اسلام کے لیے وہ اعلیٰ درجہ کا نشان ہے جو قیامت تک بے نظیر شان و شوکت اسلام کی ظاہر کر رہا ہے یہی تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر مذہب والوں میں پائی نہیں جاتیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 178 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 844 پر)

View Proof

قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا

(272) ''ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہؐ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 845 پر)

View Proof

''تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن، رسول قدنی''

(273) ''تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازش دودۂ سلمانؓ رسول قدنی
آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی''

(روزنامہ الفضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30 مورخہ 16 اکتوبر 1922ء)(عکس صفحہ نمبر 846 پر)

View Proof

20 سپارے

(274) "خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو (سپارے) سے کم نہیں ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 847 پر

View Proof

میں قرآن کی طرح ہوں

(275) "ما انا الا کالقران و سیظھر علی یدی ماظھر من الفرقان."

میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 848 پر

View Proof

قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں

(276) "قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 77 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 849 پر

View Proof

مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح

(277) "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 850 پر

View Proof

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ اپنی نمازوں اور عبادات میں مرزا قادیانی کی وحیاں

اور الہامات کیوں نہیں پڑھتے؟ جبکہ مرزا قادیانی نے اسے قرآن کے مساوی قرار دیا ہے۔

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے

(278)

"آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطاء
ہمچوں قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیںست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد بروِ القاء
واں یقین کلیم بر تورات
واں یقین ہائے سید سادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

ترجمہ: "جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔

قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔

خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔

جو یقین عیسیٰؑ کو اپنی وحی پر، موسیٰؑ کو توریت پر اور حضور ﷺ کو قرآن مجید پر تھا، میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 851، 852 پر)

View Proof

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں! (معاذ اللہ)

(279) ”قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے، ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر اُن پر لعنت بھیجتا ہے۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان شر الدواب عنداللّٰہ الذین کفروا. ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر کہا اور ابوجہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کیے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 853، 854 پر)

View Proof

احادیث رسول ﷺ کی توہین

(280) ”میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 855 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے......

(281) ”جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے، کون اس کو روکتا ہے۔“
(اعجاز احمدی (نزول المسیح) صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 109 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 856 پر)

View Proof

اہم نکات

آنجہانی مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں کا خلاصہ یہ ہے کہ:

1- قرآن مجید قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) میں نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)

2- قادیان کا نام قرآن مجید میں ہے۔ (نعوذ باللہ)

3- قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)

4- خدا کا کلام مرزا قادیانی پر اس قدر نازل ہوا کہ اس سے 20 سپارے تیار ہو جائیں۔ (نعوذ باللہ)

5- مرزا قادیانی قرآن ہی کی طرح ہے۔ (نعوذ باللہ)

6- قرآن شریف، مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں۔ (نعوذ باللہ)

7- مرزا قادیانی پر نازل ہونے والے الہامات قرآن کی طرح ہیں۔ (نعوذ باللہ)

8- قرآن شریف گندی گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)

9- جو حدیث مرزا قادیانی کی وحی کے مطابق نہیں، وہ ردی کی ٹوکری میں پھینک دینی چاہیے۔ (نعوذ باللہ)

10- جب انسان حیا چھوڑ دیتا ہے تو بکواس کرتا رہتا ہے۔

ثبوت حاضر ہیں!

حرمین شریفین کی توہین

Back

انوار و تجلیات، فیوض و برکات، عقیدت و افتخار کے لحاظ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دو ایسے روحانی و نورانی مراکز ہیں جن کی روئے زمین پر نظیر نہیں ملتی۔ مکہ فضیلتوں کا شہر ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا وہ گھر ہے جسے ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام نے مل کر از سرِ نو بنایا۔ اس شہر میں انبیا کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہی وہ شہر ہے جس کی اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں قسمیں کھاتا ہے۔ یہی وہ شہر ہے جسے مختلف محبوب ناموں سے کبھی بلدالامین، کبھی ام القریٰ اور کبھی حرم امن کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس شہر کو ارض قرآن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بیت اللہ میں پڑھی جانے والی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم ﷺ کا روضہ اقدس ہے جو مرجع خلائق ہے۔ کل روئے زمین پر ایسے آستانہ جود و کرم کی مثال نہیں ملتی۔ یہاں شاہ و گدا سبھی بھکاری ہیں۔ اس سرزمین کی فضیلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی مٹی کے ذروں نے رحمت عالم ﷺ کی قدم بوسی کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سرزمین کی معراج قسمت کہ امام الانبیا ﷺ اسی میں پردہ نشین ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، حضرت ابن عمرؓ، حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، اسے چاہیے کہ وہیں مرے، اس لیے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میں اس کا گواہ بنوں گا۔" (ترمذی، ابن ماجہ) حج بیت اللہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے جو سچے عشق اور صادق جنون کا سفر ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے بندے اپنی نیازمندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص امتیوں کے لیے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس مبارک سفر کا ایک حصہ ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں گنبد خضریٰ کی بہاروں سے فضا گلفام ہے۔

ستر ہزار ملائکہ روزانہ درود وسلام کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں ہر دن عید اور ہر شب شب سعید ہے۔

سراجاً منیرا نگار مدینہ

تجلی مکہ بہار مدینہ

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دل حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کے دونوں شہروں کے بارہ میں بغض اور عداوت سے بھرا پڑا تھا۔ وسائل کے باوجود اس کا ارتدادی جذبہ اور زندیقیت اسے مکہ اور مدینہ نہ لے جاسکی اور نہ اسے مراکز مہر و وفا کا دیدار ہی کرنے کی توفیق ہوئی۔ مرزا قادیانی کے زمانہ حیات (1891ء) میں معروف سیرت نگار قاضی سلمان منصور پوریؒ نے فرمایا تھا کہ احادیث کی رُو سے حضرت مسیح علیہ السلام حج کریں گے، عمرہ کریں گے، مدینہ طیبہ میں حاضری دیں گے اور نزول کے پینتالیس سال بعد فوت ہو کر روضہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔ مرزا قادیانی خود کو مسیح کہتا ہے لیکن:

☐ ’’میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیشگوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔‘‘ (تائید اسلام صفحہ 116)

اس اعلان کے پندرہ سال بعد تک آنجہانی مرزا قادیانی زندہ رہا مگر اسے حرمین کی حاضری سے قدرت نے محروم رکھا۔ جس طرح حضور رسالت مآب ﷺ کے مقابل مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی اور خانہ ساز نبوت کا ڈھونگ رچایا، اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرکز قادیان کو مکہ و مدینہ سے برتر ثابت کرنے میں مختلف نوعیت کے دعوے کیے۔

آیئے بوجھل دل کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی جیسے شاطر، فریبی اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی! اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی شرمناک توہین کی۔

قرآن شریف میں تین شہروں کے نام

(282) ’’اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان

فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔"

(ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 40 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 857 پر)

View Proof

مسجد اقصیٰ کی توہین

(283) "مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ "

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 858 پر)

View Proof

(284) "والمسجد الاقصے المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان"
مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بنایا۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 25 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 859 پر)

View Proof

(285) "معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصےٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصےٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 860 پر)

View Proof

(286) قادیان کی عبادت گاہ کے بارے میں مرزا قادیانی کو الہام ہوا:

"وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ امِنًا."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 82، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 861 پر)

View Proof

یہ قرآن مجید کی آیت ہے (آل عمران:97) جو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو اس میں داخل ہو گیا، اسے امن مل گیا۔ لیکن مرزا قادیانی اسے قادیان میں اپنی عبادت گاہ پر منطبق کر رہا ہے۔

قادیان کی فضیلت

(287) "لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا۔ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 862 پر)

View Proof

(288) "زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے"

(درثمین صفحہ 56 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 863 پر)

View Proof

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ

(289) "حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا، وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔"

(حقیقۃ الرؤیا صفحہ 46 طبع اوّل از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 864 پر)

View Proof

قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں

(290) ''اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی اُم قرار دیا ہے۔ اس لیے اب وہی بستی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پیئے گی۔''
(حقیقۃ الرویاء صفحہ 45 طبع اوّل از مرزا بشیرالدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 865 پر)

View Proof

قادیانی جلسہ، حج کی طرح

(291) ''آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا، آج احمدیوں کے لیے دینی لحاظ سے حج تو مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی، وہ انھیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے، جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لیے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے، حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے، وہ سالانہ جلسہ پر ہی آ کر اٹھاتے ہیں۔''
(برکات خلافت صفحہ 5، طبع اوّل از مرزا بشیرالدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 866 پر)

View Proof

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے:۔

-1 قرآن شریف میں قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) کا نام موجود ہے۔
-2 مسجد اقصیٰ سے مراد مرزا قادیانی کی عبادت گاہ ہے جو قادیان میں واقع ہے۔
-3 یہی وہ مسجد ہے کہ سفر معراج میں پہلے حضور نبی کریم ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک گئے۔
-4 قادیان کی عبادت گاہ کو بیت اللہ شریف کا درجہ حاصل ہے۔
-5 قادیان میں جانا نفلی حج سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔
-6 مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے، اب ہدایت و فیض صرف قادیان سے ملے گا۔
-7 قادیان روحانی طور پر تمام بستیوں کی ماں ہے۔
-8 قادیان کا جلسہ حج کی طرح ہے۔

ثبوت حاضر ہیں!

اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم وعُلمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی توہین

Back

حضرات اولیائے عظام اور علمائے کرام، اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہایت بیش قیمت حصہ ہے۔ ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان وتقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا و آخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لیے ہیں۔ اہل علم کے لیے قرآن وسنت میں جا بجا تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ علم نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے کسی کو حصہ ملنا بڑی ہی سعادت ہے۔ علمائے کرام کی توہین و تذلیل کو حضور نبی کریم ﷺ نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن صد ہزار حیف مرزا قادیانی مردود پر کہ اس نے قریب العہد اور قریب العصر نامور علما وصلحا کا نام لے لے کر انہیں مغلظات سنائیں اور برا بھلا کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے؟ حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس کمینے شخص کو نبی بنا کر بیٹھے ہیں!!!

پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت

(292) ”مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 92 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 867 پر)

View Proof

مرزا قادیانی، خاتم الاولیا

(293) ”اور وہ خاتم الانبیا ہیں اور میں خاتم الاولیا ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 868 پر)

View Proof

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین

(294) ”سلطان عبدالقادر، اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے، اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں۔ اور میری اطاعت کا جوآ اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 599 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 869 پر)

View Proof

(295) ”حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادرؒ صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپؒ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرے کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قد ناپیں۔ پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 16 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 870 پر)

View Proof

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی توہین

پاسبان ختم نبوت، تاجدار گولڑہ شریف حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کے رد میں ایک معرکتہ الآراء کتاب ”سیف چشتیائی“ لکھی اور اسے مرزا قادیانی کو بھجوایا۔ مرزا قادیانی اسے پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اول فول بکنے لگا۔ اس نے کہا:

(296) ”مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر

لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 871 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کی ذہنی حالت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ قادیانی عقائد کے مخالفانہ کتاب ملنے پر اس نے نہ صرف پیر صاحب کو برا بھلا کہا بلکہ اس پورے علاقے اور اس کے مکینوں کو بھی ملعون قرار دے ڈالا۔ جبکہ قادیانی جماعت کا نعرہ ہے: "محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں۔"

(297) "دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام وکمال کتاب کا خود چور ثابت ہوگیا اور نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں۔ کیوں پیر جی اب اجازت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ لعنة الله علی الكاذبين. رہا محمد حسن پس چونکہ وہ مرچکا ہے، اس لیے اس کی نسبت لمبی بحث کی ضرورت نہیں، وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔ اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔"

(نزول المسیح حاشیہ صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 448 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 872 پر)

View Proof

(298) "معمار، معمار کی نکتہ چینی کرسکتا ہے اور حداد، حداد کی مگر ایک خاکروب کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے۔ آپ کی ذاتی لیاقت تو یہ ہے کہ ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ سیف چشتیائی میں بھی آپ نے چوری کے مال کو اپنا مال قرار دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اے بھلے آدمی پہلے اپنی عربی دانی ثابت کر، پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال اور فی غلطی ہم سے پانچ روپیہ لے اور بالمقابل عربی رسالہ لکھ کر میرے اس کلامی معجزہ کا باطل ہونا دکھلا۔ افسوس کہ دس برس کا عرصہ گذر گیا، کسی نے شریفانہ طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کار اگر کیا تو یہ کیا کہ تمہارے فلاں لفظ میں فلاں غلطی ہے اور فلاں فقرہ فلاں کتاب کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ جب تک خود انسان کا صاحب علم ہونا ثابت نہ ہو کیونکر اس کی نکتہ چینی صحیح مان لی جائے، کیا ممکن نہیں کہ وہ خود غلطی کرتا ہو اور جو شخص بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں، وہ کیوں کہتا ہے کہ کتاب

میں بعض فقرے بطور سرقہ ہیں، اگر سرقہ سے یہ امر ممکن ہے تو کیوں وہ مقابل پر نہیں آتا اور لومڑی کی طرح بھاگا پھرتا ہے۔اے نادان، اول کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے اپنی عربی دانی ثابت کر، پھر تیری نکتہ چینی بھی قابل توجہ ہو جاوے گی ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی نحوی غلطی کا۔ یہ صرف گوہ کھانا ہے۔اے جاہل، بے حیا، اول عربی بلیغ فصیح میں کسی سورۃ کی تفسیر شائع کر، پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق حاصل ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسروقہ قرار دے۔"

(نزول المسیح صفحہ 65 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 441 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 873 پر)

View Proof

علمائے کرام کی توہین

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو

(299) "عورتوں کی عار کہا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 874 پر)

View Proof

اہل حدیث راہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا:

(300) "کذاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بد بخت، طالع فی منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری۔"

(انجام آتھم صفحہ 241، 242 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241، 242، 243 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 875، 876، 877 پر)

View Proof

مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا ہے:

(301) "اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون"

(انجام آتھم صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 878 پر)

View Proof

مولانا سعد اللہ کے بارے میں لکھا:

(302) "اور لئیموں میں ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں

کا نطفہ، بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا، منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 445 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 879 پر)

View Proof

سلطان القلم کی گل افشانیاں

□ ”اے عبدالحق غزنوی، اے گمراہ عبدالجبار، اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی کلام بنا لاؤ۔ اور عبدالجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفر الکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اسنے گالیاں دیں اور پشہ کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہذیان والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اسنے باوجود اس کے سب اور ستم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے فحش گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے اور بکواس سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بدبختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہو گیا اور چمڑا پرانا ہو گیا اور خبث اور فساد کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا۔ کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔

تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔

پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔
ہم نے تنبیہ کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔
پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا۔
اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔
اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔
اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔
اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔
اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔
اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے۔
اے شیخ شقی سوچ۔
اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔
پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔
تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا۔
(حجۃ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! آپ نے مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا مغلظات و ہفوات پڑھ لی ہیں۔ اس کے باوجود اس کا دعوٰی ہے:

گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے

(303) ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“
(ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 880 پر)

View Proof

بدزبان ہر ایک سے بدتر ہے

(304) ”بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے“
(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 458 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 881 پر)

View Proof

ثبوت حاضر ہیں!

مُسلمانوں کو گندی گالیاں اور کُفر کا فتویٰ

Back

حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے۔ جس طرح آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس طرح آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کو "خیر امۃ" قرار دیا۔ اس امت کی فضیلت ملاحظہ فرمائیں کہ بڑے بڑے انبیاء و رسل نے اس امت میں شامل ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور وہ قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ان کی حیثیت نبی کی نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی کی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر مسلمانوں کی طرح آپ ﷺ کی تعلیمات کی اتباع کریں گے۔

امت مسلمہ کا ہر فرد اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ہے۔ آپ ﷺ کی سچی اطاعت اور اتباع سے دنیا و آخرت میں کامیابی ہے۔ اس کے برعکس جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنی اطاعت اور فرماں برداری کو ہر شخص پر لازم قرار دیتا ہے۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت سے جنت مل سکتی ہے نہ جہنم سے نجات، بلکہ جو شخص اسے (مرزا قادیانی کو) نبی نہیں مانتا، وہ کافر، جہنمی، عیسائی، یہودی، مشرک، کنجریوں کی اولاد، خنزیر اور ولد الحرام ہے۔ غلام ہندوستان میں غیروں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے نبوت کا ڈھونگ رچانے والے آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کے خلاف جو زبان استعمال کی، وہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کا مقام انسانیت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ آیئے! ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے امت مسلمہ کے خلاف کیا ہرزہ سرائی کی ہے:

مرزا قادیانی نے کہا تھا:

جب دل بگڑتا ہے

(305) ”جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔“

(آسمانی فیصلہ، ص 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 ص 347 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 882 پر)

View Proof

اخلاقی معلم کا فرض

(306) ”اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلا دے۔“

(چشمہ مسیحی صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 883 پر)

View Proof

میری فطرت

(307) ”میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 884 پر)

View Proof

تہذیب اخلاق

(308) ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق...... اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“

(اربعین نمبر 3 صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 885 پر)

View Proof

گالیاں سن کے دعا دو

(309) ”گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 886 پر)

View Proof

سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے

(310) "مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں، ہم کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 161، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 887 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کا کہنا ہے:

گالیاں شکست کو ثابت کرتی ہیں

(311) "جب انسان دلائل سے شکست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اس قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔"
(انوار خلافت صفحہ 20 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 888 پر)

View Proof

مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل باتیں اخذ ہوتی ہیں:

1- جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔
2- اخلاق معلم کا یہ فرض ہے کہ پہلے خود اپنے اخلاق کریمہ دکھائے۔
3- مرزا قادیانی کی یہ فطرت نہیں ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لائے۔
4- خدا وہ خدا ہے جس نے مرزا قادیانی کو ہدایت، دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا۔
5- گالیاں سن کر دعائیں دو اور دکھ سہہ کر دوسروں کو آرام دو۔
6- اگر تم کسی میں تکبر کی عادت دیکھو تو اس کے مقابلہ میں انکسار دکھاؤ۔
7- مخالف کی گالیوں کا جواب گالیوں سے کبھی نہیں دینا چاہیے کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے۔
8- جب انسان دلائل سے شکست کھاتا ہے اور ہار جاتا ہے تو پھر گالیاں دینا شروع کر دیتا ہے، اور جس قدر زیادہ گالیاں دیتا ہے، اسی قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔

اب آیئے! ان "فرمودات عالیہ" کے برعکس مرزا قادیانی کا تضاد دیکھتے ہیں:

ولد الحرام

(312) "اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔"

(انوار اسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 889 پر)

View Proof

عیسائی، یہودی، مشرک

(313) "جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔"

(نزول المسیح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 890 پر)

View Proof

کنجریوں کی اولاد

(314) "تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبة والمودة وینفع من معارفھا ویقبلنی و یصدق دعوتی. الا ذریة البغایا."

ترجمہ "میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 891، 892 پر)

View Proof

"اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں الا ذریة البغایا. عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیة ہے جس کا معنی بدکار، فاحشہ، زانیہ ہے۔

(315) خود مرزا نے خطبہ الہامیہ صفحہ 49 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 49) پر لفظ بغایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے۔ (عکس صفحہ نمبر 893 پر)

View Proof

(316) "اور ایسے ہی انجام آتھم کے صفحہ 282 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 282) (عکس صفحہ نمبر 894 پر)

View Proof

(317) نور الحق حصہ اول صفحہ 123 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163) پر لفظ بغایا کا ترجمہ نسل بدکاران، زنا کار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔ ہ

نیز قرآن پاک میں ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد کہا تھا:

☐ وما کانت امک بغیا (سورۃ مریم:28)

ترجمہ: تری ماں زنا کار اور بدکار نہ تھی۔

مسلمان مرد خنزیر، ان کی عورتیں کتیاں

(318) ان العدا صاردا خنازیر الفلا

و نساء ھم من دونھن الاکلب

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔"

(نجم الہدیٰ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 895 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر

(319) "ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعودؑ کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 896 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کا انکار کفر

(320) ''اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعودؑ کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعودؑ کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعودؑ آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 146، 147 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 897، 898 پر

View Proof

(321) ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 519 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 899 پر

View Proof

(322) ''اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ نے الذین کفروا غیر احمدی مسلمانوں کو قرار دیا ہے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 143 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 900 پر

View Proof

خواہ نام بھی نہیں سنا

(323) ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(آئینہ صداقت صفحہ 35 مندرجہ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 110 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی

(عکس صفحہ نمبر 901 پر

View Proof

جہنمی

(324) ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات صفحہ 280 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 902 پر

View Proof

بندروں اور سوروں کی طرح

(325) ”جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی، تو کیا اُس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے؟ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے؟ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔“

(انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 903 پر

View Proof

خنزیر سے زیادہ پلید لوگ

(326) ”دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو اور گندی روحو تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لیے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو۔“

(انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 904 پر

View Proof

جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے

(327) ”منشی الٰہی بخش صاحب نے جھوٹے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجاست سے اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدر رو گندے کیچڑ سے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے۔“

(اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 114، 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456، 457 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 905، 906 پر

View Proof

کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے

(328) ''مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔''

(انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 907 پر)

View Proof

خراب عورتیں اور دجال کی نسل

(329) ''اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے، وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغگوئی اور افترا سے باز آ جائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا۔''

(نور الحق صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 908 پر)

View Proof

پیٹ سے چوہا؟

(330) ''اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا؟ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا ------- اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔''

(انجام آتھم صفحہ 311، 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311، 317 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 909، 910 پر)

View Proof

رحم پر مُہر

(331) ''خدا تعالیٰ نے اس (عبدالحق غزنوی) کی بیوی کے رحم پر مُہر لگا دی''

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 444 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 444 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 911 پر)

View Proof

عضوتناسل کاٹ دیتا......

(332) ’’حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا، اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابو جہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔‘‘

(مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح۔ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 2 نومبر 1922ء جلد 10 شمارہ 35)

(عکس صفحہ نمبر 912 پر)

View Proof

جہاں سے نکلے تھے......

(333) ’’جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔‘‘

(حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان)

(عکس صفحہ نمبر 913 پر)

View Proof

افغانوں کی شکلیں اور رسوم

(334) ’’افغانوں کی شکلیں بھی اسرائیلیوں سے بہت ملتی ہیں۔ اگر ایک جماعت یہودیوں کی ایک افغانوں کی جماعت کے ساتھ کھڑی کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا منہ اور ان کا اونچا ناک اور چہرۂ بیضاوی ایسا باہم مشابہ معلوم ہوگا کہ خود دل بول اٹھے گا کہ یہ لوگ ایک ہی خاندان میں سے ہیں۔

چوتھا قرینہ افغانوں کی پوشاک بھی ہے۔ افغانوں کے لمبے کرتے اور جبے یہ وہی وضع اور پیرایہ اسرائیلیوں کا ہے جس کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔

پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلاتکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خوانینِ سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔

چھٹا قرینہ افغانوں کے بنی اسرائیل ہونے پر یہ ہے کہ افغانوں کا یہ بیان کہ قیس ہمارا مورث اعلیٰ ہے ان کے بنی اسرائیل ہونے کی تائید کرتا ہے کیونکہ یہودیوں کی کتب مقدسہ میں سے جو کتاب پہلی تاریخ کے نام سے موسوم ہے اس کے باب 9 آیت 36 میں قیس کا ذکر ہے اور وہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس سے ہمیں پتہ ملتا ہے کہ یا تو اسی قیس کی اولاد میں سے کوئی دوسرا قیس ہوگا جو مسلمان ہو گیا ہوگا اور یا یہ کہ مسلمان ہونے والے کا کوئی اور نام ہوگا اور وہ اس قیس کی اولاد میں سے ہوگا اور پھر بباعث خطا و حافظہ اس کا نام بھی قیس سمجھا گیا۔ بہرحال ایک ایسی قوم کے منہ سے قیس کا لفظ نکلنا جو کتب یہود سے بالکل بے خبر تھی اور محض ناخواندہ تھی، یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ قیس کا لفظ انھوں نے اپنے باپوں سے سنا تھا کہ ان کا مورث اعلیٰ ہے۔ پہلی تاریخ آیت 29 کی یہ عبارت ہے۔ ”اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساؤل پیدا ہوا اور ساؤل سے یہونتن۔“

ساتواں قرینہ اخلاقی حالتیں ہیں۔ جیسا کہ سرحدی افغانوں کی زود رنجی اور تلون مزاجی اور خودغرضی اور گردن کشی اور کج مزاجی اور کج روی اور دوسرے جذبات نفسانی اور خونی خیالات اور جاہل اور بے شعور ہونا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام صفات وہی ہیں جو توریت اور دوسرے صحیفوں میں اسرائیلی قوم کی لکھی گئی ہیں۔ اور اگر قرآن شریف کھول کر سورۂ بقرہ سے بنی اسرائیل کی صفات اور عادات اور اخلاق اور افعال پڑھنا شروع کرو تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا سرحدی افغانوں کی اخلاقی حالتیں بیان ہو رہی ہیں۔“

(ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 914 پر)

View Proof

''سلطان القلم'' کی گل افشانیاں

□ ''اے عبدالحق غزنوی، اے گمراہ عبدالجبار، اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی کلام بنالاؤ۔ اور عبدالجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفرالکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اسنے گالیاں دیں اور پشہ کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہذیان والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اسنے باوجود اس کے شب اور ستم کو کمال تک پہنچادیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے فحش گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے اور بکواس سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کردیا تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہوگیا اور چمڑا پرانا ہوگیا اور خبث اور فساد کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا۔ کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔
تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔
پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔
ہم نے تنبیہہ کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔
پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا۔

اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔
اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔
اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔
اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔
اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔
اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے۔
اے شیخ شقی سوچ۔
اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔
پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔
تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا۔

(حجتہ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

قادیانی جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور نے 4 دسمبر 2005ء کو جلسہ سالانہ ماریشس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "ایک اور خرابی زبان کا غلط استعمال ہے، گالی دینا، نامناسب الفاظ کا استعمال اور دوسروں کے جذبات کو مجروح کرنا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہمیشہ لوگوں کو اچھی بات کہو۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ جھوٹ اور زبان کے غلط استعمال سے بچے۔" (روزنامہ الفضل 17 دسمبر 2005ء) قادیانیوں کو زبان کے استعمال پر وعظ و نصیحت کرنے سے پہلے مرزا مسرور کو اپنے دادا مرزا قادیانی کی بازاری زبان پر مشتمل تحریروں پر بھی ایک نظر ضرور ڈالنی چاہیے تھی۔ مزید براں قادیانی جماعت کا نعرہ ہے۔ "Love for all hatred for none" یعنی محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ اس سلسلہ میں میری ہر قادیانی سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے اخلاق و محبت کے بارے میں مرزا قادیانی کی کتاب انجام آتھم صفحہ 329 تا 340 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 تا 340) کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔ انھیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ اس طرح کی گفتگو تو کوئی بھٹیارن بھی نہیں کرتی جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے

(335) "ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔"

(ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 915 پر)

View Proof

میری طرف سے گالیوں کا جواب خدا دے گا

(336) "غرض خداوند قادر وقدوس میری پناہ ہے اور میں تمام کام اپنا اسی کو سونپتا ہوں اور گالیوں کے عوض میں گالیاں نہیں دینا چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک ہی ہے جو کہے گا۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 25 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 916 پر)

View Proof

کتاپن

(337) "ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا۔ بیٹی۔ انسان سے کتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہیے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کتپن کی مثال صادق آئے گی۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 64 طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 917 پر)

View Proof

بدتر ہر ایک بد سے

(338) "بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے"

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 61 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 458، از مرزا قادیانی
(عکس صفحہ نمبر 918 پر)

View Proof

مرزا قادیانی اس شعر کا خود مصداق ہے۔اس نے اپنی کتابوں میں مختلف لوگوں کو جو گالیاں دی ہیں، ان کی تعداد ہزاروں میں بنتی ہے۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر صرف چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

- ☐ اے مردار خور مولویو (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21/حاشیہ،مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ اندھیرے کے کیڑو (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21،حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے بدذات (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے خبیث (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے پلید دجال (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 46، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)
- ☐ اسلام کے عار مولویو (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 48، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے نابکار (بدکردار) (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 50، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے بدذات فرقہ مولویاں (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ اُلو (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- ☐ امام المفتن (اتمام الحجہ صفحہ 24، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 303 از مرزا قادیانی)
- ☐ انسانوں سے بدتر اور پلید تر (ایام الصلح صفحہ 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے بدبخت مفتریو (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 58، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 342 از مرزا قادیانی)
- ☐ ایہا المکذبون الغالون (انجام آتھم صفحہ 224، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 224، از مرزا قادیانی)
- ☐ اے شیخ احمقان (انجام آتھم صفحہ 241، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241 از مرزا قادیانی)
- ☐ ایہا الشیخ الضال (انجام آتھم صفحہ 251، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی)
- ☐ اول درجہ کے کاذب (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 601، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 601 از مرزا قادیانی)
- ☐ ننگ اسلام مولویو (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے کوتاہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے نفسانی مولویو (ازالہ اوہام صفحہ 105، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے غبی (کم عقل) (مواہب الرحمٰن صفحہ 131، روحانی خزائن صفحہ 352 ج 19 از مرزا قادیانی)

- ☐ انسانیت کے پیرایہ (لباس) سے بے بہرہ اور برہنہ (نور الحق حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 4، 5 از مرزا قادیانی)
- ☐ اے بے ایمانو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- ☐ بدبخت پلید طبع مولوی (ایام الصلح صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- ☐ بے ایمان اور اندھے (انجام آتھم ضمیمہ ص 22/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 306 از مرزا قادیانی)
- ☐ بدذات (انجام آتھم ضمیمہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- ☐ بندروں (انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
- ☐ باطل پرست بطالوی (انجام آتھم ص 59، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 59 از مرزا قادیانی)
- ☐ بدکار آدمی (شہادت القرآن ص 84، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)
- ☐ برہنہ (نور الحق صفحہ 3 حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 8 ص 5 از مرزا قادیانی)
- ☐ بھیڑیے (اعجاز احمدی صفحہ 39، روحانی خزائن جلد 19 ص 150 از مرزا قادیانی)
- ☐ بچھو (اعجاز احمدی صفحہ 75، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- ☐ بے حیاء (تذکرہ الشہادتین ص 38، روحانی خزائن جلد 20 ص 40 از مرزا قادیانی)
- ☐ بڑا خبیث (حقیقۃ الوحی تتمہ ص 107، روحانی خزائن ج 22 ص 543 از مرزا قادیانی)
- ☐ پلید ملاؤں (ایام الصلح ص 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- ☐ پلید جاہلوں (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 414 از مرزا قادیانی)
- ☐ پلید تر (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- ☐ پلید دل (انجام آتھم ضمیمہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)
- ☐ پلید دجال (انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- ☐ ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی)
- ☐ ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا (اعجاز احمدی ص 51، روحانی خزائن جلد 19 ص 163 از مرزا قادیانی)
- ☐ جاہل سجادہ نشین (انجام آتھم ضمیمہ ص 18/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)
- ☐ جنگل کے وحشی (انجام آتھم ضمیمہ ص 49، روحانی خزائن جلد 11 ص 333 از مرزا قادیانی)

- جانور (نزول المسیح ص 8، روحانی خزائن جلد 18 ص 386 از مرزا قادیانی)
- جنگلوں کے غول (اعجاز احمدی ص 81، روحانی خزائن جلد 19 ص 193 از مرزا قادیانی)
- جھوٹ کا گوہ کھایا (انجام آتھم ضمیمہ ص 50، روحانی خزائن جلد 11 ص 334 از مرزا قادیانی)
- جھوٹ بولنے کا سرغنہ (نزول المسیح ص 9، روحانی خزائن جلد 18 ص 387 از مرزا قادیانی)
- چار پائے ہیں نہ آدمی (انجام آتھم ضمیمہ ص 10، روحانی خزائن جلد 11 ص 294 از مرزا قادیانی)
- حرامی (شہادۃ القرآن ص 3 ج، روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی)
- حرام زادہ (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 32 از مرزا قادیانی)
- حرص کے جنگل کے شیطان (نور الحق ص 89 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)
- حلال زادہ نہیں (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)
- حاطب اللیل (آئینہ کمالات اسلام ص 600، روحانی خزائن جلد 5 ص 600 از مرزا قادیانی)
- خبیث طبع (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- خنزیر سے زیادہ پلید (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- خالی گدھے (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)
- خبیث نفس (شہادۃ القرآن ص 5 ھ، روحانی خزائن جلد 8 ص 382 از مرزا قادیانی)
- خبیث طینت (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 8، روحانی خزائن جلد 11 ص 292 از مرزا قادیانی)
- خبیث فرقہ (انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 9/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 293 از مرزا قادیانی)
- خناسوں (انجام آتھم صفحہ 17/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی)
- حسیں ابن حسیں (نور الحق ص 64 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 87 از مرزا قادیانی)
- خراب عورتوں اور دجال کی نسل (نور الحق ص 123 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 163 از مرزا قادیانی)
- خبیث النفس (ضیاء الحق ص 9، روحانی خزائن جلد 9 ص 259 از مرزا قادیانی)
- خبیث القلب (انوار اسلام ص 21، روحانی خزائن جلد 9 ص 23 از مرزا قادیانی)
- خشک دماغ (ست بچن ص 9، روحانی خزائن جلد 10 ص 121 از مرزا قادیانی)
- دل کے مجذوم (انجام آتھم ضمیمہ ص 21/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- دجال (انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- دنیا کے کیڑے (براہین پنجم ص 143، روحانی خزائن جلد 21 ص 311 از مرزا قادیانی)

- ☐ دابۃ الارض (ازالہ اوہام ص510، روحانی خزائن جلد 3 ص373 از مرزا قادیانی)
- ☐ دنیا کے کتے (استفتاء ص20، روحانی خزائن جلد 12 ص128 از مرزا قادیانی)
- ☐ دجال اکبر (انجام آتھم ص47، روحانی خزائن جلد 11 ص47 از مرزا قادیانی)
- ☐ دیوثوں (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص125 از مرزا قادیانی)
- ☐ دیوانے درندوں (ضیاء الحق ص35، روحانی خزائن جلد 9 ص296 از مرزا قادیانی)
- ☐ دجال فربہ (انجام آتھم ص204، روحانی خزائن جلد 11 ص204 از مرزا قادیانی)
- ☐ دجال کمینہ (انجام آتھم ص206، روحانی خزائن جلد 11 ص206 از مرزا قادیانی)
- ☐ دجال کے ہمراہیو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- ☐ ذلیل (ایام الصلح ص166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
- ☐ ذلت کے سیاہ داغ (انجام آتھم ضمیمہ ص53، روحانی خزائن جلد 11 ص337 از مرزا قادیانی)
- ☐ ذریت شیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص308 از مرزا قادیانی)
- ☐ ذلت کے روسیاہی کے اندر غرق (انجام آتھم ضمیمہ ص59، روحانی خزائن جلد 11 ص343 از مرزا قادیانی)
- ☐ رئیس الدجالین (انجام آتھم ضمیمہ ص46، روحانی خزائن جلد 11 ص330 از مرزا قادیانی)
- ☐ رئیس المعتدین (انجام آتھم ص241، روحانی خزائن جلد 11 ص241 از مرزا قادیانی)
- ☐ راس الغاوین (انجام آتھم ص241، روحانی خزائن جلد 11 ص241 از مرزا قادیانی)
- ☐ رئیس المتصلفین (انجام آتھم ص251، روحانی خزائن جلد 11 ص251 از مرزا قادیانی)
- ☐ رنڈیوں کی اولاد (آئینہ کمالات اسلام ص548، روحانی خزائن جلد 5 ص548 از مرزا قادیانی)
- ☐ رئیس المتکبرین (آئینہ کمالات اسلام ص599، روحانی خزائن جلد 5 ص599 از مرزا قادیانی)
- ☐ سوروں (انجام آتھم ضمیمہ ص53، روحانی خزائن جلد 11 ص337 از مرزا قادیانی)
- ☐ سیاہ داغ (انجام آتھم ضمیمہ ص53، روحانی خزائن جلد 11 ص337 از مرزا قادیانی)
- ☐ سکان قبیلہ (انجام آتھم ضمیمہ ص229، روحانی خزائن جلد 11 ص229 از مرزا قادیانی)
- ☐ سلطان المتکبرین (انجام آتھم ضمیمہ ص251، روحانی خزائن جلد 11 ص251 از مرزا قادیانی)
- ☐ سفہاء (انجام آتھم ضمیمہ ص253، روحانی خزائن جلد 11 ص253 از مرزا قادیانی)
- ☐ سفیہوں کا نطفہ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص14، روحانی خزائن جلد 22 ص445 از مرزا قادیانی)

- ❏ سانپوں (نور الحق ص 23 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 32 از مرزا قادیانی)
- ❏ سڑے گلے مردہ (انجام آتھم ضمیمہ ص 62، روحانی خزائن جلد 11 ص 346 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیاطین الانس (انجام آتھم ضمیمہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیخ نجدی (انجام آتھم ضمیمہ ص 198، روحانی خزائن جلد 11 ص 198 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیخ احمقان (انجام آتھم ضمیمہ ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیخ الضال (انجام آتھم ضمیمہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
- ❏ شقی (انجام آتھم ضمیمہ ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)
- ❏ شغال (آئینہ کمالات اسلام ص 604، روحانی خزائن جلد 5 ص 295 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیطنت کی بدبو (آئینہ کمالات اسلام ص 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیخ نامہ سیاہ (آئینہ کمالات اسلام ص 306، روحانی خزائن جلد 5 ص 306 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیخ مضل (کرامات الصادقین ص 27، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- ❏ شریر بھیڑیئے (انجام آتھم ص 9، روحانی خزائن جلد 11 ص 9 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیخ ضال بطالوی (انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیخ الضالۃ (اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیخ چالباز (کرامات الصادقین ص 22، روحانی خزائن جلد 7 ص 65 از مرزا قادیانی)
- ❏ شیاطین (نزول المسیح ص 11، روحانی خزائن جلد 18 ص 389 از مرزا قادیانی)
- ❏ شریر النفس (آریہ دھرم ص 31، روحانی خزائن جلد 10 ص 31 از مرزا قادیانی)
- ❏ ضال بطالوی (انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- ❏ ضلالت پیشہ (حقیقۃ الوحی ص 311، روحانی خزائن جلد 22 ص 324 از مرزا قادیانی)
- ❏ طوائف (انجام آتھم ضمیمہ ص 23 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 307 از مرزا قادیانی)
- ❏ ظالم طبع (دافع البلاء ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 238 از مرزا قادیانی)
- ❏ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ (انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- ❏ عبدالشیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)

- عورتوں کے عار (اعجاز احمدی ص83، روحانی خزائن جلد 19 ص196 از مرزا قادیانی)
- عبدالحق کا منہ کالا (انجام آتھم ضمیمہ ص58، روحانی خزائن جلد 11 ص342 از مرزا قادیانی)
- غالون (انجام آتھم ص224، روحانی خزائن جلد 11 ص224 از مرزا قادیانی)
- غوی فی البطالۃ (انجام آتھم ص230، روحانی خزائن جلد 11 ص230 از مرزا قادیانی)
- غاوین (انجام آتھم ص254، روحانی خزائن جلد 11 ص254 از مرزا قادیانی)
- غول (انجام آتھم ص252، روحانی خزائن جلد 11 ص252 از مرزا قادیانی)
- غبی (انجام آتھم ضمیمہ ص33، روحانی خزائن جلد 11 ص317 از مرزا قادیانی)
- غدار زمانہ (اعجاز احمدی ص77، روحانی خزائن جلد 19 ص190 از مرزا قادیانی)
- غول البراری (کرامات الصادقین ص(د)، روحانی خزائن جلد 7 ص152 از مرزا قادیانی)
- غزنویوں کی جماعت پر لعنت (انجام آتھم ضمیمہ ص58، 59 روحانی خزائن جلد 11 ص342، 343 از مرزا قادیانی)
- فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی (انجام آتھم ضمیمہ ص56، روحانی خزائن جلد 11 ص340 از مرزا قادیانی)
- فمت یا عبدالشیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص58، روحانی خزائن جلد 11 ص342 از مرزا قادیانی)
- فاسق آدمی (تتمہ حقیقۃ الوحی ص14، روحانی خزائن جلد 22 ص445 از مرزا قادیانی)
- قوم کے خناسوں (انجام آتھم ص17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص17 از مرزا قادیانی)
- کتے (استفتاء ص20، روحانی خزائن جلد 12 ص128 از مرزا قادیانی)
- کج طبع (آئینہ کمالات اسلام ص301، روحانی خزائن جلد 5 ص301 از مرزا قادیانی)
- کوتہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام ص(د)، روحانی خزائن جلد 5 ص608 از مرزا قادیانی)
- کوڑ مغزی (نزول المسیح ص66، روحانی خزائن جلد 18 ص444 از مرزا قادیانی)
- کذاب (تتمہ حقیقۃ الوحی ص128 / ح، روحانی خزائن جلد 22 ص565 از مرزا قادیانی)
- کیڑا (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص165، روحانی خزائن جلد 21 ص332 از مرزا قادیانی)
- کینہ ور (چشمہ معرفت ص131 ج2، روحانی خزائن جلد 23 ص336 از مرزا قادیانی)
- کمینگی (مواہب الرحمٰن ص13، روحانی خزائن جلد 19 ص352 از مرزا قادیانی)
- کرگس (اعجاز احمدی ص43، روحانی خزائن جلد 19 ص155 از مرزا قادیانی)
- کجدل (کرامات الصادقین ص6، روحانی خزائن جلد 7 ص48 از مرزا قادیانی)

- ☐ کمینوں (الہدیٰ ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 262 از مرزا قادیانی)
- ☐ کمینہ (انجام آتھم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)
- ☐ کتوں (انجام آتھم ضمیمہ ص 25، روحانی خزائن جلد 11 ص 309 از مرزا قادیانی)
- ☐ کالانعام (انجام آتھم ص 265، روحانی خزائن جلد 11 ص 265 از مرزا قادیانی)
- ☐ گندی روحو (انجام آتھم ضمیمہ ص 21/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ گدھے (انجام آتھم ضمیمہ ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)
- ☐ گمراہ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 115، روحانی خزائن جلد 21 ص 320 از مرزا قادیانی)
- ☐ گرگ (مواہب الرحمٰن ص 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)
- ☐ گمراہی اور حرص جنگل کے شیطان (نور الحق ص 89 ج 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)
- ☐ لیموں (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- ☐ لاف وگزاف کے بیٹے (براہین احمدیہ پنجم ص 149، روحانی خزائن جلد 21 ص 317 از مرزا قادیانی)
- ☐ مردار خور (انجام آتھم ضمیمہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- ☐ منحوس چہروں (انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
- ☐ مفتریو (انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- ☐ ملعونین (انجام آتھم ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)
- ☐ مخنثوں (آئینہ کمالات اسلام ص 402، روحانی خزائن جلد 5 ص 402 از مرزا قادیانی)
- ☐ مردار (نزول المسیح ص 224، روحانی خزائن جلد 18 ص 602 از مرزا قادیانی)
- ☐ ملعون (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- ☐ مفسد (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- ☐ مگس طینت مولویوں (آسمانی فیصلہ ص 32، روحانی خزائن جلد 4 ص 342 از مرزا قادیانی)
- ☐ مخبط الحواس (استفتاء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
- ☐ مخالفوں کی ذلت (انجام آتھم ضمیمہ ص 28/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 312 از مرزا قادیانی)
- ☐ مولویوں کی ذلت (انجام آتھم ص 24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)
- ☐ مولوی سخت ذلیل (انجام آتھم ص 24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)
- ☐ مکذبوں (انجام آتھم ص 224، روحانی خزائن جلد 11 ص 224 از مرزا قادیانی)

- ☐ منحوس (تتمہ حقیقۃ الوحی ص14، روحانی خزائن جلد 22 ص445 از مرزا قادیانی)
- ☐ مغرور (تتمہ حقیقۃ الوحی ص115، روحانی خزائن جلد 22 ص551 از مرزا قادیانی)
- ☐ مجنون درندہ (آسمانی فیصلہ ص14، روحانی خزائن جلد 4 ص324 از مرزا قادیانی)
- ☐ ناپاک طبع (ایام الصلح ص165، روحانی خزائن جلد 14 ص413 از مرزا قادیانی)
- ☐ نادان بٹالوی (انجام آتھم ص20/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص20 از مرزا قادیانی)
- ☐ نفاق زدہ (انجام آتھم ص24/حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص24 از مرزا قادیانی)
- ☐ نیم عیسائیو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- ☐ نالائق نذیر حسین (انجام آتھم ص45، روحانی خزائن جلد 11 ص45 از مرزا قادیانی)
- ☐ نجاست خور جانور (نزول المسیح ص8، روحانی خزائن جلد 18 ص386 از مرزا قادیانی)
- ☐ نابکاروں (انجام آتھم ضمیمہ ص24 (حاشیہ)، روحانی خزائن جلد 11 ص308 از مرزا قادیانی)
- ☐ نادان صحابی (براہین احمدیہ پنجم ص120، روحانی خزائن جلد 21 ص285 از مرزا قادیانی)
- ☐ نالائق چیلوں (ضیاء الحق ص27، روحانی خزائن جلد 9 ص285 از مرزا قادیانی)
- ☐ ناپاک فرقہ (انجام آتھم ضمیمہ ص23/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص308 از مرزا قادیانی)
- ☐ وہ گدھا ہے نہ انسان (انجام آتھم ضمیمہ ص47، روحانی خزائن جلد 11 ص331 از مرزا قادیانی)
- ☐ جنگل کے وحشی (انجام آتھم ضمیمہ ص49، روحانی خزائن جلد 11 ص333 از مرزا قادیانی)
- ☐ ولدالحرام (انوار اسلام ص30، روحانی خزائن جلد 9 ص31 از مرزا قادیانی)
- ☐ ولد الحلال نہیں (انوار اسلام ص29، روحانی خزائن جلد 9 ص31 از مرزا قادیانی)
- ☐ واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی (انوار اسلام ص30، روحانی خزائن جلد 9 ص40 از مرزا قادیانی)
- ☐ والدجال البطال (انجام آتھم ص251، روحانی خزائن جلد 11 ص251 از مرزا قادیانی)
- ☐ ہامان (انجام آتھم ضمیمہ ص56، روحانی خزائن جلد 11 ص340 از مرزا قادیانی)
- ☐ ہندوزادہ (انجام آتھم ص59 حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص59 از مرزا قادیانی)
- ☐ ہوا وہوس کا بیٹا (اعجاز احمدی ص43، روحانی خزائن جلد 19 ص154 از مرزا قادیانی)
- ☐ ہزار لعنت کا رسہ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص77 از مرزا قادیانی)
- ☐ ہیچو گرگ (مواہب الرحمٰن ص131، روحانی خزائن جلد 19 ص352 از مرزا قادیانی)

- ☐ ہیچو جنین (مواہب الرحمٰن ص138، روحانی خزائن جلد 19 ص359 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہودی صفت (انجام آتھم ضمیمہ ص3، روحانی خزائن جلد 11 ص287 از مرزا قادیانی)
- ☐ یادہ گوہ (انجام آتھم ضمیمہ ص19/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص303 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہودی سیرت (انجام آتھم ص24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص24 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہودی (انجام آتھم ضمیمہ ص45، روحانی خزائن جلد 11 ص329 از مرزا قادیانی)
- ☐ یا شیخ الضلالۃ (اعجاز احمدی ص76، روحانی خزائن جلد 19 ص188 از مرزا قادیانی)
- ☐ یک چشم (انجام آتھم ضمیمہ ص24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص308 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہودیت کا خمیر (انجام آتھم ضمیمہ ص21/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص305 از مرزا قادیانی)
- ☐ یہ غول البراری (کرامات الصادقین صفحہ د(4)، روحانی خزائن جلد 7 ص152 از مرزا قادیانی)

ثبوت حاضر ہیں!

مسلمانوں سے نفرت
اور معاشرتی بائیکاٹ

Back

مرزائیوں کا عجب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں اپنا حصہ سمجھا جائے، انہیں برابر کے حقوق ملیں اور مسلمان معاشرتی زندگی میں ان سے مل جل کر رہیں۔ اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت کا کہ ان کی یہ جملہ خواہشیں اور جملہ تقاضے ان کے گرو اور ان کے پسماندگان کی تعلیمات کے یکسر خلاف ہیں۔ قادیانی ''تبلیغ رسالت'' میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور انقطاع کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ نہ پڑھیں۔ مرزا قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے ایک الگ امت بنانے میں کسی درجہ ساعی و کوشاں ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کی ''ذریۃ البغایا'' کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے باہمی روابط کی کیوں شدید تمنا رکھتے ہیں؟ اس دوغلے پن اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لیے درج ذیل تحریرات سب سے بڑا ثبوت ہے۔ حسب ذیل تصریحات بلاحظہ فرمائیں:

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف

(339) ''حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان 21 اگست 1917ء جلد 5 نمبر 15 صفحہ 8)(عکس صفحہ نمبر 919 پر)

View Proof

☐ ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریمؐ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔''

(خطبہ جمعہ مرزا بشیرالدین خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان، جلد 19، نمبر 13، مورخہ 30 جولائی 1931ء)

مسلمانوں سے تعلقات حرام

(340) ''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔
غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، ایک دینی، دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 169، 170 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 920، 921 پر)

View Proof

مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

(341) ''خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 318 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 922 پر)

View Proof

مسلمانوں کے پیچھے نماز؟؟

(342) ''کسی نے سوال کیا کہ جولوگ آپ کے مرید نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟ حضرت نے فرمایا:

''جن لوگوں نے جلدبازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، رد کردیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں، اس سے لاپرواہ پڑے ہیں، ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین (المائدہ:28) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 449 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 923 پر)

View Proof

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

(343) ''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر (مسلمانوں) کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے، وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو، تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 525، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 924)

View Proof

مسلمانوں کی نماز جنازہ

(344) ''اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے، اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ

کیوں نہ پڑھا جائے، وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے، شریعت وہی مذہب ان کے بچہ کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔"

(انوار خلافت صفحہ 93 مندرجہ انوار العلوم، جلد 3 صفحہ 150 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 925 پر)

View Proof

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں کا رشتہ نہ دینے کے متعلق احکامات

(345) چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کا ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔"

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی، وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے، اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر 1898ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرما دی اور آئندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی، غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے۔ یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد، عورت کے دین کو

خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اسے، اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لیے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لیے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جا سکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جائے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 84، 85 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 926، 927 پر)

View Proof

(346) "ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔"

(انوار خلافت صفحہ 90 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 148 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 928 پر)

View Proof

قائداعظم کی نماز جنازہ

اپنے مذہب اور خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں چودھری ظفر اللہ خاں سابق وزیر خارجہ پاکستان نے قائداعظم کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی۔ منیر انکوائری کمیشن کے سامنے تو اس کی وجہ اس نے یہ بیان کی۔

- "نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانی احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے، اس لیے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا جس کی امامت مولانا کر رہے تھے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب صفحہ 212)

لیکن عدالت سے باہر جب اس سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائداعظم کی نماز جنازہ کیوں ادا نہیں کی؟ تو اس نے کہا:

- "آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔"

(زمیندار لاہور 8 فروری 1950ء)

جب اخبارات میں یہ واقعہ منظر عام پر آیا تو قادیانیوں کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا گیا:

□ ''چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔تمام دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم احمدی نہ تھے،لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔''

(ٹریکٹ 22 بعنوان ''احراری علماء کی راست گوئی'' کا نمونہ ناشر: مہتمم نشرو اشاعت نظارت دعوت وتبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

(347) ''آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہوگیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا، جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے، آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا، جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے، اسی طرح کریں۔لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔''

(انوار خلافت صفحہ 91 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 149 از مرزا بشیر الدین محمود)(عکس صفحہ نمبر 929 پر

View Proof

مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے والد نے نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ سے غداری کی ہے، اس لیے اس نے اپنے باپ کے ''دعویٰ نبوت'' کو کبھی تسلیم نہیں کیا جس کی بنا پر مرزا قادیانی نے اپنے فرماں بردار بیٹے کا نماز جنازہ نہ پڑھا کیونکہ وہ

اپنے بیٹے کو غیر مسلم سمجھتا تھا۔

مسلمانوں کو لڑکی دینا

(348) ”ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریاں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفۂ اول (حکیم نورالدین) نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔“

(انوار خلافت صفحہ 93،94 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 151 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 930 پر)

View Proof

پیارے مسلمان بھائیو!

آج کل قادیانی پوری قوت کے ساتھ ختم نبوت کے قلعے پر حملہ آور ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں بے شمار گستاخیوں پر مشتمل لٹریچر باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے، اور پوری آزادی کے ساتھ مسلمانوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ قادیانی اپنی مذموم کارروائیوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو ختم اور شمع اسلام کو بجھانا چاہتے ہیں...... جبکہ ہم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں...... خواب غفلت کے مزے لوٹ رہے ہیں...... سوچیے! شافع محشر حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے ہم آخر کب بیدار ہوں گے؟ اسلام کی غیرت اور لاج کے لیے آخر کب متحرک ہوں گے؟ عقیدۂ ختم نبوت پر پے در پے یورشوں سے بچاؤ کے لیے آخر کب میدان کارزار میں اتریں گے؟ نبی کریم ﷺ، صحابۂ کرامؓ اور اہل بیت عظام کی بے حرمتی اور ان کی عزتوں کو پامال کرنے والے بدبختوں کے خلاف آخر کب ایک آہنی دیوار بن کر کھڑے ہوں گے؟ یاد رکھیے! جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پر ڈاکا زنی ہو رہی ہو، وہاں ختم نبوت کی حفاظت کرنا آپ کا فرض عین ہے، اس سے ذرا سا بھی

اعراض کرنا خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور جنت الفردوس لازم وملزوم ہیں۔ اس حقیقت میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والا ہر شخص جنتی ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جہنم میں ہوں گے اور فرض کریں کہ وہاں تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والا کوئی شخص بھی موجود ہو تو مرزا قادیانی اس شخص کو طعنہ دے گا کہ "میں تو جھوٹے دعویٰ نبوت کے جرم میں یہاں آیا ہوں۔ تم دنیا میں میرے دعویٰ کی تکذیب اور سرکوبی میں پیش پیش تھے، تمہیں کیا ملا؟ میں دعویٰ نبوت کے جرم میں جہنمی اور تم تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے پر جہنمی، تو پھر فرق کیا ہوا؟" خدا کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کو یہ گوارا ہی نہیں کہ کوئی شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرے اور وہ جہنم میں جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد پاک کا مفہوم ہے "اگر کسی نے ہم پر کوئی احسان کیا ہے تو ہم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے سوائے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے کہ ان کے احسانات کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا۔" یہ قاعدہ وقانون اب بھی موجود ہے۔ آج بھی اگر کوئی شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام اس کے اس فعل سے نہ صرف بے حد خوش ہوتے ہیں بلکہ آپ ﷺ، اس شخص کے اس احسان کا بدلہ قیامت کے دن اپنی شفاعت کے ذریعے ادا فرمائیں گے...... ایک گنہگار امتی کو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام چاہیے! آیئے تحفظ ختم نبوت کی روشنی کو پھیلائیں......شفاعت محمدی ﷺ آپ کی منتظر ہے!

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا ﷺ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی کے دعوے

Back

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا

بڑے بڑے مستند ڈاکٹروں اور حکیموں کا کہنا ہے کہ مراق یا ہسٹیریا ایسا موذی مرض ہے کہ یہ جسے لاحق ہو جائے وہ خود کو مافوق الفطرت چیز سمجھنے لگتا ہے۔ بھارت کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی مختلف دائمی بیماریوں کا "موبائل ہسپتال" تھا۔ ان میں مرگی، مراق اور ہسٹیریا سرفہرست ہیں۔ ڈاکٹروں کے بقول مراق کے اسباب میں سب سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہوا طبعی میلان ہے۔ جب کسی خاندان میں اس مرض کی ابتدا ہو جائے تو پھر یہ اگلی نسل میں منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔ یہ مرض تیز سودا جو معدہ میں جمع ہوتا ہے، سے پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہو جاتا ہے، اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں جس سے مریض میں احساس برتری کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ہر ایک بات میں مبالغہ آرائی کرتا ہے۔ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب دان سمجھنے لگتے ہیں اور بعض میں یہ بیماری یہاں تک ترقی کر جاتی ہے کہ مراقیوں کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ ملائکہ میں سے ہیں۔ پھر وہ نبوت اور معجزات کے دعوے کرنے لگتے ہیں، خدائی کی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔

معروف قادیانی ڈاکٹر شاہنواز کا کہنا ہے:

- "ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔"

(ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز قادیان اگست 1926ء)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

(349) ''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ "میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا، ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرذالک۔''

(سیرۃ المہدی حصہ دوم، صفحہ 55، روایت نمبر 369، از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 931 پر)

View Proof

آنجہانی مرزا قادیانی ایک متلون مزاج اور مخبوط الحواس شخص تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں اتنے مضحکہ خیز دعوے کیے، اگر انھیں یکجا کر دیا جائے تو اچھی خاصی ضخیم کتاب تیار کی جا سکتی ہے۔ اس کے دعوؤں سے خود اس کے اپنے ماننے والے بھی پریشان و حیران ہیں۔ بقول شخصے مرزا قادیانی نے شاید بچپن میں اتنی چوڑیاں نہ تبدیل کی ہوں جتنے اس نے دعاوی کیے ہیں۔ جس طرح گرگٹ اپنا رنگ بدلتا اور چھلاوا اپنی ہیئت تبدیل کرتا ہے، اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی ہر روز ایک نیا دعویٰ کر کے بڑی عیاری سے اپنا بہروپ بدلا۔ اس نے عالم سے مناظر، مناظر سے محدث، محدث سے نبی، نبی سے خدا اور خدا کے بعد نجانے کیا کیا سوانگ رچائے کہ

ع ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

والا معاملہ ہے۔ مرزا قادیانی آج زندہ ہوتا تو ہالی وڈ کا معروف مزاحیہ اداکار Mr. Bean اُسے دیکھ کر اپنا سر پیٹ کر رہ جاتا۔ آنجہانی مرزا قادیانی کے تقریباً 100 سے زائد مختلف دعوے ہیں۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر محض اہم دعوے پیش خدمت ہیں۔ پڑھیے اور اپنی حیرانی میں اضافہ کیجئے کہ

ع اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

میں بشر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(350) "قل انما انا بشر مثلکم."

"کہو میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 70 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 932 پر)

View Proof

میں غلام احمد قادیانی ہوں

(351) "مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے:

غلام احمد قادیانی

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 144 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 933 پر)

View Proof

میں کرم خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

(352) "کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار"

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 97، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 127، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 934 پر)

View Proof

میں سُور مار ہوں

(353) ''ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہو گئے۔ اور ان کی وجہ سے شور وغل رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام پیر کتے مار رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں شاکی ہوئے کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھیے حدیث شریف میں میرا نام ''سور مار'' لکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ یقتل الخنزیر۔''

(ذکر حبیب، صفحہ 162، از مفتی محمد صادق قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 935 پر)

View Proof

مَیں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(354) ''امین الملک جے سنگھ بہادر۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 568 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 936 پر)

View Proof

میں کرشن ہوں

(355) ''اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لیے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دُور کرنے کے لیے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا، یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کے رُو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لیے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود ہے۔ میں

جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لے کر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔"

(لیکچر سیالکوٹ، صفحہ 24، 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 937 پر)

View Proof

(356) "خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے، وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا، اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئے گا، جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں۔ کرشن کی دو صفت ہیں۔ ایک رُدّر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا، یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 311 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 938 پر)

View Proof

میں آریوں کا بادشاہ ہوں

(357) "اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ کرشن میں ہی ہوں۔ اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔"

(حقیقۃ الوحی، صفحہ 521، 522 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521، 522 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 939، 940 پر)

View Proof

میں کرشن جی رُودر گوپال ہوں

(358) ”شام کے وقت حضرت اقدس نے ذیل کی رؤیا بیان فرمائی کہ
ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔اتنے ہجوم میں سے ایک ہندو بولا۔ ہے ”کرشن جی رُودر گوپال“
(ملفوظات، جلد سوم صفحہ 444 طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 941 پر

View Proof

میں سلطان القلم ہوں

(359) ”اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 58، طبع چہارم، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 942 پر

View Proof

میں غازی ہوں

(360) ”اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔“
(نشان آسمانی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 943 پر

View Proof

میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ ہوں

(361) ”پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی، اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔“
(نور الحق، صفحہ 33، مندرجہ روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 44، 45 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 944، 945 پر

View Proof

میں محدث ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(362) "انت محدث اللّٰہ."

تو محدث اللہ ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 82، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 946 پر)

View Proof

میں عبدالقادر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(363) "یاعبدالقادر انی معک. اے عبدالقادر میں تیرے ساتھ ہوں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 296، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 947 پر)

View Proof

میں ذوالقرنین ہوں

(364) "سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا۔"

(براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 314 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 948 پر)

View Proof

میں آدم ہوں، میں احمد ہوں، میں مریم ہوں
میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(365) "یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ یامریم اسکن. مرزا قادیانی اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے۔" مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم

ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مراد ہیں، اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کیے گئے ہیں، ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔اب جبکہ اس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مونث مراد نہیں بلکہ مذکر مراد ہے تو قاعدہ بھی ہے کہ اس کے لیے صیغہ مذکر ہی لایا جائے یعنی یامریم اسکن کہا جائے......اور زوج کے لفظ سے رفقاء اور اقرباء مراد ہیں زوج مراد نہیں ہے اور لغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اس جنت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے اور کبھی دنیا کی خوشی اور فتحیابی اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔" (مکتوبات احمدیہ، جلد اوّل صفحہ 82، 83 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 55، 56 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 949، 950 پر)

View Proof

میں خاتم الاولیاء ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(366) "وانا خاتم الاولیاء."

اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 35، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 951 پر)

View Proof

میں معجون مرکب ہوں

(367) "میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہؓ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔"

(تریاق القلوب، صفحہ 159، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 287 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 952، 953 پر)

View Proof

میں خلیفۃ اللہ ہوں

(368) ''میرے لیے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اسی طرح میرے لیے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفہ اللہ ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 954 پر)

View Proof

میں امام الزماں ہوں

(369) ''امام الزماں میں ہوں۔''

(ضرورۃ الامام صفحہ 24، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 955 پر)

View Proof

میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں

- ''وَالْمُجَدِّدُ الْمَامُوْرُ وَالْعَبْدُ الْمَنْصُوْرُ. وَالْمَهْدِیُّ الْمَعْهُوْدُ. وَالْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ.''

اور (میں) وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندۂ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 51 از مرزا قادیانی)

میں حجر اسود ہوں

(370) ''یکے پائے من بے بوسید و من بے گفتم کہ حجر اسود منم۔''

(ترجمہ) ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے (اسے) کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 29 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 956 پر)

View Proof

میں بیت اللہ ہوں

(371) "خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 28، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 657 پر)

View Proof

میں قرآن ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(372) مَا اَنَا اِلَّا کَالْقُرْاٰنِ.

ترجمہ: میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 658 پر)

View Proof

میں میکائیل ہوں

(373) "بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔"

(اربعین 3 (حاشیہ) صفحہ 25، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 413، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 659 پر)

View Proof

میں حضرت حسینؓ سے بڑھ کر ہوں

(374) "اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔"

(دافع البلاء، صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 233، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 660 پر)

View Proof

میں زندہ علی ہوں

(375) ''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔اب نئی خلافت لو۔ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔''

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 400، طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 961 پر)

View Proof

میں مدینۃ العلم ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(376) ''انت مدینۃ العلم. تو علم کا شہر ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 320، طبع چہارم، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 962 پر)

View Proof

میں مریم اور عیسیٰ ہوں

(377) ''اور یہ الہام اصل میں آیات قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہیں۔ان آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے، اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔''

(کشتی نوح، صفحہ 54، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 52، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 963 پر)

View Proof

میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں ابن مریم ہوں

(378) ''اس (اللہ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے، مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو

سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(کشتی نوح، صفحہ 52، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 50، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 964 پر

View Proof

میں ابن مریم سے افضل ہوں

(379) "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے"

(دافع البلاء، صفحہ 20، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 240، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 965 پر

View Proof

میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں

(380) "میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 7، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 211، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 966 پر)

View Proof

میں آدم اور احمد مختار ہوں

(381) "آدم نیز احمد مختار
میں آدم اور احمد مختار ہوں"

(نزول المسیح، صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 477، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 967 پر

View Proof

میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں

(382) "منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبیٰ باشد"

(ترجمہ) "میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمدؐ ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔"

(تریاق القلوب، صفحہ 6، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 134، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 968 پر)

View Proof

میں تمام انبیا کا مجموعہ ہوں

(383) "خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔"

(حقیقت الوحی، (حاشیہ) صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 76، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 969 پر)

View Proof

میں محمد ہوں

(384) "پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول الله والذین معه اشدآء علی الکفار رحماء بینهم. اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 3، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 207، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 970 پر)

View Proof

میں احمد ہوں

(385) "وسمانی ربی احمد فاحمدونی."

میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری تعریف کرو۔"

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 21، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 53، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 971 پر)

View Proof

میں رحمۃ للعالمین ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالٰی نے اُسے الہام کیا:

(386) "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 64 طبع چہارم، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 972 پر)

View Proof

میں خاتم الانبیاء ہوں

(387) "بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 8، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 212، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 973 پر)

View Proof

میں توحیدِ خدا اور تفریدِ خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالٰی نے اُسے الہام کیا:

(388) "انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی.
تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 53، طبع چہارم، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 974 پر)

View Proof

میں عرشِ خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالٰی نے اُسے الہام کیا:

(389) "انت منی بمنزلۃ عرشی.
تُو میرے نزدیک عرش کی مانند ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 427، طبع چہارم، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 975 پر)

View Proof

میں مالکِ کن فیکون ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(390) "اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ.

(ترجمہ) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات، صفحہ 443، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 976 پر

View Proof

میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(391) "واعطیت صفة الافناء و الاحیاء.

اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔"

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 21، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 56، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 977 پر

View Proof

میں نطفۂ خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(392) "انت من مآءنا وھم من فشل.

تُو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے ہیں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات، صفحہ 164، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 978 پر

View Proof

(نوٹ) عربی لغت میں ماء سے مراد اکثر جگہ نطفہ ہے۔ مثلاً ھو الذی خلق من الماء بشرا (الفرقان:54) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے انسان کو پانی (نطفہ) سے پیدا کیا۔ دوسری جگہ فلینظر الانسان مم خلق ٥ خلق من ماءٍ دافق ٥ یخرج من بین الصلب والترائب. (الطارق:5 تا 7) ترجمہ: پس انسان کو چاہیے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ وہ اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا جو کہ باپ کی پیٹھ اور ماں کی چھاتیوں سے

نکلتا ہے۔ اور بھی کئی آیات ہیں۔ جن میں ماء سے مراد نطفہ لیا گیا ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کا الہام "انت من ماء نا" اس کے معنی ہوں گے۔ "انت من نطفتنا" تو ہمارے نطفہ میں سے ہے اور لوگ بزدلی کے کیچڑ سے۔

میں خدا کا بیٹا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالٰی نے اُسے الہام کیا:

(393) "انت منی بمنزلة اولادی.

تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 325، 326 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 979، 980 پر)

View Proof

میں خدا کی بیوی ہوں

(394) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالٰی نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔"

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 از قاضی یار محمد قادیانی مرید آنجہانی مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 981 پر)

View Proof

حالانکہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ.

"اس (اللہ تعالٰی) کے لیے کوئی بیوی نہیں ہے۔" (انعام: 101)

میں خدا کا باپ ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالٰی نے اُسے الہام کیا:

(395) "اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَا. کَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ.

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور
ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 554 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 982 پر)

نوٹ: اس الہام میں مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کو خدا قرار دیا تو اس کا معنی یہ ہوا کہ مرزا قادیانی خدا کا باپ ہوا۔ (نعوذ باللہ)!

View Proof

میں خود خدا ہوں

(396) "میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 152، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 983 پر)

جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی آپ کے
بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی
ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔
"جب کسی میں حیا ختم ہو جائے تو وہ جو چاہے کرتا پھرے۔"

View Proof

بلاشبہ قادیانی جماعت کا بانی آنجہانی مرزا قادیانی اس حدیث مبارکہ کا مصداق ہے۔ لیکن افسوس ان پڑھے لکھے قادیانیوں پر ہے جو ایسے مخبوط الحواس اور فاتر العقل شخص کے پیروکار ہیں۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو صرف مہدی یا مسیح موعود مانتے ہیں جبکہ اس نے 100 سے زائد مختلف دعوے کیے ہیں۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ ہر قسم کے تعصب، ضد، لالچ اور خود غرضی سے علیحدہ ہو کر مرزا قادیانی کے ان مذکورہ دعوؤں کو دیکھیں، پڑھیں، سوچیں اور اپنے ضمیر کی آواز پر صدق نیت کے ساتھ قادیانی عقائد سے تائب ہو کر واپس اسلام کی آغوش میں آ جائیں کیونکہ اسلام ہی وہ سچا دین ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
مرد یا عورت

Back

مرزا قادیانی کی زندگی بھی ایک عجیب مسخرانہ اور مضحکہ خیز تھی۔اس میں درجنوں ایسے نادر واقعات ملتے ہیں جن کے مطالعے سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور ضبط کرنے پر بھی ضبط نہیں ہوتی۔ پنجابی نبی کے حالات زندگی اور تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ وہ مرد تھا یا عورت؟ حیرانی ہوتی ہے کہ کیا لکھیں اور کیا کہیں؟ قارئین کرام خود ملاحظہ فرمائیں:

اللہ کا بچہ

(397) ''اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر 4 صفحہ 19 میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے......یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔''

(عکس صفحہ نمبر 984 پر)

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 581 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 581 از مرزا قادیانی)

View Proof

کم بخت بابو الٰہی بخش کو سوجھی بھی تو کیا سوجھی اور دیکھا بھی تو کیا دیکھا! مرزا قادیانی کا حیض و نفاس اور وہ بھی کن دنوں میں جبکہ مرزا قادیانی ایام ماہواری کی مصیبت میں دوچار تھا۔

یا مظہر العجائب

بچہ معہ زچہ کے عجائب

اللہ مرد، مرزا عورت؟

(398) ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت

کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔"

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 985 پر)

View Proof

اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوباشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے۔ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور لغو عقیدہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ زبان دراز سے نہیں سنا گیا۔ چونکہ مرزا قادیانی کے مرید اس سانحہ پر اصرار کرتے ہیں، چنانچہ حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک دفعہ رات کا وقت تھا۔ عراق کا ایک اجاڑ اور بیابان صحرا تھا۔ اس ویرانے میں خدا کا ایک نیک بندہ دنیا و مافیہا سے بے خبر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھا۔ یہ کوئی عام آدمی نہیں بلکہ تمام ولیوں کے سردار سید عبدالقادر جیلانیؒ تھے۔ آپ عبادت الٰہی میں معروف تھے کہ یکایک آپؒ نے ایک روشنی دیکھی۔ اس روشنی سے سارا آسمان روشن ہو گیا۔ پھر آپؒ کو ایک آواز سنائی دی:

"اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں۔ میں تیری عبادت سے راضی ہوا اور خوش ہو کر آج سے تجھے اپنی ہر قسم کی عبادت کی تکلیف سے آزاد کرتا ہوں۔"

سید عبدالقادر جیلانیؒ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس آواز کو سن کر اپنے ظاہری اور باطنی علوم پر توجہ کی تو مجھے اس آزادی کا کوئی بھی جواز دکھائی نہ دیا اور میں نے سوچا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اس عظیم مرتبے کے باوجود بھی آپ کو عبادت کی تکلیف سے آزادی نہیں ملی تو پھر دوسرا کوئی کس طرح اس معاملے میں معافی کا حق دار ہو سکتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے فوراً بلند آواز سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا تو اس پر پھر آواز آئی۔ "اے عبدالقادر! مبارک ہو! آپ اپنے علم کی وجہ سے بچ گئے ہیں۔" اس پر میں نے ایک مرتبہ پھر بلند آواز سے لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم پڑھا اور کہا "اے لعین دفع ہو جا، میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد فضل و کرم کی وجہ سے محفوظ رہا ہوں۔" اس پر فوراً شیطان مردود اپنی اصلی شکل میں میرے سامنے آ گیا اور اپنا سر پیٹتے ہوئے مجھ سے کہنے لگا۔ "اے عبدالقادر! میں نے اس سے پہلے بے شمار لوگوں کو اسی طریقے سے گمراہ کیا ہے۔"

یقیناً شیطان مرزا قادیانی کے پاس بھی آیا ہوگا۔ مرزا قادیانی نے پوچھا ہوگا، کیا حکم ہے میرے آقا! اس پر شیطان نے اپنی ہوس کا اظہار کیا ہوگا۔ تب مرزا قادیانی شیطان کی خدمت بجالایا۔ مگر افسوس اس نے اللہ تعالیٰ پر الزام لگا دیا۔

جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا نقد انعام اُسے دنیا میں لیٹرین میں موت کی صورت میں ملا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار.

خدا سے نہانی تعلق

(399) "درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابلِ بیان نہیں۔"

View Proof

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 986 پر)

یہ نہانی تعلق کہیں وہ تو نہیں جس کی پردہ دری مرزا قادیانی کے مرید قاضی یار محمد کے ہاتھوں ہوئی؟ (استغفر اللہ)!

حاملہ

(400) "اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 987 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کو دردِزہ

(401) "خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ رُوح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاء ھا المخاض الی جذع النخلة قالت یالیتنی مت قبل ھذا و کنت نسیاً منسیا. یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔"
(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 988 پر)

View Proof

دردِزہ عورتوں کو ہوتی ہے۔ کیا کوئی قادیانی یہ بتانے کی زحمت گوارا کرے گا کہ کون سے زمانہ میں مرزا صاحب پر نسوانیت غالب آئی اور وہ دردِزہ سے کانپتے رہے؟

مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟

(402) "سورۂ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی حالت کا گزرا۔ اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آ گئی تو پھر مجھ میں اُس کی طرف سے ایک روح پھونکی گئی۔ اس روح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا، جیسا کہ میری کتاب، براہین احمدیہ حصصِ سابقہ میں مفصل اس بات کا تذکرہ موجود ہے کیونکہ براہین احمدیہ حصصِ سابقہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة یعنی اے مریم! تو اور وہ جو تیرا رفیق ہے، دونوں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں مجھے مریم کا خطاب دے کر فرمایا ہے: نفخت فیک من روح الصدق یعنی اے مریم! میں نے تجھ میں صدق کی روح پھونک دی۔ پس استعارہ کے رنگ میں روح کا پھونکنا اس حمل سے مشابہ تھا جو مریم صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس حمل کے بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسیٰ رکھ دیا، جیسا کہ فرمایا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ. یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور مومنوں کی طرح میں تجھے اپنی طرف

اٹھاؤں گا اور اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے ظلی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مریم ہونا وہی امر ہے جس پر نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا ہے۔ مگر یہ شخص تو ابن مریم نہیں ہے اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ تھا اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ سورۂ تحریم میں وعدہ تھا میرا نام پہلے مریم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں نفخِ روح کیا۔ یعنی اپنی ایک خاص تجلی سے اس مریمی حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔"

View Proof

(براہین احمدیہ (ضمیمہ) صفحہ 189 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 989 پر)

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اپنے ''عیسیٰ'' بننے کی کہانی جس مضحکہ خیز انداز میں پیش کی، اس پر مجھے ایک لطیفہ یاد آ گیا۔ ملاحظہ فرمائیں:

ڈاکٹر نے پاگل خانے میں آنے والے نئے مریض کا معائنہ کیا۔ وہ مریض ڈاکٹر صاحب کو صحت مند دکھائی دیا۔

ڈاکٹر ''کیوں میاں کیسے پہنچے؟''

مریض: دراصل کچھ عرصہ قبل میں نے ایک بیوہ سے شادی کر لی۔ عورت کی ایک جواں سال بیٹی بھی تھی۔ اتفاق سے وہ لڑکی میرے باپ کو پسند آ گئی۔ میرے باپ نے اس سے نکاح کر لیا۔ یوں میری بیوی میرے باپ کی ساس بن گئی۔ کچھ عرصہ بعد میرے باپ کے گھر ایک بچی پیدا ہوئی۔ یہ رشتے میں میری بہن لگتی تھی کیونکہ میں اس کے باپ کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ میری نواسی بھی لگتی تھی، کیونکہ میں اس کی نانی کا خاوند تھا۔ گویا میں اپنی بہن کا نانا بن گیا۔ پھر کچھ مدت کے بعد میرے گھر بیٹا پیدا ہوا، ایک طرف وہ لڑکی میرے بیٹے کی سوتیلی بہن لگتی تھی کیونکہ وہ بچہ اس کی ماں کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ اس کی دادی بھی لگتی تھی،

کیونکہ وہ میری سوتیلی ماں تھی، چنانچہ میرا بیٹا اپنی دادی کا بھائی بن گیا۔

مریض "ڈاکٹر صاحب، ذرا سوچیے میرا باپ میرا داماد ہے اور میں باپ کا سسر ہوں۔ میری سوتیلی ماں میرے بیٹے کی بہن ہے اور یوں میرا بیٹا میرا ماموں بن گیا اور میں اپنے بیٹے کا بھانجا۔

ڈاکٹر صاحب نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور چیخ کر کہا "خاموش ہو جاؤ، ورنہ میں بھی پاگل ہو جاؤں گا۔"

بقول شخصے: "کسی مسئلہ میں ایسے متشابہات سے، جن کی طرف ذہن بھی نہ جاتا ہو، استدلال کرنا اور اس باب میں محکمات کو چھوڑ دینا الحاد نہیں تو اور کیا ہے؟ چنانچہ مرزا قادیانی ملحد نے ان امور کو، جو کتابوں میں بددین و بے ایمان لوگوں کے وساوس وشبہات کے طور پر ذکر کیے گئے ہیں، جمع کر کے انھیں اپنا دین و مذہب بنا لیا ہے اور جب کسی کو اسلام سے متنفر کرنا چاہتا ہے تو (صریح نصوص میں) شیطانی شبہات کھڑے کر دیتا ہے اور جب اپنی جانب کھینچنا چاہتا ہے تو ملمع کاری کے ساتھ مناسبتیں پیدا کرتا ہے اور نصوص قطعیہ کو استعارہ ومجاز پر محمول کرنے کی تاویل جس کو اس نے اپنے ذخیرۂ الحاد کا موضوع بنا رکھا ہے، اس کے ذریعہ وہ اکثر اسلامی عقائد اور بعض احکام شرعیہ، مثلاً زکوۃ، حج اور جہاد سے سبکدوش ہو چکا ہے اور اس کے مریدِ عنقریب دیگر احکام سے بھی بے باق ہو جائیں گے اور صرف الفاظ کی گردان کافی ہوگی، اور ذخیرۂ آخرت اور ہدیۂ بارگاہِ الٰہی کے لیے لے دے کر چند تاویلیں رہ جائیں گی اور بس۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ افعال میں بھی استعارہ مانتا ہے۔

اس فعلی استعارہ کو سن رکھو جو اس کے خاص علوم میں سے ہے اور جس کے ذریعہ وہ خارج میں حاملہ بھی ہو سکا (پس اس "استعاراتی حمل" کے ذریعہ جب وہ عیسیٰ کو جنم دے کر خود عیسیٰ بن سکتا ہے تو دیگر افعال کے بارے میں یہ کیوں نہیں کہا جا سکتا کہ مثلاً ہم نے استعارہ کے طور پر زکوۃ دے دی، استعارہ کے طور پر حج کر لیا، استعارہ کے طور پر نماز پڑھ لی، اور استعارہ کے طور پر روضۂ اطہر میں دفن ہو گئے۔ وغیرہ وغیرہ)"

اب اگر کوئی مرزا قادیانی سے یہ پوچھ لے کہ جناب! اگر آپ نے "ابن مریم" بننا تھا تو چاہیے یہ تھا کہ آپ کی والدہ میں پہلے مریمی صفات آتیں، نہ کہ آپ میں (یہ دوسری بات ہے کہ آپ کی حقیقی والدہ نہیں تو اُن کی کوئی مثیل ہوتیں) وہی حاملہ ہوتیں، وہیں اَجاءَہَ

هٰذا الْمَعَاطِش کا مصداق بنتیں یعنی درد زہ کی مثالی کیفیت سے انھیں واسطہ پڑتا اور پھر انہی سے آپ کا ظہور ہوتا، پھر تو شاید کوئی بات بھی بن جاتی لیکن یہ وحدۃ الوجودی فلسفہ، یعنی مولود اور والدہ کا ایک ہونا، نہ حکمائے اشراقیین پیش کر سکے ہیں نہ مشائین، ایسی نکتہ سنجی تو نہ علمائے اسلام کے حصے میں آئی ہے نہ دانایان یورپ کے۔ بہت ممکن ہے کہ اس اعتراض کے جواب میں قادیانی ٹکسال سے نکلنے والے فضلا کچھ موشگافیاں کرنے لگیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ فلسفہ پیغمبرانہ دعوت کے نام پر عقل وخرد کا منہ چڑانے کے مترادف ہے اور بس۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہیلیوں سے منع فرمایا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے: نھی عن الاغلوطات. اور یہاں یہ حال ہے کہ مرزا قادیانی کی دعوت کی بنیاد ہی معموں اور لفظی گورکھ دھندوں پر ہے۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ؟ جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

”سلطان القلم“ کا دعویٰ

(403) ”میں بار بار یہی کہتا ہوں کہ دو قسم کی برکتیں جن کا نام عیسوی برکتیں اور محمدی برکتیں ہیں، مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں کہ جو دنیا کی مشکلات کے لیے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں، دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں، دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لیے آوے تو مجھے غالب پائے گی اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر آئیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ہی پلہ بھاری ہوگا۔“

(ایام الصلح صفحہ 160 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 407 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 990 پر)

View Proof

شیطان اس کو دیکھ کے کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھیے

ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی کے فرشتے

Back

اللہ تعالیٰ کے چار فرشتے بہت زیادہ مشہور ہیں۔حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہر جاندار کی روح قبض کرنا ہے۔حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمہ ہواؤں اور بارشوں کا نظام سپرد ہے، حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ روزِ قیامت صور پھونکنا ہے جس سے پوری کائنات درہم برہم ہوجائے گی اور زمانہ آخرت شروع ہوجائے گا۔حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی نبوت و رسالت) لے کر تمام انبیاء و رسل تک پہنچاتے رہے۔حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت اور رسالت ختم ہوگیا اور وحی کا دروازہ بھی۔لہٰذا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی (اللہ کے نبیوں پر وحی پہنچانا) بھی ختم ہوگئی۔ان چاروں فرشتوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو اپنے اپنے فرائضِ منصبی انجام دے رہے ہیں۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت کا ہمیشہ یہ دعویٰ رہا ہے کہ ان پر بھی فرشتے نازل ہوتے ہیں۔کہاوت مشہور ہے: جیسی روح، ویسے فرشتے!! یہ ضرب المثل جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی پر پوری طرح صادق آتی ہے۔جس طرح مرزا قادیانی ایک مخبوط الحواس اور مضحکہ خیز شخصیت کا مالک تھا، اس کے نام نہاد فرشتے بھی ایسی ہی خصلت رکھتے تھے۔آیئے! ملتے ہیں مرزا قادیانی کے ''خصوصی'' فرشتوں سے۔

ٹیچی ٹیچی

(404) ''کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کرلو۔مگر وہ نہیں کرتا۔اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دیے ہیں۔اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الٰہی بخش کی طرح ہے مگر انسان نہیں بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے

بھر کر میری جھولی میں ڈال دیے ہیں تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع دوم صفحہ 526 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 991 پر)

View Proof

ٹیچی ٹیچی مرزا قادیانی کا عجیب فرشتہ تھا۔ مرزا قادیانی نے اس سے نام پوچھا تو پہلے اس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، میرا کوئی نام نہیں۔ پھر دوبارہ دریافت کرنے پر بتایا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ٹیچی ٹیچی تیز رفتار فرشتہ ہے جو ٹچ کر کے جاتا ہے اور ٹچ کر کے آتا ہے۔ لیکن یہ بھی عجیب بات ہے کہ جب قادیانیوں کو ٹیچی ٹیچی کہا جاتا ہے تو وہ اس کا برا محسوس کرتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو وہ غصے میں آ کر جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔

شیر علی

(405) "میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا، اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 24 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 992 پر)

View Proof

معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتے (آئی سپیشلسٹ) نے مرزا قادیانی کی آنکھیں صحیح طریقے سے صاف نہیں کیں کیونکہ مرزا قادیانی آخر وقت تک آنکھوں کی بیماری "مائی اوپیا" میں مبتلا رہا جس کی وجہ سے وہ چاند بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 119 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا غلام قادر

(406) ”میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے۔ مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 151 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 993 پر)

View Proof

خیراتی

(407) ”عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رویا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 23 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 994 پر)

View Proof

مٹھن لال

(408) ”فرمایا، نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لیے دعا کی گئی۔ صبح کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا

ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے۔ اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دیے۔ پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو، ابھی دستخط کیلئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے؟ انھوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں۔ مقبول کو بلاؤ۔ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ فرمایا۔ یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے، ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 474 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 995، 996 پر

View Proof

حفیظ

(409) "صوفی نبی بخش صاحب لاہوری نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

"بڑے مرزا صاحب پر ایک مقدمہ تھا۔ میں نے دعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ وہ کہنے لگا، میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 643 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 997 پر

View Proof

درشنی

(410) "ایک فرشتہ کو میں نے 20 برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 69 طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 998 پر

View Proof

ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی کے الہامات اور خواب

Back

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس پر عربی، اردو، فارسی، انگریزی، پنجابی، عبرانی اور دوسری زبانوں میں وحیاں اور الہامات نازل ہوئے۔ اس کی بعض وحیاں اور الہامات اس قدر مضحکہ خیز اور مہمل ہیں کہ خود مرزا قادیانی کو بھی اس کی سمجھ نہیں آئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی وحی اور الہامات من جانب الرحمٰن تھے یا منجانب الشیطان؟

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

❑ هل انبئكم على من تنزل الشيطين○ تنزل على كل افاك اثيم○ يلقون السمع واكثرهم كذبون. (الشعرآء: 221 تا 223)

ترجمہ: کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیطان کن پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جعل ساز بدکار (مرزا قادیانی ایسے جھوٹے مدعیان نبوت) پر اترا کرتے ہیں، جو سنی سنائی بات (اپنے پیروکاروں کے دلوں میں) ڈالتے ہیں اور ان سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔ (الشعراء: 221 تا 223)

مرزا قادیانی خود بھی اس اصول کو مانتا ہے۔

شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے

(411) ''واضح ہو کہ شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے۔''

(ضرورۃ الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 999 پر)

View Proof

مزید کہا:

(412) ''ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ

شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 3 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1000 پر)

View Proof

وحی خواہ کسی زبان کی بھی ہو، کوئی انسان اس کی مثال ونظیر پیش نہیں کر سکتا کیونکہ وہ خدا کا کلام ہوتا ہے۔ آئندہ سطور میں مرزا قادیانی کی ہر زبان یعنی اردو، عربی، فارسی، انگریزی اور پنجابی کی وحیاں درج کی جا رہی ہیں۔ صاحب ذوق حضرات انھیں پڑھ کر سنجیدگی سے غور فرمائیں کہ کیا یہ خدائی کلام ہو سکتا ہے؟ کیا زبان کے اعتبار سے مرزا قادیانی کی کسی وحی میں بھی فصاحت و بلاغت یا ادبیت کی شان پائی جاتی ہے؟ کیا یہ اس درجہ کا بھی کلام کہلایا جا سکتا ہے، جو ایک عام عالم یا ادیب پیش کرتا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک کنعان سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے ان پر توریت عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ملک کی زبان سُریانی تھی، اس لیے زبور سُریانی زبان میں نازل ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ملک کی زبان یونانی تھی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انجیل کو یونانی زبان میں نازل فرمایا اور حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عرب میں مبعوث فرمائے گئے، اس لیے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا گیا۔ ایک نبی کا فرض منصبی ہی یہ ہے کہ جو وحی بھی من جانب اللہ نازل ہو، اس کا معنی و مفہوم لوگوں کو بتائے جیسا کہ قرآن میں واضح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

- **وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء وھو العزیز الحکیمo** (ابراہیم:4)

ترجمہ: اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لیے (پیغام حق) خوب واضح کر سکے، پھر اللہ جسے چاہتا ہے، گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

مرزا قادیانی اس حقیقت کی تائید میں لکھتا ہے۔

غیر معقول اور بے ہودہ امر

(413) "یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1001 پر

جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے: View Proof

تعجب کی بات

(414) "مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔"

(نزول المسیح صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1002 پر

View Proof

آنجہانی مرزا قادیانی ہندوستان میں پیدا ہوا اور وہیں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس لیے ضروری تھا کہ اسے اردو یا پنجابی میں وحی ہوتی لیکن اس پر ایسی زبانوں میں وحی والہام ہوئے جس کو بیچارہ خود بھی سمجھنے یا سمجھانے سے قاصر تھا۔ دراصل مرزا قادیانی کے "خدا" کا بھی کچھ پتہ نہیں کہ وہ کون ہے؟ کیونکہ مرزا قادیانی خود اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

ربنا عاج

(415) "ربنا عاج" "ہمارا رب عاجی ہے۔" (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)

(براہین احمدیہ، صفحہ 556 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 663 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1003 پر

View Proof

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے خدا کا بھی علم نہیں کہ وہ کون ہے؟ افسوس! جس شخص کو اپنے خدا کا بھی پتہ نہ ہو، اس کے الہاموں کا کیا پتہ ہو سکتا ہے کہ وہ

کیا ہیں؟ پھر کیا اعتبار کہ وہ الہام واقعی رحمانی ہیں یا شیطانی؟ ایسے الہامات پر کوئی یقین کرے تو کیسے؟ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ھو شعنا نعسا

(416) ''پھر بعد اس کے فرمایا ھو شعنا نعسا. یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں آئی شیل گو یو ءِ لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں۔ اس لیے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1004 پر)

View Proof

اس عبارت سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا عاجی خدا مرزا قادیانی پر ایسے الہام کرتا ہے جس کا مفہوم دونوں کو معلوم نہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی جن زبانوں کے سمجھنے سے بالکل عاری اور نابلد ہے، اسے انہی زبانوں میں بار بار الہامات ہوتے ہیں۔ اس سے مرزا قادیانی اور اس کے عاجی خدا کی جہالت اور بے علمی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر مرزا قادیانی کے خدا کو معلوم ہوتا کہ مرزا قادیانی عبرانی، انگریزی اور عربی زبان سے بالکل ناواقف اور عاری ہے تو وہ کبھی ایسے الہام یا وحی نازل نہ کرتا۔

الہامات کی حقیقت کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

ظن اور شک کی تاریکی

(417) ''جس دل پر درحقیقت آفتاب وحی تجلی فرماتا ہے، اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔''

(نزول المسیح صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 467 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1005 پر)

View Proof

بے یقینی کا کلام

(418) ''لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کمتر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔''

(نزول المسیح صفحہ 108 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 486 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1006 پر)

View Proof

عجیب وغریب الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی

(419) ''عید کل تو نہیں پرسوں ہوگی۔ معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 161 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1007 پر)

View Proof

(420) ''اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں......اور وہ کلمات یہ ہیں:

پریشن، عمر براطوس، یا پلاطوس۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 91 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1008 پر)

View Proof

(421) ''بعد 11 انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ 11 سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ 11 کا دکھایا گیا ہے)۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 327 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1009 پر)

View Proof

(422) ''عشاء سے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا۔

لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِکُمْ۔

فرمایا۔ اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے رجال میں کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے۔ شاید کوئی اور معنی ہوں۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 377 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1010 پر)

View Proof

(423) "میں ان کو سزا دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔ معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 564 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1011 پر)

View Proof

(424) "عورت کی چال۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 509 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1012 پر)

View Proof

(425) "موت، تیراں ماہ حال کو۔

غالباً تیراں ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ، اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے۔ اس لیے طبیعت غمگین ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1013 پر)

View Proof

(426) "افسوسناک خبر آئی ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 589 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1014 پر)

View Proof

(427) "بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔"

فرمایا: معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 589 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1015 پر)

View Proof

(428) "کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 574 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1016 پر)

View Proof

(429) "غَثَمَ لَهُ۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 266 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1017 پر)

View Proof

(430) ”نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا۔“

”آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1018 پر)

(431) ”ایلی آوس۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 71 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1019 پر)

(432) ”ایک دم میں دم رخصت ہوا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 563 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1020 پر)

(433) ”پیٹ پھٹ گیا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 568 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1021 پر)

(434) ”تحفۃ الملوک۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 590 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1022 پر)

(435) ”ہیضہ کی آمد ان ہونے والی ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 614 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1023 پر)

(436) ”۲۸-۲۷-۱۴-۲-۲۷-۲-۲۶-۲-۲۸-۱-۲۳-۱۵-۱۱
۱-۲-۲۷-۱۴-۱۰-۱-۲۸-۲۷-۴۷-۱۶-۱۱-۳۳-۱۴-۱۱
۷-۱-۵-۳۳-۲۳-۳۳-۱۱-۱۴-۷-۲۳-۱۴-۱-۱
۱۴-۵-۲۸-۷-۳۳-۱-۷-۳۳-۱۱-۱۶-۱-۱۴-۷-۲-۱-۷-۵-۱-۱۴-۱
۱۴-۲-۲۸-۱-۷۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 157 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1024 پر)

(437) ”تائی آئی۔ ہماری سمجھ میں اس کے معنی اور مطلب نہیں آیا۔ ہمارے کوئی تائی

View Proof

نہیں۔ نہ حقیقی نہ رشتہ کی۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 665 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1025 پر)

محترم قارئین! آپ نے مرزا قادیانی کے "انسانی سمجھ سے بالاتر" انٹ سنٹ الہامات ملاحظہ کیے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا یہ غیر معقول اور بے ہودہ امر نہیں ہے کہ مرزا قادیانی کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور اسے الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتا۔

عربی الہامات

(438) وقالوا لولا نزل علی رجل من قریتین عظیم. وقالوا انی لک ھذا ان ھذا لمکر مکرتموہ فی المدینۃ. ......قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ. عسی ربکم ان یرحمکم. ......وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین. ......الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ. انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی. فحان ان تعان و تعرف بین الناس. انت منی بمنزلۃ عرشی. انت منی بمنزلۃ ولدی. انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق......انا انزلناہ قریبا من القادیان. وبالحق انزلناہ و بالحق نزل. صدق اللّٰہ ورسولہ. وکان امر اللّٰہ مفعولا. الحمد للّٰہ الذی جعلک المسیح ابن مریم.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 547، 548، 549 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1026، 1027، 1028 پر)

View Proof

انگریزی الہامات

(439)

1. You must do what I told you.
2. Though all men should be angry but God is with you. He shall help you. Words of God cannot exchange.
3. I shall help you.
4. You have to go Amritsar.

5. He halts in the Zilla Peshawar.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 92 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1029 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کے خدا کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ضلع کی انگریزی Zilla نہیں بلکہ District ہوتی ہے۔

1- I love you. I am with you. Yes I am happy. (440)

2- Life of pain. I shall help you. I can, what I

3- will do. We can, what we will do. God is coming by

4- His army. He is with you to kill enemy. The days

5- shall come when God shall help you. Glory be to the Lord.

6- God maker of earth and heaven.

(حقیقۃ الوحی صفحہ 304 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 316 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1030 پر)

View Proof

(441) "ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔ آئی لو یو یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم وِد یو یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا۔ آئی شیل ہیلپ یو یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا آئی کین وہٹ آئی وِل ڈو۔ یعنی میں کرسکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وی کین وہٹ وِی وِل ڈو۔ یعنی ہم کرسکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 480 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 571، 572 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1031، 1032 پر)

کم بخت ٹیچی بڑا گستاخ تھا کیا اسے یہ معلوم نہ تھا کہ ۔ نازک مزاج شاہاں تاب سخن نہ دارند

آمیزش کسی چیز میں صرف دھوکا دینے اور دنیاوی منفعت چاہنے کے لیے ہی کی جاتی ہے مثلاً دودھ میں پانی اسی لیے ملایا جاتا ہے کہ دھوکا دے کر زیادہ پیسہ کمایا جائے، یا اصلی

View Proof

کھی میں ڈالڈا وغیرہ ملانے کا مقصد بھی دھوکا، فریب اور دنیاوی مال و دولت کمانا ہی مقصود ہوتا ہے مگر اس سے آخرت برباد ہو جاتی ہے۔ بطور نمونہ صرف ایک ٹکڑا ملاحظہ فرمائیں جس میں قرآنی وحی کے الفاظ، انگریزی لفظ (Feeling) اور اردو عبارت کی آمیزش کر کے عوام کو دھوکا دیا گیا ہے کہ یہ الفاظ مرزا قادیانی پر بطور وحی نازل ہوئے ہیں۔

(442) الم تعلم ان اللّٰہ علی کل شیء قدیر. یلقی الروح علی من یشاء من عبادہ. کل برکۃ من محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم. فتبارک من علم و تعلم۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ ان معک و مع اھلک و مع کل من احبک۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 96 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1033 پر

View Proof

فارسی الہامات

شیخ سعدی شیرازی (1184ء تا 1292ء) شہرہ آفاق فارسی ادیب، شاعر، صوفی اور مصنف گلستان و بوستان ہیں۔ ان کا ایک مشہور شعر ہے:

مکن تکیہ بر عمر ناپائدار
مباش ایمن از بازئ روزگار

مرزا قادیانی نے اس شعر کو اپنے الہامات میں شامل کر لیا۔

(443) 17 مئی 1908ء "مکن تکیہ بر عمر ناپائدار"

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1034 پر

View Proof

(444) 26 اپریل 1908ء "مباش ایمن از بازئ روزگار"

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1035 پر

View Proof

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے فارسی کی مشہور ضرب الامثال کو اپنا الہام قرار دیا۔ مثلاً

(445) رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 434 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1036 پر)

View Proof

(446) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 104 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1037 پر)
عقل حیران ہے کہ خالق نے مخلوق کے کلام کو اپنا کلام بتا کر کیسے نازل کر دیا؟ شاعری کی اصطلاح میں ایسے کلام کو توارد یا سرقہ کہتے ہیں۔ کیا قادیانیوں کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

View Proof

پنجابی الہامات

"مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم کے ساتھ شادی کروانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ترغیب، لالچ، دھمکیاں، ڈرانے اور دھمکانے کا ہر حربہ استعمال کیا مگر ناکام رہے۔ آخر محمدی بیگم کی شادی اس کے رشتہ دار سلطان محمد سے ہوگئی۔ سلطان محمد موضع "پٹی" ضلع لاہور کا رہنے والا تھا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ اسے الہام ہوا ہے:

(447) "پٹی پٹی گئی!"
یعنی "پٹی" تباہ ہو جائے گی۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 681 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1038 پر)

View Proof

(448) واللہ! واللہ! سدھا ہو یا اولا۔
فرمایا۔ یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 631 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1039 پر)

View Proof

محترم قارئین! آخر میں ایک دلچسپ واقعہ ملاحظہ فرمائیں: مرزا قادیانی کے ایک

مرید میر عباس علی شاہ تھے۔ وہ پہلے حضرت شاہ سلیمان تونسویؒ کے مرید تھے۔ ان کی وفات کے بعد میر عباس علی شاہ صاحب بدقسمتی سے بغیر تحقیق کیے مرزا قادیانی کے کشفی دعووں سے متاثر ہو کر اس کے حلقہ ارادت میں آ گئے۔ یہ وہ دور تھا کہ مرزا قادیانی نے ابھی تک نبوت کا اعلان نہ کیا تھا۔ میر عباس علی شاہ صاحب نے ایسی وفاداری اور تابع فرمانی کا مظاہرہ کیا کہ وہ تمام قادیانیوں سے سبقت لے گئے۔ مکتوبات احمد کی پہلی اور سب سے ضخیم جلد ان خطوط پر مشتمل ہے جو مرزا قادیانی نے میر عباس کو لکھے۔

ایک دفعہ مرزا قادیانی کو میر عباس لدھیانوی کے بارے میں الہام ہوا:

(449) ”سچا ارادت مند. اصلها ثابت و فرعها فی السماء. یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 45 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1040 پر)

View Proof

9 سال تک تاریکی میں بھٹکنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں ہدایت دی اور وہ دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ ان کے قبول اسلام کی وجوہات کا بڑا سبب ایک اہم خط ہے جو مرزا قادیانی نے میر عباس علی شاہ صاحب کو لکھا اور ان سے اپنے الہامات کے سلسلہ میں راہنمائی اور علمی معاونت طلب کی۔ میر عباس علی شاہ صاحب نے سوچا کہ یہ کیسا نبی ہے جو اپنے امتی سے راہنمائی حاصل کرتا ہے۔ اس واقعہ نے ان کی کایا پلٹ دی اور وہ قادیانیت پر تین حروف بھیج کر اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ اب آپ میر عباس علی شاہ صاحب کے نام مرزا قادیانی کا خط پڑھیے اور قادیانی نبوت کے بارے میں خود فیصلہ کیجیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(450) ”مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ! بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کیے ہیں مگر قابل اطمینان نہیں، اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ ان سب کی تحقیق تنقیح ضرور ہے تا حدِ

تنقیح جیسا کہ مناسب ہو آخیر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کیے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو، بہت جلد دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا جاوے اطلاع بخشیں۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔ پریشن۔ عمر پراطوس، یا پلاطوس یعنی پراطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟ پھر دو لفظ اور ہیں ھو شعنا نعسا معلوم نہیں کس زبان کے ہیں؟ اور انگریزی یہ ہیں اوّل عربی فقرہ ہے یا داؤد عامل بالناس رفقاً و احساناً. یو مسٹ ڈو وہاٹ آئی ٹولڈ یو۔ تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔ یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اُس کا الہامی نہیں۔ بلکہ اس ہندو لڑکے نے بتلایا ہے۔ فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔ اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہو جاتا ہے۔ اُس کو غور سے دیکھ لینا چاہیے اور وہ الہام یہ ہیں دو آل من شُڈ بی انگری بٹ گاڈ از وِد یُو۔ ہی شَل ہلپ یو۔ وارڈس آف گاڈ ناٹ کین ایکس چینج۔ ترجمہ: اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے۔ لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔ پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں، جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے:

آئی شَل ہلپ یو۔ مگر بعد اس کے یہ ہے۔ یو ہیو ٹو گو امرتسر۔ پھر ایک فقرہ ہے، جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے: ہی ہل ٹس ان دی ضلع پشاور۔ یہ فقرات ہیں ان کو تنقیح سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو اخیر جزو میں بعض فقرات بموضع مناسب درج ہو سکیں۔ بخدمت مولوی عبدالقادر صاحب و خواجہ علی صاحب سلام مسنون پہنچے۔"

12 دسمبر 83ء مطابق 11 صفر 1301ھ

(مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 583 مکتوب نمبر 36 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1041، 1042 پر)

View Proof

ایک اور ہندو کاتب وحی

(451) "ان دنوں میں ایک ہندو الہامی پیشگوئی کے لکھنے کے لیے بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا۔ اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے، اس کے ہاتھ سے ناگری اور فارسی میں قلم

از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اس پر اس کے دستخط بھی کرائے جاتے تھے۔"

(تریاق القلوب صفحہ 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 260 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1043 پر

View Proof

مرزا قادیانی کے الہامات بارے قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب انٹرنیشنل نبی تھے، اس لیے ان پر متعدد زبانوں میں وحی نازل ہوئی۔ قادیانیوں کی یہ تاویل جہالت پر مبنی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ ساری کائنات کے نبی اور رسول ہیں۔ آپ پر متعدد زبانوں میں وحی کیوں نہ آئی؟ جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ "محمد رسول اللہ" کا بروز ہے۔ عجیب بات ہے کہ بروز اصل سے بڑھ جائے۔ اس وقت دنیا میں تقریباً 4 ہزار سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اگر مرزا قادیانی "انٹرنیشنل نبی" تھا تو پھر اس کو 4 ہزار زبانوں میں وحی ہونی چاہیے تھی۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی کو ایسی زبانوں میں بھی وحی ہوتی تھی، جو اسے سمجھ بھی نہ آتی تھیں۔ وہ اس کا ترجمہ دوسروں سے پوچھتا پھرتا تھا بلکہ اس نے اس کام کے لیے ایک ہندو لڑکا رکھا ہوا تھا۔ (مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 583 مکتوب نمبر 36 طبع جدید از شیخ یعقوب علی عرفانی)

سچے نبیوں (تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار) کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کی وحی لے کر آتے تھے اور اس کام کے لیے صرف وہی مخصوص تھے لیکن حیرانی ہے کہ مرزا قادیانی کے لیے جو فرشتہ وحی لے کر آتا تھا، اس کا نام "ٹیچی ٹیچی" ہے۔

(حقیقت الوحی صفحہ 332، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے الہاموں کی بجلی خود مرزا قادیانی پر گر گئی۔ وہ اعتراف کرتا ہے:

(452) "یہ کیا بات ہو گئی کہ ان کے الہاموں کی بجلی انھیں پر گر گئی۔ کیا کوئی ہے کہ اس کا جواب دے؟"

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 125 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 561 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1044 پر

View Proof

مرزا قادیانی کے عجیب وغریب خواب

بلی کو پھانسی

(453) ”میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے۔ وہ اس پر حملہ کرتی ہے۔ بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے۔ پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 402، 403 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1045، 1046 پر)

View Proof

نامرد ہاتھی

(454) ”ہم ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اس سے بھاگے اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

پھر نظارہ بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دو نوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا۔

ان اللہ عزیز ذوانتقام.“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 421 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1047 پر)

View Proof

مرغ، بکرا، بلی، چوہا

(455) ”چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں۔ دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو

محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 472 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1048 پر)

View Proof

مرغی کے الفاظ

(456) "دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا، یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین.

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں؟ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللّٰہ ان کنتم مسلمین."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 492 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1049 پر)

View Proof

بلاعنوان!

(457) "بارک اللّٰہ فی الھامک و وحیک و رؤیاک.

برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 569 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1050 پر)

View Proof

قسم ہے قادیاں کے کل رخوں کی کل عذاری کی
غلام احمد کی الماری پٹاری ہے مداری کی

ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی

اَمیرُالجُہلاء

Back

اسلام میں علم کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ قرآن اور حدیث کی رُو سے علم اور اہلِ علم کا درجہ بہت بڑا ہے۔ علم ایک نور ہے اور جہالت تاریکی۔ جس طرح نور اور ظلمت یا روشنی اور تاریکی دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اسی طرح ایک عالم اور جاہل دونوں ہمسر نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید کی رُو سے ایک اندھا اور ایک آنکھوں والا شخص دونوں مساوی نہیں ہو سکتے۔ قادیان کے جھوٹے مدعی نبوت و رسالت مرزا غلام احمد قادیانی کو زعم تھا کہ وہ بہت بڑا عالم ہے اور اسے تمام علوم خود خدا نے سکھائے ہیں۔ وہ اپنی کتب میں بار بار کہتا ہے کہ میری معلومات خدائی ہیں اور میں نے علم براہ راست اللہ سے حاصل کیا ہے۔ مرزا قادیانی اپنی وحی و الہام میں کہتا ہے:

(458) "انک باعیننا سمیتک المتوکل و علمنہ من لدنا علمًا"

ترجمہ: "تُو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، ہم نے تیرا نام متوکل رکھا، اپنی طرف سے علم سکھلایا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 698 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 476 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1051 پر)

View Proof

(459) "وھب لی علومًا مقدسۃ نقیۃ ومعارف صافیۃ جلیۃ و علّمنی ما لم یعلم غیری من المعاصرین۔"

ترجمہ: "اللہ نے مجھے پاک مقدس علوم نیز صاف و روشن معارف عطا کیے۔ اور وہ کچھ سکھایا جو میرے سوا کسی اور انسان کو اس زمانے میں معلوم نہ تھا۔"

(انجام آتھم صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 75 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1052 پر)

View Proof

(460) "وَعَلَّمَنِیْ مِنْ لَّدُنْهُ وَاَكْرَمَ. اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 249 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1053 پر)

قارئین کرام! آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو کون کون سے صاف اور روشن معارف عطا کیے:

View Proof

نبی کریم ﷺ کے والد محترم

(461) "تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔"

(پیغام صلح صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1054 پر)

View Proof

سیرت النبی ﷺ کا ہر طالب علم بخوبی جانتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہؓ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے چند ماہ پہلے ایک تجارتی سفر میں انتقال کر گئے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کا سانحہ ارتحال آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے 6 سال بعد ہوا تھا۔ مگر مرزا قادیانی کو ان تاریخی حقائق کا علم نہیں۔ بقول ڈاکٹر غلام جیلانی برق: "مت بھولیے کہ یہ مرزا صاحب کی آخری تحریر تھی جو انہتر برس کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی۔ پھر تحریر بھی اس ہستی کے متعلق جن کا ذکر ہر زبان پر اور چرچا ہر گھر میں ہے۔ اور واقعہ بھی ایسا جسے ہمارے لاکھوں واعظین تیرہ سو برس سے گلی گلی سنا رہے ہیں اور جس سے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آگاہ ہیں۔ حیرت ہے کہ جناب مرزا صاحب تاریخ نبویؐ کے اس مشہور ترین واقعہ سے بھی بے خبر نکلے۔" (حرف محرمانہ از ڈاکٹر غلام جیلانی برق)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کے بارے میں "مر گئی" ایسے الفاظ استعمال کر کے بدترین توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے

(462) "تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔"

View Proof

(چشمہ معرفت صفحہ 286 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 299 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1055 پر)

مذکورہ بات مرزا قادیانی کی جہالت پر بین دلیل ہے، حالانکہ سب جانتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے صاحبزادوں کی تعداد 3 تھی۔ (1) حضرت قاسمؓ (2) حضرت عبداللہؓ (ان کا لقب طیب و طاہر بھی ہے) (3) حضرت ابراہیمؓ۔

نبی کریم ﷺ کی 12 لڑکیاں

(463) "دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں 12 لڑکیاں ہوئیں۔ آپؐ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔"

View Proof

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 372 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1056 پر)

یہ عبارات مرزا قادیانی کے مراق اور مالیخولیا کا نتیجہ ہیں یا پھر ٹانک وائین کا اثر کہ کبھی کہتا ہے آپ ﷺ کے 11 بیٹے تھے اور کبھی کہتا ہے 12 لڑکیاں تھیں۔

امام بخاریؒ

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(364) "یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 110 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 210 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1057، 1058 پر)

تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ نامور محدث اور صاحب الجامع الصحیح بخاری شریف کا اصل نام امام ابوعبداللہ محمد ہے۔ ان کے والد گرامی کا نام محمد اسماعیل تھا جبکہ مرزا

View Proof

قادیانی کا کہنا ہے کہ امام بخاری کا نام محمد اسماعیل بخاری تھا۔ یہ بات مرزا قادیانی کے جہل کا ایک اور ثبوت ہے۔

چوتھا مہینہ صفر، چوتھا دن چار شنبہ

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے بارے میں لکھا:

(465) "اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر۔ اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔"

View Proof

(تریاق القلوب صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1059 پر)

اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے جس کا دوسرا مہینہ صفر ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا قرار دیتا ہے۔ پھر اسلامی ہفتہ شنبہ سے شروع ہو کر جمعہ پر ختم ہوتا ہے۔

1	2	3	4	5	6	7
شنبہ	یک شنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہار شنبہ	پنج شنبہ	جمعہ

چہار شنبہ پانچواں دن ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا کہتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی زبان اور قلم صدیقوں کی طرح خدا کی حفاظت میں نہ تھیں بلکہ شیطان کے زیر اثر تھیں۔ اس لیے وہ معمولی معمولی باتوں میں غلط گوئی کر جاتا تھا۔ اس کی ہم ایسی مثال پیش کرتے ہیں کہ جسے پڑھ کر معمولی علم رکھنے والا شخص بھی اپنی ہنسی پر قابو نہ رکھ سکے گا۔

قادیان؟

(466) "قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔"

View Proof

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ جلد مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22، 23 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1060، 1061 پر)

پنجاب کا ہر باشندہ جانتا ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور گورداسپور

لاہور سے شمال مشرق کو ہے مگر مرزا قادیانی اس کو مغرب میں لکھتا ہے۔ جب یہ حوالہ قادیانیوں کو سنایا جاتا ہے تو وہ بے حد شرمندہ ہوتے ہیں اور دل میں سوچتے ہیں ہمارے مرزا قادیانی کا کمال علمی کیسا تھا کہ اسے مشرق و مغرب کی بھی خبر نہ تھی۔

چائے

(467) ”کہتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپؓ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا۔ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ. (آل عمران:135) یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کظمت. غلام نے پھر کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ. کظم میں انسان غصہ دبا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے مگر اندر سے پوری رضا مندی نہیں ہوتی۔ اس لیے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے عفو کیا۔ پھر پڑھا۔ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ. محبوب الٰہی وہی ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا۔“

View Proof

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 115 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1062 پر)

یہ واقعہ بھی مرزا قادیانی کی جہالت کا بین ثبوت ہے۔ حضرت امام حسنؓ نے چائے کا استعمال کیا ہو، ایسا کوئی واقعہ تاریخ میں نہیں ملتا۔

کروڑہا انسانوں کی موت

(468) ”دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑہا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔“

View Proof

(کشتی نوح صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 41 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1063 پر)

یہ تحریر بھی مرزا قادیانی کی نام نہاد علمیت کا پول کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ دنیا میں ایسا واقعہ کہیں رونما نہیں ہو رہا۔ جھوٹ پر مبنی ایسی مبالغہ آرائی قادیانیت ہی کا خاصہ ہے۔

آسمانی روح

(469) ''میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے، اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے، جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1064 پر)

View Proof

علمی قوت کی ضرورت

(470) ''امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ طبابت کے رُو سے بھی، ہیئت کے رُو سے بھی، طبعی کے رو سے بھی، جغرافیہ کے رُو سے بھی اور کتب مسلمہ اسلام کے رُو سے بھی اور عقلی بنا پر بھی اور نقلی بنا پر بھی۔''

(ضرورۃ الامام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 480 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1065 پر)

View Proof

میں زمین کی باتیں نہیں کہتا

(471) ''میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔''

(پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1066 پر)

View Proof

ثبوت حاضر ہیں!

مُتفرّقات

Back

قادیانی کلمہ کی حقیقت

یہ تصویر نائیجیریا (افریقہ) میں قادیانیوں کی بڑی عبادت گاہ ''احمدیہ سنٹرل ماسک'' کی ہے، جو قادیانی جماعت کے تیسرے بڑے سربراہ مرزا ناصر احمد کے دورۂ افریقہ پر تصویری کتاب ''AFRICA SPEAKS'' سے لی گئی ہے۔ قادیانیوں کی اس عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی بجائے **لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ** لکھا ہوا ہے، جس کا ترجمہ ہے ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، احمد (مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ کے رسول ہیں۔'' قادیانی کلمہ کی مزید وضاحت مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ہو جاتی ہے۔

احمد سے مراد مرزا قادیانی

(472) ''اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے **ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔'' (ازالہ اوہام صفحہ 673 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی) اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمدؐ واحمدؐ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔''

(انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1067 پر)

View Proof

AFRICA SPEAKS

Published by:
Majlis Nusrat Jahan Tahrik-i-Jadid,
Rabwah — West Pakistan

تصویر بولتی ہے

اسرائیل میں نام نہاد مذہبی جماعت (قادیانی جماعت) کی موجودگی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قادیانی مذہبی نہیں بلکہ ایک خالص سیاسی جماعت ہے۔ یہودی دوسرا بنیا ہے جو کبھی خسارے کا سودا نہیں کرتا۔ اسرائیل نے قادیانیوں کو اپنے نظریاتی ملک میں جو مذہبی آزادی دے رکھی ہے، وہ اس کے اصول اور قواعد وضوابط کے صریحاً خلاف ہے۔ قادیانی جماعت یہودی ٹکڑوں پر پلنے والا استعماری پٹھو ہے۔ قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں 22 فروری 1985ء کے ''یروشلم پوسٹ'' کے حوالے سے چھپنے والی اس تصویر سے لگایا جاسکتا ہے، جس میں دو قادیانی مبلغوں کو اسرائیلی صدر کے ساتھ نہایت مودب انداز میں ملاقات کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس تصویر میں اسرائیل میں سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف امینی نئے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کروارہے ہیں۔ اس موقع پر شیخ شریف نے قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل مذہبی آزادی دینے پر اسرائیلی حکومت کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہودی دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

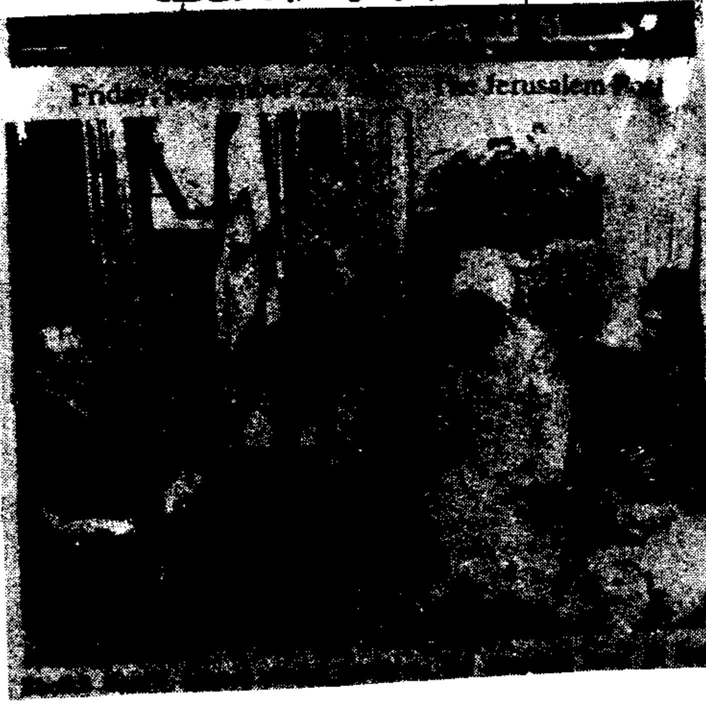

''یروشلم پوسٹ'' کے حوالہ سے شائع ہونے والی تصویر میں اصل عبارت سے قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ باہمی روابط کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں بٹالہ کے نزدیک واقع قادیان اور پاکستان میں ربوہ کے بعد ان کا سب سے منظم مرکز اسرائیل کے شہر ''حیفہ'' میں ہے۔ اس وقت بھی جب اسرائیل میں مسلمانوں کا رہنا دوبھر ہے، قادیانیوں کو اسرائیل میں کام کرنے کی پوری آزادی ہے۔ فلسطینی عرب مسلمان آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور قادیانی اسرائیلی وزیر اعظم، صدر اور ممبر وغیرہ سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ اسرائیل کا مسلمانوں پر ظلم و ستم اور قادیانیوں پر اتنی عنایات! آخر کس صیہونی منصوبے کا حصہ ہیں؟

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

صدر ایوب خان مرحوم کے دور میں 1962ء کی قومی اسمبلی میں میاں عبدالخالق مرحوم رکن قومی اسمبلی نے سوال اٹھایا کہ آیا اسرائیل میں قادیانی مشن موجود ہے؟ اس پر اس وقت کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کہا کہ اگر کوئی صاحب اس سلسلہ میں ٹھوس معلومات فراہم کریں تو حکومت پاکستان ان کی ممنون ہوگی۔ اس موقع پر بھٹو صاحب نے یہ بھی بتایا کہ پاکستانی شہری اسرائیل نہیں جاسکتے اور نہ پاکستان سے ہی اسرائیل رقم بھیجی جاسکتی ہے، کیونکہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ چنانچہ میرے والد تاج محمود مرحوم نے ربوہ لائبریری سے چنیوٹ کے ایک طالب علم پرویز کی معرفت قادیانی جماعت کے بیرونی مشنوں کے متعلق کتابیں منگوائیں۔ ایک کتاب آور فارن مشن (Our Foreign Mission) جو قادیانی جماعت کے زیر اہتمام ربوہ میں چھپی تھی اس کے صفحہ 97 پر قادیانی جماعت کے اسرائیل میں حیفہ کے مقام پر قادیانی مشن کی تفصیلات کا ذکر موجود ہے۔ میرے والد گرامی نے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو بذریعہ ٹیلی گرام یہ دستاویزی ثبوت بہم پہنچائے۔ بعد ازاں آغا شورش کاشمیری نے اپنے ہفت روزہ جریدہ چٹان لاہور میں اس کتاب کی تحریر کے فوٹو شائع کیے۔ اس طرح پہلی مرتبہ یہ بات منظر عام پر آئی۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی بابت تفصیلات کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔ .... یہ کتاب مرزا غلام احمد کے پوتے مرزا مبارک احمد کی تصنیف کردہ ہے۔

OUR FOREIGN MISSIONS

A brief Account of the Ahmadiyya Work to preach Islam in various parts of the World

A TABSHIR BOOK

MIRZA MUBARAK AHMAD

ISRAEL MISSION

The Ahmadiyya Missaon in Israel is situated in Haifa at Mount Karmal. We have a mosque there, a Mission House, a library, a book depot, and a school. The mission also brings out a monthly, entitled *Al-Bushra* which is sent out to thirty different countries accessible through the medium of Arabic. Many works of the Promised Massih have been translated into Arabic through this mission.

In many ways this Ahmadiyya Mission has been deeply affected by the Partition of what formerly was called Palestine. The small number of Muslims left in Israel derive a great deal of strength from the presence of our mission which never misses a chance of being of service to them. Some time ago, our missionary had an interview with the Mayor of Haifa, when during the discussion on many points, he offered to build for us a school at Kababeer, a village near Haifa, where we have a strong and well-established Ahmadiyya community of Palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our missionary at Kababeer, which he did later, accompanied by four notables from Haifa. He was duly received by members of the community, and by the students of our school, a meeting having been held to welcome the guests. Before his return he entered his impressions in the Visitors' Book.

Another small incident, which would give readers some idea of the position our mission in Israel occupies, is that in 1956 when our missionary Choudhry Muhammad Sharif, returned to the Headquarters of the movement in Pakistan, the President of Israel sent word that he (our missionary) should see him before embarking on the journey back: Choudhry Muhammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the German translation of the Holy Quran to the President, which he gladly accepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israeli Press, and a brief account was also broadcast on the radio.

(OUR FOREIGN MISSIONS)
(by Mirza Mubarak Ahmad)

تفصیل آمد خرچ مشنہائے بیرون

(۱۳)

حیفا

(اسرائیلی پونڈ
[illegible]

آمد

بجٹ ۶۷-۶۶	بجٹ ۶۶-۶۵	اصل موصول ۶۵-۶۴	نام مدات	شمار
۱,۳۵۰	۱,۳۵۰		چندہ تحریک جدید	۱
۱,۶۰۰	۱,۶۰۰		چندہ عام و حصہ آمد	۲
۱۰۰	۱۰۰		زکوٰۃ	۳
		۳,۴۰۰	عید فنڈ	۴
۱۲۵	۱۲۵		فطرانہ	۵
۱۲۵	۱۲۵		متفرق	۶
۳,۴۰۰	۳,۴۰۰	۳,۴۰۰	میزان آمد	

خرچ

عملہ

بجٹ ۶۷-۶۶	بجٹ ۶۶-۶۵	اصل اخراجات ۶۵-۶۴	نام مدات	شمار
۹۷۲	۹۷۲	۹۷۲	مرکزی مبلغین	۱
				۲
۹۷۲	۹۷۲	۹۷۲	میزان عملہ	

سائر

بجٹ ۶۷-۶۶	بجٹ ۶۶-۶۵	اصل موصول ۶۵-۶۴	نام مدات	شمار
۴۰	۴۰		اشاعت لٹریچر	۱
۶۰	۶۰		تبلیغی جلسہ و عیدین	۲
۴۰	۴۰		دورے و سفر خرچ	۳
۵۰	۵۰		مہمان نوازی	۴
			کرایہ مکان فرنیچر	۵
-	-	۱,۰۵۵	بجلی پانی گیس وغیرہ	۶
۱۵	۱۵		سٹیشنری	۷
۵۰	۵۰		ڈاک تار و ٹیلیفون	۸
۵۰	۵۰		کتب و اخبارات	۹
۵۰	۵۰		متفرق	۱۰
۷۰۰	۷۰۰		اخراجات رسالہ البشریٰ	۱۱
۱,۰۵۵	۱,۰۵۵	۱,۰۵۵	میزان سائر	
۲,۰۲۴	۲,۰۲۴	۲,۰۲۴	کل خرچ عملہ و سائر	
۱۳۷۶	۱۳۷۶	۱۳۷۶	ریزرو مرکزی	
۳,۴۰۰	۳,۴۰۰	۳,۴۰۰	کل میزان	

خلاصہ

آمد	۳,۴۰۰
خرچ	۳,۴۰۰
خالص	-

(احمدیہ تحریک جدید کے سالانہ بجٹ 1966-67ء کے صفحہ 25 کا عکس)

ترجمہ: ''احمدیہ مشن اسرائیل میں حیفہ (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر واقع ہے اور وہاں ہماری ایک مسجد، ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بک ڈپو اور ایک سکول موجود ہے۔ ہمارے مشن کی طرف سے ''البشریٰ'' کے نام سے ایک ماہانہ عربی رسالہ جاری ہے جو تیس مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود کی بہت سی تحریریں اس مشن نے عربی میں ترجمہ کی ہیں۔

فلسطین کے تقسیم ہونے سے یہ مشن کافی متاثر ہوا۔ چند مسلمان جو اس وقت اسرائیل میں موجود ہیں، ہمارا مشن ان کی ہر ممکن خدمت کر رہا ہے اور مشن کی موجودگی سے ان کے حوصلے بلند ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ہمارے مشنری کے لوگ حیفہ کے میئر سے ملے اور ان سے گفت و شنید کی۔ میئر نے وعدہ کیا کہ احمدیہ جماعت کے لیے کبابیر میں حیفہ کے قریب وہ ایک سکول بنانے کی اجازت دے دیں گے۔ یہ علاقہ ہماری جماعت کا مرکز اور گڑھ ہے۔ کچھ عرصہ بعد میئر صاحب ہماری مشنری دیکھنے کے لیے تشریف لائے۔ حیفہ کے چار معززین بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ان کا پروقار استقبال کیا گیا، جس میں جماعت کے سرکردہ ممبر اور سکول کے طالب علم بھی موجود تھے۔ ان کی آمد کے اعزاز میں ایک جلسہ بھی منعقد ہوا، جس میں انہیں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ واپسی سے پہلے میئر صاحب نے اپنے تاثرات مہمانوں کے رجسٹر میں بھی تحریر کیے۔ ہماری جماعت کے موثر ہونے کا ثبوت ایک چھوٹے سے مندرجہ ذیل واقعہ سے ہوسکتا ہے۔ 1956ء میں جب ہمارے مبلغ چودھری محمد شریف صاحب ربوہ پاکستان واپس تشریف لا رہے تھے، اس وقت اسرائیل کے صدر نے ہماری مشنری کو پیغام بھیجا کہ چودھری صاحب روانگی سے پہلے صدر صاحب سے ملیں۔ موقع سے فائدہ اٹھا کر چودھری صاحب نے ایک قرآن حکیم کا نسخہ جو جرمن زبان میں تھا، صدر محترم کو پیش کیا، جس کو خلوص دل سے قبول کیا گیا۔ چودھری صاحب کا صدر صاحب سے انٹرویو اسرائیل کے ریڈیو سے نشر کیا گیا، اور ان کی ملاقات کو اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع کیا گیا۔''

''لندن سے شائع ہونے والی کتاب ''اسرائیل اے پروفائل'' (ISRAEL A PROFILE) میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل نے اپنی فوج میں پاکستانی قادیانیوں کو بھرتی ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ کتاب پولیٹیکل سائنس کے ایک یہودی پروفیسر آئی - آئی - نومائی نے لکھی ہے اور اسے ادارہ پال مال، لندن نے شائع کیا ہے۔ اس

کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ "1972ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے ہیں۔" (روزنامہ نوائے وقت لاہور صفحہ 5، 29 دسمبر 1975ء)

مندرجہ بالا کرب انگیز انکشاف پر اہل فکر تشویش کا اظہار کر رہے تھے کہ قومی اسمبلی کے فاضل رکن ظفر احمد انصاری صاحب نے ایک ہفت روزہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ وہ آئندہ اجلاس میں اس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ اسرائیلی فوج میں احمدیوں کی موجودگی ایک خوفناک انکشاف ہے، یہودیوں اور احمدیوں میں اس تعاون کی کیا تفصیل ہے اور آپ اسے پاکستان کی قومی اسمبلی میں کیوں زیر بحث لانا چاہتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا:

پاکستان مسلم مملکت ہے اور یہودی ہر مسلم مملکت کو نیست و نابود کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ وہ اس کے لیے ہر ذریعے اور ہر واسطے کو استعمال میں لا رہے ہیں۔ ان کے آلہ کار بننے والوں میں یہ مرزائی یا قادیانی بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اسرائیلی یہودی صیہونیت کا ہتھیار ہے، جس کے ذریعے یہودی عالم اسلام کو زیر کرنا چاہتے ہیں۔......

1972ء تک اسرائیل میں موجود "احمدیوں" کی تعداد چھ سو تھی جن پر اسرائیلی فوج میں "خدمت" کے دروازے کھول دیے گئے تھے۔ یہ تفصیل پولیٹیکل سائنس کے یہودی پروفیسر آئی-آئی نومائی کی کتاب (ISRAEL A PROFILE) کے صفحہ 75 پر موجود ہے۔ یہ کتاب پال مال لندن سے 1972ء میں چھپی ہے۔ دلچسپ چیز یہ ہے کہ اس کتاب کے صفحہ 54 پر صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ عربوں میں یہ پابندی اب بھی قائم ہے کہ وہ کسی سرسبز گاؤں میں نہیں رہ سکتے اور اسرائیلی فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے۔ اس کتاب کے صفحہ 75 پر یہ بھی موجود ہے کہ یہ "احمدی" پاکستان سے ہیں اور مسلمان بالخصوص پاکستانی مسلمان کے لیے یہ بات یوں بھی انتہائی افسوس کا موجب ہے کہ ان احمدیوں کو پاکستانی قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے بھی یہ تحریک التوا کے ذریعہ اسے پاکستان کے مقتدر ترین ایوان میں زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔

o اب اسرائیل سے احمدیوں کے گٹھ جوڑ کی مصدقہ کہانی خود ان کے رسائل و جرائد سے حاضر ہے۔ ان شرمناک سرگرمیوں اور استحصالی ہتھکنڈوں کا سلسلہ تو بہت پرانا اور طویل ہے۔ تاہم چند واقعات ملاحظہ کریں۔ تحریک جدید کے مبلغ فلسطین رشید احمد چغتائی اسرائیل سے پاکستان ارسال کردہ ماہ اگست تا اکتوبر 1948ء اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

''فلسطین کے شہر صور اپنے حیفا کے احمدی بھائیوں تک پہنچنے کے سلسلہ میں گیا۔ جہاں فلسطینی پناہ گزینوں میں تبلیغ کی۔ احمدی بھائیوں کی خواہش پر دو یوم قیام رہا۔ تبلیغ کے علاوہ ان کی تربیت کے لیے بھی وقت صرف کیا۔ یہاں 29 کس کو تبلیغ کی۔ ایک شخص سے خاص طور پر تبادلہ خیالات دو روز تک چار سے چھ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ انہیں بعض کتب بھی مطالعہ کے لیے دی گئیں۔'' (اخبار ''الفضل'' 12 مارچ 1949ء)

تاریخی حقائق

اسرائیلی مشن کے بارے میں قادیانیوں کا یہی موقف رہا ہے کہ یہ مشن کادیان (بھارت) کے ماتحت ہیں، حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ ربوہ (پاکستان) قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے اور قادیانی جماعت کی تمام تنظیمیں اسی مرکز سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر انتظام چلتی ہیں۔ قادیانی اپنے نام نہاد اور جعلی نبی کی طرح جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی اور قادیانیوں کے اسرائیل کی حکومت کے ساتھ سفارتی تعلقات اور روابط کی قلعی تاریخی دستاویزات اور حقائق سے کھل جاتی ہے۔

O ربوہ کی تحریک جدید کے سالانہ بجٹ 67-1966 سے ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیل میں جماعت احمدیہ کا مشن کس کے زیر اہتمام چل رہا ہے؟ اس بجٹ کے صفحہ 25 کا فوٹوسٹیٹ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ قادیانی اپنے موقف میں سچے ہیں یا جھوٹے؟

اکھنڈ بھارت

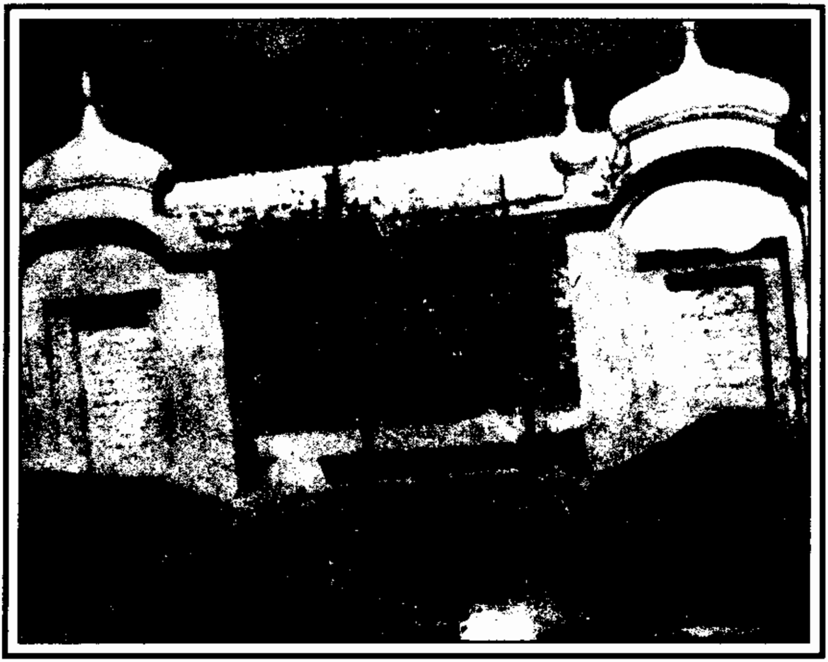

یہ تصویر پاکستان میں قادیانیوں کے مرکز ربوہ ضلع جھنگ کے قادیانی قبرستان میں نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) اور مرزا بشیر الدین محمود کی بیوی کی قبروں کی ہے جن پر مرزا بشیر الدین محمود کے حسب ذیل فرمودات کا بورڈ آویزاں ہے:

"ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

"جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے، حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت (مرزا قادیانی کے گھر والے) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے کر جا کر دفن کریں، چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے، اس میں حضرت ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیشگوئی ہے، اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے، جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔"

ایک اور موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ

□ ''ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے، اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔''

(روزنامہ الفضل قادیان 17 مئی 1947ء)

باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں کا موقف

صاحبزادہ طارق محمود اپنی شہرہ آفاق کتاب ''کادیانیت کا سیاسی تجزیہ'' میں لکھتے ہیں:

□ ''قادیانی جماعت کی بھرپور مخالفت کے باوجود جب ہندوستان کی تقسیم ناگزیر ہوگئی اور پاکستان کا قیام ممکن نظر آنے لگا تو قادیانیوں نے پاکستان کی جغرافیائی صورت کو نقصان پہنچانے کی بھیانک کوشش کی۔ کشمیر اپنی تاریخی ہیئت اور جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے پاکستان کا حصہ ہونا چاہیے تھا۔ چونکہ پاکستان میں بہنے والے سارے دریاؤں کا منبع اور سرچشمہ کشمیر ہے، بھارت ہمارے دریاؤں کا پانی بند کر کے ہمارے سرسبز کھیتوں اور لہلہاتی فصلوں کو تباہ کر سکتا تھا۔ کشمیر اور پاکستان مذہبی، سیاسی اور ثقافتی نقطۂ نظر سے بھی ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم تھے۔ اس لیے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کر رہا تھا، کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے اپنا اپنا موقف بیان کر رہے تھے۔ مسلم لیگ کی طرف سے سر ظفر اللہ خان قادیانی وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ باؤنڈری کمیشن اس وقت ورطۂ حیرت میں پڑ گیا، جب جماعت احمدیہ کی طرف سے الگ میمورنڈم (محضر نامہ) پیش کیا گیا، جس میں قادیانی جماعت نے اپنے بانی کے مولد و مرکز قادیان کو ویٹیکن سٹی (Vatican City) قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

جماعت احمدیہ کے میمورنڈم میں علیحدہ مذہب، سول و فوجی ملازمین کی مبالغہ آمیز تعداد، کیفیت اور آبادی کی تفصیلات درج ہیں۔ گزشتہ چند برس پہلے حکومت پاکستان کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب (Partition of the Punjab) جلد 1، صفحہ 428 تا 469 میں قادیانی عرضداشت اور اس کی جملہ تفصیلات موجود ہیں۔

قادیانی جماعت نے ریڈکلف کمیشن کو اپنا نقشہ بھی پیش کیا، جس میں قادیانیوں کی آبادی کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا گیا۔ جماعت احمدیہ نے یہ نقشہ 1940ء میں تیار کیا تھا۔ حد بندی کمیشن کو الگ میمورنڈم پیش کرنے کا افسوسناک پہلو یہ تھا کہ قادیانی جماعت کا مقتدر ظفراللہ خان ایک طرف تو کمیشن کے سامنے پاکستان کیس کی وکالت کر رہا تھا، جبکہ دوسری طرف اس کی جماعت کی طرف سے الگ میمورنڈم پیش کیا جا رہا تھا۔ .... قادیانیوں کا (Vatican City) مطالبہ تو تسلیم نہ کیا گیا، البتہ باؤنڈری کمیشن نے احمدیوں کے محضر نامہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیوں کو مسلمانوں سے خارج کر کے گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم علاقے بھارت میں شامل کر دیے۔ اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا بلکہ بھارت کو کشمیر ہڑپ کر لینے کی راہ میسر آ گئی۔ نتیجتاً کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔"

سید میر نور احمد سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ اپنی یادداشتوں: "مارشل لا سے مارشل لا تک" میں برصغیر پاک و ہند کی تقسیم پر قادیانی جماعت کے منافقانہ کردار کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"لیکن اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ ایوارڈ پر ایک مرتبہ دستخط ہونے کے بعد ضلع فیروز پور کے متعلق، جس میں 17 اور 19 اگست کے درمیانی عرصہ میں رد و بدل کیا گیا اور ریڈکلف سے ترمیم شدہ ایوارڈ حاصل کیا گیا۔

کیا ضلع گورداسپور کی تقسیم اس ایوارڈ میں شامل تھی جس پر ریڈکلف نے 18 اگست کو دستخط کیے تھے یا ایوارڈ کے اس حصہ میں بھی ماؤنٹ بیٹن نے نئی ترامیم کرائی؟ افواہ یہی ہے اور ضلع فیروز پور والی فائل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر ایوارڈ کے ایک حصہ میں ناجائز طریق پر رد و بدل ہو سکتی تھی تو دوسرے حصوں کے متعلق بھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب حد بندی کمیشن کے مسلمان ممبروں کا تاثر ریڈکلف کے ساتھ آخری گفتگو کے بعد یہی تھا کہ گورداسپور، جو بہرحال مسلم اکثریت کا ضلع تھا، قطعی طور پر پاکستان کے حصے میں آ رہا ہے، لیکن جب ایوارڈ کا اعلان ہوا تو نہ ضلع فیروز پور کی تحصیلیں پاکستان میں آئیں اور نہ ضلع گورداسپور (ماسوا تحصیل شکر گڑھ) پاکستان کا حصہ بنا۔ کمیشن کے سامنے وکلاء کی بحث کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کمیشن کے سامنے کشمیر کے نقطہ نگاہ سے ضلع گورداسپور کی

تحصیل پٹھان کوٹ کی اہمیت کا کوئی ذکر آیا تھا یا نہیں، غالباً نہیں آیا تھا، کیونکہ یہ پہلو کمیشن کے نقطہ نگاہ سے قطعاً غیر متعلق تھا۔ ممکن ہے ریڈکلف کو اس نکتے کا کوئی علم ہی نہ ہو، لیکن ماؤنٹ بیٹن کو معلوم تھا کہ تحصیل پٹھانکوٹ کے ادھر ادھر ہونے سے کن امکانات کے راستے کھل سکتے ہیں اور جس طرح وہ کانگریس کے حق میں ہر قسم کی بے ایمانی کرنے پر اتر آیا تھا، اس کے پیش نظر یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ ریڈکلف عواقب اور نتائج کو پوری طرح سمجھا ہی نہ ہو اور اس پاکستان دشمنی کی سازش میں کردار اعظم ماؤنٹ بیٹن نے ادا کیا ہو۔

ضلع گورداسپور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اس کے متعلق چودھری ظفر اللہ خان، جو مسلم لیگ کی وکالت کر رہے تھے، خود ہی ایک افسوسناک حرکت کر چکے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی تھی) جداگانہ حیثیت میں پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بے شک یہی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پسند کریں گی، لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف تو کسی جماعت کا اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عددی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا۔ اگر جماعت احمدیہ یہ حرکت نہ کرتی تب بھی ضلع گورداسپور کے متعلق شاید فیصلہ وہی ہوتا جو ہوا، لیکن یہ حرکت اپنی جگہ بہت عجیب تھی۔''

(روزنامہ ''مشرق'' 3 فروری 1964ء)

اب اس سلسلہ میں خود حد بندی کمیشن کے ایک ممبر جسٹس منیر کا ایک حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

☐ ''اب ضلع گورداسپور کی طرف آیئے۔ کیا یہ مسلم اکثریت کا علاقہ نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ضلع میں مسلم اکثریت بہت معمولی تھی، لیکن پٹھانکوٹ تحصیل اگر بھارت میں شامل کردی جاتی تو باقی ضلع میں مسلم اکثریت کا تناسب خود بخود بڑھ جاتا۔

مزید برآں مسلم اکثریت کی تحصیل شکرگڑھ کو تقسیم کرنے کی مجبوری کیوں پیش آئی۔ اگر اس تحصیل کو تقسیم کرنا ضروری تھا تو دریائے راوی کی قدرتی سرحد یا اس کے ایک معاون نالے کو کیوں نہ قبول کیا گیا، بلکہ اس مقام سے اس نالے کے مغربی کنارے کو سرحد قرار دیا گیا، جہاں یہ نالہ ریاست کشمیر سے صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ کیا گورداسپور کو اس لیے بھارت میں شامل کیا گیا کہ اس وقت بھی بھارت کو کشمیر سے منسلک رکھنے کا عزم وارادہ تھا۔

اس ضمن میں، مَیں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔ میرے لیے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوسناک امکان کے طور پر سمجھ میں آسکتی تھی۔ شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلم لیگ کے موقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکرگڑھ کے مختلف حصوں کے لیے حقائق اور اعداد و شمار پیش کیے۔ اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ بھین اور نالہ بسنتر کے درمیانی علاقہ میں غیر مسلم اکثریت میں ہیں اور اسی دعویٰ کے لیے دلیل میسر کردی کہ اگر نالہ اجھ اور نالہ بھین کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آجائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصے میں آ گیا ہے، لیکن گورداسپور کے متعلق احمدیوں نے اس وقت ہمارے لیے سخت مخمصہ پیدا کردیا۔ (روزنامہ ''نوائے وقت'' 7جولائی 1964ء)

1953ء کی تحریک ختم نبوت کے متعلق حالات و واقعات کی تحقیقات کرنے والی عدالت میں باؤنڈری کمیشن کے سامنے قادیانی جماعت کی دوغلی پالیسی کا کردار سامنے آیا تھا۔ قادیانیوں نے اس الزام کے جواب میں واقعات کا سرے سے انکار کیا تھا۔ حد یہ کہ تحقیقاتی عدالت کے ایک رکن چیف جسٹس منیر نے قادیانیوں کی صفائی میں قادیانیوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور بڑے تند و تیز لہجے میں الزام عائد کرنے والوں کا استخفاف کیا تھا لیکن دس گیارہ برس کے بعد منیر صاحب کو ہوش آیا یا شاید حالات نے ثابت کردکھایا کہ جماعت احمدیہ پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد نہ تھے، بلکہ وہ حقائق پر مبنی تھے۔

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ سر ظفر اللہ خان نے تقسیم کے عمل میں کس قدر گھناؤنا کردار ادا کیا۔ روزنامہ مشرق کے ایک اداریہ سے قادیانی جماعت کے راہنما چوہدری ظفر اللہ خان کے منافقانہ کردار اور خبث باطنی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

''بھارت کے مشہور اخبار ''ہندوستان ٹائمز'' میں بھارت کے سابق کمشنر سری پرکاش کی قسط وار خود نوشت سوانح عمری چھپ رہی ہے، جس میں انہوں نے پاکستان کے

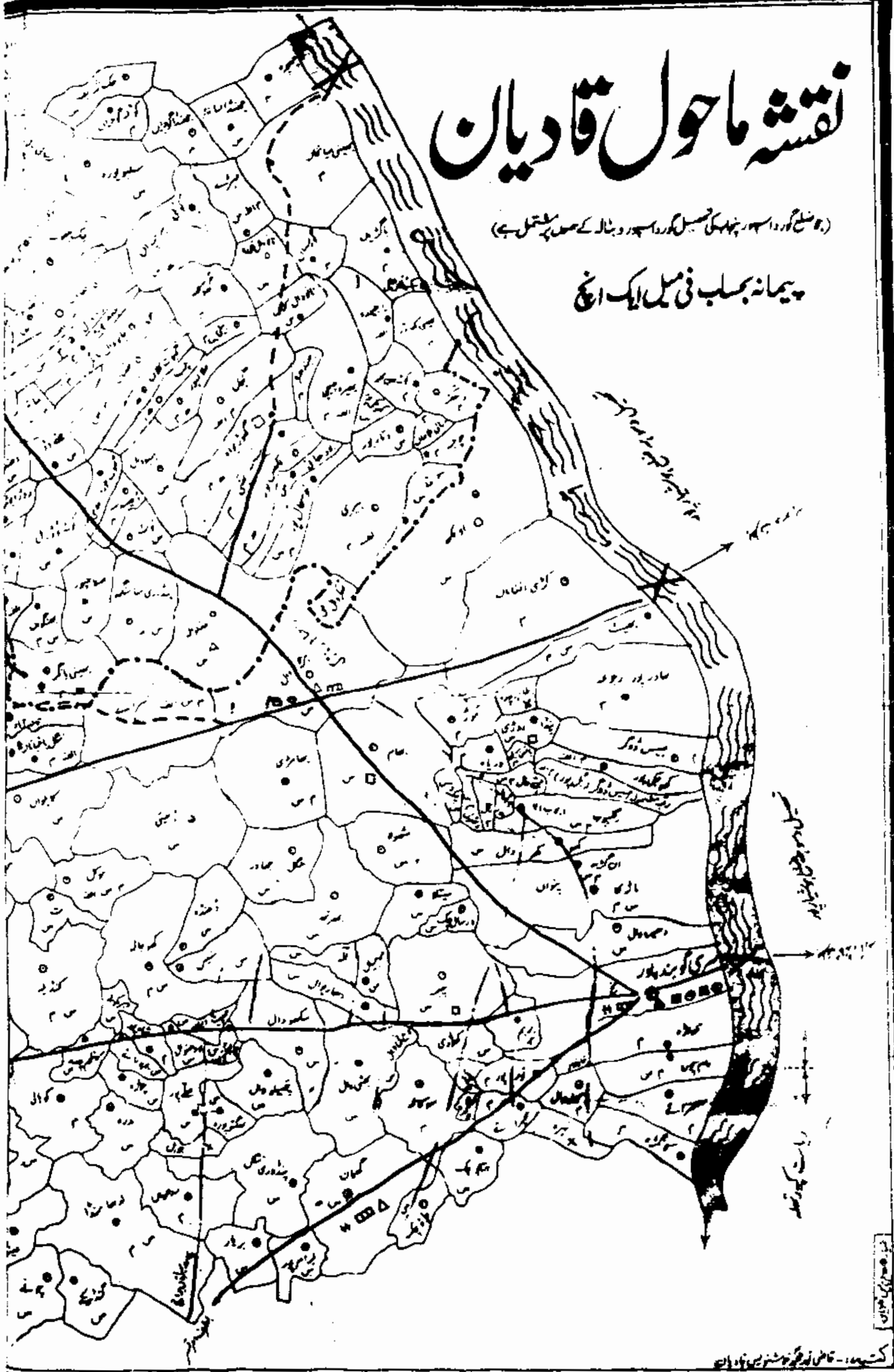
نقشہ ماحول قادیان
(جو ضلع گورداسپور پنجاب کی تحصیل گورداسپور و بٹالہ کے حصص پر مشتمل ہے)
پیمانہ بحساب فی میل ایک انچ

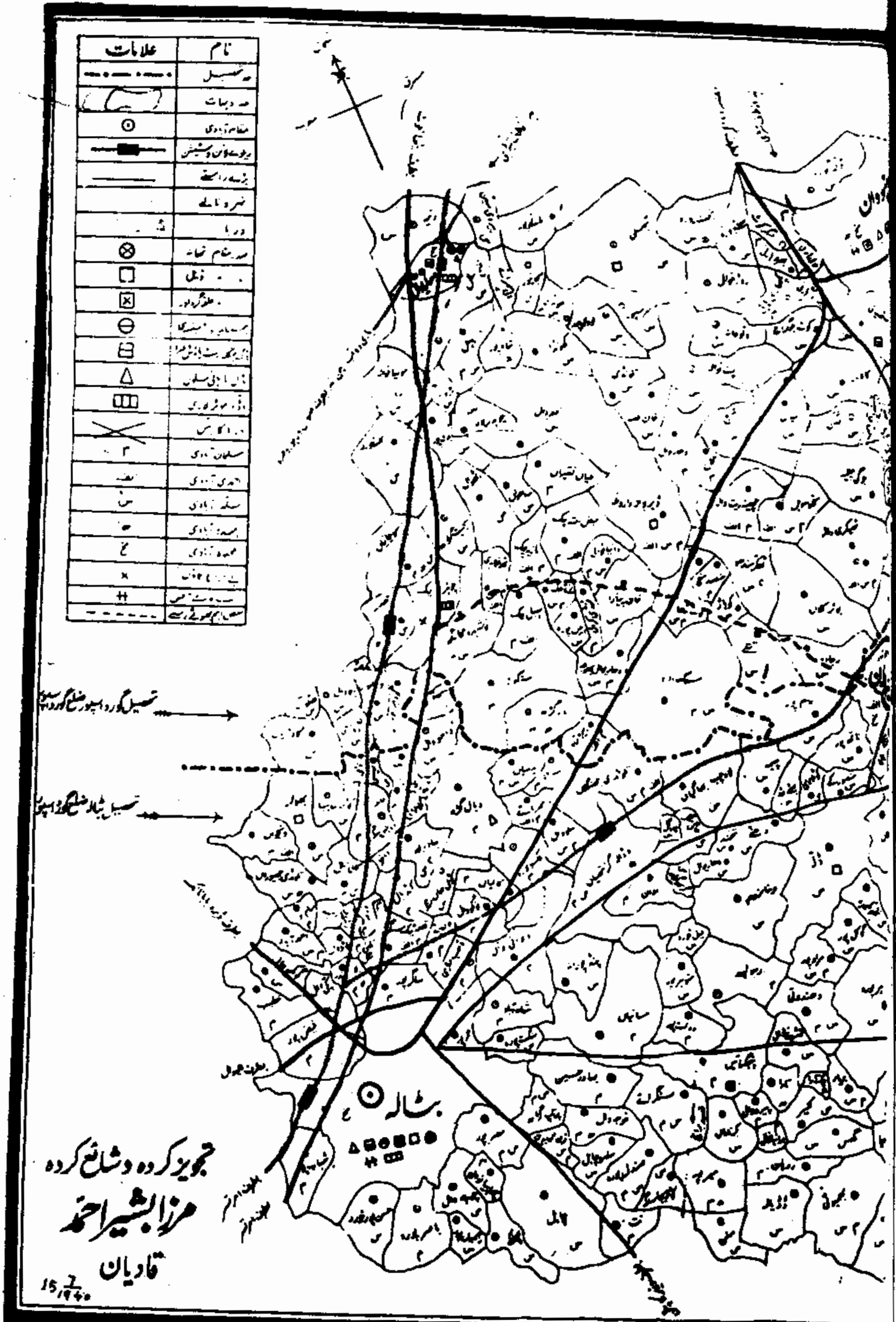

نام
علامات
بٹالہ
تحصیل گورداسپور ضلع گورداسپور
تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
تجویز کردہ و شائع کردہ
مرزا بشیر احمد
قادیان
15/7/1940

سابق وزیر خارجہ اور عالمی عدالت کے جج سر ظفر اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ 1947ء میں انہوں نے قائدِ اعظم محمد علی جناح کو بیوقوف قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر پاکستان بن گیا تو اس سے ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا۔ ''مسٹر سری پرکاش نے مزید لکھا ہے کہ ''کچھ عرصہ بعد جب کراچی میں سر ظفر اللہ خان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے پوچھا کہ اب قائدِ اعظم اور پاکستان کے بارے میں کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا ''میرا جواب اب بھی وہی ہے جو پہلے دن تھا۔'' (روزنامہ مشرق لاہور 15 فروری 1964ء)

تقسیم ہند کے وقت مسلمان 51 فیصد تھے، ہندو 49 فیصد قادیانی 2 فیصد جب یہ مسلمانوں سے علیحدہ ہو گئے تو مسلمان 51 کی بجائے 49 فیصد ہو گئے۔ اس سے گورداسپور جاتا رہا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے تقریباً 14 روز کی علمی بحث کے بعد متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم قرار دے دیا۔ اسمبلی میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو مکمل صفائی کا موقع فراہم کیا گیا۔ ان دنوں ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے وزیراعظم تھے۔ ان کے بعد صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا، جس میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ قادیانیوں نے اس قانون کی صریحاً خلاف ورزی کی اور آئین شکنی پر اتر آئے جس پر قادیانیوں کے خلاف مقدمات، سول عدالتوں سے ہائی کورٹوں تک پہنچے۔ چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس نے بھی قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر مہر تصدیق ثبت کی۔ قادیانیوں نے ہائی کورٹوں کے ان فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیلیں دائر کیں۔ جوں جوں ہائی کورٹوں میں ان کے خلاف فیصلے ہوتے گئے، قادیانی سپریم کورٹ سے رجوع کرتے گئے۔ 1992ء تک ان اپیلوں کی تعداد آٹھ ہو گئی۔

جولائی 1993ء میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب محمد افضل ظلہ نے ان اپیلوں کی سماعت کے لیے پانچ رکنی بنچ تشکیل دیا، جو جسٹس شفیع الرحمٰن، جسٹس عبدالقدیر چوہدری، جسٹس محمد افضل لون، جسٹس ولی محمد خاں اور جسٹس سلیم اختر پر مشتمل تھا۔ سپریم کورٹ کے اس بنچ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر تاریخ ساز فیصلہ دیا جو پڑھنے کے لائق ہے۔

اس فیصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر سیر حاصل بحث کی گئی اور آخر میں جج صاحبان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر "سلمان رشدی" کی طرح ہے۔

ذیل میں اس فیصلہ کے چند اقتباسات دیئے جا رہے ہیں جو اس فیصلہ کی روح ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

(473) ''سادہ الفاظ میں جو لوگ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں، ان کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے، خواہ ان کی حرکت سے پہنچنے والے نقصان کی مالیت چند کوڑیوں کے برابر ہو۔ ہمارے ہاں قائدِ اعظم اور اس کے مماثل لقب کی حفاظت کے لیے قانون وضع کیا گیا ہے جسے کسی حلقے نے چیلنج نہیں کیا۔ بہر حال پاکستان جیسی نظریاتی ریاست میں اپیل کنندگان (قادیانی) جو کہ غیر مسلم ہیں، اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کر کے دھوکہ دینا چاہتے ہیں؟ یہ بات خوش آئند اور لائق تحسین ہے کہ دنیا کے اس خطے میں عقیدہ آج بھی مسلمان کے لیے سب سے قیمتی متاع ہے، وہ ایسی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا جو اسے ایسی جعل سازیوں اور دسیسہ کاریوں سے تحفظ فراہم کرنے کو تیار نہ ہو۔

دوسری طرف اپیل کنندگان اصرار کر رہے ہیں کہ انھیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا لائسنس دیا جائے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ انتہائی محترم و مقدس شخصیات کے ساتھ استعمال ہونے والے القابات اور خطابات وغیرہ کو ان بدحتی غیر مسلموں کے ناموں کے ساتھ چسپاں کیا جائے، جو مسلم شخصیات کے پاسنگ بھی نہیں۔ حقیقتاً مسلمان اس اقدام کو اپنی عظیم ہستیوں کی بے حرمتی اور توہین و تنقیص پر محمول کرتے ہیں۔ پس اپیل کنندگان اور ان کی برادری کی طرف سے ممنوعہ القابات اور شعائرِ اسلام کے استعمال پر اصرار اس بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہنے دیتا کہ وہ قصداً ایسا کرنا چاہتے ہیں جو نہ صرف ان مقدس ہستیوں کی بے حرمتی کرنے بلکہ دوسروں کو دھوکا دینے کے مترادف بھی ہے۔ اگر کوئی مذہبی گروہ دھوکہ دہی و فریب کاری کو اپنا بنیادی حق سمجھ کر اس پر اصرار کرے اور اس سلسلے میں عدالتوں سے مدد کا طلب گار ہو تو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ امریکہ کی سپریم کورٹ "Cantwell vs Connecticut (310US 296 at 306)" کے مقدمہ میں قرار دے چکی ہے کہ

''مذہب یا مذہبی عقیدہ کا لبادہ کسی شخص کو، عام لوگوں کو فریب دینے پر تحفظ فراہم نہیں کرتا۔''

علاوہ ازیں اگر اپیل کنندگان یا ان کی برادری، دوسروں کو دھوکہ دینے کا ارادہ نہیں رکھتے تو وہ اپنے لیے نئے القاب وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے؟ کیا انھیں اس بات کا احساس نہیں کہ دوسرے مذاہب کے شعائر، مخصوص نشانات، علامات اور اعمال پر انحصار کر کے، وہ خود

اپنے مذہب کی ریاکاری کا پردہ چاک کریں گے۔ اس صورت میں اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کا نیا مذہب، اپنی طاقت، میرٹ اور صلاحیت کے بل پر ترقی نہیں کرسکتا یا فروغ نہیں پاسکتا بلکہ اسے جعل سازی وفریب پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے؟ آخر کار دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں یا دوسرے لوگوں کے القابات وغیرہ پر کبھی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنے عقائد کی پیروی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں اور اپنے ہیروز کی، اپنے طریقہ سے مدح وستائش کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں ایسا کوئی قانون نافذ نہیں جو احمدیوں کو ان کے اپنے القابات تخلیق کرنے اور انہیں مخصوص افراد کے ساتھ استعمال کرنے سے روکتا ہو نیز ان کے مذہب پر کسی قسم کی دوسری پابندیاں عائد نہیں ہیں۔

84- جہاں تک رسول اکرم کی ذات گرامی کا تعلق ہے، مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے:

"ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔"

(صحیح بخاری کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان)

کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے، اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے، سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟

85- ہمیں اس پس منظر میں احمدیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر احمدیوں کے اعلانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہوسکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی احمدی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور "رُشدی" تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ مزید برآں اگر گلیوں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں، حقیقتاً ماضی میں بارہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا (تفصیلات کے لیے منیر رپورٹ دیکھی جاسکتی ہے) ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی احمدی یا قادیانی سرعام کسی بلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے، یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا

دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرمؐ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیا کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں احتیاطی تدابیر بروئے کار لانا لازمی ہے تاکہ امن و امان برقرار رکھا جاسکے اور جان و مال خصوصاً احمدیوں کے نقصان سے بچا جاسکے۔ اس صورت حال میں مقامی انتظامیہ نے جو فیصلے کیے، یہ عدالت انہیں کالعدم نہیں کرسکتی۔ وہ اس معاملے میں بہترین جج ہیں تاوقتیکہ قانون یا حقیقت کے ذریعے اس کے برعکس ثابت نہ کیا جائے۔

89- ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب بنا رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار، امن و امان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کیے بغیر پُرامن طور پر مناتے ہیں۔ انتظامیہ جو امن و امان قائم رکھنے اور شہریوں کے جان و مال نیز عزت و آبرو کا تحفظ کرنے کی ذمہ دار ہے، بہرحال مذکورہ بالا اقدار میں سے کسی کو خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں مداخلت کرے گی۔

مذکورہ بالا بحث کے نتیجہ میں اس سے متعلقہ اپیلیں بھی نامنظور کی جاتی ہیں۔

دستخط

جسٹس عبدالقدیر چوہدری

جسٹس محمد افضل لون

جسٹس ولی محمد خان

جسٹس سلیم اختر

جسٹس شفیع الرحمٰن

(SCMR 1993 1718) (عکس صفحہ نمبر 1068، 1069 پر)

View Proof

پندرھویں صدی کا آغاز اور قادیانیوں کے لیے لحہ فکریہ

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں ایک حدیث نقل کرتا ہے:

(474) "قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کلّ مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا. (رواہ ابوداؤد) یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لیے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے دین کو تازہ کرے گا۔"

View Proof

(حقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 200 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1070 پر)

مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں۔ اور چونکہ آخری زمانہ جس میں آخری مجدد کو آنا تھا، یہی صدی ہے، اس لیے میں مسیح موعود بھی ہوں۔ لیکن اب چودھویں صدی ختم ہو کر پندرھویں صدی شروع ہو گئی ہے۔ اس لیے ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق اس صدی میں بھی کسی مجدد کا آنا ضروری ہے اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ چونکہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے، اس لیے مسیح موعود بھی ہے، غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ مسیح موعود تو آخری مجدد ہوگا جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں غور کریں کہ آیا نئی صدی کے لیے کوئی مجدد آئے گا یا نہیں؟ اگر آئے گا اور ضرور آئے گا تو مرزا قادیانی آخری مجدد نہ ہوا؟ اور جب زمانے نے ثابت کر دیا کہ وہ آخری مجدد نہیں تو مسیح موعود بھی نہ ہوا، کیونکہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(475) "یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1071 پر)

View Proof

اور ظاہر ہے جب مسیح موعود نہ ہوا تو نبی بھی نہ ہوا۔

کیا قادیانیوں میں کوئی ایسا رجل رشید ہے جو حضور خاتم النبیین ﷺ کے مذکورہ بالا فرمان پر غور کر کے اپنے عقیدے کی اصلاح کے لیے تیار ہو؟

ثبوت حاضر ہیں!

عکسی شہادتیں

نقل ٹائٹل بار اول

حصہ اول

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا

ازالہ اوہام

فیہ بأس شدید و منافع للناس

الحمد والمنۃ کہ ماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ کو کتاب

جامع معارف قرآنی و شارح اسرار کلام ربانی از

تالیفات مرسل یزدانی و مامور رحمانی

جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع طبع گردید

تعداد جلد ۷۰۰ قیمت فی جلد عہ

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۱

براہین احمدیہ
چہار حصص

ٹائٹل طبع اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔

منن الرحمٰن

جس میں

عربی کو اُمّ الالسنہ ثابت کیا گیا ہے

تصنیف لطیف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

جسے

باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بتحریک ڈپو تالیف واشاعت قادیان نے شایع کیا

[illegible]

حمامتنا تطير بريش شوق ... وفي منقارها تحف السلام
إلى وطن النبي حبيب ربي ... وسيد رسله خير الأنام

الرسالة

اللطيفة المشتملة على معارف القرآن وحقائقه المسماة

حمامة البشرى

إلى

أهل مكة وصلحاء أم القرى

لحضرة أحمد المسيح الموعود والمهدي المعهود

عليه وعلى مطاعه الصلوة والسلام

الطبعة الأولى في رجب ١٣١١ السنة الهجرية

کے بارے میں اپنی جماعت کیلئے تیار کیا گیا
کشتی نوح
اکتوبر ۱۹۰۲ء

ٹائٹل بار اول

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ

موسومہ

ایام الصلح

قیمت فی جلد عہ

تعداد جلد ۷۰۰

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم حافظ فضل الدین صاحب
بھیروی مالک مطبع کے مطبوع ہوا
یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ع

شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآن

بماہ جنوری ۱۸۹۸ء

کِتَابُ الْبَرِیَّۃ

مع

آیاتُ ربِّ الْبَرِیَّۃ

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپی

تعداد جلد ۷۰۰

[illegible]

ٹائیٹل طبع اوّل

مطبوعہ ضیاء الاسلام

سنہ ۱۳۱۴

سِراجِ مُنیر

مشتمل بر نشانہائے ربِّ قدیر

قادیان دارالامن والامان

مئی ۱۸۹۷ء

ٹائٹل صفحہ اوّل

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

نور القرآن

اطلاع

یہ رسالہ نور القرآن بالفعل تین ماہ کے بعد یعنی چوتھے مہینے شائع ہوا کرے گا
یہ نمبر تین ماہ مئی جون۔ جولائی۔ اگست ۱۹۰۳ء کے بدلے میں ہے
قیمت بالفعل ہی ایک روپیہ سالانہ ہے

راقم خاکسار سراج الحق جمالی نعمانی

اسلامی اصول کی فلاسفی

از قلم

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ

[illegible]

[illegible]

قد خرجنا من الحرب علی قوم یسمّون آریہ فالحمد للہ رب العالمین

فانا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین

ترجمہ

ہم آریوں کی لڑائی سے فراغت کر چکے سو اس خدا کو سب تعریف ہے جو تمام جہان کا رب ہے

ہم جب ایک قوم پر چڑھائی کرتے ہیں اور ان کے صحن میں جا اترتے ہیں تو وہ صبح ان کی ایک بری صبح ہوتی ہے جو تباہی کی خبر دیتی ہے

[illegible] ——— [illegible]

یہ کتاب آریہ صاحبوں کے اس مضمون کے جواب میں لکھی گئی ہے جس کو انہوں نے اپنے مذہبی جلسہ میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

چشمۂ معرفت

از مؤلفات حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود

بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان ضلع گورداسپور میں طبع ہوئی

باہتمام شیخ یعقوب علی تراب منیجر

[illegible] قیمت فی جلد [illegible]

قیمت مجلد تین روپے

جنگ مُقدّس

یعنے

تحقیق حق کیواسطے اہل اسلام اور عیسائیاں امرتسر میں بمقام امرت سر

مباحثہ

۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے شروع ہو کر ۵ جون ۱۸۹۳ء کو

ختم ہوا

اہل اسلام کی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بحث کیلئے قادیان سے امرتسر تشریف لائے اور عیسائی صاحبان کی طرف سے ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب پنشنر انتخاب ہو کر جلسہ مباحثہ میں پیش ہوئے۔ راقم کو مصدقہ تحریریں چھاپکر مشتہر کرنے کی جلسہ بحث میں ہر دو جانب سے اجازت دی گئی۔

جو

حرف بحرف مطابق روزانہ مصدقہ بحث ہر دو جانب چھپکر شائع ہوا کی اور وہ سب کاپیاں فروخت ہو گئیں۔ اب بار دوم اسی حیثیت سے شائقین کیلئے چھاپی گئیں۔

راقم

شیخ نور احمد مالک و مہتمم ریاض ہند پریس امرتسر (پنجاب)

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

مجموعہ اشتہارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد اوّل

مجموعہ اشتہارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد دوم

ٹائیٹل پیج بار اوّل

جاء الحق وزھق الباطل

ان الباطل کان زھوقا

بفضلہٖ تعالیٰ

یہ رسائل لاجواب جن کے نام بہ تفصیل ذیل ہیں

انجامِ آتھم

خدائی فیصلہ ۔ دعوتِ قوم

مکتوبِ عربی بنام عُلماء

مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہو کر عام فائدہ
کے لئے شائع کئے گئے

بمقام قادیان

قیمت فی جلد

ٹائیٹل طبع اوّل

هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ

یہ وہی ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے

میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اور انکے شاگرد بٹالوی کو جو اُن رسالہ جات صاحب کتاب
ازالۂ اوہام و توضیح مرام کو کافر اور دجّال اور کذّاب اور ملحد اور بے ایمان اور مفتری
اور دُور از رحمت اور دشمن ٹھہراتے ہیں اور ایسا ہی انکے تمام ہم خیال۔
مولویوں صوفیوں پیرزادوں فقیروں سجادہ نشینوں کو
آسمانی فیصلہ کیطرف دعوت اور نیز اُن کے
گزشتہ مباحثات کی کیفیت
والحمد للہ والمنّۃ

کہ یہ رسالہ موسوم بہ

آسمانی فیصلہ

مطبع ریاض ہند امرتسر میں چھپا
ایک ہزار جلد فی سبیل اللہ تقسیم کی گئی ہے

(ٹائیٹل بار اوّل)

اے خدا اے چشمۂ نورِ ہدیٰ
از کرم ہا چشم ایں اُمت کشا
یک نظر کن سوئے ایں رازِ نہاں
تا رہی اے طالب از وہم و گماں

الحمد للہ والمنۃ
کہ یہ رسالہ جس کا نام

رازِ حقیقت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح اور سچے سوانح ظاہر کرتا ہے اور ہمارے مباہلہ کے متعلق
کچھ تصریحیں کر کے اصل غرض مباہلہ بتلاتا ہے

آج بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب
بھیروی مالک مطبع چھپا ہے اور بتاریخ
۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء
شائع ہوا

ٹائیٹل پیج بار اول

قادیاں کے کاروبار نمودار ہو گئے ۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ

ترانی جئنا آیۃ الفیل تعقد شرعسانات

وَكَفَاكَ مِنَّا أُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْوَحْيُ الْمُبَشِّرُ

قل ان ربك انه نزل من السماء ما تزعم الشیاطین ما تنزل الا بامر ربك

ما ارسل نبی الا اخزی به الله قوما لا یؤمنون فتلک شیع الذین اشرکوا

والذین هم یحزنون وبشر الذین امنوا ان لهم القدم ۔ والله متم

نوره ولو كره الكافرون كتب الله لاغلبن انا ورسلي لا تخف انی لا یخاف

لدی المرسلون

حقیقۃ الوحی

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ کتاب جامع حسینہ ہر ایک قسم کے
حقائق اور معارف اور بہت سے آسمانی نشان جو ہیں محض اسی کے
فضل اور کرم اور خاص اسکی توفیق اور تائید سے مرتب و تالیف ہو کر

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام مینیجر مطبع کے چھپی

تعداد ایک ہزار جلد — تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء

ٹائٹل بار اول

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین
[illegible]

ست بچن

آریہ دھرم

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضل دین مالک مطبع
کی اہتمام سے چھپے

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

آنانکہ بر دعاوی ما حملہا کنند | دور از رہ جہل عربدہا برپا کنند
گر یک نظر کنند دریں نسخہ کتاب | ہست ایں یقیں کہ ترک کین و دغا کنند
بلے نمی کنم کہ نیایند عذر خواہ | ویں امر دیگر است کہ ترک حیا کنند

براہین احمدیہ

حصہ پنجم (۵)

الملقب

بالبراہین الاحمدیہ علی حقیۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ

مؤلفہ
حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

ایک غلطی کا ازالہ

از:۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پبلشر:۔ ناظر تالیف و تصنیف
ربوہ ضلع جھنگ

تعداد طبع دو ہزار

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جنوری ۱۹۰۶ء تا مئی ۱۹۰۸ء

جلد پنجم

ٹائٹل بار اول

الحمد للہ و المنۃ

کہ تمام مخالفوں پر الٰہی حجت پوری کرنے کیلئے

یہ رسالہ

جس کا نام ہے

اربعین

لاتمام الحجۃ علی المخالفین

بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام حکیم فضلدین صاحب

مالک مطبع چھپکر

شائع ہوا

قیمت ۵ر   جلد ۷۰۰

۱۵- دسمبر ۱۹۰۰ء

ٹائیٹل طبع اوّل

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَاَنۡتَ خَیۡرُ
الۡفَاتِحِیۡنَ

الحمد للہ کہ زمانہ کی ضرورت کے موافق بہتوں کو طاعون سے نجات
دینے کے لئے یہ رسالہ تالیف کیا گیا اور اس کا نام

ہے

دَافِعُ الۡبَلَآءِ وَمِعۡيَارُ اَهۡلِ الۡاِصۡطِفَآءِ

بمقام

قادیان دار الامان

باہتمام حکیم فضلدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام

میں چھپا

تعداد جلد ۵۰۰ — اپریل ۱۹۰۲ء

تــــذکــرہ

مجموعہ

الہامات، کشوف و رؤیا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ٹائیٹل بار اوّل

الیس اللہ بکاف عبدہٗ الیس اللہ بکاف عبدہٗ الیس اللہ بکاف عبدہٗ

الحمد للہ والمنّۃ کہ ضمیمہ نزول المسیح جس کے ساتھ

دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے

حسب استدعا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے

محض پانچ دن میں ابتداء ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے

طیار ہو کر اس کا نام

اعجاز احمدی

رکھا گیا

اور اس رسالہ میں پیر مہر علیشاہ صاحب و مولوی اصغر علی صاحب

و مولوی علی حائری صاحب شیعہ وغیرہ بھی مخاطب ہیں جن کا نام

رسالہ میں مفصل درج ہے (تاریخ طبع ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء)

بمقام قادیان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہوا

الیس اللہ بکاف عبدہٗ الیس اللہ بکاف عبدہٗ الیس اللہ بکاف عبدہٗ

تعداد اشاعت ۲۵۰۰

الہامی

مقام او مبیں از راہ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول

[illegible]

اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنچہ داد است ہر نبی را جام	[illegible]	داد آں جام را مرا بتمام
انبیا گرچہ بودہ اند بسے		من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین		ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ کتاب

حقیقۃ النبوۃ

حصہ اوّل

از افادات حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمر خلیفۃ المسیح المہدی خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس میں اصولی طور پر حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت بدلائل قطعیہ ثابت کی گئی ہے اور ہر پہلو سے مفصل بحث کی گئی ہے۔ بیس دن کے اندر تصنیف ہو کر انجمن ترقی اسلام کی طرف سے شائع ہوئی۔

مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام [illegible]

بار اوّل مارچ ۱۹۱۵ء　　تعداد ۱۰۰۰　　بار دوم دسمبر ۱۹۲۵ء

انوار خلافت

یعنی

ان تقریروں کا مجموعہ جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عہد خلافت کے دوسرے سالانہ جلسہ پر ۲۶-۲۷-۲۸- اور ۳۰ دسمبر ۱۹۱۵ء کو فرمائیں

کل صفحات ۱۰۰

مرتبہ

منشی غلام نبی (بانوی)

اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء

مطبوعہ [illegible] بازار [illegible] پریس امرتسر

تعداد جلد ۱۰۰۰ قیمت ۱۰/

انّ ھٰذا الکتاب یدفع وساوس الخنّاس۔ وفیہ
شفاءٌ للنّاس۔ وھو یھب السّکینۃ
ویجلو الکروبا۔ وسمّیتہ۔

تریاق القلوب

تصنیف

امام ربّانی حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جلد سوم

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

آنانکہ بر دعاوی ما حملہ ہا کنند | وز راہ جہل عربدہ ہا برملا کنند
گر یک نظر کنند دریں نسخہ کتاب | ہستیم بر یقیں کہ ترک وغا بکنند
بلوزمی کنم کہ نیایند عذر خواہ | ویں امر دیگر است کہ ترک حیا کنند

براہین احمدیہ

حصہ پنجم (۵)

ملقب

بالبراہین الاحمدیۃ علی حقیّۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیۃ

مؤلفہ

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

ٹائٹل بار اوّل

حصہ دوم رسالہ فتح اسلام از تالیفات مجدد دوران و مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور

الہامی
آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں

الہامی

توضیح مرام

الہامی
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

در مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع چھپا

ٹائٹل پیج بار اوّل

تجلیات الٰہیہ

تصنیف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

بااجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے شائع کیا

کہ جس میں بطور ڈائری ایک کتاب مرتب ہوگئی

البُشریٰ

جلد اوّل

الہامات و مکاشفات و رؤیا صادقہ و برکات ربانی مصدر انوار قرآنی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت سیدنا و مرشدنا [redacted] علیہ الصلوٰۃ والسلام و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ

جن کو

خاکسار محمد منظور الٰہی احمدی

نے

[redacted] ثانی حضرت سیدنا و امامنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

جمع و مرتب کر کے

باہتمام حافظ ظفر الدین صاحب مینیجر

انتظامی پریس لاہور میں چھپ کر شائع ہوا

تعداد ۱۰۰۰ --- قیمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

الحمد للہ

سیرت المہدی علیہ السلام

حصہ اول

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ

حسب فرمائش

مولانا مکرم معظم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

شیخ محمد فخر الدین احمدی (ملتانی) مہتمم احمدیہ کتاب گھر قادیان کو شائع کرنیکا فخر حاصل ہے

۱۹۲۳ء

قیمت فی جلد

دانیئل مسیح قتل

الحمد للہ والمنت کہ بتائید و توفیق آں نعم المولیٰ و نعم النصیر و حمایات
آں ذات جلیل و عظیم و کبیر حصہ اوّل کتاب لاجواب موسوم بہ

آئینہ کمالات اسلام

جس کا دوسرا نام دافع الوساوس بھی ہے

بماہ فروری سنہ ۱۸۹۳ء

مطبع ریاض ہند قادیان میں باہتمام شیخ نور احمد مہتمم
و مالک مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

ٹائیٹل بار اوّل

هذا هو الكتاب الذي الهمت حصة منه من رب العباد. في يوم عيد من الأعياد. المقررة في الملة الغرّاء.
بنطق الروح الأمين. من غير مدد الترقيم والتدوين. فهو آية من الآيات. وما كان لبشر أن
يأتي بمثله مرتجلا مستعجلا بمثل هذه العبارات. وكان الناس يرقبون خطبة يتلوها عليهم
ويستطلعون بعيون المشتاق المريد. فالحمد لله الذي أراهم مقصودهم بعد الانتظار.
ووجدوا مطلوبهم كبستان مذللة أغصانه من الثمار. وإنه منيحة أحسن
المثوبة. وعطية تبليغ الناس إلى السعادة. وإنه غيث من الله بعد ما
أمحلت البلاد. وعم الفساد. ولن تجد هذه المعارف في الأثر التقاطاً
المدونة من الثقات. بل هي حقائق أوحيت إليّ من رب
الكائنات. وإنه إلهام تام. وهل بعد المسيح كتم. وهل
بعد خاتم الخلفاء ولي السر خاتم. وليس من العجب
أن تسمعوا من خاتم الأئمة. إلا ما سمعتم
قبل من خاتم الملة. بل العجب كل العجب أن
يأتي مسيح موعود والعالم بالظلم محتكر
سمي بخاتم الخلفاء ثم لا يأتي بحجة
جديدة من منزل الكتب وتكلم
ككلم عامة من غير فرق
ينعق كالمحاكي بالكلمة
بالظلام والحيرة

وهذه الرسالة

خُطْبَةُ إِلْهَامِيَّة

وَإنّي عُلّمتُهَا إلْهَامًا مِنْ رَبّي وَكَانَتْ آيَةً

تعداد مطبوعہ ۲۱۰۰

تعداد صفحات ...

وإنها طبعت في مطبع ضياء الإسلام قاديان باهتمام الحكيم فضل الدين
البهيروي في سنة ١٣١٩ من الهجرة المقدسة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤہا ولکن ینالہ التقوی منکم

[illegible]

ٹریکٹ موسومہ

اسلامی قربانی

نمبر (۳۴) (ح)

مؤلفہ

قاضی یار محمد صاحب بی۔ او۔ ایل پلیڈر

نورپور

ضلع کانگڑہ

جنوری ۱۹۲۰ء

ریاض ہند پریس امرتسر میں باہتمام شیخ نور احمد پرنٹر کے چھپا

اور

قاضی یار محمد پلیڈر نے نورپور ضلع کانگڑہ سے شائع کیا۔

ٹائٹل پیج طبع اول

الحمد للہ والمنۃ

کہ یہ رسالہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور ان کے مریدوں اور ہم خیال لوگوں پر اتمام حجت کے لئے محض نصیحۃً للہ شائع کیا گیا ہے اور بغرض اس کے کہ عام لوگوں پر حق واضح ہو جائے اس رسالہ کے ساتھ پچاس روپیہ کے انعام کا اشتہار بھی دیا گیا ہے جو اسی ٹائیٹل پیج کے دوسرے صفحہ پر مندرج ہے اور یہ رسالہ موسوم بہ

تحفہ گولڑویہ

چھپ کر

مطبع ضیاء الاسلام قادیان ضلع گورداسپور میں باہتمام حکیم حافظ فضل الدین صاحب بھیروی مالک مطبع چھپ کر یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا

قیمت فی رسالہ ۸؍   جلد ۵۰۰   [illegible]

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ۔ لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۴ — بابت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء — نمبر ۳ و ۴

مطابق جمادی الاول و جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ

[illegible] — [illegible]

فہرست مضامین

كلمة الفصل ۹۱ - ۱۸۴

[illegible]

سیرت المہدی

حصہ سوم

مرتبہ و مؤلفہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

جسے

خاکسار

مدیر محمد اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل قادیان دارالامان نے

شائع کیا

ایڈیشن اول   صفر ۱۳۵۸ھ   اپریل ۱۹۳۹ء

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

سیرۃ المہدی

(حصہ دوم)

تالیف لطیف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جسے

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان دارالامان

نے

ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء میں شائع کیا

[illegible]

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جلد دوم

ٹائٹل طبع اوّل

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم

خدائے تعالیٰ کے بے انتہا احسانوں میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان فضل و احسان ہے۔
کہ کتاب مستطاب فیض انتساب دعوتی مسمّٰی بہ

[illegible] | [illegible]

نزول المسیح

[illegible] | فی آخر الزمان | [illegible]

خود مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے نکلی ہوئی جس کا نزول جمالی اور جلالی رنگوں میں حضرت خیر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق (جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں) اس وقت کے اولو الالباب و اولو الابصار
نے برأی العین مشاہدہ کیا

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر [illegible] مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر نگرانی شائع ہوئی۔ ٹائٹل پیج مطبع میگزین قادیان میں چھپ کر طیار ہوا۔

بار اوّل تعداد اشاعت ۲۹۰۰

ماہ اگست ۱۹۰۹ء | قیمت [illegible] | شعبان المعظم ۱۳۲۷ھ

ٹائیٹل بار اوّل

الحمدللہ والمنة

کہ

یہ رسالہ ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کے
جواب میں تالیف ہوکر اس کا نام مندرجہ ذیل رکھا گیا

یعنی

چشمۂ مسیحی

اور یہ

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام چوہدری
اللہ داد صاحب ۹؍ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو طبع ہوکر
شائع ہوا
تعداد جلد (۱۰۰۰)

(ٹائیٹل بار اوّل)

وہ خدا جس نے تمام رُوحیں اور ذرہ ذرہ عالم علوی اور سفلی کا پیدا کیا اُسی نے
اپنے فضل و کرم سے اِس رسالہ کا مضمون ہمارے دل میں پیدا کیا۔

اور

اس کا نام

ہے

نسیمِ دعوت

نام اُس کا نسیمِ دعوت ہے — آریوں کے لئے یہ رحمت ہے
دلِ بیمار کا یہ درماں ہے — طالبوں کا یہ یارِ خلوت ہے
کفر کے زہر کو یہ ہے تریاق — ہر ورق اس کا جامِ صحت ہے
غور کر کے اسے پڑھو پیارو — یہ خدا کے لئے نصیحت ہے
خاکساری سے ہم نے لکھا ہے — نہ تو سختی نہ کوئی شدت ہے
قوم سے مت ڈرو خدا سے ڈرو — آخر اس کی طرف ہی رحلت ہے
سخت دل کیسے ہو گئے ہیں لوگ — سر پہ طاعون ہے پھر بھی غفلت ہے
ایک دُنیا ہے مر چکی اب تک — پھر بھی توبہ نہیں یہ حالت ہے

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی
بتاریخ ۲۸؍ فروری ۱۹۰۳ء چھپ کر شائع ہوا

(ٹائیٹل طبع اوّل)

سِراجُ الدّین

عیسائی

کے چار سوالوں کا

جواب

سنہ ۱۸۹۷ء
۲۲ / جون

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین صاحب
کے چھپا

قیمت ۲/ر — تعداد ۷۰۰

(ٹائٹل طبع اوّل)

الحمد للہ و المنۃ

کہ یہ رسالہ مُبارکہ جس میں اخوندزادہ سرآمد علماء

کابل اور شیخ اجل افغانستان اور رئیس اعظم خوست

مولوی محمد عبد اللطیف صاحب مرحوم کی شہادت کا

ذکر ہے اور نیز اُنکے شاگرد رشید میاں عبد الرحمٰن کے

شہید ہونے کے حالات مذکور ہیں تالیف ہو کر

نام اس کا مندرجہ ذیل رکھا گیا یعنے

تذکرۃ الشہادتین

مع رسالہ عربی و علامات المقربین

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام

حکیم مولوی فضل الدین صاحب مالک مطبع

اکتوبر کے مہینہ میں چھاپ کر شائع کیا گیا۔

تعداد جلد ۸۰۰

قیمت فی جلد ۸ر

الہدیۃ المبارکہ

یعنی کتاب

تحفۂ قیصریّہ

بمقام قادیان

مطبع ضیاء الاسلام میں چھپا

۲۵ ؍مئی ۱۸۹۷ء

اے قادر خدا!

اس گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور اس سے نیکی کر جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی

آمین۔

کَشْفُ الْغِطَاءُ

یعنی

ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے

بحضور گورنمنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور نیز ان لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا ردّ جو اس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلانا چاہتے ہیں

اور یہ مؤلف

تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے بادب گذارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔

یہ رسالہ کشف الغطاء بروز ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء کو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مالک مطبع کے طبع ہوا۔

تعداد ۲۵۰

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

گورنمنٹ انگریزی

اور

جہاد

۲۲ مئی ۱۹۰۰

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب چھاپا

تعداد ۷۰۰

ضمیمہ رسالہ جہاد

عیسیٰ مسیح اور محمد مہدی کے دعویٰ کی اصل حقیقت اور جناب نواب وائسرائے صاحب بالقابہ کی خدمت میں ایک درخواست

اگرچہ میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں اس بات کی تشریح کر دی ہے کہ میری طرف سے یہ دعویٰ کہ میں عیسیٰ مسیح ہوں اور نیز محمد مہدی ہوں اس خیال پر مبنی نہیں ہے کہ میں درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور نیز درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے غور سے میری کتابیں نہیں دیکھیں وہ اس شبہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ گویا میں نے تناسخ کے طور پر اس دعویٰ کو پیش کیا ہے۔ اور گویا میں اس بات کا مدعی ہوں کہ سچ مچ ان دو بزرگ نبیوں کی روحیں میرے اندر حلول کر گئی ہیں۔ لیکن واقعی امر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ آخری زمانہ کی نسبت پہلے نبیوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ جو دو قسم کے ظلم سے بھر جائے گا ایک ظلم مخلوق کے حقوق کی نسبت ہوگا اور دوسرا ظلم خالق کے حقوق کی نسبت۔ مخلوق کے حقوق کی نسبت یہ ظلم ہوگا کہ جہاد کا نام رکھ کر نوع انسان کی خونریزیاں ہوں گی یہاں تک کہ جو شخص ایک بے گناہ کو قتل کرے گا وہ خیال کرے گا کہ گویا وہ ایسی خونریزی سے ایک ثواب عظیم کو حاصل کرتا ہے اور اس کے سوا اور بھی کئی قسم کی ایذائیں محض دینی غیرت کے بہانہ سے نوع انسان کو پہنچائی جائیں گی۔ چنانچہ وہ زمانہ یہی ہے کیونکہ بعض اور مقامات

لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔

قرآن شریف الجزو پنجم

یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ کافر مومنوں کو ملزم کرنے کے لئے راہ پاسکیں۔

کتاب لاجواب

شحنۂ حق

جس کا دوسرا نام یہ ہے

آریوں کی کسی قدر خدمت

اور

اُن کے ویدوں اور نکتہ چینیوں کی کچھ ماہیت

یہ رسالہ جو تالیفات مرزا غلام احمد صاحب مؤلف براہین احمدیہ میں سے ہے اُس پُر افترا رسالہ کا جواب ہے جو چند قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے بامداد و اعانت لیکھرام پشاوری چشمہ نور امرتسر میں چھپا تھا سو عام فائدہ کے لئے مرزا صاحب موصوف کی طرف سے

مطبع ریاض ہند امرتسر میں باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

آغاز مئی ۱۹۰۴ء تا اواخر ۱۹۰۵ء

جلد چہارم

دُرِّ ثمین

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانیٔ جماعت احمدیہ

کا

پُر معارف اُردو منظوم کلام

قول الحق

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

ٹائیٹل بار اوّل

As the Muslims of India entertain different beliefs with regard to "the coming Mahdi" and especially the nature of his appearance among the Muslims, according to some Muslims he will be a reformer and engenderer of new life, like a true lover of peace and tranquility and a pure person in heart, — the Muslims of his party considering his appearance as merely spiritual, while other Muslims, such as Maulvi Mohammad Hussain of Batala, editor of Isha-at-ussunnah and leader and advocate of Ahl-i-hadis or Wahabis of his class, believe that the "coming Mehdi" will be Ghazi, general slaughterer and spoiler of the empires of the nations other than Muslims, especially the bitter opponent of the British Empire and speak of the terrible consequences resulting from the bloody deeds of this Mehdi, I have written this pamphlet to show which of these two Muslim parties is right in its beliefs with regard to "the coming Mehdi".

It will be better that our benign Government will get this pamphlet translated into English and hence make itself acquainted with these differences concerning "The coming Mehdi".

Haqiqat-ul-Mehdi

حقیقت المہدی

The true nature of Almehdi

نمونہ ٹائٹل بار اول

خدائے کریم کا شکر ہے کہ

یہ رسالہ قادیان کے آریوں کے بارے میں لکھا گیا

[illegible]

[illegible]

نشانوں کو دیکھ چکی ہے اور اس رسالہ کا نام ہے

قادیان کے آریہ اور ہم

سلسلہ احمدیہ

باہتمام شیخ [illegible] صاحب میگزین پریس

قادیان میں طبع ہو کر شائع ہوا

[illegible]

تعداد [illegible]

قیمت [illegible]

[illegible]

حقیقۃ الرؤیا

سنہ ۱۳۳۶ھ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی ایدہم اللہ تعالیٰ
کی تقریر جلسۂ خلافت پر معہ اُن دوسری تقریروں کے جو آپ نے سالانہ جلسہ ۱۹۱۷ء پر کیں

مرتبہ

غلام نبی بی اے ایڈیٹر الفضل قادیان

قیمت فی جلد ۱۰/

واعتصموا بحبل الله جميعا

واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا

برکاتِ خلافت

یعنے

اُن تقریروں کا مجموعہ جو

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی

نے اپنے عہد خلافت کے

پہلے سالانہ جلسہ پر بتواریخ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۱۴ء فرمائیں

اور

انجمن ترقی اسلام نے افادہ عام کے لئے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں طبع کرا کے شائع کیا

قیمت ۴؍ تعداد (۱۰۰۰)

[illegible]

[illegible]

انوار الاسلام

[illegible]

تعداد اشاعت (۳۰۰۰)

ٹائٹل ایڈیشن اول

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ

الحمد للہ الموفق انی کتبت ھذہ الرسالۃ والصحیفۃ الجالۃ لعلاج مرض المتنصرین الذی اشتد مداہ وعرفتہم مداہ واکلتہم نار انکار الفرقان. والصول علیٰ کتاب اللہ القرآن. فاردنا ان ننجیہم من مخلب الحمام. ونریہم سوء داءہم ونھدیہم الیٰ دواء السقام. فالفنا ھذا الکتاب مع انعام کثیر لمن اجاب. وھو خمسۃ الاف من الدراھم لکل من اتی بمثلہ واری العجائب. وھو بفضل اللہ حسن وطیب الطف وادق. وسمیتہ الحصۃ الاولیٰ من

نور الحق

"عسیٰ ربّکم ان یّرحمکم
وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم
للکافرین حصیرا ان ھذا القرآن
یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المؤمنین
الذین یعملون الصالحات ان لھم
اجرًا کبیرًا ہ"

قد طبع فی المطبع المصطفائی پریس فی لاھور سنہ ۱۳۱۱ ہجری

بار اول جلد ۱۴۰۰

ونقش نگینہ یہ الہام

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

نجم الہدیٰ

در مطبع ضیاء الاسلام قادیان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب طبع شد

تعداد ۷۰۰

آئینہ صداقت

جسمیں

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی

نے

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے معدودے چند رفقاء کی جماعت احمدیہ سے علیحدگی کے

اسباب پر بحث و تحقیقات اور ان کے حالات کا انکشاف اور سلسلہ میں پیدا ہونے والی

غلط فہمیوں کا سدباب فرمایا ہے

۱۹۲۱ء

وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

حیاتِ احمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات

جلد دوم نمبر اول

بتقریب خلافت جوبلی

سلسلہ احمدیہ

تصنیف لطیف

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جس میں سلسلہ احمدیہ کی پچاس سالہ تاریخ کے علاوہ سلسلہ کے مخصوص عقائد سلسلہ کی غرض وغایت اور سلسلہ کے مستقبل کے متعلق سیرکن بحث کی گئی ہے

○

نظارت تالیف وتصنیف قادیان نے
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت جوبلی کے موقع پر
طبع کرا کے شائع کیا

○

دسمبر ۱۹۳۹ء

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

ذکرِ حبیبؐ

مُصنّفہ
حضرت مفتی محمد صادق

ٹائیٹل طبع اوّل

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن!

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہماں مردم — کہ او مجدد ایں دین و رہنما باشد
منم مسیح بیانگ بلند مے گویم — منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد
چنیں زمانہ چنیں دور ایں چنیں برکات — تو بے نصیب روی وہ چہ ایں شقا باشد
سیاہ بود رخ بخت من اگر بہ دلم — مگر غرض بجز از یار آشنا باشد

خدا کے مُرسل

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود
عالیجناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

کا لیکچر موسومہ

اسلام

جو ۲ر نومبر ۱۹۰۴ء کو بمقام سیالکوٹ ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا

جسکو

چوہدری مولا بخش صاحب احمدی ہیڈ محرر محافظ دفتر ضلع سیالکوٹ نے
مفید عام پریس سیالکوٹ میں چھپا کر شائع کیا

ٹائٹل طبع اوّل

[illegible]

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ۔

الحمد للّٰہ

کہ یہ رسالہ جس کا نام ہے

ضرورة الامام

صرف ڈیڑھ دن میں طیار ہو کر

مطبع

ضیاء الاسلام قادیان میں

قیمت ؎ر محصول علاوہ جلد ۔۔۔

[illegible] مطبع [illegible]

مکتوباتِ احمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے

خطوط اور مکاتیب

جلد اوّل

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

پیغامِ صلح

رقم فرمودہ

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

AFRICA SPEAKS

Published by:
Majlis Nusrat Jahan Tahrik-i-Jadid,
Rabwah — West Pakistan

REGD. No. L-7774 GRAMS : LAWREVIEW

BY PERMISSION OF THE GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF JUSTICE

VOL. XLVI No. 8

The Supreme Court Monthly Review

COMPRISING OF SUPREME COURT CASES

Editors :

KHAWAJA MUHAMMAD ASAF, B.A., LL.B.
MR. MUHAMMAD ZUBAIR SAEED, B.A., LL.B.

— AUGUST, 1993 —

Citation : 1993 S C M R 1557

(pp. 1557—1790)

SUPREME COURT MONTHLY REVIEW
35-NABHA ROAD, LAHORE
(Phones : 213497/[illegible])

★

Printed and Published by Malik Muhammad Saeed at the Pakistan Educational Press, Lahore.

Monthly for regular subscribers Rs. 40/-
For non-subscribers Rs. 50/-

Annual Subscription : Rs. 400/-
(Postage/carriage extra)

دوم۔ قرآن شریف قطعی طور پر عیسیٰ ابن مریم کی موت ثابت وظاہر کر چکا ہے صحیح بخاری جو بعد کتاب اللہ اصح الکتب سمجھی گئی ہے۔ اس میں فلمّا توفّیتنی کے معنی وفات ہی لکھے ہیں۔ اِسی وجہ سے امام بخاری اس آیت کو کتاب التفسیر میں لایا ہے۔

سوم۔ قرآن کریم کئی آیتوں میں بتصریح فرما چکا ہے کہ جو شخص مر گیا پھر وہ دنیا میں کبھی نہیں آئے گا۔ لیکن نبیوں کے ہمنام اس اُمت میں آئیں گے۔

چہارم۔ قرآن کریم بعد خاتم النبیّین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پُرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علمِ دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحیٔ رسالت مسدود ہے۔ اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔

پنجم۔ یہ کہ احادیث صحیحہ بصراحت بیان کر رہی ہیں کہ آنے والا مسیح ابن مریم اُمتیوں کے رنگ میں آئے گا۔ چنانچہ اس کو امتی کر کے بیان بھی کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث امامکم منکم سے ظاہر ہے اور نہ صرف بیان کیا گیا بلکہ جو کچھ اطاعت اور پیروی اُمت پر لازم ہے وہ سب اس کے لازم حال ٹھہرائی گئی۔ ﴿۶۲۷﴾

ششم۔ یہ کہ بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے اصل مسیح ابن مریم کا اور حلیہ بتایا گیا ہے اور آنے والے مسیح ابن مریم کا اور حلیہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اب ان قرائن ستّہ کے رو سے صریح اور صاف طور پر ثابت ہے کہ آنے والا مسیح ہرگز وہ مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ اس کا مثیل ہے اور اِس وقت اُس کے آنے کا وعدہ تھا کہ جب کروڑہا افراد مسلمانوں میں سے یہودیوں کے مثیل ہو جائیں گے تا خدائے تعالیٰ اس اُمّت کی دونوقسموں کی استعدادیں ظاہر کرے نہ یہ کہ اس اُمّت میں صرف یہودیوں کی نجس صورت قبول کرنے کی استعداد ہو اور مسیح بنی اسرائیل میں سے آوے۔ بلا شبہ ایسی صورت میں اس مقدس اور روحانی معلّم اور پاک نبی کی

ازالہ اوہام صفحہ 411 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 511 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 156 پر درج ہے

Back

یہی ہے کہ وہ بھی موت کے بعد ہی اُٹھایا گیا تھا۔ پھر لکھتے ہیں کہ شیعہ کا یہ بھی قول ہے کہ آسمان سے آنیوالا عیسٰی کوئی بھی نہیں درحقیقت مہدی کا نام ہی عیسٰی ہے پھر بعد اس کے تحریر فرماتے ہیں کہ بعض صوفیوں نے اپنے کشف سے اسی کے مطابق اِس حدیث کے معنے کہ **لَا مَھْدِی اِلّا عِیْسٰی** یہ کئے ہیں کہ مہدی جو آنے والا ہے درحقیقت عیسٰی ہی ہے کسی اَور عیسٰی کی حاجت نہیں جو آسمان سے نازل ہو۔ اور صوفیوں نے اس طرح آخرالزمان کے مہدی کو عیسٰی ٹھہرایا ہے کہ وہ شریعت محمدیہؐ کی خدمت کے لئے اُسی طرز اور طریق سے آئے گا جیسے عیسٰی شریعت موسویہ کی خدمت اور اتباع کے لئے آیا تھا۔ ﴿۵۸۲﴾

پھر صفحہ ۴۳۱ میں لکھتے ہیں کہ احادیث سے ثابت ہے کہ عیسٰی پر اس کے نزول کے بعد رسولوں کی طرح وحی نبوت نازل ہوتی رہے گی۔ جیسا کہ مسلم کے نزدیک نواس بن سمعان کی حدیث میں ہے کہ **یقتل عیسی الدجال عند باب لد الشرقی فبینھما ھم کذالک اذ اوحی اللہ تعالٰی الٰی عیسی بن مریم** یعنی جب عیسٰی دجّال کو قتل کرے گا تو اس پر اللہ تعالٰی وحی نازل کرے گا۔ پھر لکھتے ہیں کہ وحی کا لانیوالا جبرائیل ہوگا کیونکہ جبرائیل ہی پیغمبروں پر وحی لاتا ہے۔

اس تمام تقریر سے معلوم ہوا کہ چالیس۴۰ سال تک برابر جو مدّت توقف حضرت مسیح کی دنیا میں بعد دوبارہ آنے کے لئے قرار دی گئی ہے حضرت جبرائیل وحی الٰہی لے کر نازل ہوتے رہیں گے۔ اب ہر یک دانشمند اندازہ کرسکتا ہےؔ کہ جس حالت میں تیئیس برس میں تیس جزو قرآن شریف کی نازل ہوگئی تھیں تو بہت ضروری ہےؔ کہ اس چالیس۴۰ برس میں کم سے کم پچاس جزو کی کتاب اللہ حضرت مسیح پر نازل ہوجائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہوجائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو پیدا ہوجائے۔ اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے فتدبّر۔ ﴿۵۸۳﴾

Back

نازل ہونا برابر ہے۔ ہر یک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت
خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل
بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام
باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز
نہیں آ سکتا۔ لیکن اگر ہم فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ مسیح ابن مریم زندہ ہو کر پھر دنیا میں ۵۷
آئے گا تو ہمیں کسی طرح اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ رسول ہے اور بحیثیت رسالت آئے گا
اور جبرئیل کے نزول اور کلام الٰہی کے اُترنے کا پھر سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ جس طرح یہ
بات ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو۔ اسی طرح ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک
رسول اصلاح خلق اللہ کے لئے آوے اور اس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرائیل نہ ہو۔ علاوہ اس
کے ہر یک عاقل معلوم کر سکتا ہے کہ اگر سلسلہ نزول جبرائیل اور کلام الٰہی کے اُترنے کا حضرت
مسیح کے نزول کے وقت بکلّی منقطع ہوگا تو پھر وہ قرآن شریف کو جو عربی زبان میں ہے
کیونکر پڑھ سکیں گے۔ کیا نزول فرما کر دو چار سال تک مکتب میں بیٹھیں گے اور کسی مُلّا سے
قرآن شریف پڑھ لیں گے۔ اگر فرض کر لیں کہ وہ ایسا ہی کریں گے تو پھر وہ بغیر وحی نبوت
کے تفصیلات مسائل دینیہ مثلاً نماز ظہر کی سُنت جو اتنی رکعت ہیں اور نماز مغرب کی نسبت[1]
جو اتنی رکعات ہیں اور یہ کہ زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے۔ اور نصاب کیا ہے کیونکر
قرآن شریف سے استنباط کر سکیں گے۔ اور یہ تو ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ حدیثوں کی طرف ۵۸
رجوع بھی نہیں کریں گے۔ اور اگر وحی نبوت سے ان کو یہ تمام علم دیا جائے گا تو بلاشبہ جس کلام
کے ذریعہ سے یہ تمام تفصیلات اُن کو معلوم ہوں گی وہ بوجہ وحی رسالت ہونے کے کتاب اللہ
کہلائے گی۔ پس ظاہر ہے کہ اُن کے دوبارہ آنے میں کس قدر خرابیاں اور کس قدر مشکلات
ہیں۔ منجملہ اُن کے یہ بھی کہ وہ بوجہ اس کے کہ وہ قوم کے قریشی نہیں ہیں کسی حالت میں امیر
نہیں ہو سکتے۔ ناچار اُن کو کسی دوسرے امام اور امیر کی بیعت کرنی پڑے گی۔ بالخصوص جبکہ

[1] ایڈیشن اول میں سہو کتابت سے ''نسبت'' لکھا گیا ہے۔ سیاق کلام سے یہ لفظ ''سُنت'' صحیح معلوم ہوتا ہے۔

Back

نازل ہونا برابر ہے۔ ہر یک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔ لیکن اگر ہم فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ مسیح ابن مریم زندہ ہو کر پھر دنیا میں آئے گا تو ہمیں کسی طرح اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ وہ رسول ہے اور بحیثیت رسالت آئے گا ۵۷ اور جبرئیل کے نزول اور کلام الٰہی کے اُترنے کا پھر سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ جس طرح یہ بات ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو۔ اسی طرح ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصلاح خلق اللہ کے لئے آوے اور اس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرائیل نہ ہو۔ علاوہ اس کے ہریک عاقل معلوم کرسکتا ہے کہ اگر سلسلہ نزول جبرائیل اور کلام الٰہی کے اُترنے کا حضرت مسیح کے نزول کے وقت بکلّی منقطع ہوگا تو پھر وہ قرآن شریف کو جو عربی زبان میں ہے کیوں کر پڑھ سکیں گے۔ کیا نزول فرما کر دو چار سال تک مکتب میں بیٹھیں گے اور کسی مُلّا سے قرآن شریف پڑھ لیں گے۔ اگر فرض کر لیں کہ وہ ایسا ہی کریں گے تو پھر وہ بغیر وحی نبوت کے تفصیلات مسائل دینیہ مثلاً نماز ظہر کی سُنت جو اتنی رکعت ہیں اور نماز مغرب کی نسبت[1] جو اتنی رکعات ہیں اور یہ کہ زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے۔ اور نصاب کیا ہے کیوں کر قرآن شریف سے استنباط کرسکیں گے۔ اور یہ تو ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ حدیثوں کی طرف ۵۸ رجوع بھی نہیں کریں گے۔ اور اگر وحی نبوت سے ان کو یہ تمام علم دیا جائے گا تو بلاشبہ جس کلام کے ذریعہ سے یہ تمام تفصیلات اُن کو معلوم ہوں گی وہ بوجہ وحی رسالت ہونے کے کتاب اللہ کہلائے گی۔ پس ظاہر ہے کہ اُن کے دوبارہ آنے میں کس قدر خرابیاں اور کس قدر مشکلات ہیں۔ منجملہ اُن کے یہ بھی کہ وہ بوجہ اس کے کہ وہ قوم کے قریشی نہیں ہیں کسی حالت میں امیر نہیں ہو سکتے۔ ناچار اُن کو کسی دوسرے امام اور امیر کی بیعت کرنی پڑے گی۔ بالخصوص جبکہ

[1] ایڈیشن اول میں سہو کتابت سے ''نسبت'' لکھا گیا ہے۔ سیاق کلام سے یہ لفظ ''سُنت'' صحیح معلوم ہوتا ہے۔

ازالہ اوہام صفحہ 614 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 432 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 157 پر درج ہے

Back

کہ جو لوگ اس تحقیق اور تدقیق کے مالک ہیں اور جن کے وید مقدس میں بجز آگ اور ہوا اور سورج اور چاند وغیرہ مخلوق چیزوں کے خدا کا پتہ بھی مشکل سے ملتا ہے وہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح اور حضرت خاتم الانبیاء کو مفتری ٹھہراویں اوران کے ادوار مبارک کو مکر اور فریب کے دور قرار دیں اور ان کی کامیابیوں کو جو تائید الٰہی کے بڑے نمونے ہیں بخت اور اتفاق پر حمل کریں اور ان کی پاک کتابیں جو خدا کی طرف سے عین ضرورتوں کے وقتوں ۱۱۲ میں ان کو ملیں جن کے ذریعہ سے بڑی اصلاح دنیا کی ہوئی وہ وید کے مضامین مسروقہ خیال کئے جائیں۔ اور تماشا یہ کہ اب تک یہ پتہ نہیں دیا گیا کہ کس طور کے سرقہ کا ارتکاب

بقیہ حاشیہ نمبر ۹

اور بت پرستی نے توحید کی جگہ نہیں لی۔ اور آئندہ بھی عقل اس پیشین گوئی کی سچائی پر کامل یقین رکھتی ہے کیونکہ جب اوائل ایام میں کہ مسلمانوں کی تعداد بھی قلیل تھی۔ تعلیم توحید میں کچھ تزلزل واقع نہیں ہوا بلکہ روز بروز ترقی ہوتی گئی۔ تو اب کہ جماعت اس موحد قوم کی بیس کروڑ سے بھی کچھ زیادہ ہے کیونکر تزلزل ممکن ہے۔ علاوہ اس کے زمانہ بھی وہ آ گیا ہے کہ مشرکین کی طبیعتیں بباعث متواتر استماع تعلیم فرقانی اور دائمی صحبت اہل توحید کے کچھ کچھ توحید کی طرف میل کرتی جاتی ہیں۔ جدھر دیکھو دلائل وحدانیت کے بہادر سپاہیوں کی طرح شرک کے خیالی اور وہمی برجوں پر گولہ اندازی کر رہے ہیں اور توحید کے قدرتی جوش نے مشرکوں کے دلوں پر ایک ہلچل ڈال رکھی ہے اور مخلوق پرستی کی عمارت کا بودا ہونا عالی خیال لوگوں پر ظاہر ہوتا جاتا ہے اور وحدانیت الٰہی کی پرزور بندوقیں شرک کے بدنما جھونپڑوں کو اڑاتی جاتی ہیں۔ پس ان تمام آثار سے ظاہر ہے کہ اب اندھیرا شرک کا ان اگلے دنوں کی طرح پھیلنا کہ جب تمام دنیا نے مصنوع چیزوں کی ٹانگ صانع کی ذات اور صفات میں پھنسا رکھی تھی۔ ممتنع اور محال ہے اور جبکہ فرقان مجید کے اصول حقہ کا محرف اور مبدل ہوجانا۔ یا پھر ساتھ اس کے تمام خلقت پر تاریکی شرک اور مخلوق پرستی کا بھی چھا جانا عندالعقل محال اور ممتنع ہوا۔ تو نئی شریعت اور نئے الہام کے نازل ہونے میں بھی امتناع عقلی لازم آیا۔ کیونکہ جو امر مستلزم محال ہو وہ بھی محال ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرتؐ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔ منہ

براہین احمدیہ صفحہ 112 متن بجد روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 103 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 157 پر درج ہے

Back

و اراعی شئون صدوق امین. و ما ھٰذا الّا فضل ربی انہ ارانی

اور صدوق امینؑ کے کاموں کی حفاظت کروں اور یہ خاص فضل الٰہی ہے اسی نے مجھ کو صادقوں کی راہیں

سبل الصادقین. و علمنی فاحسن تعلیمی و فھّمنی فاکمل تفھیمی

دکھلائیں۔ اور اس نے مجھ کو سکھلایا اور اچھا سکھلایا اور سمجھایا اور کامل سمجھایا اور

وعصمنی من طُرق الخاطئین. و اوحی الیّ ان الدّین ھو الاسلام و ان

خطا کی راہوں سے مجھے بچا لیا۔ اور مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور

الرسول ھو المصطفٰی السید الامام رسول اُمّی امین. فکما ان ربنا اَحد

سچا رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سردار امام ہے جو رسول اُمّی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے

یستحق العبادۃ وحدہ فکذالک رسولنا المطاع واحد لا نبی بعدہ ولاشریک

لئے مسلّم ہے اور وہ وحدہ لاشریک ہے اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے اور اس بات میں واحد ہے

معہ وانہ خاتم النبیین. فاھتدیت بھداہ و رأیت الحق بسناہ و رفعتنی

کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔ پس میں نے اس کی ہدایت سے ہدایت پائی اور اس کی روشنی سے میں نے حق کو دیکھا اور اس کے دونوں

یداہ و ربانی ربی کما یربی عبادہ المجذوبین و ھدانی وادرانی

ہاتھوں نے مجھے اٹھالیا اور میرے رب نے میری ایسی پرورش کی جیسا کہ وہ ان لوگوں کی پرورش کرتا ہے جن کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس نے مجھ کو ہدایت دی

و ارانی ما ارانی حتی عرفت الحق بالدلائل القاطعۃ و وجدت الحقیقۃ ۲۱

اور علم بخشا اور دکھلایا جو دکھلایا یہاں تک کہ میں نے دلائل قاطعہ کے ساتھ حق کو پہچان لیا اور روشن براہین کے

بالبراھین الساطعۃ و وصلت الٰی حق الیقین. فاخذنی الاسف علٰی

ساتھ حقیقت کو پا لیا اور میں حق الیقین تک پہنچ گیا۔ تب مجھے ان دلوں پر سخت افسوس

بقیہ حاشیہ : اہل علم ہیں اب دیکھو کہ کس قدر تحقیق السنہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اس کو خدا شناسی کا مدار ٹھہرا دیا ہے کیا کوئی ایسی آیت انجیل میں بھی موجود ہے؟ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں پس جائے شرم ہے +

منن الرحمٰن صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 164 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 157 پر درج ہے

Back

(۱۹) اُنیسویں آیت یہ ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ [1] الجزو نمبر ۱۸ سورۃ الفرقان یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جس قدر رسول بھیجے ہیں وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں پھرتے تھے۔ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب وہ تمام نبی نہ کھانا کھاتے ہیں اور نہ
۳ بازاروں میں پھرتے ہیں اور پہلے ہم بہ نصِ قرآنی ثابت کر چکے ہیں کہ دنیوی حیات کے لوازم میں سے طعام کا کھانا ہے سو چونکہ وہ اب تمام نبی طعام نہیں کھاتے لہٰذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب فوت ہو چکے ہیں جن میں بوجہ کلمہ حصر مسیح بھی داخل ہے۔

(۲۰) بیسویں آیت یہ ہے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ [2] سورۃ النحل الجزو نمبر ۱۴ یعنی جو لوگ بغیر اللہ کے پرستش کئے جاتے اور پکارے جاتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ آپ پیدا شدہ ہیں۔ مر چکے ہیں زندہ بھی تو نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔ دیکھو یہ آیتیں کس قدر صراحت سے مسیح اور اُن سب انسانوں کی وفات پر دلالت کر رہی ہیں جن کو یہود اور نصاریٰ اور بعض فرقے عرب کے اپنا معبود ٹھہراتے تھے اور اُن سے دعائیں مانگتے تھے۔ اگر اب بھی آپ
۴ لوگ مسیح ابن مریم کی وفات کے قائل نہیں ہوتے تو سیدھے یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہمیں قرآن کریم کے ماننے میں کلام ہے۔ قرآن کریم کی آیتیں سن کر پھر وہیں ٹھہر نہ جانا کیا ایمانداروں کا کام ہے۔

(۲۱) اکیسویں آیت یہ ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [3] یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ پس اس سے بھی بکمال وضاحت ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ دنیا میں آ نہیں سکتا۔ کیونکہ

[1] الفرقان: ۲۱ [2] النحل: ۲۱، ۲۲ [3] الاحزاب: ۴۱

ازالہ اوہام صفحہ 331 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے

Back

فی حدیثٍ ذِکْرَ رفع المسیح حیًّا بجسمه العنصری، بل نجد ذکر وفاة المسیح فی **البخاری** والطبرانی وغیرهما من کتب الحدیث، فلیرجع إلی تلک الکتب من کان من المرتابین.

وأما ذکرُ **نزول عیسٰی** ابن مریم فما کان لمؤمن أن یحمل هذا الاسم المذکور فی الأحادیث علٰی ظاهرِ معناه، لأنه یخالف قول الله عزوجل ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ ۲۰
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾[1] ألا تعلم أن الربّ الرحیم المتفضّل سمّی نبیّنا صلی الله علیه وسلم خاتمَ الأنبیاء بغیر استثناء، وفسّره نبیُّنا فی قوله **لَا نَبِیَّ بَعْدِی** ببیان واضح للطالبین؟ ولو جوّزْنا ظهورَ نبی بعد نبیّنا ﷺ لجوّزْنا انفتاح باب وحی النبوة بعد تغلیقها، وهذا خُلْفٌ کما لا یخفی علی المسلمین. وکیف یجیء نبی بعد رسولنا صلعم وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم الله به النبیّین ـ أنعتقد

بقية الحاشية

کثیرًا من الجاهلین.

وأما الاختلافات التی توجد فی هذه الأحادیث فلا یخفی علی مَهَرة الفن تفصیلها، وقد ذکرنا شطرًا منها فی رسالتنا "الإزالة"، فلیرجع الطالب إلیها. وقد جاء فی حدیث **أن المسیح والمهدی** یجیئان فی زمن واحد، وجاء فی حدیث آخر **أنه لا مهدی** إلا عیسٰی، وجاء فی حدیث أن المسیح والمهدی یتلاقیان ویُشاور المهدی المسیح فی مهمات الخلافة، ویکون زمانهما زمانًا واحدًا. وفی حدیث آخر أن المهدی یُبعث فی وسط قرون هذه الأمة والمسیح ینزل فی آخرها، وفی حدیث من البخاری أن المسیح یجیء حکمًا عدلًا فیکسر الصلیب.. یعنی یجیء فی وقت غلبة عبدة الصلیب فیکسر شوکة الصلیب ویقتل خنازیر النصاری. وفی حدیث آخر أنه یجیء فی وقت غلبة الدجّال علی وجه الأرض فیقتله بحربته. فاعلم أن هذا المقام مقام حیرة وتعجُّب للناظرین. وتفصیله أن مجیء المسیح لکسر صلیب النصاری وقتل خنازیرهم یشهد ۲۱
بصوت عال علی أن المسیح الموعود لا یجیء إلا فی وقت غلبة النصاری

[1] الاحزاب: ۴۱

حمامة البشریٰ صفحہ 34 حصہ مجلد روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے

Back

آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا
﴿۱۳﴾ مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر **محمد مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر

کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے

Back

نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پُرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لَانَبِیَّ بَعْدِیْ میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوصِ صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلۂ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شانِ نبوت باقی ہے اُس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔ افسوس یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ مسلم اور بخاری میں فقرہ
۱۴۷ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور اَمَّکُمْ مِنْکُمْ صاف موجود ہے۔ یہ جواب سوال مقدر کا ہے یعنی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں مسیح ابن مریم حکم عدل ہو کر آئے گا تو بعض لوگوں کو یہ وسوسہ دامنگیر ہو سکتا تھا کہ پھر ختم نبوت کیونکر رہے گا۔ اس کے جواب میں یہ ارشاد ہوا کہ وہ تم میں سے ایک امتی ہوگا اور بروز کے طور پر مسیح بھی کہلائے گا☆۔ چنانچہ مسیح کے مقابل پر جو مہدی کا آنا لکھا ہے اس میں بھی یہ اشارات موجود ہیں کہ مہدی بروز کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا مورد ہوگا۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کا خلق میرے خلق کی طرح ہوگا اور یہ حدیث کہ لَامَھْدِیَّ اِلَّا عِیْسٰی ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف کرتی ہے کہ وہ آنے والا ذوالبروزین ہوگا اور دونوں شانیں مہدویت اور مسیحیت کی اُس میں جمع ہوں گی یعنی اس وجہ سے کہ اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اثر کرے گی مہدی کہلائے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مہدی تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

☆ نوٹ: اگر حدیث میں یہ مقصود ہوتا کہ عیسیٰ باوجود نبی ہونے کے پھر اُمتی بن جائے گا تو حدیث کے لفظ یوں ہونے چاہیے تھے۔ اِمَامُکُمُ الَّذِیْ یَصِیْرُ مِنْ اُمَّتِیْ بَعْدَ نُبُوَّتِہٖ یعنی تمہارا امام جو نبوت کے بعد میری اُمت میں سے ہو جائے گا۔ منہ

ایام الصلح صفحہ 167 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 393 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 159 پر صحیح ہے

Back

کرتے تھے میں مٹھیاں بھرتا تھا۔ اور وہ مجھ سے پیار کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ ۱۸۴
۲۰، ۳۰ ثار کا پتھر اٹھا کر سوتے وقت یا اور موقعہ پا کر کلارک صاحب کو مارنا اور مار دینا۔ میں نے یہ سب حال قطب الدین کو بتلایا تھا۔ اور اس نے کہا تھا کہ بیشک تو یہ کام کر اور میرے پاس چلا آ۔ (بسوال عدالت) اس وقت برہان الدین اور سلطان محمود مجھ سے ناراض ہیں کہ میرا روپیہ و جائداد ان کے پاس ہے اور وہ دینا نہیں چاہتے۔ مولوی نور الدین کے پاس اس واسطے خط بھیجا تھا کہ مرزا صاحب اور وہ ایک ہی ہیں۔ جب میں امرتسر ہسپتال میں تھا میرا کوئی تعلق قطب الدین سے نہیں رہا تھا اور نہ کسی کے پاس میں نے کوئی خط لکھا تھا۔ خط ۱۲ میں نے بیاس میں

بقیہ حاشیہ

غیر معقول بات ہرگز مقصود نہ تھی کہ ایک نبی جو اپنی زندگی کے دن پورے کر کے عادۃ اللہ کے ۱۸۴
موافق خدا تعالیٰ اور نعیم آخرت کی طرف بلایا گیا پھر وہ اس دار تکالیف اور دار الفتن میں بھیجا جائے گا اور وہ نبوت جس پر مہر لگ چکی ہے اور وہ کتاب جو خاتم الکتب ہے فضیلت ختمیت سے محروم رہ جائے گی۔ بلکہ نہایت لطیف استعارہ کے طور پر یہ پیشگوئی کی گئی کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب عیسائی لوگ اپنی مخلوق پرستی اور صلیب کے باطل خیالات میں انتہا درجہ کے تعصب تک پہنچ جائیں گے اور اپنی کمال تحریف اور دجل کی وجہ سے مسیح دجّال ہو جائیں گے تب خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مسیح پیدا کرے گا جو دلائل شافیہ سے ان کی صلیب کو توڑ دے گا۔

اس پیشگوئی کے سمجھنے میں اہل عقل اور تدبر کرنے والوں کے لئے کچھ بھی دقت نہ تھی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مقدسہ ایسے صاف تھے کہ خود اس مطلب کی طرف رہبری کرتے تھے کہ ہرگز اس پیشگوئی میں نبی اسرائیلی کا دوبارہ دنیا میں آنا مراد نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ

﴾۱۸۶﴿ ڈاکٹر صاحب کو لکھا تھا۔ (بسوال وکیل ملزم) لقمان جب میں چھ سال کی عمر کا تھا مر گیا تھا۔ میں نے للعہ روپیہ بغیر علم سلطان محمود کے گھر سے لئے تھے۔ گھر والی عورتوں کو اطلاع کر دی تھی اور نہر پر چلا گیا تھا۔ میرے دو بھائی اور محمد کامل و محمد عالم گھر پر ہیں۔ میں نے محمد عالم کا زیور نہیں لیا۔ اس نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا کہ اس کے پاس میرا روپیہ تھا۔ پانچ چھ سال کی بات ہے۔ باپ کی زمین پر دوسرے بھائی میرے قابض ہیں۔ حصہ پیداوار لیتا ہوں وہ میری طرف سے کاشت کرتے ہیں۔ جائداد کی وجہ سے اور سوتیلے بھائی ہونے کی وجہ سے مجھ سے خفا رہتے ہیں۔ سات ماہ سے جہلم سے نکلا ہوا ہوں۔ برہان الدین کا لڑکا محمد کامل کی لڑکی سے منسوب ہے

بقیہ حاشیہ

﴾۱۸۶﴿ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ[1] سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لاوے۔ اس سے تو تمام تار و پود اسلام درہم برہم ہو جاتا تھا۔ اور یہ کہنا کہ ”حضرت عیسیٰ نبوت سے معطل ہو کر آئے گا“۔ نہایت بے حیائی اور گستاخی کا کلمہ ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کے مقبول اور مقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اپنی نبوت سے معطّل ہو سکتے ہیں؟ پھر کون سا راہ اور طریق تھا کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آتے۔ غرض قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور حدیث میں خود آنحضرت نے لَا نَبِیَّ بَعْدِی فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آ سکتا اور پھر اس بات کو زیادہ واضح کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ آنے والا مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔ چنانچہ صحیح بخاری کی حدیث اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور صحیح مسلم کی حدیث فَامّکم منکم جو عین مقام ذکر مسیح موعود میں ہے صاف طور پر بتلا رہی ہے کہ وہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔!!!

پھر دوسرا فیصلہ کہ جو اس بارے میں قرآن اور حدیث نے کر دیا یہ موجود تھا کہ

[1] الاحزاب:۴۱

یہ حوالہ صفحہ 159 پہ درج ہے

کتاب البریہ صفحہ 199-200 مسیح محمدی روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 217-218 از مرزا قادیانی

Back

(ح)

کس بچشم یار صدیقے نہ شد تا بچشم غیر زندیقے نہ شد

کافرم گفتند و دجال و لعین بہر قتلم ہرلئیمے درکمین

بنگر این بازی کنان راچون جہند از حسد برجان خود بازی کنند

مومنے را کافرے دادن قرار کار جان بازیست نزد ہوشیار

زانکہ تکفیرے کہ از ناحق بود واپس آید بر سر اہلش فتد

سفلۂ کو غرق در کفر نہان ہرزہ نالد بہرکفر دیگران

گر خبر زان کفر باطن داشتے خویشتن را بدترے انگاشتے

تامرا از قوم خود ببریدہ اند بہر تکفیرم چہا کوشیدہ اند

افتراہا پیش ہرکس بردہ اند وزخیانتہا سخن پروردہ اند

تا مگر لغزد کسے زاں افترا سادہ لوحے کافر انگارد مرا

در رہ ما فتنہ ہا انگیختند بانصاریٰ رائے خود آمیختند

کافرم خواندند از جہل و عناد این چنین کورے بدنیا کس مباد

بخل و نادانی تعصب ہا فزود کین بجوشید و دوچشم شان ربود

ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفیٰ ما را امام و مقتدا

اندرین دین آمدہ از ما دریم ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیرالانام ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود آن نہ از خود ازہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او درجان ماست ہرچہ زد ثابت شود ایمان ماست

سراج منیر صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 93 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 159 پر درج ہے

Back

آفتاب و مہ چہ میماند بدو در دلش از نور حق صد نیرے
یک نظر بہتر ز عمر جاودان گر فتد کس را بر آن خوش پیکرے
منکہ از حسنش ہمی دارم خبر جان فشانم گر دہد دل دیگرے
یاد آن صورت مرا از خود برد ہر زمان مستم کند از ساغرے
می پریدم سوئے کوئے او مدام من اگر میداشتم بال و پرے
لالہ و ریحان چہ کار آید مرا من سرے دارم بآن روے وسرے
خوبئ او دامن دل می کشد موکشانم می برد زور آورے
دیدہ ام کوہست نور دیدہ ہا در اثر مہرش چو مہر انورے
تافت آن روئے کزان رو سر نتافت یافت آن درمان کہ بگزید آن درے
ہر کہ بے او زد قدم در بحرِ دین گرد در اول قدم گم معبرے
امی و در علم و حکمت بے نظیر زین چہ باشد حجتی روشن ترے
آن شراب معرفت دادش خدا کز شعاعش خیرہ شد ہر اخترے
شد عیان از وے علی الوجہ الاتم جوہر انسان کہ بود آن مضمرے
ختم شد برنفس پاکش ہر کمال لا جرم شد ختم ہر پیغمبرے
آفتاب ہر زمین و ہر زمان رہبر ہر اسود و ہر احمرے
مجمع البحرین علم و معرفت جامع الاسمین ابر و خاورے
چشم من بسیار گردید و ندید چشمہ چون دین او صافے ترے
سالکان را نیست غیر از وے امام رہروان را نیست جزوے رہبرے
جائے او جائے کہ طیر قدس را سوزد از انوار آن بال و پرے
آں خداوندش بداد آن شرع و دین کان نگردد تا ابد متغیرے
تافت اول بُرد بار تازیان تازیانش را شود درمان گرے

۱۱

براہین احمدیہ ضمیمہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 19 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 160 پر درج ہے

Back

تنزیل قرآن اور تکمیل نفوس سے کامل نہ کیا گیا☆ اور یہی ایک خاص علامت منجانب اللہ

بقیہ حاشیہ: ہے کہ بت پرستی کے خیال کو بھی عیسیٰ پرستی کے خیال نے ہی قوت دی اور عیسائیوں کی ریس سے وہ لوگ بھی مخلوق پرستی پر زیادہ جم گئے۔ یاد رہے کہ عرب کے جنگلی لوگ شراب کو جانتے بھی نہیں تھے کہ کس بلا کا نام ہے مگر جب حضرات عیسائی وہاں پہنچے اور انہوں نے بعض نومریدوں کو بھی تحفہ دیا۔ تب تو یہ خراب عادت دیکھا دیکھی عام طور پر پھیل گئی اور نماز کے پانچ وقتوں کی طرح شراب کے پانچ وقت مقرر ہوگئے۔ یعنی جاشریہ[۱] صبح قبل طلوع آفتاب کی شراب ہے۔ صبوح[۲] جو بعد طلوع کے شراب پی جاتی ہے۔ غبوق[۳] جو ظہر اور عصر کی شراب کا نام ہے۔ قیل[۴] جو دوپہر کی شراب کا نام ہے۔ فحم[۵] جو رات کی شراب کا نام ہے۔ اسلام نے ظہور فرما کر یہ تبدیلی کی۔ جو ان پانچ وقتوں کے شرابوں کی جگہ پانچ نمازیں مقرر کردیں اور ہر یک بدی کی جگہ نیکی رکھ دی اور مخلوق پرستی کی جگہ خدا تعالیٰ کا نام سکھا دیا۔ اس پاک تبدیلی سے انکار کرنا کسی سخت بدذات کا کام ہے نہ کسی سعید انسان کا کیا کوئی مذہب ایسی بزرگ تبدیلی کا نمونہ پیش کرسکتا ہے ہرگز نہیں اور اس وقت ہم عیسائیوں کے اقراری اشعار میں سے اسی پر کفایت کرتے ہیں۔ لیکن اگر کسی نے چوں چرا کیا تو کئی سو اسی طور کے شعر ان کی نذر کیا جائے گا مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ اس موقعہ پر کوئی بھی نہیں بولے گا۔ کیونکہ ایسے ہزارہا شعر جو جرائم ورزی کے اقرار پر مشتمل ہیں کیونکر چھپ سکتے ہیں۔

اب کوئی پادری ٹھاکر داس صاحب سے جنہوں نے عدم ضرورت قرآن پر ناحق بے جا تعصب سے یاوہ گوئی کی ہے پوچھے کہ کیا اب بھی ضرورت قرآن کے بارے میں آپ کو اطلاع ہوئی یا نہیں یا کیا ہم نے ثابت نہیں کر دیا کہ قرآن اس وقت نازل ہوا کہ جب تمام عیسائی جذامیوں کی طرح گل سڑ گئے

☆ **حاشیہ:** خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور آیت کو اس طور سے نہ فرمایا کہ اے نبی آج میں نے قرآن کو کامل کر دیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ تا ظاہر ہو کہ صرف قرآن کی تکمیل نہیں ہوئی بلکہ ان کی بھی تکمیل ہوگئی کہ جن کو قرآن پہنچایا گیا اور رسالت کی علّت غائی کمال تک پہنچ گئی۔ منہ

چشمہ سے مالا مال کرنے کو تیار ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اب بھی اس کے فیضان کے ایسے دروازے کھلے ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔ ہاں ضرورتوں کے ختم ہونے پر شریعتیں اور حدود ختم ہو گئیں اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر جو ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا۔ کمال کو پہنچ گئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرب سے ظاہر ہونے میں حکمت

اس آخری نور کا عرب سے ظاہر ہونا بھی خالی حکمت سے نہ تھا۔ عرب وہ بنی اسماعیل کی قوم تھی جو اسرائیل سے منقطع ہو کر حکمت الٰہی سے بیابانِ فاران میں ڈال دی گئی تھی اور فاران کے معنی ہیں دو فرار کرنے والے یعنی بھاگنے والے۔ پس جن کو خود حضرت ابراہیمؑ نے بنی اسرائیل سے علیحدہ کر دیا تھا اُن کا توریت کی شریعت میں کچھ حصہ نہیں رہا تھا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ وہ اسحاقؑ کے ساتھ حصہ نہیں پائیں گے۔ پس تعلق والوں نے انہیں چھوڑ دیا اور کسی دوسرے سے ان کا تعلق اور رشتہ نہ تھا۔ اور دوسرے تمام ملکوں میں کچھ کچھ رسوم عبادات اور احکام کی پائی جاتی تھیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ کسی وقت ان کو نبیوں کی تعلیم پہنچی تھی۔ مگر صرف عرب کا ملک ہی ایک ایسا ملک تھا جو ان تعلیموں سے محض ناواقف تھا اور تمام جہان سے پیچھے رہا ہوا تھا۔ اس لئے آخر میں اُس کی نوبت آئی اور اس کی نبوت عام ٹھہری تا تمام ملکوں کو دوبارہ برکات کا حصہ دیوے اور جو غلطی پڑ گئی تھی اس کو نکال دے۔ پس ایسی کامل کتاب کے بعد کس کتاب کا انتظار کریں جس نے سارا کام انسانی اصلاح کا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور پہلی کتابوں کی طرح صرف ایک قوم سے واسطہ نہیں رکھا۔ بلکہ تمام قوموں کی اصلاح چاہی اور انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان فرمائے۔ وحشیوں کو انسانیت کے آداب سکھائے۔ پھر انسانی صورت بنانے کے بعد اخلاق فاضلہ کا سبق دیا۔ ﴿۴۰﴾

قرآن کریم کا دنیا پر احسان

یہ قرآن نے ہی دنیا پر احسان کیا کہ طبعی حالتوں اور اخلاق فاضلہ میں فرق کر کے دکھلایا۔

اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 53 سے جدید روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 367 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 160 پر درج ہے

Back

میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اُس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ **تمام نبوتیں** اُس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت **خاتم الشرائع** ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اُس کا ظل ہے اور اُسی کے ذریعہ سے ہے اور اُسی کا مظہر ہے ☆ اور اُسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اُس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی ۳ شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اُس سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اُس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اُس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اُس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اُس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک **ظلّی نبوت** اُس کو عطا کرتا ہے جو **نبوت محمدیہ** کا ظل ہے یہ اس لئے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے

☆ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حقیقی اور واقعی طور پر تو یہ امر ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوت نہیں اور نہ کوئی شریعت ہے اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو بلاشبہ وہ بے دین اور مردود ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ابتدا سے ارادہ کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات متعدیہ کے اظہار و اثبات کے لئے کسی شخص کو آنجناب کی پیروی اور متابعت کی وجہ سے وہ مرتبہ کثرت مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ بخشے کہ جو اُس کے وجود میں عکسی طور پر نبوت کا رنگ پیدا کر دے سو اس طور سے خدا نے میرا نام نبی رکھا یعنی نبوت محمدیہ میرے آئینۂ نفس میں منعکس ہوگئی اور ظلّی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا تا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا کامل نمونہ ٹھہروں۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 160 پر درج ہے	چشمۂ معرفت صفحہ 324 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 340 از مرزا قادیانی

Back

سے انکار کر دیا پھر اس سے بھی عجب طرح کا ایک اور مقام دیکھئے کہ جب مسیح صلیب پر کھینچے گئے تو تب یہودیوں نے کہا کہ اُس نے اوروں کو بچایا پر آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اب صلیب سے اُتر آوے تو ہم اسپر ایمان لاویں گے اب ذرا نظر غور سے اس آیت کو سوچیں کہ یہودیوں نے صاف عہد اور اقرار کر لیا تھا کہ اب صلیب سے اُتر آوے تو وہ ایمان لاوینگے لیکن حضرت مسیح اُتر نہیں سکے ان تمام مقامات سے صاف ظاہر ہے کہ نشان دکھلانا اقتداری طور پر انسان کا کام نہیں ہے بلکہ **خدا تعالیٰ** کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ ایک اور مقام میں حضرت مسیح فرماتے ہیں یعنی متی ب ۱۲۔ آیت ۳۸ کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان دکھلایا نہ جائیگا اب دیکھئے کہ اِس جگہ حضرت مسیح نے اُنکی درخواست کو منظور نہیں کیا بلکہ وہ بات پیش کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُنکو معلوم تھی اِسی طرح مَیں بھی وہ بات پیش کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو معلوم ہے میرا دعویٰ نہ خدائی کا اور نہ اقتدار کا اور میں ایک **مسلمان** آدمی ہوں جو قرآن شریف کی پَیروی کرتا ہوں اور قرآن شریف کی تعلیم کے رُو سے اس موجودہ نجات کا مدعی ہوں ۔ میرا نبوّت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے میں تو محمدیؐ اور کامل طور پر اللہ و رسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رُو سے ان نشانوں کا نام **کرامات** ہے جو اللہ رسولؐ کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں تو پھر مَیں دعوتِ حق کی غرض سے دوبارہ اتمام حُجّت کرتا ہوں کہ یہ حقیقی نجات اور حقیقی نجات کے برکات اور ثمرات صرف اُنھیں لوگوں میں موجود ہیں جو حضرت **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم کی پَیروی کرنے والے اور قرآنِ کریم کے احکام کے سچے تابعدار ہیں اور میرا دعویٰ قرآن کریم کے مطابق صرف اِتنا ہے کہ اگر کوئی حضرت عیسائی صاحب اس نجات حقیقی کے مُنکر ہوں جو قرآن کریم

جنگِ مقدس صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 156 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 161 پر درج ہے

Back

(۹۰)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

ایک عاجز مسافر کا اشتہار قابل توجہ جمیع مسلمانان انصاف شعار و حضرات علمائے نامدار

اے اخوان مومنین اے برادران سکنائے دہلی ومتوطنان ایں سرزمین!!! بعد سلام مسنون ودعائے درویشانہ آپ سب صاحبوں پر واضح ہو کہ اس وقت یہ حقیر غریب الوطن چند ہفتے کے لئے آپ کے اس شہر میں مقیم ہے اور اس عاجز نے سُنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ملائک کا منکر بہشت و دوزخ کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبرائیل اور لیلۃ القدر اور معجزات اور معراج نبوی سے بکلی منکر ہے۔ لہذا میں اظہاراً للحق عام وخاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افترا ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر۔ بلکہ میں ان تمام امور کا قایل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں۔ جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب

Back

اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی
اور جناب رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اٰمنت باللّٰہ وملائکتہ
وکتبہٖ ورسلہ والبعث بعد الموت واٰمنت بکتاب اللّٰہ العظیم القراٰن
الکریم۔ واتبعت افضل رسل اللّٰہ وخاتم انبیاء اللّٰہ محمدن المصطفٰی و
انا من المسلمین۔ واشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد
ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ۔ رب احینی مسلمًا وتوفنی مسلمًا واحشرنی
فی عبادک المسلمین۔ وانت تعلم ما فی نفسی ولا یعلم غیرک وانت خیر
الشاھدین۔ اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے اور خداوند علیم سمیع اول الشاہدین
ہے کہ میں ان تمام عقائد کو مانتا ہوں جن کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم
کیا جاتا ہے اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی معاً مسلمان کہلانے
لگتا ہے۔ میں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں
درج ہیں اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوےٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ
مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے۔ ایسا
ہی میری رُوحانی حالت مسیح ابن مریم کی رُوحانی حالت سے اشد درجہ کی مناسبت رکھتی
ہے۔ غرض میں ایک مسلمان ہوں۔ ایھا المسلمون انا منکم وامامکم منکم بامر اللہ تعالےٰ
خلاصہ کلام یہ کہ میں محدث اللہ ہوں اور مامور من اللہ ہوں اور باایں ہمہ مسلمانوں میں سے
ایک مسلمان ہوں جو صدی چاردہم کے لئے مسیح ابن مریم کی خصلت اور رنگ میں مجدد
دین ہو کر ربّ السمٰوٰت والارض کی طرف سے آیا ہوں۔ میں مفتری نہیں ہوں۔ وقد
خاب من افترٰے۔ خدا تعالیٰ نے دنیا پر نظر کی اور اس کو ظلمت میں پایا اور مصلحت
عباد کے لئے ایک اپنے عاجز بندہ کو خاص کر دیا۔ کیا تمہیں اس سے کچھ تعجب ہے کہ
وعدہ کے موافق صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا گیا اور جس نبی کے رنگ میں چاہا۔

سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انتہائی میعاد اثر مباہلہ کی ایک برس رکھا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے وحی پاکر اپنے مباہلہ کا اثر بہت جلد مباھلین پر وارد ہونے والا بیان فرمایا ہے۔ سو اس سے برس کی میعاد منسوخ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ حدیث میں جو ایک برس کی قید ہے اس سے بھی یہ مراد نہیں ہے کہ برس کا پورا گذر جانا ضروری ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ برس کے اندر عذاب نازل ہو۔ گو دو منٹ کے بعد نازل ہو جائے۔ سو مَیں بھی اس بات پر ضد نہیں کرتا کہ ضرور برس پورا ہو جائے۔ شاید خدا تعالےٰ بہت جلد اس تکفیر اور تکذیب کی پاداش میں آسمانی عذاب نازل کرے۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ برس کے کس حصہ میں یہ عذاب نازل ہوگا۔ آیا ابتدا میں یا درمیان میں یا اخیر میں۔ اور مَیں مامور ہوں کہ مباہلہ کے لئے برس کی میعاد پیش کروں۔ اور مولوی صاحب موصوف اور ہر یک شخص خوب جانتا ہے کہ برس کی میعاد مسنون ہے۔ کیونکہ لما حال الحول کا وہ لفظ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نکلا ہے۔ اگر مباہلہ کے لئے فوراً عذاب نازل ہونا شرط ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حَوْل کا لفظ مونہہ سے نہ نکالتے کیونکہ اس صورت میں کلام میں تناقض پیدا ہو جاتا ہے۔

ہاں یہ بات صحیح اور درست ہے کہ اگر مولوی غلام دستگیر صاحب مباہلہ میں کاذب اور کافر اور مفتری پر بمقابلہ مومن اور راستباز کے فوری عذاب نازل ہونا ضروری سمجھتے ہیں تو بہت خوب ہے۔ وہ اپنا فوری عذاب ہم پر نازل کرکے دکھلادیں۔ ان کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ "مَیں تو نبوت کا مدعی نہیں کہ تا فوری عذاب نازل کروں" ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمّدیہ اور باتباع

وما قلت للناس إلا ما كتبت في كتبي من أنني محدَّث ويكلّمني الله كما يكلّم المحدَّثين. والله يعلم أنه أعطاني هذه المرتبة، فكيف أردّ ما أعطاني الله ورزقني من رزق.. أأعرضُ عن فيض ربّ العالمين وما كان لي أن **أدّعي النبوة** وأخرج من الإسلام وألحق بقوم كافرين. وها إنني لا أصدّق إلهامًا من إلهاماتي إلا بعد أن أعرضه على كتاب الله، وأعلم أنه كل ما يخالف القرآن فهو كذب وإلحاد وزندقة، فكيف أدّعي النبوة وأنا من المسلمين؟ **وأحمد الله** على أني ما وجدت إلهاما من إلهاماتي يخالف كتاب الله، بل وجدت كلها موافقا بكتاب رب العالمين.

ومن الناس من يقول إن باب الإلهام مسدودٌ على هذه الأمة، وما تدبَّرَ في القرآن حق التدبر، وما لقي المُلهَمين. **فاعلم** أيها الرشيد أن هذا القول باطل بالبداهة، ويخالف الكتاب والسنة وشهادات الصالحين. أما كتاب الله.. فأنت تقرأ في القرآن الكريم آياتٍ تؤيد قولنا هذا، وقد أخبر الله تعالى في كتابه المحكم عن بعض رجال ونساء **كلّمهم** ربهم وخاطبهم وأمرهم ونهاهم، وما كانوا من الأنبياء ولا رسل رب العالمين. **ألا تقرأ** في القرآن لَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ [1].

فتدبَّرْ أيها المنصف العاقل كيف لا يجوز مكالماتُ الله ببعض رجال هذه الأمة التي هي خير الأمم وقد كلّم اللهُ نساءَ قوم خلوا من قبلكم، وقد أتاكم مثل الأولين فإن كان بعض الناس في شك من إلهامي، وكان لهم عجبٌ من أن يخاطب الله أحدا من هذه الأمّة ويكلّمه من غير أن يكون نبيًا.. ﴿۸۰﴾
فلِمَ لا يحكّمون القرآنَ فيما شجر بينهم؟ ولِمَ لا يردّون الأمر إلى الله ورسوله إن كانوا مؤمنين وقد قال الله تعالى: لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ

[1] القصص: ٨

328 / 405

حمامۃ البشریٰ صفحہ 131 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 162،161 پر درج ہے

Back

﴿۴﴾

ساٹھ یا ستر ہزار کے قریب مسلمان ہوگا لیکن ان میں سے واللہ اعلم شاذ ونادر کوئی ایسا فرد ہوگا جو اس عاجز کی نسبت گالیوں اور لعنتوں اور ٹھٹھوں کے کرنے یا سننے میں شریک نہ ہوا ہو یہ تمام ذخیرہ میاں صاحب کے ہی اعمال نامہ سے متعلق ہے جس کو انہوں نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اپنی عاقبت کیلئے اکٹھا کیا انہوں نے سچی گواہی پوشیدہ کر کے لاکھوں دلوں میں جما دیا کہ درحقیقت یہ شخص کافر اور لعنت کے لائق اور دین اسلام سے خارج ہے اور میں نے انہیں دنوں میں جب کہ میں دہلی میں مقیم تھا شہر میں تکفیر کا عام غوغا دیکھ کر ایک خاص اشتہار انہیں میاں صاحب کو مخاطب کر کے شائع کیا اور چند خط بھی لکھے اور نہایت انکسار اور فروتنی سے ظاہر کیا کہ میں کافر نہیں ہوں۔ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ** کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور یہ بھی لکھا کہ میں ملائک کا منکر بھی نہیں بخدا میں اسی طرح ملائک کو مانتا ہوں جیسا کہ شرع میں مانا گیا اور یہ بھی بیان کیا کہ میں لیلۃ القدر کا بھی انکاری نہیں بلکہ میں اس لیلۃ القدر پر ایمان رکھتا ہوں جس کی تصریح قرآن اور حدیثوں میں وارد ہو چکی ہے اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ میں وجود جبرائیل اور وحی رسالت پر ایمان رکھتا ہوں انکاری نہیں اور نہ حشر ونشر اور یوم البعث سے منکر ہوں اور نہ خام خیال نیچریوں کی طرح اپنے مولیٰ کی کامل عظمتوں اور کامل قدرتوں اور اس کے نشانوں میں شک رکھتا ہوں اور نہ کسی استبعاد عقلی کی وجہ سے معجزات کے ماننے سے منہ پھیرنے والا ہوں اور کئی دفعہ میں نے عام جلسوں میں ظاہر کیا کہ خدائے تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں پر میرا یقین ہے بلکہ میرے نزدیک قدرت کی غیر محدودیّت الوہیت کا ایک ضروری لازمہ ہے اگر خدا کو مان کر پھر کسی امر کے کرنے سے اس کو عاجز قرار دیا جائے تو ایسا خدا خدا ہی نہیں اور اگر نعوذ باللہ وہ ایسا ہی ضعیف ہے تو اس پر بھروسہ کرنے والے جیتے ہی مر گئے اور تمام امیدیں ان کی خاک میں مل گئیں بلاشبہ کوئی بات اس سے انہونی نہیں ہاں وہ بات ایسی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی شان اور تقدس کو زیبا ہو اور اس کے صفات کاملہ اور اس کے مواعید صادقہ کے برخلاف نہ ہو۔ لیکن میاں صاحب نے باوجود میرے

آسمانی فیصلہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج ہے

Back

﴿۴﴾ ساٹھ یا ستّر ہزار کے قریب مسلمان ہوگا لیکن ان میں سے واللہ اعلم شاذونادر کوئی ایسا فرد ہوگا جو اس عاجز کی نسبت گالیوں اور لعنتوں اور ٹھٹھوں کے کرنے یا سننے میں شریک نہ ہوا ہو یہ تمام ذخیرہ میاں صاحب کے ہی اعمال نامہ سے متعلق ہے جس کو انہوں نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اپنی عاقبت کیلئے اکٹھا کیا انہوں نے سچی گواہی پوشیدہ کر کے لاکھوں دلوں میں جما دیا کہ درحقیقت یہ شخص کافر اور لعنت کے لائق اور دین اسلام سے خارج ہے اور میں نے انہیں دنوں میں جب کہ میں دہلی میں مقیم تھا شہر میں تکفیر کا عام غوغا دیکھ کر ایک خاص اشتہار انہیں میاں صاحب کو مخاطب کر کے شائع کیا اور چند خط بھی لکھے اور نہایت انکسار اور فروتنی سے ظاہر کیا کہ میں کافر نہیں ہوں۔ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا اِلٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور یہ بھی لکھا کہ میں ملائک کا منکر بھی نہیں بخدا میں اسی طرح ملائک کو مانتا ہوں جیسا کہ شرع میں مانا گیا اور یہ بھی بیان کیا کہ میں لیلۃ القدر کا بھی انکاری نہیں بلکہ میں اس لیلۃ القدر پر ایمان رکھتا ہوں جس کی تصریح قرآن اور حدیثوں میں وارد ہو چکی ہے اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ میں وجود جبرائیل اور وحی رسالت پر ایمان رکھتا ہوں انکاری نہیں اور نہ حشر ونشر اور یوم البعث سے منکر ہوں اور نہ خام خیال نیچریوں کی طرح اپنے مولیٰ کی کامل عظمتوں اور کامل قدرتوں اور اس کے نشانوں میں شک رکھتا ہوں اور نہ کسی استبعاد عقلی کی وجہ سے معجزات کے ماننے سے منہ پھیرنے والا ہوں اور کئی دفعہ میں نے عام جلسوں میں ظاہر کیا کہ خدائے تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں پر میرا یقین ہے بلکہ میرے نزدیک قدرت کی غیر محدودیّت الوہیت کا ایک ضروری لازمہ ہے اگر خدا کو مان کر پھر کسی امر کے کرنے سے اس کو عاجز قرار دیا جائے تو ایسا خدا خدا ہی نہیں اور اگر نعوذ باللہ وہ ایسا ہی ضعیف ہے تو اس پر بھروسہ کرنے والے جیتے ہی مر گئے اور تمام امیدیں ان کی خاک میں مل گئیں بلاشبہ کوئی بات اس سے انہونی نہیں ہاں وہ بات ایسی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی شان اور تقدس کو زیبا ہو اور اس کے صفات کاملہ اور اس کے مواعید صادقہ کے برخلاف نہ ہو۔ لیکن میاں صاحب نے باوجود میرے

انجام آتھم صفحہ 28،27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 28،27 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج ہے

Back

لئے ہماری طرف سے ناجائز حملے ہوئے۔ ہم نے اس کو اپنے پہلے اشتہاروں میں بہت غیرت دلائی اور غیرت دینے والے الفاظ استعمال کئے مگر کچھ ایسا دھڑکا اس کے دل میں بیٹھ گیا تھا کہ وہ سر نہ اٹھا سکا۔ پھر ہم نے نہایت الحاح اور انکسار کے ساتھ یسوع کی عزت اور مرتبہ کو یاد دلا کر قسم دی اور جہاں تک الفاظ ہمیں مل سکے ہم نے اس بات پر زور دیا کہ وہ اس بہتان کو جو ہم پر لگاتا ہے ثابت کرے یا قسم کھاوے۔ لیکن وہ ان بدبخت جھوٹوں کی طرح چپ رہا جن کا کانشنس ہر وقت ان کو ملامت کرتا ہے کہ تم خدا کی لعنت کے نیچے کارروائی کر رہے ہو۔ یقیناً اس کو یہ خوف کھا گیا کہ تحقیق کرانے کے وقت اس کے جھوٹے منصوبہ کے تمام پر و بال گر جائیں گے اور قسم کھانے کی حالت میں خدا کا قہر اس پر نازل ہوگا۔ سو اس نے نہ نالش کی اور نہ قسم کھائی ﴿۲۸﴾

بقیہ حاشیہ

کلمہ بنائے گا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔

لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے بعض اوقات خدائے تعالیٰ کے الہامات میں ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اس کے بعض اولیاء کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں اور وہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتے سارا جھگڑا یہ ہے جس کو نادان متعصب اور طرف کھینچ کر لے گئے ہیں۔ آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبویؐ سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہیں مجازی معنوں کے رو سے ہے جو صوفیہ کرام کی کتابوں میں مسلّم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔

قولہ۔ حضرت اقدس میرزا صاحب نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار اپنی بیش بہا اور لاثانی کتاب شهادة القرآن میں درج فرمایا ہے (یعنی آتھم اور احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی پیشگوئی اور لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیش خبری) اب ناظرین خود بخود سمجھ لیں گے کہ وہ سچا دعویٰ ہے یا دروغ بے فروغ۔

اقول۔ میں کہتا ہوں کہ لیکھرام کی پیشگوئی کی میعاد تو ابھی بہت باقی ہے سو اس کا ذکر پیش از وقت ہے ہاں آتھم[1] اور احمد بیگ[2] اور داماد[3] احمد بیگ کی نسبت جو پیشگوئی تھی اس کی میعاد گزر چکی ہے۔ درحقیقت یہ دو پیشگوئیاں تھیں۔ ایک آتھم کی موت کی نسبت دوسری احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت کی نسبت سو آتھم ۲۷؍جولائی ۱۸۹۶ء کو بروز دوشنبہ فوت ہوگیا۔ اور ایک آنکھیں رکھنے والا سمجھ سکتا ہے کہ پیشگوئی

انجام آتھم صفحہ 27-28 متعلقہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27-28 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج ہے

Back

خلق و عالم جملہ در شور و شراند طالبانت در مقام دیگر اند
آن یکے را نورے بخشی بدل واں دِگر را می گزاری پابگل
چشم و گوش و دل زِ تو گیرد ضیاء ذات تو سرچشمۂ فیض و ہُدا

غرض خداوند قادر وقدوس میری پناہ ہے اور میں تمام کام اپنا اسی کو سونپتا ہوں اور گالیوں کے عوض میں گالیاں دینا نہیں چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں ایک ہی ہے جو کہے گا افسوس کہ ان لوگوں نے تھوڑی سی بات کو بہت دور ڈال دیا اور خدائے تعالیٰ کو اس بات پر قادر نہ سمجھا کہ جو چاہے کرے اور جسکو چاہے مامور کر کے بھیجے کیا انسان اس سے لڑسکتا ہے یا آدم زادکواس پر اعتراض کرنے کا حق پہنچتا ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ایک کی قوت اور طبع دوسرے کو عطا کرے اور ایک کا رنگ اور کیفیت دوسرے میں رکھ دیوے اور ایک کے اِسم سے دوسرے کو موسوم کر دیوے اگر انسان کو خدائے تعالیٰ کی وسیع قدرت پر ایمان ہوتو وہ بلا تامل ان باتوں کا یہی جواب دے گا کہ ہاں بلاشبہ اللہ جلّ شانہٗ ہریک بات پر قادر ہے اور اپنی باتوں اور اپنی پیشگوئیوں کو جس طرز اور طریق اور جس پیرایہ سے چاہے پورا کرسکتا ہے ناظرین تم آپ ہی سوچ کر دیکھو کہ کیا **آنیوالے عیسیٰ** کی نسبت کسی جگہ یہ بھی لکھا تھا کہ وہ دراصل وہی بنی اسرائیلی ناصری صاحب انجیل ہوگا بلکہ **بخاری** میں جو بعد کتاب اللہ اصح الکتاب کہلاتی ہے بجائے ان باتوں کے **امامکم منکم** لکھا ہے اور حضرت مسیح کی **وفات** کی شہادت دی ہے جسکی آنکھیں ہیں دیکھے۔ منصفو! سوچ کر جواب دو کہ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ بھی لکھا ہے کہ کسی وقت کوئی حقیقی طور پر صلیبوں کو توڑنے والا اور ذمّیوں کو قتل کرنیوالا اور قتل خنزیر کا نیا حکم لانے والا اور قرآن کریم کے بعض احکام کو منسوخ کرنیوالا ظہور کرے گا اور آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ [1] اور آیت حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ [2] اس وقت منسوخ ہو جائے گی اور نئی وحی قرآنی وحی پر خط نسخ کھینچ دے گی۔ اے لوگو اے مسلمانوں کی ذریّت کہلانے والو دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیّین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اُس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔ اور بالآخر میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ جن باتوں پر حضرت مولوی نذیر حسین صاحب اور ان کی جماعت نے تکفیر کا فتویٰ دیا ہے اور میرا نام کافر اور دجّال رکھا ہے اور وہ گالیاں دی ہیں کہ کوئی مہذب آدمی غیر قوم کے آدمی کی نسبت بھی پسند نہیں کرتا اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ گویا یہ باتیں میری کتاب **توضیح مرام** اور **ازالہ اوہام** میں درج ہیں۔ میں انشاء اللہ القدیر عنقریب ایک مستقل رسالہ

[1] المائدۃ: ۴ [2] التوبۃ: ۲۹

آسمانی فیصلہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 335 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 163 پر درج ہے

Back

اور قطعیۃ الدلالت اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے ثابت کردیں تو میں دوسرے دعویٰ مسیح موعود ہونے سے خود دست بردار ہوجاؤں گا اور مولوی صاحب کے سامنے توبہ کروں گا۔ بلکہ اس مضمون کی تمام کتابیں جلادوں گا اور دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے۔ جو دیگر اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے۔ اور میری کتاب توضیح مرام اور ازالہ اوہام سے جو اعتراض نکالے گئے ہیں۔ یہ نکتہ چینیوں کی سراسر غلطی ہے۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانۂ خدا مسجد میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی میں ملائکہ اور معجزات اور لیلۃ القدر وغیرہ کا قائل ہوں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ بدفہمی سے بعض کوتہ فہم لوگوں نے سمجھ لیا ہے ان اوہام کے ازالہ کے لئے عنقریب ایک مستقل رسالہ تالیف کرکے شایع کروں گا۔ غرض میری نسبت جو بجز میرے دعویٰ وفات مسیح اور مثیل مسیح ہونے کے اور اعتراض تراشے گئے ہیں وہ سب غلط اور ہیچ اور صرف غلط فہمی کی وجہ سے کئے گئے ہیں ۔

پھر بعد اس کے خواجہ صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ جب کہ ان عقاید میں درحقیقت کوئی نزاع نہیں۔ فریقین بالاتفاق مانتے ہیں تو پھر ان میں بحث کیونکر ہوسکتی ہے۔ بحث کے لائق وہ مسئلہ ہے جس میں فریقین اختلاف رکھتے ہیں۔ یعنی وفات و حیات مسیح کا مسئلہ جس کے طے ہونے سے سارا فیصلہ ہوجاتا ہے۔ بلکہ بصورت ثبوت حیات مسیح مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سب ساتھ ہی باطل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی بار بار اس عاجز کا نام لے کر کہا کہ انہوں نے خود وعدہ کرلیا ہے کہ اگر نصوص بیّنہ قطعیہ قرآن و

اُس پر وارد ہوگا اُس کے جلد مرنے کا موجب ہوگئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں وہ ہمارے اشتہار ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۵ء کے بعد جو ہمارا آخری اشتہار بطور اتمام حجت تھا پورے سات مہینے بھی زندہ نہ رہ سکا۔ پس کیا یہ خدا کا فعل نہیں ہے کہ اس نے آتھم کے اصرار انکار پر موت کی سزا سے اس کا تمام جھوٹ اور افترا ایک لخت ظاہر کر دیا۔ ﴿۲۷﴾

اب بیان کرو کہ کونسا قانونی سُقم ہماری اس تقریر میں ہے۔ اور آتھم کو ملزم قرار دینے کے لئے کس ثبوت کی کسر رہ گئی ہے۔ بلا شبہ اُسی کی عملی حالت نے اس پر فرد قرارداد جرم لگا دی جس پر وہ ایک بھی صفائی کا گواہ پیش نہ کر سکا۔ اب عیسائیوں کو اس کی ناحق کی حمایت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ہم نے بہت صفائی سے بار بار اس بات پر زور دیا کہ آتھم اس بیان میں بالکل جھوٹا ہے کہ اس کے قتل کے

حاشیہ

ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں۔ کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [1] کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے ان کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مُرْسَلُ یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے☆ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے۔ اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ و من قال بعد رسولنا و سیّدنا انّی نبیّ او رَسُول علٰی وجہ الحقیقۃ و الافتراء و ترک القرآن و احکام الشریعۃ الغرّاء فھو کافرٌ کذّابٌ۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا ﴿۲۷﴾

☆ نوٹ۔ ایسے لفظ نہ اب سے بلکہ سولہ [16] برس سے میرے الہامات میں درج ہیں چنانچہ براہین احمدیہ میں ایسے کئی مخاطبات الٰہیہ میری نسبت پاؤ گے۔ منہ

[1] الاحزاب: ۴۱

انجام آتھم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 163 پر درج ہے

Back

﴿۴۵﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ☆ نَحمدہٗ ونُصَلّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَریم

(رسالہ دعوت قوم)

اشتہار مباہلہ

بغرض دعوت ان مسلمان مولویوں کے جو اس عاجز کو کافر اور کذّاب اور مفتری اور دجّال اور جہنمی قرار دیتے ہیں

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡفَاتِحِیۡنَ

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے

چونکہ علماء پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے زیادہ گزر گیا ہے اور نہ فقط علماء بلکہ فقرا اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے میں مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ اور ایسا ہی ان مولویوں کے اغوا سے ہزار ہا ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصاریٰ اور یہود اور ہنود سے بھی اکفر سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس تمام فتنہ تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے اس نازک امر تکفیر مسلمانوں میں اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہیں لیا۔ بلکہ نذیر حسین کے دجّالانہ فتویٰ کو دیکھ کر جو محمد حسین بٹالوی نے طیّار کیا تھا بغیر تحقیق اور تنقیح کے اس پر ایمان لے آئے۔ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افترا ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہمیں معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائد اسلام سے منکر ہیں۔ یا صوم و صلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استخفاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں۔ اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا و الآخرۃ یقین رکھتے ہیں۔

اگر ہمیں ہمارے دعویٰ کے موافق قبول کرنے کے لئے یہی مابہ النزاع ہے تو ہم بلند آواز سے بار بار سناتے ہیں کہ ہمارے یہی عقائد ہیں جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ ہاں ایک بات ضرور ہے جس کے

Back

کر دینا۔ میرے باپ کا نام لقمان ہے۔ سلطان محمود غلطی سے لکھایا تھا۔ سلطان محمود کے ساتھ شادی مکرر میری ماں نے کی تھی۔ پہلے غلطی سے لکھایا ہے کہ لقمان سے شادی ہوئی تھی۔ سلطان محمود کی ایک لڑکی ہے۔ لقمان کا اور بیٹا ہے جو میرا بھائی ہے۔ ہم تین بھائی ہیں۔ میں نے بپتسمہ کبھی نہیں لیا متلاشی رہا تھا۔ مالاکنڈ میں فوج کے ساتھ نہیں گیا تھا۔ بوجہ کام نہ ہو سکنے کے مجھے برخاست کیا گیا تھا۔ جب واپس مالاکنڈ سے آیا متلاشی نہ تھا۔ محمدی تھا۔ دو سال کے قریب اس بات کو ہوئے ہیں۔ قادیان آنے سے پہلے سلطان محمود مجھ سے ناراض ہوا تھا۔

بقیہ حاشیہ

امتی امت میں سے ہوگا۔ اور اسی طرح صحیح مسلم میں فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ لکھا تھا یعنی مسیح تم میں سے ایک امتی آدمی ہوگا اور تمہارا امام ہوگا۔ کیا یہ باتیں تسلی پانے کے لئے کافی نہ تھیں؟ کیا یہ امر تسلی بخش نہ تھا کہ قرآن نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا فوت ہو جانا بیان فرمایا؟ حدیثوں میں ان کی عمر ایک سو بیس برس لکھ کر یہ اشارہ فرمایا کہ وہ ۱۲۰ھ عیسوی میں ضرور فوت ہو گئے ہیں۔ توفّی کے معنے مارنا بیان فرمایا گیا اور آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ [1] نے صاف طور پر خبر دے دی کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے اور وہ جھگڑا جو اس سے پہلے ہو چکا ہے جو یہود اور حضرت عیسٰی میں ایلیا نبی کے نزول کے بارے میں تھا کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ اس میں یہود کو سچا قرار دے۔ سو دنیا میں دوبارہ آنے کے معنے جو ایک نبی نے کئے وہی معنے ہم حضرت عیسٰی کے نزول کے بارے میں کرتے ہیں۔ مگر ہمارے مخالف مولوی جو معنے کرتے ہیں ان کے پاس ان معنوں کی کوئی سند موجود نہیں۔

اب سوچنا چاہیے کہ ہم تو اس عقیدہ کو پیش کرتے ہیں جس کی پہلی کتابوں میں نظیر موجود ہے اور جس کا قرآن مصدق ہے۔ اور ہمارے مخالف حضرت عیسٰی کے نزول کے بارے میں اس عقیدہ کو پیش کرتے ہیں جس کی تمام انبیاء کے سلسلہ میں کوئی نظیر موجود نہیں اور قرآن اس کا مکذب ہے۔ پھر ہمارے مخالف جبکہ اس بحث میں عاجز آ جاتے ہیں تو افترا کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے **نبوت** کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام افترا ہیں۔ ہمارا ایمان ہے

[1] المائدۃ : ۱۱۸

کتاب البریہ صفحہ 197 منسلکہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 215 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 164 پر درج ہے

Back

فخُذْها منی ولا تخفْ إلا اللّٰهَ، وادعُو اللّٰہ أن تکون من العارفین. هذا ما قلنا فی بعض کتبنا استنباطًا من الأحادیث النبویة والقرآن الکریم، وما قال بعض السلف فهو أکبر من هذا، ألا تری إلی قول ابن سیرین أنه ذُکر المهدی عنده وسئل عنه هل هو أفضل من أبی بکر فقال ما أبو بکر هو أفضلُ من بعض النبیّین!

هذا ما کتب صاحب "فتح البیان" **صدّیق حسن** فی کتابه "الحُجَج"، ومثله أقوال أخری ولکنا نترکها خوفا من الإطناب وعلیک أن تدقّق النظر بالإنصاف الکامل لیتضح لک الحق الحقیق وتکون من الفائزین. وقد بیّنت لک کُلّ ما هو ﴿۸۳﴾ کلمة الکفر فی أعین المستعجلین، فانظر. أین هذا وأین ادعاء النبوة؟ فلا تظن یا أخی أنی قلت کلمة فیه رائحةُ ادّعاء النبوة کما فِهم المتهوّرون فی إیمانی وعِرضی، بل کُلّ ما قُلت إنما قلتها تَبْیِینًا لمعارف القرآن ودقائقه، وإنما الأعمال بالنّیّات ومعاذَ اللّٰه أن أدّعی النبوة بعدما جعل اللّٰه نبیّنا وسیدنا محمدًا المصطفیٰ صلی اللّٰه علیه وسلم خاتم النبیّین.

ومن اعتراضاتهم أنهم قالوا إن **المسیح الموعود لا** یأتی إلا عند قُرب القیامة وظهور أماراتها الکبریٰ. یعنی ظهور یأجوج ومأجوج، ودابّة الأرض، والدجّال الذی تسیر معه الجنة والنار، وطلوع الشمس من مغربها، وما ظهر شیء من هذه العلامات.. فمن أین جاء المسیح الموعود مع عدم مجیء آیات أخری؟ وکیف یطمئن القلب علی هذا وکیف یحصل الثلج والیقین؟

أما الجواب فاعلم أن هذه الأنباء قد تمّتْ کلها، ووقعت کما کان فی الآثار المنتقاة المدوّنة عن الثقات، ولکن الناس ما عرفوها وکانوا غافلین.

والکلام المفصّل فی ذلک أن أمارات القیامة علیٰ قسمین : الأمارات الصغریٰ،

یہ حوالہ صفحہ 164 پر درج ہے	حمامۃ البشریٰ صفحہ 136 مطبوعہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 302 از مرزا قادیانی

Back

کے عمیق کنوئیں میں ڈوب گئی ہیں۔ یہ بات سچ ہے کہ انجیل میں بھی کسی قدر یہودیوں کی بدچلنیوں کا ذکر ہے لیکن مسیح نے کہیں یہ ذکر تو نہیں کیا کہ جس قدر دنیا کے صفحہ میں لوگ موجود ہیں جن کو عالمین کے نام سے نامزد کر سکتے ہیں وہ بگڑ گئے مر گئے اور دنیا شرک اور بدکاریوں سے بھر گئی اور نہ رسالت کا عام دعویٰ کیا۔ پس ظاہر ہے کہ یہودی ایک تھوڑی ﴿۷﴾ سی قوم تھی جو مسیح کی مخاطب تھی بلکہ وہی تھی جو مسیح کی نظر کے سامنے اور چند دیہات کے باشندے تھے۔ لیکن قرآن کریم نے تو تمام زمین کے مرجانے کا ذکر کیا ہے اور تمام قوموں کی بری حالت کو وہ بتلاتا ہے اور صاف بتلاتا ہے کہ زمین ہر قسم کے گناہ سے مر گئی ☆ یہودی تو نبیوں کی اولاد اور **توراۃ** کو اپنے اقرار سے مانتے تھے گو عمل سے **قاصر** تھے لیکن **قرآن** کے زمانہ میں علاوہ فسق اور فجور کے عقائد میں بھی فتور ہو گیا تھا۔ ہزارہا لوگ **دہریہ** تھے۔ ہزارہا وحی اور الہام سے **منکر** تھے اور ہر قسم کی بدکاریاں زمین پر پھیل گئی تھیں اور دنیا میں اعتقادی اور عملی خرابیوں کا ایک سخت طوفان برپا تھا۔ ماسوا اس کے مسیح نے اپنی چھوٹی سی قوم یہودیوں کی بدچلنی کا کچھ ذکر تو کیا جس سے البتہ یہ خیال پیدا ہوا کہ اس وقت یہود کی ایک خاص قوم کو ایک مصلح کی ضرورت تھی مگر جس دلیل کو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **منجانب اللہ** ہونے کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فساد عام کے وقت میں آنا اور کامل اصلاح کے بعد واپس

☆**نوٹ**: اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعقیدگی اور بداعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں پھر اس میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا۔ تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ توحید اور راست روی سے بالکل خالی ہو گیا تھا اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ **لا الہ الا اللہ** کہنے والے موجود ہیں اور اس زمانہ کو بھی خدا تعالیٰ نے مجدد کے بھیجنے سے محروم نہیں رکھا۔ منہ

نور القرآن صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 339 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 165 پر درج ہے

Back

لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا [۱]۔ ایسا ہی قرآن شریف میں بیسیوں نظیریں موجود ہیں جو
پڑھنے والوں پر پوشیدہ نہیں ماسوا اس کے روحانی واعظوں کا ظاہر ہونا اوران کے ساتھ فرشتوں ۷۶
کا آنا ایک روحانی قیامت کا نمونہ ہوتا ہے جس سے مردوں میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور جو
قبروں کے اندر ہیں وہ باہر آ جاتے ہیں اور نیک اور بدلوگ اپنی سزا جزا پا لیتے ہیں سو اگر
سورۃ الزلزال کو قیامت کے آثار میں سے قرار دیا جائے تو اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ ایسا
وقت روحانی طور پر ایک قسم کی قیامت ہی ہوتی ہے خدائے تعالیٰ کے تائید یافتہ بندے
قیامت کا ہی رُوپ بن کر آتے ہیں اور انہیں کا وجود قیامت کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے جن
کے آنے سے روحانی مردے زندہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور نیز اس میں بھی کچھ شک
نہیں کہ جب ایسا زمانہ آجائے گا کہ تمام انسانی طاقتیں اپنے کمالات کو ظاہر کر دکھائیں گی اور
جس حد تک بشری عقول اور افکار کا پرواز ممکن ہے اُس حد تک وہ پہنچ جائیں گی اور جن مخفی
حقیقتوں کو ابتدا سے ظاہر کرنا مقدّر ہے وہ سب ظاہر ہو جائیں گی تب اس عالم کا دائرہ پورا ہو کر
یک دفعہ اس کی صف لپیٹ دی جائے گی۔

كُلُّ شَيْءٍ فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

---

۷۷ # ہمارا مذہب

زعشّاق فرقان و پیغمبریم بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لاالٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ
ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ
اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیّدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

[۱] الاعراف: ۵۹

یہ حوالہ صفحہ 165 پر درج ہے

ازالہ اوہام صفحہ 146، 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169-170 از مرزا قادیانی

Back

خاتم النبیّین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شُعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اُس امام الرسل کے حاصل ہوسکیں کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوکر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں اُن کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور اُن میں بعض ایسے جُزئی فضائل ہیں جو اَب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہوسکتے۔ غرض ہمارا اُن تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق آثار نبویہ کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف والہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں محدثات اور بدعات میں ہی داخل کر لیتے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن وحدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہے ہیں

202 / 727

ازالہ اوہام صفحہ 146، 147 مشمولہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169-170 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 165 پر درج ہے

Back

۱۴۳ وَمکث عندی إلٰی مدة، فیکشف اللّٰہ عَلَیہ سِرّی فی صحبتی، ویراہ☆ من بعض

و تا مدتے در صحبت من بماند۔ پس خدا تعالیٰ برو راز من خواہد کشود و از بعض نشانہا

آیاتٍ و عجائبٍ لإراءة منزلتی، إلا الذین یجیئوننی غافلین منافقین، وَ لا

وعجائب ہا اورا خواہد نمود۔ تا شناسائی رتبہ من گردد۔ مگر آنانکہ بصورت غافلان ومنافقان می آیند و

یطلبون الحق کالخَاشِعین التّائبین، فأولئک الذین بعدُوا مِنّی وَ

حق راہمچو خاشعان وتائبان نمی جویند۔ پس اینان ازمن دور ہستند اگرچہ نزدیکان

لو کانوا قریبین. رَضُوا بالبُعد والحِرْمان، وَمَا أرادوا أن یُعطَوا حظًّا من العرفان،

باشند ایشان بدوری ومحرومی راضی شدہ اند۔ ونمی خواہند کہ حظّے ازمعرفت ایشان را

وما حملهم علی ذٰلک إلا فساد نیّاتهم، وَقِلّة مُبالاتهم، وغفلتهم فی أمر الدین.

حاصل گردد۔ وہیچ چیزے بجز فساد نیت ولا پروائی وغفلت دینیہ برین امر ایشان را آمادہ نہ کردہ۔

والحق والحق أقول، إنّ أحدًا من الناس لا یرانی، إلا بعد ترک الأهواء

و راست ست و راست میگویم کہ مرا ہمان کس خواہد دید کہ از ہوا و ہوس و آرزوہا

والأمانی، وَلَیس مِنّی من یقول: ”أبنائی ونسوانی وبیتی وبُستانی“ وَإنّه من

دست بردار گردد۔ وآن کسے ازمن نیست کہ میگوید پسران من وزنان من۔ وخانہ من وباغ من بلکہ او از

المحجوبین. وَإنّی جئت قومی لأمنعهم من مساوی الأخلاق وشُعب النفاق،

مجوبان ست۔ ومن برائے این آمدم کہ از اخلاق بد منع کنم وطریق اخلاص وتوحید بنمائم۔

وأراهم❀ طریق المخلصین الموحّدین. ولا دینَ لنا إلّا دین الإسْلام، ولا کتاب لنا

وہیچ دینے نداریم بجز دین اسلام وہیچ کتابے نداریم

۱۴۴ إلّا الفرقان کتاب اللّٰه العَلّام، ولا نبیّ لنا إلّا مُحمّدٌ خاتم النبیّین صَلّی اللّٰه علَیه وسلم

بجز قرآن شریف وہیچ پیغمبرے نداریم بجز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم الانبیاء

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ”یریه“ ہونا چاہیے۔(ناشر) ❀ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ”أُریهم“ ہونا چاہیے۔(ناشر)

181 / 439

انجام آتھم صفحہ 143، 144 روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 143، 144 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 166 پر درج ہے

Back

وبــارَکَ وَجَـعَـل أعـداء ہ مــن الــمـلـعـونین. اشھـدوا أنّــا نتمسّک

است خدا برو درودہا فرستاد وبرکت نازل کرد وبردشمنان او لعنت فرود آورد۔ گواہ باشید کہ ما

بـکتاب اللّٰہ الـقـرآن، وَنتّبع أقوال رسول اللّٰہ مـنبعِ الـحـق والعرفان، ونقبَل

بکتاب الٰہی کہ قرآن شریف است پنجہ می زنیم۔ وسخنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را کہ چشمہ حق ومعرفت است

مـا انـعـقـد عـلـيـہ الإجـمـا ع بـذٰلک الـزمـان، لا نـزید علیھا ولا ننقص منھا،

پیروی مےکنیم وہمہ آن امور را قبول مےکنیم کہ درآن زمانہ باجماع صحابہ صحیح قرار یافتند۔ نہ بران امور

وعـلـيھـا نـحـيـا وعـلـيھـا نموت، وَمَن زاد علٰی ھذہ الشریعة مثقال ذرّة أو نقص

زیادہ می‌کنیم ونہ از آنہا کم میسازیم۔ وبرآنہا زندہ خواہیم ماند وبرآنہا خواہیم مرد۔ وہرکہ بمقدار یک ذرہ برین شریعت

مـنـھـا، أو کـفـر بـعـقـيـدة إجماعيّة، فعليہ لعنة اللّٰہ والملائکة والناس أجمعين.

زیادہ کرد یا کم نمود یا انکار عقیدہ اجماعیہ کرد۔ پس برو لعنت خدا ولعنت فرشتگان وہمہ آدمیان ست۔

ھٰـذا اِعتِـقـادِیْ، وَھُـو مَـقـصُـودی و مـرادی ، و لا أخـالف

این اعتقاد من است وہمین مقصود من است ومراد من۔ ومن

قـومـی فـی الأصـول الإجـمـاعية، وَمَـا جـئـتُ بـمـحدَثاتٍ کَالفِرق المبتدعة،

باقوم خود در اصول اجماعیہ اختلافے ندارم۔ وہمچو بدعتیان چیزہائے نو پیدا نیاوردہ ام۔

بيـد أنـی اُرسِـلـتُ لتجديد الدّين وإصلاح الأمّة، علی رأس ھذہ المائة، فأُذکّرھم

مگر این ست کہ من برائے **تازہ کردن** دین واصلاح امت برسر این صدی فرستادہ شدہ ام۔ پس ایشان را

بـعـض مـا نـسـوا مِن العُلوم الحکمیّة . والواقعات الصَّحیْحَة الاَصْلیة. وَجعَلنی

بعض آن امور از علوم حکمیہ وواقعات صحیحہ یادمی دہانم کہ آن را فراموش کردہ بودند ومرا پروردگار من

رَبّـی عیـسـی ابـن مریم علی طریق البروزات الروحانية لمصلحةٍ أراد لنفع العامة،

بطریق بروزات روحانیہ عیسیٰ بن مریم گردانید۔ برائے مصلحتے کہ بغرض افادہ مخلوقات

انجام آتھم صفحہ 143،144 روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 143،144 از مرزا قادیانی | حوالہ صفحہ 166 پر درج ہے

Back

4G 8:07 am

جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کرسکتا۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصّوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔
﴿۸۷﴾ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت **محمد مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنّت حق اور جہنّم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیّبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اُس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اُس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے

ایام الصلح صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 166 پر درج ہے

Back

﴿۱۳﴾ مَیں نے تو اُس کی زندگی میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اگر مَیں کاذب ہوں تو مَیں پہلے مروں گا۔ ورنہ مَیں آتھم کی موت کو دیکھوں گا سو اگر شرم ہے تو آتھم کو ڈھونڈ کر لاؤ کہ کہاں ہے۔ وہ میری عمر کے قریب قریب تھا اور عرصہ تیس۳۰ برس سے مجھ سے واقفیت رکھتا تھا۔ اگر خدا چاہتا تو وہ تیس برس تک اور زندہ رہ سکتا تھا۔ پس یہ کیا باعث ہوا کہ وہ انہی دنوں میں جب کہ اُس نے عیسائیوں کی دلجوئی کے لئے الہامی پیشگوئی کی سچائی اور اپنے دلی رجوع کو چھپایا خدا کے الہام کے موافق فوت ہوگیا۔ خدا اُن دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور چونکہ یہ انکار جو اکثر عیسائیوں اور بعض شریر مسلمانوں نے کیا خدا تعالیٰ کی نظر میں ظلمِ صریح تھا اس لئے اُس نے ایک دوسری عظیم الشان پیشگوئی کے پورا

بقیہ حاشیہ

سے عیسائی مذہب کا خاتمہ ہے۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ انہی قدرتوں سے وہ پہچانا گیا ہے۔ دیکھو کیسے عمدہ معنے اس آیت کے ثابت ہوئے کہ مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ[1] یعنی قتل کرنا اور صلیب سے مسیح کا مارنا سب جھوٹ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو دھوکا لگا ہے اور مسیح خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق صلیب سے بچ کر نکل گیا۔ اور اگر انجیل کو غور سے دیکھا جائے تو انجیل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ کیا مسیح کی تمام رات کی دردمندانہ دعا رد ہوسکتی تھی۔ کیا مسیح کا یہ کہنا کہ میں یونس کی طرح تین دن قبر میں رہوں گا اِس کے یہ معنے ہوسکتے ہیں کہ وہ مردہ قبر میں رہا۔ کیا یونس مچھلی کے پیٹ میں تین دن مرا رہا تھا۔ کیا پیلاطوس کی بیوی کے خواب سے خدا کا یہ منشا نہیں معلوم ہوتا کہ مسیح کو صلیب سے بچا لے۔ ایسا ہی مسیح کا جمعہ کی آخری گھڑی صلیب پر چڑھائے جانا اور شام سے پہلے اتارے جانا اور رسم قدیم کے موافق تین دن تک صلیب پر نہ رہنا اور ہڈی نہ توڑے جانا اور خون کا نکلنا کیا یہ تمام وہ امور نہیں ہیں جو بآواز بلند پکار رہے ہیں کہ یہ تمام اسباب مسیح کی جان بچانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور دعا کرنے کے ساتھ ہی یہ رحمت کے اسباب ظہور میں آئے۔ بھلا مقبول کی ایسی دعا جو تمام رات رو رو کر کی گئی کب رد ہوسکتی تھی۔ پھر مسیح کا صلیب کے بعد حواریوں کو ملنا اور زخم دکھلانا کس قدر مضبوط دلیل اس بات پر ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرا۔ اور اگر یہ صحیح نہیں ہے تو بھلا اب مسیح کو پکارو کہ تمہیں آ کر مل جائے جیسا کہ حواریوں کو ملا تھا۔ غرض ہر ایک پہلو سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح کی صلیب سے جان بچائی گئی اور وہ اس ملک ہند میں آئے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے ان ہی ملکوں میں آ گئے تھے جو آخر کار مسلمان ہوگئے اور پھر اسلام کے بعد بموجب وعدہ توریت کے اُن میں کئی بادشاہ بھی ہوئے۔ اور یہ ایک دلیل صدق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے کیونکہ

[1] النساء : ۱۵۸

رازِ حقیقت صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 165 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 166 پر درج ہے

Back

اب دیکھو کہ ایک طرف تو یہ شخص میرے مسیح موعود ہونے کا اقرار کرتا ہے اور نہ صرف اقرار بلکہ میری تصدیق کے بارہ میں ایک خواب بھی پیش کرتا ہے جو سچی نکلی۔

پھر اسی کتاب کے آخر میں اور نیز اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام دجال اور شیطان بھی رکھتا ہے اور مجھے خائن اور حرامخوار اور کذّاب ٹھہراتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے ان دونوں متناقض بیانوں میں چند روز کا بھی فرق نہیں رکھا۔ ایک طرف تو مجھے مسیح موعود کہا اور اپنے خواب کے ساتھ میری تصدیق کی اور پھر ساتھ ہی دجّال اور کذّاب بھی کہہ دیا۔ مجھے اِس بات کی پروا نہیں کہ ایسا کیوں کیا۔ مگر ہر ایک کو سوچنا چاہیئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔ ایک طرف تو مجھے سچا مسیح قرار دیتا ہے بلکہ میری تصدیق میں ایک سچی خواب پیش کرتا ہے جو پوری ہوگئی اور دوسری طرف مجھے سب کافروں سے بدتر سمجھتا ہے کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور تناقض ہوگا اور جن عیبوں کو وہ میری طرف منسوب کرتا ہے اُس کو خود سوچنا چاہیئے تھا کہ جب خواب کی رُو سے میری سچائی کی اُس کو تصدیق ہو چکی تھی بلکہ میری تصدیق کے لئے خدا نے حسن بیگ کو طاعون سے ہلاک بھی کر دیا تھا☆۔ تو کیا ایک دجّال کے لئے خدا نے اس کو مارا اور کیا خدا کو وہ عیب معلوم نہ تھے جو بیس۲۰ سال کے بعد اُس کو معلوم ہو گئے ❀ اور یہ عذر اُس کا قابلِ قبول نہ ہوگا کہ مجھ کو شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور یہ بھی ایک شیطانی خواب تھی۔ کیونکہ یہ تو ہم قبول کر سکتے ہیں کہ اُس کو بوجہ فطرتی مناسبت کے شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور شیطانی الہام

☆ اب عبدالحکیم کے لئے لازم ہے کہ محمد حسن بیگ کی قبر پر جا کر رووے کہ اے بھائی تو تکذیب میں سچا تھا اور میں جھوٹا۔ میرا گناہ معاف کر اور خدا سے معلوم کر کے مجھے بتلا کہ ایک کذّاب اور دجال کے لئے کیوں اُس نے تجھے ہلاک کر دیا۔ منہ

❀ یہ بات بھی غور کے لائق ہے کہ جو شخص بیس۲۰ سال تک تحریر اور تقریر میں میری تائید کرتا رہا اور مخالفوں کے ساتھ جھگڑتا رہا۔ اب بیس سال کے بعد کونسی نئی بات اُس کو معلوم ہوئی جو عیب اُس نے لکھے ہیں وہ تو وہی ہیں جن کا جواب وہ آپ دیا کرتا تھا۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 184 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 174,173 پر درج ہے

Back

کرتے ہیں اور ہم تسلیم کر لیں گے کہ شاید کسی مسلمان نے موقعہ پا کر گرنتھ میں داخل کر دیئے ہیں ﴿۳۱﴾
لیکن اگر دلائل قاطعہ سے یہ ثابت ہو جائے کہ باوا صاحب نے اسلام کے عقائد قبول کر لئے
تھے اور وید پران کا ایمان نہیں رہا تھا تو پھر وہ چند اشعار جو باوا صاحب کے اکثر حصہ کلام سے
مخالف پڑے ہیں جعلی اور الحاقی تسلیم کرنے پڑیں گے یا ان کے ایسے معنے کرنے پڑیں گے جن
سے تناقض دور ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ
ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ پس بڑی بے ادبی ہوگی کہ متناقض باتوں کا
مجموعہ باوا صاحب کی طرف منسوب کیا جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ باوا صاحب نے ایسے
مسلمانوں اور قاضیوں مفتیوں کو بھی اپنے اشعار میں سرزنش کی ہو جنھوں نے اس حق اور حقیقت کو
چھوڑ دیا جس کی طرف خدا تعالیٰ کا کلام بلاتا ہے اور محض رسم اور عادت کے پابند ہو گئے چنانچہ
قرآن شریف اور حدیث میں بھی ہے کہ ایسے نمازیوں پر لعنتیں ہیں جن میں صدق اور اخلاص
نہیں اور ایسے روزے نری فاقہ کشی ہے جن میں گناہ ترک کرنے کا روزہ نہیں۔ سو تعجب نہیں کہ
غافل مسلمانوں کے سمجھانے کے لئے اور اس غرض سے کہ وہ رسم اور عادت سے آگے قدم
بڑھاویں باوا صاحب نے بعض بے عمل مولویوں اور قاضیوں کو نصیحت کی ہو۔

اب ہم کھول کر لکھتے ہیں کہ ہماری رائے باوا نانک صاحب کی نسبت یہ ہے۔ کہ بلاشبہ
وہ سچے مسلمان تھے اور یقیناً وہ وید سے بیزار ہو کر اور کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**
سے مشرف ہو کر اس نئی زندگی کو پا چکے تھے جو بغیر خدائے تعالیٰ کے پاک رسول
کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی۔ وہ ہندوؤں کی آنکھوں سے پوشیدہ رہے
اور پوشیدہ ہی چلے گئے اور اس کے
دلائل ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ست بچن صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 174 پر درج ہے

Back

کے رنگ میں ہیں اس لئے انہوں نے باوا صاحب کے اشعار میں اپنی طرف سے اشعار ملا دیئے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان اشعار میں تناقض پیدا ہو گیا۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔ رہا یہ فیصلہ کہ ہم کیونکر ان تمام اشعار میں سے کھرے کھوٹے میں فرق کر سکیں اور کیونکر سمجھیں کہ ان میں سے یہ یہ اشعار باوا صاحب کے منہ سے نکلے ہیں اور یہ یہ اشعار جو ان پہلے شعروں کی نقیض پڑے ہیں وہ کسی اور نے باوا صاحب کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ تو واضح رہے کہ یہ فیصلہ نہایت آسان ہے چنانچہ طریق فیصلہ یہ ہے کہ ان تمام دلائل پر غور اور انصاف سے نظر ڈالی جاوے جو باوا صاحب کے مسلمان ہو جانے پر ناطق ہیں سو بعد غور اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور دراصل باوا صاحب ہندو ہی تھے اور وید کو مانتے تھے۔ اور اپنی عملی صورت میں انہوں نے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا بلکہ اسلام کی عداوت ظاہر کی تو اس صورت میں ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ جو کچھ باوا صاحب کی نسبت مسلمانوں کا یہ پرانا خیال چلا آتا ہے کہ درحقیقت وہ مسلمان ہی تھے اور پانچ وقت نماز بھی پڑھتے تھے اور حج بھی کیا تھا۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے اور اس صورت میں وہ تمام اشعار الحاقی مانے جائیں گے جو باوا صاحب کے اسلام پر دلالت

بقیہ حاشیہ یہ فیصلہ لکھا ہے چاہیئے کہ کوئی جلدی سے انکار نہ کرے یہی سچ ہے اور ماننا پڑے گا۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ صوفی لوگ اسی زندگی میں ایک قسم کے اواگون کے قائل ہیں۔ اور ہر یک آن کو وہ ایک عالم سمجھتے ہیں اور نیز کہتے ہیں کہ انسان جب تک کمال تک نہیں پہنچتا وہ طرح طرح کے حیوانوں سے مشابہ ہوتا ہے اسی لئے اہل کشف کبھی انسان کو کتے کی صورت میں دیکھتے ہیں اور پھر دوسرے وقت میں بیل کی صورت پر اس کو پاتے ہیں۔ ایسا ہی صدہا صورتیں بدلتی رہتی ہیں اور مدت کے بعد انسان بنتا ہے تب جنموں کی پھانسے ٹوٹتی ہے۔ پس کیا تعجب کہ باوا صاحب کی بھی یہی مراد ہو ورنہ آریوں کے تناسخ سے باوا صاحب صریح منکر ہیں۔ منہ

ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 174 پر درج ہے

Back

۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو مباحثہ لاہور میں مولوی عبدالحکیم صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے درمیان چند روز سے بابت مسئلہ دعویٰ نبوت مندرجہ کتب مرزا صاحب کے ہو رہا تھا آج مولوی صاحب کی طرف سے تیسرا پرچہ جواب الجواب کے جواب میں لکھا جا رہا تھا۔ اثنائے تحریر میں مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ ذیل کے بیان کرنے پر جلسہ عام میں فیصلہ ہو گیا جو عبارت درج ذیل ہے۔ المرقوم ۳ فروری ۱۸۹۲ء مطابق ۳ رجب ۱۳۰۹ھ

العبد	العبد	العبد	العبد
برکت علی وکیل چیف کورٹ پنجاب	محی الدین المعروف صوفی	خاکسار رحیم بخش	فضل دین
العبد	العبد	العبد	العبد
[illegible]	رحیم اللہ	ابو یوسف محمد مبارک علی	حبیب اللہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین۔ اما بعد۔ تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام و توضیح مرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوۃ ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا و کلّا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۳۷ میں لکھ چکا ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہٗ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکلّم مراد لئے ہیں یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احد فعمر۔ صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۲۱

یہ حوالہ صفحہ 175 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 257، 258، طبع جدید، از مرزا قادیانی

Back

پارہ ۱۳۔ باب مناقب عمرؓ۔ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لیے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرماویں۔ اور نیز عنقریب یہ عاجز ایک رسالہ مستقلہ نکالنے والا ہے۔ جس میں ان شبہات کی تفصیل اور بسط سے تشریح کی جائے گی جو میری کتابوں کے پڑھنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور میری بعض تحریرات کو خلاف عقیدہ اہلسنت والجماعت خیال کرتے ہیں۔ سو میں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ان اوہام کے ازالہ کے لیے پوری تشریح کے ساتھ اس رسالہ میں لکھ دوں گا اور مطابق اہل سُنّت والجماعت کے بیان کر دوں گا۔

راقم

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مؤلف رسالہ توضیح مرام و ازالۃ الاوہام

۳ فروری ۱۸۹۲ء

(رحمکا پریس لاہور)

غلام نبی سنگ ساز و کاتب

[illegible]

مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 257، 258، طبع جدید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 176,175 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر38

۹

"اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مُراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی

"اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مُراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ ومخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں مَیں اس کی کثرت کا نام بموجب حُکمِ الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح ۔ اورمَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تحریر منسوخ

XII

ہوئی۔ بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں رائج تعریف کے پیش نظر ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نبی کے لفظ کو ظاہر سے پھیر کر بمعنی محدّث لیتے تھے لیکن ۱۹۰۱ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا اسی پہلی چیز کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھا اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔

دافع البلاء و معیار اھل الاصطفاء

روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 9 دیباچہ از قادیانی مبلغ مولوی جلال الدین شمس	یہ حوالہ صفحہ 176 پر درج ہے

Back

کیا عزت اور کیا مرتبت اور کیا تاثیر اور کیا قوت قدسیہ اپنی ذات میں رکھتا ہے جس کی پیروی کے دعویٰ کرنے والے صرف اندھے اور نابینا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ اپنے مکالمات ومخاطبات سے اُن کی آنکھیں نہ کھولے۔ یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصّوں کی پوجا کرو پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا جو کچھ ہیں قصّے ہیں۔ اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے اُس کی رضا جوئی میں فنا ہوجائے اور ہر ایک چیز پر اُس کو اختیار کرلے تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے مگر میں ساتھ ہی خدائے کریم ورحیم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسلام ایسا مذہب نہیں ہے بلکہ دنیا میں صرف اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط سچی اور کامل اتباع ہمارے سیّد ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکالماتِ الٰہیہ سے مشرف کرتا ہے۔ اسی وجہ سے تو حدیث میں آیا ہے کہ علماء اُمّتی کانبیاءِ بنی اسرائیل یعنی میری اُمت کے علماء ربّانی بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ اس حدیث میں بھی علماء ربّانی کو ایک طرف اُمتی کہا اور دوسری طرف نبیوں سے مشابہت دی ہے۔ ۱۸۱

اور خود ظاہر ہے کہ جب کہ خدا تعالیٰ قدیم سے اپنے بندوں کے ساتھ ہمکلام ہوتا آیا ہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں عورتوں کو بھی خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا ہے جیسے حضرت موسیٰ کی ماں اور مریم صدیقہ کو۔ تو پھر یہ اُمت کیسی بدقسمت اور بے نصیب ہے

براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 184 روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 354 از مرزا قادیانی || یہ حوالہ صفحہ 177,177 پر درج ہے

Back

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوے اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اُٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مُرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں اُن میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے ھُوَالَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ۔ اس میں صاف طور پر اس

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 177 پر درج ہے

Back

من لّدن ربّ کریم ۔ درکلام تو چیزے ست کہ شعرا را دران
فصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو
دخلے نیست ۔ رب علّمنی ماھو خیر عندک ۔ یعصمک اللّٰہ من
دخل نہیں۔ اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے تجھے خدا دشمنوں سے
العدا و یسطو بکلّ من سطا ۔ برزما عندھم من الرّماح ۔ انی
بچائے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دیگا۔ انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دئے
سأخبرہ فی اٰخر الوقت ۔ انک لست علی الحق ۔ ان اللّٰہ رء وف
مَیں مولوی محمد حسین بٹالوی کو آخر وقت میں خبر دیدونگا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و
رحیم ۔ انّا النّا لک الحدید ۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتة ۔
رحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔
انی مع الرسول اُجیب اُخطی و اُصیب☆ ۔ وقالوا انّٰی لک
مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دُونگا اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دونگا اور کبھی ارادہ پورا کرونگا۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں
ھٰذا ۔ قل ھو اللّٰہ عجیب ۔ جآء نی اٰیل ❁ واختار ۔ وادار اصبعہٗ
سے حاصل ہوا۔ کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔ میرے پاس آیل آیا اور اُس نے مجھے چُن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی
و اشار . ان وعد اللّٰہ اتٰی. فطوبٰی لمن وجد ورأیٰ. الامراض
اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ پس مبارک وہ جو اُس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں

☆ حاشیہ ۔ اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ مَیں خطا بھی کرونگا اور صواب بھی یعنی جو مَیں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کی کلام میں آجاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مَیں مومن کی قبض رُوح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے اسی طرح یہ وحی الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی مَیں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔ منہ

❁ اِس جگہ آیل خدا تعالیٰ نے جبریل کا نام رکھا ہے اِس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ

حقیقة الوحی صفحہ 103 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 178,177 پہ درج ہے

Back

آجاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔ اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ اُن کا سراسر افترا ہے بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں اُمتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدّد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ [1] یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اُس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ ۱۳ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے مَیں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمّت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے

[1] الجن: ۲۷، ۲۸

حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 178 پر درج ہے

Back

وحی الٰہی نے مجھے ٹھہرایا ہے اور تصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکر بہ فلیبارز للمباھلۃ ولعنۃ اللّٰہ علٰی من کذب الحق او افترٰی علٰی حضرۃ العزّۃ. اور یہ دعویٰ اُمت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہر گز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف مَیں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے **اے نادانو! میری مُراد نبوت** سے یہ نہیں ہے کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف مُراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں مَیں اُس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکلّ ان یصطلح.

اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو **تین لاکھ** تک پہنچتے ہیں جن میں سے بطور نمونہ کسی قدر اِس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ اگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اُس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا اور نہ یقیناً کہہ سکتا کہ یہ اُس کا کلام ہے پر اُس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اُس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا۔

☆

حقیقۃ الوحی صفحہ 378، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 178 پر درج ہے

Back

آجاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔ اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ اُن کا سراسر افترا ہے بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں اُمتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدّد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہوسکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ[1] یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہوسکتا ہے بجز اُس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ ۲

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے مَیں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمّت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے

[1] الجن: ۲۷، ۲۸

حقیقۃ الوحی صفحہ 391 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 178 پر درج ہے

Back

مَیں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اِس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو☆ اِس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ اور یاد رہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اِس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس۲۰ جزو سے کم نہیں ہوگا اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے اور لاکھوں دلوں کو اس کے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے۔ آمین۔ و اٰخر دعوانا ان الحمدللّٰہ ربّ العالمین۔

تـــمّــت

☆ خدا کے کلام میں یہ امر قرار یافتہ تھا کہ دوسرا حصہ اس اُمّت کا وہ ہوگا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ [1] یعنی اُمّت محمدیہ میں سے ایک اور فرقہ بھی ہے جو بعد میں آخری زمانہ میں آنیوالے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کی پُشت پر مارا اور فرمایا لو کان الایمان معلّقًا بالثریا لناله رجلٌ من فارس اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی رو سے مجھ سے پہلے اس کا کوئی مصداق معیّن نہ تھا اور خدا کی وحی نے مجھے معیّن کر دیا۔ فالحمدللّٰہ۔ منه

[1] الجمعۃ:۴

Back

حقیقۃ الوحی صفحہ 391 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی

۱۴۹ میں مَیں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں اِس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگر چہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسٰی رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسٰی آسمان پر سے نازل ہوں گے اِس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اِس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا اور پھر میں نے اس پر کفایت نہ کر کے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا تو آیات قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اِسی اُمّت میں سے آئے گا۔ اور جیسا کہ جب دن چڑھ جاتا ہے تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی اسی طرح صدہا نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اِس بات کے لئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں۔ میرے لئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو مجھے اِس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی۔ میں پوشیدگی کے حُجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اُس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ میں نے چاہا کہ مَیں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اُس نے کہا کہ مَیں تجھے تمام دنیا میں عزّت کے ساتھ شہرت دُوں گا۔ پس یہ اُس خدا سے پوچھو کہ ایسا تو نے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور ہے۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر
۱۵۰ کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اِس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور

Back

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اِس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی☆۔ اور جیسا کہ مَیں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اِس رسالہ میں بھی لکھی ہیں اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی تیئیس۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر ردّ کر سکتا ہوں۔ میں اُس کی اِس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے اِس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ الفاظ میرے اُن لوگوں کو گوارا نہ ہوں گے جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہے مگر میں اُن کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں کیا کروں کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس روشنی سے جو مجھے دی گئی تاریکی میں آ سکتا ہوں خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں مَیں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں مَیں نے کہا اور جب مجھ کو اُس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اُسکے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں کہ آسمان پر خدا تعالیٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مخالف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ اُن سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس خدا دکھلاتا ہے

☆ یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی اور میری نبوت آنحضرت صلی [illegible] اصلی نبوت۔ اِسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام [illegible] رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔ منه

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی* اور جیسا کہ میں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی تیئیس ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اُس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے۔ اسلئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ الفاظ میرے اُن لوگوں کو گوارا نہ ہوں گے جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہے مگر میں اُن کی پروا نہیں کرتا۔ میں کیا کروں اور کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اس روشنی سے جو مجھے دی گئی تاریکی میں آ سکتا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنیوالا ہوں۔ جب تک مجھے اس علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اُس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اُس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں کہ آسمان پر خدا تعالیٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مخالف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ اُن سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس خدا دکھلاتا ہے

* یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سُن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کیلئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔ اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام اُمتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔ منہ

Back

حقیقۃ الوحی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 179 پر درج ہے

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اِس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔☆ اور جیسا کہ مَیں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اِس رسالہ میں بھی لکھی ہیں اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی تیئیس ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر ردّ کر سکتا ہوں۔ میں اُس کی اِس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے اِس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ الفاظ میرے اُن لوگوں کو گوارا نہ ہوں گے جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہے مگر میں اُن کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں کیا کروں کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس روشنی سے جو مجھے دی گئی تاریکی میں آ سکتا ہوں خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں مَیں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں مَیں نے کہا اور جب مجھ کو اُس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اُسکے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں کہ آسمان پر خدا تعالیٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مخالف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ اُن سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس خدا دکھلاتا ہے

☆ یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اِسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام اُمّتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔ منہ

Back

یفرح المؤمنون. ثلۃٌ من الاولین وثلۃٌ من الاٰخرین. وھٰذا تذکرۃ فمن شاء
اور گروہ پہلوں میں سے اور ایک پچھلوں میں سے۔ اور یہ تذکرہ ہے پس جو چاہے خدا
اتخذ الٰی ربّہٖ سبیلا. اِنّ النّصارٰی حوّلوا الامر. سنردّھا علی النّصارٰی.
کی راہ کو اختیار کرے۔ نصاریٰ نے حقیقت کو بدلا دیا ہے سو ہم ذلت اور شکست کو نصاریٰ پر واپس پھینک دیں گے
لیُنبذن فی الحطمۃ. انا نبشّرک بغلام حلیم مظھر الحق والعلاء
اور آٹھم نابود کرنے والی آگ میں ڈال دیا جاوے گا۔ ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جو حق اور بلندی
کَاَنّ اللّٰہ نزل من السّماء. اسمُہ عمانوایل. یُولد لک الولد. ویُدنٰی منک
کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اترا۔ نام اس کا عمّانوایل ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ تجھے
الفضل. اِنّ نوری قریب قل اعوذ بربّ الفلق من شر ما خلق.
لڑکا دیا جائے گا اور خدا کا فضل تجھ سے نزدیک ہوگا۔ میرا نور قریب ہے کہہ میں شر پر مخلوقات سے خدا کی پناہ مانگتا
عجل جسدلہ خوار. فلہٗ نصبٌ وّ عذاب.
ہوں۔ یہ بے جان گوسالہ ہے اور بیہودہ گو یعنی لیکھرام پشاوری سو اس کو دکھ کی مار اور عذاب ہوگا یعنی اسی دنیا میں۔

(فارسی و اردو الہام)

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا اور تیری برکتیں پھیلاؤں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا

آمین

یہ کسی قدر نمونہ ان الہامات کا ہے جو وقتاً فوقتاً مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے ہیں اور ان کے سوا اور بھی بہت سے الہامات ہیں مگر میں خیال کرتا ہوں کہ جس قدر میں نے لکھا ہے وہ کافی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے اور نیز ان تمام الہامات میں اس عاجز کی اس قدر تعریف اور توصیف ہے کہ اگر یہ تعریفیں درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو ہر یک مسلمان کو چاہیئے کہ تمام تکبر اور نخوت اور شیخی سے الگ ہو کر ایسے

Back

مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اصل میں یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لاوے۔ ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو۔ پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔

دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ نکل آتا ہے۔ یہ اس لیے تاکہ ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہ دیئے گئے پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ کو سمجھانا تو یہ چاہیئے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں۔

ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لیے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔ آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیئے۔ صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہیئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرعہ سے تو شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لیے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی

فرمایا:۔ آریہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پوتر نہیں تھی۔ یہ ان لوگوں کی سخت غلطی ہے کیونکہ پاک ناپاک ہونا بہت کچھ دل سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا حال سوائے اللہ کے اور کسی کو معلوم نہیں۔ پس پاک وہ ہے جس کے پاک ہونے پر خدا گواہی دے۔ دیکھو ابوجہل نے دعا کیا تھا کہ جو ہم میں اَفْسَدُ فِيْهِمْ اور اَقْطَعُ لِلرَّحِمِ ہے اسے ہلاک کر سو اسی روز ہلاک ہو گیا۔ ایسا

ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 180 پر درج ہے

Back

ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبا. تنزیل من اللّٰہ العزیز الرحیم. لتنذر قومًا ما انذر آباء ھم ولتدعو قومًا آخرین. عسی اللّٰہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم مودۃً . یخرّون علی الاذقان سجدا ربنا اغفرلنا انا کنّا خاطئین. لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم و ھو ارحم الراحمین . انی انا اللّٰہ فاعبدنی ولا تنسانی واجتھد ان تصلنی واسئل ربک وکن سئولا. اللّٰہ ولیّ حنّان. علّم القراٰن. فبایّ حدیث بعدہ تحکمون. نزّلنا علٰی ھٰذا العبد رحمۃ. وما ینطق عن الھوی. ان ھو الاوحی یوحٰی. دنٰی فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی. ذرنی والمکذبین. انّی مع الرسول اقوم. انّ یومی لفصل عظیم. وانک علی صراط مستقیم. وانا نرینک بعض الذی نعد ھم اونتوفینک. وانی رافعک الیّ. و یاتیک نصرتی. انی انا اللّٰہ ذوالسلطان. ترجمہ:- اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص دین کی بیخ کنی کرتا ہے کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس کے لئے کوئی تائید نہ ملتی۔ اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ ہوسکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور پھر فرمایا خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ....اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو

Back

تو کچھ تعجب نہیں کہ اِس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جان بخشی کر دے۔ اِسی طرح عیسائیوں کو چاہیے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑے گی کیونکہ بڑا بشپ برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اِسی طرح میاں شمس الدین اور اُن کی انجمن حمایت اسلام کے ممبروں کو چاہیے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور منشی الٰہی بخش ﴿۱۱﴾ اکونٹنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کے لئے بھی یہی موقع ہے کہ اپنے الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں۔ اور مناسب ہے کہ عبدالجبار اور عبدالحق شہر امرتسر کی نسبت پیشگوئی کر دیں اور چونکہ فرقہ وہابیہ کی اصل جڑ دِلی ہے اس لئے مناسب ہے کہ نذیر حسین اور محمد حسین دِلی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گی۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اِس مہلک مرض سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں سبکدوشی ہو جائے گی۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔

اور بالآخر یاد رہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے ملہم اور آریوں کے پنڈت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیاں سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میاں شمس الدین صاحب کو یاد رہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ [1] لکھی ہے اور اس سے قبولیت دعا کی امید کی ہے۔ یہ امید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے اُن قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور

[1] النمل:۶۳

Back

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

طُوری مشاہدات

فرمایا: خدا تعالیٰ اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرنا چاہتا ہے جیسا کہ وہ طُور پر تجلیاتِ الٰہیہ کا نمونہ دکھایا گیا تھا۔ ایسا ہی اب بھی دکھایا جائے گا۔ جس طرح فرعون کے پاس رسُول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوتے ہیں کہ تو بھی ایک رسُول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسُول بھیجا گیا تھا۔ بجُز طُوری مشاہدات کے اب دُنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے۔[1]

---

۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء

معجزات کے بارہ میں سنتِ الٰہی

فرمایا: بعض لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اُن کے مانگے ہوئے معجزات ان کو دکھائے جائیں یہ دُرست نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سُنت نہیں جس حد تک خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت تشفّی دینے کا ہے۔ اگر اس حد تک تشفّی نہ ہو جائے تو پھر مواخذہ کے لائق انسان ہو جاتا ہے۔

جماعت میں داخل ہونیوالوں کی قبولیت

فرمایا: خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ اُن کو قبول کرے گا۔ باقی جو لوگ اپنی ضد پر قائم رہتے ہیں اور شقاوت کی راہ سے انکار کرتے ہیں وہ راستباز نہیں ٹھہر سکتے۔

دینی عقل تقویٰ سے تیز ہوتی ہے

فرمایا: دینی عقل اَور ہے اور دُنیوی عقل اَور ہے۔ جو لوگ دُنیوی عقل میں ریاضت کرنے والے ہیں وہ یہ دعویٰ

۱؎ بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ صفحہ ۲ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء

ملفوظات جلد پنجم صفحہ 17 طبع جدید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 180 پر درج ہے

Back

نہیں ہوتا کہ ایک رسول کے انکار سے دنیا میں کوئی تباہی بھیجی جائے بلکہ اگر لوگ شرافت اور تہذیب سے خدا کے رسولوں کا انکار کریں اور دست درازی اور بدزبانی نہ کریں تو اُن کی سزا قیامت میں مقرر ہے۔ اور جس قدر دنیا میں رسولوں کی حمایت میں مَری بھیجی گئی ہے وہ محض انکار سے نہیں بلکہ شرارتوں کی سزا ہے۔ اِسی طرح اب بھی جب لوگ بدزبانی اور ظلم اور تعدّی اور اپنی خباثتوں سے باز آجائیں گے اور شریفانہ برتاؤ اُن میں پیدا ہو جائے گا۔ تب یہ تنبیہ اُٹھالی جائے گی مگر اِس تقریب پر بہت سے سعادت مند خدا کے رسول کو قبول کرلیں گے اور آسمانی برکتوں سے حصہ لیں گے اور زمین سعادتمندوں سے بھر جائے گی (۳) تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستّر برس تک رہے قادیاں کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اُس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔

اَب اگر خدا تعالیٰ کے اِس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اِس رسول کے طاعون دُور ہو سکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے۔ گویا خدا کی طرف سے تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کے لئے ایک نمایش گاہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور خدا نے سبقت کر کے اپنی طرف سے پہلے قادیاں کا نام لے دیا ہے۔ اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں تو اُن کو چاہیے کہ بنارس کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے ایک پیشگوئی کر دیں کہ اُن کا پرمیشر بنارس کو طاعون سے بچالے گا۔ اور سناتن دھرم والوں کو چاہیے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیاں بہت ہوں مثلاً امرتسر کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ گئو کے طفیل اس میں طاعون نہیں آئے گی اگر اس [illegible] ے

Back

وحی الٰہی نے مجھے ٹھہرایا ہے اور تبصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ **ومن ینکر به فلیبارز للمباهلة ولعنة الله علٰی من کذب الحق او افتریٰ علٰی حضرة العزّة.** اور یہ دعویٰ اُمت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف مَیں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے **اے نادانو! میری مُراد نبوت** سے یہ نہیں ہے کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف مُراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں مَیں اُس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ **ولکلّ ان یصطلح.**

اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو **تین لاکھ** تک پہنچتے ہیں جن میں سے بطور نمونہ کسی قدر اِس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ اگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اُس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا اور نہ یقیناً کہہ سکتا کہ یہ اُس کا کلام ہے پر اُس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اُس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا۔

☆

Back

نے فرمایا کہ "ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ

مُبارک

یہ گویا قبولیت کا نشان ہے" (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵)

اپریل ۱۹۰۰ء "ایک دفعہ عزیزی مرحوم کی زندگی میں بکثرت اس کی شفا کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے گویا وہ چاندی کے تختے کاٹ کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر سے جا رہا ہے اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی ہے۔ گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلّف کے طور پر یہ بیجا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو۔ سو اب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۵ مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۲۵ اپریل ۱۹۰۰ء "اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہوگیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ یک دفعہ الہام ہوا:

مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہو

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے، اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۵ مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۱۹۰۰ء "خدا نے مجھے کہا کہ تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرو گے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اس کے یہ الفاظ ہیں:

قُلْ عِنْدِیْ شَہَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَہَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَہَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَہَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ وَقُلْ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰہِ۔"

(از اشتہار معیار الاخیار مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰)

(ترجمہ: ان لوگوں کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے

۱؎ مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتّب) ۲؎ مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتّب)

Back

کمثل زمن موسٰی۔ اِنّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا

کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اسی رسول

علیکم کما ارسلنا الٰی فرعون رسولًا۔ آسمان سی بہت دُودھ

کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آسمان سے بہت دُودھ

١٠٢ اُترا ہے محفوظ رکھو۔ انّی انرتك واخترتك۔ تیری

اُترا ہے یعنی معارف اور حقائق کا دُودھ میں نے تجھے روشن کیا اور چُن لیا۔ اور تیری

خوشی زندگی کا سامان ہوگیا۔ وَاللہ خیر من کل شیٍٔ عندی

خوشی زندگی کا سامان ہوگیا ہے۔ خدا ہر چیز سے بہتر ہے۔ میرے قرب

حسنۃ ھی خیر من جبل۔ بہت سے سلام میرے تیرے پر

میں ایک نیکی ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہو تیرے پر بکثرت میرے سلام

ہوں۔ انّا اعطیناك الکوثر۔ ان اللہ مع الذین اھتدوا والذین ھم

ہیں۔ ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو راہ راست اختیار کرتے ہیں اور

صادقون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

جو صادق ہیں۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکوکار ہیں۔

اراد اللہ ان یبعثك مقامًا محمودًا۔ دو نشان ظاہر ہونگے۔

خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تُو تعریف کیا جائیگا۔ دو نشان ظاہر ہوں گے۔

وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ یکاد البرق یخطف

اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ خدا کے نشانوں کی برق اُن کی آنکھیں اُچک کر

ابصارھم۔ ھٰذا الذی کنتم بہ تستعجلون۔ یا احمد

لے جائے گی۔ یہ وُہی بات ہے جس کے لئے جلدی کرتے تھے۔ اے احمد!

فاضت الرحمۃ علٰی شفتیك۔ کلام افصحت من

تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے

Back

یہ حوالہ صفحہ 181 پر درج ہے	حقیقۃ الوحی صفحہ 102 مشمولہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 105 از مرزا قادیانی

الحمد للہ الذی جعل لکم الصہر والنسب۔ الحمد للہ الذی اذہب ۵۱

اُس خدا کو تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور نسب کی رُو سے تیرے پر احسان کیا۔ اس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا

عنی الحزن۔ وآتانی ما لم یؤت احد من العالمین۔ یٰس انک

غم دور کیا۔ اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ اے سردار تُو خدا کا

لمن المرسلین۔ علیٰ صراط مستقیم۔ تنزیل العزیز الرحیم۔ اردت

مُرسل ہے راہ راست پر اُس خدا کی طرف سے جو غالب ہے اور رحم کرنے والا۔ میں نے ارادہ

ان استخلف فخلقت آدم۔ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔

کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔

چو دورِ خسروی[1] آغاز کردند + مسلماں را مسلماں باز کردند

جب مسیح الزمان کا دور شروع کیا گیا تو مسلمانوں کو جو صرف نام کے مسلمان تھے نئے سرے سے مسلمان بنایا گیا[2]

ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناہما۔ قرب اجلک

آسمان و زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے دونوں کو کھول دیا یعنی زمین نے اپنی قوتیں ظاہر کیں اور آسمان نے بھی

المقدر۔ ان ذا العرش یدعوک۔ ولا نبقی لک من المخزیات

موت قریب آگیا۔ خدائے عرش تجھے بلاتا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کرنے والا امر نہیں چھوڑیں گے

ذکرا۔ قل میعاد ربک۔ ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔

تیرے رب کا وعدہ آگیا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کرنے والی بات نہیں چھوڑیں گے۔

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن خدا کی طرف سے

زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں اُس دن سب جماعت دل برداشتہ

سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔

اور اداس ہو جائے گی۔ کئی واقعات کے ظہور کے بعد

[1] یعنی خدا نے تجھ پر یہ احسان کیا کہ ایک شریف اور معزز خاندان سے تیرا تعلق کیا اور دوسرا
یہ احسان کیا کہ ایک معزز خاندان سے تیری بیوی کو کیا۔ منہ

[2] یہ الہام اُس دن ہوا جس دن ... ایک بادشاہ ... منہ

٣ ایک بادشاہ ہوگا اور بڑے بڑے ... منہ

Back

حقیقۃ الوحی صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 110 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 181 پر درج ہے

وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جب تک مجھے
خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا
ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے
حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی
تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا
اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء
ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر
قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ[1] تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور
پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ براہین احمدیہ
میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو
میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال
سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے
اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے
جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے
مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ
پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے
تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے

پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ فاصدع بما تؤمر یعنی
جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں یقین روشن

[1] الصف ۱۰

Back

اعجاز احمدی صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 182 پر درج ہے

اس حوالہ سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں۔

(۱) یہ کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے نہیں کہ آپؐ کے بعد فیض روحانی بند ہے۔ بلکہ یہ معنے ہیں۔ کہ آپؐ کے بعد ایسا فیضان جاری ہے۔

(۲) یہ کہ آپؐ کے فیضان سے ایک ایسی نبوت ملتی ہے جو پہلے کسی نبی کی اطاعت سے نہیں ملتی تھی۔ اور اس نبوت کا پانے والا امتی نبی کہلاتا ہے۔

اب پہلے حوالہ اور اس حوالہ کو ملا کر دیکھو۔ کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ پہلے حوالہ میں فرماتے ہیں۔ کہ محدث جسے جزوی نبی بھی کہہ سکتے ہیں۔ پہلی امتوں میں ہوتے رہے ہیں۔ اور اس حوالہ میں فرماتے ہیں۔ کہ امتی نبی وہ درجہ ہے جو پہلے نبیوں کی اتباع سے نہیں ملا کرتا تھا۔ اور ان کا درجہ ایسا جوانہ تھا کہ ان کی اتباع سے کوئی فرد ان کی امت کا نبی بن جائے۔

پس ان حوالوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پہلی امتوں میں محدث یا جزوی نبی تو ہوتے تھے۔ لیکن پہلے نبیوں میں اس قدر طاقت نہ تھی کہ ان کے فیضان سے امتی نبی ہو سکے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں صرف محدثیت ہی جاری نہیں۔ بلکہ اس سے اوپر نبوت کا سلسلہ بھی جاری ہے کیونکہ محدث یا جزوی نبی کا درجہ تو وہ ہے جو پہلی امتوں کے بعض افراد کو بھی مل جایا کرتا تھا لیکن امتی نبی کا وہ درجہ ہے۔ جو پہلے رسولوں کی اتباع سے نہیں مل سکتا تھا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین نہ تھے۔ اور جزوی نبی کے اوپر کا درجہ سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جزو کے بعد کل ہی ہوتا ہے۔ پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے۔ براہ راست نہیں مل سکتی۔ اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔ کیونکہ وہ اس قدر صاحب کمال نہ تھے جیسے آنحضرت ﷺ۔ اور جبکہ نبوت کا دروازہ علاوہ محدثیت کے امت محمدیہ میں کھلا ثابت ہو گیا۔ تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود بھی نبی اللہ تھے۔ نہ یہ کہ آپ کا اصل درجہ تو محدث ہونے کا تھا۔ نبی کا خطاب بعض مشابہتوں کی وجہ سے دے دیا گیا۔ کیونکہ آپ کو خود رسول اللہ ﷺ نے نبی کہا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ بات آپ نے کہاں سے نکال لی۔ کہ محدث پہلے نبیوں کی اتباع سے ہو سکتے تھے؟ حدیث میں تو یہ ہے کہ ایسے لوگ بنی اسرائیل میں ہوا کرتے تھے۔ یہ تو نہیں فرمایا۔ کہ وہ امتی بھی ہوا کرتے تھے۔ پس ہم ان دونوں حوالوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

یہ حوالہ صفحہ 182 پر درج ہے	حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ 226 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 542 از مرزا بشیر الدین محمود

Back

انہوں نے کونسی تکذیب کی تھی سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔" (حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۶)

(۱۱) "اور اس امتحان کے بعد اگر فریق مخالف کا غلبہ رہا اور میرا غلبہ نہ ہوا تو میں کاذب ٹھہروں گا۔ ورنہ قوم پر لازم ہو گا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر آئندہ طریق تکذیب اور انکار کو چھوڑ دیں۔ اور خدا کے مرسل کا مقابلہ کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔"

(حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰)

(۱۲) "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶۔۴۰۷)

(۱۳) "پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا .... تب وہ وقت آگیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جاوے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۶)

(۱۴) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

(۱۵) وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل ۱۶) پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۰)

(۱۶) وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ: ۴)..... یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۵۰۲)

(۱۷) "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۴)

(۱۸) "جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حکم۔ جو کچھ ہے پہلا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۹)

(۱۹) "میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے"

یہ حوالہ صفحہ 182 تا 184 پر درج ہے	حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ 208 تا 211 منتخب از انوار العلوم جلد 2 صفحہ 525 تا 528 از مرزا بشیر الدین محمود

Back

(نزول المسیح صفحہ ۹۹ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۷)

(۲۰) "میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدیؐ شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۵ حاشیہ' روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۱)

(۲۱) "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسولؐ نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۵۰' روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۶)

(۲۲) "اس فیصلہ کے کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۸' روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۳)

(۲۳) "اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ ابن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں۔ اور نبی بھی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم - روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۶۱)

(۲۴) "خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے...... قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے...... سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء صفحہ ۱۰' روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱)

(۲۵) "ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲' روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۶)

(۲۶) "میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۷' روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰)

(۲۷) "اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؐ سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں۔ اور نبی بھی ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۷' روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۱)

(۲۸) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔"

(آخری خط حضرت اقدس مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء اور بحوالہ بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

(۲۹) "میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں

حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ 208 تا 211 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 525 تا 528 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 182 تا 184 پر درج ہے

Back

کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنے والا۔ اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے۔

(آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء)

(۳۰) "پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔"

(آخری خط حضرت اقدس مندرجہ اخبار عام ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء)

(۳۱) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔" (بدر ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۳۲) "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔"

(آخری خط حضرت اقدس مندرجہ اخبار عام ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء)

(۳۳) "میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہو گا۔ اور نبی بھی ہو گا۔" (آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء)

(۳۴) "یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب آسمان سے مقرر ہو کر ایک نبی یا رسول آتا ہے تو اس نبی کی برکت سے عام طور پر ایک نور حسب مراتب استعدادات آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اور انتشار روحانیت ظہور میں آتا ہے تب ہر ایک شخص خوابوں کے دیکھنے میں ترقی کرتا ہے اور الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں اور روحانی امور میں عقلیں بھی تیز ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ جب بارش ہوتی ہے ہر ایک زمین کچھ نہ کچھ اس سے حصہ لیتی ہے۔ ایسا ہی اس وقت ہوتا ہے جب رسول کے بھیجنے سے بہار کا زمانہ آتا ہے۔ تب ان ساری برکتوں کا موجب دراصل وہ رسول ہوتا ہے۔ اور جس قدر لوگوں کو خوابیں یا الہام ہوتے ہیں۔ دراصل ان کے کھلنے کا دروازہ وہ رسول ہی ہوتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ دنیا میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے اور آسمان سے عام طور پر ایک روشنی اترتی ہے۔ جس سے ہر ایک شخص حسب استعداد حصہ لیتا ہے وہی روشنی خواب اور الہام کا موجب ہو جاتی ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ میرے ہنر سے ایسا ہوا ہے مگر وہ چشمہ الہام اور خواب کا صرف اس نبی کی برکت سے دنیا پر کھولا جاتا ہے۔ اور اس کا زمانہ ایک

؎ بحوالہ بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰

حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ 208 تا 211 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 525 تا 528 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 182 تا 184 پر درج ہے

Back

لیلۃ القدر کا زمانہ ہوتا ہے جس میں فرشتے اترتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ (القدر: ۵-۶) جب سے خدا نے دنیا پیدا کی ہے یہی قانون قدرت ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۹)

(۳۵) "اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں" (چشمۂ معرفت صفحہ ۷۷، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۸۵)

(۳۶) کبھی نبی کی وحی خبرِ واحد کی طرح ہوتی ہے۔ اور مع ذالک مجمل ہوتی ہے۔ اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔.... پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبرِ واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۴۳، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۵)

(۳۷) "اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ میں ہوں اسی طرح اس زمانہ میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا۔ یا ابو جہل ہو۔ سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم — روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸)

(۳۸) "ایمان درحقیقت وہی ایمان ہے جو خدا کے رسول کو شناخت کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے.... ہاں جو شخص سرسری طور پر رسول کا تابع ہو گیا۔ اور اس کو شناخت نہیں کیا۔ اور اس کے انوار سے مطلع نہیں ہوا اور اس کا ایمان بھی کچھ چیز نہیں اور آخر وہ ضرور مرتد ہو گا۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور عبداللہ بن ابی سرح اور عبیداللہ بن جحش آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں۔ اور یہودا اسکریوطی اور پانسو اور عیسائی مرتد حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں۔ اور رجموں ولا چراغ دین اور عبدالحکیم خان ہمارے اس زمانہ میں مرتد ہوئے۔" (حقیقۃ الوحی — روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۳)

(۳۹) "سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۰، ۴۰۱)

آٹھویں دلیل۔ حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ قرآن کریم میں نبیوں کے

حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ 208 تا 211 بحوالہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 525 تا 528 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 182 تا 184 پر درج ہے

Back

ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے۔ والسّلام علیٰ من اتّبع الھُدیٰ۔

الراقم خاکسار المُتَضرِّع الی اللہِ الاَحد غلام احمد عفی اللہ عنہٗ

۲۳ ؍ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

ضمیمہ نمبر ۳

"امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیئے"

۵ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈائری کے ذیل میں مذکور ہے کہ ایک احمدی سے ایک نواب ریاست نے سوال کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب رسالت کے مدعی ہیں جس کے جواب میں اس احمدی دوست نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

اس سوال و جواب کا ذکر اس احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کیا۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ:۔

"اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرامؓ کے طرز عمل پر نظر کرو۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا۔ اور حق کے کہنے سے ذرا نہیں جھجکے جبھی تو لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ کے مصداق ہوئے ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا

انکسار ہو پس وہ نبی کہلائے یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔ دیکھو! اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ نکل آتا ہے اس لئے تا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دیئے گئے پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آپ کو سمجھانا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں 'عیسائیوں 'ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرعہ سے تو شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہئے"

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء جلد ۷ نمبر ۹ صفحہ ۲)

حقیقۃ النبوۃ صفحہ 271، 272 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 582، 583 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 184 تا 186 پر درج ہے

Back

سخت ہتک ہے جس کو ہم کسی مخالفت کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ تو مخالفت سے ڈراتے ہیں لیکن اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تُو جھوٹا ہے کذاب ہے آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی شان ہی ایسی ہے کہ آپ کے ذریعہ سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ نے رحمۃ للعالمین ہو کر رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اس لئے اب ایک انسان ایسا نبی ہو سکتا ہے جو کئی پہلے انبیاءؑ سے بھی بڑا ہو مگر اس صورت میں کہ آنحضرت ﷺ کا غلام ہو۔

ہمارے لئے کتنی عزت کی بات ہے کہ قیامت کے دن تمام نبی اپنی اپنی امتوں کو لے کر کھڑے ہوں گے اور ہم کہیں گے کہ ہمارے نبی کی وہ شان ہے کہ آپ کا غلام ہی ہمارا نبی ہے۔ لیکن مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی مسیحؑ آئے گا جو بنی اسرائیل کے لئے آیا تھا۔ اگر وہی آیا تو یہ قیامت کے دن کیا کہیں گے کہ ہمارے نبی آنحضرت ﷺ کی وہ شان ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے لئے بنی اسرائیل کا ہی ایک نبی آیا تھا۔ اس بات کو سوچو اور غور کرو کہ آنحضرت ﷺ کی ہتک تم کر رہے ہو یا ہم۔ آنحضرت ﷺ کی اسی میں عزت ہے کہ آپ کی امت میں سے کسی کو نبی کا درجہ ملے نہ کہ بنی اسرائیل کا کوئی نبی آپ کی امت کی اصلاح کے لئے آئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسی لئے فرمایا کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمدؐ ہے

یعنی ابن مریم کا تم کیوں انتظار کر رہے ہو مجھے دیکھو کہ میں احمدؐ کا غلام ہو کر اس سے بڑھ کر ہوں۔ کوئی کہے کہ اس شعر میں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں غلام احمد ہوں اس لئے آپ کا یہی نام ہؤا۔ میں کہتا ہوں کون مسلمان ہے جو اپنے آپ کو غلام احمد نہیں کہتا۔ ہر ایک سچا مسلمان اور مؤمن یہی کہے گا کہ میں احمدؐ کا غلام ہوں۔ اسی طرح حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

کرامت گرچہ بے نام و نشان است بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

اب اس شعر سے کوئی احمق ہی یہ نتیجہ نکالے گا کہ جس شخص کا نام غلام محمدؐ ہو وہ کرامت دکھا سکتا ہے۔ پس پہلے شعر میں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک غلام مسیحؑ سے بہتر ہو سکتا ہے۔

انوار خلافت صفحہ 85 سے یہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 127 ملا مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 186 پر درج ہے

Back

اور رسولوں اور محدثوں کے بارے میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں اور تمام قوموں کے لئے واجب الاطاعت ٹھہرتے ہیں۔ قدیم سے خدا تعالیٰ کا ایک خاص قانون ہے جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ہم اس سے پہلے ابھی بیان کر چکے ہیں کہ ایسے اولیاء اللہ جو مامور نہیں ہوتے یعنے نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور اُن میں سے نہیں ہوتے جو دُنیا کو خدا کے حکم اور الہام سے خدا کی طرف بُلاتے ہیں۔ ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اُن کا سب معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا ص۲
ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دُوسری قوم کے ولی ہیں جو رسول یا نبی یا محدث کہلاتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور قضا کا لیکر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سردار اور پیشوا سمجھ لیں۔ اور جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد خدا کے اُن نائبوں کی اطاعت کریں۔ اس منصب کے بزرگوں کے متعلق قدیم سے خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ انکو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔ تا انکے قبول کرنے اور انکی اطاعت کا جُوا اُٹھانے میں کسی کو کراہت نہ ہو اور چونکہ خدا نہایت رحیم و کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ ٹھوکر کھاویں اور اُن کو ایسا ابتلا پیش آوے جو اُنکو اس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رکھے کہ وہ اُس کے مامور کے قبول کرنے سے اِس طرح پر رُک جائیں کہ اس شخص کی نیچ قوم کے لحاظ سے ننگ اور عار اُنپر غالب ہو۔ اور وہ دلی نفرت کے ساتھ اِس بات سے کراہت کریں کہ اُسکے تابعدار بنیں اور اُسکو اپنا بزرگ قرار دیں۔ اور انسانی جذبات اور تصوّرات پر نظر کر کے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ یہ ٹھوکر طبعاً نوع انسان کو پیش آجاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنے بھنگی ہے۔ اور ایک

Back

گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت اُنکے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور اُنکے پاخانوں کی نجاست اُٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اُس کی رُسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیلخانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اُسکو جُوتے بھی مارے ہیں اور اُسکی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مُردار کھاتے اور گُوہ اُٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قُدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وُہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مُسلمان ہو جائے۔ اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اُسپر ہو کہ وُہ رسول اور نبی بھی بنجائے اور اُسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لیکر آوے اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کریگا خدا اُسے جہنم میں ڈالے گا۔ لیکن باوجود اِس امکان کے جب سے کہ دُنیا پَیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ ایسا کرنا اُسکی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے اور وہ جانتا ہے کہ لوگوں کے لئے یہ ایک فوق الطاقت ٹھوکر کی جگہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو پُشت در پُشت رذیل چلا آتا ہے اور لوگوں کی نظر میں نہ صرف وہ نیچ ہے بلکہ اُس کا باپ اور دادا اور پڑدادا اور جہاں تک معلوم ہے قوم کے نیچ ہیں اور ہمیشہ سے شریر اور بدکار ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور مویشیوں کی طرح اَدنیٰ خدمتیں کرتے رہے ہیں۔ اب اگر لوگوں سے اُسکی اطاعت کرائی جائے تو بلاشبہ لوگ اُسکی اطاعت سے کراہت کرینگے کیونکہ ایسی جگہ میں کراہت کرنا انسان کیلئے ایک طبعی امر ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ کا قدیم قانون اور سُنّت یہی ہے کہ وُہ صرف اُن لوگوں کو منصب دعوت یعنے نبوّت وغیرہ پر مامور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں۔ اور ذاتی طور پر بھی چال چلن اچھے رکھتے

تریاق القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279-280 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 187,186 پر درج ہے

ہاتھ سے دبا دیا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ کب وہ کیا ہوگا لیکن مگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے۔ اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آوے تو اسے چاہیئے کہ اس کا اظہار نہ کرے اگر اظہار کریگا تو حبطِ اعمال ہو جاوے گا کیونکہ اصل میں غلطی نہیں ہوتی صرف اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ تمام ان کا ادب تھا کہ خود کبھی کوئی سوال نہ کرتے۔ ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس موقع سے جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے صحابہ بڑے متادب تھے اسی لیے کہا ہے کہ اَلطَّرِیْقَۃُ کُلُّھَا اَدَبٌ۔ جو شخص ادب کی حدود سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے۔ اس ادب کو مدنظر رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے کہ وہ فارغ نشین نہ ہو ہمیشہ توبہ استغفار کرتا رہے اور جو جو مقامات اسے حاصل ہوتے جاویں ان پر یہی خیال کرے کہ میں ابھی قابلِ اصلاح ہوں اور یہ سمجھ کر کہ بس میرا تزکیہ نفس ہوگیا وہاں ہی نہ ڈٹ بیٹھے۔

منافق کون ہے

یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو اپنا عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے۔ بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دو رنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اس دو رنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ رو رہے تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو؟ کہا کہ اس لیے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر جب ان سے جدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی۔ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ بات تو میری بھی ہے پھر وہ دونو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو۔ انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے۔ جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔

تو اب دیکھو کہ صحابہ کرامؓ اس نفاق اور دو رنگی سے کس قدر ڈرتے تھے۔ جب انسان جرأت اور دلیری

Back

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی اعتقاد نہیں رکھتا کہ آپ بھی پھر آئیں گے۔
کیونکہ آنجناب نے اپنی آمد اوّل میں ہی کافروں کو وہ ہاتھ دکھائے جو اب تک یاد کرتے ہیں
اور پوری کامیابی کے ساتھ آپ کا انتقال ہوا۔

اور معلوم ہوتا ہے کہ ابن العربی صاحب نے آخر عمر میں اپنے پہلے قول سے رجوع کر لیا تھا۔
اس لئے ان کا آخری بیان پہلے بیان سے متناقض ہے۔ جیسا کہ بعض اور فرقے صوفیوں کے
کھلے طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ اور ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر اجماع ہو گیا تھا کہ انبیاء گذشتہ جن میں
حضرت عیسیٰ بھی شامل ہیں فوت ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں۔ پھر پیچھے سے ۱۲۶
مذہب اسلام میں خیالات اور بدعات پھیل گئیں۔ یہ بدعت بھی دین کا ایک جزو ہو گئی کہ
حضرت عیسیٰ مردہ ارواح کی جماعت میں سے نکل کر پھر دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ اس عقیدہ نے
اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے کیونکہ تمام دنیا میں سے صرف ایک ہی شخص کو یہ خصوصیت
دی ہے کہ وہ آسمان پر مع جسم چڑھ گیا اور کسی زمانہ میں مع جسم واپس آئیگا۔ یہ عقیدہ حضرت
عیسیٰ کو خدا بنانے کی پہلی اینٹ ہے کیونکہ ان کو ایک خصوصیت دی گئی ہے جس میں کوئی
دوسرا شریک نہیں۔ خدا جلد یہ داغ اسلام کے چہرہ سے دُور کرے۔ آمین

بالآخر میں مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کو محض حسبۃً للّٰہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اخیر
عمر تک پہنچ گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے مقابل پر یہ بیہودہ چالاکیوں کو چھوڑ دیں۔ آپ نے بہت
زور لگایا ہر ایک قسم کا مکر کیا اور فریب کے پھیلانے کے لئے کامل شوم منصوبوں سے کام لیا مگر
انجام کار نامراد رہے۔ اگر میں مفتری ہوتا تو آپ کا کہیں نہ کہیں ہاتھ پڑ جاتا اور میں کبھی کا تباہ
ہو جاتا۔ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور
پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سؤروں
اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔ مگر یہ کاروبار

Back

پیدا ہوتی ہے وہی حرکت اس اندام کے کل اعضاء یا بعض میں جیسا کہ اُس قیوم کی ذات کا تقاضا ہو پیدا ہو جاتی ہے۔

اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تخیّلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر یک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلی کرے گا تو اُس کی حرکت کے ساتھ اُس کے اعضاء میں حرکت پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہوگا۔ اور وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا نہ کسی اور طرح سے۔ پس یہی ایک عام فہم مثال اُس روحانی امر کی ہے کہ جو کہا گیا ہے کہ مخلوقات کی ہر یک جزو خدا تعالیٰ کے ارادوں کی تابع اور اس کے مقاصد مخفیہ کو اپنے خادمانہ پیرایہ میں ظاہر کر رہی ہے اور کامل درجہ کی اطاعت سے اُس کے ارادوں کی راہ میں محو ہو رہی ہے اور یہ اطاعت اس قسم کی ہرگز نہیں ہے جس کی صرف حکومت اور زبردستی پر بنا ہو۔ بلکہ ہر یک چیز کو خدا تعالیٰ کی طرف ایک مقناطیسی کشش پائی جاتی ہے اور ہر یک ذرہ ایسا بالطبع اس کی طرف جھکا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک وجود کے متفرق اعضاء اس وجود کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس درحقیقت یہی بات ہے اور بالکل سچ ہے کہ یہ تمام عالم اُس وجود اعظم کے لئے بطور اعضاء کے واقع ہے اور اسی وجہ سے وہ قیوم العالمین کہلاتا ہے کیونکہ جیسی جان اپنے بدن کی قیوم ہوتی ہے ایسا ہی وہ تمام مخلوقات کا قیوم ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو نظام عالم کا بالکل بگڑ جاتا۔

ہر یک ارادہ اُس قیوم کا خواہ وہ ظاہری ہے یا باطنی۔ دینی ہے یا دنیوی اُسی

حاشیہ

توضیح مرام صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 90 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 195 پر درج ہے

Back

تو اس صورت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ بھلا ایک شخص اسلام کے ہر ایک پاک عقیدہ کے موافق اپنا عقیدہ رکھتا ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مفتری سمجھتا ہے جیسا کہ برہمو سماج والے سمجھتے ہیں تو اس خیال کے مسلمان اس کے آگے اپنے مذہب کا مابہ الامتیاز کیا پیش کر سکتے ہیں۔ جو صرف قصے کہانیاں نہ ہوں بلکہ ایک ایسی مشہود و محسوس نعمت ہو جو ان کو دی گئی۔ اور ان کے غیر کو نہیں دی گئی۔ پس اے بدبخت اور بدقسمت قوم! وہ وہی نعمت ہے جو مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے علوم غیب حاصل ہوتے اور خدا کی تائیدی قدرتیں ظہور میں آتی ہیں اور خدا کی وہ نصرتیں جن پر وحی الٰہی کی مہر ہوتی ہے ظاہر ہوتی ہیں اور وہ لوگ اس مہر سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔ اور جب تم خود مانتے ہو جو خدا دعاؤں کو سنتا ہے۔ پس اے شکستہ ایمانو! اور دلوں کے اندھو! جبکہ وہ سن سکتا ہے تو کیوں بول نہیں سکتا؟ اور جبکہ سننے میں اس کی کوئی ہتک عزت نہیں تو پھر اپنے بندوں کے ساتھ بولنے سے کیوں اس کی ہتک عزت ہو گئی؟ ورنہ یہ اعتقاد رکھو کہ جیسا کہ کچھ مدت سے الہام الٰہی پر مہر لگ گئی ہے ویسا ہی اسی مدت سے خدا کی شنوائی پر بھی مہر لگ گئی ہے۔ اور اب خدا نعوذ باللہ صُمٌّ بُکمٌ میں داخل ہے۔ کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے مگر کان مرض سے محفوظ ہیں۔ جبکہ وہی بندے ہیں اور وہی خدا ہے اور تکمیل ایمان کے لئے وہی حاجتیں ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں جو دلوں پر دہریت غالب ہو گئی ہے بولنے کی اسی قدر ضرورت تھی جس قدر سننے کی۔ تو پھر کیا وجہ کہ سننے کی صفت تو اب تک ہے مگر بولنے کی صفت معطل ہو گئی ہے۔

افسوس کہ چودھویں صدی میں سے بھی اکیس برس گذر گئے اور ہمارے دعوے کا زمانہ

دوں گا۔ اسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ نبی اور اس کی جماعت کو رہائی دی گئی۔ اور یہ معجزات اسی طرح ظاہر ہونگے جس طرح موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے اور خدا فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ اور میں اُسے مدد دونگا جو میری طرف سے ہے۔ اور میں اس کا مخالف ہو جاؤں گا جو اس کا مخالف ہے ٹ

سو اے سُننے والو! تم سب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدّت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھلایا۔ وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤنگا۔ یعنی کسی جوتشی یا ملہم یا خواب بین کو اس وقت کی خبر نہیں دی جائے گی بجز اس قدر خبر کے جو میں نے اپنے مسیح موعود کو دے دی یا آئندہ اس پر کچھ زیادہ کرے۔ ان نشانوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور اکثر سعید دلوں پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائیگی اور غفلت کے پردے درمیان سے اٹھا دیئے جائیں گے اور حقیقی اسلام کا شربت انہیں پلایا جائیگا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:-

چو دَورِ خسروی آغاز کردند ۔ مسلماں را مسلماں باز کردند

دَورِ خسروی سے مراد اس عاجز کا عہدِ دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے

ٹ تھوڑی غنودگی کی حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک کاغذ پر لکھا ہوا مجھے یہ دکھلایا کہ تلک ایات الکتاب المبین۔ یعنی قرآن شریف کی سچائی پر یہ نشان ہوں گے۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 195 پر درج ہے	تجلیات الٰہیہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396 از مرزا قادیانی

Back

لَدُن ربّ کریم۔ در کلام تو چیزے ست کہ شعراء را در آں
فصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو
دخلے نیست۔ ربّ علّمنی ما ھو خیر عندک۔ یعصمک اللہ من منا
دخل نہیں۔ اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ تجھے خدا دشمنوں سے
العدا و یسطو بکلّ من سطا۔ برزما عندھم من الرّماح۔ انّی
بچائے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کرے گا۔ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دئے
ساخبرہ فی آخر الوقت۔ انک لست علی الحق۔ ان اللہ رؤف
میں مولوی محمد حسین بٹالوی کو آخر وقت میں خبر دوں گا کہ تو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و
رحیم۔ انا ألنّا لک الحدید۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔
رحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔
انی مع الرسول اُجیب اخطی و اصیب۔ وقالوا انّی لک
میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں
ھذا۔ قل ھو اللہ عجیب۔ جاءنی آئل* واختار۔ و ادار اصبعہ
سے حاصل ہوا۔ کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔ میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی
و اشار۔ ان وعد اللہ اتی۔ فطوبی لمن وجد و رأی۔ الامراض
اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں

(حاشیہ۔ اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی یعنی جو میں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ میں مومن کی قبض روح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے اسی طرح یہ وحی الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پورا ہو جاتا ہے۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ کبھی میں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔ منہ

* اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 195 پر درج ہے

Back

مجھ کے ساتھ کی ہیں۔ فہم غیرہ صاحب جانتے ہیں اور دوسرا میں داخل ہیں۔ وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جو کہ مجھے ہوئے تو ہیں مگر بعض تعلقات دنیاوی کی وجہ سے وہ قبول نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی تجویز ہے اور اس کو ایک گونہ مخفی رکھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقی ہونے والی ہے اور اللہ کریم کچھ چشم نمائی کرنے والے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو چکا اب ٹل نہیں سکتا۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱،۱۰)

۱۹۰۲ء

"طاعون کا تذکرہ ہو رہا تھا فرمایا کہ ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ
خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق
اور پھر یہ بھی تھا۔
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۱"

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ اوّل)

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء

(الف) "تعبیر خلافِ مراد ہوا یا نکلا
آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

(ب) "تعبیرِ خلافِ امید ہے"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

۶ نومبر ۱۹۰۲ء

"۶ نومبر ۱۹۰۲ء کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقام مُدّ کے مباحثہ کے متعلق بناؤں۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۹۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۲)

۱۹۰۲ء

"لَقَدْ سَرَّنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْعُمُوْرِ صُوْرَةٌ ۲
يُذَكِّرُنِيْ كُلَّمَا كَانَ يَحْضُرُ"

---

۱ (ترجمہ از مرتب) سوائے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کے۔

۲ "فَلِلّٰهِ الْمُقْتَدِرِيْنَ وَفِيْ شَأْنِهٖ لَنَا جَلَّ شَانُهٗ" (اعجاز احمدی صفحہ ۹۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۶)
(ترجمہ از مرتب) یہ شعر خدا تعالیٰ کی وحی سے ہے۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358، طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 196 پر درج ہے

Back

تو کچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جان بخشی کرے۔ اسی طرح عیسائیوں کو
چاہیئے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑیگی کیونکہ بڑا بشپ
برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اسی طرح میاں شمس الدین اور اُنکی انجمن حمایت اسلام
کے ممبروں کو چاہیئے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔
صلا اور منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اُنکے لئے بھی یہی موقع ہے کہ اپنے
الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کرکے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں۔ اور مناسب ہے کہ
عبد الجبار اور عبد الحق شہر امرتسر کی نسبت پیشگوئی کر دیں۔ اور چونکہ فرقہ وہابیہ کی اصل جڑ
دلّی ہے اسلئے مناسب ہے کہ نذیر حسین اور محمد حسین دلّی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے
محفوظ رہیگی۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اس مہلک مرض سے محفوظ ہو جائے گا۔
اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں سبکدوشی ہو جائیگی۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر
یہی سمجھا جائیگا کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔
اور بالآخر یاد رہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے ملہم اور آریوں کے پنڈت اور
عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ
جھوٹے ہیں اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ
وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میاں شمس الدین صاحب کو یاد رہے کہ آپ نے جو
اپنے اشتہار میں آیت اَمَّن یُجیبُ المضطر[1] لکھی ہے اور اس سے قبولیت دعا کی
اُمید کی ہے۔ یہ اُمید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ
مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا
کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم
آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت
میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے اُن قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور

[1] النمل: ۶۳

دافع البلاء صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 196 پر درج ہے

سُوَیْدًا۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا
اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ۔ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ۔ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ
نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا۔ اِنِّیْ اُجَھِّزُ الْجَیْشَ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ۔
سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ اِنِّیْ
بَایَعْتُکَ بَایَعَنِیْ رَبِّیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ۔ عَسٰٓی
اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ اَلْفَوْقُ مَعَکَ وَالتَّحْتُ مَعَ اَعْدَآئِکَ۔ فَاصْبِرْ
حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ۔ یَاْتِیْ عَلٰی جَھَنَّمَ زَمَانٌ لَیْسَ فِیْھَا اَحَدٌ۔

ترجمہ۔ خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دستبرد اور اس کی تباہی سے بچالے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مدّنظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو

۱؎ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِیْدًا۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۵ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ)
"میں حضرت عزت جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سچ ہے کہ خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدائے تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اُس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ٹھٹھا اور ہنسی حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔ جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضا و قدر کا جنگ، اور سخت حملے ان پر ہوں گے جو ان کے خیال و گمان میں نہیں کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کوئی نشان ظاہر کروں۔" (اشتہار ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۱۸)

۲؎ "یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔ ایسا ہی بجائے قُلْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ کے قُلْ یَا عِبَادِیْ بھی کہا، اور یہ بھی فرمایا فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ۔ پس اس خدا کے کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو اور حقیقت حوالہ بخدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اِتِّخَاذِ وَلَد سے پاک ہے تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ اور میری نسبت بیّنات میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔"

(دافع البلاء صفحہ ۶، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)

یہ حوالہ صفحہ 196 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 345 از مرزا قادیانی

Back

یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴، ۲۵)

۲۷؍ جنوری ۱۹۰۵ء

۲۷؍ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسار مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضورؑ نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے۔ دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہو گئی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ۔[1] بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ۔ یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ۔[2]

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۴ مورخہ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۵۔ کاپی الہامات صفحہ ۲۵)

یکم فروری ۱۹۰۵ء

(۱) اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔

(۲) اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔[3]

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

یکم فروری ۱۹۰۵ء

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔ اٰثَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ۔ اَنْتَ وَجِیْہٌ

اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ اے پہاڑو اس کے ساتھ مل کر جاؤ اور اے پرندو تم بھی۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ناکام نہ بنا دیا۔

۱؎ کاپی الہامات صفحہ ۲۵ میں "الغفور الرحیم" لکھا ہے۔ ۲؎ (ترجمہ از مرتب) میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو شافی ہے۔ میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو غفور و رحیم ہے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا کریم ہے۔ اے حفاظت کرنے والے۔ اے غالب۔ اے رفیق۔ اے ولی مجھے شفا دے۔

۳؎ (ترجمہ از مرتب) اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جھٹلانے لگو تو میں ضرور کہوں گا کہ مجھے یقیناً یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ (۲) میں مع جبریل کے تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

۴؎ (ترجمہ از مرتب) تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ تُو مجھ سے بمنزلہ عرش کے ہے۔ تُو مجھ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ تُو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ میں مع جبریل کے تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ میں نے تجھے

(۳۳) جنازہ۔

تشریح: حضرت مسیح موعود نے اپنے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی وفات سے ایک دن پہلے یہ الہام پایا۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۱۵ تاریخ نزول الہام تقریباً ۱۸۸۳ء)

(۳۴) ہر کس قبول دعا بنگر کہ چہ زود دعا قبول میکنم (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲)
تاریخ نزول الہام ۱۳ جنوری ۱۸۸۳ء — ۳ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ

(۳۵) لا تقف ما لیس لک بہ علم ولا تقل لشیء انی فاعل ذلک غدا (ترجمہ) جس چیز کا تجھ کو علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑ اور کسی شے کی نسبت یہ نہ کہہ کہ میں کل اس کو کرونگا۔

(از کتاب مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۰ تاریخ نزول الہام ۱۸۸۳ء)

(۳۶) کذب علیکم الخبیث کذب علیکم الخنزیر عنایۃ اللہ حافظک انی معک اسمع واریٰ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا

(ترجمہ) تجھ پر خبیث نے جھوٹ باندھا تجھ پر خنزیر نے جھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری حافظ ہے میں تیرے ساتھ ہوں اے میرے پیارے سن کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بری ثابت کیا اس بات سے جو انہوں نے اس کی نسبت کہی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وجیہ تھا۔

(از کتاب مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۳۳ تاریخ نزول الہام ۱۲ جون ۱۸۸۳ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۰۰ھ)

(۳۷) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ انی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ وقالوا انی لک ھذا۔ قل ھو اللہ عجیب یجتبی من یشاء من عبادہ وتلک الایام نداولھا بین الناس

(ترجمہ) انہیں کہہ کہ اگر تم اللہ کے محب بننا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا میں تجھے طبعی طور پر وفات دونگا اور اپنی طرف تیرا رفع کرونگا اور تیرے تابعداروں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دونگا اور انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہہ دے اللہ تعالیٰ عجیب ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے اور ان ایام کو ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔

(از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۳۴ تاریخ نزول الہام ۱۲ جون ۱۸۸۳ء سے چند یوم قبل)

(۳۸) وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

البشریٰ مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا قادیانی جلد اول صفحہ 49 از محمد منظور الٰہی قادیانی

وانت فیھم۔ امن است در مکان محبت سرا ما۔ بھونچال
کہ جنہیں تو ہو انکو عذاب کرے۔ ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔ ایک زلزلہ آیا
آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یوم تاتی السماء
آئے گا اور بڑی سختی سے آئے گا۔ اور زمین کو زیر و زبر کر دے گا۔ اُس دن آسمان سے
بدخان مبین+ وتری الارض یومئذ خامدۃ
ایک کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا۔ اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہونگے
مصفرۃ۔ اکرمک بعد توھینک※۔ یریدون ان لا یتم ۹۵
میں بعد اسکے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔ وہ ارادہ کرینگے جو تیرا کام ناتمام رہے
امرک۔ واللہ یابی الا ان یتم امرک۔ انی انا الرحمٰن۔ ساجعل
اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ مَیں رحمان ہوں۔ ہر ایک امر
لک سھولۃ فی کل امر۔ اریک برکات من کل طرف۔
میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔
نزلت الرحمۃ علٰی ثلث العین وعلی الاخریین۔ تردّ الیک
میری رحمت تیرے تین عضو پر نازل ہوئی ایک آنکھیں اور دو اور عضو پر یعنی انکو سلامت رکھونگا۔ اور جوانی کے نور
انوار الشباب۔ تریٰ نسلاً بعیداً※۔ انا نبشرک بغلام مظھر
تیری طرف عود کریں گے۔ اور تو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لیگا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ

+ یعنی اس زلزلہ کے لئے جو قیامت کا نمونہ ہوگا یہ علامتیں ہیں کہ کچھ دن پہلے اس سے قحط پڑیگا اور زمین خشک رہ جائے گی۔ نہ معلوم کہ معاً اس کے بعد یا کچھ دیر کے بعد زلزلہ آئے گا۔ منہ

※ یعنی وہ بڑے نشان جو دنیا میں ظاہر ہوں گے ضرور ہے کہ پہلے ان سے توہین کی جائے اور طرح طرح کی بدیاں کی جائیں اور الزام لگائے جائیں۔ تب بعد اس کے آسمان سے خوفناک نشان ظاہر ہونگے یہی سُنّت اللہ ہے کہ پہلی نوبت منکروں کی ہوتی ہے اور دوسری خدا کی۔ منہ

※ یہ خدا تعالیٰ کی وحی یعنی تریٰ نسلاً بعیداً قریباً تئیس سال کی ہے۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 95، 96، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 98، 99 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 197 پر درج ہے

Back

الحق والعلیٰ۔ کأنّ اللہ نزل من السماء۔ انا نبشّرک بغلامٍ

حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اُترے گا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں

نافلۃً لک۔ سبحانک اللہ ورافاک۔ وعلّمک مالم تعلم

جو تیرا پوتا ہوگا خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ کو موافقت کی اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا تجھے علم نہ تھا

انہ کریم تمشی امامک وعادیٰ لک من عادیٰ۔ وقالوا ان ھٰذا

وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا اور کہیں گے کہ یہ تو

الا اختلاق۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ یلقی الروح

ایک بناوٹ ہے۔ اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے

علیٰ من یشاء من عبادہٖ۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اسکو بخشتا ہے اور یہ تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

۹۸ فتبارک من علّم وتعلّم۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی

پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔ خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی

مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ انی معک ومع اھلک

اور اسکے محسوس کرنے اور نبوت کی مُہر نے جس میں بالقوت قوت کا فیضان ہے بڑا کام کیا یعنی تیرے مبعوث ہونے کے دو باعث ہیں

ومع کل من احبّک۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔

میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے تیرے لئے میرے نام نے چمک دکھلائی

رُوحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فبصرک الیوم حدید۔

رُوحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ پس آج نظر تیری تیز ہے۔

حاشیہ: یہ وحی الٰہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمّتی ہے اور ایک پہلو

Back

حقیقۃ الوحی صفحہ 96،95 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99،98 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 197 پر درج ہے

پٹیالہ سے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اسحٰق میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اسحٰق بھی فوت ہوگیا ہے اور بڑی جلدی سے بلایا کہ دیکھتے ہی چلے آویں۔ اس خط کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے۔۔۔۔ تب مجھے اس تشویش میں یک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔

اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ

یعنی اے عورتو! تمہارے فریب بہت بڑے ہیں ..... اس کے ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک خلافِ واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے تب میں نے ..... شیخ حامد علی کو جو میرا نوکر تھا پٹیالہ روانہ کیا جس نے واپس آکر بیان کیا کہ اسحٰق اور اس کی والدہ ہر دو زندہ موجود ہیں۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۰، ۶۱۱)

۴ ستمبر ۱۸۹۲ء قُلْ لَکَ الْاِبْتِلَاءُ۔ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ۔ یُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔ یَجِیْئُ مِنْ حَضْرَۃِ الْوِتْرِ۔[1]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

۴ اکتوبر ۱۸۹۲ء عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اَنْتَ بِنَا مُلْحَقٌ۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اٰتِیْکَ غَدًا۔ جَاءَکَ رَبُّکَ الْاَعْلٰی۔ اَنْتَ بِنَا مُلْحَقٌ۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا وَھُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ اَنْتَ بِنَا مُلْحَقٌ۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ[2]

---

[1] (ترجمہ از مرتب) ابتلاء کا زمانہ ہے یہ سخت دن ہے۔ تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا اور فضل تیرے نزدیک ہوگا بیشک نور قریب ہے۔ میں جناب باری سے آتا ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتب) اللہ تجھے معاف کرے اس کو تُو نے کیوں اجازت دی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو ہو جائے گی۔ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ یہ تیرے پاس کل آؤں گا۔ تیرا ربّ اعلیٰ تیرے پاس آیا۔ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے۔ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور

Back

کہ جب تدبیرِ خسروی یعنی تدبیرِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔ اور میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی اور ایک جماعت ہندوؤں اور انگریزوں کی مشرف باسلام ہوئی۔ چنانچہ کل کے دن ہی ایک ہندو میرے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا جس کا نام محمد اقبال رکھا گیا۔ غرض کل کے دن چند دفعہ اس الہام الٰہی کو پڑھا تھا کہ یکدفعہ میری نظر میں یہ عبارت پیش کی گئی جو پہلے الہام کے بعد میں ہے۔

مقام او مبیں از راہِ تحقیر - بدورانش رسولاں ناز کردند

جیسا ہی خدا تعالیٰ نے ان دنوں میں جو تحریک چلتی ہے۔ میرے ہاتھ پر دین اسلام کے پھیلنے کی خوشخبری دی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ یا قمر یا شمس انت منّی وانا منک یعنی اے چاند اور اے سورج! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس وحی الٰہی میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے اسی طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کر کے پکارا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی کے میرے ذریعہ سے ظاہر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا۔ اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائے گا اور اس کی چمک سے دنیا بے خبر تھی مگر اب میرے ذریعہ سے اس کی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائے گی۔ اور جس طرح تم بجلی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم میں تمام سطح آسمان کی روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی ہوگا۔ خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے لئے میں زمین پر اُترا اور تیرے لئے میرا نام چمکا اور

Back

تجلیات الٰہیہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 397 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 198 پر درج ہے

اگر چارپائی پر بیٹھے تو بیٹھتے ہی جان کندن کا غرغرہ شروع ہوا۔ اسی غرغرہ کی حالت میں انہوں نے مجھے کہا کہ دیکھا یہ کیا ہے اور پھر لیٹ گئے اور پہلے اس سے مجھے کبھی اس بات کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا کہ کوئی شخص غرغرہ کے وقت میں بول سکے اور غرغرہ کی حالت میں صفائی اور استقامت سے کلام کر سکے۔ بعد اس کے عین اس وقت جب کہ آفتاب غروب ہوا وہ اس جہان فانی سے
ص۲۱۹ انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور یہ اُن سب الہاموں سے پہلا الہام اور پہلی پیشگوئی تھی جو خدا نے مجھ پر ظاہر کی دوپہر کے وقت خدا نے مجھے اس کی اطلاع دی کہ ایسا ہونے والا ہے اور غروب کے بعد یہ خبر پوری ہوگئی اور مجھے فخر کی جگہ ہے۔ اور میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزا پُرسی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی رُوح جوش زن ہے وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اُسکے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دیکر اُسکی قسم کھاوے مگر میں پھر دوبارہ خدائے عزّوجلّ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وُہ خدا ہی تھا جس نے عزا پُرسی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ والسماء والطارق اور اسی کے موافق ظہور میں آیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۲۔ بائیسواں نشان یہ ہے کہ جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب مقتضائے بشریت کے مجھے اس خبر کے سُننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ اُنہیں کی زندگی سے وابستہ تھے اور وُہ سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے۔ جو اُن کی حیات سے مشروط تھی۔ اس لئے یہ خیال گذرا کہ اُن کی وفات کے بعد کیا ہوگا۔ اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور یہ سارا خیال بجلی کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گذر گیا تب اُسی وقت غنودگی ہو کر یہ دُوسرا الہام ہوا **الیس اللہ بکاف عبدہ** یعنی کیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں ہے

Back

حقیقۃ الوحی صفحہ 219 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 219 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 198 پر درج ہے

لکھتے ہیں۔ کہ مجھے کئی دفعہ خدا تعالیٰ کی زیارت اپنے والد کی شکل میں ہوئی ہے۔
نیز خاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ مجھے اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور
خدا تعالیٰ نے مجھے ایک ہلدی کی گٹھی دی۔ کہ یہ میری معرفت ہے اسے سنبھال
کر رکھنا جب وہ بیدار ہوئے۔ تو ہلدی کی گٹھی ان کی مٹھی میں موجود تھی اور ایک
بزرگ جن کا حضور نے نام نہیں بتایا تہجد کے وقت اپنے حجرہ کے اندر بیٹھے
مصلّٰی پر کچھ پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی شخص باہر سے آیا
ہے اور ان کے نیچے کا مصلّٰی نکال کر لے گیا ہے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو دیکھا
کہ فی الواقع مصلّٰی ان کے نیچے نہیں تھا۔ جب دن نکلنے پر حجرہ سے باہر نکلے تو
کیا دیکھتے ہیں کہ مصلّٰی صحن میں پڑا ہے۔ یہ واقعات سنا کر حضرت صاحب نے فرمایا
کہ یہ کشف کی باتیں تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کی کرامت ظاہر کرنے
کے لئے خارج میں بھی ان کا وجود ظاہر کر دیا۔ اب ہمارا قصہ سنو۔ جس وقت تم حجرہ
میں ہمارے پاؤں دبا رہے تھے۔ میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک نہایت وسیع اور
مصفّٰی مکان ہے اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے۔ اور اس پر ایک شخص حاکم
کی صورت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ احکم الحاکمین یعنی رب العالمین
ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے میں نے
کچھ احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے
ان کے پاس لے چلا ہوں۔ جب میں پاس گیا۔ تو انہوں نے مجھے نہایت شفقت سے
اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی۔ کہ جیسے ایک بیٹا اپنے
باپ سے بچھڑا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے۔ اور قدرتاً اس کا دل بھر آتا ہے
یا شاید فرمایا اس کو رقت آ جاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا
کہ یہ احکم الحاکمین یا فرمایا رب العالمین ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انہوں نے
مجھے اپنے پاس بٹھا لیا ہے۔ اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے دستخط کرانے
کی غرض سے پیش کئے۔ انہوں نے قلم سرخی کی دوات میں جو پاس پڑی تھی

سیرت المہدی جلد اول صفحہ 82 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 199 پر درج ہے

Back

۲۵۵ معلوم ہوا کہ خدا نے اُن کی زندگی کے پندرہ دن پندرہ سال سے بدل دیئے ہیں یہ ہے ہمارا خدا جو اپنی پیشگوئیوں کے بدلانے پر بھی قادر ہے مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ قادر نہیں۔

نشان ۱۰۶۔ ایک دفعہ کشفی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشگوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سُرخی کے قلم سے اُس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اُس وقت نہایت رقت کا عالم تھا اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اُس پر دستخط کر دیئے اور اُسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اُس وقت میاں عبد اللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پَیر دبا رہا تھا کہ اُسکے رُوبرو غیب سے سُرخی کے قطرے میرے کُرتہ اور اُس کی ٹوپی پر بھی گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سُرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبد اللہ کو سُنایا اور اُس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبد اللہ جو ایک رویت کا گواہ ہے اُس پر بہت اثر ہوا اور اُس نے میرا کُرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جو اب تک اُسکے پاس موجود ہے۔

۱۰۷۔ کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے کہ دُنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ زمین زیر و زبر ہو جائیگی۔ پس وہ زلزلے جو سان فرانسسکو اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ تو سب کو معلوم ہیں لیکن حال میں ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو جو جنوبی حصہ امریکہ یعنی چلّی کے صوبہ میں ایک سخت زلزلہ آیا وہ پہلے زلزلوں سے کم نہ تھا۔ جس سے پندرہ چھوٹے بڑے شہر اور قصبے برباد ہو گئے اور ہزارہا جانیں تلف ہوئیں اور

حقیقۃ الوحی صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 200,199 پر درج ہے

فانهم لا يقبلون الاصلاح۔ لصرف الوقت فی نصحهم فی حکم اضاعة الوقت
وطمع قبول الحق منهم کطمع العطاء من العنّين ورأيت انه يحبّنى و
يصدّقنى ويرحم علىّ ويشير الى ان عكّازته معى وهو من الناصرين۔
ورأيتنى فى المنام عين الله وتيقنت اننى هو ولم يبق لى ارادة ولا
خطرة ولا عمل من جهة نفسى وصرت کاناء منثلم بل کشئ تأبطه شئ
آخر واخفاه فى نفسه حتى ما بقى منه اثر ولا رائحة وصار کالمفقودين۔ و
اعنى بعين الله رجوع الظل الى اصله وغيوبته فيه کما يجرى مثل هذه الحالات
فى بعض الاوقات على المحبّين۔ وتفصيل ذالک ان الله اذا اراد شيئًا من نظام
الخير جعلنى من تجلياته الذاتية بمنزلة مشيته وعلمه وجوارحه وتوحيده
وتفريده لاتمام مراده وتكميل مواعيده کما جرت عادته بالابدال والاقطاب
والصديقين۔ فرأيت ان روحه احاط علىّ واستوى على جسمى ولفّنى فى ضمن
وجوده حتى ما بقى منى ذرة وکنت من الغائبين۔ ونظرتُ الى جسدى
فاذا جوارحى جوارحه وعينى عينه واذنى اذنه ولسانى لسانه۔ اخذنى
ربّى واستوفانى واکد الاستيفاء حتى کنت من الفانين۔ ووجدت قدرته
وقوته تفور فى نفسى والوهيته تتموج فى روحى وضُرِبت حول قلبى
سرادقات الحضرة ودقّ نفسى سُلطان الجبروت۔ فما بقيتُ وما بقى
ارادتى ولا مُناى۔ وانهدمت عمارة نفسى کلها وتراءت عمارات
رب العٰلمين۔ وانمحت اطلال وجودى وعفت بقايا انانيتى وما بقيت
ذرة من هويتى۔ والالوهية غلبت علىّ غلبة شديدةً تامةً و

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564 مصنفہ مجدد ثانی خزائن جلد 5 صفحہ 564 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 200 پر درج ہے

Back

خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہیگا۔ آسمان بندھا ہوا تھا
اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھولدیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع
نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے
لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ
ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دُنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقرب
ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دُنیا پر تجھے بزرگی ہے۔
بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔
میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤنگا۔ دُنیا میں
ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔
اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اُس کے لئے
وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا
تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری
میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے
لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مت ہو۔ وغیرہ الخ۔
اور اس کے ساتھ اور مکاشفات ہیں جو ان کی تائید کرتے ہیں چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ
میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اس کشف کو بھی میں براہین میں چھاپ چکا
ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات روحانی میرے اندر ہیں اور جن کمالات سے
وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ میں بھی ہیں۔ اور پھر ایک اور کشف ہے جو آئینہ کمالات اسلام
صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵ میں مدت سے چھپ چکا ہے اُسکو بعینہٖ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے
ترجمہ:۔ میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا
اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخدار برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔

کتاب البریہ صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 200 پر درج ہے

Back

رکھتے ورنہ بہتیرے ہندو بتوں کے آگے اپنی زبان یا ہاتھ یا پیر کاٹ دیتے ہیں اور بہتیرے نادان ہندو اپنے بچے کو گنگا میں ڈال کر اس کا نام جل پرواہ رکھتے ہیں۔ اور ان میں سے بہتیرے ایسے گذرے ہیں کہ مرادیں مانگ کر جگن ناتھ کے پہیے کے نیچے کچلے گئے ہیں۔ سو ایسی بیہودہ حرکات تیر و سیف کے وقت نہیں اور نہ وہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت کہلا سکتی ہیں۔ ہمارا تو یہ اعتراض تھا کہ بنی نوع کے لئے اپنی جان ضائع کرنا قانون قدرت کے مخالف ہے۔ پس کاش اگر یہ لوگ پہلے قانون قدرت کی تعریف میں غور کرتے تو اس فاش غلطی میں نہ پڑتے۔ کیا ہم بعض نادانوں کی بے ہودہ حرکات کو جن پر خود قانون قدرت کا اعتراض ہے قانون قدرت کا حکم دے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اور پھر لطف یہ کہ اس بحث میں پڑنے کا ابھی تک عیسائیوں کا حق بھی نہیں۔ کیونکہ وہ اس بات کے قائل نہیں کہ درحقیقت اقنوم ثانی کو جس کا دوسرا نام ان کے نزدیک ابن اللہ ہے۔ پھانسی مل گئی تھی ورنہ یہ کہ ان کو ماننا پڑتا ہے کہ تین دن تک خدا ہی مرا رہا۔ پس جبکہ خدا ہی مرا رہا تو اس عرصہ تک اس **دنیا کا انتظام کون کرتا ہوگا؟**

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں حضرت مسیح کی تعلیم میں نہیں تھیں اور ان کی تعلیم میں توحید پر کوئی بھی زیادت نہیں تھی۔ انہوں نے صاف صاف کہا تھا کہ میں انسان ہوں۔ ہاں جیسا کہ خدا کے مقبولوں کو عزت اور قرب اور محبت کے خدا تعالیٰ کی طرف سے القاب ملتے ہیں۔ اور جیسا کہ وہ لوگ خود عشق الٰہی کی محویت میں محبت اور یگانگت کے الفاظ منہ پر لاتے ہیں ایسا ہی ان کا بھی حال تھا۔ اس میں کیا شک ہے کہ جب کوئی انسان سے محبت کرے یا خدا سے تو جب وہ محبت کمال کو پہنچتی ہے تو سب کو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی روح اور اس کے محبوب کی روح ایک ہو گئی ہے اور فنا نظری کے مقام میں بسا اوقات وہ اپنے تئیں محبوب سے ایک ہی دیکھتا ہے جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کرکے فرماتا ہے* کہ "تو مجھ سے اور میں

* نوٹ۔ [illegible] منہ

کتاب البریہ صفحہ 82 تا 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 100 تا 103 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 200 تا 202 پر درج ہے

Back

تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ
ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور
تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد
میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف
کرتا ہے۔ تو اُس سے نکلا اور اُس نے تمام دُنیا سے تجھ کو چُنا۔ تو میری
درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا
نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے اپنی طرف اُٹھاؤنگا۔ اور
تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تو برکت دیا گیا۔ خدا نے
تیری مجد کو زیادہ کیا۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کریگا۔
تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت
تیرے پاس آؤنگا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملیگا۔ میں تجھے عزت دونگا۔
اور تیری حفاظت کرونگا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے
میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہدے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ
میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیتا
ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے
تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف
کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو
بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائیگا۔ ہم اُنکے
دِلوں میں رُعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر
ختم ہوگا اُس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں
تو ہے جس طرف تیرا مُنہ اُس طرف خدا کا مُنہ۔ تجھ سے بیعت کرنا

کتاب البریہ صفحہ 82 تا 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 100 تا 103 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 200 تا 202 پر درج ہے

Back

ایسا ہی جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اتریگی۔ تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کریگا۔ تو بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو تو اسکو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا ابتدا تجھ سے کریگا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے آوا ہمن {خدا تیرے اندر آیا} خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی۔ تو مدد دیا جائیگا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہیگی۔ تو حق کیساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اسکو غالب کرے۔ اسکو خدا نے قادیان کے قریب نازل کیا اور وہ حق کیساتھ اترا اور حق کیساتھ اُتارا گیا اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے کیلئے اُسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد ہے میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤنگا اور تیری مدد کرونگا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں کہ خدا عجیب ہے چُن لیتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔

کتاب البریہ صفحہ 82 تا 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 100 تا 103 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 200 تا 202 پر درج ہے

خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہیگا۔ آسمان بندھا ہُوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھولدیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دُنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دُنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤنگا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مت ہو۔ وغیرہ وغیرہ الخ۔

اور اس کے ساتھ اور مکاشفات ہیں جو اس کی تائید کرتے ہیں چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اس کشف کو بھی میں براہین میں چھاپ چکا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات روحانی میرے اندر ہیں اور جن کمالات سے وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ میں بھی ہیں۔ اور پھر ایک اور کشف ہے جو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵ میں مدت سے چھپ چکا ہے اسکو بعینہٖ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ:- میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخدار برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔

کتاب البریہ صفحہ 82 تا 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 100 تا 103 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 200 تا 202 پر درج ہے

خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہیگا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھولدیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دُنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دُنیا پر تجھے بزرگی ہے۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤنگا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مت ہو۔ وغیرہ الخ۔

اور اس کے ساتھ اور مکاشفات ہیں جو اس کی تائید کرتے ہیں چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اس کشف کو بھی میں براہین میں چھاپ چکا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات روحانی میرے اندر ہیں اور جن کمالات سے وہ موصوف ہوسکتے ہیں وہ مجھ میں بھی ہیں۔ اور پھر ایک اور کشف ہے جو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵ میں متن سے چھپ چکا ہے اُسکو بعینہٖ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے

ترجمہ:- میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخدار برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔

کتاب البریہ صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 تا 105	یہ حوالہ صفحہ 202 تا 203 پر درج ہے

Back

!

یا اُس شئے کی طرح جسے کسی دوسری شئے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل
مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں مَیں نے دیکھا کہ
اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔
یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور مَیں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اُس کے اعضاء
اور میری آنکھ اُس کی آنکھ اور میرے کان اُس کے کان اور میری زبان اُس کی زبان بن گئی تھی میرے
رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور
قوت مجھ میں جوش مارتی اور اُس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے
دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو مَیں
ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے
لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخن پا تک اُس کی
طرف کھینچا گیا۔ پھر مَیں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی میل
نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس مَیں اُس شئے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں
آتی یا اُس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اُس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت
میں مَیں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے مَیں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور
پٹھوں میں سرایت کر گئی۔ اور مَیں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب
اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اُس سے زیادہ ممکن نہیں۔
چنانچہ اس کی گرفت سے مَیں بالکل معدوم ہو گیا۔ اور مَیں اُس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء
میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ اور مَیں خیال کرتا تھا کہ مَیں اپنے سارے وجود سے
معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں۔ اب کوئی شریک اور منازع روک کرنے والا
نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور
حرکت اور سکون سب اُسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں مَیں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام

اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔

یہ الہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت میرے پر ظاہر ہوئے اور اس قسم کے اور بھی بہت سے الہامات ہیں جن کو میں قریباً بیس برس سے شائع کر رہا ہوں۔ اور بہت سے ان میں سے میری کتاب براہین احمدیہ اور دوسری کتابوں میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ سب حضرات پادری صاحبان سوچیں اور غور کریں اور ان الہامات کو یسوع مسیح کے الہامات سے مقابلہ کریں اور پھر منصفانہ گواہی دیں کہ کیا یسوع کے وہ الہامات جن سے وہ اس کی خدائی نکالتے ہیں ان الہامات سے بڑھ کر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر کسی کی خدائی ایسے الہامات اور کلمات سے نکل سکتی ہے تو ان میرے الہامات سے نعوذ باللہ میری خدائی یسوع کی نسبت بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گی اور سب سے بڑھ کر ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدائی ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آپ کی وحی میں صرف یہی نہیں کہ جس نے تجھ سے بیعت کی اس نے خدا سے بیعت کی اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور آپ کے ہر یک فعل کو اپنا فعل ٹھہرایا ہے۔ اور یہ کہہ کر وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى[1] آپ کی تمام کلام کو اپنی کلام ٹھہرایا ہے بلکہ ایک جگہ اور تمام لوگوں کو آپ کے بندے قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے قُلْ يَا عِبَادِيَ۔ یعنی کہہ کہ اے میرے بندو۔ پس ظاہر ہے کہ جس قدر صراحت اور وضاحت سے ان پاک کلمات سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

[1] النجم : ۴، ۵

کتاب البریہ صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 تا 105 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 202 تا 203 پر درج ہے

یا اُس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل
مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں مَیں نے دیکھا کہ
اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہوگئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔
یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور مَیں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اُس کے اعضاء
اور میری آنکھ اُس کی آنکھ اور میرے کان اُس کے کان اور میری زبان اُس کی زبان بن گئی تھی میرے
رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور
قوت مجھ میں جوش مارتی اور اُس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے
دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو مَیں
مَیں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے
لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخن پا تک اُس کی
طرف کھینچا گیا۔ پھر مَیں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی میل
نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس مَیں اُس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں
آتی یا اُس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اُس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت
میں مَیں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے مَیں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور
پٹھوں میں سرایت کر گئی اور مَیں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب
اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔
چنانچہ اس کی گرفت سے مَیں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اُس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء
میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں اور مَیں خیال کرتا تھا کہ مَیں اپنے سارے وجود سے
معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں اب کوئی شریک اور منازع روک کرنے والا
نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور
حرکت اور سکون سب اُسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں مَیں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام

کتاب البریہ صفحہ 87،86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105،104 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 204 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر85

اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی
صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی
ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو
پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان
کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی
اور میری زبان پر جاری ہوا اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔[1]

یہ الہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت میرے پر ظاہر ہوئے اور اس
قسم کے اور بھی بہت سے الہامات ہیں جن کو میں قریباً پچیس برس سے شائع کر رہا ہوں۔ اور
بہت سے ان میں سے میری کتاب براہین احمدیہ اور دوسری کتابوں میں چھپ کر شائع ہو چکے
ہیں۔ سب حضرات پادری صاحبان سوچیں اور غور کریں اور ان الہامات کو یسوع مسیح کے الہامات
سے مقابلہ کریں اور پھر انصافاً گواہی دیں کہ کیا یسوع کے وہ الہامات جن سے وہ اس کی خدائی
نکالتے ہیں ان الہامات سے بڑھ کر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر کسی کی خدائی ایسے الہامات اور کلمات
سے نکل سکتی ہے تو ان میرے الہامات سے نعوذ باللہ میری خدائی یسوع کی نسبت بدرجہ اولیٰ
ثابت ہوگی اور سب سے بڑھ کر ہمارے سیّد و مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدائی
ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آپ کی وحی میں صرف یہی نہیں کہ جس نے تجھ سے بیعت کی اُس نے
خدا سے بیعت کی اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور
آپ کے ہر ایک فعل کو اپنا فعل ٹھہرایا ہے۔ اور یہ کہہ کر وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ
اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی آپ کی تمام کلام کو اپنی کلام ٹھہرا لیا ہے بلکہ ایک جگہ اور تمام لوگوں کو آپ کے بندے
قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے قُلْ یٰعِبَادِیَ۔ یعنی کہہ کہ اے میرے بندو۔ پس ظاہر ہے کہ
جس قدر صراحت اور ... سے اور پاک کلمات سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

[1] التین: ۵

کتاب البریہ صفحہ 86، 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد3 صفحہ 104، 105 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 204 پر درج ہے

انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون۔ تو در منزل ما چو بار بار آئی

تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ اے میرے بندے چونکہ تو میری فرودگاہ میں

خدا ابرِ رحمت بہ بارید یا نے + انا امتنا اربعة عشر دواباً

بار بار آیا ہے اس لئے اب تو خود دیکھ لے کہ تیرے پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔ ہم نے چودہ چارپایوں کو ہلاک کر دیا

ذٰلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ سر انجام جاہل جہنم بود +

کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گذر گئے تھے۔ جاہل کا انجام جہنم ہے

کہ جاہل نکو عاقبت کم بود + میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔

جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا

انی اُمرت من الرحمٰن فاتونی۔ انی حمی الرحمٰن۔ انی لاجد

میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف آجاؤ۔ میں خدا کا چراگاہ ہوں۔ اور مجھے گم گشتہ

ریح یوسف لولا ان تفندون۔ الم تر کیف فعل

یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے

ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔

رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کے مکر کو الٹا کر انہیں پر نہیں مارا۔

وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔

یہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔

انا عفونا عنک۔ لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

ہم نے تجھے معاف کیا۔ خدا نے بدر میں یعنی چودھویں صدی میں تمہیں ذلت میں پاکر تمہاری مدد کی۔

وقالوا ان ھٰذا الا اختلاق۔ قل لو کان من عند غیر اللہ

اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ انکو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اور کا ہوتا

* اس کی تصریح نہیں کی گئی۔ واللہ اعلم۔ منہ

حقیقت الوحی صفحہ 108 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 108 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 204 پر درج ہے

Back

النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ۔ فَجَعَلَنِیْ مَظْهَرَ الْمَسِيْحِ عِيْسَى

و زناں رحم کردہ آید پس مرا جائے ظہور مسیح عیسیٰ

عورتوں پر رحم کیا جائے پس مجھ کو مسیح عیسیٰ

ابْنِ مَرْيَمَ لِدَفْعِ الضَّيْرِ وَإِبَادَةِ مَوَادِّ الْغَوَايَةِ۔

ابن مریم کرد تاکہ ضرر را دفع نماید و گمراہی را محو فرماید

ابن مریم کا مظہر بنایا تاکہ ضرر دور کرے اور گمراہی کے مادوں کو محو فرماوے

وَجَعَلَنِیْ مَظْهَرَ النَّبِيِّ الْمَهْدِیِّ أَحْمَدَ أَكْرَمَ

و مرا مظہر مہدی احمد اکرم فرمود

اور مجھ کو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا

لِإِفَاضَةِ الْخَيْرِ وَإِعَادَةِ عِهَادِ الدِّرَايَةِ وَالْهِدَايَةِ۔

تاکہ بمردم خیر را برساند و بارانِ ہدایت و درایت را دوبارہ فرستد

تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور ہدایت اور درایت کی بارشوں کو دوبارہ لاوے

وَتَطْهِيْرِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجِنَايَةِ۔

و مردم را از چرک غفلت و گناہگاری پاک کند

اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری کے میل سے پاک کرے

فَجِئْتُ فِي الْحُلَّتَيْنِ الْمُهَرَّدَتَيْنِ الْمُصْبَغَتَيْنِ

پس من در دو حلہ زرد رنگ آمدہ ام کہ رنگین ہستند

پس میں زرد رنگ والے دو پوشاکوں میں آیا ہوں

بِصِبْغِ الْجَلَالِ وَصِبْغِ الْجَمَالِ۔ وَأُعْطِيْتُ صِفَةَ

برنگ جلال و رنگ جمال و دادہ شدم صفت

جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور مجھ کو

للافناء والاحیاء من الرب الفعال۔ فاما الجلال

تخلی کردن و زندہ کردن از پروردگارے کہ بہ ہر کار قادر است   مگر جلالے کہ داده شدم

خالی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھکو ملی ہے لیکن وہ جلال

الذی اعطیت فھو اثر لبروزی العیسوی من

پس آں اثر   آں بروز من است کہ عیسوی است   از

جو مجھکو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے   جو عیسوی بروز ہے   اور جو خدا کی

اللہ ذی الجلال۔ لابید بہ شر الشرک المواج

خدائے کہ ذوالجلال است   تا من آں بدی   شرک را نیست کنم کہ موج زن

طرف سے ہے   تا کہ میں اس شرک کی بدی کو   نابود کردوں جو

الموجود فی عقائد اھل الضلال۔ المشتعل بکمال

و موجود   در عقائد گمراہان است   و بکمال اشتعال

گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے   اور اپنی پوری بھڑک میں

الاشتعال۔ الذی ھو اکبر من کل شر فی

مشتعل است   آنکہ در چشم   خدائے دانندہ   اکبر از ہر شر

بھڑک رہی ہے   اور جو حالات جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے

حاشیہ:

قد قلت غیر مرة انی ما اتیت بالسیف ولا السنان۔ وانما اتیت بالآیات

بارہا گفتم کہ من بہ تیغ و نیزہ نیامدہ ام   و جز ایں نیست کہ آمدہ ام بہ نشانہا

میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور

والقوة القدسیة وحسن البیان۔ فجلالی من السماء لا بالجنود والاعوان۔ منہ

و قوت قدسیہ و حسن بیان۔ پس جلال من از آسمان است نہ بہ لشکرہا و مددگاران۔ منہ

قوت قدسیہ اور حسن بیان ہے۔ پس میرا جلال آسمانی ہے نہ کہ لشکروں کے ساتھ۔ منہ

میرے حالات کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پاکر اپنے دلوں میں کہا کہ یا الٰہی کیا تو ایسے انسان کو اپنا خلیفہ بنائے گا کہ جو ایک مفسد آدمی ہے جو ناحق قوم میں پھوٹ ڈالتا ہے اور علماء کے مسلّمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو مجھے معلوم ہے وہ تمہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے کہ جو مجھ پر نازل ہوا اور درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔ اور اس زمانہ کے لوگ اس سے بے خبر ہیں پس یہی معنے ہیں اس وحی الٰہی کے کہ قال انّی اعلم ما لا تعلمون۔ پھر بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا اور میرا قرب کامل اس نے پایا۔ اور پھر بعد اس کے بعوض خلائق کے لئے اُنکی طرف متوجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں میں وتر ہو۔ اور اس لئے کہ وہ اس درمیانی مقام پر ہے وہ دین کو از سر نو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کر دیگا۔ یعنی بعض غلطیاں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان غلطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ ان سب غلطیوں کو ایک حَکَم کے منصب پر ہو کر دور کر دے گا۔ اور شریعت کو جیسا کہ ابتداء میں سیدھی تھی سیدھی کر کے دکھلا دے گا۔

پھر انہی پیشگوئیوں کے بارے میں براہین احمدیہ میں اور نیز الہام میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نُصِرتَ وقالوا لات حین مناص۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر۔ سیُهزم الجمع ویولّون الدبر۔ وان یروا اٰیۃً یُعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ واعلموا انّ اللّٰہ یحی الارض بعد موتها۔ ومن کان للّٰہ کان اللّٰہ له۔ قل ان افتریته فعلیّ اجرامی شدید۔ یا احمدی انت مرادی ومعی غرست
۹۲ کرامتک بیدی۔ اکلت للناس حجبًا۔ قل هو اللّٰہ عجیب۔ لا یُسئل

ظاہر ہے کہ یہ الجبل فی سم الخیاط استعارے کے طور پر ہے۔ اور مدارج میں سے ایک درجے کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے پس جن لوگوں کو میرا وہ رقعہ جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل نظر آتا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن و من دونھما جنتٰن پ۲۷ کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پرکھیں یہاں اللہ تعالیٰ نے ڈرنے والے کو دو جنت عطا فرمانے کا وعدہ فرماتا ہے جس کی تعریف درمیانی فقرات ہیں۔ یعنے اون میں چشمے ہونگے۔ لولو اور مرجان ہونگے سرہانے ہونگے وغیرہ وغیرہ آخیر میں فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے ورے دو جنت اور بھی ہیں یعنے جیسے مرنے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی اسی ورلی زندگی میں بھی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی ھٰذہ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی۔ اس کی تشریح ہے۔

اب میاں صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مہربانی فرما کر کھول کر لکھیں کہ اُن کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یونہی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے خود کسی صنعت کے موصوف بنکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پہ اون خوابوں اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور ہونے والے ہیں ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی مسلمان بادشاہ کی چھاؤنی جارہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تا ہم میں نے

اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 206 پہ درج ہے

Back

کیا جاتا کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جاتا ہے اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس
سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر
اوّل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم
کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ
لکھ دیتا کہ اب میں مریم سے عیسیٰ بن گیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ انسان
کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ اگر براہین احمدیہ
کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا۔ تو میں
اُسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔
سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے گو
اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے
ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔
پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم
کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور
آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر
براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور
سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرّ مخفی کی مجھے خبر نہ دی۔
حالانکہ یہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج
ہوئی۔ مگر مجھے اس کے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی
عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا
جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا
دعویٰ نہیں جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھاوے۔ سو اُس وقت تک حکمتِ الٰہی کا یہی

Back

یہ حوالہ صفحہ 206 پر درج ہے	کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی

تقاضا تھا کہ براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آئے۔ مگر جب وقت آگیا تو
وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے میں
کوئی نئی بات نہیں۔ یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار تصریح لکھا گیا ہے۔ اس جگہ ایک
الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں
شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے کہ صدہا لوگوں کو میں نے سنایا تھا اور میری یادداشت
کے الہامات میں موجود ہے۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا
اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاءھا المخاض الی جذع
النخلة قالت یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا۔ یعنے پھر مریم کو جو مراد
اس عاجز سے ہے۔ دردِ زِہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور
بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور
گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میرا
نام و نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا میں مولویوں کی طرف سے
بہ ہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعوے کو برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے نابود
کرنا چاہا۔ تب اس وقت جو کچھ اضطراب اور قلق ناسمجھوں کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر گذرا۔ اس
جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے اور اس کے متعلق اور بھی الہام تھے جیسا کہ لقد جئت شیئا
فریا۔ ما کان ابوک امرأ سوء وما کانت امک بغیا۔ اور پھر اس کے ساتھ کا الہام
براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۱ میں موجود ہے اور وہ یہ ہے۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ ولنجعلہ
آیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا۔ قول الحق الذی فیہ تمترون
دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۱ سطر ۱۲ و ۱۳۔ ترجمہ اور لوگوں نے کہا کہ اے مریم تو نے کیا کیا
اور قابل اعتراض کام دکھلایا جو راستی سے دور ہے۔ تیرا باپ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے

٭ نوٹ۔ اس الہام پر مجھے یاد ہے کہ ایک شاعر نے ... ایک قصیدہ ... صاحب نے ...

کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 207 پر درج ہے

بھی معلوم ہوتی تھی اور وہ یہ ہے کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسہم۔ ؎۱
الجزو نمبر ۱۳ یعنی خدا تعالیٰ اس نیکی یا بدی کو جو کسی قوم کے شامل حال ہے تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ
قوم ان باتوں کو اپنے سے دور نہ کرے جو اس کے دل میں ہیں۔ پس خدا نے اس قوم کو جو اس کے علم
میں ہے اختیار سے محروم نہ رکھا۔ افسوس کہ بعض نادان کہتے ہیں کہ الہام آپ بنا لیا ہے۔ ان کے
جواب میں کیا کہیں اور کیا لکھیں۔ اے بدقسمت بدگمانو! کیا ممکن ہے کہ کوئی خدا پر جھوٹ باندھے
۱۴۲ اور پھر اس کے دست قہر سے بچا رہے۔ خدا جھوٹوں کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ جو اپنے دل سے
الہام بناتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہلاک کئے جائیں گے کیونکہ انہوں نے دلیری
کرکے خدا پر بہتان باندھا۔ راستبازوں کے لئے بھی دن مقرر ہیں۔ اور جھوٹے مفتریوں کے لئے بھی
وقت مقرر کئے گئے ہیں۔ جب وہ وقت آئیں گے تو خدا تعالیٰ دکھا دیگا کہ کس نے شوخی سے باتیں کیں
اور کس نے روح القدس کی تحریک کی پیروی کی۔ خدا کی باتوں کو خدائی نشانوں سے تم شناخت کرو گے
سچائی پوشیدہ نہیں رہے گی اور نہ ادھوری رہے گی۔ وہ خدا ہمیشہ اپنے تئیں ظاہر کرتا رہا ہے وہ
اب بھی دکھلا دیگا کہ وہ کس کے ساتھ ہے جو دلی طور پر اس سے ڈرتے اور نیکی اور پرہیزگاری کی راہوں
کو اختیار کرتے ہیں۔

اے لوگو! خدا سے ڈرو۔ اور درحقیقت اس سے صلح کرو۔ اور سچی صلاحیت کا جامہ
پہن لو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک شوخی تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔
خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں مگر ساتھ ہی بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو
ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہی ہے جو ہلاک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے
اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے۔ مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے
ہیں۔ اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس کے
آستانہ پر گرتے ہیں اور اس قطرہ کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور
محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں تب وہ مصیبتوں میں

؎۱ الرعد:۱۲

یہ حوالہ صفحہ 207 پر درج ہے	ایام الصلح صفحہ 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 341 از مرزا قادیانی

Back

اوّل یہ کہ جب رحم میں ایسے شخص کے وجود کے لئے نطفہ پڑتا ہے جس کی فطرت کو اللہ جلّ شانہٗ اپنی روحانیت کے تقاضا سے جس میں انسان کے عمل کو کچھ دخل نہیں الہامی فطرت بنانا چاہتا ہے تو اُس پر اُسی نطفہ ہونے کی حالت میں جبرائیل نور کا سایہ ڈال دیتا ہے تب ایسے شخص کی فطرت منجانب اللہ الہامی خاصیت پیدا کر لیتی ہے اور منہ الہامی حواس اُس کو مل جاتے ہیں۔

پھر دوسرا کام جبرئیل کا یہ ہے کہ جب بندہ کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کے زیر سایہ آپڑتی ہے تو خدا تعالیٰ کی مزید حرکت کی وجہ سے جبرئیل نور میں بھی ایک حرکت پیدا ہو کر محب صادق کے دل پر وہ نور جا پڑتا ہے یعنی اُس نور کا عکس محب صادق کے دل پر پڑ کر ایک عکسی تصویر جبرئیل کی اُس میں پیدا ہو جاتی ہے جو ایک روشنی یا ہوا یا گرمی کا کام دیتی ہے اور بطور ملکہ الہامیہ کے ملہم کے اندر رہتی ہے۔ ایک سرا اُس کا جبرئیل کے نور میں غرق ہوتا ہے اور دوسرا ملہم کے دل کے اندر داخل ہوتا ہے جس کو دوسرے لفظوں میں روح القدس یا اُس کی تصویر کہہ سکتے ہیں۔

تیسرا کام جبرئیل کا یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کلام کا ظہور ہو تو ہوا کی طرح موج میں آکر اُس کلام کو دل کے کانوں تک پہنچا دیتا ہے یا روشنی کے پیرایہ میں افروختہ ہو کر اُس کو نظر کے سامنے کر دیتا ہے یا حرارت محرکہ کے پیرایہ میں تیزی پیدا کر کے زبان کو الہامی الفاظ کی طرف چلاتا ہے۔

منہ اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں کہ اولیاء اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر ہمیں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں۔ بلکہ بعض فاسق اور فاجر درجہ کے

توضیح مرام صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 94، 95 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 207 پر درج ہے

Back

بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں۔ اور بعض پہلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جبکہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھٹے ہوئے اور مشہور آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی۔ سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبرئیلی نور کا چھیالیسواں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پہلے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں۔ بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گذری ہے کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے۔ اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا ببر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔ مگر پھر بھی کہنا چاہیئے کہ ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جبرئیلی نور آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے تمام معمورہ عالم پر بحسب استعداد ان کی اشتعال ڈال رہا ہے اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت مولیٰ اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سے ادنیٰ سرشت میں بھی ہے۔ اس صورت میں ضروری تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے مجانین پر بھی کسی قدر اس کا اثر ہوتا اور فی الواقعہ ہے بھی۔ کیونکہ جو مجنون ہیں جن کو عوام الناس مجذوب ... بعض حالات میں بوجہ اپنے ایک طور کے انقطاع کے جبرئیلی نور کے ... پڑ جاتے ہیں تو کچھ کچھ ان کی باطنی آنکھوں پر اس نور کی روشنی پڑتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے تصرفات مخفیہ کو کچھ کچھ دیکھنے لگتی ہے مگر ایسی خوابوں یا ایسے مکاشفات

حوالہ نمبر94

درجہ کے معصوم ہیں مگر مسلمانوں کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی بھی گناہ نہیں کہ انسان اپنے تئیں یا کسی اور کو خدا کے برابر ٹھہراوے۔ غرض یہ طریق مختلف فرقوں کے لیے ہرگز حق شناسی کا معیار نہیں ہو سکتا جو لشپ صاحب نے اختیار کیا ہے۔ ہاں یہ طریق نہایت عمدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علمی اور عملی اور اخلاقی اور تقدسی اور برکاتی اور تاثیراتی اور ایمانی اور عرفانی اور افاضہ خیر اور طریق معاشرت وغیرہ وجوہ فضائل میں باہم موازنہ اور مقابلہ کیا جاتے۔ یعنی یہ دکھلایا جائے کہ ان تمام امور میں کس کی فضیلت اور فوقیت ثابت ہے اور کس کی ثابت نہیں۔ کیونکہ جب ہم کلام کلی کے طور پر تمام طرق فضیلت کو مد نظر رکھ کر ایک نبی کے وجوہ فضائل بیان کریں گے تو ہم پر یہ طریق بھی کھلا ہوگا کہ اسی تقریب پر ہم اس نبی کی پاک باطنی اور تقدس اور طہارت اور معصومیت کے وجوہ بھی جس قدر ہمارے پاس ہوں بیان کر دیں۔ اور چونکہ اس قسم کا بیان صرف ایک جزوی بیان نہیں ہے بلکہ بہت سی باتوں اور شاخوں پر مشتمل ہے اس لیے پبلک کے لیے آسانی ہوگی کہ اس تمام مجموعہ کو زیر نظر رکھ کر اس حقیقت تک پہنچ جائیں کہ ان دونوں نبیوں میں سے درحقیقت افضل اور اعلیٰ شان کس نبی کو حاصل ہے اور گو ہر ایک شخص فضائل کو بھی اپنے مذاق پر ہی قرار دیتا ہے مگر چونکہ یہ انسانی فضائل کا ایک کافی مجموعہ ہوگا اس لیے اس طریق سے افضل اور اعلیٰ کے جانچنے میں وہ مشکلات نہیں پڑیں گی جو صرف معصومیت کی بحث میں پڑتی ہیں بلکہ ہر ایک مذاق کے انسان کے لیے اس مقابلہ اور موازنہ کے وقت ضرور ایک ایسا قدر مشترک حاصل ہو جائے گا جس سے بہت صاف اور سہل طریقہ پر نتیجہ نکل آئے گا کہ ان تمام فضائل میں سے فضائل کثیرہ کا مالک اور جامع کون ہے۔ پس اگر ہماری بحثیں محض خدا کے لیے ہیں تو ہمیں وہی راہ اختیار کرنی چاہیئے جس میں کوئی اشتباہ اور کدورت نہ ہو۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ معصومیت کی بحث میں پہلے قدم میں ہی یہ سوال پیش آئے گا کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے عقیدہ کی رو سے جو شخص عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدا یا خدا کا بیٹا ہونا اپنے تئیں بیان کرتا ہے وہ سخت گنہگار بلکہ کافر ہے تو پھر اس صورت میں معصومیت کیا باقی رہی اور اگر کہو کہ ہمارے نزدیک ایسا دعویٰ نہ گناہ نہ کفر کی بات ہے تو پھر اسی الجھن میں آپ پڑ گئے جس سے بچنا چاہیئے تھا کیونکہ جیسا آپ کے نزدیک حضرت مسیح کے لیے خدائی کا دعویٰ کرنا گناہ کی بات نہیں ہے ایسا ہی ایک تناسخ مت والے کے نزدیک ماں بہن سے بھی زنا کرنا گناہ کی بات نہیں ہے اور آریہ صاحبوں کے نزدیک ہر ایک ذرہ کو اپنے وجود کا آپ ہی خدا جاننا اور اپنی پیاری بیوی کو باوجود اپنی موجودگی کے کسی دوسرے سے ہم بستر کرا دینا کچھ بھی گناہ کی بات نہیں اور سناتن دھرم والوں کے نزدیک راجہ رامچندر اور کرشن کو اوتار جاننا اور پرمیشر ماننا اور پتھروں کے آگے سجدہ کرنا کچھ گناہ کی بات نہیں اور ایک گبر کے نزدیک آگ کی پوجا کرنا کچھ گناہ کی بات نہیں۔ اور ایک فرقہ یہودیوں کے مذہب موافق غیر قوموں کے مال کو چوری کر لینا اور ان کو نقصان پہنچا دینا کچھ گناہ کی بات نہیں اور بجز مسلمانوں کے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 380، طبع جدید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے

Back

اسلام ہے؟ اور اگر یہ سوال ہو کہ جب کہ دجّال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا تو اس حدیث کی ہم کیا تاویل کریں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب تمہاری تاویل کی کچھ ضرورت نہیں۔ واقعات کے ظہور نے خود اس حدیث کے معنے کھول دیئے ہیں یعنی یہ حدیث ایک ایسی قوم کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اپنے افعال سے دکھلاویں گے کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا ہے اور خدائی کا دعویٰ بھی۔ نبوت کا دعویٰ اس طرح پر کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں اپنی تحریف اور تبدیل اور انواع و اقسام کی بیجا دست اندازیوں سے جو نہایت جرأت اور بیباکی اور شوخی سے ہونگی اسقدر دخل دینگے اور اسقدر اپنی طرف سے تصرفات کرینگے اور ترجموں کو عمداً بگاڑینگے کہ گویا وہ خود نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ پس یہ تو نبوت کا دعویٰ ہوا۔ اب خدائی کے دعوے کی بھی تشریح سنیئے اور وہ یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ لوگ ایجاد اور صنعت اور خدائی کے کاموں کی کُنہ معلوم کرنے میں اور اس دُھن میں ہیں کہ الوہیت کے ہر یک کام اور صنعت کی نقل اُتاریں اسقدر حریص ہونگے کہ گویا وہ خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں + وہ چاہیں گے کہ مثلاً کسی طرح بارش

+ ربوبیت کی حکمت اور عبودیت کے جلال اور صفات باری کی وحدانیت کو محفوظ رکھ کر انکسار اور ادب عبودیت کے مرتبہ ایجاد اور صنعت کی طرف بقدر اعتدال مشغول ہونا امر دیگر ہے مگر شوخی اور تکبر کو اپنے دماغ میں جگہ دیکر اور قضاء و قدر کے سلسلہ پر مشتمل کر خدا کے پہلو میں اپنی انانیت کو کسی فعل اتحاد و تخیر سے ظاہر کرنا یہی دجالیت ہے۔ اور دجّال کے لفظ سے ہماری وہ مراد نہیں ہے جو حال کے علماء مراد لیتے ہیں اور اس کو ایسا شخص سمجھتے ہیں جس سے وہ لڑائیاں کرینگے کیونکہ ہمارے نزدیک ... ہو یا کوئی ہو اس سے دین کیلئے لڑائی کرنا منع ہے۔ ہر یک مخلوق سے ہمیں ہمدردی چاہیئے۔ اور لڑائی کے خیالات سب باطل ہیں اور دجّال سے مراد صرف وہ فرقہ ہے جو کلام الٰہی کی تحریف کرتے ہیں یا دہریہ کے رنگ میں خدا سے لاپروا ہیں۔ اور اس لفظ میں کوئی اور خطرناک مفہوم مخفی نہیں ہے بلکہ یہ لفظ محرّف کے لفظ یا دہریہ کے لفظ سے مترادف ہے۔ منہ

تحفہ گولڑویہ صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے

Back

عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے
جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلّوں میں (دیکھو براہین احمدیہ
ص۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللّٰہ
والذین معہ اشدّآء علی الکفار رحمآء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا
اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو ص۵۵۷ براہین میں درج ہے "دنیا میں ایک نذیر
آیا" اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں
اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت ؐ تو
خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ
بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پُرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اُتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی
مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو
معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین[1] اور حدیث لا نبی
بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے
عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ
ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی
ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔
اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو
اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی
کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

[1] الاحزاب : ۴۱

Back

میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے ان کے آنے پر بھی وہی اعتراض پیدا ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ خاتم النبیین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ[1] بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا* اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوع بروز تھا۔ اور بروز

* حاشیہ۔ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اهل البیت علی مشرب الحسن۔ میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک تو اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحناء کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت

[1] الجمعة : ۴

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 216,215 پر درج ہے

شخص کے نام ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے وَّاٰخَرِیْنَ
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ[1] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک اور
فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت
میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اُس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اُس سے تعلیم اور تربیت
پاویں۔ پس اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا بروز ہوگا اس لئے اُس کے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے
اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں
وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی
نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا
جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنَ الْاُمَّة
بلکہ یہ فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ۔ اور ہر ایک جانتا ہے کہ مِنْهُمْ کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم
کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا وہی فرقہ مِنْهُمْ میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو
کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے
میرا نام براہین احمدیہ میں **محمد** اور **احمد** رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ۴۸
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور نیز فرمایا ہے كُلُّ بَرَكَةٍ
مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ اور اگر کوئی یہ
کہے کہ کس طرح معلوم ہوا کہ حدیث لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ
مِّنْ فَارِسَ اس عاجز کے حق میں ہے اور کیوں جائز نہیں کہ اُمت محمدیہ میں سے کسی اور
کے حق میں ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا مصداق

[1] الجمعة: ۴

حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 216 پر درج ہے

Back

ثابت ہو رہا ہے جیسا کہ آیت وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ظاہر ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے کہ اس گروہ کا ذکر تو اس آیت میں کیا گیا جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے لیکن اس جگہ اس موردِ بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے۔ اس ترکِ ذکر سے یہ اشارہ مطلوب ہے کہ موردِ بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے اس لئے اس کی بروزی نبوت اور رسالت سے مُہرِ ختمیت نہیں ٹوٹتی۔ پس آیت میں اس کو ایک وجود منفی کی طرح رہنے دیا اور اس کے عوض میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا ہے اور اسی طرح آیت اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئے گا یعنی دینی برکات کے چشمے بہہ نکلیں گے اور بکثرت دنیا میں سچے اہلِ اسلام ہو جائیں گے۔ اس آیت میں بھی ظاہری اولاد کی ضرورت کو نظرِ تحقیر سے دیکھا اور بروزی اولاد کی پیشگوئی کی گئی۔ اور گو خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی اور دونوں خونوں سے حصہ رکھتا ہوں لیکن میں روحانیت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں جو بروزی نسبت ہے۔ اب اس تمام تحریر سے مطلب میرا یہ ہے کہ جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے نبی اور رسول ہوں جس طور سے ابھی میں نے بیان کیا ہے۔ پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعویٰ نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

۵ نومبر ۱۹۰۱ء

لے الجمعۃ: ۴ ۔ الکوثر: ۲

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 216 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 216 پر درج ہے

Back

پھر میرے مخالف حضرت عیسیٰ بن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے ان کے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ[1] بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا* اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوع بروز تھا۔ اور بروز

* حاشیہ۔ یہ بات میرے بزرگوں کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اہل البیت علی مشرب الحسن میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحناء کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت

[1] الجمعۃ : ۴

وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سُنّت ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سُنّت نے سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دھوکہ نہ لگے کہ سُنّت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سُنّت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سُنّت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سُنّت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا۔ کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے۔ یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ یا حج نہ کرتے تھے یا حلال حرام سے واقف نہ تھے۔ ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سُنّت کی خادم ہے۔ جن لوگوں کو ادب قرآن

۵۶

* اہل حدیث فعلِ رسول اور قولِ رسول دونوں کا نام حدیث ہی رکھتے ہیں۔ ہمیں ان کی اصطلاح سے کچھ غرض نہیں [illegible] سُنّت الگ ہے جس کی اشاعت کا اہتمام خود آنحضرت نے بذاتِ خود فرمایا اور حدیث الگ ہے جو بعد میں [illegible] منہ

کشتی نوح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 217 پہ درج ہے

Back

اسکے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنا ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دکھ اٹھاؤں اور کافر اور ملعون اور دجال کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زینہ تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا دیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسمٰعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنے خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو۔ مگر خدا نے یہی پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دکھ اٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اٹھائے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر پھر خدا نے کسر صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اسکو زخمی کیا تھا دوسرے وقت میں مسیح اسکو توڑے۔ مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں رہ سکتے۔ سو سنہ عیسوی کی بیسویں ۲۰ صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنے فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں

ش

تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 521 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 217 پر درج ہے

Back

سروکار نہیں۔ کیا کوئی محمد کا نام لیوا اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ اگر اس زمانہ کا بشر تیرہ سو سال پہلے عرب میں پیدا کیا جاتا تو ابوجہل سے جہالت میں کم رہتا اور کیا اگر اس زمانہ کا مرتد پیالوی رسول اللہ کے وقت کو پاتا تو مسیلمہ کذاب کی طرح آپ سے غداری نہ کرتا؟ دوستو! جہاں تم نے مسیح موعود کو محمد کا کامل بروز مانا ہے وہاں محمد کے منکرین کو محمد کے منکرین کا کامل بروز ماننے میں تمہیں کونسی بات روکتی ہے۔ اور پھر اس پر بھی تو غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کی دو بعثتوں کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے جیسا کہ آتا ہے هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين ۝ وآخرين منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ جس طرح نبی کریم کو امیوں یعنی عرب والوں میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسی طرح ایک اور قوم میں بھی آپ کو مبعوث کیا جائے گا جو ابھی تک دنیا میں پیدا نہیں کی گئی۔ لیکن چونکہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جب فوت ہو جاوے تو اسے پھر دنیا میں لایا جاوے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے متعلق قرآن کریم میں صاف فرما دیا ہے کہ انهم اليهم لا يرجعون پس یہ وعدہ اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ جب نبی کریم کی بعثت ثانی کے لئے ایک ایسے شخص کو چنا جاوے جس نے آپ کے کمالات نبوت سے پورا حصہ لیا ہو اور جو حسن و احسان اور ہدایت خلق اللہ میں آپ کا مشابہ ہو اور جو آپ کی اتباع میں یہاں تک نکل گیا ہو کہ بس آپ کی ایک زندہ تصویر بن جاوے تو گویا ایسے شخص کا دنیا میں آنا خود نبی کریم کا دنیا میں آنا ہے اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صار وجودی وجوده (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جاوے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئیگا تا اشاعت اسلام

کلمۃ الفصل صفحہ 105،104 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 217 پر درج ہے

Back

کا کام پورا کرے اور ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اُتارا تا اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ مسیح موعودؑ نے خود خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰ میں آیت آخرین منھم کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ اور کس طرح منھم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود نہ ہوں جیسا پہلوں میں موجود تھے۔" پس وہ جس نے مسیح موعودؑ اور نبی کریمؐ کو دو وجود کے رنگ میں لیا اس نے مسیح موعودؑ کی مخالفت کی کیونکہ مسیح موعودؑ کہتا ہے صار وجودی وجودہ اور جس نے مسیح موعودؑ اور نبی کریمؐ میں تفریق کی اس نے بھی مسیح موعودؑ کی تعلیم کے خلاف قدم مارا کیونکہ مسیح موعودؑ صاف فرماتا ہے کہ من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی وما رأی۔ دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱ جس نے مسیح موعودؑ کو نبی کریمؐ کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئیگا۔ پس ان سب باتوں کے سمجھ لینے کے بعد اس بات میں کوئی شک ہی نہیں رہتا کہ وہ جس نے مسیح موعودؑ کا انکار کیا اس نے مسیح موعودؑ کا انکار نہیں کیا بلکہ اس نے اس کا انکار کیا جس کی بعثت ثانی کے وعدہ کو پورا کرنے کے لیے مسیح موعودؑ مبعوث کیا گیا اور اس نے اس کا انکار کیا جس نے آخرین میں آنا تھا اور پھر اس نے نبی کا انکار کیا جس نے اپنی قبر سے اٹھ کر حسب وعدہ پھر اپنی قبر میں جانا تھا پس اے نادان! تو مسیح موعودؑ کے انکار کو کوئی معمولی بات نہ جان کیونکہ محمدؐ نے اپنے ہاتھوں سے اپنی نبوت کی چادر اس پر ڈالی ہے اگر تیرا دل غیروں کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور ان کی محبت تجھے چین نہیں لینے دیتی تو جا پہلے آخرین منھم کی آیت قرآن سے نکال پھینک اور پھر جو تیرے دل میں آئے کر۔ کیونکہ جب تک یہ آیت قرآن کریم میں موجود ہے اس وقت تک تو مجبور ہے کہ مسیح موعودؑ کو محمدؐ کی شان میں قبول کرے اور یا کہ مسیح موعودؑ سے انکار کی

کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 217 پر درج ہے

Back

مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند ہو گیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا پس اب جو ظلی نبی ہوتا ہے وہ نبوت کی مہر کو توڑنے والا نہیں کیونکہ اسکی نبوت اپنی ذات میں کچھ چیز نہیں بلکہ وہ محمدی نبوت کا ظل ہے نہ کہ مستقل نبوت۔ اور یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا بروزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے یہ محض ایک نفس کا دھوکا ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ ظلی نبوت کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان نبی کریم صلعم کی اتباع میں اسقدر غرق ہو جاوے کہ من تو شدم تو من شدی کے درجہ کو پالے ایسی صورت میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع کمالات کو عکس کے رنگ میں اپنے اندر اترتا پائیگا حتٰی کہ ان دونوں میں قرب اتنا بڑھیگا کہ نبی کریم صلعم کی نبوت کی چادر بھی اس پر چڑھائی جائیگی تب جا کر وہ ظلی نبی کہلائیگا پس جب ظل کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہو اور اسی پر تمام انبیاء کا اتفاق ہے تو وہ نادان جو مسیح موعودؑ کی ظلی نبوت کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھتا یا اسکے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے وہ ہوش میں آوے اور اپنے اسلام کی فکر کرے کیونکہ اس نے اس نبوت کی شان پر حملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کی سرتاج ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت پر ٹھوکر لگتی ہے اور کیوں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت سمجھتے ہیں کیونکہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ آپ آنحضرت صلعم کے بروز ہونے کی وجہ سے ظلی نبی تھے اور اس ظلی نبوت کا پایہ بہت بلند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے انکے لیے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جاویں جو نبی کریم صلعم میں رکھے گئے بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم۔ مگر مسیح موعودؑ کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعودؑ کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اسقدر آگے بڑھایا کہ نبی کریمؐ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ عیسیٰؑ کے لیے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ نبی کریمؐ کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے بعد نبی بنایا جاتا۔ داؤدؑ و سلیمانؑ کے لیے یہ ضروری نہ تھا کہ انکو نبی کا خطاب تب دیا جاتا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات سے پورا حصہ لیتے اور پھر میں تو یہ بھی کہوں گا کہ موسیٰؑ کے لیے بھی یہ ضروری نہ تھا

کلمۃ الفصل صفحہ 113 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 218 پر درج ہے

Back

معترض کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں جبھی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی آ جائے تو اس کا کلمہ بناؤ۔ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آ جاتے ہیں ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔ علاوہ اسکے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجوده نیز من فرق بینی وبین المصطفٰی فما عرفنی وما رأی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ فتدبروا

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ کے اندر رسل کے مفہوم میں صرف وہی رسول شامل ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع میں متقی کی شان میں

کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 218 پر درج ہے

Back

أتزعم أن رسولنا سید الورٰی

کیا تو گمان کرتا ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فلا والذی خلق السماء لاجله

مجھے اس کی قسم جس نے آسمان بنایا کہ ایسا نہیں ہے۔

وانا ورثنا مثل ولد متاعه

اور ہم نے اولاد کی طرح اس کی وراثت پائی۔

له خسف القمر المنیر وان لی

اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور

وکان کلام معجز آیة له

اور اس کے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تھا

اذا القوم قالوا یدعی الوحی عامدا

جب قوم نے کہا کہ یہ تو عمداً وحی کا دعویٰ کرتا ہے۔

ولن لظل ان یخالف اصله

اور سایہ کیونکر اپنے اصل سے مخالف ہو سکتا ہے

ولی لذو نسب کاصل اطیعه

اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ذو نسب ہوں

کفی العبد تقوی القلب عند حسیبنا

اور بندہ کو دل کا تقویٰ کافی ہے اور ایک صالح کو

ولکن قضی رب السماء لائمة

مگر خدا نے اماموں کے لئے چاہا کہ وہ ذو نسب ہوں

ومن کان ذا نسب کریم ولم یکن

اور جو شخص اچھی نسب رکھتا ہے مگر

علی زعم شانئه توفی ابتر

بلا اولاد ہونے کی حالت میں وفات پائی جیسا کہ دشمن بدگو کا خیال ہے

له مثلنا ولد الی یوم یحشر

بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے میرے جیسے اور بیٹے ہیں قیامت تک

فای ثبوت بعد ذلك یحضر

پس اس سے بڑھ کر اور کونسا ثبوت ہے جو پیش کیا جائے

غسا القمران المشرقان أتنکر

میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا۔

کذلك لی قول علی الکل یبهر

اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے

عجبت فانی ظل بدر ینور

پس تعجب کیا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہوں

فما فیه فی وجهی یلوح ویزهر

پس وہ روشنی جو اس میں ہے وہ مجھ میں چمک رہی ہے

ومن طینه المعصوم طینی مطهر

اور اس کی پاک مٹی کا مجھ میں خمیر ہے۔

ولیس لمنتسب ذو صلاح معیر

اس لئے سرزنش نہیں کر سکتے کہ اس کی نسب اعلیٰ نہیں۔

لهم نسب کیلا یهیج التنفر

تا کہ لوگوں کو انکی کم نسب کا تصور کرکے نفرت پیدا نہ ہو

له حسب فهو الدنی المحقر

اگرچہ ذاتی صفات کچھ نہیں وہ کمینہ اور حقیر ہے۔

۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء "بالفضل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں منقسم ہو جائیں گے ایک جو اعلیٰ اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔" (اقتباس مکتوب نمبر ۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)

۱۸۹۹ء "حضرت اقدسؑ کو رؤیا ہوئی کہ حامد علی آکر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہے حضور اقدسؑ اسے کہتے ہیں کہ بے تدبیرے ہم دعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور دو چادریں ہیں اُن میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔ فرمایا ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دنیا کے غم ہم میں مبتلا ہو اور چاہے کہ کسی طرح دنیوی ابتلاؤں سے نجات ہو۔"

(مکتوب[1] مولوی عبد الکریم صاحبؓ مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۷)

۵ جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۵ جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب میں التحیات کے لئے بیٹھا تو بجائے التحیات کے یہ دعا پڑھنے لگ گیا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْکَ وَ یَرُدُّ دُعَاةَ اَعْدَآئِکَ عَلَیْهِمْ[2] حضرت صاحبؑ فرماتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں تو معلوم ہوا کہ الہام ہے۔ (روایت منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۳ و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۲)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ۔

"ایک روز مغرب کی نماز پڑھی گئی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا جب نماز کا سلام پھیرا گیا تو آپ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اِس وقت میں التحیات پڑھ رہا تھا الہاماً میری زبان پر جاری ہوا کہ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ۔"

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹/۲۰ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۵)

---

۱ (نوٹ از مرتب) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ "آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدسؑ کو رؤیا ہوئی ..... پھر جب نام بنام فہرست چندہ پر مشتمل خط آیا تو تاویل و تصدیق واضح ہو گئی۔" (مکتوب مذکور)

۲ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے اور تجھ پر بھی۔ اور تیرے دشمنوں کی بددعائیں اُن پر لوٹا دی جائے گی۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 220 پر درج ہے

Back

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کپورتھلہ کی جماعت ایک خاص جماعت تھی۔ اور نہایت مخلص تھی۔ ان میں سے تین بہت خاص طور پر ممتاز تھے۔ یعنی میاں محمد خاں صاحب مرحوم منشی اروڑا صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمد صاحب۔ اول الذکر ہر دو بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں فوت ہوگئے تھے اور ثانی الذکر خلافت ثانیہ میں فوت ہوئے اور مؤخر الذکر ابھی تک زندہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں تادیر سلامت رکھے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم منشی ظفر احمد صاحب کے اس اخلاص کے اظہار میں تین لطافتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو رقم جماعت سے مانگی گئی تھی وہ انہوں نے خود اپنی طرف سے پیش کر دی۔ دوسرے یہ کہ پہلے بھی اس طرح کی کہ نقد موجود نہیں تھا تو زیور فروخت کر کے روپیہ حاصل کیا۔ تیسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جتایا تک نہیں کہ میں خود اپنی طرف سے زیور بیچ کر لایا ہوں۔ بلکہ حضرت صاحب یہی سمجھتے رہے کہ جماعت نے چندہ جمع کر کے یہ رقم بھجوائی ہے۔ دوسری طرف منشی اروڑے خاں صاحب کا اخلاص بھی ملاحظہ ہو کہ کس غضب میں منشی ظفر احمد صاحب سے چھ ماہ ناراض رہے کہ اس خدمت کے موقعہ کی اطلاع مجھے کیوں نہیں دی۔ یہ نظارے کس درجہ روح پرور کس درجہ ایمان افروز ہیں۔ اس مبارک سلسلہ کے برگزیدہ مسیح! تجھ پر خدا کی لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو کہ تیرا اثر کیسا گہرا تھا۔ اور اے مہدی مسیح کے حلقہ بگوشو! تم پر خدا کی لاکھ لاکھ رحمتیں ہوں کہ تم نے اپنے عہد اخلاص و وفا کو کس خوبصورتی اور جاں نثاری کے ساتھ نبھایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ اوائل میں جب میں قادیان جاتا تو اس کمرے میں ٹھہرتا تھا۔ جو مسجد مبارک سے ملحق ہے اور جس میں سے ہو کر حضرت صاحب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مولوی جو ذی علم شخص تھا۔ قادیان آیا۔ بارہ تیرہ طالب علم اس کے ساتھ تھے۔ وہ مناظرہ وغیرہ نہیں کرتا تھا بلکہ صرف حالات کا مشاہدہ کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رات کو تنہائی میں میرے پاس اس کمرہ میں وہ آیا۔ اور کہا کہ ایک بات مجھے بتائیں کہ مرزا صاحب کی عربی تصانیف ایسی ہیں کہ ان جیسی کوئی فصیح بلیغ عبارت نہیں لکھ سکتا۔ ضرور مرزا صاحب کچھ علماء سے مدد لے کر لکھتے ہوں گے۔ اور وہ وقت رات کا ہی ہو سکتا ہے تو کیا رات کو کچھ آدمی ایسے آپ کے پاس رہتے ہیں جو اس کام میں مدد دیتے ہوں۔ میں نے کہا مولوی

سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 220 پر درج ہے

كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ اُرِيْكَ مَا يُرْضِيْكَ۔ رفیقوں کو کمرہ دکھا جانب در جانب کلام

جو تیرے گھر میں ہوگا اس کی حفاظت کروں گا [illegible] رفیقوں کو کمرہ دو کر

دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

عجائب در عجائب کلام دکھلانے کا وقت آگیا ہے ہم نے ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کی ہے تا [illegible]

مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ اِنِّيْ اَنَا التَّوَّابُ۔ مَنْ جَاءَكَ جَاءَنِيْ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

گناہ بخش دے جو پہلے ہیں اور پیچھے ہیں میں ہی توبہ قبول کرنے والا ہوں جو شخص تیرے پاس آئے گا گویا میرے پاس آئیگا

طِبْتُمْ۔ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ۔ صَلٰوةُ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ۔ نَزَلْتُ لَكَ

تم پر سلام تم پاک ہو ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں عرش سے فرش تک [illegible] میں تیرے لئے

وَلَكَ نُرِيْ اٰيَاتٍ۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

اُترا اور تیرے لئے اپنے نشان دکھلاؤں گا [illegible]

يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ

[illegible]

لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ۔ اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ مَا كَانَ اللّٰهُ

[illegible]

لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ [illegible]

[illegible]

لے قلم انسان کا قاعدہ ہے کہ وہ خدا کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

لے آوی کا لفظ عرب کی زبان میں اس موقع پر استعمال پاتا ہے جبکہ کسی قدر تکلیف کے بعد کسی شخص کو اپنی پناہ میں لیا جائے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۔ ایسا ہی فرماتا ہے وَاٰوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 553 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 220 پر درج ہے

Back

۱۹۷

المتوکل۔ یحمدک اللہ من عرشہ۔ نحمدک ونصلی۔ یا احمد یتم اسمک
ولا یتم اسمی۔ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔ وکن من الصالحین
الصدیقین۔ انی اخترتک والقیت علیک محبۃ منی۔ خذوا التوحید التوحید
یا ابناء الفارس۔ وبشر الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم ولا
تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس واخفض جناحک للمسلمین۔
اصحاب الصفۃ وما ادراک ما اصحاب الصفۃ ترٰی اعینھم تفیض من الدمع
یصلون علیک ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ربنا اٰمنا فاکتبنا
مع الشاھدین۔ شانک عجیب واجرک قریب۔ ومعک جند السمٰوٰت والارضین۔
انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ بورکت
یا احمد وکان ما بارک اللہ فیک حقا فیک۔ انت وجیہ فی حضرتی۔ اخترتک
لنفسی وانت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق وما کان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث

فیصلہ کرے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ اور تجھے یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے
میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے
ہیں۔ اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن
بلکہ ایک راہ رو ہے اور صالح اور راستباز لوگوں میں سے ہو۔ میں نے تجھے چن لیا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ توحید
کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو! اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم
خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے اور اللہ تعالے کی مخلوق سے روگردانی نہ کر اور لوگوں کے ملنے سے نہ تھک
اور اطاعت اختیار کرنے والوں کے لئے اپنے بازو کو جھکا۔ جو صفہ میں رہنے والے ہیں اور تو کیا جانتا
ہے کہ کیا ہیں صفہ میں رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے وہ تیرے پر درود
بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف
بلاتا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمیں بھی گواہوں میں لکھ۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا
اجر قریب ہے۔ اور آسمانوں اور زمینوں کی ایک فوج تیرے ساتھ ہے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید
اور تفرید پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ اے احمد تو
برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے تجھے
اپنے لئے چنا۔ تو مجھ سے بمنزلہ اس قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جانتی اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا کا معجزانہ اثر

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ انسانوں کے لئے اپنا دروازہ کھول دیا۔ ورنہ کرہ دنیا کس وقت تک کس آستانہ پر جھکتا۔ اور کس چوکھٹ پر اپنے زخم درد کی فریاد لے کر جاتا۔ اللھم صل علی محمد وعلی عبدک المسیح الموعود

آج ایک عالم مادیت کی فضول بحثوں میں سرگرداں ہے۔ اور اس روحانیت کے چشمہ صافی سے بے خبر ہے۔ جو رب رحمان نے اپنے بندوں کے لئے جاری فرمایا ہے۔ احباب متعدد دفعہ ذاتی واقعات پڑھ چکے ہیں کہ جب عالم اسباب کی سب راہیں بند ہو چکی تھیں۔ اس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا نے کیا مسیحائی کی۔

ہمارے خسر شاہ محمد [illegible] صاحب [illegible] 1936ء [illegible] بیمار ہو گئے [illegible] وہاں کا ڈاکٹر مرض کی تشخیص نہ کر سکا۔ حالت [illegible]

تاکہ سہولت ہو جاتی تھی۔ چنانچہ [illegible] کو میو ہسپتال میں ہم لوگ انہیں لے گئے۔ یہاں اگرچہ چند روز [illegible] ان کا [illegible] اسہال بہت آ گئے تھے۔ [illegible] تھی۔ جسم میں خون کی [illegible] پیشاب بالکل بند ہو گیا تھا۔ ہچکی کی شدت تھی [illegible] ہچکی آتی تھی۔ حواس عقلی طور پر پراگندہ ہو چکے تھے۔ پیشاب کے [illegible] کے بعد پتہ چلا کہ گردہ شدید طور پر مجروح ہو چکا ہے Albumen [illegible] پیشاب میں تھا۔ اور Uraemia کے [illegible] آثار [illegible] کی [illegible] Gastritis بھی ہے Uraemia کا زہر سارے جسم میں پھیل چکا تھا۔ دل کی حرکت کمزور ہو چکی تھی۔ [illegible] ڈاکٹروں نے مایوسی کے عالم میں ہاتھ اور پاؤں کی رگوں کو کاٹ کر پانی [illegible] شروع کیا۔ [illegible] کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر تیسرے [illegible] یہ حالت ہو گئی کہ پیشاب [illegible] گھنٹے سے بالکل بند تھا۔ [illegible] ناکام ثابت ہو گئے۔ موت کا پسینہ آ گیا۔ نبض [illegible] ساقط ہو گئی۔ دل کی دھڑکن [illegible] خفیف سی رہ گئی۔ [illegible] ڈاکٹر [illegible] اور [illegible] ڈاکٹر صاحبان [illegible] Physician [illegible]

[illegible] ڈاکٹر [illegible] کہا کہ آپریشن نہ کیا جائے [illegible] ایک [illegible] ڈاکٹر [illegible] کہ ان کی موت [illegible] دل کو [illegible] اور [illegible] ایسی [illegible] اس [illegible] گھنٹہ کے اندر فوت ہو جائیں گے [illegible] سب لوگ [illegible] دعا کرنے لگے۔ [illegible] ایک تار حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] کی خدمت میں [illegible] حضرت امیر المومنین کی خدمت میں [illegible] گیا۔ [illegible] کہ تار [illegible] کی خدمت میں [illegible] اس [illegible] گھر [illegible] امید [illegible] حضور کے [illegible] تھا۔ [illegible] شام [illegible] حالت [illegible] ڈاکٹروں نے [illegible]

That is a miracle. You are fortunate [illegible]

[illegible]

خیال منافقین میں پیدا ہو سکتا تھا۔ اور [illegible] کہ خدا [illegible] سے [illegible] خیال [illegible] یہ [illegible] ہاتھ [illegible] جائز [illegible]

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم [illegible] ہیں

[illegible]

روزنامہ الفضل قادیان 31 جولائی 1937ء صفحہ 5 کالم 2

یہ حوالہ صفحہ 221 پر درج ہے

Back

سیدنا حضرت مہدی پر سلام

[illegible]

قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم روزنامہ الفضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920ء

یہ حوالہ صفحہ 222,221 پر درج ہے

Back

وہ عیب میں داخل ہیں یا چند ایسی پیشگوئیاں پیش کریں جو ان کے نزدیک وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر وہ امور ایسے ہوں جو انبیاء کے سوانح یا انکی پیشگوئیوں میں ان کی نظیر مل نہ سکے۔ مگر یاد رہے کہ اگر وہ ایسی مہذب اور دانشمند مجلس میں یہ تصفیہ کرنا چاہیں تو ضرور ثابت ہو جائیگا کہ وہ صرف بہتان اور افترا کرنے والے ہیں۔ غائبانہ ذکر تو صرف غیبت کہلاتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اور اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شخص غیبت کنندہ کو بوجہ اکیلا ہونے کے ہر ایک کذب اور افترا کی بہت گنجائش ہوتی ہے پس بلاشبہ ایسی غیبت جس مجلس میں سُنی جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک صلحاء کی مجلس نہیں ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں سچائی کی طلب رکھتا ہے تو جو بات اس کو سمجھ نہ آوے اس کو پوچھ لینا چاہیئے۔ اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیشگوئی میری پوری نہیں ہوئی یا پورا ہونے کی اُمید جاتی رہی تو اگر میں نے بحوالہ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں کے یہ ثابت نہ کر دیا کہ درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں یا بعض انتظار کے لائق ہیں اور وہ اُسی رنگ کی ہیں جیسا کہ نبیوں کی پیشگوئیاں تھیں۔ تو بلاشبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھیرونگا۔ لیکن اگر میری باتیں نبیوں کی باتوں سے مشابہ ہیں تو جو مجھے جھوٹا کہتا ہے اُس کو خدا تعالےٰ کا خوف نہیں ہے۔ بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو پاوے۔ میرا سلام اُس کو کہے۔ اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔ خود عام طور پر تمام مومنوں کی نسبت قرآن شریف میں

اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 349 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 222 پر درج ہے

Back

امتحان ہے اور وہ تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس نمونہ کے دکھلانے میں کیسے ہو۔ تم سے پہلے جلالی زندگی کا نمونہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قابل تعریف دکھلایا اور وہ ایسا ہی وقت تھا کہ جلالی طرز کی زندگی کا نمونہ دکھلایا جاتا کیونکہ ایماندار لوگ بتوں کی تعظیم کے لئے اور مخلوق پرستی کی حمایت میں بھیڑ بکری کی طرح قتل کئے جاتے تھے۔ اور پتھروں اور ستاروں اور عناصر اور دوسری مخلوق کو خدا کی جگہ دی گئی تھی۔ سو وہ زمانہ بے شک جہاد کا زمانہ تھا تا جو لوگ ظلم سے تلوار اُٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں۔ سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے تلوار اٹھانے والوں کو تلوار ہی سے خاموش کیا اور اسم محمدؐ جو مظہر جلال اور شان محبوبیت اپنے اندر رکھتا ہے اس کی تجلی ظاہر کرنے کے لئے خوب جوہر دکھلائے اور دین کی حمایت میں اپنے خون بہا دیئے۔ پھر بعد اس کے وہ کذاب پیدا ہوئے جو اسم محمدؐ کا جلال ظاہر کرنے والے نہیں تھے بلکہ اکثر ان کے چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح تھے جو مجھ سے پہلے گذر گئے جو جھوٹے طور پر مہدی کہلاتے تھے اور لوگ ان کو خود غرض سمجھتے تھے۔ جیسا کہ آجکل بھی بعض سرحدی نادان اس قسم کے مولویوں کی تعلیم سے دھوکا کھا کر مہدی جلال کے ظاہر کرنے کے بہانہ سے لوٹ مار اپنا شیوہ رکھتے ہیں اور آئے دن ناحق کے خون کرتے ہیں مگر تم خوب توجہ کر کے سُن لو کہ اب اسم محمد کی تجلّی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے

میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس قدر اس بیت اللہ کو مخالف گرانا چاہیں گے اس سے معارف اور نشانوں کے خزانے نکلیں گے چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ ہر ایک ایذا کے وقت غیب سے ایک خزانہ نکلتا ہے اور اس بارے میں الہام ہے۔ یکے پائے من مے بوسید و من میگفتم کہ حجر اسود منم۔ منہ

اربعین نمبر4 صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 446-445 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 222 پر درج ہے

Back

اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر آئی ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے۔ یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بھی تھے اور مثیل عیسیٰ بھی۔ موسیٰ جلالی رنگ میں آیا تھا اور جلال اور اپنی غضب کا رنگ اس پر غالب تھا مگر عیسیٰ جمالی رنگ میں آیا تھا اور فروتنی اس پر غالب تھی۔ سو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی اور مدنی زندگی میں یہ دونوں نمونے جلال اور جمال کے ظاہر کر دیئے اور پھر چاہا کہ آپ کے بعد آپ کی فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں انہی دونوں نمونوں کو ظاہر کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنی جلالی نمونہ دکھلانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مقرر فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مظلومیت کے لئے یہی علاج قرین مصلحت تھا پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے اور خدا نے تمہیں اس عیسیٰ احمد صفت کے لئے بطور اعضا کے بنایا۔ سو اب وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حُسن اور جمال دکھلاؤ۔ چاہیئے کہ تم میں خدا کی مخلوق کے لئے عام ہمدردی ہو اور کوئی چھل اور دھوکا تمہاری طبیعت میں نہ ہو تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ سو چاہیئے کہ دن رات خدا کی حمد و ثنا تمہارا کام ہو اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کامل طور پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو رب العالمین یعنی تمام دنیا کا پالنے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں سچے ٹھہر سکتے ہو جب تک ایسا ہی اپنے تئیں بھی نہ بناؤ۔ کیونکہ اگر تو کسی نیک صفت کے ساتھ کسی کی تعریف کرے

یہ حوالہ صفحہ 222 پر درج ہے	اربعین نمبر 4 صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445، 446 از مرزا قادیانی

هُوَ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذُوَ النِّسْبَۃِ بِیْ

نبی کریم ما است صلی اللہ علیہ وسلم — و نسبت من بجناب وے

ہمارے نبی کریم ہیں صلے اللہ علیہ وسلم — اور میری نسبت آنحضرت کی

وَبَیْنَہٗ کَنِسْبَۃِ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ وَاِلَیْہِ اَشَارَ

نسبت استاد و شاگرد است — و بسوے ہمیں سخن

جناب کے ساتھ استاد اور شاگرد کی نسبت ہے۔ — اور خدا تعالے کا

سُبْحَانَہٗ فِیْ قَوْلِہٖ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا

اشارہ کردہ قول خداوندی — وآخرین منہم لما یلحقوا بہم

یہ قول کہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اسی بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے

بِہِمْ[1] فَکِّرْ فِیْ قَوْلِہٖ اٰخَرِیْنَ۔ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ

پس در لفظ آخرین فکر بکنید — و خدا بر من

پس آخرین کے لفظ میں فکر کرو۔ — اور خدا نے مجھ پر

فَیْضَ ہٰذَا الرَّسُوْلِ فَاَتَمَّہٗ وَاَکْمَلَہٗ وَجَذَبَ

فیض ایں رسول کریم فرود آمد — و آں را کامل گردانید — و

اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا — اور اس کو کامل بنایا — اور اس

اِلَیَّ لُطْفَہٗ وَجُوْدَہٗ حَتّٰی صَارَ وُجُوْدِیْ وُجُوْدَہٗ

لطف و جود آں نبی کریم را بسوے من کشید تا اینکہ — وجود من وجود او گردید

نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا — یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا

فَمَنْ دَخَلَ فِیْ جَمَاعَتِیْ دَخَلَ فِیْ صَحَابَۃِ

پس آنکہ در جماعت من داخل شد — فی الحقیقت در صحابہ

پس وہ جو — میری جماعت میں داخل ہوا — درحقیقت میرے

[1] الجمعۃ : ۴

یہ حوالہ صفحہ 223 پر درج ہے	خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مطبوعہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258، 259 از مرزا قادیانی

Back

سَیِّدِیْ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ وَھٰذَا ھُوَ مَعْنٰی وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ

آنکہ سید خیر المرسلین داخل شد و ہمیں معنی است مر لفظ آخرین منہم را

سیدنا خیر المرسلین کے خلفاء میں داخل ہوا۔ اور یہی معنے آخرین منہم کے لفظ کے

کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْمُتَدَبِّرِیْنَ۔ وَمَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَ

چنانکہ بر اندیشہ کنندگان پوشیدہ نیست و آنکہ در من و در مصطفٰی

ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفٰے میں

بَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰی۔ وَاِنَّ

تفریق میکند او مرا ندیدہ است و نشناختہ است۔ و ہر آئینہ

تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ اور بے شک

نَبِیَّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اٰدَمَ خَاتِمَۃِ

نبی ما صلے اللہ علیہ وسلم آدم خاتمہ دنیا

ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم

الدُّنْیَا وَمُنْتَھَی الْاَیَّامِ وَخُلِقَ کَاٰدَمَ بَعْدَ

و پایان شدہ ہائے زمانہ بودند و آنحضرت مانند آدم مخلوق شدند

اور زمانہ کے دنوں کے منتہی تھے اور آنحضرت آدم کی طرح پیدا کئے گئے

مَا خُلِقَ عَلَی الْاَرْضِ کُلُّ نَوْعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ

بعد زاں کہ بر زمین ہر گونہ حشرات

اس کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کیڑے مکوڑے

وَکُلُّ صِنْفٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَالْاَنْعَامِ وَلَمَّا خُلِقَ

و وحوش و درندہا پیدا آمدند و ہرگاہ

اور چارپائے اور درندے پیدا ہو گئے اور جس وقت

خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258، 259 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 223 پر درج ہے

لفظ منهم من غير أن يكون الرسول موجودا

منہم متحقق شود اگر رسول کریم در آخرین موجود

کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود

في الآخرين كما كان في الأولين - فلا بدّ من

نمی شد ہمچناں کہ در اولین موجود بود پس ناگزیر

نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے پس جو کچھ

تسليم ما ذكرناه ولا مفرّ للمنكرين - و

تسلیم آنچہ ذکر کردیم چارہ نیست و برائے منکراں راہ گریز نبود است و

ہم نے ذکر کیا اس کی تسلیم سے چارہ نہیں اور منکروں کے لئے بھاگنے کا راستہ بند ہے اور

من أنكر من أن بعث النبي عليه السلام

کسیکہ ایں معنی انکار کرد کہ بعثت نبی علیہ السلام

جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت

يتعلق بالألف السادس كتعلقه بالألف

با ہزار ششم تعلق دارد ہمچناں کہ با ہزار پنجم

چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے

الخامس فقد أنكر الحق ونصّ الفرقان وصار

تعلق داشت او یقینا دست بر سر حق و نص قرآن زد و از

تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔

من الظالمين - بل الحق أن روحانيته عليه

ظالماں گردید بلکہ حق آنکہ روحانیت آنحضرت علیہ السلام

بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت

خطبہ الہامیہ صفحہ 182 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 271، 272 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 223 پر درج ہے

Back

السلام كان في آخر الألف السادس أعني في

در آخر ہزار ششم یعنی

چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی

هذه الأيام أشد وأقوى وأكمل من تلك

ایں ایام نسبت آں سالہا اکمل و اقوی و اشد است

ان دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہے۔

الأعوام بل كالبدر التام ولذالك لا نحتاج

بلکہ مانند بدر کامل است ازیں جا است کہ ما احتیاج

بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اور اس لئے ہم

إلى الحسام ولا إلى حزب من محاربين - و

بشمشیر و گروہ مردم آوراں نداریم و

تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں اور

لأجل ذالك اختار الله سبحانه لبعث المسيح

بجہت ہمیں حق است کہ خداوند سبحانہ تعالی برائے بعثت مسیح موعود

اسی لئے خدا تعالی نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے

الموعود عدة من المائت كعدة ليلة البدر من

شمار صدیہا را مانند شمار شب بدر از

صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بعد کی راتوں

هجرة سيدنا خير الكائنات لتدل تلك العدة

ہجرت رسول کریم اختیار فرمود تا کل شمار بر مرتبہ کہ

کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر

خطبہ الہامیہ صفحہ 182 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 271، 272 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 223 پر درج ہے

اور جس تاریخ میں لیکھرام کا قتل ہونا بیان کیا گیا تھا اسی طرح سے لیکھرام قتل ہوا اور کئی سو لوگوں نے گواہی دی کہ وہ پیشگوئی بہت صفائی سے پوری ہو گئی ۔ چنانچہ اب تک وہ محضرنامہ میرے پاس موجود ہے جس پر ہندوؤں کی گواہیاں بھی ثبت ہیں ایسا ہی پیشگوئی کے مطابق میرے گھر میں چار لڑکے پیدا ہوئے اور پسر چہارم کی پیدائش تک پیشگوئی کے مطابق عبدالحق غزنوی زندہ رہا۔ اِس میں کیسی قدرت الٰہی پائی جاتی ہے ایسا ہی لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا بدن پھوڑوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ پھوڑے ایک سال سے بھی کچھ زیادہ دنوں تک اس لڑکے کے بدن پر رہے جو بڑے بڑے اور خطرناک اور بدنما اور موٹے اور ناقابلِ علاج معلوم ہوتے تھے جن کے اب تک داغ موجود ہیں۔ کیا یہ طاقتیں بجز خدا کے کسی اور میں بھی پائی جاتی ہیں! پھر یہ پیشگوئیاں کچھ ایک دو پیشگوئیاں نہیں بلکہ اسی قسم کی سو سے زیادہ پیشگوئیاں ہیں جو کتاب تریاق القلوب میں درج ہیں۔ پھر ان سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا۔ اور بار بار احمد بیگ کے داماد یا آتھم کا ذکر کرتے رہنا کس قدر مخلوق کو دھوکہ دینا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس اُن تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔ یا مثلاً حضرت مسیح کی صاف اور صریح پیشگوئیوں کا کبھی کسی کے پاس نام تک نہ لے اور بار بار یہی ٹھٹھے کے طور پر لوگوں کو یہ کہے کہ کیوں صاحب کیا وہ وعدہ پورا ہو گیا جو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے جو میں پھر واپس آؤں گا۔ یا مثلاً شرارت کے طور پر داؤد کا تخت دوبارہ قائم کرنے کی پیشگوئی کو بیان کر کے پھر ٹھٹھے سے کہے کہ کیوں صاحب کیا یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح بادشاہ بھی ہو گئے تھے اور داؤد کا تخت اُن کو مل گیا تھا۔ شیخ سعدی کی نسبت

یہ حوالہ صفحہ 223 پر درج ہے	تحفہ گولڑویہ صفحہ 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی

Back

شہرت دی جائیگی۔ اور تو اس سے کیوں تعجب کرتا ہے کہ خدا ایسا کرے گا۔ کیا تیرے پر وہ وقت نہیں آیا کہ تو محض معدوم تھا اور تیرے وجود کا دنیا میں نام و نشان نہ تھا پھر کیا خدا کی قدرت سے یہ بعید ہے کہ تیری ایسی تائیدیں کرے۔ اور یہ وعدے پورے کرکے دکھلاوے۔ اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ سو ان کو وہ وحی سنا دے جو تیری طرف تیرے رب سے ہوئی۔ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔ سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ تو ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ اور ایسے لوگ بھی ہونگے جو اپنے وطنوں سے ہجرت کرکے تیرے حجروں میں آکر آباد ہونگے۔ وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصفّہ کہلاتے ہیں۔ اور تو جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہونگے جو اصحاب الصفّہ کے نام سے موسوم ہیں وہ بہت قوی الایمان ہونگے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ سو ہم ایمان لائے۔ ان تمام پیشگوئیوں کو تم لکھ لو کہ وقت پر واقع ہونگی۔

ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہونگے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔ سو ہم اول صفائی بیان کے لئے ان پیشگوئیوں کے اقسام بیان کرتے ہیں بعد اس کے یہ ثبوت دیں گے کہ یہ پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں۔ اور درحقیقت یہ خارق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور نہایت سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہونگے۔

پیشگوئیوں کے اقسام میں سے اول وہ پیشگوئی ہے جس کی طرف فقرہ [illegible] امر الزمان علینا میں اشارہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ [illegible] ہوگا

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 224 پر درج ہے

Back

مثلاً جاہل اُن سے دھوکا بھی کھا لیتے ہیں لیکن حکیم مطلق نے سونے میں ایک امتیازی نشان
رکھا ہے جس کو صرّاف فی الفور شناخت کر لیتے ہیں۔ اور بہتیرے سفید اور چمکتے ہوئے پتھر
ایسے ہیں کہ جو ہیرے سے بہت ہی مشابہ ہیں اور بعض نادان اُن کو ہیرا سمجھ کر ہزارہا روپیہ
کا نقصان اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن صانع عالم نے ہیرے کے لئے ایک امتیازی نشان رکھا ہوا
ہے جس کو ایک دانشمند جوہری شناخت کر سکتا ہے۔ ایسا ہی دنیا کے کل جواہرات اور
عمدہ چیزوں کو دیکھو کہ اگرچہ بظاہر نظر کئی ردّی اور ادنیٰ درجہ کی چیزیں اُن سے شکل میں
مل جاتی ہیں مگر ہر ایک پاک اور قابل قدر جوہر اپنے امتیازی نشان سے اپنی خصوصیت
کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ اور خود انسان کو دیکھو کہ گو
ظاہری صورت میں بہت سے حیوانات سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ بندر سے تاہم اُس میں
ایک امتیازی نشان ہے جس کی وجہ سے ہم کسی بندر کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ پھر جبکہ اس
ادنیٰ دنیا میں جو ناپائیدار اور بے ثبات ہے اور جس کا نقصان بھی بمقابل آخرت کے کچھ چیز
نہیں ہے ہر ایک عمدہ اور نفیس جوہر کیلئے حکیم مطلق نے امتیازی نشان قائم کر دیا ہے جس
کی وجہ سے وہ جوہر بسہولت شناخت کیا جاتا ہے۔ تو پھر مذہب جس کی غلطی جہنم تک پہنچاتی ہے
اور ایسا ہی ایک راستباز اہل اللہ کا وجود جس کا انکار شقاوتِ ابدی کے گڑھے میں ڈالتا ہے
کیونکر یقین کیا جائے کہ اُن کی شناخت کے لئے کوئی بھی یقینی اور قطعی نشان نہیں ہیں ایسے
شخص سے زیادہ کون احمق اور نادان ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ سچے مذہب اور سچے راستباز
کے لئے کوئی امتیازی نشان خدا نے قائم نہیں کیا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں آپ
فرماتا ہے کہ کتاب اللہ جو مذہب کی بنیاد ہے ایک امتیازی نشان اپنے اندر رکھتی ہے جس کی نظیر
کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ اور نیز فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن کو فرقان عطا ہوتا ہے یعنی امتیازی نشان
جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راستباز ضرور اپنے ساتھ
امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 63 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 224 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 120

شعر و سخن

نظم

(از اکمل آف گولیکی)

امام اپنا عزیزو! اس زمانہ میں
غلام احمد ہوا دارالامان میں

غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکان اس کا ہے گویا لامکاں میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جان میں

غلام احمد مسیحا سے ہے افضل
بروز مصطفےٰ ہو کر جہان میں

غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے
بلاشک جائیگا باغ جنان میں

تسلی دل کو ہو جاتی ہے جامع
یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں

بھلا اس معجزے سے بڑھکے کیا ہو
خدا اک قوم کا مارا - جہان میں

قلم سے کام جو کر کے دکھایا
کہاں طاقت تھی یہ سیف و سنان میں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

غلام احمد مختار ہو کر
یہ رتبہ تونے پایا ہے جہان میں

تری مدحت سرائی مجھسے کیا ہو
کہ سب کچھ لکھدیا راز نہان میں

خدا ہے تو - خدا مجھ سے ہو وے خوش
ترا رتبہ نہیں آتا بیان میں

انصار بدر

حکیم فضل دین صاحب قادیانی حال وارد بھیرہ - بھائیوں کے حال پر جیسے مہربانی کی نظر رکھاکرتے تھے ... ادرانکے واسطے نسخہ جات حاکر ... کیا کرتے ... راتوں کے ...

روزنامہ بدر قادیان 25 اکتوبر 1906ء از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 225 پر درج ہے

Back

[illegible]

[illegible] تبلیغ اسلام کیلئے جائیدادیں وقف کرنے والوں کی [illegible]

[illegible]

یہ حوالہ صفحہ 225,226 پر درج ہے

روزنامہ الفضل قادیان، 22 اگست 1944ء، جلد 32، نمبر 196، صفحہ 6 کالم 1

Back

حوالہ نمبر 122

الفضل کا مالی سال ختم ہو گیا

[illegible]

روزنامہ اخبار الفضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30، 16 اکتوبر 1922ء	یہ حوالہ صفحہ 227,226 پر درج ہے

۵ — الفضل قادیان ... ۱۹۲۲ء — نمبر ۵ جلد ۱۰

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۳ جون ۱۹۲۲ء)

[illegible]

حوالہ نمبر 124

9 — اخبار الفضل قادیان ۔۔۔ — نمبر ۶۹ جلد ۱۱

ضلع مظفر نگر میں مباحثہ

[illegible]

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا مکتوب

[illegible]

مرزا قادیانی کا مکتوب، روزنامہ الفضل قادیان 22 فروری 1924ء	یہ حوالہ صفحہ 228 پر درج ہے

Back

اور تم میں سے بھی بہتوں میں یہ مادہ موجود ہے پس خبردار رہو اور دعا میں مشغول رہو تا ٹھوکر نہ کھاؤ۔ اور اس آیت کا دوسرا فقرہ جو الضالین ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں اے ہمارے پروردگار اس بات سے بھی بچا کہ ہم عیسائی بن جائیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ

ظاہر ہوتا ہے کہ گویا ان مُردوں میں ایک رُوح ہے اور پھر دنیوی زندگی میں بھی کچھ فتور نہیں یعنی جہان میں بیٹھا ہے اور اُس جہان میں بھی۔ گویا دونوں طرف اپنے دو پَیر پھیلا رکھے ہیں۔ ایک پَیر دنیا میں اور دوسرا پَیر فوت شدہ مُردوں میں۔ اور دنیوی زندگی بھی عجیب کہ باوجود اس قدر امتداد مدت کے کھانے پینے کی محتاج نہیں اور نیند سے بھی فارغ ہے اور پھر آخری زمانہ میں بڑے کرّوفر اور جلالی فرشتوں کے ساتھ آسمان پر سے اُترے گا۔ اور گو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج کی رات میں نہ چڑھنا دیکھا گیا نہ اُترنا مگر حضرت مسیح کا اُترنا دیکھا جائیگا تمام مولویوں کے روبرو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُترے گا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مسیح نے وہ کام دکھلائے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اصرار مخالفوں کے دکھلا نہ سکے۔ بار بار قرآنی اعجاز کا ہی حوالہ دیا۔ بقول تمہارے مسیح کئی کئی مُردوں کو زندہ کرتا رہا۔ شہر کے لاکھوں انسان ہزاروں برسوں کے مرے ہوئے زندہ کر ڈالے۔ ایک دفعہ شہر کا شہر زندہ کر دیا۔ مگر

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اُترنے کی جو دی گئی ہے اسکے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حد وحساب نہیں حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ۶۳ برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کیلئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا۔ اب بتلاؤ محبت کس سے زیادہ کی؟ عزت کس کی زیادہ کی؟ قرب کا مکان کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا؟ منہ

تحفہ گولڑویہ صفحہ 112 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 205 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 228 پر درج ہے

Back

ذمت کرے۔ اسی طرح اس قوم کا [illegible]

بیں۔ وہ انبیاء کی ہتک کی وجہ سے پیدا ہوا کریں۔ غرض یہ ہے کہ [illegible] انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون نہیں کر سکتی۔ وہ [illegible] جس کی عزت کو تباہ کیا جائے

خون سے ہاتھ رنگنے

[illegible] قتل کیا جائے [illegible] ایک شخص [illegible] اس کی ہتک [illegible] رسول اللہ کی ہتک کی سزا قتل ہے [illegible]

ایک مثال

[illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کسی ایک انسان کو [illegible] قتل [illegible] اس قتل میں کس [illegible]

پولیٹیکل مجرم کا درجہ

[illegible] قتل کیا [illegible] مسلمانوں پر [illegible] نقصان پہنچانے [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] منافق [illegible]

جذبات سے نصیحت

[illegible]

جیسا کہ [illegible] کی وفات کے بعد بھی [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی [illegible]

ایک شخص بھی

قتل نہیں کیا گیا [illegible] ایک شخص بھی قتل نہیں [illegible] تمام مسلمانوں کو [illegible] انہیں فوراً قتل کر دو [illegible] ایک یہودی نے حضرت عمرؓ کے سامنے کہا میں قسم کھاتا ہوں [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قتل [illegible] اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔ [illegible]

درخواست

[illegible] مسلمانوں [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

نور کی شعاعیں

[illegible] اسلام [illegible]

گالی دینے سے

اسلام کی ہتک ہو گی [illegible] مذہب [illegible] اخلاق کی بنا [illegible]

خلیفہ محمود احمد خلیفہ قادیان کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد 16 نمبر 82 صفحہ 7-8 مورخہ 19 اپریل 1929ء

یہ حوالہ صفحہ 229 پر درج ہے

Back

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدّام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل وجان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کیلئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ اُن تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں ✝ مگر میں ملک ہند میں آؤنگا۔ کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و نحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے اور نیز آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا۔ پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں آتا ہے اسی ملک میں اس کو آنا چاہیئے تا آخر اور اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا ہو جائے۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہٖ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بعث کس زمانہ میں چاہیئے تھا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ

✝ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اسلئے قرآن شریف کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے تھا اُس وقت باعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا سو اس فرض کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کیلئے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔ منہ

1 الصف : 10

Back

یہ حوالہ صفحہ 229 پر درج ہے	تحفہ گولڑویہ (حاشیہ) صفحہ 177 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 263 از مرزا قادیانی

ایک دلیل ہے اور خدا تعالیٰ کے قول کی تصدیق تبھی ہوتی ہے کہ جھوٹا دعویٰ کرنیوالا ہلاک ہو جائے ورنہ یہ قول منکر پر کچھ حجت نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے لئے بطور دلیل ٹھیر سکتا ہے بلکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تیئیس برس تک ہلاک نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ وہ صادق ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا پر افترا کرنا ایسا گناہ نہیں ہے جس سے خدا اسی دنیا میں کسی کو ہلاک کرے کیونکہ اگر یہ کوئی گناہ ہوتا اور سنت اللہ اس پر جاری ہوتی کہ مفتری کو اسی دنیا میں سزا دینا چاہیئے تو اس کے لئے نظیریں ہونی چاہیئے تھیں۔ اور تم قبول کرتے ہو کہ اس کی کوئی نظیر نہیں بلکہ بہت سی ایسی نظیریں موجود ہیں کہ لوگوں نے تیئیس برس تک بلکہ اس سے زیادہ خدا پر افترا کئے اور ہلاک نہ ہوئے۔ تو اب بتلاؤ کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہوگا؟ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری۔ تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی +۔ مثلاً یہ الہام قل للمومنین

+ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھیرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔ منہ

دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ۲۷ سال کا جوان تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر آپ سے زیادہ خلیق آپ سے زیادہ نیک۔ آپ سے زیادہ بزرگ۔ آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے۔ جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی۔ اور اسے شاداب کر گئی۔ اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات سچی کہی تھی کہ "کان خلقہ القرآن" تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اسی طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ "کان خلقہ حب محمد واتباعہ علیہ الصلوٰۃ والسلام"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے۔ مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا انسانی طاقت کا کام نہیں۔ ہاں خدا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ اس کوزے کا خاکہ درج کرتا ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جری اللہ فی حلل الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا ہے۔

اس فقرہ سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکتی۔ آپ ہر نبی کے ظل اور بروز تھے اور ہر نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جلوہ فگن تھیں۔ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا ہے اور کیا خوب کہا ہے۔

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری آنکہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہی وجہ آپ کے ظل کامل نے بھی پایا۔ مگر لوگ صرف تین نبیوں کو گن کر رہ گئے۔ لیکن خدا نے اپنے کوزے میں سب کچھ بھر دیا۔ اللھم صل علیہ وعلیٰ مطاعہ محمد وبارک وسلم واحشرنی تحت قدمیھما ذالک ظنی بک وارجو منک خیراً

——— آمین ثم آمین ———

اس جگہ سیرۃ المہدی کا حصہ سوم ختم ہوا۔

و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 308 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 231,230 پر درج ہے

Back

پر اس قدر نامناسب زور دیا ہے اور اتنا مبالغہ سے کام لیا ہے کہ شریعت کی اصل روح سے وہ باتیں باہر ہوگئی ہیں۔ اب اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ نماز میں دو نمازیوں کے درمیان یونہی فالتو جگہ نہیں پڑی رہنی چاہیئے بلکہ نمازیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہیئے تاکہ اول تو بے فائدہ جگہ ضائع نہ جاوے۔ دوسرے بے ترتیبی واقع نہ ہو تیسرے بڑے آدمیوں کو یہ بہانہ نہ ملے کہ وہ ورثانی کی وجہ سے اپنے سے کم درجہ کے لوگوں سے خواہ بہت کر الگ کھڑے ہو سکیں وغیرہ ذالک۔ مگر اس پر اہل حدیث نے اتنا زور دیا اور اس قدر مبالغہ سے کام لیا ہے کہ یہ مسئلہ ایک مضحکہ خیز بات بن گئی۔ اب گویا ایک اہل حدیث کی نماز ہو نہیں سکتی جب تک وہ اپنے ساتھ والے نمازی کے کندھے سے کندھا اور ٹخنہ سے ٹخنہ اور پاؤں سے پاؤں رگڑاتے ہوئے نماز ادا نہ کرے حالانکہ اس قدر قرب بجائے مفید ہونے کے نماز میں خواہ مخواہ پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

(۳۴۳) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ سنہ ۱۹۰۰ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تشریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر میں مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی آگئے۔ اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرنے لگے۔ اس پر مولوی عبد الکریم صاحب کو جوش آگیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہوگئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (یعنی اے مومنو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو) اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبد الکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمد احسن صاحب تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس وہاں سے اٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔

(۳۴۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں غلام نبی صاحب سیٹھی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جبکہ میں قادیان میں تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کمالات اسلام تصنیف فرما رہے تھے۔ حضرت صاحب نے جماعت کے ساتھ مشورہ فرمایا کہ علماء اور گدی نشینوں کو کس طرح تبلیغ

ہوں" اس عبارت کو پڑھ کر ہر ایک شخص معلوم کر سکتا ہے کہ الوصیت کے اس حکم کی کہ میرے نام پر بیعت لیں۔ انجمن اشاعت اسلام نے یہ تاویل کی ہے کہ احمد کے نام پر لوگوں کی بیعت لینی شروع کی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمد نہیں تو میرے نام پر بیعت لینے کا حکم کس طرح پورا ہؤا۔ اور اگر آپ کا نام احمد ہے جیسا کہ ان الفاظ بیعت سے ظاہر ہے تو پھر اس بات پر بحث کیوں ہے کہ حضرت صاحبؑ کا نام احمد نہ تھا اور کیوں جو الزام ہم پر دیا جاتا ہے اس کے خود مرتکب ہو رہے ہیں اور کیوں غلام احمد کو احمد بنا رہے ہیں لیکن ہر ایک شخص جو تعصب سے خالی ہو کر اس امر پر غور کرے سمجھ سکتا ہے کہ در حقیقت ہمارے مخالفین کے دل بھی یہی گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمد تھا۔ اور ہم پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں وہ صرف دکھانے کے دانت ہیں اور ان کے کھانے کے دانت اور ہیں۔

نواں ثبوت نواں ثبوت حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ خود آپ نے اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں:

"اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمدؐ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۳)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد و احمد کی پیشگوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں اور اگر کسی دوسری جگہ پر آپ نے رسول کریم ﷺ کو بھی اس آیت کا مصداق قرار دیا ہے تو اس کے یہی معنی ہیں کہ بوجہ اس

Back

اطلاع

میں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جدا جدا شائع کروں۔ اور میرا خیال تھا کہ میں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی ڈیڑھ صفحہ یا غایت کار دو صفحہ کا اشتہار شائع کروں گا اور یا کبھی شاید تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائیگا۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آگئے کہ اس کے برخلاف ظہور میں آیا۔ عدد نمبر ۲ و ۳ اور ۴ چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی قریباً ستر صفحہ تک نوبت پہنچ گئی اور درحقیقت وہ امر پورا ہو چکا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے ان رسائل کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آئندہ شائع نہیں ہوگا۔ جس طرح ہمارے خدائے عزوجل نے اوّل پچاس نمازیں فرض کیں پھر تخفیف کر کے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دے دیا۔ اسی طرح میں بھی اپنے رب کریم کی سنت پر ناظرین کے لئے تخفیف تصدیع کر کے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دے دیتا ہوں اور اپنی اس تحریر کو اپنی جماعت کے لئے چند نصیحتوں پر ختم کرتا ہوں۔

نصائح

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے ۱۴
اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔
دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو

اربعین نمبر 14 صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 232 پر درج ہے

Back

نبی جو خاتم النبیین ہے اور جو تمام نبیوں کا سردار ہے۔ اس کی نبوت بھی اس دلیل کے مطابق (نعوذ باللہ) باطل ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ آپ سے پہلے پانچ شخص ایسے گذرے ہیں جن کا نام محمد تھا۔ چنانچہ آپ سے پہلے بنو سواءۃ میں محمد الجشمی گزرا ہے۔ اور ایک محمد اس ابرہہ کے دربار میں تھا جس نے مکہ پر حملہ کیا تھا۔ اور یہ حملہ رسول کریم ﷺ کی پیدائش سے ایک سال پہلے ہوا۔ اس کی نسبت جاہلیت کا ایک شعر بھی ہے ؎ فَذَالِکُمْ ذُوالتَّاجِ مِنَّا مُحَمَّدٌ۔ وَرَأَيْتُهٗ فِیْ حَوْمَۃِ الْمَوْتِ تَخْفِقُ تیسرا شخص اس نام کا بنو تمیم میں گزرا ہے اور یہ شخص پادری تھا۔ چوتھا محمد الاسیدی تھا۔ پانچواں محمد الفقیمی۔ پس اگر یہی دلیل حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کو باطل کرنے والی ہے تو حضرت یحییٰؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت مسیحؑ اور آنحضرت ﷺ کی نبوت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے مخالفین ہماری مخالفت میں ان ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں کہ جن سے پہلے نبیوں کی نبوت بھی باطل ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کفار کی نسبت فرماتا ہے کہ یہ ہمارے رسول (محمد ﷺ) پر ایسے اعتراض کرتے ہیں جو ان کے نبیوں پر بھی پڑتے ہیں جن کو یہ مانتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ آسمان پر چڑھ جا۔ اور ہمارے لئے کتاب لا۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو جیسے اعتراضات وہ لوگ آنحضرت ﷺ پر کیا کرتے تھے ایسے ہی اعتراضات یہ لوگ آج حضرت مسیح موعودؑ پر کرتے ہیں جن کو اگر سچا مان لیا جائے تو سب نبیوں کی نبوت باطل ہو جاتی ہے۔

ایک اور اعتراض اور اس کا جواب

پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام رکھے ہیں۔ حالانکہ کسی اور نبی نے اپنے کئی نام نہیں رکھے اس لئے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ۔ (مشکوٰۃ کتاب الآداب باب اسماء النبی وصفاتہ) یعنی آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعودؑ کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مہدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہو گئی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام کم ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ

سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہیں سوچیں اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔

نبی کے لئے شریعت لانا شرط نہیں

پھر یہ کہا جاتا ہے کہ نبی کے لئے شرط ہے کہ وہ کتاب یعنی شریعت لائے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ چونکہ کوئی کتاب نہیں لائے۔ اس لئے نبی نہیں ہو سکتے۔ یہ اعتراض جن کی طرف سے کیا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے اور حضرت مسیح موعودؑ کے شیدائی کہلاتے ہیں لیکن اتنا نہیں جانتے کہ حضرت مسیح موعودؑ اس کے متعلق خود لکھ گئے ہیں کہ "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۰۶)

پھر آپ لکھتے ہیں کہ "نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں "بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب انکے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۴۴، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۰)

پھر آپ لکھتے ہیں "بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے" (بدر ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں ہوا جو شریعت نہ لایا ہو۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ کئی نبی ایسے ہوئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں جب بنی اسرائیل میں ایسے نبی آ چکے ہیں جو کوئی کتاب نہیں لائے تو پھر یہ مطالبہ حضرت مرزا صاحب کے لئے کیوں پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہمارا وار کہاں پڑتا ہے۔ کیسا نادان ہے وہ شخص جو کسی کو تیر مارے اور سامنے اس کا اپنا باپ کھڑا ہو مگر وہ یہ خیال نہ کرے کہ اگر میں نے تیر مارا تو تیر پہلے میرے باپ کو چھیدے گا اور پھر کہیں اس تک پہنچے گا۔

انوار خلافت صفحہ 59 مشمولہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 122,121 از مرزا بشیر الدین محمود احمد مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 233,232 پر درج ہے

Back

بدیں خطاب مرا ہرگز التفات نبود — چہ جرم من چو چنیں حکم از خدا باشد

بتاج و تختِ زمیں آرزو نمیدارم — ز شوقِ افسرِ شاہی بلا بلا باشد

مرا بس است کہ ملکِ سما بدست آید — کہ ملک و ملکِ زمیں را بقا کجا باشد

حوالتم بفلک کردہ اند روز نخست — کنوں نظر بمتاعِ زمیں چرا باشد

مرا کہ جنتِ علیاست مسکن و ماوا — چرا بمنزلۂ ایں نشیب جا باشد

اگر جہاں ہمہ تحقیرِ من کند چہ غمے؟ — کہ با من ست قدیرے کہ ذوالعلیٰ باشد

منم مسیحِ زمان و منم کلیمِ خدا — منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

نہ ملہم است کہ بدتر ز بلعم است ناداں — کہ جنگِ او بکلیمِ حق از ہوا باشد

ازاں قفس بپریدم بعون کہ دنیا نام — کنوں بکنگرۂ عرش جائے ما باشد

مرا بگلشنِ رضوانِ حق شدست گذر — مقامِ من چمنِ قدس و اصطفا باشد

کمال پاکی و صدق و صفا کہ گم شدہ بود — دوبارہ از سخن و وعظِ من بپا باشد

مرنج از سخنم ایکہ سخت بے خبری — کہ ایں کہ گفتہ ام از وحیِ کبریا باشد

کسیکہ گم شدہ از خود بنورِ حق پیوست — ہر آنچہ از دہنش بشنوی بجا باشد

نیامدم پئے جنگ و کارزار و جہاد — غرض ز آمدنم درسِ اتقا باشد

بجنگِ ذلتِ دینِ کساں رضا دادیم — بدیں غرض کہ نہ ہستی ما باشد

درونِ من ہمہ پُر از محبتِ نور است — کہ در زمانِ ضلالت ازو ضیا باشد

بجو اسیریٔ عشقش ز عشق رہائی نیست — بدردِ او ہمہ امراض را دوا باشد

عنایت و کرمش پرورد مرا ہر دم — ببین نشان اگرت چشمِ خوش لقا باشد

بکارخانۂ قدرت ہزار ہا نقش اند — مگر تجلیٔ رحماں بنقشِ ما باشد

بیامدم کہ رہِ صدق را درخشانم — بدلستاں برم آں را کہ پارسا باشد

بیامدم کہ درِ علم و رشد بکشایم — بخلق نیز نمایم کہ در سما باشد

تریاق القلوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 233 پر درج ہے

Back

جو مہر علی گولڑوی نے میرے مقابل پر کی۔ کیا میں نے بی کہ اِس لئے بلایا تھا کہ میں اُس سے ایک منقولی بحث کر کے بیعت کر لوں۔ جس حالت میں مَیں بار بار کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے مسیح موعود مقرر کر کے بھیجا ہے اور مجھے بتلا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے اور قرآن کے صحیح معنوں سے مجھے اطلاع بخشی ہے تو پھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لئے ان لوگوں سے منقولی بحث کروں جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں اُن کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سُنکر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی ضد کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ میرے مقابل پر جھوٹی کتابیں شائع کر چکے ہیں اور اب انکو رجوع اشدّ من الموت ہے تو پھر ایسی حالت میں بحث سے کونسا فائدہ مترتب ہو سکتا تھا اور جس حالت میں مَیں نے اشتہار دے دیا کہ آئندہ کسی مولوی وغیرہ سے منقولی بحث نہیں کرونگا تو انصاف اور نیک نیتی کا تقاضا یہ تھا کہ ان منقولی بحثوں کا میرے سامنے نام بھی

حاشیہ در حاشیہ

کہ پہلے آپ اسلام سے مرتد ہو جائیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد بھی حدیث ذھب وھلی کے رو سے غلط نکلا۔ لہٰذا اس غلطی کی وجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی آپکے اصول کے رو سے کاذب ٹھہرے۔ پہلے اس سوال کا جواب دو پھر میرے پر اعتراض کرو۔ اسی طرح احمد بیگ کے داماد کے متعلق بھی شرطی پیشگوئی ہے مگر کچھ میعاد باقی ہے تو کیوں شرط کی انتظار نہیں کرتے اور یہ کیسی دیانت تھی کہ ساری کتاب میں لیکھرام کے متعلق کی پیشگوئی کا ذکر بھی نہیں کیا۔ کیا وہ پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں؟ کیا احمد بیگ پیشگوئی کے مطابق میعاد کے اندر مرگیا یا نہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ آپکے معزز دوست ڈپٹی فتح علیشاہ صاحب نے میرے استفسار پر بڑے یقین سے گواہی دی تھی کہ نہایت صفائی سے لیکھرام کے متعلق پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اب اسی جماعت میں ہو کر آپ تکذیب کرنے لگے۔ منہ

اربعین نمبر 4 صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 454 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 233 پر درج ہے

Back

اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
وَّالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ وَقَالُوْآ اِنْ
هٰذَآ اِلَّا افْتِرَآءٌ۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ۔
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ
عَبْدَهٗ۔ فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ وَاللّٰهُ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ۔
وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ تَمْتَرُوْنَ۔
يَآ اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ۔ اِنَّآ اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ يَاْتِيْ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَمْرُكَ يَتَاَتّٰى۔ يَوْمَ يَجِيْءُ الْحَقُّ وَ

چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ زمین و آسمان بند سے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ اور تجھے انہوں نے ایک جنس کی جگہ بنا رکھا ہے۔ کیا یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ کہہ میں ایک آدمی ہوں تم جیسا مجھے خدا سے الہام ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ اور میں اس سے پہلے ایک مدت سے تم میں ہی رہتا تھا کیا تمہیں میرے حالات معلوم نہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ باتیں افترا ہیں۔ کہہ حقیقی ہدایت جس میں غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے۔ اور خبردار ہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کار غالب ہوتا ہے۔ ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے تا تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بری کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔ اور خدا کافروں کے مکر کو سست کرے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور رحمت کا نمونہ ہوگا۔ اور یہی مقدر تھا۔ یہ وہ سچا قول ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اے احمد! رحمت تیرے لبوں پر جاری ہو رہی ہے۔ ہم نے تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں۔ اور ذریت نیک عطا کی ہے۔ سو خدا کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ تیرا بدگو بے خیر ہے یعنی خدا اسے بے نشان کر دے گا۔ اور وہ نامراد مرے گا۔ نبیوں کا چاند آئے گا

ل "یہ الہام کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اس وقت اس عاجز پر خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص نو مسلم سعد اللہ نام نے ایک نظم گالیوں سے بھری ہوئی اس عاجز کی طرف بھیجی تھی اور اس میں اس عاجز کی نسبت اس ہندو زادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جب تک ایک شخص درحقیقت شقی، خبیث، ملعون، فاسد القلب نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا ..... سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ کے پڑھنے کے وقت ہوا کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ سو اگر اس ہندو زادہ بدفطرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل اور رسوا نہ مرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں۔" (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۵۸، ۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸، ۵۹)

نزول المسیح

۵۰۹

[illegible]	[illegible]	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اُسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	[illegible]
[illegible]	۱۸۸۰ و ۱۸۸۲ء	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۱۰۱۔ ترجمہ کیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں پس وہ اسکو ان تمام الزاموں سے بری کریگا جو اس پر لگائے جائینگے اور وہ خدا کے نزدیک وجاہت رکھتا ہے۔ یہ پیشگوئی اس طرح پر پوری ہوئی کہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر کے وقت میں میرے پر خون کا الزام لگایا گیا خدا نے اس سے مجھے بری کر دیا اور پھر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کے وقت میں مجھ پر الزام لگایا گیا اس سے بھی خدا نے مجھے بری کر دیا اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا سو مخالف مولویوں کی خود جہالت ثابت ہوئی اور پھر مہر علی نے مجھ پر سارق ہونے کا الزام لگایا سو اُس کا خود سارق ہونا ثابت ہوا۔ ایسا ہی یہ دن کبھی نہیں گذرینگے جب تک خدا یہ دل انسانوں کو نہ دکھلا دے کہ یہ میرا بندہ میری طرف سے تھا تب بہتوں کی آنکھیں کھلیں گی مگر کیا فائدہ۔ اکنوں ہزار عذر بیاری گناہ را ۔ مرشوے کردہ را نبود زیب دختری	[illegible]
[illegible]	۱۸۸۰ و ۱۸۸۲ء	اِنَّاۤ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنی ہم تجھے بہت سے اولاد معتقد عطا کرینگے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائیگی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گذر گئے۔ اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور اُن دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔	[illegible]
جن مقدمات میں خدا نے مجھے بری کیا جو بڑے افترا اور اتفاق سے پیدا کئے گئے تھے ان کے لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں سرکاری کاغذات موجود ہیں اور جن صدہا نشانوں کے ساتھ تہمت اور کذب اور افترا اور جہل سے خدا نے مجھے بری کیا وہ نشانوں میں سے بطور نمونہ اسی فہرست میں موجود ہیں اور منصف کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔			[illegible]

یہ حوالہ صفحہ 234,233 پر درج ہے	نزول المسیح ... صفحہ 509 از مرزا قادیانی

Back

يُكْشَفُ الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۔ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَكَ
سِرُّكَ سِرِّیْ۔ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ يُخَوِّفُوْنَكَ
مِنْ دُوْنِهٖ۔ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِیْ رَحْمَتِیْ
وَقُدْرَتِیْ۔ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ۔
كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ۔ قُلْ هٰذَا فَضْلُ رَبِّیْ وَاِنِّیْ اُجَرِّدُ نَفْسِیْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ۔
يَا عِيْسٰى اِنِّیْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ مُعَطِّرًا۔ وَقَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا
قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَقَالُوْا كِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْكُفْرِ وَالْكَذِبِ۔ قُلْ
تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ صَافَيْنَاهُ وَ
نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔ تَفَرَّدْنَا بِذٰلِكَ۔ يَا دَاوُدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا۔ تَمُوْتُ
وَاَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِیْ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ

اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آئے گا اور سچ کھولا جائے گا اور جو خسران میں ہیں اُن کا خسران ظاہر ہو جائے گا۔ میری یاد میں نماز کو قائم کر۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ہم نے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اور تیرے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔ تجھے خدا کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں یہ کفر کے پیشوا ہیں۔ مت ڈر غلبہ تجھی کو ہے۔ میں نے اپنی رحمت اور قدرت کے درخت تیرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ خدا تجھے کئی میدانوں میں فتح دے گا۔ خدا کا یہ قدیم نوشتہ ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اس کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہ خدا جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ کہہ یہ خدا کا فضل ہے اور میں تو کسی خطاب کو نہیں چاہتا۔ اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ خدا نے تیرے پر خوشبو کی نظر کی۔ اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اے خدا کیا تو ایسے مفسد کو اپنا خلیفہ بنائے گا۔ خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا جو ہم نے کیا۔ اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ تو اسی حالت میں مرے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ اور خدا تجھ کو لوگوں کے

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 234 پر درج ہے

Back

۱۰؍ جولائی ۱۹۰۶ء ”دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶؍ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء ”یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔[1]

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ

خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اسکے صحیح معنے تجھ پر ظاہر کئے تاکہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تاکہ

سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

مجرموں کی راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ

کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ ھٰذَآ

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ اور کہیں گے کہ یہ

اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔ قُلْ

وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں۔ کہو کہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ کہو

اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامٌ شَدِیْدٌ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

اگر یہ کلمات میرا افترا ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر میں سخت سزا کے لائق ہوں اور اس انسان سے زیادہ تر کون ظالم ہے

عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ

جس نے خدا پر افترا کیا اور جھوٹ باندھا۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ۔ یَقُوْلُوْنَ اَنّٰی لَکَ

تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں کوئی ان کو بدل نہیں سکتا۔ اور لوگ کہیں گے

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الاستفتاء صفحہ ۷۹ مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۳ میں یہ الہام عربی میں ترجمہ فرماتے ہوئے اس کی تاریخ ”۱۰؍ جولائی ۱۹۰۶ء“ تحریر فرمائی ہے اس لئے یہاں درج کیا گیا۔ (مرتب)

نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور تُو مجھ سے اَمرِ مقصود کا مبدء ہے۔ اور تُو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں بانتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ وہ خدا قابلِ تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ میں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا۔ میں سمندر کی طرح موجزنی کروں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رَدّ کر سکے۔ اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ چھپی رہے گی، اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تُو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اُونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دُنیا کی زندگی میں بھی اُن کو بشارتیں ہیں۔ تُو نبی کی کنارِ عاطفت میں پرورش پا رہا ہے۔.....[1] اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا۔

• وَقَالُوْا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يُجَوِّحُ الدِّيْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُّمْ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ تَنْزِيْلٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ۔ وَلِتَدْعُوَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مَّوَدَّةً۔ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِيْ وَلَا تَنْسَنِيْ وَاجْتَهِدْ اَنْ تَصِلَنِيْ وَاسْئَلْ رَبَّكَ وَكُنْ سَئُوْلًا۔ اَللّٰهُ وَلِيٌّ حَنَّانٌ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ تَحْكُمُوْنَ۔ نَزَّلْنَا عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ رَحْمَةً۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ ذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ۔ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اِنَّ يَوْمِيْ لَفَصْلٌ عَظِيْمٌ۔ وَاِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ وَاِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اور تُو بادشاہوں کی چوٹیوں پر چڑھتا ہے۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 234 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 141

فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا۔ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ۔
تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔
یَرْفَعُ اللّٰہُ ذِکْرَکَ۔ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ بُوْرِکْتَ
خدا تیرا ذکر بلند کرے گا۔ اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔ اے احمد! تو
یَا اَحْمَدُ۔ وَکَانَ مَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ حَقًّا فِیْکَ۔ شَاْنُکَ عَجِیْبٌ وَّاَجْرُکَ
برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر
قَرِیْبٌ۔ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیْ۔ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ
قریب ہے۔ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔
اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَکَ۔
میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ خدا تعالیٰ پاک بہت برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔
یَنْقَطِعُ اٰبَآؤُکَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی
تیرے باپ دادوں کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھے چھوڑ دے
یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ
جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلاوے۔ اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا
ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ
تب کہا جائے گا کہ یہ وہی امر ہے جس کیلئے تم جلدی کرتے تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے اس آدم کو
اٰدَمَ۔ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ یُحْیِ الدِّیْنَ وَ
پیدا کیا۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہوگیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے۔
یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ۔ یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔ یَا مَرْیَمُ
دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اے آدم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے مریم
اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔ یَا اَحْمَدُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔
تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے احمد! تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

لہ یاد رہے کہ ظاہری بزرگی اور وجاہت کے لحاظ سے اس خاکسار کا خاندان بہت شہرت رکھتا تھا بلکہ اس زمانہ تک بھی اس خاندان کی دنیوی شوکت زوال کے قریب قریب تھی میرے دادا صاحب کے اس اراضی میں بیاسی گاؤں اپنی ملکیت کے تھے اور پہلے اس سے وہ والیانِ ملک کے رنگ میں بسر کرتے تھے اور کسی سلطنت کے ماتحت نہ تھے اور پھر رفتہ رفتہ بحکمت اور مشیتِ ایزدی سکھوں کے زمانہ میں چند لڑائیوں کے بعد سب کچھ کھو بیٹھے اور صرف چند گاؤں ان کے قبضہ میں رہے اور پھر دادا کا دل اور ہاتھ

یہ حوالہ صفحہ 234 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی

Back

نے فرمایا کہ "ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ

مُبارک

یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵)

اپریل ۱۹۰۰ء "ایک دفعہ عزیزہ مرحوم کی زندگی میں بکثرت اس کی شفا کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے۔ گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ[1] کو اس سڑک پر سے لے جاتا ہے اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی ہے۔ گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلف کے طور پر یہ سمجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو سو اب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۲۵ اپریل ۱۹۰۰ء "اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ یک دفعہ الہام ہوا:

مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہو

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب بیگ[2] کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے، اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۱۹۰۰ء "خدا نے مجھے کہا کہ اٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی رد کر دو گے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اُس کے یہ الفاظ ہیں:

قُلْ عِنْدِیْ شَہَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَہَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَہَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَہَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ وَقُلْ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰہِ۔"

(از اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۳ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰)

(ترجمہ: ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے

---

[1] مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتب)

[2] مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتب)

حوالہ نمبر 143

مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۔ يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ ۔
کی راہ سے تجھے پہنچیں گی اور ایسی راہوں سے پہنچیں گے کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے
يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ۔
خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں
قَالَ رَبُّكَ إِنَّهٗ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ ۔ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ تیرا رب فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ ہم
مُبِينًا ۔ فَتْحُ الْوَلِيِّ فَتْحٌ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۔ أَشْجَعُ النَّاسِ ۔ وَلَوْ كَانَ
نے تجھ کو کھلی کھلی فتح عطا کی ہے۔ ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ
الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ ۔ أَنَارَ اللّٰهُ بُرْهَانَهٗ ۔ كُنْتُ كَنْزًا
بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اس کو لے لیتا۔ خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔ میں ایک خزانہ
مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ ۔ يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا
پوشیدہ تھا پس میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ اے چاند اور اے سورج! تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں
مِنْكَ ۔ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَانْتَهٰى أَمْرُ الزَّمَانِ إِلَيْنَا وَتَمَّتْ كَلِمَةُ
تجھ سے۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ کیا یہ شخص جو بھیجا
رَبِّكَ [1] ۔ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۔ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ
گیا حق پر نہ تھا اور چاہیئے کہ تو خلق اللہ کے ملنے کے وقت چیں بجبیں نہ ہو اور چاہیئے کہ تو لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک
مِنَ النَّاسِ ۔ وَوَسِّعْ مَكَانَكَ ۔ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ
نہ جائے۔ اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرے کہ لوگ بکثرت آئیں گے اور جو لوگ ایمان لائے ان کو
صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۔
خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں ان کا قدم صدق ہے اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ ان لوگوں کو سنا
أَصْحَابُ الصُّفَّةِ ۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا أَصْحَابُ الصُّفَّةِ ۔ تَرٰى أَعْيُنَهُمْ
تیری جماعت میں داخل ہوں گے صفہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ ۔ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ ۔ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
سے آنسو جاری ہوں گے وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے
يُنَادِيْ لِلْإِيمَانِ ۔ وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُنِيْرًا ۔ يَا أَحْمَدُ
کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ اے احمد

[1] وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ ۔ اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا (ترجمہ از مرتب)

Back

يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمْشِيْ إِلَيْكَ

خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے

أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

خبردار ہو خدا کی مدد نزدیک ہے

سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سیر کرایا۔ یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے مقامات معرفت اور یقین تک لدنّی طور سے پہنچایا۔

خَلَقَ اٰدَمَ فَأَكْرَمَهٗ

پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اس کا

جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْأَنْبِيَاءِ

جری اللہ نبیوں کے حلّوں میں

اِس فقرہ الہامی کے یہ معنے ہیں کہ منصب ارشاد و ہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونے کا دراصل حُلّہ انبیاء ہے اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حُلّہ انبیاء اُمّت محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عُلَمَاءُ أُمَّتِيْ كَأَنْبِيَاءِ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ۔ پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام اُن کو سپرد کیا جاتا ہے۔

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا

اور تھے تم ایک گڑھے کے کنارے پر سو اس سے تم کو خلاصی بخشی۔ یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔

عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَ عَلَيْكُمْ۔ وَإِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ حَصِيْرًا

خدا تعالیٰ کا ارادہ اِس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے......

تُوْبُوْا وَأَصْلِحُوْا وَإِلَى اللّٰهِ تَوَجَّهُوْا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

توبہ کرو اور فسق اور فجور اور کفر اور معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اسی پر توکل کرو اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس سے مدد چاہو کیونکہ نیکیوں سے بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔

بُشْرٰى لَكَ يَا أَحْمَدِيْ۔ أَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ۔ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِيْ۔

۱؎ حضرت اقدس نے یہی الہام کو الحکم ... صفحہ ۲۴۹ پر اور اس کے علاوہ کئی اور مقامات پر بھی کو الہام براہین احمدیہ لفظ تیز حمت کہہ درج فرمایا ہے روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حَمَلَ کا لفظ سہو کتابت ہے۔ (مرتب)

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْ كَفَّرَ۔ اَوْقِدْ لِيْ يَا هَامَانُ لَعَلِّيْ اَطَّلِعُ عَلٰى
یہ بھی یاد کر وہ وقت جب تجھ سے وہ شخص مکر کرے گا جس نے تیری تکفیر کی اور تجھے کافر ٹھہرایا۔ اے ہامان میرے لئے آگ بھڑکا تا میں
اِلٰهِ مُوْسٰى۔ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ۔ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ
موسیٰ کے خدا کی اطلاع پاؤں اور میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ ہلاک ہوگئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے
وَّتَبَّ۔ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَآ اِلَّا خَآئِفًا۔ وَمَآ اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ۔
اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا اس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور جو کچھ تجھے رنج پہنچے گا وہ خدا کی
اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ۔
طرف سے ہے۔ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ وہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا
لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ۔ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ۔ وَكُلُّ مَنْ
تا وہ تجھ سے محبت کرے۔ وہ اس خدا کی محبت ہے جو بہت غالب اور بہت بزرگ ہے۔ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک
عَلَيْهَا فَانٍ۔ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ
جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا۔ تم کچھ غم مت کرو اور اداس مت ہو۔ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ کیا تو نہیں جانتا
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا۔ اَهٰذَا الَّذِيْ
کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے
بَعَثَ اللّٰهُ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
جس کو خدا نے مبعوث فرمایا۔ ان کو کہہ کہ میں تو ایک انسان ہوں میری طرف یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے
وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ
اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں۔ اس کے اسرار تک وہی پہنچتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں۔ کہہ ہدایت

---

[1] مکفّر سے مراد مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی ہے کیونکہ اس نے استفتاء لکھ کر نذیر حسین کے سامنے پیش کیا اور اس ملک میں تکفیر کی آگ بھڑکانے والا نذیر حسین ہی تھا۔ عَلَيْهِ مَا يَسْتَحِقُّهٗ۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۳)

[2] اس جگہ ابو لہب سے مراد ایک دہلی کا مولوی ہے جو فوت ہو چکا ہے اور یہ پیشگوئی ۲۶ برس کی ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور یہ اُس زمانہ میں شائع ہو چکی ہے جبکہ میری نسبت تکفیر کا فتنہ بھی ان مولویوں کی طرف سے شروع نہیں ہوا تھا جس کا نام خدا تعالیٰ نے ابولہب رکھا اور تکفیر سے ایک مدت پہلے شائع ہو چکی ہے دیکھو براہین احمدیہ۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۳)

ھُوَ الْھُدٰی۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ[1]

وہ اصل خدا کی ہدایت ہے۔ اور کہیں گے کہ کیوں یہ الہام کسی بڑے آدمی پر نازل نہیں ہوا جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ

وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ اِنَّ ھٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْہُ فِی الْمَدِیْنَۃِ[2]۔ یَنْظُرُوْنَ

ہے۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ رتبہ کہاں سے حاصل ہو گیا۔ یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں

اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا۔ وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ

خدا آیا ہے تا تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جہنم کو

حَصِیْرًا۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ

کافروں کیلئے قید خانہ بنایا ہے اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو

اِنِّیْ عَامِلٌ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ

اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرہ

غَیْرِ التَّقْوٰی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں

قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ

کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا

قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ وَلِنَجْعَلَہٗٓ اٰیَۃً

تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے

لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ

ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے۔ اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہ وہی امر ہے جس میں تم

تَمْتَرُوْنَ۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ۔ جُعِلْتَ مُبَارَکًا۔ اَنْتَ مُبَارَکٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے

---

[1] یعنی ایسا شخص کہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے کیوں ایسا مسعود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمین اسلام ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)

[2] الہام کے الفاظ فِی الْمَدِیْنَۃِ کا ترجمہ "شہر میں" حقیقۃ الوحی کے پہلے ایڈیشن میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

هُوَ الْهُدٰی۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ[1]۔
دراصل خدا کی ہدایت ہی ہے۔ اور کہیں گے کہ یہ وحی الٰہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ
وَقَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ اِنَّ ھٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْہُ فِی الْمَدِیْنَةِ[2]۔ یَنْظُرُوْنَ
ہے۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ رتبہ کہاں سے حاصل ہو گیا۔ یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں
اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ
مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے
عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا۔ وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ
خدا آمادہ ہے کہ تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جہنم کو
حَصِیْرًا۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ
کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو
اِنِّیْ عَامِلٌ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ
اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لوگے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرہ
غَیْرِ التَّقْوٰی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔
قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں
قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ
کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا
قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَةً
تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے
لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ
ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے۔ اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہی وہ امر ہے جس میں تم
تَمْتَرُوْنَ۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ۔ جُعِلْتَ مُبَارَکًا۔ اَنْتَ مُبَارَکٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔
شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے

---

[1] یعنی اس شخص کو جس کا موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں اسی مسیح موعود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو بزرگ شہر اسلام کے ہیں۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷ و حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۰)

[2] الہام کے الفاظ فِی الْمَدِیْنَةِ کا ترجمہ "شہر میں" حقیقۃ الوحی کے پہلے ایڈیشن میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 235 پر درج ہے

Back

وَكُنْ مَّعِيَ اَيْنَمَا كُنْتَ. كُنْ مَّعَ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ. اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ. كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَافْتِخَارًا لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. وَلَا تَيْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ. اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ. يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ. يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ. يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ. يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ. لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا. فَتْحُ الْوَلِيِّ فَتْحٌ وَّقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا. اَشْجَعُ النَّاسِ. وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ. اَنَارَ اللّٰهُ بُرْهَانَهٗ. يَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ. اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى. وَنَظَرْنَا اِلَيْكَ وَقُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ. يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. يَا اَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ

ان کو عذاب کرے میں تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے نکالے گئے ہو تم مومنوں کا فخر ہو اور تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا لیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہیں سے جا کر اس کو لے لیتا۔ خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کریگا۔ اور ہم نے

---

۱ (ترجمہ از مرتب) تو جہاں کہیں ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ تم لوگ جدھر بھی رخ کروگے ادھر ہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اور اس نے تجھے طالب ہدایت پایا پس اس نے تیری رہنمائی کی۔

۳ (ترجمہ از مرتب) تیرے رب کی رحمت کے ہر قسم کے خزانے تجھے دیئے جائیں گے۔ اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور (لوگوں کو آنے والے خطرات سے) ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

حوالہ نمبر 149

۴ مئی ۱۹۰۶ء "اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَامِ. لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ"[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵ مئی ۱۹۰۶ء رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کوہ واش کی ایک بوتل دی جو سُرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسّیاں لپیٹی ہوئی ہیں۔ بظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو توکر رکھا جائے۔ اور مَیں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

پھر الہام ہوا۔

اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی[2]

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵ مئی ۱۹۰۶ء "پھر بہار آئی، تو آئے ثلج کے آنے کے دن

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بناء پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینانِ قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسّر آجاویں جس سے اُس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہو گئی۔ یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے جن سے کلی اطمینان ہو گیا۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینانِ قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی

---

[1] (ترجمہ) تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

[2] (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا ہم نیچے نہیں کئے جائیں گے۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525، طبع چہارم، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 235 پر درج ہے

Back

ورنہ آدم کر تھا وہ ناتکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

وہ خدا جس نے نبی کو تھا زرِ خالص دیا
زیورِ دیں کو بناتا ہے وہ اب مثلِ سُنار

وہ دکھاتا ہے کہ دیں میں کچھ نہیں اکراہ و جبر
دیں تو خود کھینچے ہے دل مثلِ بُتِ سیمیں عذار

پس یہی ہے رمز جو اس نے کیا منع از جہاد
تا اُٹھا دے دیں کی راہ سے جو اُٹھا تھا اک غبار

تا دکھاوے منکروں کو دیں کی ذاتی خوبیاں
جن سے ہوں شرمندہ جو اسلام پر کرتے ہیں وار

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار

پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے
قومِ وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار

روشنی میں مہرِ تاباں کی بھلا کیا فرق ہو
گرچہ نکلے روم کی سرحد سے یا از زنگبار

اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار

جس نے نفسِ دوں کو ہمت کر کے زیرِ پا کیا
چیز کیا ہیں اُس کے آگے رستم و اسفندیار

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو اُن کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار

چپ رہو تم دیکھ کر اُن کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حالِ زار

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

فخر اُن کی نگاہوں میں ہمارا کام ہے
یہ خیال اللہ اکبر کس قدر ہے نابکار

خیر خواہی میں جہاں کی خوں کیا ہم نے جگر
جنگ بھی تھی صلح کی نیت سے اور کیں سے فرار

پاک دل پر بدگمانی ہے یہ شقوت کا نشاں
اب تو آنکھیں بند ہیں دیکھیں گے پھر انجامِ کار

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114 مشمولہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 236 پر درج ہے

Back

فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُّتِمَّ النَّبَأَ وَيُكْمِلَ الْبِنَاءَ بِاللَّبِنَةِ

پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و بخشت آخری بنا را

پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

الْأَخِيْرَةِ فَأَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةُ أَيُّهَا النَّاظِرُوْنَ۔ وَكَانَ

تمام کند۔ پس من ہماں خشت ہستم۔ و چنانچہ

بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔ اور

عِيْسٰى عَلَمًا لِّبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَأَنَا عَلَمٌ لَّكُمْ أَيُّهَا

عیسیٰ نشانے برائے بنی اسرائیل بود ہمچناں من برائے شما اے تقصیر کنندگان

جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا۔ ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تقصیر کارو

الْمُفَرِّطُوْنَ۔ فَسَارِعُوْا إِلَى التَّوْبَةِ أَيُّهَا الْغَافِلُوْنَ۔

یک نشانی ہستم۔ پس اے غافلان بسوئے توبہ بشتابید۔

ایک نشان ہوں۔ پس اے غافلو! توبہ کی طرف جلدی کرو۔

وَإِنِّيْ جُعِلْتُ فَرْدًا أَكْمَلَ مِنَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ عَلَيْهِمْ

و من از گروہ منعم علیہم فرد اکمل کردہ شدم۔

اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔

فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَلَا فَخْرَ وَلَا رِيَاءَ وَاللّٰهُ فَعَلَ

و ایں از فخر و ریا نیست۔ و خدا چنانکہ

اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا

كَيْفَ أَرَادَ وَشَاءَ فَهَلْ أَنْتُمْ تُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَتُزَاحِمُوْنَ

خواست کرد پس آیا شما با خدا جنگ و پیکار مے کنید۔

چاہا کیا۔ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو۔

خطبہ الہامیہ صفحہ 178 بمطابق روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 236 پر درج ہے

Back

کہ کر مسیح موعود کو اپنا بوزنتا دیا ہے۔

معراج ایک کشف تھا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے کہ قرآن شریف اس کو رد کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رؤیا کہتی ہیں۔

[حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا اور اتم اور اکمل تھا کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم دیا جاتا ہے اس میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور آپ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے معراج ہوا۔]

پھر آپ نے اس امر کی تائید میں چند آیات سے استدلال کیا کہ جسم آسمان پر نہیں جاتا یہ باتیں قریباً پہلے ہم بار بار درج کر چکے ہیں بخوف طوالت اعادہ نہیں کرتے۔

مسیح کی پیدائش اور خارق عادت امور

مسیح کی پیدائش کے ذکر پر فرمایا کہ

خدا کی سنت دو طرح پر ہوتی ہے ایک کثرتی جیسے عموماً عورت سے بچہ نکلتا ہے مگر بعض اوقات نر سے بھی نکلا کرتا ہے ایسے واقعات دنیا میں ہوئے ہیں یہ قلیل الوقوع واقعات خارق عادت کہے جاتے ہیں۔

۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۲ء

دربار شام

برادر مکرم محمد یوسف صاحب اپیل نویس نے اپنے گاؤں میں بعض لوگوں کے شکوک کے رفع کرنے کے واسطے بعض احباب کو حضرت اقدس کے ایما سے لے جانا چاہا اس کی تجویز ہوئی کہ مولوی عبداللہ صاحب اور مولوی سرور شاہ صاحب کو بھیجا جاوے۔

لہ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ صفحہ ۳ مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء

ملفوظات جلد دوم صفحہ 446، طبع جدید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 237 پر درج ہے

Back

اور وہ یہ ہے وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید[1] اب جبکہ فوت ہوجانا ثابت ہوا تو اس سے ظاہر ہے کہ اُن کا جسم اُن سب لوگوں کی طرح جو مرجاتے ہیں زمین میں دفن کیا گیا ہوگا کیونکہ قرآن شریف بصراحت ناطق ہے کہ فقط اُن کی روح آسمان پر گئی نہ کہ جسم۔ تب ہی تو حضرت مسیح نے آیت موصوفہ بالا میں اپنی موت کا صاف اقرار کر دیا۔ اگر وہ زندوں کی شکل پر خاکی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز کرتے تو اپنے مرجانے کا ہرگز ذکر نہ کرتے اور ایسا ہرگز نہ کہتے کہ میں وفات پاکر اس جہان سے رخصت کیا گیا ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ جبکہ آسمان پر اُنکی روح ہی گئی تو پھر نازل ہونے کے وقت جسم کہاں سے ساتھ آجائیگا۔

ازانجملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے +

+ اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک نوری جسم کے ساتھ حسب استعداد نفس ناطقہ اپنے کے آسمانوں کی سیر کر سکتا ہے۔ پس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس ناطقہ کی اعلیٰ درجہ کی استعداد تھی اور انتہائی نقطہ تک پہنچی ہوئی تھی اس لئے وہ اپنی معراجی سیر میں معمورہ عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرش عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے پہنچ گئے سو درحقیقت یہ سیر کشفی تھا مگر بیداری سے اشد درجہ پر مشابہ بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی تھا۔ میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنیٰ درجوں میں سے اس کو سمجھتا ہوں بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے جو درحقیقت بیداری بلکہ اس کثیف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفیٰ اور اجلیٰ ہوتی ہے اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔ اس جگہ زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں۔ انشاء اللہ کسی اور محل میں مفصل طور پر بیان کیا جائے گا۔ منہ

[1] المائدۃ: ۱۱۸

ازالہ اوہام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 237 پر درج ہے

اور وہ یہ ہے وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علٰی کلّ شیءٍ شھید۔[ل] اب جبکہ فوت ہو جانا ثابت ہوا تو اس سے ظاہر ہے کہ اُن کا جسم اُن سب لوگوں کی طرح جو مرجاتے ہیں زمین میں دفن کیا گیا ہوگا کیونکہ قرآن شریف بصراحت ناطق ہے کہ فقط اُن کی روح آسمان پر گئی نہ کہ جسم۔ تبھی تو حضرت مسیح نے آیت موصوفہ بالا میں اپنی موت کا صاف اقرار کر دیا۔ اگر وہ زمرہ ملائک کی شکل پر خاکی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز کرتے تو اپنے مرجانے کا ہرگز ذکر نہ کرتے اور ایسا ہرگز نہ کہتے کہ میں وفات پاکر اس جہان سے رخصت کیا گیا ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ جبکہ آسمان پر انکی روح ہی گئی تو پھر نازل ہونے کے وقت جسم کہاں سے ساتھ آجائیگا۔

ازانجملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضرِ صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے *

* اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے۔ ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک نوری جسم کے ساتھ حسب استعداد نفس ناطقہ اپنے کے آسمانوں کی سیر کر سکتا ہے۔ پس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس ناطقہ کی اعلیٰ درجہ کی استعداد تھی اور انتہائی نقطہ تک پہنچی ہوئی تھی اس لئے وہ اپنی معراجی سیر میں معمورہ عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرش عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے پہنچ گئے۔ سو درحقیقت یہ سیر کشفی تھا جو بیداری سے اشد درجہ پر مشابہ ہے بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی ہے۔ میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنیٰ درجوں میں سے اس کو سمجھتا ہوں بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے جو درحقیقت بیداری بلکہ اس کثیف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفٰی اور اجلیٰ ہوتی ہے اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔ اس جگہ زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں۔ انشاء اللہ کسی اور محل میں مفصل طور پر بیان کیا جائے گا۔ منہ

[ل] المائدۃ : ۱۱۸

ازالہ اوہام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 237 پر درج ہے

Back

آپ کو دینے کو کوئی بھی خوبی کسی دوسرے نبی میں ایسی نہیں جو کہ آپ کو نہ دی گئی ہو۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہاں بہت سے مہمان ہوں تو ان میں سے ایک کو وہ بسکٹ کی نان پاؤ وغیرہ دیوے اور دوسرے کو معمولی کھانا شوربہ یا روٹی وغیرہ تو باقی مہمان کہیں گے کہ کاش ہم اس گھر میں مہمان نہ ہوتے۔ اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جو گذرے ہیں انہوں نے کیا گناہ کیا کہ جو فضیلت اور رُتبہ عیسیٰ علیہ السلام کو دیا جاتا ہے ان میں سے ایک کو بھی وہ نہ ملا۔ ان سب کو فوت مانتے ہو اور ایک عیسیٰ کو زندہ اور وہ بھی آسمان پر۔

قرآن فرماتا ہے رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طٰہٰ : ۱۱۵) اور حضرتؐ تو اس دعا کو برابر مانگتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ برس کی ہوئی۔ دوسرے تمام پیغمبروں کو گھٹانا اور مسیح کو سب سے بڑھ کر فضیلت دینا ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کونسی فضیلت مسیح کو دوسروں پر ہے؟ انہوں نے نہ ساری دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا۔ نہ کوئی دُکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اُن کو پہنچا۔ نہ مقابلہ کی نوبت آئی۔ نہ کوئی شکست اُٹھانی پڑی۔ چند آدمی صرف ایمان لائے وہ بھی بھاگ گئے۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دُکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ آپ کی زندگی میں موجود تھے پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟ ان کم بختوں سے کوئی پوچھے کہ پھر تم محمد رسول اللہ کیوں کہتے ہو عیسیٰ رسول اللہ ہی کہو۔

اب تم کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دو۔ اگر تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر زندہ ہیں تو ہم آج مانتے ہیں مگر جس سے تم کو فیض اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ اس کو جھوٹی فضیلت دینے سے تم کو کیا حاصل؟

تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے نہ انجیل نہ توریت۔ جو قرآن کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف جھکتا ہے وہ مرتد ہے اور کافر مگر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے وہ مسلمان ہے۔ کیا ان کو شرم نہیں آتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مخافت پیش آئی تو خدا تعالیٰ نے آپ کو غار میں جگہ دی اور عیسیٰ کو جب وہ موقعہ پیش آیا تو آسمان پر جا بٹھایا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ برس کی کہتے ہیں اور عیسیٰ کو اب تک زندہ مانتے ہیں۔ ان تمام باتوں کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ عیسائیوں کا دین غالب ہے۔ آج مسلمان کم ہیں اور عیسائی زیادہ۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہی دلائل پیش کرکے پادریوں نے مسلمانوں کو عیسائی بنایا ہے۔

خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ عیسیٰ مر گیا فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کی آیت موجود ہے۔ اگر تمہارا مذہب قرآن ہے تو اس پر

یہ حوالہ صفحہ 238 پر درج ہے	ملفوظات جلد سوم صفحہ 208، طبع جدید، از مرزا قادیانی

Back

۲۹۰

پھر نرکچہ صحت نیت دل میں رکھ لیتا ہے کیونکہ اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب
پر ایمان لانا فرض ہے۔ پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ دونوں طرف
اُن کے پیارے ہوتے ہیں۔ بہرحال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے کیونکہ کسی
نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔
مگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسلام میں کافروں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم ہے
تو پھر کیونکر اسلام صلح کاری کا مذہب ٹھہر سکتا ہے پس واضح ہو کہ قرآن شریف اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ تہمت ہے اور یہ بات سراسر جھوٹ ہے کہ ص۱۹
دین اسلام میں جبراً دین پھیلانے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ کسی پر یہ بات پوشیدہ
نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک سخت دل کافروں
کے ہاتھ سے وہ مصیبتیں اٹھائیں اور وہ دکھ دیکھے کہ بجز اُن برگزیدہ لوگوں کے جن کا خدا
پر نہایت درجہ بھروسہ ہوتا ہے کوئی شخص ان دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا اور
اس مدت میں کئی عزیز صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نہایت بے رحمی سے
قتل کئے گئے اور بعض کو بار بار زدوکوب کر کے موت کے قریب کر دیا اور بعض دفعہ
ظالموں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اس قدر پتھر چلائے کہ آپ سر سے پیر
تک خون آلودہ ہو گئے اور آخرکار کافروں نے یہ منصوبہ سوچا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو قتل کر کے اس مذہب کا فیصلہ ہی کر دیں۔ تب اس نیت سے اُنہوں نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کا **محاصرہ** کیا اور خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ
اب وقت آگیا ہے کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ۔ تب آپ اپنے ایک رفیق کے ساتھ جس کا
نام **ابوبکر** تھا نکل آئے اور خدا کا یہ معجزہ تھا کہ باوجودیکہ صدہا لوگوں نے محاصرہ کیا تھا
مگر ایک شخص نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا اور آپ شہر سے باہر آگئے
اور ایک پتھر پر کھڑے ہو کر مکہ کو مخاطب کر کے کہا کہ "اے مکہ تو میرا پیارا شہر اور پیارا وطن

چشمہ معرفت صفحہ 390 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 390 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 244 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 157

فضل و کرم سے اب تک زندہ ہیں۔ پس خدا کے علم میں مرنے والے کی طرف وہ پیشگوئی منسوب نہیں ہو سکتی اور خدا کے نزدیک وہ کالعدم ہے اور خدا کی پیشگوئی ایک جینے والے لڑکے کے
ص۱۳۵ متعلق تھی۔ خدا کا ایسا کوئی الہام نہیں کہ وہ عمر پانے والا لڑکا پہلے حمل سے ہی پیدا ہوگا اور اگر کوئی اجتہادی خیال ہو تو اس پر اعتراض کرنا اُن لوگوں کا کام ہے جو نبی کے اپنے اجتہاد کو واجب الوقوع سمجھتے ہیں تعجب کہ یہ لوگ کیسے اپنے افترا سے ایک اعتراض بنا لیتے ہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا روا رکھ لیتا ہے تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔ ناظرین یاد رکھیں کہ میری طرف سے کبھی کوئی ایسی پیشگوئی شائع نہیں ہوئی جسکے الہامی الفاظ میں یہ تصریح کی گئی ہو کہ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہوگا۔ رہا اجتہاد تو میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دُنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔ جب وُہ نبی جو تمام انبیاء سے افضل تھا اجتہادی غلطی سے بچ نہ سکا۔ چنانچہ حدیبیہ کا سفر اجتہادی غلطی تھی۔ یمامہ کو ہجرت گاہ قرار دینا اجتہادی غلطی تھی تو پھر دُوسروں پر کیا اعتراض۔ ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔ ہاں اسکے سمجھنے میں بجز احکام شریعت کے متعلق نہ ہو کسی نبی سے غلطی ہو سکتی ہے جیسا کہ ملاکی نبی اس راز کو سمجھ نہ سکا کہ الیاس نبی کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا حقیقت پر محمول نہیں بلکہ استعارہ کے رنگ میں ہے اور اسرائیل کوئی نبی توریت کی پیشگوئی سے یہ نہ سمجھ سکا کہ آخری نبی بنی اسمٰعیل میں سے ہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ نے بھی اجتہادی غلطی سے اپنے تئیں بادشاہ بننا یقین کر لیا اور کپڑے بیچ کر ہتھیار بھی خریدے گئے۔ یہودا اسکریوطی کو بہشت کا ایک تخت بھی دیا گیا۔ پھر اسی زمانہ میں آسمان سے واپس آنے کا بھی پختہ وعدہ دیا آخر وُہ سب پیشگوئیاں غلط نکلیں۔ پس جس امر میں تمام انبیاء شریک ہیں اور ایک بھی اُن میں سے باہر نہیں اسکو اعتراض کی صورت میں پیش کرنا کسی متقی کا کام نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ نے یہ اجتہادی غلطی انبیاء کیلئے اس واسطے مقرر کر رکھی ہے تا وہ معبود نہ ٹھیرائے جائیں مگر اس سے انکی اتمام حجت میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ معجزات کثیرہ سے انکی حقیقت ثابت ہو جاتی

تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 135 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 244 پر درج ہے

Back

کہ یہ شخص ایسا ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ جس کا
مآل کار کفر ہی ہو وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ غرض ان دونوں صاحبوں نے کہ خدا انہیں
بہشت نصیب کرے اس عاجز کی نسبت جہنمی اور کفر کا فتوےٰ دے دیا اور بڑے زور
سے اپنے الہامات کو شائع کر دیا۔ ہم اس جگہ ان صاحبوں کے الہامات کی نسبت کچھ
زیادہ لکھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے کہ الہام رحمانی بھی ہوتا
ہے اور شیطانی بھی۔ اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے
استکشاف کے لئے بطور استخارہ یا استخبارہ وغیرہ کے توجہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت
میں کہ جب اس کے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی
برا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل
دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا
ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلاتوقف نکالا ۲۴۴
جاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلک
من رسول ولا نبی الّا اذا تمنّٰی القی الشیطان فی امنیتہ۔ ایسا ہی انجیل میں بھی لکھا ہے
کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آجاتا ہے دیکھو
خط دوم قرنتیان باب ۱۱ آیت ۱۴۔ اور مجموعہ توریت میں سے سلاطین اول باب بائیس
آیت انیس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے
بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان
میں مر گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری
فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔ اب خیال
کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان
ممکن ہے اور پہلی کتابیں توریت اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی ہمارا ہے

ط ج ۳۰ھ

ازالہ اوہام صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 244 پر درج ہے

Back

کہ یہ شخص ایسا ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا اور ظاہر ہے کہ جس کا آخرکار
مآل کار کفر ہی ہو وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ غرض ان دونوں صاحبوں نے کہ خدا انہیں
بہشت نصیب کرے اس عاجز کی نسبت جہنمی اور کفر کا فتوےٰ دے دیا اور بڑے زور
سے اپنے الہامات کو شائع کر دیا۔ ہم ان بزرگوار صاحبوں کے الہامات کی نسبت کچھ
زیادہ لکھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے کہ الہام رحمانی بھی ہوتا
ہے اور شیطانی بھی۔ اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے
استکشاف کے لئے بطور استخارہ یا استخبارہ وغیرہ کے توجہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت
میں کہ جب اس کے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی
برا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل
دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا
ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالا ۲۲۶
جاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہٗ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلک
من رسول ولا نبی الا اذا تمنّٰی القی الشیطان فی امنیتہ۔ ایسا ہی انجیل میں بھی لکھا ہے
کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آجاتا ہے دیکھو
خط دوم قرنتھیاں باب ۱۱ آیت ۱۴۔ اور مجموعہ توریت میں سے سلاطین اول باب بائیس
آیت انیس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے
بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان
میں مر گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری
فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔ اب خیال
کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان
ممکن ہے اور پہلی کتابیں توریت اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی ہمارے

ج ۳

یہ حوالہ صفحہ 244 پر درج ہے	ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی

Back

لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ؕ ﴿ٰ﴾
میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔
إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ؕ
خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔
أُرِيْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ؕ إِنِّيْ أُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ
قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تجھیں دکھاؤں گا اور میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے بچا رکھوں گا
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ ۷۳
اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ حق آیا اور باطل
الْبَاطِلُ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؕ
بھاگ گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔
بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ ؕ أَنْتَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ
یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔ تو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے
كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ ؕ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ
وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔ کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر
الشَّيَاطِيْنُ۔ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ۔ وَلَا تَيْأَسْ
شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ اور تو خدا کی
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ أَلَا إِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ؕ أَلَا إِنَّ نَصْرَ
رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد

ؒ اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسول رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں میں شیث ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں میں اسمٰعیل ہوں میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ منہ

حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 245 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 161

۱۰۳ غیر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے
وہ ہمارا ہو گیا اُس کے ہوئے ہم جاں نثار

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

اِک شجر ہوں جسکو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

دشمنو! ہم اُسکی رہ میں مر رہے ہیں ہر گھڑی
کیا کرو گے تم ہماری نیستی کا انتظار

سر سے لیکر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

کیا کروں تعریف حسنِ یار کی اور کیا لکھوں
اک ادا سے ہو گیا میں سیلِ نفسِ دوں سے پار

اس قدر عرفاں بڑھا میرا کہ کافر ہو گیا
آنکھ میں اُسکی کہ ہے وہ دور تر از صحنِ یار

اُس رُخِ روشن سے میری آنکھ بھی روشن ہوئی
ہو گئے اسرار اس دلبر کے مجھ پر آشکار

قوم کے لوگو! اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

کیا تماشا ہے کہ میں کافر ہوں تم مومن ہوئے
پھر بھی اِس کافر کا حامی ہے وہ مقبولوں کا یار

کیا اچنبھی بات ہے کافر کی کرتا ہے مدد
وہ خدا جو چاہیئے تھا مومنوں کا دوستدار

اہلِ تقویٰ تھا کرمِ دیں بھی تمہاری آنکھ میں
جس نے ناحق ظلم کی رہ سے کیا تھا مجھ پہ وار

بے معاون میں نہ تھا تھی نصرتِ حق میرے ساتھ
فتح کی دیتی تھی وحیٔ حق بشارت بار بار

پر مجھے اُس نے نہ دیکھا آنکھ اس کی بند تھی
پھر سزا پا کر لگایا سر پہ ذُنبالہ دار

نام بھی کذّاب اس کا دفتروں میں رہ گیا
اب مٹا سکتا نہیں یہ نام تا روزِ شمار

اب کہو کس کی ہوئی نصرت جنابِ پاک سے
کیوں تمہارا متقی پکڑا گیا ہو کر کے خوار

پھر ادھر بھی کچھ نظر کرنا خدا کے خوف سے
کیسے میرے یار نے مجھ کو بچایا بار بار

قتل کی ٹھانی شریروں نے چلائے تیر مکر
بن گئے شیطاں کے چیلے اور نسلِ ہونہار

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 133 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 245 پر درج ہے

Back

نشان الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کرے گی اور ان کی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائے گی اور مخالف جو ہر ایک موقعہ پر شکست پاتے رہے ہیں جیسا کہ کتاب نزول المسیح میں میں نے لکھا ہے اگر اس پیشگوئی کے مطابق خدا نے اس جماعت اور دوسری جماعتوں میں کچھ فرق نہ دکھلایا تو ناحق ہیں کہ میری تکذیب کریں۔ اب تک جو انہوں نے تکذیب کی ہے اس میں تو صرف ایک لعنت کو خرید رہے ہیں مثلاً بار بار شور مچایا کہ آتھم پندرہ مہینہ کے اندر نہیں مرا۔ حالانکہ پیشگوئی نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے گا تو پندرہ مہینے میں نہیں مرے گا۔ سو اس نے عین جلسہ مباحثہ پر ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہنے سے رجوع کیا اور صرف یہی نہیں بلکہ آخر پندرہ مہینہ تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنے رجوع کو ثابت کر دیا اور پیشگوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہا تھا لہٰذا اسی رجوع کی وجہ سے اس قدر فائدہ اُٹھایا کہ پندرہ مہینے کے بعد مر گیا۔ یہ مطلب ہو کہ پیشگوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کے رُو سے جھوٹا ہو وہ پہلے مرے گا سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔ اسی طرح وہ غیب کی باتیں جو خدا نے مجھے بتلائیں اور جو اپنے وقت پر پوری ہو گئیں وہ دس ہزار سے کم نہیں جو کتاب نزول المسیح میں وہ چھپ رہی ہیں بطور نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو انہیں میں سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں۔ اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ ان کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔ اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے تو کبھی سے ان کی آنکھیں کھل جاتیں اور میں ان کو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی

کشتی نوح صفحہ 6 مجموعہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 246 پر درج ہے

Back

اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں ۲۱۵
اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو اُن کی بھی اُن سے
نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریّت
کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک
جگہ جمع کر دیئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے اور محض
افترا کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح خدا کا قائم
کردہ سلسلہ نابود ہو جائے مگر خدا چاہتا ہے کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے
جب تک کہ وہ کمال تک پہنچ جاوے۔

میں ابھی لکھ چکا ہوں اور پھر لکھتا ہوں کہ خدا نے میری تائید اور تصدیق کے لئے
ہر ایک قسم کے نشان ظاہر کئے ہیں۔ بعض ان میں سے تو پیشگوئیاں ہیں یعنی غیب کی خبریں
جن پر انسان قادر نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ تمام دنیا اتفاق کر کے اس کی نظیر پیش کرنا چاہے
اور بعض ایسی دعائیں ہیں کہ وہ بدرجہ قبول پہنچ کر بذریعہ خدا کی وحی کے میں اُن کی قبولیت
سے مطلع کیا گیا۔

اور وہ دعائیں جن کا اوپر ذکر ہوا معمولی امور کے متعلق نہیں ہیں بلکہ ایک حصہ اُن میں
سے ان بیماروں کی شفا کے بارے میں ہے جن کی بیماری درحقیقت شدتِ عوارض
کی وجہ سے موت کے مشابہ تھی مگر خدا نے میری دعا سے اُن کو اچھا کیا اور بعض دعائیں
ان لوگوں کے متعلق ہیں جو اولاد ہونے سے نومید ہو گئے تھے مگر خدا نے میری دعا سے
اُن کو اولاد دی۔ اور بعض دعائیں ان مصیبت زدوں کے متعلق تھیں جو بعض مقدمات
میں مبتلا ہو کر جان کے خطرہ میں پڑ گئے تھے یا اُن کی عزت معرض خطر میں تھی یا مال کی تباہی
اُن کو برباد کرنے والی تھی ایسا ہی اور انواع و اقسام کی دعائیں قبول ہوئیں۔

اور خدا نے میرے لئے یہ نشان بھی دکھلائے کہ اس نے ہر ایک مباہلہ میں میرے ۲۲۰

کرکے اس میں اپنی رُوح پھونکی۔ کیونکہ دُنیا میں کوئی رُوحانی انسان موجود نہ تھا جس سے یہ آدم رُوحانی تولّد پاتا۔ اس لئے خدا نے خود رُوحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے رُو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنے اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت و زوجك الجنۃ میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے۔ اور بعض گذشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے۔ اپنی جسمانی خلقت کے رُو سے جوڑا پیدا ہوگا یعنے آدم صفی اللہ کی طرح مذکر اور مؤنث کی صورت پر پیدا ہوگا۔ اور خاتم الاولاد ہوگا کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا کہ وہ شخص

نبوی کو بنظر غور دیکھا جائے تو بہت کچھ ان سے ان مکاشفات کو مدد ملتی ہے۔ لیکن یہ قول اسی حالت میں صحیح ٹھہرتا ہے جبکہ مہدی معہود اور مسیح موعود کو ایک ہی شخص مان لیا جائے۔ اور یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کی دو حدیں مقرر کر دی ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ اُمّت ضلالت سے محفوظ ہے جس کے اوّل میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے۔ یعنے ایک طرف وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار روئین ہے اور دُوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دیوار دشمن کش ہے۔ اسی حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو اپنی اُمّت میں داخل نہیں سمجھا جو مسیح موعود کے زمانہ کے بعد ہونگے۔ اور مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک اسکے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دُنیا میں پائے جائینگے اور اُسکی تعلیم پر قائم ہونگے۔ غرض قرون ثلٰثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے اور پھر نیکی اور پاکیزگی کا خاتمہ ہے اور بعد میں اس گھڑی اور اس ساعت الفناء کی ابتداء ہے جس کا علم بجز خدا تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی نہیں دیا گیا

تریاق القلوب صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 478 تا 480 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 246،247 پر درج ہے

Back

جسپر بکمال و تمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو۔ وہ خاتم الاولاد ہو یعنے اس کی
موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد
رہے کہ اس بندۂ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق
بھی ہوئی۔ یعنے میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام
جنّت تھا۔ اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة جو آج
سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ اس میں جو
جنّت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ
ص۱۵۵ پیدا ہوئی اس کا نام جنّت تھا۔ اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر
فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم
صفی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اس قانونِ
قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا
ہے۔ مجھے آدم کی خُو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔
چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے۔ منجملہ اُن کے یہ ہے کہ حضرت
آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنے ایک مرد اور ایک
عورت ساتھ تھی۔ اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنے جیسا کہ میں
ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنّت تھا۔
اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے
بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں اُن کیلئے
خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہلِ کشف نے
مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری
مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا۔ خدا سے براہ راست

تریاق القلوب صفحہ 352 منتخب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 478 تا 480 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 247,246 پر درج ہے

Back

ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی۔ اور وہ اُن علوم اور اسرار کا حامل ہوگا جن کا آدم خدا سے حامل ہُوا۔ اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی۔ کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنے مذکر اور مؤنث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ اُن کے ساتھ ایک مؤنث بھی پیدا ہوئی تھی یعنے حضرت حوّا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیساکہ ابتدا میں جوڑا پیدا کیا۔ مجھے بھی اِس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اوّلیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہوجائے۔ یعنے چونکہ ہر ایک وجود سلسلہ بروزات میں دَور کرتا رہتا ہے اور آخری بروز اُس کا بہ نسبت درمیانی بروزات کے اتم اور اکمل ہوتا ہے۔ اِس لئے حکمت الٰہیّہ نے تقاضا کیا کہ وہ شخص کہ جو آدم صفی اللہ کا آخری بروز ہے وہ اسکے واقعات سے اشد مناسبت پیدا کرے۔ سو آدم کا ذاتی واقعہ یہ ہے کہ خدا نے آدم کے ساتھ حوّا کو بھی پیدا کیا۔ سو یہی واقعہ بروز اتم کے مقام میں آخری آدم کو پیش آیا کہ اسکے ساتھ بھی ایک لڑکی پیدا کی گئی۔ اور اُسی آخری آدم کا نام عیسیٰ بھی رکھا گیا۔ تا اِس بات کی طرف اشارہ ہو کہ حضرت عیسیٰ کو بھی آدم صفی اللہ کے ساتھ ایک مشابہت تھی۔ لیکن آخری آدم جو بعضی طور پر عیسیٰ بھی ہے آدم صفی اللہ سے اشد مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ آدم صفی اللہ کے لئے جس قدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہُوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے۔ جیساکہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فاکرمہ یعنے خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدموں پر ایک وجہ کی اسکو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الٰہی کے یہی معنے ہیں کہ گو آدم

تریاق القلوب صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 478 تا 480 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 247,246 پر درج ہے

Back

جو مسیح موعود چھٹے ہزار کے اخیر پر قائم ہونا تھا وہ قائم ہو چکا ہے*۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ قیامت کی گھڑی معلوم نہیں اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا نے قیامت کے بارے میں انسان کو کوئی اجمالی علم بھی نہیں دیا ورنہ قیامت کے علامات بھی بیان کرنا ایک لغو کام ہو جاتا ہے کیونکہ جس چیز کو خدا تعالیٰ اس طرح پر مخفی رکھنا چاہتا ہے اُس کے علامات بیان کرنے کی بھی
99 کیا ضرورت ہے۔ بلکہ ایسی آیات سے مطلب یہ ہے کہ قیامت کی خاص گھڑی تو کسی کو معلوم نہیں مگر خدا نے حمل کے دنوں کی طرح انسانوں کو اس قدر علم دے دیا ہے کہ ساتویں ہزار کے گذرنے تک اس زمین کے باشندوں پر قیامت آجائیگی۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے

* خدا نے آدم کو چھٹے دن بروز جمعہ بوقت عصر پیدا کیا۔ توریت اور قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہے اور خدا تعالیٰ نے انسانوں کے لئے سات دن مقرر کئے ہیں اور ان دنوں کے مقابل پر خدا کا ہر ایک دن ہزار سال کا ہے اس کی رُو سے استنباطاً کیا گیا ہے کہ آدم سے عمر دنیا کی سات ہزار سال ہے اور چھٹا ہزار جو چھٹے دن کے مقابل پر ہے وہ آدم ثانی کے ظہور کا دن ہے۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ چھٹے ہزار کے اندر دینداری کی رُوح دنیا سے مفقود ہو جائیگی اور لوگ سخت غافل اور بے دین ہو جائیں گے تب انسانی روحانی سلسلہ کو قائم کرنے کیلئے مسیح موعود آئیگا اور وہ پہلے آدم کی طرح ہزار ششم کے اخیر میں جو خدا کا چھٹا دن ہے ظاہر ہوگا۔ چنانچہ وہ ظاہر ہو چکا اور وہ وہی ہے جو اس وقت اس تحریر کی رُو سے تبلیغ حق کر رہا ہے۔ میرا نام آدم رکھنے سے اس جگہ یہ مقصود ہے کہ نوع انسان کا دورہ کمال آدم سے ہی شروع ہوا اور آدم پر ہی ختم ہوا۔ کیونکہ اس عالم کی وضع دوری ہے اور دائرہ کا کمال اسی میں ہے کہ جس نقطہ سے شروع ہوا ہے اُسی نقطہ پر ختم ہو جائے۔ پس خاتم الخلفاء کا آدم نام رکھنا ضروری تھا اور اسی وجہ سے جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا میری پیدائش بھی توام ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا میری نسبت بھی وہ وحی الٰہی نازل ہوئی جو یہ ہے۔ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا۔ قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ اور جس طرح آدم کیلئے سجدہ کا حکم ہوا میری نسبت بھی وحی الٰہی میں یہ پیشگوئی ہے۔ یخرّون علی الاذقان سجّدًا ربّنا اغفر لنا انا کنّا خاطئین۔ منہ

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 260 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 248 پر درج ہے

Back

وعد الله الذي يمسك النفس التي قضى عليها الموت والله لا يخلف وعده ولكنكم قوم
تجهلون۔ أتزعمون أنه يرسل عيسى إلى الدنيا ويوحي إليه إلى أربعين سنة ويختم
الأنبياء وينسى قوله ولكن رسول الله وخاتم النبيين سبحانه وتعالى عما تصفون۔
إن تتبعون إلا ظنونًا لا تعلمون حقيقتها ولو ردّوها إلى حَكَم من الله الذي أُرسل
إليكم لكان خيرًا لكم إن كنتم تعقلون۔ يا حسرةً عليكم إنكم جعلتم علم الدين سخريًا و
تهاجرون عليه ظلمًا وحسدًا۔ وطبع الله على قلوبكم فلا تبصرون۔ ألا ترون إلى
السلسلتين المتقابلتين بل غلبتكم شقوتكم فلا تؤانسون۔ وتقولون ليس ذكر
المسيح الموعود في القرآن۔ وقد مُلئ القرآن من ذكره ولكن لا يراه العمون۔ ألا
إن لعنة الله على الكافرين الذين يكذّبون كتاب الله ويحرّفونه ولا يخافون۔ وإذا
قيل لهم تعالوا نُبيّن لكم حجج الله قالوا إنا نحن المهتدون۔ وما في أيديهم إلا
قصص باطلة ولا يتقون۔ ويسخرون من الذين آمنوا وهم يعلمون۔ وما كان مجيئي
في آخر السلسلة المحمدية۔ إلا لكمال المماثلة۔ وتوفية حق المقابلة۔ وليردّ كرّة
آدم بعد الكرة الشيطانية +۔ فما لهم لا يتفكرون۔ أكان عسيرًا على الله أن يخلق
كعيسى ابن مريم عيسى آخر سبحانه إذا قضى أمرًا فإنما يقول له كن فيكون۔ هو الله
الذي بعث مثيل موسى في أول السلسلة المحمدية۔ فتعلّم منه أنه كان يريد
أن يخلق مثل عيسى في آخرها ليتشابه السلسلتان بالمشابهة التامة۔ فما لكم لا
تؤمنون۔ أيها الناس آمنوا أو لا تؤمنوا إن الله لن يترك هذه السلسلة حتى يتمّها و
لن يترك حيّة آدم حتى يقتلها فرِقوا ما أراد الله إن كنتم تقدرون۔ أتردّون

+ إن الله خلق آدم وجعله سيّدًا وحاكمًا وأميرًا على كل ذي روح من الإنس والجان كما
يُفهم من آية اسجدوا لآدم، ثم أزلّه الشيطان وأخرجه من الجنان۔ وردّ الحكومة إلى هذا
الثعبان۔ ومسّ آدم ذلة وخزي في هذه الحرب والهوان۔ والحرب سجال ولا تتقين إلا
للرحمن۔ فخلق الله المسيح [illegible]

[illegible]

خطبہ الہامیہ صفحہ 312 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 312 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 248 پر درج ہے

Back

ہو سکتی ہے جو کاذب کو ہرگز نہیں دی جاتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بقیہ حاشیہ۔ تھے اور ان کی بہت سے دوسرے ملک بھی تباہ ہو گئے تھے حقیقی خوبصورت اس کا نام ہے۔ یہ وہ دو
انجیل کے نشے بخشی کی برکت ہے مسیح کو ان لوگوں سے میخواری پہلے سے بھی بدتر ہو گئے مگر شکر کرو اس صاحب چشتی
قوم میں ہزار ہا ایسے شراب نوشی کر کے مرتے ہیں جن کی مخالفین نے اپنی جو بد انسیت کا اقرار کیا ہے۔ اب بھی
بعض بعض جو امریکہ میں خطاب سے معطل پڑے ہیں۔ اس امر پر اتفاق ہے شراب کی نسبت پوچھیے کہ صرف
ایک شہر لنڈن میں شراب کی اس قدر دکانیں ہیں کہ حساب کیا گیا کہ اگر ان کی ایک سطر میں لگائی جائیں تو دو میل
میں لنڈن میں سنا ہے جو لوگوں کی نظر سے دیکھے ہیں ان میں قدر کثرت ہے کہ خاص لنڈن میں ایک لاکھ سے کچھ زیادہ
ہوں گی اور جو خیر خلیفہ پر باکرہ ناپاک لڑکیاں کی بیان ہے وہ الحرام پیدا ہوتے ہیں بعض نے حساب کیا
ہے کہ وہ فیصدی ۰۰ ہیں۔ قمار بازی کا وہ زور و شور ہے کہ خدا کی پناہ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم
کے دلوں سے عظمت الٰہی بالکل اٹھ گئی ہے۔ انسان کو خدا بنا چھوڑا ہے۔ یہاں کو نیکی کیونکر لیا ہے
سمجھتے ہیں کہ مسیح کی خودکشی کے خیال نے ان کو بے لگام کر دیا اور جس قدر توریت کے احکام بدکاریوں
سے بچنے کے متعلق اور نیک رو بہ چلنے کے تھے کفارہ نے سب سے فراغت کر دی۔ اسلام سے
اس قدر دشمنی اور انکار ہے جس قدر شیطان کو دشمنی سچائی سے ہے کوئی ان میں سے غور نہیں کرتا کہ
اسلام نے کون سی تعلیمات چشتی کی جو قابل اعتراض ہے۔ جو مسیح نے کیا کہ بے گناہ بچے مار ڈالے
کوئی عیسائی نہیں کہہ سکتا کہ ظلم کیا لیکن جب سید الرسل آنحضرت صلعم نے ان پر تلوار اٹھائی جنہوں
نے پہلے تلوار اٹھائی اور ان کو صدہا بے گناہ مسلمانوں کو مار چکے تھے مگر پھر بھی بچوں کو نہیں بلکہ جس قوت
جبکہ انہوں نے خود تعاقب کیا اور خود چڑھائی کی نہ بچوں کو مارا نہ بڈھوں کو۔ بلکہ جو جرم پیشہ تھے انہیں
کو سزا دی گئی ہے۔ پس عیسائیوں کی عاقبت کی معلوم ہوتی ہے۔ جو بجا اس سیاہ کرتے ہیں کیا اس سے
سمجھا نہیں ہو سکتا کہ ہے بغض کے ان کے دل سیاہ ہو گئے۔ غضب کی بات ہے کہ عاجز انسان کو
خدا ٹھہرا کر ان کا ہمیشہ کا بیان یہ کہ خداوند کے دن کا ان کو خوف نہیں آتا۔ اگر حضرت مسیح کا ایک دن

نور القرآن صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 353 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 248 پر درج ہے

Back

بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔

صفحہ ۱۳۷ (۲) دوسرے یہ کہ کسی شخص کی نسبت واقعی طور پر ایک پیشگوئی تو ہو مگر وہ پیشگوئی وعید اور عذاب کے رنگ میں تھی اور اپنی شرط کے موافق پوری ہو گئی یا کسی وقت اس کا ظہور ہو جائے گا۔

(۳) تیسرے یہ کہ محض ایک اجتہادی امر ہے اور اسکو خدا کا کلام قرار دے کر پھر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیشگوئی تھی جو پوری نہیں ہوئی جبکہ یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ کوئی نبی انکی زبان سے بچ نہیں سکتا۔

میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جاویں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو۔ اپنی چالاکیوں کیوجہ سے ہمیشہ رسوا ہوتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے۔ اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ مگر میں ان لوگوں کو کس سے مثال دوں وہ اس خیرہ طبع انسان کی طرح ہیں جو روز روشن کو دیکھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہو کہ رات ہے دن نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو پیش از وقت طاعون کی خبر دی اور فرمایا الامراض تشاع والنفوس تضاع مگر انہوں نے اس نشان کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ پھر خدا نے غیر معمولی زلزلہ کی خبر دی جو اس ملک میں ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو آنیوالا تھا اور وہ آیا اور صدہا آدمیوں کو ہلاک کر گیا۔ مگر ان لوگوں نے اسکی بھی کچھ پروا نہ کی۔ پھر خدا نے فرمایا کہ بہار میں ایک اور زلزلہ آئیگا۔ سو وہ بھی آیا مگر ان لوگوں نے اسکو بھی نظر انداز کیا۔ پھر خدا نے ایک آتشی شعلہ کی خبر دی تھی سو ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو ظاہر ہوا اور قریباً ہزار میل تک عجیب شکل میں مشاہدہ کیا گیا۔ لیکن ان لوگوں نے اس سے بھی کچھ سبق حاصل نہ کیا۔ پھر خدا نے یہ پیشگوئی کی کہ بہار کے موسم میں سخت بارشیں ہونگی سخت برف اور اولے پڑینگے اور سخت درجہ کی سردی ہوگی مگر ان لوگوں نے اس عظیم الشان نشان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ پھر خدا نے اسی مارچ ۱۹۰۷ء میں ایک اور زلزلہ کی خبر دی جو پشاور

کرتی ہیں۔ خلاصہ مطلب یہ کہ اگر کوئی عورت ایسی خواہش کرے تو میں اپنے نفس کے لئے اس امر سے قید ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی دعا تھی جس دعا کی وجہ سے وہ قید ہوگئے اور میرا بھی یہی کلمہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے آج سے پچیس برس پہلے براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ صرف یہ فرق ہے کہ یوسف بن یعقوب اپنی اس دعا کی وجہ سے قید ہوگیا۔ مگر خدا نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ میں میری نسبت یہ فرمایا یعصمک اللہ من عندہٖ وان لم یعصمک الناس یعنی خدا تعالیٰ تجھے خود بچالے گا اگرچہ لوگ تیرے پھنسانے پر آمادہ ہوں۔ سو ایسا ہی ہوا کہ مسمیٰ کرم دین کے فوجداری مقدمہ میں ایک ہندو مجسٹریٹ کا ارادہ تھا کہ مجھے قید کی سزا دے مگر خدا تعالیٰ نے کسی غیبی سامان سے اُس کے دل کو اس ارادہ سے روک دیا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ آخر کار سزا دینے کے ارادہ سے قطعاً ناکام رہے گا۔ پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھکر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا اور اس امت کے یوسف کی بریّت کیلئے پچیس برس پہلے ہی خدا نے آپ گواہی دے دی اور اور بھی نشان دکھلائے مگر یوسف بن یعقوب اپنی بریّت کے لئے انسانی گواہی کا محتاج ہوا۔ اور ان پیشگوئیوں کی گواہی کے بعد زلزلہ شدیدہ نے بھی گواہی دی جس کی گیارہ مہینے پہلے میں نے خبر دی تھی۔ کیونکہ زلزلہ کی پیشگوئی کے ساتھ یہ وحی الٰہی بھی ہوئی تھی۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون*۔ پس یہ دو گواہ ہوگئے اور نہ معلوم کہ بعد میں ان کے کتنے گواہ ہیں۔

* اس جگہ پر خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون یعنی ان کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے جو انسانوں کی گواہی پر مقدم ہے۔ وہ یہی گواہی ہے کہ خدا نے ایک مدت دراز پہلے ان بے جا بہتانوں کی خبر دی۔ منہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 249 پر درج ہے

Back

دیکھا گیا ہے۔ پس یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ تنبیہ کے طور پر ان ممالک میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آگ برسی ہے جیسا کہ میں نے شائع کیا تھا کہ **آسمان اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے** سو خدا نے یہ پیشگوئی پوری کی۔ اگرچہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ صرف بعض آدمی بیہوش ہو گئے مگر یہ آگ کی بارش آئندہ کسی بڑے عذاب کی خبر دے رہی ہے۔ اے سننے والو ہشیار ہو جاؤ بعد میں پچھتاؤ گے یہ ایک نشان ان نشانوں میں سے ہے جنکی خدا نے مجھے خبر دی اور فرمایا تھا کہ میں ساٹھ یا ستر اور نشان دکھلاؤنگا اور آخری نشان یہ ہوگا کہ زمین کو تہ و بالا کر دیا جائے گا اور ایک ہی دم میں لاکھوں انسان مر جائینگے۔ کیونکہ لوگوں نے اس کے فرستادہ کو قبول نہ کیا۔ ہولناک زلزلے آئیں گے اور ہولناک طور پر موتیں وقوع میں آئیں گی اور نئے طور پر عذاب نازل ہوں گے۔ یہاں تک کہ انسان کہے گا کہ یہ کیا ہونیوالا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ زمین مر گئی اور انسانوں نے خدا کے نشان دیکھے اور پھر انکو قبول نہ کیا۔ سو ان کیڑوں سے بدتر ہو گئے جو نجاست میں ہوتے ہیں اور خدا کے وجود پر اُن کا ایمان نہ رہا۔ اسلئے خدا فرماتا ہے کہ میں ایک ہولناک تجلی کروں گا اور خوفناک نشان دکھلاؤنگا اور لاکھوں کو زمین پر سے مٹا دونگا مگر کون ہے جو ہم پر ایمان لایا اور کس نے ہماری یہ باتیں قبول کیں۔ ص۸۳

آج سے چھبیس برس پہلے خدا نے عزّوجل براہین احمدیہ میں فرما چکا ہے۔ **میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔** سو ان حملوں میں سے یہ آتشی انگار بھی ہے جن کی اس ملک میں بارش ہوئی یہ اسی قسم کے نشان ہیں جیسا کہ موسیٰ نبی نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے بلکہ وہ نشان جو ظاہر ہونیوالے ہیں وہ موسیٰ نبی کے نشانوں سے بڑھ کر ہونگے۔ اسلئے خدا میرا نام موسیٰ رکھ کر فرماتا ہے۔ ایک موسیٰ ہے کہ میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اُس کو عزت دُونگا پر جس نے

یہ حوالہ صفحہ 249 پر درج ہے	حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 519 از مرزا قادیانی

Back

ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ دشمن یہ بھی تمنا کرینگے کہ یہ شخص منقطع النسل رہ کر نابود ہو جائے۔ تا نادانوں کی نظر میں یہ بھی ایک نشان ہو۔ لہٰذا اس نے پہلے سے براہین احمدیہ میں خبر دے دی کہ ینقطع اٰباؤک ویبدء منک۔ یعنی تیرے بزرگوں کی پہلی نسلیں منقطع ہو جائیں گی۔ اور ان کے ذکر کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور خدا تجھ سے ایک نئی بنیاد ڈالے گا۔ اسی بنیاد کی مانند جو ابراہیم سے ڈالی گئی اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا۔ جیسا کہ فرمایا سلام علی ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغم۔ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی۔ قل رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین۔ یعنی
سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک ۴۲۱
غم سے اس کو نجات دیدی۔ اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ۔ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہ اے میرے خدا! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا اکیلا نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہتیرے اس نسل سے برکت پائیں گے۔ اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی

حاشیہ در حاشیہ

جن کی خدا تعالیٰ نے تصریح نہیں کی ان پر بھی یہی رحمت نازل ہوگی اور ان کی قوتوں اور طاقتوں میں فتور نہیں آئیگا۔ اب بولو تم نے دنیا میں کس کذاب کو دیکھا کہ اپنی عمر بتلاتا ہے۔ اپنی صحت بصری اور دوسرے دو اعضاء کی صحت کا آخیر عمر تک دعویٰ کرتا ہے۔ ایسا ہی چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ لوگ قتل کے منصوبے کرینگے اس نے پہلے سے براہین میں خبر دیدی یعصمک اللہ ولو لم یعصمک الناس۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 250,249 پر درج ہے	اربعین نمبر3 صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 420، 421 از مرزا قادیانی

Back

حوالہ نمبر 171

عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجا لاؤ۔ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔ اور جیسا کہ آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد[1] میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا✢ جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائیگا۔ ایسا ہی یہ آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی[2] اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائیگا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔ ص۳۶

اب ہم بطور نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں صفحہ ۶۳۴ سے اخیر تک اور نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں۔ جعلناک المسیح ابن مریم۔ ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سنا۔ سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں تم ظاہر لفظ اور الہام پر قانع ہو۔ اور پھر ایک اور الہام ہے اور وہ یہ ہے۔ الحمد للہ الذی

✢ یاد رہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے دو ہاتھ جلالی و جمالی ہیں اسی نمونہ پر چونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کے مظہر اتم ہیں لہذا خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی وہ دونوں ہاتھ رحمت اور شوکت کے عطا فرمائے۔ جمالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ قرآن شریف میں ہے۔ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین[3] یعنی ہم نے تمام دنیا پر رحمت کرکے تجھے بھیجا ہے اور جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی[4]۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ یہ دونوں صفتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقتوں میں ظہور پذیر ہوں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے صفت جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا اور صفت جمالی کو مسیح موعود اور اس کے گروہ کے ذریعہ سے کمال تک پہنچایا۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم[5]۔ منہ

[1] الصف: ۷ [2] البقرۃ: ۱۲۶ [3] الانبیاء: ۱۰۸ [4] الانفال: ۱۸ [5] الجمعۃ: ۴

اربعین نمبر 3 صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 420، 421 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 250,249 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 172

عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّةِ۔ وَاِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ۔

نبوت ختم گردیدہ — و او خاتم الانبیاء است

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے — اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

وَاَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ۔ لَا وَلِیَّ بَعْدِیْ۔ اِلَّا الَّذِیْ هُوَ

و من خاتم الاولیاء — ہیچ ولی بعد من نیست — مگر آنکہ

اور میں خاتم الاولیاء ہوں — میرے بعد کوئی ولی نہیں — مگر وہ جو

مِنِّیْ وَعَلٰی عَهْدِیْ۔ وَاِنِّیْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَّبِّیْ بِكُلِّ

از من باشد و بر عہد من باشد۔ — و من از خدائے خود — بتمام تر

مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا — اور میں اپنے خدا کی طرف سے — تمام تر

قُوَّةٍ وَّبَرَكَةٍ وَّعِزَّةٍ۔ وَاِنَّ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی

قوت و برکت و عزت فرستادہ شدہ ام — و ایں قدم من — برآں

قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں — اور یہ میرا قدم — ایک ایسے

مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَيْهَا كُلُّ رِفْعَةٍ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ اَيُّهَا

منارہ است کہ بروے بلندی ختم گردیدہ — پس اے جواناں

منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے — پس خدا سے ڈرو

الْفِتْيَانُ۔ وَاعْرِفُوْنِیْ وَاَطِيْعُوْنِیْ وَلَا تَمُوْتُوْا

بترسید — و مرا بشناسید و اطاعت من کنید — و بہ نافرمانی

اے جوانمردو — اور مجھے پہچانو — اور میری اطاعت کرو — اور نافرمانی پر

بِالْعِصْيَانِ۔ وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ۔ وَحَانَ اَنْ

نمیرید — و بتحقیق زمانہ نزدیک رسید — و آں وقت

مت مرو — اور زمانہ نزدیک آگیا ہے — اور وہ وقت

خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 250 پر درج ہے

Back

جو بیٹا پیدا ہوا اُسکے مقابل اگر اسرائیل خاندان کے سارے بیٹے بھی ترازو میں رکھے جاویں تو تب بھی اسمٰعیلی پلڑا ہی جھکا رہیگا اسی طرح اور ٹھیک اسی طرح بیشک توریت کو بہت سے نبی خدمت کیلئے عطا ہوئے لیکن قرآن کی خدمت کیلئے جو نبی اُمتِ محمدیہ میں پیدا کیا گیا وہ اپنی شان میں کچھ اور ہی رنگ رکھتا ہے۔

علاوہ اسکے ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ مسیح موعود تمام انبیاء کا مظہر ہے جیسا کہ اسکی شان میں اللہ تعالیٰ کا لقب ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء پس اسکے آنے سے گویا اُمتِ محمدیہ میں تمام گذشتہ نبی پیدا کیئے گئے پس نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بڑھ کر رہا کیونکہ علاوہ ان نبیوں اور رسولوں کے جو توریت کی خدمت کیلئے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے اس اُمت میں وہ تمام نبی بھی مبعوث کیئے گئے جو موسیٰ سے پہلے گذر چکے تھے بلکہ خود موسیٰؑ بھی دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب کچھ مسیح موعودؑ کے وجود باجود میں پورا ہوا پھر کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لا نفرق بین احد من رسلہ میں داؤد اور سلیمان زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعودؑ جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حقیقی اور مستقل نبیوں کا ذکر کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کا ثبوت پیش کیا جاوے ظاہر ہے کہ اس آیت کریمہ میں رسول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اب جس طرح رسول کا لفظ حقیقی اور مستقل نبیوں پر بولا جائیگا اسی طرح ظلی اور بروزی نبی پر بھی بولا جائیگا ورنہ اگر ظلی اور بروزی نبی کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو کیوں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کو بار بار نبی اور رسول کے الفاظ سے یاد کیا۔ خدا نے تو اپنے کلام میں کبھی بھی ظلی یا بروزی کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ ہمیشہ صرف نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کرتا رہا پس اگر مسیح موعودؑ کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو نعوذ باللہ سب سے پہلے ناجائز حرکت کرنے والا خود خدا ہے۔ مگر دراصل یہ ملانفس کا دھوکا ہے کیونکہ جس طرح حقیقی اور مستقل نبوتیں نبوت کی اقسام ہیں اسی طرح ظلی اور بروزی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے مگر ہم حقیقی یا مستقل نبیوں کو ہمیشہ صرف نبی کے نام سے پکارتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ظلی نبی کو نبی کے نام سے

۹۹ آنچناں عشق تیز مرکب راند / کز ازاں مشت خاک ہیچ نماند
کشتۂ دلبر و دلآرامے / رستہ یکسر ز ننگ از نامے

بید عشق و تہی ز ہر آنسے / قصہ کوتہ کرد آں انسے
آں نشانے یقیں کہ گوش شنید / کرد کار و ز غیر حق ببرید

رفتہ بیروں ز حلقۂ اغیار / دل بریدہ ز غیر آں دلدار
پاک گشتہ ز لوث ہستی خویش / رستہ از بند خود پرستی خویش

آنچناں یار در کمند انداخت / کز ندانید بہیچ پرداخت
قدم خود زدہ برانچہ دم / کہ بیادش ز فرق تا بقدم

دگر دلبر عنانے او گشتہ / ہمہ دلبر برائے او گشتہ
سوختہ ہر غرض بجز دلدار / دوختہ چشم دل ز غیر نگار

دل و جان بر رخے فدا کردہ / وصل او اصل مدعا کردہ
مردہ و خویشتن فنا کردہ / عشق جوشید و کارہا کردہ

از خودی ہائے خود فتاده جدا / سیل پر زور جوش برد از جا
تن چو فرسود دلستاں آمد / دل چو از دست رفت جاں آمد

عشق دلبر بروئے او بارید / ابر رحمت بکوئے او بارید
از یقینے کہ شد ز گفتارے / در دل او برست گلزارے

ہر ظہورے سبب دارد / داند آں کو بدل طلب دارد
پس چنیں شود کشش محبت یار / کز نشود ہم از خودی آثار

ایں میسر نمے شود ز نہار / بجز سخن ہائے دلبر دلدار
عشق کو رو نماید از دیدار / تیر گر گر بر غیر داند گفتار

بالخصوص آں سخن کہ اندر دار / خاصیت دارد اندریں اسرار
کشتہ او نیک نہ دو نہ ہزار / ایں قتیلان او برون ز شمار

ہر زمانے قتیل تازہ بخواست / غازۂ روئے او دم شہداست
ایں سعادت چو بود قسمت ما / رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

کربلائیست سیر ہر آنم / صد حسین است در گریبانم
آدمم نیز احمد مختار / در برم جامۂ ہمہ ابرار

کارہائے کہ کرد با من یار / برتر آں دفتر است از اظہار
آنچہ دادست ہر نبی را جام / داد آں جام را مرا بتمام

دل من بردہ الفت خود او / خود مرا شد بلوح خود استاد
وحی او را عجب اثر دیدم / روئے آں مہر را قمر دیدم

دیدم از خلق رنج و کروہات / و آنچہ چیز است پیش ایں لذات
دیدم از بحر خلق جلوۂ یار / کار دیگر برآمد از یک کار

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا / بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم / از خطاہا ہمیں است ایمانم

من خدا را بدو شناختہ ام / دل بدیں آتشش گداختہ ام
نکتہ ہست ایں کلام مجید / از دہان خدائے پاک و وحید

آنچہ بر من عیاں شد اند او را / آفتابیست باد صد انوار
ایں خیالے ست مذہب ما ہم / بلکہ بدہ کرم ارا رہ تا ہم

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے / من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
وارث مصطفیٰ شدم بیقیں / شدہ رنگیں برنگ یار حسیں

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را / بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات / واں یقینہائے سید السادات

یہ حوالہ صفحہ 251 پر درج ہے

نزول المسیح صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی

Back

گر نیم زاں ہمہ پر در یقین — بہر گمراہی دہد ہست لعین

ہر کہ گوید بر دل من تہمت — ہر شیاطین دہد غرق آں جہت

ہست آں وحی تو ہم چو مختفی — کو نبود است بر یقین بیتو

آمدم آں رسول کہ باید آمدن — گر دگر ریاض بی ایمان

عاشق شد شہ وقت جلوہ — دل ہمچو از محبت آں شاہ

پس ہوا رحمانیاں بگوید — صد علم و حکم کش نمید

کرد در یاد شد بداد — ہست یک ہزار در یک شد

من نیم کو کہ تا بجو کو راوی — بگو نیم چیچہ زبستان

گہ بدانے بدشمن خیزد — تیغ گیرد کو خون می ریزد

دخت ہمگی کو پاش نرم — ہر زلال میکدہ من دگرم

قسم عشق است ہر کہ تو — تا بکے خیرہ ای گریانے

کرد پیچاں سحر دلجوئے نور — تا شود تیرگی ز قوم دور

غافلاں من ز یار آمدہ ام — ہمچو باد بہار آمدہ عام

آمدم تا نگار باز آید — بہر ظلال بہ نور باز آید

نور الہام ہمچو باد صبا — تر و تازہ آید ز غیب تا شبہ

در ظلام تو من بہ ظلمت ذی — سر ہا خون نہ بالکل زنگین

از تورع ربوبی تہذیب بیا — ہر کس لیکن بہ بیند آں لکنا

رو بدل کن کہ رو بہ پیلاست — ہر مسلمان کہ ظلمت دست

کو کہ دولت کجا برسد — ہمہ پیامت ز دلستان بوسید

تا نیاز نفس خود بروں — تا دگر بہ بیند و جنون

تا خوف چکر فتادہ مگے — تاز بیابان شود فتادہ گے

لیک آئینہ ام زرب غنی — از پئے صورت مہ مدنی

خالص آمد کلام آں داور — زیں سبب شد و علم پیاد خواہ

لیک این وحی بالیقین زخداست — ہمہ کار ما ازیں یقین شد راست

در مشایخ نماند جز تزویر — عالماں ہم نشستہ بہر تزویر

اندریں دور تیرہ چوں شب تار — قوم را دید حق بحالت زار

صد ہزاراں ز عشق شور افگنند — خود ہوا شد گسست ہر پیوند

خلق و مردم نصیحتم بکنند — تا بہ ترم زیار خود پیوند

آں ز تازہ کلام حلیہ یار — پیچاں ز دست انگشتم پیچ ہوا

من نہ آنم کہ ترک او گویم — جہاں من ہست یار مرد ہم

تا عزم کرد عشق صورت یار — از غم جملہ ہائے ایں اغیار

تا جہاں را خبر ز عالم نیست — گر بپیچہ سرے آں زلالم نیست

شور افگندہ ام کہ تا زیں کار — خلق گردد ز خواب خود بیدار

ایں زمانم زمانہ گلزار — تو بہار زار و وقت بہار

دست قسمم بپرورد ہر دم — کرد و عیش بلبل ظہور اتم

زندہ شد ہر نبی بآمدنم — ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم

باندا جنگ با گنی ہیہات — نیک ہم جور و جفا گنی ہیہات

از پئے خلق و ننگ و نام و رسوم — تا فتی رو ز حضرت قیوم

علم حق را چو بشنوی از ما — ایں ہمہ گوش ما نیا قسیم جا

تا نہ خود خود بد بخت گردی — تا ز قرباں آشنا گردی

تا نہ ہنگامہ شور بستاں غبار — تا نہ گردد غبار تو خونبار

پیش جوش و کوشش جائے — چوں خلافیت از آں درگاہ

نزول المسیح صفحہ 100 مصنفہ مرزا قادیانی / روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477-478 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 251 پر درج ہے

Back

اور رسولوں اور محدثوں کے بارے میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں اور تمام قوموں کے لئے واجب الاطاعت ٹھہرتے ہیں۔ قدیم سے خدا تعالیٰ کا ایک خاص قانون ہے جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ہم اس سے پہلے ابھی بیان کر چکے ہیں کہ ایسے اولیاء اللہ جو مامور نہیں ہوتے یعنے نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور اُن میں سے نہیں ہوتے جو دُنیا کو خدا کے حکم اور الہام سے خدا کی طرف بُلاتے ہیں۔ ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں کیونکہ اُن کا سب معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دُوسری قوم کے ولی ہیں جو رسول یا نبی یا محدث کہلاتے ہیں اور وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور قضا کا لیکر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سردار اور پیشوا سمجھ لیں۔ اور جیسا کہ وہ خدا تعالےٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد خدا کے اُن نائبوں کی اطاعت کریں۔ اِس منصب کے بزرگوں کے متعلق قدیم سے خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ انکو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔ تا انکے قبول کرنے اور انکی اطاعت کا جُوا اُٹھانے میں کسی کو کراہت نہ ہو۔ اور چونکہ خدا نہایت رحیم و کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ ٹھوکر کھاویں۔ اور اُن کو ایسا ابتلا پیش آوے جو اُنکو اس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رکھے کہ وہ اُس کے مامور کے قبول کرنے سے اِس طرح پر رُک جائیں کہ اس شخص کی نیچ قوم کے لحاظ سے ننگ اور عار اُنپر غالب ہو۔ اور وہ دِلی نفرت کے ساتھ اِس بات سے کراہت کریں کہ اُسکے تابعدار بنیں اور اُسکو اپنا بزرگ قرار دیں۔ اور انسانی جذبات اور تصوّرات پر نظر کر کے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ یہ ٹھوکر طبعًا نوع انسان کو پیش آجاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنے بھنگی ہے۔ اور ایک

تریاق القلوب صفحہ 152 مطبوعہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279,280 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 252 پر درج ہے

Back

گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت
اُنکے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور اُنکے پاخانوں کی نجاست
اُٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی
گرفتار ہو کر اُس کی رُسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیلخانہ میں قید بھی رہ چکا ہے
اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اُسکو جُوتے بھی مارے
ہیں اور اُسکی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول
رہی ہیں اور سب مُردار کھاتے اور گوہ اُٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت
پر خیال کرکے ممکن تو ہے کہ وُہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مُسلمان ہو جائے۔
اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اُس پر ہو کہ وُہ رسول اور نبی بھی بن جائے
اور اُسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لیکر آوے اور کہے کہ
جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کریگا خُدا اُسے جہنم میں ڈالے گا لیکن
باوجود اِس امکان کے جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا۔
کیونکہ ایسا کرنا اُسکی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے اور وہ جانتا ہے کہ لوگوں
کے لئے یہ ایک فوق الطاقت ٹھوکر کی جگہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو پُشت در پُشت
رذیل چلا آتا ہے اور لوگوں کی نظر میں نہ صرف وہ نیچ ہے بلکہ اُس کا باپ اور دادا
اور پڑدادا اور جہاں تک معلوم ہے قوم کے نیچ ہیں اور ہمیشہ سے شریر اور بدکار
ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور مویشیوں کی طرح ادنیٰ خدمتیں کرتے رہے ہیں۔ اب اگر
لوگوں سے اُسکی اطاعت کرائی جائے تو بلاشبہ لوگ اُسکی اطاعت سے کراہت کرینگے
کیونکہ ایسی جگہ میں کراہت کرنا انسان کیلئے ایک طبعی امر ہے۔ اِسلئے خدا تعالیٰ کا قدیم
قانون اور سُنّت یہی ہے کہ وُہ صرف اُن لوگوں کو منصب دعوت یعنے نبوت وغیرہ پر
مامور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں۔ اور ذاتی طور پر بھی چال چلن اچھے رکھتے

تریاق القلوب صفحہ 162 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279,280 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 252 پر درج ہے

حوالہ نمبر 176

اشتہار عام اطلاع کے لئے

اگرچہ یہ کتاب بعض متفرق مقامات میں عیسائیوں کے حملوں کا جواب دیتی اور ان کو مخاطب کرتی ہے لیکن یاد رہے کہ باوجود اس بات کے کہ عیسائیوں کی کتاب امہات المومنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے مگر پھر بھی ہم نے اس کتاب میں جہاں کہیں عیسائیوں کا ذکر کیا ہے بہت نرمی اور تہذیب اور لطف بیان کے ساتھ ذکر کیا ہے اور گو ایسی صورت میں کہ دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے مگر ہم نے محض اس حیا کے تقاضا سے جو مومن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی کا اعراض کیا اور وہی امور لکھے ہیں جو موقعہ اور محل پر چسپاں تھے اور قطع نظر ان سب باتوں کے ہماری اس کتاب میں اور رسالہ فریاد درد میں وہ نیک چلن پادری اور دوسرے عیسائی مخاطب نہیں ہیں جو اپنی شرافت ذاتی کی وجہ سے فضول گوئی اور بدگوئی سے کنارہ کرتے ہیں اور دل دکھانے والے لفظوں سے ہم کو دکھ نہیں دیتے اور نہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے اور نہ ان کی کتابیں سخت گوئی اور توہین سے بھری ہوئی ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہم بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ ہماری کسی تحریر کے مخاطب نہیں ہیں۔ بلکہ صرف وہی لوگ ہمارے مخاطب ہیں خواہ وہ بگفتن مسلمان کہلاتے یا عیسائی ہیں جو حد اعتدال سے بڑھ گئے ہیں۔ اور ہماری ذاتیات پر گالی اور بدگوئی سے حملہ کرتے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بزرگ میں توہین اور ہتک آمیز باتیں منہ پر لاتے اور اپنی کتابوں میں شائع کرتے ہیں۔ سو ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے جو بدزبانی اور کمینگی کے طریق کو اختیار نہیں کرتے۔

ہم اس بات کیلئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان

ایام الصلح [اردو] صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 228 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 260 پر درج ہے

Back

ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے تھے لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں*۔ آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں۔ ہاں آپ نے اجتہادی غلطی سے داؤد کے تخت کی تمنا کی تھی مگر وہ تمنا پوری نہ ہوئی اور مطابق مثل مشہور کہ بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ بھیک۔ آپ تو داؤد کے تخت سے محروم رہے مگر وہ برگزیدۂ خدا سید الرسل جس نے دنیا کی بادشاہت سے منہ پھیر کر کہا تھا کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ یعنی فقر میرا فخر ہے اُس کو خدا نے بادشاہت دیدی۔ اُس نے کہا تھا کہ میں ایک دن فاقہ رہتا ہوں اور ایک دن روٹی۔ مگر خدا نے اُسکو فقر و فاقہ سے بچایا۔ یہ خاص فضل ہے۔

حضرت مسیح کے اجتہاد جو اکثر غلط نکلے اس کا سبب شاید یہ ہوگا کہ اوائل میں جو آپ کے الہام دئیے گئے تھے وہ پورے صاف نہ ہو سکے۔ غرض ان باتوں سے نبوت میں کچھ خلل نہیں آتا۔ نبی کے ساتھ صدہا انوار ہوتے ہیں جن سے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور جن سے اُسکے دعویٰ کی سچائی کھلتی ہے۔ پس اگر کوئی اجتہاد غلط ہو تو اصل دعویٰ میں کچھ فرق نہیں آتا۔ مثلاً آنکھ اگر دور کے فاصلہ سے انسان کو بیل تصور کرے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آنکھ کا وجود بیفائدہ ہے یا اُسکی رویت قابل اعتبار نہیں۔ پس نبی کیلئے اُسکے دعویٰ اور تعلیم کی ایسی مثال ہے جیسا کہ قریب سے آنکھ چیزوں کو دیکھتی ہے اور اُن میں غلطی نہیں کرتی۔ اور بعض اجتہادی امور میں غلطی کی ایسی مثال ہے جیسے دُور دراز کی چیزوں کو آنکھ دیکھتی ہے تو کبھی اُنکی تشخیص میں غلطی کر جاتی ہے۔ اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کو جو یہودیوں کی بھلائی کیلئے اپنی بادشاہت کا خیال تھا اسلئے بموجب آیت کریمہ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰۤی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِہٖ [1] شیطان نے آپ کو دھوکا دیا اور داؤد کے تخت کا لالچ دل میں ڈال دیا۔

* نوٹ: یہ عیسائی بھی ایسی بکواس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کرتے ہیں اور حضرت موسیٰ پر بھی ایک مرتبہ ایسا ہی الزام لگایا گیا تھا۔ منہ

[1] الحج : ۵۳

خدا ہی جانتے ہیں پس گویا چولہ صاحب بزبان حال ہریک مذہب کے انسان کو کہہ رہا ہے کہ اے غافل تو کہاں بھٹکتا ہے اور کن خیالات میں لگ رہا ہے اگر سچے مذہب کا طالب ہے تو ادھر آ اور اُس خدا پر ایمان لا جس کی طرف لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ بلاتا ہے کہ وہی غیر فانی اور کامل خدا اور تمام عیبوں سے منزہ اور تمام صفات کاملہ سے متصف ہے۔

باوا نانک صاحب پر پادریوں کا حملہ

عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے پادری جس قدر دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی کرنے کیلئے اپنا وقت اور اپنا مال خرچ کر رہے ہیں اس کا کروڑواں حصہ بھی اپنے مذہب کی آزمائش اور تحقیق میں خرچ نہیں کرتے۔ بھلا جو شخص ایک عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے اور اُس ازلی ابدی غیر متغیر خدا پر یہ مصیبت روا رکھتا ہے کہ وہ ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک سرگردان رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا ایسے قابل شرم اعتقاد والوں کو چاہئے تھا کہ کفارہ کا ایک جھوٹا منصوبہ پیش کرنے سے پہلے اس قابل رحم انسان کی خدائی ثابت کرتے اور پھر دوسرے لوگوں کو اس عجیب خدا کی طرف بلاتے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ان لوگوں کو اپنے مذہب کا ذرہ بھی فکر نہیں۔ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ ایک پرچہ امریکن مشن پریس لودھیانہ میں سے پنجاب مذہبی بک سوسائٹی کی کارروائیوں کیواسطے ایم وائلی صاحب کے اہتمام سے نکلا ہے جس کی سرخی یہ ہے۔ وہ گرو جو انسان کو خدا کا فرزند بناتا ہے اس پرچہ میں سکھ صاحبوں پر حملہ کرنے کے لئے اول گرنتھ کا یہ شعر ابتدائی تقریر میں لکھا ہے۔

جے سو چاندا اگویں سورج چڑھے ہزار — ایتے چانن ہندیاں گورو بن گھور اندھار

یعنی اگر سو چاند نکلے اور ہزار سورج طلوع کرے تو اتنی روشنی ہونے پر بھی گرو یعنے مرشد اور ہادی کے بغیر سخت اندھیرا ہے پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ افسوس کہ ہمارے سکھ بھائی ناحق ان باوا صاحبوں کو گرو مان بیٹھے ہیں اور اس ست گرو کو نہیں ڈھونڈتے جو منش کو دیوتا بنا سکتے ہیں

ست بچن صفحہ 141 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 285 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 261,260 پر درج ہے

Back

اب جس حالت میں ایسی مشہور شدہ کرامات کو قبول نہیں کیا گیا جن کے قبول کرنے میں
چنداں حرج نہ تھا تو پھر کیوں ایسے شخص کی طرف وہ باتیں منسوب کی جاتی ہیں جو نہ صرف
قرآن شریف کی منشاء کے برخلاف ہیں بلکہ بیٹے پرستی کے شرک کو اُن سے مدد ملتی ہے
جس نے چالیس کروڑ انسانوں کو خدا تعالیٰ کی توحید سے محروم کر دیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا
کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو اور نبیوں پر کیا زیادتی اور کیا خصوصیت ہے پھر اُن کو ایک
خصوصیت دینا جو شرک کی جڑ ہے کس قدر کھلی کھلی ضلالت ہے جس سے ایک بڑی قوم تباہ
ہو چکی ہے۔ ہائے افسوس کہ انہوں نے محض مصنوعی کفارہ پر بھروسہ کر کے اپنے تئیں ہلاک کیا
اور یہ خیال نہ کیا کہ نفس کے کشتی میں سے وہی پار ہوگا جو اپنی کشتی اپنے ہاتھ سے بنائیگا
اور وہی منزل مقصود پائیگا جو اپنا کام آپ کرے گا اور وہی نقصان سے بچیگا جو اپنا بوجھ آپ اٹھائیگا
یہ کیسی جہالت ہے کہ جو ایک انسان تہی دست ہو کر دوسرے انسان پر اپنی کامیابی کیلئے بھروسہ
کرے اور کسی کی جسمانی قوت کو اپنی روحانی زندگی کے لئے مفید سمجھے۔ خدا کا قانون ہے کہ اس
نے کسی انسان کو کسی امر میں خصوصیت نہیں دی اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ مجھ میں
ایک ایسی بات ہے جو دیگر انسانوں میں نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ایسے انسان کو حقیقی طور
پر معبود ٹھہرانے کے لئے بنیاد پڑ جاتی۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بعض
عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ خصوصیت پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ کے
پیدا ہوئے ہیں تو فی الفور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی اس آیت میں جواب دیا۔ اِنَّ
مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ[1] یعنی
عیسیٰ کی مثال آدم کی مثال ہے خدا نے اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس کو کہا کہ ہو جا سو
وہ ہو گیا۔ ایسا ہی عیسیٰ ابن مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا اور پھر
خدا نے کہا کہ ہو جا سو ہو گیا۔ پس اتنی بات میں کونسی خدائی اور کونسی خصوصیت اُن کی منہ
پیدا ہو گئی۔ موسم برسات میں ہزارہا کیڑے مکوڑے بغیر ماں اور باپ کے خود بخود زمین سے

[1] آل عمران : ۶۰

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 50 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 261 پر درج ہے

Back

مایحتاج کا آپ بندوبست کرتا۔ لیکن اسکی اولاد کے لئے یہ ضرورت پیش نہیں آتی ۲۱۵
کیونکہ اب کروڑہا انسان مختلف بولیاں بولتے اور اپنے بچوں کو سکھلاتے ہیں۔
ماسوا اس کے جیسا کہ ہم نے ابھی اوپر بیان کیا ہے۔ ذاتی قابلیت بھی کچھ

تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا اور اس کے مصلوب ہونے کے وقت بھی یہودیوں نے کہا کہ اگر وہ اب ہمارے روبرو زندہ ہو جائے تو ہم ایمان لائیں گے۔ لیکن اُس وقت تو کو زندہ ہو کر نہ دکھلایا اور اپنی خدائی اور قدرت کاملہ کا ایک ذرہ ۲۱۶
ثبوت نہ دیا۔ اور اگر بعض معجزات بھی دکھلائے تو وہ دکھلائے کہ اس سے پہلے اور نبی بکثرت دکھلا چکے تھے۔ بلکہ اُسی زمانہ میں ایک حوض کے پانی سے بھی ایسے ہی عجائبات ظہور میں آتے تھے (دیکھو باب ۵ ترجمہ انجیل یوحنا) غرض مسیح اپنے خدا ہونے کا کوئی نشان دکھلا نہ سکا۔ جیسا کہ آیت مذکورہ بالا میں خود اُس کا اقرار موجود ہے۔ بلکہ ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر (بقول عیسائیوں) وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بدقسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدرو ہے پیدا ہو کر ہر یک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا۔ اور بشریت کی آلودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی جس سے وہ بیٹا باپ کا بدنام کنندہ ملوث نہ ہوا۔ اور پھر اُس نے اپنی جہالت اور بے علمی اور بے قدرتی اور نیز اپنے نیک نہ ہونے کا اپنی کتاب میں آپ ہی اقرار کر لیا۔ اور پھر در صورتیکہ وہ عاجز بندہ کہ خواہ نخواہ خدا کا بیٹا قرار دیا گیا۔ بعض بزرگ نبیوں سے فضائل علمی اور عملی میں کم بھی تھا اور اُس کی تعلیم بھی ایک ناقص تعلیم تھی کہ جو موسیٰ کی شریعت کی ایک فرع تھی۔ تو پھر کیونکر جائز ہے

نے آپ کو کہاں سے کہاں تک پہنچایا۔ اور ابھی ٹھہریئے اسی پر ختم نہیں۔ آپکے اس اعتقاد سے تو خدا کی ہستی کی بھی خیر نظر نہیں آتی۔ کیونکہ جیسا ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ جب بھاری

براہین احمدیہ صفحہ 368 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 440 (حاشیہ) از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 261 پر درج ہے

Back

یہ کیسی خباثت تھی کہ آتھم کی موت کو جو عین الہام کے موافق میعاد کے بعد بلا توقف ظہور میں آئی کسی نے اس کو نشان الٰہی قرار نہ دیا۔ وہ گندے اخبار نویس جو آتھم کے موید تھے پیشگوئی کی حقیقت کھلنے کے بعد ایسے تجاہل سے چپ ہو گئے کہ گویا مر گئے۔ اب آنکھیں کھولو اور اٹھو اور جاگو اور تلاش کرو۔ کہ آتھم کہاں ہے کیا خدا کے حکم نے اس کو قبر میں نہ پہنچا دیا۔ ہر ایک منصف اس پیشگوئی کو تسلیم کریگا

حاشیہ در حاشیہ

جانے لگا دیکھو یسوع کو کیسی مُنہ کی کھائی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرامکار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی رُوح تھی لوگوں میں مشہور کیا کہ میں ایک ایسا وظیفہ بتا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائیگا بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک شیخی کی راہ سے یہی کہتا پھرتا تھا۔ کہ ہاں صاحب نظر آ گیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کیسا داؤ کھیلا۔ یہی آپ کا طریق تھا۔ کہ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شجاعت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے اُستاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں۔ آپ کو یہ سوال سُنتے ہی اپنی جان کی فکر پڑ گئی کہ کہیں باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤں۔ سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والوں کو ایک لطیفہ سُنا کر معجزہ مانگنے سے روک دیا تھا۔ اس جگہ بھی وہی کارستانی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو۔ حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تھا۔ کہ یہودیوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہیئے نہ کہ رومی۔ اسی بنا پر ہتھیار بھی خریدے۔ شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی۔

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔

ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا

حاشیہ انجام آتھم صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 261 پر درج ہے

Back

مگر شاید بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جس کا ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں ہے اور وہ یہ ہے یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک۔ اے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیرے لبوں پر جاری کئے گئے سو اس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی بلیغ فصیح میں تالیف کر کے

حاشیہ در حاشیہ

بلکہ وہ اور دل کے حق میں تھیں جو آپ کے وقت سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر وہ بھی حرامکار اور حرام

حاشیہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 262,261 پر درج ہے

Back

گو شاید بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جس کا ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں ہے اور وہ یہ ہے یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک۔ اے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیرے لبوں پر جاری کئے گئے سو اس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی بلیغ فصیح میں تالیف کر کے

بلکہ حواریوں کے حق میں اکثر پیشگوئیاں جو آپ کے وقت سے پہلے پوری ہو گئیں۔ اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام

یہ حوالہ صفحہ 262 پر درج ہے	حاشیہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی

Back

۳۴۱ اور اگر یہ کہا جاوے کہ قرآن شریف کے ایسے معنے کرنا کہ جو پہلوں سے منقول نہیں ہیں الحاد ہے
جیسے مولوی عبدالرحمٰن صاحبزادہ مولوی محمد لکھوالے نے اس عاجز کی نسبت لکھا ہے تو میں کہتا
ہوں کہ میں نے کوئی ایسے اجنبی معنے نہیں کئے جو مخالف معنی منقول کے ہوں جن پر صحابہ کرام اور
۳۴۲ تابعین اور تبع تابعین کا اتفاق ہو۔ اکثر صحابہ مسیح کا فوت ہو جانا مانتے رہے۔ دجّال معہود کا
فوت ہو جانا مانتے رہے پھر مخالفانہ اجماع کہاں سے ثابت ہوا۔ قرآن شریف میں تیس کے
قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت قطعی کر رہی ہیں۔ غرض یہ
۳۴۳ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اُترے گا نہایت لغو

حاشیہ

جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر جو ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا معجزہ تھا اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے
اس کو دکھایا تھا (۲) دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے
۳۴۲ ہیں جو الہام الٰہی سے ملتی ہے جیسے حضرت سلیمان کا وہ معجزہ جو صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ[1] ہے جس کو
دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا۔

اب یہ جاننا چاہئے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ
کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے
ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔
وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور
کئی قسم کے جانور طیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں
۳۴۳ عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ
لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے۔ سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے
حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے
یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو
پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک

[1] النمل: ۴۵

Back

اور یہ اصل بات ہے صحابہ کا ہرگز اس پر اجماع نہیں۔ بھلا اگر ہے تو کم سے کم تین سو یا چار سو صحابہ کا نام لیجئے جو اس بارہ میں اپنی شہادت ادا کر گئے ہیں ورنہ ایک یا دو کے بیان کا نام اجماع رکھنا سخت بددیانتی ہے۔ ماسوا اس کے یہ بھی ان حضرات کی سخت غلطی ہے کہ قرآن کریم کے معانی کو جابجا گذشتہ صدی محدود سمجھتے ہیں مگر اس خیال کو تسلیم کر لیا جاوے تو پھر قرآن شریف معجزہ نہیں رہ سکتا۔ اور اگر ہو بھی تو شاید ان عربوں کے لئے جو بلاغت شناسی کا مذاق رکھتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن

نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے جیسے ہمارے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی قویٰ جو حقائق و معارف تک پہنچنے میں نہایت تیز و قوی تھے سو انہیں کے موافق قرآن شریف کا معجزہ دیا گیا جو جامع حقائق و معارف الٰہیہ ہے۔ پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں بکثرت ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں۔ اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ اُمّی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔

ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب سے ظہور میں آ سکیں

Back

ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ علماء اسلام اور عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئیں مگر کسی نے سر نہ
اُٹھایا اور کوئی مقابل پر نہ آیا۔ کیا یہ خدا کا نشان ہے یا انسان کا ہذیان ہے۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جو براہین کے صفحہ ۲۳۸ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے
الرحمٰن علّم القرآن۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا۔ سو اس وعدہ کو ایسے طور سے

کی ولادت میں۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور ان کو کچھ اثر نہیں ہوگا۔ یہ بالکل جھوٹ نکلا۔ کیونکہ آجکل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری کو کیسا ہی متقی ہو۔ تین رتی اسٹرکنیا کھلانے سے دو گھنٹہ تک بہت آسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ اور وہ اٹھ جائے گا یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک الٹی جوتی کو سیدھا کر کے تو دکھلائے۔

ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اُسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

یہ حوالہ صفحہ 262 پر درج ہے	انجام آتھم صفحہ 7 ضمیمہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی

Back

گو کے بعض مکتوبات اس عاجز کے پاس موجود ہیں انشاء اللہ بوقت ضرورت شائع کئے جائیں گے۔

۳۲۲ اب مولوی عبدالرحمٰن صاحب براہ مہربانی فرماویں کہ جبکہ سلف صالح کے برخلاف قرآن شریف کے معنے کرنے سے انسان ملحد ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے یہ عاجز بھی اُن کی نظر میں ملحد ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بعض آیات کے معانی حقّی

۳۲۳ ظاہر کرتا ہے تو پھر مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی کی نسبت جو آپ کے مرشد ہیں کیا فتویٰ ہے؟

صاف ظاہر ہے کہ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہیں تھے اور قرآن شریف میں کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ مسیح بیماروں کے چنگا کرنے یا پرندوں کے بنانے کے وقت دعا کرتا تھا بلکہ وہ اپنی روح کے ذریعہ سے جس کو روح القدس کے فیضان سے برکت بخشی گئی تھی ایسے ایسے کام اقتداری طور پر دکھلاتا

۲۶۳ تھا چنانچہ جس نے کبھی اپنی عمر میں غور سے انجیل پڑھی ہوگی وہ ہمارے اس بیان کی بہ یقینی تمام تصدیق کرے گا اور قرآن شریف کی آیات بھی باواز بلند یہی پکار رہی ہیں کہ مسیح کو ایسے عجائب کاموں میں طاقت بخشی گئی تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر یک فرد بشر کی فطرت میں مودع ہے مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ اسی زمانہ میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اُس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا

۳۲۴ غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اُن میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔ فتدبر فانہ نکتۃ جلیلۃ ما یلقّٰھا الا ذو حظ عظیم۔ منہ

ازالہ اوہام صفحہ 322 مشمولہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 263 پر درج ہے

نوی کے بعض مکتوبات اس عاجز کے پاس موجود ہیں انشاء اللہ بوقت ضرورت شائع کئے جائیں گے۔

اب مولوی عبدالرحمٰن صاحب براہ مہربانی فرماویں کہ جبکہ سلف صالح کے برخلاف قرآن شریف کے معنے کرنے سے انسان ملحد ہو جاتا ہے اور اسکی وجہ سے یہ عاجز بھی اُن کی نظر میں ملحد ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بعض آیات کے معانی حقی ظاہر کرتا ہے تو پھر مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی کی نسبت جو ...؟

صاف ظاہر ہے کہ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہیں تھے اور قرآن شریف میں بھی کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ مسیح بیماروں کے چنگا کرنے یا پرندوں کے بنانے کے وقت دعا کرتا تھا بلکہ اپنی روح کے ذریعہ سے جس کو روح القدس کے فیضان سے برکت بخشی گئی تھی ایسے ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا چنانچہ جس نے کبھی اپنی عمر میں غور سے انجیل پڑھی ہوگی وہ ہمارے اس بیان کی بہ یقین تمام تصدیق کرے گا اور قرآن شریف کی آیات بھی باواز بلند یہی پکار رہی ہیں کہ مسیح کو ایسے عجائب کاموں میں اسکو طاقت بخشی گئی تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر یک فرد بشر کی فطرت میں مودع ہے مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ اسی زمانہ میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اُس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔

غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔ فتدبر فانہ نکتۃ جلیلۃ ما یلقّٰھا الا ذو حظ عظیم۔ منہ

ان کے بعض مکتوبات اس عاجز کے پاس موجود ہیں انشاء اللہ بوقت ضرورت شائع کئے جائیں گے۔

اب مولوی عبد الرحمٰن صاحب براہ مہربانی فرماویں کہ جبکہ سلف صالح کے برخلاف قرآن شریف کے معنے کرنے سے انسان ملحد ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے یہ عاجز بھی ان کی نظر میں ملحد ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بعض آیات کے معانی مخفی ظاہر کرتا ہے تو پھر مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی کی نسبت بجز تکفیر شدید کیا فتویٰ ہے!

صاف ظاہر ہے کہ مسیح ابن مریم یہ کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہیں تھے اور قرآن شریف میں کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ مسیح بیماروں کے چنگا کرنے یا پرندوں کے بنانے کے وقت دعا کرتا تھا بلکہ اپنی روح کے ذریعہ سے جس کو روح القدس کے فیضان سے برکت بخشی گئی تھی ایسے ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا چنانچہ جس نے کبھی اپنی عمر میں غور سے انجیل پڑھی ہوگی وہ ہمارے اس بیان کی بہ یقین تمام تصدیق کرے گا اور قرآن شریف کی آیات بھی بآواز بلند یہی پکار رہی ہیں کہ مسیح کو ایسے عجائب کاموں میں اسکو طاقت بخشی گئی تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر یک فرد بشر کی فطرت میں مودع ہے مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ اسی زمانہ میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔

غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔ فتدبر فانہ نکتۃ جلیلۃ ما یلقّٰھا الا ذو حظ عظیم۔ منہ

ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 263 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 189

اور یہ اصل بات ہے صحابہ کا ہرگز اس پر اجماع نہیں۔ بھلا اگر ہے تو کم سے کم تین سو یا چار سو صحابہ کا نام لیجئے جو اس بارہ میں اپنی شہادت ادا کر گئے ہیں ورنہ ایک یا دو کی بیان کا نام اجماع رکھنا سخت بددیانتی ہے۔ ماسوا اس کے یہ بھی ان حضرات کی سراسر غلطی ہے کہ قرآن کریم کے معانی کو زمانہ گذشتہ تک محدود سمجھتے ہیں اگر اس خیال کو تسلیم کر لیا جاوے تو پھر قرآن شریف معجزہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہو بھی تو شاید ان عرب جاہلوں کے لئے جو بلاغت شناسی کا مذاق رکھتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن

نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے جیسے ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی قویٰ جو حقائق و معارف تک پہنچنے میں نہایت تیز و قوی تھے سو انہی کے موافق قرآن شریف کا معجزہ دیا گیا جو جامع حقائق و معارف الٰہیہ ہے۔ پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں بکثرت ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں۔ اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ اُمّی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔

* یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق

ازالہ اوہام صفحہ 155-156 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255-256 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 263 پر درج ہے

Back

ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق

ہے بلکہ یہ وہ ہے جو درحقیقت مجبور یہ مسمریزم کی ایک شاخ عمل الترب ہیں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پورا پورا مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔ راقم رسالہ ہذا نے اس علم کے بعض مشق کرنے والوں کو دیکھا ہے جو انہوں نے ایک لکڑی کی تپائی پر ہاتھ رکھ کر ایسا اپنی حیوانی روح سے اسے گرم کیا کہ اس نے چارپایوں کی طرح حرکت کرنا شروع کر دیا اور کتنے کسی گھوڑے کی طرح اس پر سوار ہوئے اور اس کی تیزی اور حرکت میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص اس فن میں کامل مشق رکھنے والا مٹی کا ایک پرندہ بنا کر اس کو پرواز کرتا ہوا بھی دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ نہیں کیا گیا کہ اس فن کے کمال کی کہاں تک انتہا ہے اور جبکہ ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعہ سے ایک جماد میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جانداروں کی طرح چلنے لگتا ہے تو پھر اگر اس میں پرواز بھی ہو تو بعید کیا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جاوے اور عمل الترب سے اپنی روح کی گرمی اس کو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کے روح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنبش میں لاتی ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے

ازالہ اوہام صفحہ 155-156 حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255-256 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 263 پر درج ہے

اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے ومن لم یؤمن بھذہ الخاصیۃ الاعجازیۃ فواللہ ما قدر القرآن حق قدرہ وما عرف اللہ حق معرفتہ وما وقر الرسول حق توقیرہ۔

اے بندگان خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کوئی شخص

ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچا اور درحقیقت ان کا یہ عمل ثابت ہوتا ہے۔ اس جگہ یہ بھی جاننا چاہئے کہ سلب امراض کرنا یا اپنی روح کی گرمی جماد میں ڈالنا درحقیقت یہ سب عمل الترب کی شاخیں ہیں۔ ہر یک زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس روحانی عمل کے ذریعہ سے سلب امراض کرتے رہے ہیں اور مفلوج مبروص مدقوق وغیرہ ان کی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہیں جن لوگوں کے معلومات وسیع ہیں وہ میرے اس بیان پر شہادت دے سکتے ہیں کہ بعض فقراء نقشبندی و سہروردی وغیرہ نے بھی ان مشقوں کی طرف بہت توجہ کی تھی اور بعض ان میں سے اس قدر مشاق گذرے ہیں کہ صدہا بیماروں کو اپنے دائیں بائیں بٹھلا کر صرف نظر سے اچھا کر دیتے تھے اور محی الدین ابن عربی صاحب کو بھی اس میں خاص درجہ کی مشق تھی۔ اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشغلوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش میں بھی وہ تاثیر تھی کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ

ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257-258 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 264 پر درج ہے

Back

برہمو یا وید مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔ اور میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ مثلاً یہ جو اس عاجز پر کھولا گیا کہ ابتدائے خلقت آدم سے جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مارا ہے۔ حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھے باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تھا ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ان جسمانی امور کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور تمام زور اپنی روح کا دلوں میں ہدایت پیدا ہونے کے لئے ڈالا اسی وجہ سے تکمیل نفوس میں سب سے بڑھ کر رہے اور ہزارہا بندگان خدا کو کمال کے درجہ تک پہنچا دیا اور اصلاح خلق اور اندرونی تبدیلیوں میں وہ ید بیضا دکھلایا کہ جس کی ابتدائے دنیا سے آج تک نظیر نہیں پائی جاتی۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف

ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257-258 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 264 پر درج ہے

قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی
ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسٰی یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب
۲۷ اعتراض یہ ہے کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا
دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہے گی پھر کیوں یہ عہد شکنی
کر کے اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا؟ تیسرا
اعتراض یہ ہے کہ توریت کے رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا
نکاح کیا جائے۔ پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے
کیا گیا حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی۔ وہ لوگ جو
تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید ان کو یوسف کے اس نکاح کی اطلاع نہیں۔ غرض اس جگہ
ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں
کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو
سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت
کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو
جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی
۲۸ اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے
محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مختصر حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا
تھا۔ ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی اس کے نکاح کی
کیا ضرورت تھی۔ افسوس! اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق
کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قابل حل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کو
ہارون بہن قرار دیا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی لکھا نہیں کہ ہارون نبی کی
مریم ہمشیرہ تھی۔ صرف ہارون کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 264 پر درج ہے

Back

صلبوہ ولٰکن شبہ لھم[۱] (الجزو نمبر ۶ سورۃ النساء) اس آیت میں دونوں جملوں کا جواب ہے اور
خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نہ تو عیسیٰ کی ناجائز ولادت ہے اور نہ وہ صلیب پر مرا بلکہ دھوکے
سے سمجھ لیا گیا کہ مر گیا ہے۔ اس لئے وہ مقبول ہے اور اس کا اور نبیوں کی طرح خدا کی طرف
رفع ہو گیا ہے۔ اب کہاں ہیں وہ مولوی جو آسمان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہیں یہاں تو
سب جھگڑا اُن کی رُوح کے متعلق تھا جسم سے اس کو کچھ علاقہ نہیں۔

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ
۱۷ ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح اُن کو دفع نہیں کر سکتے صرف
قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے
انکی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو انکی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں
نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے
ان لوگوں پر واویلا ہے جو میرے معاملہ میں سچ کو جھوٹ بناتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی وہ شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا
جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے۔ میں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر اُنکے دل میں سچائی
کی محبت ڈال دوں جو نقالوں کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور ہنسی اُن کا کام ہے اور مسخری
اُن کا شیوہ ہے۔ صدہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں مگر اُن کے نزدیک ابتک کوئی
نشان ظاہر نہیں ہوا۔ میں نے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے
دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند
ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دُعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی
زندگی میں ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار
کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو۔ سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے

[۱] النساء : ۱۵۷-۱۵۸

اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 17 مطبوعہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 264 پر درج ہے

Back

ہونے سے پوری ہو گئی کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا۔ اس وقت عیسائیوں کے لئے شیطان آواز دیگا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لئے آسمان سے آواز آئیگی کہ حق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے سو یاد رہے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آتھم کی قصہ کے متعلق ہے کیونکہ زمین کے شیطانوں نے آتھم کے مقدمہ میں عیسائیوں کا ساتھ کیا اور یہ کہا کہ عیسائی فتح پا گئے چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبار والے انہیں شیطانوں میں سے تھے جنہوں نے حق اور سچائی اور دین کا پاس نہ کیا اور آسمان کی آواز جو خدا تعالیٰ کا پاک الہام تھا جو اس عاجز پر نازل ہوا۔ اس الہام نے بار بار گواہی دی کہ اسلام کی فتح ہے۔ آخر زمین کے شیطانوں نے شکست کھائی اور آسمان کی آواز کی سچائی ثابت ہوئی۔ یہ ایسی کھلی سچائی ہے جو کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا یہ کیسی بے ایمانی تھی کہ پلید دل لوگوں نے شرطی پیشگوئی کو ایسا سمجھ لیا کہ گویا اس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں

ضمیمہ انجام آتھم

ہونے کے بارے میں بہت کچھ ثبوت رسالہ نور الاسلام اور رسالہ ضیاء الحق اور رسالہ انجام آتھم میں دے چکے ہیں اور اب بھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس پیشگوئی کی بنیاد نہ آج سے بلکہ پندرہ برس پہلے سے ڈالی گئی تھی جس کا مفصل ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں موجود ہے۔ سو ایسے استحکام کے ساتھ پیشگوئی کو پورا کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔

یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے۔ اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو تیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے۔ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے۔ اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں

Back

انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 288 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 264 پر درج ہے

نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیشگوئیوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑیگی لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔ انہوں نے یہودا اسکریوطی کو بہشت کے بارہ تختوں میں سے ایک تخت دیا تھا جس سے آخر وہ محروم رہ گیا اور پطرس کو نہ صرف تخت بلکہ آسمان کی کنجیاں بھی دیدی تھیں اور بہشت کے دروازے کسی پر بند ہونے یا کھلنے اُسی کے اختیار میں رکھے تھے مگر پطرس جس آخری کلمہ کے ساتھ حضرت مسیح سے الوداع ہوا وہ یہ تھا کہ اُس نے مسیح کے رُوبرو مسیح پر لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ ایسی ہی اور بھی بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو صحیح نہیں نکلیں مگر یہ بات الزام کے لائق نہیں کیونکہ امور اخباریہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی یا تعبیر سے بھی ہو جاتی ہے حضرت موسیٰ کی بعض پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھ لی تھی۔ غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں اَوروں سے زیادہ غلط نکلیں مگر یہ غلطی نفس الہام میں نہیں بلکہ اجتہاد کی غلطی ہے چونکہ انسان تھے اور انسان کی رائے خطا اور صواب دونوں کی طرف جا سکتی ہے اس لئے اجتہادی طور پر یہ لغزشیں پیش آگئیں۔

اس مقام میں زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا اُنکی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ نہیں دیکھتے کہ وہ تو کھلے کھلے انکار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہیرودیس کے سامنے حضرت مسیح جب پیش کئے گئے تو ہیرودیس مسیح کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ اُسے اس کی کوئی کرامت دیکھنے کی اُمید تھی۔ پر ہیرودیس نے ہرچند اس بارہ میں مسیح سے

ازالہ اوہام صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 106 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 265 پر درج ہے

Back

کیلئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔
ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کا استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا
تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں* اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔
پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ
عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔
حد سے زیادہ خدا یا اُسکے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا
کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائیگا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی
بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے کلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام
۷۲ کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کیلئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح
کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے
طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائیگا یہاں تک کہ مریگا۔ اے عزیزو
تم تھوڑے دنوں کیلئے دُنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔
ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم
سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ
تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے
درپے ہے تم پر قابو نہیں پائیگا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر
یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم

* یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔
شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور
معصوم تھے جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں۔ سو تم مسلمان کہلا کر کس کی پیروی کرتے ہو۔ قرآن انجیل کی طرح
شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا۔ پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مرنا نہیں ہے؟ منہ

Back

کشتی نوح حاشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 265 پر درج ہے

ہیں ایک طرف پھر مردے بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔

پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی قدر رہی مسیح نے کی۔ شراب کے جائز رکھنے سے کوئی لڑکیوں کی عصمت پر بھی پھر گئی جب انسان نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر چھوٹنا مشکل ہے یہ تو بھی کیا عجیب ہے کہ ایک طرف زندگی کو رکھا جاتا ہے دوسری طرف زندگی کا شہتیر یہی ہے تو شراب کا نتیجہ جسے آخرت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ایک نشہ کا احوال

ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے کئی وقت سے نشہ نہیں ملا اس کی حالت سخت ہوئی تھی اور نشہ کے لئے مجھ سے پیسہ طلب کرتی تھی میں نے تعجب کیا کہ یہ نہ روٹی کا سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور نشہ کے لئے بے قرار ہے۔ اسے عادت ہوگی اور اب اس کی زندگی کا گویا حصہ ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے مکان میں بٹھا کر رحم سے ایک پیسہ اسے دے دیا۔

اس موقعہ پر حضرت اقدس نے حکیم نور الدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عرصہ کے بعد انسان کسی نشہ کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر اسے چھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہو جاتا ہے۔ حکیم صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید نظر سے تو نہیں گزرا مگر چالیس دن میں ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

ہر ایک شے کے لئے چالیس دن ہی ہیں بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بعض بھائی (بھنگ افیون وغیرہ) ایسی خراب شے ہیں کہ ان سے عقل پلید ہوتی ہے مگر یہ مذہب کیسے اچھا ہو سکتا ہے جس میں ایسی تعلیم ہو۔ ہاں ایک صورت ہے یہ نشہ چھوٹ سکے کہ شفاخانہ میں بند ہوں داروغہ بھی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شاید یہ عادت چھوٹ جاوے۔

فرمایا کہ:۔

یہ لوگ تو ہمیں پیچ تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھا مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔

شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ اوائل اسلام میں بھی تو حرمت تھی نہیں۔ ۳ برس کے بعد حرمت ہوئی تو جواب یہ ہے کہ اسلام تو آہستہ آہستہ ترقی کرتا جاتا تھا اور قوم بن رہی تھی جب قوم بن گئی تو حکم آیا ابتدا میں تو صحابہ کی یہ حالت تھی کہ پانی بھی لیتا ہوا ہو گا شراب کا کیا ذکر ہے۔

Back

پیدا کرتا ہے۔ جن سے اب یورپ بھی دن بدن واقف ہوتا جاتا ہے۔ آخر جیسے بہت سے تجارب کے بعد طلاق کا قانون پاس ہو گیا ہے۔ اسی طرح کسی دن دیکھ لوگے کہ تنگ آکر اسلامی پردہ کے مشابہ یورپ میں بھی کوئی قانون شائع ہوگا۔ ورنہ انجام یہ ہوگا۔ کہ چارپایوں کی طرح عورتیں اور مرد ہو جائیں گے۔ اور مشکل ہوگا کہ یہ شناخت کیا جائے کہ فلاں شخص کس کا بیٹا ہے۔ اور وہ لوگ کیونکر پاک دل ہوں۔ پاک دل تو وہ ہوتے ہیں۔ جن کی آنکھوں کے آگے ہر وقت خدا رہتا ہے۔ اور نہ صرف ایک موت ان کو یاد ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ہر وقت عظمت الٰہی کے اثر سے مرتے رہتے ہیں۔ مگر یہ حالت شراب خوری میں کیونکر پیدا ہو۔ شراب اور خدا ترسی ایک وجود میں اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ ۴۹
حضرت مسیح کی دلیری اور شراب کا جوش تقویٰ کی بیخکنی میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ہم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ آیا کفارہ کے مسئلہ نے یہ خرابیاں زیادہ پیدا کی ہیں یا شراب نے۔ اگر اسلام کی طرح پردہ کی رسم ہوتی۔ تو پھر بھی کچھ پردہ رہتا۔ مگر یورپ تو پردہ کی رسم کا دشمن ہے۔ ہم یورپ کے اس فلسفہ کو نہیں سمجھ سکتے۔ اگر وہ اس امر سے باز نہیں آسکے۔ تو شوق سے شراب پیا کریں۔ کہ اس کے ذریعہ سے کفارہ کے فوائد بہت ظاہر ہوتے ہیں۔ کیونکہ مسیح کے خون کے سہارے پر جو لوگ گناہ کرتے ہیں شراب کے وسیلہ سے ان کی میزان بڑھتی ہے۔ ہم اس بحث کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتے۔ کیونکہ فطرت کا تقاضا الگ الگ ہے۔ ہمیں تو ناپاک چیزوں کے استعمال سے کسی سخت مرض کے وقت بھی ڈر لگتا ہے۔ چہ جائیکہ پانی کی جگہ بھی شراب پی جائے۔ مجھے اس وقت ایک اپنا سرگذشت قصہ یاد آتا ہے۔ اور وہ یہ کہ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے۔ اور بعض وقت سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آیا ہے۔ اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے۔ کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس

نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434،435 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 266 پر درج ہے

Back

کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا۔ اور دوسرا افیونی۔

پس اس طرح جب میں نے خدا پر توکل کیا۔ تو خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا۔ اور بارہا جب مجھے غلبہ مرض کا ہوا۔ تو خدا نے فرمایا کہ دیکھ میں نے تجھے شفا دیدی۔ تب اسی وقت مجھے آرام ہو گیا۔ انہی باتوں سے میں جانتا ہوں کہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے*۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اس نے رُوح پیدا کی اور نہ ذرات اجسام۔ وہ خدا سے غافل ہیں۔ ہم ہر روز اس کی نئی پیدائش دیکھتے ہیں۔ اور ترقیات سے نئی نئی رُوح وہ ہم میں پھونکتا ہے۔ اگر وہ نیست سے ہست کرنے والا نہ ہوتا۔ تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ عجیب ہے۔ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے۔ کون ہے جو اس کی مانند ہے۔ اور عجیب ہیں اس کے کام۔ کون ہے جس کے کام اس کی مانند ہیں۔ وہ قادر مطلق ہے۔ ہاں بعض وقت حکمت اس کی ایک کام کرنے سے اُسے روکتی ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ مجھے دو مرض دامنگیر ہیں۔ ایک جسم کے اُوپر کے حصّہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا۔ دوسرے جسم کے نیچے کے حصّہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ کبھی دُعا سے ایسی رخصت ہو جاتی ہیں کہ گویا دُور ہو گئیں۔ مگر پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک دفعہ میں نے دُعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل دُور کر دی جائیں۔ تو جواب ملا۔ کہ ایسا نہیں ہو گا۔

منہ

* انسان جب تک خود خدا کی تجلّی سے اور خدا کے وسیلہ سے اس کے وجود پر اطلاع نہ پاوے تب تک وہ خدا کی پرستش نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے خیال کی پرستش کرتا ہے۔ محض خیال کی پرستش کرنا اندرونی گندگی کو صاف نہیں کرتا۔ ایسے لوگ آخر بیٹھ کر خود پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ خود اس کا پتہ آپ لگاتے ہیں۔ منہ

Back

حوالہ نمبر 198

کو ایک غذا مستقیم میں باہم رکھدیا جاوے تو شاید ایک مسافر کی دو منزل طے کرنے تک بھی وہ دکان ختم نہ ہوں۔ خیالات سے نفرت ہے عورتوں رات عیاشی اور دنیا پرستی کے کام نہیں جن پر اس تمام تحقیقات سے ثبوت ہوا کہ یسوع کے مصلوب ہونے سے اس پر ایمان لانے والے گناہ سے رک نہیں سکے بلکہ جیسا کہ بند ٹوٹنے سے ایک تیز دریا کا پانی ارد گرد کے دیہات کو تباہ کر جاتا ہے ایسا ہی کفارہ پر ایمان لانے والوں کا حال ہو رہا ہے اور میں جانتا ہوں کہ عیسائی لوگ اس پر زیادہ بحث نہیں کریں گے کیونکہ کسی حالت میں ان نبیوں کو جن کے پاس خدا کا فرشتہ آتا تھا یسوع کا کفارہ بدکاریوں سے روک نہ سکا تو پھر کیونکر عوام اور ہمیشہ دل اور خشک پادریوں کو ناپاک کاموں سے روک سکتا ہے۔ غرض عیسائیوں کے خدا کی کیفیت یہ ہے جو ہم بیان کر چکے۔

تیسرا مذہب ان دو مذہبوں کے مقابل پر جن کا ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں اسلام ہے اس مذہب کی خداشناسی نہایت صاف صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اگر تمام مذاہب کی کتابیں نابود ہو کر اُن کے سارے تعلیمی خیالات اور تصورات بھی محو ہو جائیں تب بھی وہ خدا جس کی طرف قرآن رہنمائی کرتا ہے۔ آئینہ **قانون قدرت** میں صاف صاف نظر آئیگا اور اس کی قدرت اور حکمت سے بھری ہوئی صورت ہر یک **ذرہ** میں چمکتی ہوئی دکھائی دے گی۔ غرض وہ خدا جس کا پتہ **قرآن شریف** بتلاتا ہے اپنی موجودات پر فقط قہری حکومت نہیں رکھتا بلکہ موافق آیت کریمہ **الست بربکم قالوا بلیٰ** کے ہر یک ذرہ ذرہ اپنی طبیعت اور روحانیت سے اس کا حکم بردار ہے۔ اس کی طرف جھکنے کے لئے ہر یک طبیعت میں ایک کشش پائی جاتی ہے۔ اس کشش سے ایک ذرہ بھی خالی نہیں اور یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ ہر یک چیز کا خالق ہے کیونکہ نور قلب اس بات کو مانتا ہے کہ وہ کشش جو اس کی طرف جھکنے کیلئے تمام چیزوں میں پائی جاتی ہے وہ بلاشبہ اسی کی طرف سے ہے جیسا کہ قرآن شریف نے اس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ان من شیء الا یسبح بحمدہ یعنی ہر یک چیز اس کی پاکی اور اس کے محامد بیان کر رہی ہے۔ اگر خدا ان چیزوں کا خالق نہیں تھا تو ان چیزوں میں خدا کی طرف کشش کیوں پائی جاتی ہے

[illegible]

[illegible]

۱۷۲

ست بچن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 266 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 199

لکھتا ہوں خدا آنکھیں کھول کر پڑھو اور وہ یہ ہے ولقد کنت اعلم انہ خارج ولما کن اظن انہ منکم فلو انی اعلم انی اخلص الیہ لتجشمت لقاءہ ولو کنت عندہ لغسلت عن قدمیہ رواہ مسلم۔ یعنی یہ تو مجھے معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان آنے والا ہے مگر مجھ کو یہ خبر نہیں تھی کہ وہ تم میں سے ہی (یعنی اہل عرب) پیدا ہوگا۔ پس اگر میں اس کی خدمت میں پہنچ سکتا تو میں بہت ہی کوشش کرتا کہ اس کا دیدار مجھے نصیب ہو اور اگر میں اس کی خدمت میں ہوتا تو میں اس کے پاؤں دھویا کرتا۔ اب اگر کچھ غیرت اور شرم ہے تو مسیح کے لئے یہ تعظیم کسی بادشاہ کی طرف سے جو اس کے زمانہ میں تھا پیش کرو اور نقد ہزار روپیہ ہم سے لو۔ اور کچھ ضرورت نہیں کہ انجیل سے ہی بلکہ پیش کرو اگرچہ کوئی نجاست میں پڑا ہوا ورق ہی پیش کر دو اور اگر کوئی بادشاہ ملا ہی نہیں تو کوئی چھوٹا سا نواب ہی پیش کر دو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ پس یہ عذاب بھی جہنم کے عذاب سے کچھ کم نہیں کہ آپ ہی بات کو اٹھا کر پھر آپ ہی ملزم ہو گئے۔ کتنا باش اخاباش اشاباش! خوب پادری ہو۔

مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعوے کرنے والا مگر اس سے پہلے اور بھی کئی خدائی کا دعوے کرنے والے گذر چکے ہیں ایک مصر میں ہی موجود تھا۔ دعووں کو الگ کر کے کوئی اخلاقی حالت جو فی الحقیقت ثابت ہو ذرا پیش تو کرو تا حقیقت معلوم ہو۔ کسی کی محض باتیں اس کے اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ آپ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ مرتد جو خود خونی اور اپنے کام سے سزا کے لائق ٹھہر چکے تھے

نور القرآن نمبر 2 صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 367 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ سطر 266 پر درج ہے

Back

ہزار ہا روپیہ کے انعام کے ساتھ علماء اسلام اور عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئیں مگر کسی نے سر نہ اٹھایا اور کوئی مقابل پر نہ آیا۔ کیا یہ خدا کا نشان ہے یا انسان کا ہذیان ہے۔

پھر ایک لمبی پیشگوئی نشان الٰہی ہے جو براہین کے صفحہ ۲۳۸ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے الرحمٰن علم القرآن۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا۔ سو اس وعدہ کو ایسے طور سے

کیا اس وقت آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور ان کو کچھ اثر نہیں ہوگا یہ بالکل جھوٹ نکلا کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری کو ایسا ہی مٹا ہو تو تین رتی اسٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹے تک بآسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ اور وہ اٹھ جائے گا یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک الٹی ہڈی کو سیدھا کر کے تو دکھلائے۔

ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

انجام آتھم صفحہ 7 ضمیمہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 267 پر درج ہے

Back

پڑ گیا ہے کہ یہ کھاؤ پیو ہے۔ اس سے کس تقویٰ اور نیک بختی کی امید ہو سکتی ہے

ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیاء خیر الاصفیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا تقویٰ دیکھئے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاکدامن اور نیک بخت ہوتی تھیں اور بیعت کرنے کے لئے آتی تھیں بلکہ دور بٹھا کر صرف زبانی تلقین توبہ کرتے تھے مگر کون عقلمند اور پرہیزگار ایسے شخص کو پاک باطن سمجھے گا جو جوان عورتوں کے چھونے سے پرہیز نہیں کرتا۔ ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے۔ اور گود میں تماشہ کر رہی ہے یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔ اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا کمبخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زناکاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔

نور القرآن صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 267 پر درج ہے

Back

قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ خدا اُس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع کرے۔ آمین

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

انسان جب حیاء اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے۔ لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سُنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُسکے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُسکے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُسکی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنا کہتے ہیں جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور اُنکے خاص مریدوں میں داخل ہوئے تھے۔ اور یہ بات حضرت یحییٰ کی فضیلت کو بداہت ثابت کرتی ہے کیونکہ بمقابل اسکے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ یحییٰ نے بھی کسی کے ہاتھ پر توبہ کی تھی پس اس کا معصوم ہونا بدیہی امر ہے اور مسلمانوں میں یہ جو مشہور ہے کہ عیسیٰ اور اُسکی ماں مسِ شیطان سے پاک ہیں اسکے معنے نادان لوگ نہیں سمجھتے۔ اصل بات یہ ہے کہ پلید یہودیوں نے حضرت عیسیٰ اور اُنکی ماں پر سخت ناپاک الزام لگائے تھے اور دونوں کی نسبت نعوذ باللہ شیطانی کاموں کی تہمت لگاتے تھے سو اس افترا کا رد ضروری تھا پس اس حدیث کے اس سے زیادہ کوئی معنے نہیں کہ یہ ناپاک الزام جو حضرت عیسیٰ اور اُنکی ماں پر لگائے گئے ہیں یہ صحیح نہیں ہیں بلکہ ان معنوں کرکے وہ مسِ شیطان سے پاک ہیں اور اس قسم کے پاک ہونے کا واقعہ کسی اور کو کبھی پیش نہیں آیا۔ منہ

۱؎ آل عمران: ۴۰

یہ حوالہ صفحہ 268 پر درج ہے	دافع البلاء مقدمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220 از مرزا قادیانی

Back

کہ۔ حضرت اقدس نے فرمایا :۔

کیا وجہ ہے کہ اس نے مسیح کا ذکر نہ کیا کہ ایک انجیر کے درخت کی طرف گیا اور جانتا تھا کہ اس میں پھل نہیں ہے پھر وہ جانتا تھا کہ صلیب ملنی ہے اور دعائیں کرتا رہا کہ مجھے نجات ملے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ثبوت میں فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا (یونس : ۱۷) کی دلیل پیش کرتے ہیں اس کے مقابلہ کا ایک فقرہ بھی انجیل میں نہیں ہے اور پیغمبر خدا کی تمام عمر کا یہ حوالہ ہے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا (یونس : ۱۷)

استغفار کے اصل معنے تو یہ ہیں کہ یہ خواہش کرنا کہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو یعنی میں معصوم رہوں اور دوسرے معنے جو اس سے نیچے درجہ پر ہیں کہ میرے گناہ کے بد نتائج جو مجھے ملتے ہیں میں ان سے محفوظ رہوں[1]

مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔

(بعد از نماز مغرب)

پھر اس کے بعد اذان ہو کر نماز مغرب ہوئی اور حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا کہ :۔

الزامی جواب

مفتی محمد صادق صاحب جو کتاب سنایا کرتے ہیں جس میں شیبہ عورت اور شیخ یہودی عاشق سلوی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلوی شیخ کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔ اس لئے اس شیخ نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بنایا گویا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک نوبت پہنچائی۔

جس طرح بد نتیاں ان لوگوں نے نکالی ہیں ویسے ہی ہمارا بھی حق ہے ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملتی ہے تیل بالوں کو لگاتی ہے بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ مخنث کی طرح بیٹھے ہوئے مزے سے سب کرواتے جاتے ہیں یہ بھی پوچھو کہ گناہ ہے یا نہیں۔ ان کو لازم تھا کہ اعتراض نہ کرتے جو واقعات ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں وہی پیش کرنے پڑتے ہیں اور کیا جواب دیویں۔ یہ کوئی چھوٹا اعتراض نہیں ہے کہ ان کو کنجریوں سے کیا تعلق تھا اور اگر کہو کہ اس کنجری نے توبہ کی تھی تو کنجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔ ایک طرف توجہ کرتی

---

[1] البدر جلد ۱ نمبر ۸ صفحہ ۶۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء

یہ حوالہ صفحہ 268 پر درج ہے	ملفوظات جلد دوم صفحہ 422، 423، طبع جدید از مرزا قادیانی

Back

ہیں ایک طرف پھر موٹے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔

پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔ شراب کے جائز رکھنے سے انکو دیکھو لوگوں کی کرتوت پہ پھری پھرتی جب انسان نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر چھوٹنا مشکل ہے یہ نشہ بھی کیا شئے ہے۔ کہ ایک طرف زندگی کو کھاتا جاتا ہے دوسری طرف زندگی کا شتیر بھی ہے نشہ والوں کو نشہ نہ ملے تو موت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ایک نشہ کا سائل

ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے تین دن سے نشہ نہیں ملا اس کی حالت بہت ردی تھی اور نشہ کے لئے مجھ سے پیسہ طلب کرتی تھی میں نے تعجب کیا کہ یہ نہ روٹی کا سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور نشہ کے لئے بے قرار ہے۔ اسے عادت ہوگی اور اب اس کی زندگی کا گویا جزو ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے بیان میں سچا جان کر عقل نے ایک پیسہ اسے دے دیا۔

اس موقعہ پر حضرت اقدس نے حکیم نورالدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عرصہ کے بعد انسان کسی نشہ کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر اسے چھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہو جاتا ہے۔ حکیم صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید نظر سے تو نہیں گزرا اگر چالیس دن میں ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ :-

ہر ایک شئے کے لئے چالیس دن ہی ہیں بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بعض برادر (افیون وغیرہ) ایسی خراب شئے ہیں کہ ان سے عقل پلید ہوتی ہے مگر پھر وہ بے سبب کیسے اچھا ہو سکتا ہے جس میں ایسی تعلیم ہو ہاں ایک صورت ہے یہ نشہ چھوٹ سکے کہ مقابلہ میں مرد اول وارد بھی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شاید یہ عادت چھوٹ جاوے۔

فرمایا کہ :-

یحییٰ جو نشہ نہیں پیتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھا مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔

شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ اوائل اسلام میں تو حرمت تھی نہیں۔ ۳ برس کے بعد حرمت ہوئی تو جواب یہ ہے کہ اسلام تو آہستہ آہستہ ترقی کر جاتا تھا اور قوم بن رہی تھی جب قوم بن گئی تو حکم آگیا ابتداء میں تو صحابہ کو یہ معلوم تھی کہ پانی بھی ملا ہوا ہوگا شراب کا پیالہ ذکر ہے۔

یہ حوالہ صفحہ 268 پر درج ہے	ملفوظات جلد دوم صفحہ 422،423 طبع جدید از مرزا قادیانی

Back

ایک غور کرنے والا انسان ضرور اس بات کو قبول کریگا کہ کسی مخفی تعلق کی وجہ سے یہ کشش ہے پس اگر
وہ تعلق خدا کا خالق ہونا نہیں تو کوئی آریہ ضرور اس بات کا جواب دیں کہ اس تعلق کی وید وغیرہ میں کیا
ماہیت لکھی ہے اور اس کا کیا نام ہے کیا یہی سچ ہے کہ خدا صرف زبردستی ہر یک چیز پر حکومت کر
رہا ہے اور ان چیزوں میں کوئی طبعی قوت اور شوق خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے کا نہیں ہے معاذ اللہ
ہرگز ایسا نہیں بلکہ جیسا خیال کرنا نہ صرف حماقت بلکہ پرلے درجہ کی خباثت بھی ہے مگر افسوس کہ
آریوں کے وید نے خدا تعالیٰ کی خالقیت سے انکار کر کے اس روحانی تعلق کو قبول نہیں کیا جس پر طبعی
اطاعت ہر یک چیز کی موقوف ہے اور چونکہ دقیق معرفت اور دقیق گیان سے وہ محروم رہ گئے
اس لئے یہ سچا فلسفہ ان سے پوشیدہ رہا ہے کہ ضرور تمام اجسام اور ارواح کو ایک فطرتی
تعلق اس ذات قدیم سے پڑا ہوا ہے اور خدا کی حکومت صرف بناوٹ اور زبردستی کی حکومت نہیں
بلکہ ہر یک چیز اپنی روح سے اس کو سجدہ کر رہی ہے کیونکہ ذرہ ذرہ اس کے بے انتہا احسانوں میں
مستغرق اور اس کے ہاتھ سے نکلا ہوا ہے مگر افسوس کہ تمام مخالف مذہب والوں نے خدا تعالیٰ کے وسیع
احسانوں اور قدرت اور رحمت اور تقدس کو اپنی تنگ دلی کی وجہ سے زبردستی روکنا چاہا ہے اسی لئے ان کے
ہاتھ سے ان کے فرضی خداؤں پر کمزوری اور ناپاکی اور بناوٹ اور بیجا غضب اور بیجا حکومت
کے طرح طرح کے داغ لگ گئے ہیں لیکن اسلام نے خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کی تیز رو دھاروں
کو کہیں نہیں روکا وہ آریوں کی طرح اس عقیدہ کی تعلیم نہیں دیتا کہ زمین و آسمان کی روحیں اور ذرات
اجسام اپنے وجود کے آپ ہی خدا ہیں اور جس کا پرمیشر نام ہے وہ کسی نامعلوم سبب
سے محض ایک راجہ کے طور پر ان پر حکمران ہے اور نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھلاتا ہے کہ
خدا نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض
کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بنت سبع اور تمر اور راحاب جیسی حرامکار عورتوں کے خمیر سے اپنی
فطرت میں انسانیت کا حصہ رکھتا تھا خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں
جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں جیسے خسرہ چیچک دانتوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں وہ سب

ست بچن صفحہ 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 297، 298 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 268 پر درج ہے

Back

اشلوک اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آگئی
مگر ہم کو صرف دعویٰ ہی دعویٰ ملتا اور خدائی طاقتیں ساتھ نہیں تھیں اس لئے دھوکے کے ساتھ
ان کو پکڑا گیا بلکہ اسلام ان سب نقصانوں اور ناپاک حالتوں سے خدائے حقیقی ذوالجلال کو منزہ
اور پاک سمجھتا ہے اور اس کو ہمیشہ غضب سے بھی اس کی ذات کو برتر قرار دیتا ہے کہ جب تک کسی کے
گلے میں پھانسی کا رسہ نہ ڈالے تب تک اپنے بندوں کے بخشنے کیلئے کوئی سبیل اس کو یاد نہ آوے اور
خدا تعالیٰ کے وجود اور صفات کے بارے میں قرآن کریم نے ہی اور پاک اور کامل معرفت سکھایا
ہے کہ اس کی قدرت اور رحمت اور عظمت اور تقدس بے انتہا ہے اور یہ کہنا قرآنی تعلیم کے
رو سے سخت مکروہ گناہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور حکمتیں اور رحمتیں ایک حد پر جا کر ٹھہر جاتی
ہیں یا کسی موقعہ پر پہنچ کر اس کا ضعف اس کو مانع آجاتا ہے بلکہ اس کی تمام قدرتیں اس مستحکم
قاعدہ پر چل رہی ہیں کہ باستثناء ان امور کے جو اس کے تقدس اور کمال اور صفات کاملہ کے
خلاف ہیں یا اس کے مواعید غیر متبدلہ کے منافی ہیں باقی جو چاہتا ہے کر سکتا ہے مثلاً یہ نہیں کہہ
سکتے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے اپنے تئیں ہلاک کر سکتا ہے کیونکہ یہ بات اس کی صفت قدیم
حی و قیوم ہونے کے مخالف ہے وجہ یہ کہ وہ پہلے ہی اپنے فعل اور قول میں ظاہر کر چکا
ہے کہ وہ ازلی ابدی اور غیر فانی ہے اور موت اس پر جائز نہیں۔ ایسا ہی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ
وہ کسی عورت کے رحم میں داخل ہوتا اور خون حیض کھاتا اور قریباً نو ماہ پورے کر کے سیر ڈیڑھ سیر کے
وزن پر عورتوں کی پیشاب گاہ سے روتا چلاتا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر روٹی کھاتا اور پاخانہ جاتا اور
پیشاب کرتا اور تمام دکھ اس فانی زندگی کے اٹھاتا ہے اور آخر چند ساعت جان کندنی کا
عذاب اٹھا کر اس جہان فانی سے رخصت ہو جاتا ہے کیونکہ یہ تمام امور نقصان اور منقصت
میں داخل ہیں اور اس کے جلال قدیم اور کمال تام کے برخلاف ہیں۔

پھر یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ہر یک اسلامی عقیدہ میں داخل ہے کہ خدا تعالیٰ تمام مخلوقات کا
پیدا کرنے والا ہے اور کیا ارواح اور کیا اجسام سب اُسی کے پیدا کردہ ہیں اور اُسی کی قدرت سے ظہور پذیر ہوئے ہیں

یہ حوالہ صفحہ 269 پر درج ہے	ست بچن صفحہ 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 297-298 از مرزا قادیانی

Back

کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور تجربہ بلند آواز سے بلکہ چیخیں مار کر ہمیں بتلا رہا ہے کہ بیگانہ عورتوں کو دیکھنے میں ہرگز انجام بخیر نہیں ہوتا۔ یورپ جو زناکاری سے بھر گیا اس کا کیا سبب ہے یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا اوّل تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر مصافحہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی یہاں تک کہ اُستاد جوان لڑکیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں۔ اور کوئی منع نہیں کرتا تھیٹریوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری ناک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔ اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو نہ منہ کو یہ

یسوع صاحب کی تعلیم ہے کاش یہ ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا

تا یہ بدکاریاں ظہور میں نہ آتیں اس شخص نے پارسائی اور تقویٰ کا خون کر دیا اور الحاد اور اباحت کو تمام ملک میں پھیلا دیا کوئی عبادت نہیں کوئی مجاہدہ نہیں بجز کھانے پینے اور بدنظریوں کے اور کوئی بھی فکر نہیں پھر زہر پر زہر یہ کہ ایک جھوٹے کفارہ کی امید دے کر گناہوں پر دلیر کر دیا کون عقلمند اس بات کو باور کرے گا کہ زید کو مسہل دیا جائے اور بکر کے زہریلے مواد اس سے نکل جائیں ہاں یہی حقیقی طور پر بھی درد ہوتی ہے کہ جب نیکی اس کی جگہ لے لے۔ یہی قرآنی تعلیم ہے کسی کی خودکشی سے دوسرے کو کیا فائدہ کس قدر یہ نادانی کا خیال اور قانون قدیم کے

نورالقرآن صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 417 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 269 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 206

فرمایا۔ وہ ہمارے مقابل پر جواب لکھے۔ خدا اس کا سارا علم سلب کرلیگا۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا کہ وہ کوئی جواب نہیں لکھ سکا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس میں شبہ نہیں کہ ظاہری علم کے لحاظ سے مولوی محمد حسین بٹالوی بہت بڑے عالم تھے اور کسی زمانہ میں ہندوستان کے اہلحدیث طبقہ میں ان کی بڑی قدر تھی۔ مگر خدا کے مسیح کے مقابلہ پر کھڑے ہوکر انہوں نے سب کچھ کھو دیا۔

۹۴۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ مصنف عصائے موسیٰ کو جب لاہور میں طاعون ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس یہ بات پیش ہوئی کہ حضور نے بھی تحریر میں لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین اور مصنف عصائے موسیٰ رجوع کرلیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ان کو مرنے دو خدائی کلام کی تاویل بھی ہوسکتی ہے۔ آخر وہ طاعون سے ہی مرگیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مصنف عصائے موسیٰ سے بابا الہٰی بخش اکاؤنٹنٹ مراد ہے جو شروع میں معتقد ہوتا تھا۔ مگر آخر سخت مخالف ہوگیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ فرعون قرار دیکر اس کے مقابل پر اپنے آپ کو موسیٰ کے طور پر پیش کیا مگر بالآخر حضرت صاحب کے سامنے طاعون سے ہلاک ہوکر خاک میں مل گیا۔

۹۴۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ بٹالہ میں جمعہ پڑھنے کے لئے گیا۔ اس وقت میں جب بٹالہ جاتا تھا تو مولوی محمد حسین صاحب کے پیچھے جمعہ پڑھا کرتا تھا۔ انہوں نے بٹالہ میں خلیفیاں والی مسجد میں جمعہ پڑھانا تھا۔ جب انہوں نے خطبہ شروع کیا تو کہنے لگے کہ دیکھو مرزا حضرت مسیح ناصری کو سانپوں اور گنڈیلوں سے تشبیہ دیتا ہے اور کلنک لگاتا ہے مجھے یہ الفاظ سنکر نہایت جوش پیدا ہوا۔ اور میں نے اسی وقت اٹھ کر مولوی صاحب کو کہا کہ جو فقرہ مسیح کا آپ پیش کرتے ہیں اسکے آگے پیچھے کو بھی تو دیکھیں کہ کس کی تشبیہ دیتا ہے۔ مگر مولوی صاحب نے میری بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور نہ ہی یہ کہا کہ خطبہ میں بولنا منع ہے۔ بلکہ خاموشی سے بات کو پی گئے۔ اس وقت ابھی مخالف کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت نہ ہوئی تھی۔

۹۴۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئیگا اور لوگ لشکر

Back

ملنے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سؤر مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور باہر سؤروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے تو سارے عیسائیوں اور سکھوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا۔

۹۲۷ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی کے رواج دینے کی طرف توجہ تھی تو ان دنوں میں حضرت صاحب مجھے بھی عربی فقرات لکھواتے تھے اور ان میں نصیحت کے لئے بھی کبھی کبھی مناسب فقرے لکھوا دیتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا سبق شعروں میں بنا کر دیا تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ دو تین سال بعد تو شعر کے ساتھ وہی اشعار آپ نے انجام آتھم میں درج کر دیئے اور وہ شعر جو اس وقت یاد کرائے تھے یہ ہیں۔

۱۔ أَطِعْ رَبَّكَ الجبار اهل الاوامر — وخف قهره واترك طريق التجاسر

اپنے جبار اور صاحب حکم رب کی اطاعت کر — اور اس کے قہر سے ڈر اور دلیری کا طریق چھوڑ دے

۲۔ وكيف على النار التهابا تصبر — وانت تأذى عند حر الهواجر

اور تو دوزخ کی آگ پر کس طرح صبر کرے گا — حالانکہ تجھے دوپہر کی گرمی سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔

۳۔ و و اللہ ان الفسق سیل مدمر — کلمس افعی ناعم فی النواظر

اور خدا کی قسم بدکاری ایک ہلاک کرنے والا سیلاب ہے — جو سانپ کی کھال کی طرح دیکھنے میں اچھی معلوم ہوتی

۴۔ فلا تختروا الطغوی فان الهنا — غیور علی حرماته غیر قامر

پس سرکشی نہ اختیار کرو کیونکہ ہمارا خدا — اپنی غیرت رکھتا ہے اور اپنی حرام کی ہوئی چیزوں کو کرنا ہرگز پسند نہیں کرتا

۵۔ ولا تقعدن یا بن الکرام بمفسد — فترجم من حب الشریر کخاسر

اے شریفوں کے بیٹے تو شریروں کے پاس نہ بیٹھ — کیونکہ تو شریروں سے محبت کرکے نقصان ہی اٹھائیگا۔

۶۔ ولا تحسبن ذنبا صغیرا کهین — فان وداد الذنب احدی الکبائر

اور چھوٹے گناہ کو ہلکا نہ سمجھ — کیونکہ چھوٹے گناہ کو پسند رکھنا خود ایک کبیرہ گناہ ہے

۷۔ واخر نصحی توبة ثم توبة — وموت للفتی خیر له من مناکر

یہ حوالہ صفحہ 270,269 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 207

غیر عورتوں کے دیکھنے سے اپنے تئیں بچانا پڑتا ہے۔ شراب اور ہر ایک نشے سے اپنے
تئیں دور رکھنا پڑتا ہے۔ خدا کے مامورات سے خوف کر کے حقوق عباد کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔
اور ہر ایک سال میں برابر تیس یا انتیس روز خدا تعالیٰ کے حکم سے روزہ رکھنا پڑتا ہے
اور تمام مالی و بدنی و جانی عبادت کو بجا لانا پڑتا ہے۔ پھر جب ایک بدبخت جو پہلے
مسلمان تھا عیسائی ہو گیا تو ساتھ ہی یہ تمام بوجھ اپنے سر پر سے اُتار لیتا ہے۔ اور سونا اور
کھانا اور شراب پینا اور اپنے بدن کو آرام میں رکھنا اس کا کام ہوتا ہے اور یکدفعہ تمام اعمالِ
شاقہ سے دستکش ہو جاتا ہے اور حیوانوں کی طرح بجز اکل و شرب اور تا بک حیاشی کے اور کوئی
کام اُس کا نہیں ہوتا۔ پس اگر یسوع کے گذشتہ بالا فقرہ کے یہی معنے ہیں کہ میں تمہیں آرام دوں گا
تو بیشک ہم قبول کرتے ہیں کہ درحقیقت عیسائیوں کو اس چند روزہ سفلی زندگی میں وہ اپنی
بے قیدی کے بہت ہی آرام ہے یہاں تک کہ ان کی دنیا میں نظیر نہیں۔ وہ مکھی کی طرح ہر ایک
چیز پر بیٹھ سکتے ہیں۔ اور وہ خنزیر کی طرح ہر ایک چیز کھا سکتے ہیں۔ ہندو گائے سے پرہیز
کرتے ہیں اور مسلمان سور سے۔ مگر یہ بلا تفتیش دونوں ہضم کر جاتے ہیں۔ سچ ہے "عیسائی
باش ہر چہ خواہی بکن"۔ سور کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں یہاں تک
کہ اُس کا چھونا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے۔ مگر ان لوگوں نے
اُس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو
یہ ہم نے مان لیا۔ مگر کیا اُس نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟ وہ تو ایک مثال میں بیان کرتا
ہے کہ "تم اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو"۔ پس اگر موتیوں سے مراد پاک کلمے
ہیں تو سوروں سے مراد پلید آدمی ہیں۔ اس مثال میں یسوع صاف گواہی دیتا ہے کہ
سور پلید ہے کیونکہ مشبّہ اور مشبّہ بہ میں مناسبت شرط ہے۔
غرض عیسائیوں کا آرام جو اُن کو ملا ہے وہ بے قیدی اور اباحت کا آرام ہے۔

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ 47 مجموعہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 373 از مرزا غلام احمد قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 270 پر درج ہے

Back

بدی کی گئی۔ مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصلاح مقصود ہو+ تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے۔ یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور درگذر کی ترغیب دی گئی ہے اور انسانی دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ تمدن کا چل رہا ہے پامال کر دیا ہے اور انسانی قویٰ کے درخت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر زور دیا ہے اور باقی شاخوں کی رعایت قطعاً ترک کر دی گئی ہے۔ پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بُرے بُرے اُن کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاقِ کریمہ دکھلاوے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟ پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرین مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس درحقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانونِ قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ

+ قرآن شریف نے بے محل عفو و درگذر کو جائز نہیں رکھا کیونکہ اس سے انسانی اخلاق بگڑتے ہیں اور شیرازہ نظم و نسق درہم برہم ہو جاتا ہے بلکہ اس عفو کی اجازت دی ہے جس سے کوئی اصلاح ہو سکے۔ منہ

مگر شاید بعض بد ذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جس کا ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں ہے اور وہ یہ ہے یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک۔ اے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیرے لبوں پر جاری کئے گئے۔ سو اس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی بلیغ فصیح میں تالیف کر کے

بلکہ صاف دلوں کے حق میں یقین آپ کے توقف سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام

انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 6 منسلجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 271 پر درج ہے

Back

کہ وہ خود بھی نیک نہیں ہے مگر افسوس کہ تکبر کا سیلاب اس کی تمام حالت کو برباد کر گیا ہے کوئی بھی تو کسی
گذشتہ بزرگوں کی عزت نہیں کی لیکن اس نے پاک نبیوں کو رہزنوں اور بٹماروں کے نام سے
موسوم کیا ہے اس کی زبان پر دوسروں کیلئے ہر وقت بے ایمان حرامکار کا لفظ چڑھا ہوا ہے کسی کی نسبت
اس کا لفظ استعمال نہیں کیا کیوں نہ ہو خدا کا فرزند جو ہوا۔ اور پھر جب دیکھتے ہیں کہ یسوع کے کفارہ
نے حواریوں کے دلوں پر کیا اثر کیا۔ کیا وہ اس پر ایمان لا کر گناہ سے بچ گئے تو اس جگہ بھی سچی پاکیزگی کا
خانہ خالی ہی معلوم ہوتا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ وہ لوگ سولی ملنے کی خبر کو سن کر ایمان لا چکے تھے لیکن پھر کیا
نتیجہ یہ ہوا کہ یسوع کی گرفتاری پر پطرس نے سامنے کھڑے ہو کر اس پر لعنت بھیجی باقی سب بھاگ گئے
اور کسی کے دل میں اعتقاد کا نور باقی نہ رہا۔ پھر بعد اس کے گناہ سے رکنے کا اب تک یہ حال ہے کہ خاص
یورپ کے محققین کے اقراروں سے یہ بات ثابت ہے کہ یورپ میں حرام کاری کا اس قدر زور ہے کہ
خاص لنڈن میں ہر سال ہزاروں حرامی بچے پیدا ہوتے ہیں اور اس قدر گندے واقعات یورپ کے شائع
ہوئے ہیں کہ کہنے اور سننے کے لائق نہیں۔ شراب خواری کا اس قدر زور ہے۔ کہ اگر ان دوکانوں

بقیہ حاشیہ [illegible]

[illegible]

سوال یہ ہے کہ شیطان کو کس کس نے یسوع کے ساتھ دیکھا۔ ... منہ

ست بچن صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 295 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 271 پر درج ہے

Back

جھونکا رہا۔ بلکہ خدا نے اس کی چھاتی گرم کرنے کو ایک اور لڑکی بھی اُسے دی اور
آپ کے خدا کی شہادت موجود ہے کہ داؤد اوریا کے قصہ کے سوا اپنے تمام
کاموں میں راستباز ہے کیا کوئی عقلمند قبول کر سکتا ہے کہ اگر کثرت ازدواج
خدا کی نظر میں بُری تھی تو خدا اسرائیلی نبیوں کو جو کثرت ازدواج میں سب
سے بڑھ کر نمونہ ہیں ایک مرتبہ بھی اس فعل پر سرزنش نہ کرتا پس یہ سخت بے ایمانی
ہے کہ جو بات خدا کے پہلے نبیوں میں موجود ہے اور خدا نے اسے قابل اعتراض
نہیں ٹھہرایا اب شرارت اور خباثت سے جناب مقدس نبوی کی
نسبت قابل اعتراض ٹھہرائی جاوے۔ افسوس یہ لوگ ایسے بے شرم ہیں کہ
اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اگر ایک سے زیادہ بیوی کرنا زناکاری ہے تو حضرت
مسیح جو داؤد کی اولاد کہلاتے ہیں ان کی پاک ولادت کی نسبت سخت
شبہ پیدا ہوگا اور کون ثابت کر سکے گا کہ ان کی بڑی نانی حضرت داؤد
کی پہلی ہی بیوی تھی۔

پھر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام لے کر اعتراض
کرتے ہیں کہ جناب مقدس نبوی کا بدن سے بدن لگانا اور زبان چوسنا
خلاف شرع تھا اب اس ناپاک تعصب پر کہاں تک رو دیں۔ اے
نادان جو حلال اور جائز نکاح ہیں ان میں یہ سب باتیں جائز ہوتی ہیں
یہ اعتراض کیسا ہے کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کی
صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔
جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت
بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین
صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل

نور القرآن صفحہ 17-18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392-393 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 271 پر درج ہے

Back

حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔ اس لئے یورپ کی عورتیں نہایت قابل شرم آزادی سے فائدہ اٹھا کر اعتدال کے دائرہ سے ادھر ادھر نکل گئیں اور آخر ناگفتنی فسق و فجور تک نوبت پہنچی۔

اے نادان فطرت انسانی اور اس کے سچے پاک جذبات سے اپنی بیویوں سے پیار کرنا اور حسن معاشرت کے ہر قسم جائز اسباب کو برتنا انسان کا طبعی اور اضطراری خاصہ ہے۔ اسلام کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اُسے برتا اور اپنی جماعت کو ایک نمونہ دیا۔ مسیح نے اپنے نقص تعلیم کی وجہ سے اپنے ملفوظات اور اعمال میں یہ کمی رکھ دی مگر چونکہ طبعی تقاضا تھا اس لئے یورپ اور عیسویت نے خود اس کے لئے ضوابط نکالے۔ اب تم خود انصاف سے دیکھ لو کہ گندی سیاہ بدکاری اور ملک کا ملک رنڈیوں کا ناپاک چکلہ بن جانا ہائیڈ پارکوں میں ہزاروں ہزار کا روز روشن میں کتوں اور کتیوں کی طرح اوپر تلے ہونا اور آخر اس ناجائز آزادی سے تنگ آکر آہ و فغاں کرنا اور برسوں دیوثیوں اور سیاہ روئیوں کے مصائب جھیل کر آخیر میں مسودہ طلاق پاس کرانا یہ کس بات کا نتیجہ ہے کیا اس قدوس مطہر مزکّی نبی امّی کی معاشرت کے اس نمونہ کا جس پر خباثت باطنی کی تحریک سے آپ معترض ہیں۔ یہ نتیجہ ہے اور ممالک اسلامیہ میں گندگی اور زہریلی ہوا پھیلی ہوئی ہے یا ایک سخت ناقص نالائق کتاب پولوسی انجیل کی مخالف فطرت اور ادھوری تعلیم کا یہ اثر ہے۔ اب دور اندیش ہو کر دیکھو۔ اور یوم الجزا کی تصویر کھینچ کر غور کرو۔

نورالقرآن صفحہ 18،17 مشمولہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392-393 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 271 پر درج ہے

ص۱۳ یہ خدا کا کلام ہے اِس کے یہ معنے ہیں کہ اے جو خلقت کے لئے مسیح کرکے بھیجا گیا ہے۔ ہماری اِس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجُز اِس مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جُدا نہیں ہے بلکہ اسکی شفاعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی شفاعت ہے۔ اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے۔ اور اے قوم شیعہ! اِس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھکر ہے۔ اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اِس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔ اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہے میں اسکو اِس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا ظِل جس کو اِس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اُسکی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اِس لئے خدا نے اسوقت اِس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سیّد و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اِس لئے [اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اِس اُمّت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اِس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔] ص۱۴ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے

یہ حوالہ صفحہ 271 پر درج ہے	دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی

Back

یعنے کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کروں گا۔ اور یہ پنجشنبہ کا دن تھا اور ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا۔ اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِیْ هٰذِهٖ* یعنے اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا۔ اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام کو میں نے اس تمام جماعت کو سنا دیا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور اخویم مولوی عبد الکریم صاحب نے بہت سے خط لکھ کر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جیسا کہ الہام مذکورہ کی تاریخ کو جو ۱۴ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا میں نے سنا۔ اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰهِ وَ اُصِیْبُهٗ۔ یعنے اب میرا وقت آگیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گروں گا۔ اور پھر اسی کی طرف جاؤں گا۔ اور اس لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔ یعنے اے میرے بھائیو۔ میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملوں گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔ اور پھر بعد اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے

* بچہ پیدا ہونے کے بعد جیسا کہ الہام کا منشاء تھا میری بیوی بیمار ہو گئی چنانچہ اب تک بعض عوارض مرض موجود ہیں اور اعراض شدیدہ سے بفضلہ تعالیٰ صحت ہو گئی ہے۔ منہ

تریاق القلوب صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 272 پر درج ہے

Back

سمجھتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اسکو ناکامل سمجھ لیں۔ خدا نے ہمیں تو یہ بتلایا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مر گیا ہے اور انجیل ایک مُردہ اور ناتمام کلام ہے۔ پھر زندہ کو مُردہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب سے ہماری کوئی صلح نہیں وہ سب کا سب ردّی اور باطل ہے اور آج آسمان کے نیچے بجز فرقان حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام درج ہے جو اسکے صفحہ ۲۴۱ میں پاؤگے اور وہ یہ ہے۔ ولن ترضی عنك الیھود ولا النصاریٰ وخرقوا له بنین و بنات بغیر علم قل ھو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا احد۔ ویمکرون ویمکر الله والله خیر الماکرین۔ الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق۔ یعنے تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا کبھی مصالحہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہونگے (نصاریٰ سے مُراد پادری اور انجیلوں کے حامی ہیں) اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا چاہے تو عیسٰے ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کردے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اُس نے کیا۔ مگر وہ خدا تو واحد لاشریک ہے جو موت اور تولّد سے پاک ہے اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائیوں نے شور مچا رکھا تھا کہ مسیح بھی اپنے قرب اور وجاہت کے رُو سے واحد لاشریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اُس کا ثانی پیدا کرونگا جو اُس سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمدؐ ہے یعنے احمدؐ کا غلام۔

زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے — کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا — سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے
باغِ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا — میرا بستاں کلامِ احمدؐ ہے
ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو — اُس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کے رُو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے

منہ

دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 272 پر درج ہے

Back

مسیح کا مثیل بن کر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء لیکن یہ عاجز ایک خاص پیشگوئی کے مطابق جو خدائے تعالیٰ کی مقدس کتابوں میں پائی جاتی ہے مسیح موعود کے نام پر آیا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

جائیکہ از مسیح و نزولش سخن رود — گویم سخن اگرچہ ندارند باورم
کاندر دلم دمید خداوند کردگار — کاں برگزیدہ راز منم صدق مظہرم
موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم — حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بیّن است — زانساں کہ آمد است در اخبار سرورم
ایں مقدمم نہ جائے شکوک است والتباس — سید جدا کند ز مسیحائے احمرم
از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار — چوں خود ز مشرق است تجلی نیرم
اینک منم کہ حسب بشارات آمدم — عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

ازالہ اوہام صفحہ 158 مصنفہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 272 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 216

کر اسے ہٹایا۔ لیکن وہ پھر آکر بیٹھ گئی۔ اس نے پھر ہٹایا تو وہ پھر بیٹھ گئی۔ اس پر اسے مکھی پر سخت طیش آیا اور ایک بڑا پتھر اٹھا کر اس مکھی پر دے مارا کہ یہ کمبخت میرے آقا کو سونے نہیں دیتی لیکن اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ اس کا آقا اس مکھی کے ساتھ ہی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ آہ! ا مسیح موعود کی نبوت کا انکار کرنے والا یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ بھی اس نوکر کی طرح ایک مکھی کے اڑانے کے لئے جو در حقیقت اس کے اپنے وہم کا نتیجہ ہے (ورنہ اسکی حقیقت کوئی نہیں) اپنے آقا کا سر کچلنے پر تیار ہو گیا ہے۔ اسلام کو تباہ کر رہا ہے جو شخص ایک شاخ کے بچانے کے لئے جڑ کاٹتا ہے وہ یاد رکھے کہ نہ جڑ رہے گی نہ شاخ۔ اسلام میں نبوت کا مسئلہ ہی تو ایک زبردست مسئلہ ہے جو اسے پچھلے ادیان پر فضیلت دیتا ہے آنحضرت ﷺ کے فیض سے نبوت کا مل جانا ہی تو ایک کمال ہے جو آپ کو دوسرے انبیاء سے افضل ثابت کرتا ہے ورنہ محدث تو پہلے انبیاء کی امتوں میں بھی ہوتے تھے پس اگر آنحضرت ﷺ کی امت میں بھی محدث ہی آسکتے ہیں تو آپ کو دوسرے انبیاء پر کیا فضیلت ہوئی؟ ہمارا نبی "خاتم النبیین" ہے وہ کل کمالات کا جمع کرنے والا ہے کل خوبیاں اس پر ختم ہو گئیں وہ خاتم النبیین ہی نہیں وہ خاتم المومنین بھی ہے دنیا کے پردہ پر کسی جگہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس سے فیض نہ پائے لیکن اس کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ وہ خاتم النبیین ہے یعنی نہ صرف نبی ہے بلکہ نبی گر ہے دنیا میں بہت سے نبی گزرے ہیں مگر ان کے شاگرد محدثیت کے درجہ سے آگے نہیں بڑھے سوائے ہمارے نبی ﷺ کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا درجہ بھی پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیح ناصری جیسے اولوالعزم نبی پر اسے فضیلت دی اور یہ سب کچھ صرف آنحضرت ﷺ کے فیضان سے ہوا نہ اس کے اپنے زور سے۔ پس اے آنحضرت ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والو! مسیح موعود کی نبوت کا انکار کرنا در حقیقت آنحضرت ﷺ کی قوت فیضان کا انکار کرنا ہے مسیح موعود کے نبی ہونے سے آنحضرت ﷺ کی شان میں نقص نہیں آتا ورنہ آپ ﷺ کی اس میں ہتک ہے بلکہ یہ سراسر عزت ہے اور وہ عزت ہے جس میں کوئی اور رسول آپ کے ساتھ شامل نہیں جہاں غیر وارث ہو وہاں غیرت ہوتی ہے لیکن جہاں اپنا شاگرد اور روحانی فرزند وارث ہو وہاں غیرت کا کیا تعلق شاگرد کا بڑھنا تو استاد کی قابلیت پر دلیل ہوتا ہے نہ کہ اس سے استاد کی قابلیت پر کوئی حرف آتا ہے پس مسیح

حقیقۃ النبوۃ صفحہ 257 منقول از انوار العلوم جلد 2 صفحہ 568۔ از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 272 پر درج ہے

Back

وثیقت ۱۷۱

[حضرت [illegible] بموجب شہادت
کشمیر کے معتبر لوگوں کے [illegible] خانیار میں ہے۔]

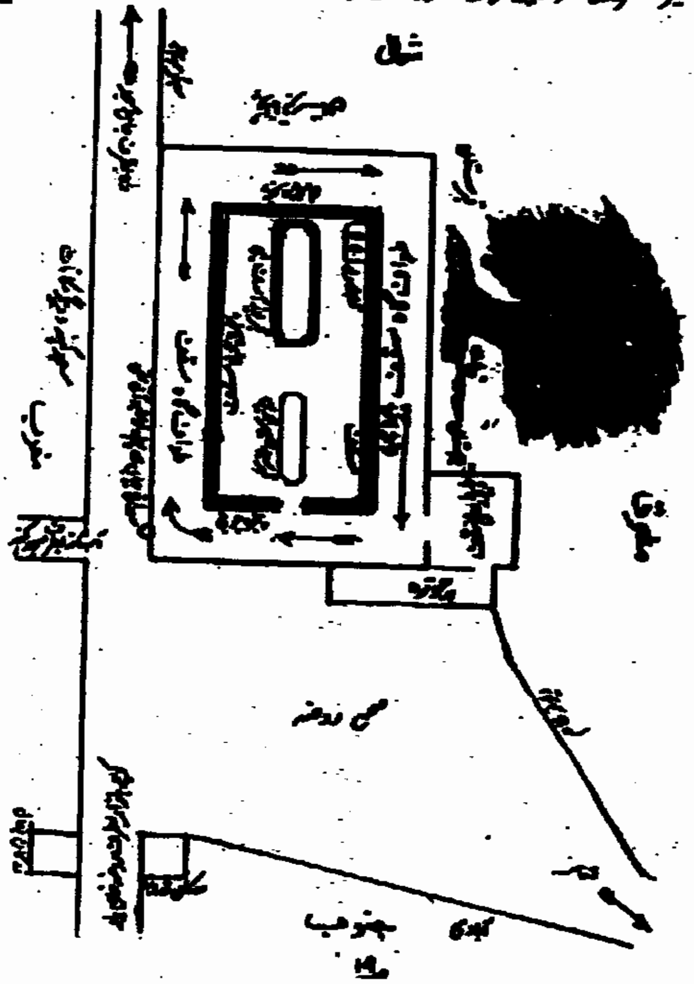

[illegible] 10 [illegible] 14 [illegible] 2171 [illegible]	یہ حوالہ نمبر 273 پر درج ہے

جائیں گے پس مدعی ہو کر مقابل پر کھڑے ہو جانا اُن کے لئے سخت حجاب ہو جائے گا جس سے باہر نکلنا اپنی مشہور کردہ رائے سے رجوع کرنا اُن کے لئے مشکل بلکہ محال ہو گا کیونکہ ہمیشہ یہی دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی مولوی ایک رائے کو علی رؤس الاشہاد ظاہر کر دیتا ہے اور اپنا فیصلہ ناطق اُسکو قرار دیتا ہے تو پھر اس رائے سے رجوع کرنا اُسکو موت سے بدتر دکھائی دیتا ہے لہٰذا میں نے قرین خاطر یہ چاہا کہ قبل اس کے کہ وہ مقابل پر آکر ہٹ دھرمی کے جال میں پھنس جائیں آپ ہی اُنکو ایسے صاف اور مدلّل طور پر سمجھا دیا جائے کہ جو ایک سیدھا سادہ اور منصف طالب حق کی تسلی کیلئے کافی ہو۔ اگر بعد میں پھر لکھنے کی ضرورت پڑے گی تو شاید ایسے لوگوں کے لئے وہ ضرورت پیش آوے کہ جو غایت درجہ کے سادہ لوح اور غبی ہیں جن کو آسمانی کتابوں کے استعارات مصطلحات و دقائق تاویلات کی کچھ بھی خبر نہیں بلکہ کسی نکتہ کی نہیں اور لا یمسہ کی نفی کے نیچے داخل ہیں۔

اب پہلے ہم متفرق بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اُٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اُتریں گے اور تم اُن کو آسمان سے آتے دیکھو گے۔ ان ہی کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن حضرت ادریسؑ کی نسبت جو بائیبل میں یوحنا یا ایلیا کے نام سے پکارے گئے ہیں انجیل میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ یحییٰ بن زکریا کے پیدا ہونے سے ان کا آسمان سے اُترنا وقوع میں آگیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح صاف صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ "یوحنا جو آنیوالا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو" سو ایک نبی کے حکم سے ایک آسمان پر جانے والے اور پھر کسی وقت اُترنے والے یعنی یوحنا کا مقدمہ

؎ دیکھئے الیاس جو آنیوالا ہے۔ متی

یہ حوالہ صفحہ 273 پر درج ہے	توضیح مرام صفحہ 4 مجموعہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52 از مرزا قادیانی

Back

زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنیوالا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ وہ مَیں ہی ہوں۔ اور مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک و شبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی اور یہ تمام مکالمات الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں۔ اور ان کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اس بات کے اقرار کیلئے مجبور کیا کہ یہ اُسی وحدہٗ لاشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ اور مَیں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرف و مبدل ہو گئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدا کی وحی جو میرے پر نازل ہوئی ایسی یقینی اور قطعی ہے کہ جس کے ذریعہ سے مَیں نے اپنے خدا کو پایا۔ اور وہ وحی نہ صرف آسمانی نشانوں کے ذریعہ مرتبہ حق الیقین تک پہنچی بلکہ ہر ایک حصہ اُس کا جب خدا تعالےٰ کے کلام قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا۔ اور اس کی تصدیق کے لئے بارش کی طرح نشان آسمانی برسے۔ انہیں دنوں میں رمضان کے مہینہ میں سُورج اور چاند کا گرہن بھی ہوا جیسا کہ لکھا تھا کہ اس مہدی کے وقت میں ماہ رمضان میں سورج اور چاند کا گرہن ہوگا۔ اور انہیں ایام میں طاعون بھی کثرت سے پنجاب میں ہوئی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے اور پہلے نبیوں نے بھی یہ خبر دی ہے کہ ان دنوں میں مری بہت پڑے گی اور ایسا ہوگا کہ کوئی گاؤں اور شہر اُس مری سے باہر نہیں رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے۔ اور خدا نے اُس وقت کہ اِس ملک میں طاعون کا نام و نشان نہ تھا قریباً بائیس برس طاعون کے پھوٹنے سے پہلے مجھے اس کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ پھر اس بارہ میں الہامات بارش کی طرح ہوئے اور تکرار ان فقرات کا مختلف پیرایوں میں ہوا۔ چنانچہ منجملہ ذیل وحی میں اس طور پر مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

اتٰی امر اللّٰہ فلا تستعجلوہ بشارۃ تلقاھا النبیون۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا

آیا ہے اور اس وقت آیا ہے جب کہ دنیا خدا کے راہ کو بھول چکی تھی اور جن بیماریوں کیلئے آیا
اُن کو اُس نے چنگا کر کے دکھلا دیا اور نہ توریت اور نہ انجیل وہ اصلاح کر سکی جو قرآن شریف
نے کی کیونکہ توریت کی تعلیم پر چلنے والے یعنی یہودی ہمیشہ بار بار بت پرستی میں پڑتے
رہے چنانچہ تاریخ جاننے والے اس پر گواہ ہیں اور وہ کتابیں کیا باعتبار علمی تعلیم کے اور کیا
باعتبار عملی تعلیم کے سراسر ناقص تھیں اس لئے اُن پر چلنے والے بہت جلد گمراہی میں پھنس
گئے۔ انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گذرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز
انسان کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی حضرت عیسیٰ خدا بنائے گئے اور تمام نیک اعمال کو
چھوڑ کر ذریعہ معافیٔ گناہ یہ ٹھہرا دیا گیا کہ اُن کے مصلوب ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر ایمان ص۲۶۶
لایا جائے پس کیا ایسی کتابیں تھیں جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی بلکہ سچ تو یہ ہے
کہ وہ کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ردّی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ
اُن میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل
ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق
انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے پس جبکہ بائبل محرف مبدل ہو چکی تھی اور جو بائبل
کے حامی تھے وہ بقول پادری فنڈل اور دوسرے محقق عیسائیوں کے اس زمانہ میں نہایت
درجہ بد چلن ہو چکے تھے اور زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی تھی اور آسمان کے نیچے بجز
معصیت اور مخلوق پرستی کے اور کوئی عمل نہ تھا اس طرف آریہ ورت بھی خراب ہو چکا
تھا اس کے لئے پنڈت دیانند کی گواہی ستیارتھ میں کافی ہے اور قرآن شریف نے
خود اپنے آنے کی ضرورت پیش کی ہے کہ اس زمانہ میں ہر ایک قسم کی بد چلنی اور بد اعتقادی
اور بدکاری زمین کے رہنے والوں پر محیط ہو گئی تھی اب خدا کا خوف کر کے سوچنا چاہیئے
کہ کیا باوجود جمع ہونے اتنی ضرورتوں کے پھر بھی خدا نے نہ چاہا کہ اپنے تازہ اور زندہ کلام سے

چشمہ معرفت صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 266 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 274,273 پر درج ہے

Back

حالانکہ حضرت مسیح کی مادری بولی عبرانی تھی۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ کبھی حضرت مسیح نے ایک فقرہ یونانی کا بھی کسی سے پڑھا تھا اور نہ حواریوں نے جو امّی محض تھے کسی مکتب میں یونانی سیکھی بلکہ وہ ہمیشہ ماہی گیروں کے کام کرتے تھے۔ اب چونکہ عیسائیوں کو یہ سخت مصیبت پیش آئی کہ کوئی عبرانی انجیل موجود نہیں صرف قریباً ساٹھ انجیلیں یونانی میں ہیں جو باہم متناقض ہیں جن میں سے یہ چار چُن لی گئیں جو وہ بھی باہم مخالفت رکھتی ہیں۔ بلکہ ہر ایک انجیل اپنی ذات میں بھی مجموعہ تناقضات ہے۔ ان مشکلات کے لحاظ سے یونانی کو اصل زبان ٹھہرایا گیا ہے لیکن یہ اس قدر بیہودہ بات ہے کہ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان پادری صاحبوں نے کس قدر جھوٹ اور جعل سازی پر کمر باندھی ہے۔ حضرت مسیحؑ کے وقت میں رُومی سلطنت تھی اور گورنمنٹ کی لاطینی زبان تھی۔ اور حضرت مسیحؑ کو چونکہ گورنمنٹ سے کوئی تعلق ملازمت نہ تھا اور نہ ریاست اور جاہ طلبی کی خواہش تھی۔ اس لئے انہوں نے لاطینی کو بھی نہیں سیکھا۔ وہ ایک مسکین اور عاجز اور غریب طبع اور سادہ وضع انسان تھا۔ اُس کو وہی بولی یاد تھی جو ناصرہ میں اپنی ماں سے سیکھی تھی یعنے عبرانی۔ جو کہ یہودیوں کی قومی بولی ہے اور اسی بولی میں توریت وغیرہ نبیوں کی کتابیں تھیں* غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں۔ ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پیروی میں کچھ بھی برکت نہیں۔ خدا کا جلال اُس شخص کو ہرگز نہیں ملتا جو ان انجیلوں کی پیروی کرتا ہو۔ بلکہ یہ انجیلیں حضرت مسیح کو بدنام کر رہی ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ان انجیلوں میں سچے عیسائی کی یہ علامتیں ٹھہرائی گئی ہیں کہ وہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے پر قادر ہو۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کا یہ حال ہے کہ وہ ایک مُردہ حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایک ذرہ آسمانی برکت ان کے ساتھ نہیں اور کوئی نشان دکھلا نہیں سکتے۔ اس لئے وہ علامتوں کا ذکر کرنے کے وقت ہمیشہ

* صلیب پر بھی حضرت مسیح کے کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت بھی عبرانی فقرہ زبان پر جاری ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ منہ

تریاق القلوب صفحہ 14 مصنفہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 142 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 274 پر درج ہے

Back

مجھ کو خط پہنچا ہے۔ اور وہ اپنے خط میں کتاب ینابیع الاسلام کی نسبت جو ایک عیسائی کی کتاب ہے ایک خوفناک حصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ افسوس کہ اکثر مسلمان اپنی غفلت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے۔ اور وہ برکات جو خدا تعالیٰ نے ہم پر نازل کئے یہ لوگ بالکل اس سے بے خبر ہیں۔ اور نادان مولویوں نے ہمیں کافر کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکروفریب کچھ کام کرتے تھے۔ اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی۔ اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ* ہے جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائیگی۔ اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔ اور کچھ ضرورت نہ تھا کہ پادری صاحبوں کے ان بوسیدہ خیالات پر کچھ لکھا جاتا لیکن ایک شخص کے اصرار سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے یہ مختصر رسالہ لکھا گیا۔ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین

+ یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا کا نبی سمجھتے ہیں

* اس جنگ سے مقصد یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ تلوار یا بندوق سے یہ جنگ ہوگا کیونکہ اب اس قسم کے جہاد خدا تعالیٰ نے منع کر دیئے ہیں کیونکہ مقدر تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں اس قسم کے جہاد منع کئے جائیں جیسا کہ قرآن شریف نے پہلے سے یہ خبر دی ہے اور صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی نسبت یہ حدیث ہے کہ یضع الحرب۔ منہ

+ چونکہ قوم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے لکھا ہے وہ الزامی رنگ میں ہے۔ اور وہ اصل یہودیوں کے بیان ہم نے نقل کئے ہیں۔ افسوس کہ حضرات پادری صاحبان تہذیب اور خدا ترسی سے کام نہیں لیتے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی طرف سے ایسی ہی سخت سنتے ہیں زیادہ ادب کا خیال رہے۔ منہ

چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 274 پر درج ہے

Back

اب ہم ان یہودیوں کے ان اعتراضات کے مخالف ہیں جو آجکل شائع ہوئے ہیں۔ مگر ہمیں
یہ دکھلانا منظور ہے کہ جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین
پر حملے کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بد طریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔
لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے رُو سے کسی مذہب پر حملہ نہیں
کر سکتا تو بہتیرے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ناحق کی تہمتوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر
دیتے ہیں۔ سو اسی قسم کے صاحب ینابیع الاسلام کے حملے ہیں۔ دنیا کی محبت سے صہ
یہ خراب عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ورنہ اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف
اسلام ہی ہے جس کی برکات تازہ بتازہ موجود ہیں۔ اور یہ اسلام کے پاک چشمہ
کی ہی برکت ہے کہ وہ زندہ خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ ورنہ وہ مصنوعی خدا جو
سری نگر محلہ خانیار کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔

اب ہم پہلی کے صاحب راقم کی طرف متوجہ ہو کر اپنے مختصر رسالہ کو
تحریر کرتے ہیں۔ واللّٰہ الموفق

الراقم میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی یکم مارچ ۱۹۰۶ء

یہ حوالہ صفحہ 275 پر درج ہے	چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 337 از مرزا قادیانی

Back

ہزارہا مسلمان جو پادری عماد الدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال میں آچکے تھے یکدفعہ اُن کے اشتعال فرو ہو گئے۔ کیونکہ انسان کی یہ عادت ہے کہ جب سخت الفاظ کے مقابل پر اُس کا عوض دیکھ لیتا ہے تو اُس کا وہ جوش نہیں رہتا۔ بااین ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر بہت نرم تھی گویا کچھ بھی نسبت نہ تھی۔ ہماری محسن گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ تو ایک مسلمان اُس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دُودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔ سو کسی مسلمان کا یہ حوصلہ ہی نہیں کہ تیز زبانی کو اس حد تک پہنچاوے جس حد تک ایک متعصب عیسائی پہنچا سکتا ہے۔ اور مسلمانوں میں یہ ایک عمدہ سیرت ہے جو فخر کرنے کے لائق ہے کہ وہ تمام نبیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکے ہیں ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام سے بعض وجوہ سے ایک خاص محبت رکھتے ہیں۔ جس کی تفصیل کے لئے اس جگہ موقع نہیں۔ سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔ اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ کا بنا دیا ہے۔ (۱) اوّل والد مرحوم کے اثر نے۔ (۲) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ (۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔

اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں صرف ایک رنج اور درد و غم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے جس کا استغاثہ پیش کرنے

تریاق القلوب صفحہ 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 491 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 275 پر درج ہے

Back

رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔

اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کرکے اس کے اصل دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے۔ بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے۔ اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے۔ تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے ان سے باتیں بھی کر سکتا ہے اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی رُوح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی رُوح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لائق ہے۔

دُنیا کے لوگ اِس بات کو نہیں سمجھیں گے کیونکہ وہ آسمانی اسرار پر کم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن تجربہ کرنے والے ضرور اِس سچائی کو پائیں گے۔

میری سچائی پر اور بھی آسمانی نشان ہیں جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اِس ملک کے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اب میں اِس آرزو میں ہوں کہ جو مجھے یقین بخشا گیا ہے۔ وہ دُوسروں کے دِلوں میں کیونکر اُتارا جائے۔ میرا شوق مجھے بیتاب کر رہا ہے

تحفہ قیصریہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 275 پر درج ہے

Back

محبوب حقیقی کو جا ملے اور کشمیر کے خطے کو اپنے پاک مزار سے ہمیشہ کے لئے فخر بخشا۔ کیا ہی خوش قسمت ہے سری نگر اور نواح اور خانیار کا محلہ جس کی خاک پاک میں اس ابدی شہزادہ خدا کے مقبول نبی نے اپنا مطہر جسم ودیعت کیا۔ اور اس نے کشمیر کے رہنے والوں کو حیات جاودانی اور حقیقی نجات سے حصہ دیا۔ ہمیشہ خدا کا جلال اس کے ساتھ ہو۔ آمین

سو جیسا کہ وہ نبی شہزادہ دنیا میں غربت اور مسکینی سے آیا۔ اور غربت اور مسکینی اور حلم کا دنیا کو نمونہ دکھلایا۔ اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ اس کے نمونے پر مجھے بھی جو امیری اور حکومت کے خاندان سے ہوں اور ظاہری طور پر بھی اس شہزادہ نبی اللہ کے حالات سے مشابہت رکھتا ہوں ان لوگوں میں کھڑا کرے جو علوی اخلاق سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ سو اس نمونے پر میرے لئے خدا نے یہی چاہا ہے کہ میں غربت اور مسکینی سے دنیا میں رہوں۔ خدا کے کلام میں قدیم سے وعدہ تھا کہ ایسا انسان دنیا میں پیدا ہو۔ اسی لحاظ سے خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا۔ یعنی ایک شخص جو عیسے مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہمرنگ ہے۔ خدا نے مسیح علیہ السلام کو رومی سلطنت کے ماتحت جگہ دی تھی اور اس سلطنت نے مسیح کے حق میں عمداً کوئی ظلم نہیں کیا مگر یہودیوں نے جو اُن کی قوم تھے بہت ظلم کیا اور بڑی توہین کی اور کوشش کی کہ سلطنت کی نظر میں اس کو باغی ٹھہرا دیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ ہماری یہ سلطنت جو سلطنت برطانیہ ہے خدا اس کو سلامت رکھے رومیوں کی نسبت قوانین معدلت بہت صاف اور اس کے حکام پیلاطوس سے زیادہ تر زیرکی اور فہم اور عدالت کی روشنی اپنے دل میں رکھتے ہیں اور اس سلطنت کی عدالت کی چمک رومی سلطنت کی نسبت اعلیٰ درجہ پر ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل کا شکر ہے کہ اس نے ایسی سلطنت کے ظل حمایت کے نیچے مجھے رکھا ہے جس کی تحقیق کا پلہ شبہات کے پلے سے بڑھ کر ہے۔

غرض مسیح موعود کا نام جو آسمان سے میرے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کے معنے

Back

کشف الغطاء صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 192 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 275 پر درج ہے

مماثلت کا حصہ لیا ہے۔ مگر اس اُمّت کا مسیح موعود کھلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل پر کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ آجائے۔ اسی غرض سے اِس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس ابن مریم پر ابتلاء بھی اسرائیلی ابن مریم کی طرح آئے۔ اوّل جیسا کہ عیسیٰ بن مریم محض خدا کے نفخ سے پیدا کیا گیا۔ اسی طرح یہ مسیح بھی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے نفخ سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا اور جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کی پیدائش پر بہت شور اٹھا اور بدبخت مخالفوں نے مریم کو کہا۔ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا[1] اسی طرح اس جگہ بھی کہا گیا اور شورِ قیامت مچایا گیا اور جیسا کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت مخالفوں کو عیسیٰ کی نسبت یہ جواب دیا وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا[2]۔

یہی جواب خدا تعالیٰ نے میری نسبت براہین احمدیہ میں روحانی وضع حمل کے وقت بہ استعارہ کے رنگ میں تمام مخالفوں کو دیا اور کہا کہ تم اپنے فریبوں سے اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ میں اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بناؤں گا اور ایسا ہونا ابتدا سے مقدر تھا۔ اور پھر جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسیٰ پر فتویٰ تکفیر کا لگایا اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفتاء طیار کیا اور دوسرے فاضلوں نے اس پر فتویٰ دیا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ پر تکفیر کی مہریں لگا دیں* یہی معاملہ مجھ سے ہوا۔ اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد حضرت عیسیٰ منه

*حاشیہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں یہودیوں کے اگرچہ بہت فرقے تھے مگر حق پر سمجھے جاتے تھے دو فرقے ہو گئے تھے۔ (۱) ایک وہ جو توریت کے پابند تھے۔ اسی سے اجتہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تھے (۲) دوسرا فرقہ اہلحدیث تھا جو توریت پر احادیث کو قاضی سمجھتے تھے۔ یہ اہلحدیث اسرائیلی بلاد میں بہت پھیل گئے تھے اور ایسی ایسی حدیثوں پر عمل کرتے تھے جو اکثر توریت کے معارض اور نقیض تھیں اور اتنی بے حرمتی تھی کہ بعض مسائل فروع مثلاً عبادات اور معاملات اور قانون مہمات کے مسائل توریت سے ملتے نہیں ہیں۔ ان پر حدیثوں کی رو سے اطلاع

[1] مریم: ۲۸ [2] مریم: ۲۲

۵۵

Back

کشتی نوح صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 53 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 276 پر درج ہے

سکھوں کے زمانہ کے عوض ہم کو ملی ہے یوں ہی رد کر دیں۔

اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازوؤں سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 276 پر درج ہے

Back

جس حالت میں اسلامی قوموں میں سے کروڑہا لوگ روئے زمین پر ایسے پائے جاتے ہیں جو جہاد کا بہانہ رکھ کر غیر قوموں کو قتل کرنا ان کا شیوہ ہے بلکہ بعض تو ایک محسن گورنمنٹ کے زیر سایہ رہ کر بھی پوری صفائی سے ان سے محبت نہیں کر سکتے۔ سچی ہمدردی کو کمال تک نہیں پہنچا سکتے اور نہ نفاق اور دورنگی سے بکلی پاک ہو سکتے ہیں اس لئے حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خُو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔

اور دوسری قسم ظلم کی جو خالق کی نسبت ہے۔ وہ اس زمانہ کے عیسائیوں کا عقیدہ ہے جو خالق کی نسبت کمال غلو تک پہنچ گیا ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اور بلاشبہ عیسیٰ مسیح خدا کا پیارا خدا کا برگزیدہ اور دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب اور جناب الٰہی کا مقرب اور اس کے تخت کے نزدیک مقام رکھتا ہے اور کروڑہا انسان جو اس سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس کی وصیتوں پر چلتے ہیں اور اس کی ہدایات کے کاربند ہیں۔ وہ جہنم سے نجات پائیں گے لیکن بایں ہمہ یہ سخت غلطی اور کفر ہے کہ اس برگزیدہ کو خدا بنایا جائے۔ خدا کے پیاروں کو خدا سے ایک بڑا تعلق ہوتا ہے اس تعلق کے لحاظ سے اگر وہ اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہہ دیں یا یہ کہہ دیں کہ خدا ہی ہے جو ان میں بولتا ہے اور وہی ہے جس کا جلوہ ہے تو یہ باتیں بھی کسی حال کے موقع میں ایک معنے کے رو سے صحیح ہوتے ہیں جن کی تاویل کی جاتی ہے۔ کیونکہ انسان جب خدا میں فنا ہو کر اور پھر اس کے نور سے پرورش پا کر نئے سرے ظاہر ہوتا ہے تو ایسے لفظ اس کی نسبت مجازاً بولنا قدیم محاورہ اہل معرفت ہے کہ وہ خود نہیں بلکہ خدا ہے جو اس میں ظاہر ہوا ہے۔ لیکن اس سے درحقیقت یہ نہیں نکلتا کہ وہی شخص درحقیقت رب العالمین ہے اس نازک محل میں اکثر عوام کا قدم پھسل جاتا ہے اور ہزارہا بزرگ اور ولی اور اوتار جو خدا بنائے گئے وہ بھی دراصل اپنی لغزشوں کی وجہ سے بنائے گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب

ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 26 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 276 پر درج ہے

Back

صفحہ ۴۹۹ **تمہید ہشتم۔** جو امر خارق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے وہ حقیقت میں اس متبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ امت ہے اور یہ بدیہی اور

حاشیہ

صفحہ ۴۹۹ کہ قادر مطلق کہ جس کے علم قدیم سے ایک ذرہ مخفی نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصانی اور خسران عاید نہیں ہوسکتا۔ اور جو ہر یک قسم کے جہل اور آلودگی اور ناتوانی اور غم اور حزن اور درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیونکر اس چیز کا معین ہوسکتا ہے کہ جو

حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

بدرجہ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں۔ پھر بعد اس کے فرمایا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ یعنے ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورت حقہ اُترا ہے۔ خدا اور اُس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدائے تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ[1]۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے
صفحہ ۴۹۹ ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

[1] الصف : ۱۰

براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 276 پر درج ہے

Back

پھر حضرت اقدس نے ڈوئی کی اس تحریر پر بحث کی ہے جو اس نے اپنے مخالفوں کے لیے لکھی ہے کہ میرے مخالف ہلاک ہو جاویں گے خصوصاً مسلمان حضرت محمد صلعم کے پیرو۔ اور پُر شوکت الفاظ میں لکھا ہے کہ:

کل مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور علاوہ ازیں یہ امر مشکوک ہو سکتا ہے۔ اس کو یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ یہ مسلمان ہلاک تو ہو ہی جائیں گے گو پچاس یا ساٹھ سال کے بعد۔ اور وہ خود اس عرصہ میں ہلاک ہو جائے گا۔ پھر کون اس سے پوچھنے والا ہوگا۔ اس لیے بہتر ہے کہ سارے مسلمانوں کو چھوڑ کر میرے مقابلہ میں آئے۔ اور میں عیسائیوں کے خود ساختہ خدا کی نسبت تمام مسلمانوں سے زیادہ کراہت اور نفرت رکھتا ہوں یہاں تک کہ اگر کل مسلمانوں کی نفرت عیسائیوں کے خدا کی نسبت ترازو کے ایک پلہ میں رکھی جاوے اور میری نفرت ایک طرف تو میرا پلہ اس سے بھاری ہوگا۔ اور میں ایسے شخص کو جو عورت کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے بہت ہی بڑا گنہگار اور ایک انسان سمجھتا ہوں۔ مگر ہاں میرا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول تھا جس کا نام یسوع ہے۔ اس نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اگرچہ خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس سے بہت زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے تاہم میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اسے بارہا دیکھا ہے۔ ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اس لیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔

غرض اس طرح پر حضرت اقدس نے مختصر طور پر اپنا کام اور سلسلہ پیش کیا اور خدا تعالیٰ کے ان فضلوں اور احسانوں کو جو حضرت مسیح موعود کے شامل حال ہیں تحدیث بالنعمت اور تبلیغ کے طور پر ذکر فرمایا اور ساتھ کہا کہ

میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے ہے۔

اس دعوے کے پیش کرنے کے بعد آپ نے بڑی شوکت اور تحدی کے ساتھ اس کو مقابلہ کے لیے دعوت دی ہے کہ

اگر وہ سچا ہے تو آئے اور چاہیے کہ مقابلہ کے لیے نکلے اور یہ دعا کرے کہ

ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ صادق کے سامنے ہلاک ہو

یہ خلاصہ ہے اس تحریر کا جو ہم نے اپنے طور پر لکھا ہے۔ اصل چٹھی تحریر کے آخر تک انشاء اللہ شائع ہو سکے گی۔

کیا جاتا کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جاتا ہے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اوّل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخرکار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ اب میں مریم سے عیسیٰ بن گیا ہے۔ عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ انسان کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ اگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے گو اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرّ مخفی کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔ مگر مجھے اسکے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الٰہی کا یہی

کشتی نوح صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 277 پر درج ہے

Back

یہ قتل کریں اور یہی ایک خدمت تھی جو اُن کے سپرد کی گئی تھی۔ اس سوال کا جواب ہم بجز اس صورت کے اور کسی طور سے دے نہیں سکتے کہ آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھیرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکا کھایا ہے۔ یہ فرض صاحب مسلم کے سر پر تھا کہ وہ جب ذکر کردہ حدیث کا تعارض اپنی قلم سے رفع کرتے مگر انہوں نے جو ایسے تعارض کا ذکر تک نہیں کیا تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمد بن المنکدر کی حدیث کو نہایت قطعی اور یقینی اور صاف اور صریح سمجھتے تھے اور نواس بن سمعان کی حدیث کو از قبیل استعارات وکنایات خیال کرتے تھے اور اُس کی حقیقت حوالہ بخدا کرتے تھے۔

غرض اے سوچنے والو ان حدیثوں پر غور کر کے ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ کیسی صدر اول کے لوگوں نے دجال معہود کے بارہ میں ہرگز اس بات پر اتفاق نہیں کیا کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا اور مسیح ابن مریم خود تشریف لا کر اُس کو قتل کرے گا بلکہ وہ تو ابن صیاد کو ہی دجال معہود سمجھتے رہے اور یہ بات خود ظاہر ہے کہ جب انہوں نے ابن صیاد کو دجال معہود یقین کیا اور پھر یہ بھی اپنی زندگی میں دیکھ لیا کہ وہ مشرف باسلام ہو گیا اور پھر یہ بھی دیکھ لیا کہ وہ مدینہ منورہ میں فوت بھی ہو گیا اور مسلمانوں نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر ایسی صورت میں ان بزرگوں کا اس بات پر کیونکر ایمان یا اعتقاد ہو سکتا تھا کہ مسیح ابن مریم آخری زمانہ میں دجال معہود کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے اتریں گے کیونکہ وہ بزرگوار لوگ تو پہلے ہی دجال معہود کا فوت ہو جانا تسلیم کر چکے تھے پھر اس اعتقاد کے ساتھ یہ دوسرا اعتقاد کیونکر جوڑ کھا سکتا ہے کہ کوئی مسیح ابن مریم کے آسمان سے اترنے اور دجال معہود کے قتل کرنے کی انتظار لگی ہوئی تھی یہ تو صریح اجتماع ضدین ہے اور کوئی با فہم اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔

Back

کے رنگ میں ہیں اس لئے انہوں نے باوا صاحب کے اشعار میں اپنی طرف سے اشعار ملا دیئے جس
سے یہ نتیجہ ہوا کہ ان اشعار میں تناقض پیدا ہو گیا مگر صاف ظاہر ہے کہ کسی ہوشیار اور عقلمند
اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق
ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اُس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے
سو اب یہ فیصلہ کہ ہم کیونکر ان تمام اشعار میں سے کھرے کھوٹے میں فرق کر سکیں اور کیونکر سمجھیں
کہ ان میں سے یہ یہ اشعار باوا صاحب کے مُنہ سے نکلے ہیں اور یہ یہ اشعار جو ان پہلے شعروں
کی نقیض پڑے ہیں وہ کسی اور نے باوا صاحب کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ تو واضح رہے
کہ یہ فیصلہ نہایت آسان ہے چنانچہ طریق فیصلہ یہ ہے کہ ان تمام دلائل پر غور اور انصاف سے نظر
ڈالی جاوے جو باوا صاحب کے مسلمان ہو جانے پر متعلق ہیں سو بعد غور اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دلائل
صحیح نہیں ہیں اور دراصل باوا صاحب ہندو ہی تھے اور وید کو مانتے تھے۔ اور اپنی عملی صورت
میں انہوں نے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا بلکہ اسلام کی عداوت ظاہر کی تو اس صورت میں ہمیں
اقرار کرنا پڑے گا کہ جو باوا صاحب کی نسبت مسلمانوں کا یہ پرانا خیال چلا آتا ہے کہ درحقیقت وہ
مسلمان ہی تھے اور پنج وقت نماز بھی پڑھتے تھے اور حج بھی کیا تھا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔
اور اس صورت میں وہ تمام اشعار الحاقی ماننے پڑیں گے جو باوا صاحب کے اسلام پر دلالت

بقیہ حاشیہ — یہ فیصلہ ایک بہت بچا پیمانہ ہے کہ کوئی ہندو اس سے انکار نہ کرے گا بلکہ یہی سچ ہے اور ماننا پڑے گا۔
پھر یہ بھی یاد رہے کہ صوفی لوگ اپنی زندگی میں ایک قسم کے ادوار کے تابع ہیں۔
اور ہر یک ان کو صوفی کے عالم گذرتے ہیں اور نیز کہتے ہیں کہ انسان جب تک کمال تک
نہیں پہنچتا وہ طرح طرح کے عوارض سے متاثر ہوتا رہتا ہے اور مقامات کشف کبھی زمین کو تحت کی
عرش میں دیکھتے ہیں اور پھر دوسرے وقت میں زمین کی صورت پر اس کو پاتے ہیں ایسا ہی صدہا
صورتیں بدلتی رہتی ہیں اور صورت کے بعد ظاہر ہوتا ہے تب جنون کی چادر اُترتی ہے۔
پس کیا تعجب کہ باوا صاحب کا بھی یہی حال ہو اور وہ کئی قسم کے تغیرات سے گذرے ہوں

یہ حوالہ صفحہ 278 پر درج ہے	ست بچن صفحہ 30 منقول از روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی

Back

کی ہے درحقیقت میرے ہی قلم سے نکلی ہے۔ چنانچہ وہ عبارت جو آپ نے محض جعلسازی سے میری طرف منسوب کر دی ہے وہ یہ ہے۔ "براہین احمدیہ کی پیشگوئی سے مجھے بہت صفائی سے خدا کی طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ اس سے زلزلہ مراد ہے تاہم میں نے قوم کی بدگوئی اور بدظنی کے خوف سے اس کو چھپایا اور عربی کا ترجمہ اردو میں کر کے شائع نہ کیا۔ اور میں اس فعل سے خدا کے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا۔ اور پچیس برس تک اسی گناہ پر قائم اور مُصر رہا۔" اے مفتری بدکار! کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت جس نے آپ عبارت بنا کر میری طرف منسوب کر دی۔ اے سخت دل ظالم! تجھے مولوی کہلا کر شرم نہ آئی کہ تو نے ناحق اس قدر میرے پر جھوٹ بولا۔ کیا تو دکھلا سکتا ہے کہ میرے اشتہار ۸ مئی ۱۹۰۵ء میں یا کسی اور اشتہار یا کسی رسالہ میں یہ عبارت موجود ہے جو تو نے لکھی۔ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

اس جگہ ان لوگوں کو متنبہ رہنا چاہیئے کہ جو ایسے لوگوں کو مولوی اور پیشوا سمجھ کر ان کے قول پر عمل کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ یہ حال ہے ان لوگوں کی دیانت کا اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف کا یہ بیان بھی تناقض سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ اخبار مذکورہ کے صفحہ پانچ کالم تیسرے میں پندرھویں سطر و چوبیسویں سطر میں میرے اشتہار کی عبارت یہ لکھتے ہیں کہ "میں نے براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور اگرچہ اس وقت اس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہو سکا۔ لیکن اب ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ آنے والے زلزلہ کی نسبت تھیں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔"

اب ناظرین خود دیکھ لیں کہ اس عبارت مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہے کہ اُس زمانہ میں کہ جب براہین احمدیہ کے لکھنے کا زمانہ تھا ذہن اس طرف منتقل نہ ہو سکا کہ زلزلہ سے مراد درحقیقت زلزلہ ہے اور یہ امر اُس وقت نظر سے مخفی رہا اور اب پچیس برس

Back

آپ کے سر پر لنگی کا کلاہ تھا۔ اور گورداسپور کے مقدمہ میں زری دار لنگی تھی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اولؓ کا دوسرا نکاح خود پیر صاحب کی ہمشیرہ سے ہوا تھا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ عام طور پر حضرت صاحب کے سر پر سفید ململ کی پگڑی ہوتی تھی جس کے اندر نرم رومی ٹوپی ہوا کرتی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان ۸۰۱
کیا۔ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے۔ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں "بھرجائی کانیئے سلام آکھناں واں" جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پنجابی کا معروف محاورہ "بھابی کانیئے سلام" ہے اس لئے شاید مولوی صاحب کو الفاظ کے متعلق کچھ سہو ہو گیا ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ منشا نہیں تھا کہ نعوذ باللہ حضرت مریم صدیقہ نہیں تھیں بلکہ غرض یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ کے ذکر سے خدا تعالیٰ کی اصل غرض یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو انسان ثابت کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان ۸۰۲
کیا کہ ایک دفعہ ایام جلسہ میں نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ میں تمام لوگ سما نہ سکتے تھے۔ تو کچھ لوگ جن میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی تھے۔ ان کوٹھوں پر (جو اب مسجد میں شامل ہو گئے ہیں اور پہلے ہندوؤں کے گھر تھے) نماز ادا کرنے کے لئے چڑھ گئے۔ اس پر ایک ہندو مالک مکان نے گالیاں دینا شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شوربا کھانے کے لئے آتے ہو اور میرا مکان گرانے لگے ہو۔ غرضیکہ کافی عرصہ تک بدزبانی کرتا رہا۔ نماز سے سلام پھیرتے ہی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سب دوست مسجد میں آ جائیں۔ چنانچہ دوست آ گئے اور بعد جمع صلوتین حضو

جو شخص مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں* کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔

ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے۔ بدنظری سے

*حاشیہ۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ چار بھائیوں کے یہ نام ہیں۔ یہوداہ۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوزس۔ اور دو بہنوں کے یہ نام تھے آسیا۔ لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹالک ریکارڈز مصنفہ ریورنڈ جان ایلن جائلز مطبوعہ [illegible]

کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 289 پر درج ہے

Back

جو شخص مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اُس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں* کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابلِ رحم تھے نہ قابلِ اعتراض۔

اِن سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے۔ بدنظری سے

*حاشیہ: یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ چار بھائیوں کے یہ نام ہیں۔ یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوذس اور دو بہنوں کے یہ نام تھے آسیا۔ لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹالک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن جائلز مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و صفحہ ۱۶۶

کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 290 پر درج ہے

Back

یہ لوگ دراصل یہودی ہی ہیں۔ اور برنیر صاحب اپنی کتاب وقائع عالمگیر میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں

یادگار کے لئے شہر کشمیر کا نام بھی عرب میں ہے جہاں یہودی رہتے تھے رکھا تھا۔

تیسرا قرینہ یہ ہے کہ افغانوں کی شکلیں بھی کشمیریوں کی اسرائیلیوں سے بہت ملتی ہیں۔ اگر ایک جماعت یہودیوں کی ایک افغانوں کی جماعت کے مقابل کھڑی کی جائے تو کچھ شک نہیں کہ ان کا منہ اور ان کا اونچا ناک اور چہرہ بینائی میں ایسا باہم مشابہ معلوم ہوگا کہ خود دل بول اٹھیگا کہ یہ لوگ ایک ہی خاندان میں سے ہیں۔

چوتھا قرینہ افغانوں کی پوشاک بھی ہے۔ افغانوں کے لمبے کرتے اور پیجامے یہ وہی وضع اور پیرایہ اسرائیلیوں کا ہے جس کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔

پانچواں قرینہ یہ ہے کہ وہ رسوم بھی جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلاتکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہودیوں کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر کا مقرر ہو جاتا ہے۔

چھٹا قرینہ افغانوں کے بنی اسرائیل ہونے پر یہ ہے کہ افغانوں کا یہ بیان کہ قیس جو ان کا جد اعلیٰ ہے اس کے بنی اسرائیل ہونے کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ یہودیوں کی کتب مقدسہ میں سے جو کتاب پہلی تواریخ کے نام سے موسوم ہے اس کے باب ۹ آیت ۳۹ میں قیس کا ذکر ہے۔ اور وہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس سے یہی پتہ ملتا ہے کہ یا تو اسی قیس کی اولاد میں سے کوئی دوسرا قیس ہوگا۔ جو مسلمان ہو گیا ہو یا یہ کہ مسلمان ہونے والے کا کوئی اور نام ہوگا اور وہ اسی قیس کی اولاد میں سے ہوگا۔ اور پھر بباعث غلطی حافظہ اس کا نام بھی قیس سمجھا گیا۔ بہرحال ایک ایسی قوم کے واسطے قیس کا لفظ نکلنا جو کتب یہود سے بالکل بے خبر تھی اور محض ناخواندہ تھی۔ یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ قیس کا لفظ انہوں نے اپنے باپوں سے سنا تھا کہ ان کا مورث اعلیٰ ہے۔ پہلی تواریخ آیت ۳۹ کی یہ عبارت ہے۔ "اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساؤل پیدا ہوا اور ساؤل سے یہوتن۔"

ساتواں قرینہ اخلاقی حالتیں ہیں۔ جیسا کہ سرحدی افغانوں کی زود رنجی اور کج مزاجی اور خود غرضی اور گردن کشی اور کم ترسی اور کینہ توزی اور دوسرے جذبات نفسانی اور وحشی خیالات اور جاہل اور بے تمیز ہونا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام صفات وہی ہیں جو توریت اور دوسرے صحیفوں میں اسرائیلی قوم کی لکھی گئی ہیں۔ اور اگر توریت شریف کو سفر قضاة سے بنی اسرائیل کی صفات اور عادات اور اخلاق اور افعال پڑھنا شروع کرو تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا سرحدی افغانوں کی اخلاقی حالتیں بیان ہو رہی ہیں۔ علاوہ اس کے یہ رائے یہاں تک صاف ہے کہ اکثر انگریزوں نے بھی یہی خیال کیا ہے۔ برنیر نے جہاں یہ لکھا ہے کہ کشمیر کے مسلمان کشمیری یہ دراصل بنی اسرائیل ہیں۔ وہاں بعض انگریزوں کا بھی حوالہ دیا ہے۔ اور ان تمام لوگوں کو جو ان دس فرقوں میں سے ٹھیرایا ہے جو مشرق میں گم ہیں جن کا اب اس زمانہ میں پتہ ملتا ہے کہ وہ درحقیقت سب کے سب مسلمان ہو گئے

ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 290 پر درج ہے

Back

تو گویا کفر ٹھہراتے۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو۔ اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو کیونکہ ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہو سکتا ہے۔ پس یاد رہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرے مذاہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کی جاتی ہیں۔ گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا۔ مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اِنّی اَنَا الْمَوْجُوْدُ کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ پس اس رسول پر ہزار ہزار سلام اور برکات جس کے ذریعہ ہم نے خدا کو شناخت کیا۔

بالآخر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا اُخت ہارون ہونا آپ پر یہ اثر ڈالتا ہے میری نگاہ میں آپ کی بہت ناواقفیت ظاہر کرتا ہے۔ اس بے ہودہ اعتراض پر پہلے عیسائیوں نے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر استعارہ کے رنگ میں یا اور بنا پر خدا تعالیٰ نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرایا تو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا۔ جبکہ قرآن شریف یہ خود بار بار بیان کر چکا ہے کہ ہارون نبی حضرت موسیٰؑ کے وقت میں تھا۔ اور یہ مریم حضرت عیسیٰؑ کی والدہ تھی جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی۔ تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان واقعات سے بے خبر ہے اور نعوذ باللہ اس نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرانے میں غلطی کی ہے کس وجہ کے خبیث طبع یہ لوگ ہیں کہ بیہودہ اعتراضات کر کے خوش ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ مریم کا کوئی بھائی ہو جس کا نام ہارون ہو۔ عدم علم سے عدم شے تو لازم نہیں آتا۔ مگر یہ لوگ اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے اور نہیں دیکھتے کہ انجیل کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے۔ دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی

چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356-355 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 291,290 پر درج ہے

Back

قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا ۲۷
دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہے گی پھر کیوں عہد شکنی کر کے اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا؟ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ توریت کے رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے۔ پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی۔ وہ لوگ جو تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید وہ کہیں کہ یوسف کے اس نکاح کی بنا صحیح نہیں۔ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ گو ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے ۲۸
محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ غرض حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی۔ افسوس! اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قابل حل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا ہارون بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی نہیں کہ ہارون نبی کی مریم ہمشیرہ تھی صرف ہارون کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355، 356 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 291,290 پر درج ہے

Back

عجیب قدرت دکھلاتا ہے کہ جب امام مذکور بحالت زار نزار گھر واپس آیا تو اثر الہام برعکس پایا یعنے لڑکے کے آثار رُو بصحت دیکھے غرض کہ مونہ منحوس سے نکلتا ہی تھا کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے مجیب الدعوات صاحب (یہ لفظ بندوں کی لیاقت کا ہے) کی ہنسی اُڑائی تو جواب دیا کہ الہام غلط نہیں ہو سکتا۔ دایم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام شد قصہ پر افترا آریہ کا۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی۔ جس قوم میں اس جنس کے شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات آریہ پر فرض ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے روبرو اس بہتان کی تصدیق کراوے تا اصل راوی کو حلف سے پوچھا جائے اور اس بے اصل بہتان کے لئے نہ صرف ہم اس راوی کو حلف دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اُٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر ہم نے اپنے حافظہ کی پوری یادداشت سے بلا ذرہ کم و بیشی یہ سب بیان نہیں کیا تو اے خدائے قادر مطلق اور اے پرمیشر سرب شکتی مان ایک سال تک اپنے قہر عظیم سے ایسی میری بیخ کنی کر اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب سے اصل راوی محفوظ رہا تو ہم اپنے جھوٹا ہونے کا خود اشتہار دیدیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے بہتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک ملہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی خواب یا الہام مشتبہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طور پر کئی معنے کئے جائیں مگر یہ افترا کہ قطعی طور پر یہی الہام ہوگیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کھود دو

Back

شحنہ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 291 پر درج ہے

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ ہے۔ اسلئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنیوالا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اُس کی نصرت اور تائید کر سکتا ہے اور اسکی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف و کرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اِس مُدّت* دراز میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا۔ اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔ اگر اس مُدّت اور اُس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لو تقول علینا یہ نشان بھی ثابت ہوگیا اور تم اِس سے پُوچھے جاؤ گے۔

۱۹۔ انیسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُنکے دل میں ڈالدی اور اسی بنا پر
۲۰۷ کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُنکو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ ملتا ہے اسپر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اسلئے خدا نے اُن پر میری سچائی کی حقیقت کھولدی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کیلئے آپکے گاؤں میں پہنچے جیسا کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ تے

* یہ یاد رہے کہ اگر میرے سن الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اوّل حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس ۲۷ سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس ۲۵ سال گذر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس سال ہوتے ہیں۔ منہ

Back

حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 291 پر درج ہے

اثر صحابہ کے دلوں پر کیا کہ وہ مدینہ کے بازاروں میں یہ آیت پڑھتے پھرتے تھے گویا انہی دنوں وہ نازل ہوئی تھی۔ اور اسلام میں یہ اجماع تمام اجماعوں سے پہلا تھا کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔ مگر اے مولوی صاحبان! آپ کو صحابہ کے اس اجماع سے کیا غرض۔ آپکا مذہب تو تعصب ہے نہ کہ اسلام۔

مذہب اسلام ایسے باطل عقیدوں سے دن بدن تباہ ہوتا جاتا ہے مگر آپ لوگ خوش ہیں ؎

مفتیِ دیں حلاوت بُردہ ⁂ دشمناں شاد و یار آزردہ

معلوم ہوتا ہے کہ اس اجماع سے پہلے جو تمام انبیاء علیہم السلام کی وفات پر ہوا بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا یہی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ اور اسی وجہ سے صدیق رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے سنانے کی ضرورت پڑی اور اس آیت کے سننے کے بعد سب نے یقین کر لیا کہ تمام گزشتہ لوگ داخل قبور ہو چکے ہیں۔ اور اسی وجہ سے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ چند شعر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں بنائے جس میں اس نے اسی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ یہ ہیں ؎

كنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر ⁂ من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

ترجمہ۔ تو میری آنکھوں کی پتلی تھا پس میں تو تیرے مرنے سے اندھا ہو گیا۔ اب بعد تیرے جو شخص چاہے مرے (عیسیٰ ہو یا موسیٰ ہو) مجھے تو تیرے ہی مرنے کا خوف تھا۔ جزاک اللہ خیر الجزاء و محبت اسی کا نام ہے۔ ⁂

⁂ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اس امت پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا شکر نہیں ہو سکتا اگر وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی میں اکٹھے کر کے یہ آیت نہ سناتے کہ تمام گزشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں تو یہ امت ہلاک ہو جاتی۔ کیونکہ ایسی صورت میں اس زمانہ کے مفسد علماء یہی کہتے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ مگر اب صدیق اکبرؓ کی آیت ممدوحہ پیش کرنے سے اس بات پر کل صحابہ کا اجماع ہو چکا کہ کل گزشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں بلکہ

جن کی درایت عمدہ نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال سُن کر جو اردگرد رہتے تھے۔ پہلے کچھ یہ
خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے۔ جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا
تھا لیکن جب حضرت ابو بکرؓ نے جن کو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پڑھی تو سب
صحابہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہو گئی اور وہ اِس آیت سے بہت خوش ہوئے اور
صلہ اُن کا وہ صدمہ جو اُن کے پیارے نبیؐ کی موت کا اُن کے دل پر تھا جاتا رہا۔ اور
مدینہ کی گلیوں اور کوچوں میں یہ آیت پڑھتے پھرے۔ اسی تقریب پر حسّان بن ثابت نے
مرثیہ کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں یہ شعر بھی بنائے۔ شعر

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ ✦ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ ✦ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

یعنی تُو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی پتلی تھا۔ میں تو تیری جُدائی سے اندھا ہو گیا
اب جو چاہے مرے عیسیٰ ہو یا موسیٰ مجھے تو تیری ہی موت کا ڈر تھا یعنی تیرے مرنے
کے ساتھ ہم نے سمجھ لیا کہ دوسرے تمام نبی مر گئے ہمیں ان کی کچھ پروا نہیں۔ مصرعہ

عجب تھا عشق اس دل میں محبت ہو تو ایسی ہو

پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر بھی ناراض کرتے ہیں کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے
بعد عیسیٰ اور اس کی ماں کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس میں صاف پانی بہتا تھا یعنی چشمے
جاری تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر تھی جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ
ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ لہ یعنی ہم نے واقعہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی عیسیٰ اور اس کی
ماں کو ایک ایسے ٹیلہ پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطہ کشمیر۔
اب اگر آپ لوگوں کو عربی سے کچھ بھی مس ہو تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آوٰی کا لفظ اُسی موقعہ
پر آتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آمدہ سے بچا کر پناہ دی جاتی ہے یہی محاورہ تمام قرآن شریف
میں اور تمام اقوال عرب میں اور احادیث میں موجود ہے پس خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہو کر نہ

لہ المومنون : ۵۱

Back

اعجاز احمدی صفحہ 18 ضمیمہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 296 پر درج ہے

بغیر تبدیلی تو دوسری قرأت میں موت کا مفہوم کیوں پایا۔ دیکھو تفسیر ثنائی کہ اس میں بڑے زور سے ہمارے بیان کی تصدیق موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہی معنے ہیں مگر صاحب تفسیر لکھتا ہے کہ ابوہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابوہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔ اور میں کہتا ہوں کہ اگر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ معنے کئے ہیں تو یہ اس کی غلطی ہے جیسا کہ اور کئی مقام میں محدثین نے ثابت کیا ہے کہ جو امور فہم اور درایت کے متعلق ہیں اکثر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتا ہے اور غلطی کرتا ہے۔ یہ مسلّم امر ہے کہ ایک صحابی کی رائے شرعی حجت نہیں ہو سکتی۔ شرعی حجت صرف اجماع صحابہ ہے۔ سو ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس بات پر اجماع صحابہ ہو چکا ہے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔

اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جبکہ آیت قبل موتہ کی دوسری قرأت قبل موتہم موجود ہے جو بموجب اصول محدثین کے حکم صحیح حدیث کا رکھتی ہے یعنی ایسی حدیث جو آنحضرت صلعم سے ثابت ہے تو اس صورت میں محض ابوہریرہ کا اپنا قول رد کرنے کے لائق ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مقابل پر پیش کرنا لغو ہے اور اس پر اصرار کفر تک پہنچا سکتا ہے۔ علاوہ بریں صرف اسی قدر نہیں بلکہ ابوہریرہ کے قول سے قرآن شریف کا باطل ہونا لازم آتا ہے کیونکہ قرآن شریف تو جابجا فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ قیامت تک رہیں گے ان کا بکلّی استیصال نہیں ہوگا اور ابوہریرہ کہتا ہے کہ یہود کا استیصال بکلّی ہو جائیگا اور یہ سراسر مخالف قرآن شریف ہے۔ جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اسکو چاہیئے کہ ابوہریرہ کے قول کو ایک ردّی متاع کی طرح پھینک دے بلکہ چونکہ قرأت ثانی حسب اصول محدثین صحیح حدیث کا حکم رکھتی ہے اور جبکہ آیت قبل موتہ کی دوسری قرأت قبل موتہم موجود ہے جس کو حدیث صحیح سمجھنا چاہیئے اس صورت میں ابوہریرہ کا قول قرآن اور حدیث دونوں کے مخالف ہے۔ فلا شک انہ باطل ومن تبعہ فانہ مفسد بطّال۔

Back

پیش کر کے یہ غلطی دور کر دی تھی اور اسلام میں یہ پہلا اجماع تھا کہ سب نبی فوت ہو چکے ہیں۔

غرض اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابوہریرہ) وہ اپنی غلط فہمی سے عیسیٰ موعود کے آنے کی پیشگوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہی آجائیں گے۔ جیسا کہ ابتداء میں ابوہریرہ کو بھی یہی دھوکہ لگا ہوا تھا اور اکثر باتوں میں ابوہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اسکو یہی دھوکہ لگا تھا اور آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ[1] کے ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی کیونکہ وہ اس آیت سے یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اس پر ایمان لے آئیں گے۔ حالانکہ دوسری قرأت اس آیت میں بجائے قَبْلَ مَوْتِهٖ کے قَبْلَ مَوْتِهِمْ موجود ہے اور یہ عقیدہ کھلے طور پر قرآن شریف کے مخالف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ سب لوگ حضرت عیسیٰ کو قبول کر لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[2]۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے موت دونگا اور پھر موت کے بعد مومنوں کی طرح اپنی طرف تجھے اٹھاؤنگا اور پھر تمام تہمتوں سے تجھے بری کرونگا اور پھر قیامت تک تیرے متبعین کو تیرے مخالفوں پر غالب رکھونگا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر قیامت سے پہلے تمام لوگ حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے تو پھر وہ کونسے مخالف ہیں جو قیامت تک رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اور مقام میں فرماتا ہے۔

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[3]۔ یعنی یہود اور نصاریٰ میں قیامت تک عداوت رہیگی۔ پس ظاہر ہے کہ اگر تمام یہود قیامت سے پہلے ہی حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آوینگے تو قیامت تک عداوت رکھنے والا کون رہیگا۔

۱؎ النساء: ۱۶۰ ۲؎ آل عمران: ۵۶ ۳؎ المائدۃ: ۶۵

Back

حوالہ نمبر 247

مولوی عبداللہ غزنوی سے بہتر سمجھوں گا اور سمجھتا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کو وہ نشان دکھلاتا ہے کہ جو مولوی عبداللہ صاحب نے نہیں دیکھے اور اُن کو وہ معارف سمجھاتا ہے جن کی مولوی عبداللہ کو کچھ بھی خبر نہیں تھی اور انہوں نے اپنی خوش قسمتی سے مسیح موعود کو پایا اور اُسے قبول کیا مگر مولوی عبداللہ اس نعمت سے محروم گذر گئے۔ آپ میری نسبت کیسا ہی بدگمان کریں اس کا فیصلہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے لیکن میں بار بار کہتا ہوں کہ میں مہدی ہوں اور اس نوُر میں میرا پودہ لگایا گیا ہے جس نوُر کا وارث مہدی آخر زمان چاہئے تھا۔ میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عطا کی تقسیم ہے اگر کوئی بُخل سے مر بھی جائے تو اس کو کیا پرواہ ہے اور جو شخص مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ذکر پر مجھ سے ناراض ہوتا ہے اس کو ذرہ خدا سے شرم کرکے اپنے نفس سے یہی سوال کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عبداللہ اس مہدی و مسیح موعود کے درجہ پر ہو سکتا ہے جس کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا اور فرمایا کہ خوش قسمت ہے وہ اُمّت جو دو پناہوں کے اندر ہے ایک میں جو خاتم الانبیاء ہوں اور ایک مسیح موعود جو ولایت کے تمام کمالات کو ختم کرتا ہے اور فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو نجات پائیں گے۔ اب فرمایئے کہ جو شخص مسیح موعود سے کنارہ کرکے عبداللہ غزنوی کی وجہ سے اس سے ناراض ہوتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ کیا سچ نہیں ہے کہ تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے صلحاء اور اولیاء اور ابدال اور قطبوں اور غوثوں میں سے کوئی بھی مسیح موعود کی شان اور مرتبہ کو نہیں پہونچتا۔ پھر اگر یہ سچ ہے تو آپ کا مسیح موعود کے مقابل پر مولوی عبداللہ غزنوی کا ذکر کرنا اور بار بار یہ شکایت کرنا کہ عبداللہ کے حق میں یہ کہا ہے۔ کس قدر خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول کریمؐ کی وصیتوں سے لاپرواہی ہے۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ عبداللہ غزنی سے نکالا جائے گا اور پنجاب میں آئے گا اس کو تم مان لینا اور میرا سلام اس کو پہونچانا؟ یا یہ نصیحت فرمائی تھی کہ غلبہ صلیب کے وقت مسیح موعود ظاہر ہوگا اور وہ نبیوں کی شان لے کر آئے گا اور خدا اس کے ہاتھ پر صلیبی مذہب کو شکست دے گا اس کی نافرمانی نہ کرنا اور اس کو میری طرف سے سلام پہونچانا؟ اور اگر یہ ہو کہ وہ آکر نصاریٰ سے لڑے گا اور ان کی صلیبوں کو توڑے گا اور ان کے خنزیروں کو قتل کرے گا تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ علماء اسلام کی غلطیاں ہیں بلکہ ضرور تھا کہ مسیح موعود نرمی اور صلحکاری کے ساتھ آتا اور صحیح بخاری میں بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود جنگ نہیں کرے گا اور نہ تلوار اٹھائے گا بلکہ اس کا حربہ آسمانی حربہ ہوگا اور اس کی تلوار دلائل قاطعہ ہوگی۔ سو وہ اپنے وقت پر آچکا۔ اب کسی فرضی مہدی اور فرضی مسیح موعود کی انتظار کرنا اور خونریزی کے زمانہ کا منتظر رہنا سراسر کوتہ فہمی کا نتیجہ ہے جو خدا نے میرے ہاتھ پر بہت سے نشان دکھلائے اور وہ ایسے یقینی طور پر ظاہر ہوئے کہ تیرہ سو برس کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 396، طبع جدید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 297 پر درج ہے

Back

کی زندگی میں تو کسی نے کبھی بھی نہ کہا ہو گا کہ ہم بھی درحقیقت حضرت صاحب کو نبی اللہ اور رسول اللہ جانتے اور مانتے ہیں کیونکہ حضرت امام مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب انجام آتھم میں بالمقابل اس کی تردید فرمائی ہے۔ یہ صاحب امتحان طلب ...... یہ بات تو ...... نہایت معمولی عذر ہے جو ہر مسلمان کو کافر کہہ دیا نہیں اور پھر دوسری طرف اس خوف سے میری جماعت سے ظاہر کرتے ہیں کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے اور گویا میں نے درحقیقت نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اکمل صاحب کی پہلی بات سچ ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر یہ دوسری دلائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں محمد نبوت کا مدعی ہوں اور اگر دوسری بات صحیح ہے تو پھر پہلی بات غلط ہے جیسے ظاہر کیا گیا کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوے کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے! اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلعم کے بعد رسول اور نبی ہوں؟

اختلاف کہاں حضرت مسیح کی یہ تعلیم اور کہاں اکمل کا یہ طور دہا متنبہ ہو چکی ہے ابھی ہی سے قرآن مجید میں پڑھا ہے ولا تطع المکذبین ودوا لو تدھن فیدھنون۔ اسلئے حضرت کی خواہش اور طعن و ملامت سے بچنے کی آرزو مجھے سچ کہنے اور حق لکھنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ مداہنت کرکے جھوٹی تعریف کی تمنا میرے دل پر پیدا ہو سکتی ہے مجھے اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت اور عاشقانہ تعلق تھا مجھے اس وقت بھی تمام خاندان مسیح موعود کے ساتھ دلی ارادت ہے اور میں ان سب کی کفش برداری اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ مجھے اس خاندان کی طفیل سے بڑے بڑے فیض ہوئے ہیں میں ان کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا میرے ایک کرم فرما تھے جو اس وقت مولوی فاضل بھی ہیں اور اہل بیت مسیح موعود کے خاص کرم دوستوں میں ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک بار فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی پیشگوئیاں نہیں جتنی کہ مسیح موعود کی ہیں پھر افسوس کہ ایک آدمی ایسی چھوڑ دینے والا تو بولا کہ ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔ ان فقروں نے مجھے دیوانہ کر دیا اور ان کے سننے سے مجھے ایسی تکلیف ہوئی کہ میری نظر میں تو تمام اور حضرت اہل بیت مسیح موعود میں سے بہتوں کی ان کی نسبت تھی وہ سب جاتی رہی اور اس وقت مجھے بقول شخصے یہ شعر یاد آگیا ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی   ربانی کہنہ ام

Back

حوالہ نمبر 249

کیونکہ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا کوشی کے دروازہ پر ٹکٹ دیکھے جاتے تھے اور صرف ٹکٹ والے اندر جانے پاتے تھے میں بچہ ہی تھا اور ساتھ چلا گیا تھا مگر میرا خالہ زاد بھائی بھی ہمراہ تھا۔ ہم نے حضرت صاحب سے کہا کہ ہم بھی اندر چلیں گے۔ اس وقت کو ٹکٹ پورے ہو چکے تھے۔ اور ہم مباحثہ کو چھوڑ بھی نہ سکتے تھے۔ مگر حضرت صاحب نے ہماری درخواست پر ایک آدمی ڈپٹی عبداللہ آتھم یا پادری مارٹن کلارک کے پاس بھیجا کہ ہمارے ہمراہ دو لڑکے آگئے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو ہم ان کو اپنے ہمراہ لے آئیں انہوں نے اجازت دیدی اور ہم سب کے ساتھ اندر چلے گئے کوئی اور ہوتا تو ہم کو واپس گھر بھیج دیتا کہ تمہارا یہاں کوئی کام نہیں۔ مگر یہ حضرت صاحب ہی کی دلداری تھی جو آپ نے ایسا کیا۔

۵۳۷ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ خواب بہت واضح ہے اور اس سے یہ مراد تھی کہ حضرت صاحب کی وفات کا وقت آن پہنچا ہے اور یہ کہ آپ کے بعد حضرت مولوی صاحب خلیفہ ہونگے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس وقت ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ دوسری روایتوں سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت صاحب اس سفر پر تشریف لے جاتے ہوئے بہت متامل تھے کیونکہ حضور کو یہ احساس ہو چکا تھا کہ اسی سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آنے والا ہے۔ مگر حضور نے سوائے اشارے کنایہ کے اس کا اظہار نہیں فرمایا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہماری ہمشیرہ کا یہ خواب غیر مبایعین کے خلاف بھی حجت ہے کیونکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کی طرف صریح اشارہ ہے۔

۵۳۸ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا

یہ حوالہ صفحہ 298,297 پر درج ہے

سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 37 از مرزا بشیر احمد ایم اے

Back

میں تو یہ بھی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو یہ ہے کہ نئے سرے سے مسلمان ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ اصل حقیقت خود کھول دے گا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر وہ امام جن کے ساتھ یہ اس قدر محبت کا غلو کرتے ہیں اب زندہ ہوں تو ان کی سخت بیزاری ظاہر کریں۔

جب ہم ایسے لوگوں سے سوال کرتے ہیں تو چڑ کر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا اعتراض کیا جس کا جواب ... بعض وقت مشتبہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم ایسی باتوں کی کیا پرواہ کر سکتے ہیں۔ ہم کو تو دیکھنا ہے جو ہمارا کام ہے۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔[1]

۱۶ دسمبر ۱۸۹۸ء

ایک الہام اور اس کی تفہیم

فرمایا: کل رات میری جنگ کے پہلے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا کہ رات کیونکر بسر ہوگی۔ آخر خدا کی طرف توجہ کی اور الہام ہوا ... الہام ابھی ختم ہونے پایا تھا کہ درد بالکل جاتا رہا گویا کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔

نیز فرمایا کہ:

"ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علی وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔"[2]

۱۷ دسمبر ۱۸۹۸ء

نصرتِ الٰہی فیصلہ کن قاضی ہے

الٰہی بخش لاہوری مخالف کی کتاب عصائے موسیٰ تمام و کمال پڑھ کر حضرت اقدس نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کی لغویات کو چھوڑ کر چند گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب دے دینا ممکن ہے

۱۔ الحکم جلد ۲ نمبر ۴۱ صفحہ ۱۰ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۸۹۸ء

۲۔ الحکم جلد ۲ نمبر ۴۲ صفحہ ۹ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۸۹۸ء

إليك أردّ محامدي رددت كلّها	وما أنا إلا مثل ذرّ يعفّر
میں تیری طرف اپنی تمام تعریفیں لوٹاتا ہوں جو کچھ میری تعریف ہے میں بجز ایک ذرہ کے کچھ نہیں جو خاک میں ملایا جاتا ہے
وقال الولي المسلمين يقتل نفسه	أقول نعم والله ربّي سيظهر
اور مسلمانوں کا ولی کہتا ہے کہ یہ شخص مارا جائے گا	میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا حقیقت ظاہر کر دے گا
ولو كنت كذّابا لما كنت بعده	كمثل يهودي ومن يتنصّر
اور اگر میں جھوٹا ہوتا تو پھر اس کے بعد	میں ایک یہودی یا نصرانی کی طرح ہوتا
ولكنني من أمر ربّي خليفة	مسيح معظّم ومنّا فتفكّروا
مگر میں اپنے خدا کے حکم سے خلیفہ	اور مسیح موعود ہوں پس تم سوچو
فما شأن موعود وما فيه عندكم	من القول قول نبيّنا فتدبّروا
پس مسیح موعود کی کیا شان ہے اور تمہارے پاس اس کے بارے میں	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا قول ہے
حديث صحيح عندكم تقرءونه	فلا تنكروا ما تعلمون وأظهروا
تمہارے پاس ایک حدیث صحیح ہے جس کو تم پڑھتے ہو	پس جو کچھ جانتے ہو اس کا انکار مت کرو اور ظاہر کرو
ومن يكتمن شهادة كان عنده	فسوف يرى تعذيب نار تسعّر
اور جو شخص اس گواہی کو چھپائے گا جو اس کے پاس ہے	پس عنقریب آگ کا عذاب دیکھے گا جب بھڑکائی جائے گی
فلا تجعلوا أكذابا عليكم عقوبة	ودع يا ثناء الله قولا تزوّر
پس تم جھوٹ کو اپنے لئے عقوبت مت ٹھہراؤ	اور اے ثناء اللہ تو جھوٹ بولنا چھوڑ دے
تركت طريق كرام قوم وخلقهم	هجوت بمنهاج ما بدا لتحقّر
تُو نے شریفوں کے خلق اور طریق کو چھوڑ دیا	اور تُو نے محض دروغ تراشی سے ہجو کی تا تو تحقیر کرے
وشتّان ما بين الكرام وبينكم	وإنّ الفتى يخشى الحسيب ويحذر
اور کہاں شریف اور کہاں تم لوگ	اور نیک انسان خدا سے ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے
تركناك حتى قيل لا يعرف القلى	فجئت خصيما أيها المستكبر

ہم نے تجھے چھوڑ دیا یہاں تک کہ تیرا کہنا تھا کہ وہ کیوں مقابلہ نہیں کرتا۔ پس تو خود مقابلہ کے لئے آیا اے متکبر۔

۹۰

اعجاز احمدی صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 298 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 252

تکاد السمٰوٰت العُلیٰ من کلامکم	تفطرن لولا وقتها متقرّرٗ
قریب ہے کہ آسمان تمہاری کلام سے	پھٹ جائیں اگر اُن کے پھٹنے کا وقت مقرر نہ ہو
اکان حسین افضل الرسل کلہم	اکان شفیع الانبیاء ومؤثرٗ
کیا حسین تمام نبیوں سے بڑھ کر تھا۔	کیا وہ نبیوں کا شفیع اور سب سے برگزیدہ تھا۔
۲۹ الا لعنۃ اللہ الغیور علی الذی	یمین باطراء ولا یتبصرٗ
خبردار ہو جو کہ خدائے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے	جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے اور نہیں دیکھتا
واما مقامی فاعلموا انّ خالقی	یحمدنی من عرشہ ویوقرٗ
اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا	عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے
لنا جنۃ سُبل الھُدیٰ ازمارھا	نسیم الصبا من شانہا تتحیّرٗ
ہمارے لئے ایک بہشت ہے کہ ہدایت کی راہیں اس کے پھول ہیں	اور نسیم صبا اس کی شان سے حیران ہو رہی ہے۔
تکدر ماء السابقین وعیننا	الیٰ آخر الایام لا تتکدرٗ
پہلوں کا پانی گدلا ہو گیا	اور ہمارا پانی اخیر زمانہ تک گدلا نہیں ہوگا۔
رأینا وانتم تذکرون رواتکم	وھل من نقول عند عین تُبصّرٗ
ہم نے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو۔	اور کیا قصے دیکھنے کے مقابل پر کچھ چیز ہیں۔
وشتان ما بینی وبین حسینکم	فانّی اؤیّد کلّ اٰنٍ وانصرٗ
اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔	کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔
واما حسین فاذکروا دشت کربلا	الیٰ ھٰذہ الایّام تبکون فانظروا
مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو۔	اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔
وانی بفضل اللّٰہ فی حجر خالقی	اُربّی واُعصمُ من لیامٍ تنمّروا

اور میں خدا کے فضل سے اسکی گود میں پرورش پا رہا ہوں اور ہمیشہ لئیموں کے حملوں سے جو چیتوں کی صورت میں ہیں بچایا جاتا ہوں۔

ولن یأتنی الاعداء بالسیف والقنا	فواللّٰہ انّی احفظنّ واظفرٗ
اور اگر دشمن تلوار اور نیزوں کے ساتھ میرے پاس آئیں	پس بخدا میں بچایا جاؤں گا اور مجھے فتح ملے گی۔

اعجاز احمدی صفحہ 70 متن مجموعہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 181 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 298 پر درج ہے

Back

وہوم فعلتم ما فعلتم بغدرکم ... باخ الحسین وولدہ اذ اُحصروا

اور جبکہ تم نے وہ کام کیا جو کیا حسین کے بھائی مسلم کے ساتھ تھا اور اس کی اولاد کے ساتھ اور محصور کئے گئے

فظل الاساری یلعنون وفاءکم ... فررتم واهل البیت اوذوا ودعروا

پس وہ قیدی یعنی اہل بیت تمہاری وفا پر لعنت کرتے تھے تم بھاگ گئے اور اہل بیت دکھ دیئے گئے اور قتل کئے گئے

هناك تراءی عجز من تحسبونه ... شفیع النبی محمد فتفکروا

تب عجز اور ضعف اس شخص کا یعنی حسین کا ظاہر ہو گیا۔ جسکو تم گمان کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو قیامت کے دن شفاعت کر کے بچا لیگا

زعمتم حسینا انه سید الوری ... وکل نبی منه ینجو ویغفر

تم گمان کرتے ہو کہ حسین تمام مخلوق کا سردار ہے۔ اور ہر ایک نبی اسکی شفاعت سے نجات پائیگا اور بخشا جائیگا

فان کان هذا الشرك فی الدین جائزا ... فما لغیر رسل الله فی الناس یعذروا

پس اگر یہ شرک دین میں جائز ہوتا۔ تو تمام پیغمبر کس لئے طور پر مبعوث شمار کئے جاتے۔

وذلك بهتان وتوهین شانهم ... لك الويل یا غول الفلا کیف تجسر

اور یہ بہتان ہے اور انبیاء علیہم السلام کی کسر شان ہے اے جنگلوں کے غول تجھ پر واویلا ہے تو کیا دلیری کرتا ہے

طلبتم فلاحا من قتیل بخیبة ... فخیبکم رب غیور مُتَبِّرُ

تم نے ایک کشتہ سے نجات چاہی کر جو نومیدی سے مر گیا پس تم کو خدائے غیور نے نامراد کیا جو ہلاک کرنے والا ہے

وواللہ لیست فیه منی زیادة ... وعندی شهادات من الله فانظروا

اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔ اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو

وانی قتیل الحب لکن حسینکم ... قتیل العدا فالفرق اجلی واظهر

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے

حدرنا سفائنکم الی اسفل الثری ... واوثانکم فی کل وقت نکسّر

ہم نے تمہاری کشتیاں تحت الثریٰ کی طرف اُتار دیں اور تمہارے بت ہر وقت توڑ رہے ہیں۔

ووالله مات الدهر فی کل وقته ... نصحنا لکم فی نصحنا لا نقصر

اور بخدا اگر زمانہ اپنے ہر ایک وقت میں تمہیں نصیحت کرتا رہا اور نصیحت میں کچھ قصور نہیں کرتا

اعجاز احمدی صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 193 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 299 پر درج ہے

Back

تناهى لسان الناس عن دأب شتمهم

تمام لوگوں نے بدزبانی کی عادت چھوڑ دی۔

أشعتم طريق اللعن في أهل سُنّة

تم نے لعنت بازی کا طریق اہل سنت کی جماعت میں شائع کیا

فياليت متّم قبل تلك الطرائق

پس کاش تم ان تمام طریقوں سے پہلے ہی مر جاتے۔

جعلتم حُسينًا أفضل الرسل كلهم

تم نے حسین کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرا دیا

وعند النوائب والأذى تذكرونه

اور مصیبتوں اور دکھوں کے وقت تم اسی کو یاد کرتے ہو

وخرّت له أحباركم مثل ساجد

اور تمہارے علماء سجدہ کرنے والوں کی طرح جھک کر گر گئے

نسيتم جلال الله والمجد والعلى

تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔

فهذا على الإسلام إحدى المصائب

پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔

وإن كان هذا الشرك في الدين جائزا

اور اگر شرک دین میں جائز ہے۔

فأيّ صلاح ساق جُند نبيّنا

تو کیا غرض تھی جس کے لئے ہمارے نبی کا لشکر مقابلہ کے لئے چلا گیا

ويقولكم يجري ولا يتستّر

اور تمہاری اس لعنت بازی کا بول جاری ہے اور نہیں چھپتی۔

فاجروا لطريقكم فإن شئتم انظروا

پس انہوں نے بھی یہ طریق جاری کر دیا اگر چاہو تو دیکھ لو

ولم يك دين الله منكم يغيّر

اور خدا کا دین تمہارے سبب سے تباہ نہ ہوتا

وجزتم حدود الصدق والله ينظر

اور سچائی کی حدوں سے آگے گذر گئے۔

كأنّ حُسينًا ربّكم يا مُزوّرُ

گویا حسین تمہارا رب ہے اے جھوٹ بولنے والے

فما جرم قوم أشركوا أو تنصّروا

پس اب مشرکوں یا عیسائیوں کا کیا گناہ ہے۔

وما وِردكم إلا حسين أتنكرُ

اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرے گا۔

لدى نفحات المسك قذرٌ مقنطر

کستوری کی خوشبو کے پاس گُہ کا ڈھیر ہے۔

فباللغو رُسل الله في الناس بُعثروا

پس خدا کے پیغمبر بیہودہ طور پر لوگوں میں بھیجے گئے

إلى حرب حزب المشركين فدمّروا

مشرکوں کی لڑائی کے مقابل پر پس ان کو ہلاک کیا۔

حاشیہ۔ یہی شرک ہے جس کے بدلہ شرک ہندو تھے جو لات و عزیٰ وغیرہ معبودوں کی عبادت کرتے تھے جو حسین کی طرح غیر اللہ تھے مسلمانوں کو قتل کرنے کا خروج کیا تھا پس اگر مسلمانوں کو اجازت ہوتی کہ اب تم بھی ان مشرکوں کا

اعجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 299 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 255

۹۹ آنچناں عشق تیز تر کہ بماند / کہ ازاں عشق خاک ہیچ نماند
کشتۂ دلبرے دل آوارے / زیستہ بے جگر ز لامعے

پئے عشق و تہی ز ہر آنسے / قصہ کوتاہ کرد آں انسے
ایں ثنائے چنیں کہ گوش شنید / کہ ز کار و ز غیر حق ببرید

رفتہ بیروں ز حلقۂ امید / دل بریدہ ز غیر آں دلدار
پاک گشتہ ز لوث ہستی خویش / مست از شوق پیکر خویش

آنچناں یار در کنارش است / کہ نماند یکے ز پرداخت
خود ز خود مردہ با خدا ہمدم / گم بیادش ز فرق تا بقدم

آنکہ دلبر فدائے او گشتہ / ہمہ دلبر برائے او گشتہ
سوختہ ہر غرض بجز دلدار / دوختہ چشم دل ز غیر نگار

دل و جاں بر رخش فدا کردہ / وصل او اصل مدعا کردہ
مردہ و خویشتن فنا کردہ / عشق پر شیدہ کار ہا کردہ

از خودی ہائے خود فتادہ جدا / سیل پر زور عشق بردہ ز جا
کوچۂ فرسودۂ دلستاں بکند / دل بچاہ دوست فتاں آمد

عشق دلبر رسید تا باید / ہمچو رحمت بگشتہ او باید
از تپیدن کہ شد ز کف دلے / صد دل پاک و ہست گمراہے

ہر نظیرے کہ سبب دارد / بودنش بر کمال طلب دارد
پس چنیں شور شد ز ہمت بیدل / گرچہ شوند ہم از خودی گذار

ایں میسر نے شود ز نہاد / بجز کسی ہائے دلبر دلدار
عشق کم در تلاش از دیار / نیز گر گرد ببر غیر از دلدار

بالخصوص ایں کسی کہ از دلدار / خاصیت شد دلداد ایں اسرار
کشتۂ او نیکسیر دہ بچار / ایں آستان او بعد دل شمار

ہر زمانے قتیل تازہ بخواست / غازۂ روئے او دم شہداست
ایں سعادت چو بود قسمت ما / رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

کربلائیست سیر ہر آنم / صد حسین است در گریبانم
آدمم نیز احمد مختار / در برم جامۂ ہمہ ابرار

کارہائے کہ کرد با من یار / برتر از فکر و وہم اغیار
آنچہ داد است ہر نبی را جام / داد آں جام را مرا بتمام

دل ببرد و لطف خود داد / خود مرا شد بحق خود استاد
زیر او را عجب اثر دیدم / کشتۂ ای جوان قمر دیدم

دیدم از خلق رنج و کیں بہت / آنچہ پیش آمد است خیلی التفات
دیدم از ہر خسیس جلوۂ یار / کار دیگر برآمد از یک کار

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا / بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم / از خطاہا ہمیں است ایمانم

من خدا را بخود شناختہ ام / دل دریں آتشش گداختہ ام
بخدا ہست ایں کلام مجید / از دہان خدائے پاک و وحید

آنچہ بر من چنیں شد از داور / آفتابے است بے ہمہ انوار
ایں خلاصہ ست مذہب ما بہم / بجز او کس نماند تا یابم

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے / من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
وارث مصطفیٰ شدم بیقیں / شدہ رنگیں برنگ یار حسیں

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را / بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات / واں یقیں ہائے سید السادات

نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 299 پر درج ہے

Back

[illegible]

خطبہ مرزا بشیر الدین محمود مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13 - 26 اپریل 1926ء	یہ حوالہ صفحہ 301,300 پر درج ہے

Back

صہ۱۳ یہ خدا کا کلام ہے اِس کے یہ معنے ہیں کہ اے جو خلقت کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔
ہماری اِس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اِس
مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ شفیع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے جُدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
شفاعت ہے۔ اے عیسائی مشنریو! اب ربّنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے
جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اِس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے
کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھکر ہے۔ اور اگر میں اپنی
طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اِس کے خدا کی گواہی
رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔
اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے کہ جو شخص اِسوقت میری طرف دَوڑتا ہے میں اُسکو
اُس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے
نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا
سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا
ظلّ جس کو اِس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اسکی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اِس لئے خدا نے اِسوقت اِس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ
پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ ابن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے
سیّد و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اِس لئے
اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اِس اُمّت میں سے مسیح موعود بھیجا۔
جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اِس دوسرے
صہ۱۴ مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے

دافع البلاء صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 301 پر درج ہے

Back

ثابت (الحکم ۱۰ ستمبر) اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخرالزمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا اور قرآن شریف سے ثابت ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل قرار دیا امام حسین نے کہیں دعویٰ نہیں کیا کہ میں سب سے افضل ہوں۔ مسلمانوں کی تحریر سے بھی کسی طرف سے ایسی بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ تمام امت سے افضل ہیں اور اگر ان کا کوئی ایسا دعویٰ ہوتا تب بھی ماننے کے قابل نہ تھا کیونکہ قرآن شریف کے برخلاف تھا۔ امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت ہے، جو حق اور صداقت کے لئے اور ثابت قدمی دکھلا کر اور جس کا تعلق شدید بہ سبب استقامت سبقت لے گیا۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ لوگ ہلاک کر سکتے ہیں تب بھی سبقت لے گیا ہے اسی لئے مجھے الہام کیا ہے کہ ... اگر سارا جہان ایک طرف ہو جاوے اور میں اکیلا ایک طرف ہوں تب بھی خدا تعالیٰ کے الہام کے بالمقابل کسی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر امام حسین کو یہ وحی ہوئی تھی کہ وہ قیامت تک سب سے افضل ہیں تو دوسری وحی اسی خدا نے اس کے برخلاف مجھے کس طرح کر دی مگر یہ وحی شیطانی ہے تو دن رات خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت اس کے ساتھ کیوں ہے۔ عجب خدا ہے جو کئی برس سے مفتری کو مہلت دیتا ہے بلکہ دن بدن اس کے سلسلہ کو ترقی دیتا ہے اور اس کے مخالف کو ہلاک کرتا ہے۔ اسی طرح سلسلہ انبیاء کی صداقت پر شبہ پڑ سکتا ہے۔ اگر اسلام کا رب تو ایک مکروہ اور غیر مبنی مذہب ہے مسلمان کب اس کو اختیار کر سکتا ہے۔ ہمارے دشمن تو ہمیشہ منتظر رہتے ہیں کہ یہ ابھی مارے گئے اب ہلاک ہوئے مگر ہر موقعہ پر ان کو ندامت اُٹھانی پڑتی ہے ہر طرح سے ... ہیں قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں قتل کے جلاد کے فتوے دیتے ہیں مومن کے علامات بتلاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ ہمارے مقابل بقول ان کے کاذب کی طرفداری کرتا ہے۔ ہماری دشمنی کے سبب ان کی شریعت بھی بدل گئی۔ خدا تعالیٰ جو صادق کا معاون ہوا کرتا تھا اب ان کے نزدیک کاذب کا معاون ہونے لگا۔ یہ معلوم نہیں کہ ایسی کتاب کہاں سے پائے گی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ خدا کی ... انا اللہ و انا الیہ راجعون کے مصداق ہے بہرحال سے کا صادق کے لئے ایک امر ما بہ الامتیاز ہوتا ہے اگر یہ نہیں تو انبیاء کی صداقت مشتبہ ہو جاتی ہے

لے البدر جلد ۱ نمبر ۲۲ صفحہ ۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء

نیز الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ صفحہ ۵ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء

ملفوظات جلد چہارم صفحہ 364 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 301 پر درج ہے

Back

مستحق انعام قرار دیتا ہے۔ یہ اس لیے کہ اس نے تقویٰ کو حاصل کیا۔ بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ انسان کو تقویٰ کا پورا حصہ مل جاوے کہ فضل ہے۔

جس قدر جرائم، معاصی اور غفلت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی جڑ خدا شناسی میں نقص ہے۔ اسی نقص کی وجہ سے گناہوں میں دلیری ہوتی ہے۔ بدی کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اور آخرکار بدچلنی کی وجہ سے آتشک کی نوبت آتی ہے پھر اس سے جذام ہوتا ہے جس سے نوبت موت تک پہنچتی ہے۔ حالانکہ اگر بدکار آدمی بدکاری میں لذت حاصل کرے تو خدا تعالیٰ سے عفت اور طریق سے دے دیگا یا اس کے جائز وسائل بہم پہنچاوے گا۔ مثلاً اگر چوری کرنا ترک کرے تو خدا تعالیٰ اسے مقدرت کسی ایسے طریق سے دیوے گا کہ حلال ہو اور حرامکاری ترک کرے تو خدا تعالیٰ نے اس پر حلال عورتوں کا دروازہ بند نہیں کر دیا۔ اسی لیے بدنظری اور بدکاری سے بچنے کے لیے ہم نے اپنی جماعت کو کثرت ازدواج کی بھی نصیحت کی ہے کہ تقویٰ کے لحاظ سے اگر وہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا چاہیں تو کر لیں مگر خدا تعالیٰ کی معصیت کے مرتکب نہ ہوں۔ پھر گناہ کر کے جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۲-۳ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

۲۶؍ دسمبر ۱۹۰۳ء

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کا درجہ

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی نسبت حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

وہ ایک اُسوہ حسنہ چھوڑ گئے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جاوے تو اُن کا واقعہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ وہ تو مقید نہ تھے۔ نہ اُن کو زنجیریں ڈالی گئی تھیں۔ صرف ایک قسم کا جنگ تھا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ بھی کچھ فوج تھی۔ مگر اُن کے آدمی مارے گئے تو آخر انہوں نے بھی آ کر یزید کے لوگوں کو مارا۔ اور جان بچانے کا کوئی موقعہ اُن کو ملا۔ مگر میاں عبداللطیف صاحب مقید تھے۔ زنجیریں اُن کے ہاتھ پاؤں میں پڑی ہوئی تھیں۔ مقابلہ کرنے کی اُن کو قوت نہ تھی اور بار بار جان بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ یہ اس قسم کی شہادت واقع ہوئی ہے کہ اس کی نظیر تیرہ سو سال میں ملنی محال ہے۔ عام طور پر زندگی کا چھوڑنا محال ہوا کرتا ہے مگر اُن کی زندگی ایک تنعم کی زندگی تھی۔ مال، دولت، جاہ و ثروت سب کچھ موجود تھا۔ اور اگر وہ امیر کی بات مان لیتے تو ان کی عزت اور بڑھ جاتی مگر انہوں نے ان سب پر لات مار کر اور دیدہ و دانستہ بال بچوں

ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں دُنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلا شبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبتِ الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دُنیا کی آنکھ وہ شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دُنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلشانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقع پر درگذر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دُعا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بُرا نہ کہتے وہ مجھے ایک دجّال اور مفتری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا۔ پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بحثوں کو طول دوں اگر میں درحقیقت مفتری اور دجّال ہوں اور اگر درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف اُن کو منسوب کرتا ہوں کاذب اور مفتری ہوں تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہو گا جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے کیونکہ محبوب اور مردود یکساں نہیں ہوا کرتے۔ سو اے عزیزو! صبر کرو کہ آخر وہ امر جو مخفی ہے کھل جائے گا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں ان کا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ "دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 654، طبع جدید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 302 پر درج ہے

Back

چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمدؐ تک ہی محدود رہی یعنے بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی یعنے جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمدؐ اور احمدؐ ہوگا اور اسکے اہلبیت میں سے ہوگا* اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رُو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوگا اور اسی کی رُوح کا رُوپ ہوگا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے

* حاشیہ۔ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اھل البیت علی مشرب الحسن۔ میرا نام سلمان رکھا یعنے دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہونگی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحناء کو دور کریگی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذاہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دیگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔ اور میں خدا سے وحی پاکر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 302 پہ درج ہے	ایک غلطی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 11 از مرزا قادیانی

Back

یہی آئینہ خالق نما ہے ۔۔۔ یہی اک جوہرِ سیفِ دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے ۔۔۔ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے★
یہی اک فخرِ شانِ اولیاء ہے ۔۔۔ بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے ۔۔۔ اگر سوچو، یہی دارالجزا ہے
مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ۔۔۔ مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ ۔۔۔ خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ ۔۔۔ کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تُو نے مجھ کو اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد ۔۔۔ بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد ۔۔۔ بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تُو نے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مری اولاد سب تیری عطا ہے ۔۔۔ ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے ۔۔۔ یہی ہیں پنج تن جن پر بِنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

دیئے تُو نے مجھے یہ مہر و مہتاب ۔۔۔ یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب

★ الہامی مصرعہ

تو وہ دنیا کی طرف سے توڑتا ہے اور خدا سے پیوند کرتا ہے اور یہ تب ہوتا ہے جبکہ کامل توکل ہو جیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل متبتل تھے ویسے ہی کامل متوکل بھی تھے اور یہی وجہ ہے کہ اتنے وجاہت والے اور قوم و قبائل والے سرداروں کی ذرا بھی پروا نہیں کی اور ان کی مخالفت سے کچھ بھی متاثر نہ ہوئے۔ آپؐ میں ایک فوق العادت یقین خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا۔ اسی لیے اس قدر عظیم الشان بوجھ کو آپؐ نے اٹھا لیا اور ساری دنیا کی مخالفت کی اور ان کی کچھ بھی ہستی نہ سمجھی۔ یہ بڑا نمونہ ہے توکل کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ اس لیے کہ اس میں خدا کو پسند کر کے دنیا کو مخالف بنا لیا جاتا ہے۔ مگر یہ حالت پیدا نہیں ہوتی جب تک گویا خدا کو دیکھ نہ لے۔ جب تک یہ امید نہ ہو کہ اس کے بعد دوسرا دروازہ ضرور کھلنے والا ہے۔ جب یہ امید اور یقین ہو جاتا ہے تو وہ عزیزوں کو خدا کی راہ میں دشمن بنا لیتا ہے۔ اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ خدا اور دوست بنا دے گا۔ جائیداد کھو دیتا ہے کہ اس سے بہتر ملنے کا یقین ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو مقدم کرنا تو تبتل ہے اور پھر تبتل اور توکل توام ہیں۔ یعنی تبتل کا راز ہے توکل اور توکل کی شرط ہے تبتل۔ یہی ہمارا مذہب اس امر میں ہے۔

---

۲۳ ستمبر ۱۹۰۱ء بعد مغرب

"اُمّ المؤمنین" کے لفظ کا استعمال

"اُمّ المؤمنین" کا لفظ جو مسیح موعودؑ کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا:

"اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے ہیں۔ اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بناء پر کیے جاتے ہیں ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر اُمّہات المؤمنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانونِ قدرت کے استعمال سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین کیوں کہتے ہو؟ یہ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے اور جسے تم مانتے ہو کہ وہ آکر نکاح بھی کرے گا کیا اس کی بیوی کو تم اُمّ المؤمنین کہو گے یا نہیں؟ مسلم میں تو مسیح موعود کو نبی ہی کہا گیا ہے اور قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام

ے الحکم جلد ۵ نمبر ۳۸ صفحہ ۲، ۳ پرچہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۱ء

Back

(۱۶) ستارہ قیصریہ ص ۳۔

(۱۷) اشتہار ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء و اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۷ء وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا ۹۴۱
کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی۔ تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ تب ہم تینوں (بھائی) مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ تینوں کے نام پہلے ہی درج کئے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے مع اہل بیت کے الفاظ بھی زائد کئے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۶ء میں تیار کی تھی۔ اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے (دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۰ تا ۴۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان ۹۴۲
کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے بیان فرمایا کہ طاعون دنیا سے اس وقت تک نہیں جائیگی کہ یا تو یہ گناہ کو کم کیا جائے گی۔ اور یا آدمیوں کو کھا جائے گی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ معنوی رنگ میں طاعون کے اندر وہ دوسرے عذاب بھی شامل ہیں جو خدا کی طرف سے اپنے مسیح کی تائید کے لئے نازل ہوئے یا آئندہ ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا ۹۴۳
کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بسا اوقات اگر کوئی شخص اس گورنمنٹ کے آگے سچ بولے۔ تو وہ پکڑا جاتا ہے لیکن گر خدا تعالیٰ کے سامنے سچ بولے تو چھوٹ جاتا ہے۔

سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 128 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 304,303 پر درج ہے

Back

پہن لیں۔ اور کونسی مصیبت باقی ہے جس کی انتظار میں تم لوگ بیٹھے ہو کاش اب بھی تم لوگ سمجھے اور خدا کے غضب کو اور نہ بھڑکاتے مگر افسوس ہے جسے خدا اندھا کرے اسے کوئی دکھا نہیں سکتا۔

ہم کس مقام پر کھڑے ہیں

خدا نے ہم کو اس مقام پر کھڑا نہیں کیا کہ ہم ان لوگوں کی دل آزاریوں اور تکلیف دہیوں سے گھبرا جائیں کیونکہ جیسا کہ ہمیشہ سے سنت ہے ضرور ہے کہ ان پر ہمیں ظاہری فتح بھی حاصل ہو جو قاتح قادیان کہلاتے ہیں اُس وقت ان کی اولاد اسی طرح ان کے نام سے شرمائے گی جس طرح ابو جہل کی اولاد شرماتی تھی۔ دنیا دیکھے گی کہ میری یہ باتیں جو لکھی اور چھاپی جائیں گی پوری ہوں گی اور ضرور پوری ہوں گی ان لوگوں کی نسلیں جو بعد میں آئیں گی وہ یہ کہنا پسند نہ کریں گی کہ محمد حسین بٹالوی کی اولاد ہیں وہ یہ کہنے سے شرمائیں گی ان کے نام سن کران کی گردنیں نیچی ہو جائیں گی اور مرتضیٰ حسن جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی اب وہی سید ہو گا جو حضرت مسیح موعود کی اتباع میں داخل ہو گا اب پرانا رشتہ کام نہ آئے گا کہ ان رشتہ داروں نے اس کی ہتک کی۔ مسلمان کہلا کر اسلام کے نام لیوا کہلا کر انہوں نے لیکچر دیئے کیا ہمری آریوں سے بھی بد تر ہیں پس خدا کی کتاب سے ان کی سیادت مٹائی گئی اور یہ ذلیل اور حقیر کئے گئے اور کئے جائیں گے اگر انہوں نے توبہ نہ کی ان کے تمام دعویٰ باطل اور تمام خوشیاں ہیچ ہو جائیں گی کیا وہ اپنی اس وقت تک کی حالت پر نظر نہیں کرتے کسی امر میں بھی انہیں کامیابی اور خوشی نصیب ہوئی؟ ہرگز نہیں لیکن ان کے مقابلہ میں ہماری یہ حالت ہے اگر ہمیں ایک غم آیا تو خدا تعالیٰ نے چار خوشیاں دکھائیں پس ہم انکی مخالفتوں اور شرارتوں سے گھبراتے نہیں کیوں کہ خدا تعالیٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہے پس اے عزیزو! اور دوستو! میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کے ہو کر خدا کے بن کر اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ تمہارے سامنے یہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم دیکھ سکتے ہو کہ ایک نبی کا انکار اور مخالفت کرنے سے ان کی حالت کیا سے کیا ہو گئی ہے پس تم خدا کے لئے ہو جاؤ اور پھر نہ ڈرو جو کچھ ہوتا ہے ہو جائے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے پھر وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

(الفضل ۱۳، ۱۶ مئی ۱۹۲۴ء)

---

۱ یونس : ۳۱ ۲ آل عمران : ۵۶ ۳ البقرة : ۴۹ ۴ الحج : ۳۶

۵ تفسیر بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۹۲ تفسیر سورۃ الحج زیر آیت وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ ۔۔۔ الخ

قول الحق صفحہ 32 مندرجہ انوار العلوم جلد 8 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 304 پر درج ہے

Back

يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ وَاسْتَيْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ۔ وَقَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ عَلَيْهِمْ۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔
وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ۔

کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے حالانکہ اُن کے دل اُن نشانوں پر یقین کر گئے ہیں اور دلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تُو اُن پر نرم ہوا۔ اور اگر تُو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے۔

یہ آیات اُن بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القا ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آویں جو اس قسم کی باتیں کریں اور بدرجۂ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۴، ۵۱۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۲-۵۹۳)

۱۸۸۴ء

پھر بعد اس کے فرمایا۔

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔

یعنی ہم نے اِن نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورتِ حقّہ اُترا ہے۔ خدا اور اُس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔

یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

۱؎ (ترجمہ از مرتب) اس سے اعراض کرتے۔ اور

۲؎ "اس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیشگوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا ... تب جو ایک نئے الہام سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی کہ قادیان کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے تو اس پہلے الہام کے معنے بھی اس سے کھل گئے ... اس کی تفسیر یہ ہے کہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنْ دِمَشْقَ بِطَرَفٍ شَرْقِيٍّ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ۔
کیونکہ اس عاجز کا گھر قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۷۳-۷۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

۳؎ ازالہ اوہام میں یہ فقرہ یوں ہے وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۷۴)

خاتم النبیین ہیں خیر الرسل ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں ان کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور ان میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جو اب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ غرض ہمارا انہیں تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاحش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق اسرار نبویہ کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف و الہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں محدثات اور بدعات میں ہی داخل کر بیٹھے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن و حدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہے ہیں

ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 310 پر درج ہے

Back

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ اُن کی بائبل کے ظاہری الفاظ یہی تھے۔
افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت
یہودیوں کی طرح اُن کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں سچ مچ آسمان سے اُترتے
دیکھیں گے اور بچشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے
آسمان سے اُترتے چلے آتے ہیں اور دائیں بائیں فرشتے اُن کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ
اور دیہات کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دُور سے اُن کو دیکھ رہے ہیں اور

لیہ اختلافا کثیرا۔ قل لو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السموات والارض
ومن فیھن ولبطلت حکمتہ وکان اللہ عزیزا حکیما۔ قل لو کان البحر
مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ
مددا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وکان اللہ غفورا
رحیما۔ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ
میں ان کے چولہے ہیں میری پرستش کی جگہ میں اُن کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور
چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستان
میں ٹکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں منتظر حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے
بھرے ہوئے ہیں) اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے
کا ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے
قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ
انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف
میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ
فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود
ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا
کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا

حوالہ نمبر 269

۶؍جنوری ۱۸۹۱ء (الف) "خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ، اور کہتا ہوں کہ اَدْنَی الْاَرْضِ سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔"

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے میں سے)

(ب) "ایک دفعہ ہمیں یہ الہام ہوا کہ:۔

"غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔ اور مجھے دکھلایا گیا کہ اس وعدہ کی آخری آیت تک جس قدر حروف ہیں ان میں اکمل اور اخلص موافقین کے نام بھی مخفی ہیں اور جو اشد انکار و شکوہ و مخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔"

پھر فرمایا ہم نے دیکھا کہ ایک شخص نے اَدْنَی الْاَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے۔"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۰ و مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

۲۷؍فروری ۱۸۹۱ء "فَبَشِّرْہُ بِالْکِتَابِ فَهُمْ مُّؤْمِنُوْنَ[1]"

مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ و البشریٰ[2] صفحہ ۵۵)

۱۸۹۱ء خواجہ حسن نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا اقتباس حسب ذیل ہے:۔

"ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا مانگی اور ہم کو الہام ہوا کہ خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دن تک زندہ رہیں گے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے کام کریں گے۔"

(الفضل جلد ۴۰ نمبر ۲۴۸ مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۲ بحوالہ اخبار منادی دہلی بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۷)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) پھر کتاب سنائی گئی تب خیبر شکست ہوئی۔ (نوٹ) پیر صاحب لکھتے ہیں یہ الہام حضرت اقدس علیہ السلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

[2] البشریٰ مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر مطبوعہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ (مرتب)

Back

اور اعتراض کا نام و نشان نہ رہے گا۔

خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی بھی امر ایسا نہیں ہے جس کی نظیر پہلے انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں میں نہیں ہے۔ یہ جاہل اور بے تمیز لوگ چونکہ دین کے باریک علوم اور معارف سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے قبل اس کے جو عادۃ اللہ سے واقف ہوں بخل کے جوش سے اعتراض کرنے کے لئے دوڑتے ہیں اور ہمیشہ بموجب آیت کریمہ یتربصون بکم الدوائر میری کسی گردش کے منتظر ہیں اور علیہم دائرۃ السوءؔ[1] کے مضمون سے بے خبر۔ ان میں سے ایک نے علم جفر کا دعویٰ کر کے میری نسبت لکھا ہے کہ "بذریعہ جفر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص کاذب ہے۔" مگر یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جفر ہی جھوٹا اور مردود علم ہے جس کے ذریعہ سے شیعہ یہ باتیں نکالا کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر نعوذ باللہ ظالم اور دائرۂ ایمان سے خارج تھے ایسی باتیں ایسے جھوٹے طریق کا وہی لوگ اعتبار کریں گے جن کے دل سچائی سے مناسبت نہیں رکھتے۔ اگر اس قسم کے حساب سے کوئی ہندو یہ جواب نکالے کہ فقط ہندو مذہب ہی سچا ہے اور باقی تمام نبیوں کے مذاہب جھوٹے ہیں تو کیا وہ مذاہب جھوٹے ہو جائیں گے؟ افسوس یہ لوگ مسلمان کہلا کر کن کینہ خیالات میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے۔ اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بالآخر ان کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔ اظہار علی الغیب کی حقیقت یہ ہے کہ جیسے کوئی اونچے مکان پر چڑھ کر اردگرد کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ تو بلاشبہ آسانی سے ہر ایک چیز اس کو نظر آ سکتی ہے لیکن جو شخص نشیب کے مکان سے ایسی چیزوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو بہت سی چیزیں دیکھنے سے رہ جاتی ہیں۔ اور برگزیدوں سے خدا کی یہ عادت ہے کہ اُن کی نظر کو اونچے مکان تک لے جاتا ہے۔ تب وہ آسانی سے ہر ایک چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور انجام کی خبر دیتے ہیں۔ اور

[1] التوبۃ: ۹۸

حقیقت المہدی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 442 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 312 پر درج ہے

Back

ہمارے نزدیک صحیح نہیں اور بہتیری حدیثیں موضوع ہیں اور
آنحضرتؐ کے قول سے بذریعہ کشف کے صحیح ہو جاتی ہیں۔ تمّ کلامہ

اور فتوحات مکیہ میں ابن عربی صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اہل ذکر و خلوت پر وہ
علوم لدنیہ کھلتے ہیں جو اہل نظر و استدلال کو حاصل نہیں ہو سکتے اور یہ علوم لدنیہ اور
اسرار و معارف انبیاء و اولیاء سے مخصوص ہیں اور جنید بغدادی سے نقل کیا ہے
کہ انہوں نے تیس سال اس درجہ میں رہ کر یہ درجہ حاصل کیا ہے اور ابو یزید بسطامی
سے نقل کیا ہے کہ علماء ظاہر نے علم مُردوں سے لیا ہے اور ہم نے زندہ سے جو
خدا تعالیٰ ہے۔ تمّ کلامہ

ایسا ہی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے رئیس المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ
قدس سرہٗ کے کلمات قدسیہ اس بارہ میں اشاعت میں لکھے ہیں اور دوسرے علماء و فقراء کی
بھی شہادتیں دی ہیں مگر ہم اُن سب کو اس رسالہ میں نہیں لکھ سکتے اور نہ لکھنے کی
کچھ ضرورت ہے۔ الہام اور کشف کی عزت اور پایۂ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے وہ
شخص جس نے کشتی کو توڑا اور ایک معصوم بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے
وہ صرف ایک ملہم ہی تھا نبی نہیں تھا۔ الہام اور کشف کا مسئلہ اسلام میں ایسا ضعیف
نہیں سمجھا گیا کہ جس کا نورانی شعلہ صرف عوام الناس کے تمسخر کی پھونکوں سے منطفی ہو سکے
یہی ایک صداقت تو اسلام کے لئے وہ اعلیٰ درجہ کا نشان ہے جو قیامت تک بے نظیر
شان و شوکت اسلام کی ظاہر کر رہا ہے یہی تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر مذہب والوں
میں پائی نہیں جاتیں۔ ہمارے علماء اس الہام کے مخالف ہو کر احادیث نبویہ کے مکذب
ٹھہرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدد
کا آنا ضروری ہے اب ہمارے علماء جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں انصاف سے

قرار دیا۔ صاحب شریعت نبی جن کا قرآن میں ذکر ہے وہ دو ہی ہیں حضرت موسیٰؑ اور نبی کریمؐ۔
ان کے سوا جتنے نبی ہیں وہ سب غیر شرعی ہیں۔ تو گویا معترض کے اصل کو یکسر نئے دو نبیوں کے
اللہ تعالیٰ کے باقی تمام نبیوں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ خدا تو کہتا ہے کہ مومن کا
یہ قول ہونا چاہئے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ لیکن ہم کو یہ بتایا جاتا ہے کہ
نہیں صرف دو نبیوں کو ماننا ضروری ہے باقیوں کو نہ ماننے سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ اے
سوال اٹھانے والے مخالفت اعتراض کرنے سے پہلے قرآن شریف پر تو غور کر لیجئے۔ قرآن کھلے اور غیر ذو
مطلب الفاظ میں کہہ رہا ہے کہ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین یعنی
مرسلین کے بھیجنے سے ہمارا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ماننے والوں کو بشارتیں دیں اور نہ ماننے
والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں۔ پس جب مامورین کے مبعوث کرنے کی بڑی غرض ہی انذار و تبشیر
ہوئی ہے تو شرعی اور غیر شرعی کا سوال ہی بیجا ہے۔ اور پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر نبی کریمؐ کے بعد کسی اور کے ماننے
کی ضرورت نہیں تو کیوں خود نبی کریمؐ نے مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا اور اس کا انکار کرنے
والوں کو یہودی اور نصاریٰ ٹھہرایا۔ اگر مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کو ضروری قرار دینا غلطی ہے تو یہ غلطی
سب سے پہلے خود نبی کریمؐ سے سرزد ہوئی نعوذ باللہ من ذالک۔ اور پھر یہ غلطی اللہ تعالیٰ سے سرزد
ہوئی جس نے ایک ایسے شخص کی خاطر جس پر ایمان لانا ضروری نہیں تمام دنیا کو ابتلاؤں سے بھر دیا۔ مجھے
تعجب پر تعجب آتا ہے کہ نبی کریمؐ تو یہ فرماویں کہ ایک وقت میری امت پر ایسا آئے گا کہ ان کے درمیان سے
قرآن اٹھ جائے گا اور لوگ قرآن کو پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا لیکن ہم کو یہ کہا
جاتا ہے کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی شخص کو ماننا ضروری کیسے ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے
اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔
اسی لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہؐ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر
قرآن شریف اتارا جاوے۔ معترض کو چاہئے کہ بعثت مامورین کی اغراض پر غور کرے کیونکہ
یہ غلطی قلت تدبر کی وجہ سے ہی پیدا ہوا ہے۔ ہندوستان میں چونکہ اکثر لوگ لامذہب ہیں اس لئے

ؒ حاشیہ: انجیل موسیٰ اور عیسیٰ کے انبیاء کا ذکر ہے۔ منہ

Back

حوالہ نمبر 273

THE ALFAZL QADIAN

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

فہرست مضامین

مضامین بنام ایڈیٹر

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✦ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۳۰ | مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء | مطابق ۲۴ صفر ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

رسول قدنی

(از جناب ...)

[illegible]

روزنامہ الفضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30، مورخہ 16 اکتوبر 1922ء

یہ حوالہ صفحہ 313 پر درج ہے

Back

میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور یاد رہے کہ ہم نے محض نمونہ کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جس کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔ اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلوں کو اسکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے آمین۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

تمت

٭ خدا کے کلام میں یہ امر قرار یافتہ تھا کہ دوسرا حصہ اس اُمّت کا وہ ہوگا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی اُمّت محمدیہ میں سے ایک اور فرقہ بھی ہے جو بعد میں آخری زمانہ میں آنیوالے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کی پُشت پر مارا اور فرمایا لوکان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من فارس اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی رُو سے مجھ سے پہلے اس کا کوئی مصداق معین نہ تھا اور خدا کی وحی نے مجھے معین کر دیا۔ فالحمد للہ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 314 پر درج ہے

Back

(۴) كَتَبْتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً وَّكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔[1]

(۵) نَزِيْدُ فِيْ رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَائِكَ۔[2]

(اَیْ نَزِیْدُ برکات یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے مگر لفظوں میں)

(۶) کُلُّ مُکَذِّبٍ جَاءَ۔ یٰٓاَیُّھَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَھْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا۔ اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔[3]

(۷) مَا اَنَا اِلَّا کَالْقُرْاٰنِ وَسَیَظْھَرُ عَلٰی یَدَیَّ مَا ظَھَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ۔[4]

(۸) رؤیا۔ دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار جوتا پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ جوتا میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) خدا اُس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔ (نامعلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے)۔

(۱۰) رؤیا دیکھا کہ ایک بھونچال آیا۔ کچھ دہشت ناک معلوم ہوا اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آ گئے مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف بارش کے قطرے ترشح سے برس رہے تھے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰؍ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴؍ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۴؍ ستمبر ۱۹۰۶ء

(الف) "موت، تیرہ ماہ حال کو

غالباً تیرہ ماہ حال سے مراد تیرہ ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیرہ ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیرہ تاریخ۔ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت غمگین ہے خدا تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷؍ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴؍ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (۴) ترجمہ: ایمان والوں کے لئے میں نے رحمت لکھ دی ہے اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھ دی ہے۔

[2] (۵) تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات کو زیادہ کیا جائے گا۔

[3] (۶) سب مکذب آئے اور کہنے لگے اے عزیز ہم کو اور ہمارے اہل و عیال کو تکلیف پہنچی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں پس ہمیں پورا ماپ تول دے اور ہم پر صدقہ کر۔ اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔

[4] (۷) میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔

الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳ ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱)

۱۸۸۳ء "پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فارسی اور اُردو میں اور ایک انگریزی میں ہوا ...... اور وہ یہ ہے ۔

بخرام[1] کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ پاک[2] محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور[3] تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربّ[4] الافواج اِس طرف توجہ کرے گا۔ اِس[5] نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔ جناب[6] الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور[7] اُس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں۔ دی[8] ڈیز شیل کم وہن گاڈ شیل ہیلپ یو۔ گلوری[9] بی ٹو دس لارڈ گاڈ میکر اوف اَرتھ اینڈ ہیون[10]۔

وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذوالجلال آفرینندۂ زمین و آسمان۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر۴ ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۲)

---

[1] (ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام) "اب خوش رفتاری کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آگیا اور اب وہ وقت آرہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر اُن کا قدم پڑے گا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۳۳ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۱۱)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے "قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے منہ کی باتیں" اس الہام الٰہی میں "میرے" کی ضمیر کس کی طرف پھرتی ہے یعنی کس کے منہ کی باتیں۔
فرمایا: خدا کے منہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے منہ کی باتیں۔ اس طرح کے ضمائر کے اختلاف کی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۲۸ ۔ ۱۱ ر جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

[3] 9. The days shall come when God shall help you.
10. Glory be to this Lord God Maker of earth and heaven.

اس الہام الٰہی کے ساتھ ایسا دل قوی ہوگیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ امر بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی الٰہی میں دلی تسلی دینے کے لئے ایک ذاتی خاصیت ہے اور جڑھ اس خاصیت کی وہ یقین ہے جو وحی الٰہی پر ہو جاتا ہے۔ افسوس ان لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعویٰ الہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے الہام ظنّی امور ہیں نہ معلوم یہ شیطانی ہیں یا رحمانی ایسے الہاموں کا ضرر اُن کے نفع سے زیادہ ہے مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر ۲۱۱
اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اُسکے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔ غرض جب مجھ کو یہ الہام ہوا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ تو میں نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کریگا۔ تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصہ اسکو سُنایا اور اُس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اسکو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مُہر بنوا کر لے آوے اور میں نے اس ہندو کو اس کام کیلئے محض اس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف مبلغ پانچ روپیہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جو اب تک میرے پاس موجود ہے جس کا نشان یہ ہے (اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ) یہ اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویۂ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اسکے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے

Back

یہ حوالہ صفحہ 314 پر درج ہے	حقیقۃ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220 از مرزا قادیانی

صہ ۹۹

آنچنان عشق تیغ برکف راند	که ازو مشت خاک ہیچ نماند	کشته دلبرو دلآرامے	دست بجسر زننگ از نامے
پنبه عشق و بہتی نہر آنسے	قصه کوتاه کرد آو ازسے	آن نشانے یقیں که گوش شنید	کرد کار و ز غیر حق ببرید
رفته بیرون ز حلقه اخیار	دل بریده ز غیر آن دلدار	پاک گشته ز لوث ہستی خویش	رسته از بند خود پرستی خویش
آنچنان یار در کنار انداخت	که ز نا دیدنیه پرداخت	قدم صدق زده براه عدم	کم بیادش ز فرق تا بقدم
در کرد دلبر فدائے او گشته	ہمه دلبر برائے او گشته	سوخته ہر غرض بجز دلدار	دوخته چشم دل ز غیر نگار
دل و جان بر رشته فدا کرده	وصل او اصل مدعا کرده	مرده و خویشتن فنا کرده	عشق بوشید و کارہا کرده
از خودی ہائے خود فتاده جدا	سیل پُر زور بُرده از جا	آتش چو فرسوده دلستان آمد	دل چو از دست رفت جان آمد
عشق دلبر بدستِ او بابید	بہر رحمت بجسم او بایید	او چنینے که شد ز آشنا دے	در دل او برست گلزارے
ہر ظہورے که سبب دارد	دانه آن کو بدل طلب دارد	پس چنیں شد که عشق محبت یار	گر لشته زہم از خودی آثار
ایں ہمه میرے شود ز نہاد	بجز سخن ہائے دلبر دلدار	عشق کرد نمایاں ز دیدار	تیر گر گر بر غیر دلدار فتاد
بالخصوص آں سخن که زد دلدار	خاصیت دارد اندر ایں اسرار	کشته او نیک زده ہزار	ایں قتیلان او برون ز شمار
ہر زمانے قتیل تازه بجیست	غازه روئے او دم شہید است	ایں سعادت چو بود قسمت ما	رفته رفته رسید نوبت ما
کربلائیست سیر ہر آنم	صد حسین است در گریبانم	آدمم نیز احمد مختار	در برم جامه ہمه ابرار
کارہائے که کرد با من یار	برتر آں و فتراست از اظہار	آنچه داد است ہر نبی را جام	داد آن جام را مرا بتمام
دل من یرده الطف تو دار	خود مرا شد بحق خود استاد	وحی او را عجب اثر دیدم	روئے آن مہ زواں قمر دیدم
دیدم از خلق رنج و مکروہات	وآنچه پیر است سحر ایں آفات	دیدم از بحر خلق جلوه یار	کار دیگر براید از یک کار
آنچه من بشنوم ز وحی خدا	بخدا پاک دانمش ز خطا	ہمچو قرآں منزه اش دانم	از خطاہا ہمیں است ایمانم
من خدا را بدو شناخته ام	دل ببیں بخشش گداختہ ام	بخدا ہست ایں کلام مجید	از دہان خدائے پاک و وحید
آنچه بر من جلیل شد الہام	آفتاب است بلوچ عنوان	ایں خیال عقیدت ما بہم	بکنید آدم ازاو تو تا ہم
انبیاء گرچه بوده اند بسے	من بعرفان نه کمترم ز کسے	وارث مصطفےٰ شدم بیقیں	شده رنگین برنگ یار حسیں
آں یقینے که بود عیسیٰ را	برکلامے که شد برو القاء	واں یقین کلیم بر تورات	واں یقینہائے سید السادات

نزول المسیح صفحہ 99 سن تصنیف روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477-478 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 315 پر درج ہے

Back

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین — ہر کہ گوید دروغ ہست لعین
ہر چہ آں یار بے بدل من ریخت — رشحۂ علیہ ہمہ نقش آں وقت
ہست آں وحی تیرہ سوختنی — کو نبود است بر یقین مبنی
آدم آں زماں کہ باد خزاں — کرد کسر ریاض دین ویران
عاشق زار شد بدولت جاہ — دل تہی از محبت آں شاہ
پس مرا از جہانیاں بگزید — در علم روح پاک خویش دمید
کرد پیدا و خود ہمہ ہا داد — بست یک ہزار در بکشاد
من نیم کم ز تاجو کرمانی — بگذر نیم ہیچ ز بستانی
گر جہانے بدشمنی خیزد — تیغ گیرد کہ خون من ریزد
رخت ہرگز نہ کوچہ اش نبرم — ہر دلا و بیگانہ عدو من دگوم
شمس عشق ہست ہر کہ آمدہ — تا بکے خیر ایں گریبانے
آمدم چوں سحر بہ تجلی نور — تا شود تیرگی ز نورم دور
غافلاں من ز یار آمدہ ام — ہمچو باد بہار آمدہ ام
آدم تا نگار باز آید — بعد ملاں دقرار باز آید
نور ظلام ہمچو باد صبا — زدہ ام آرزو ز غیب خوشبو ہا
پر شد از نور من ز حاشیہ تنے ہی — سر سخوت بآسماں ز کمیں
از تو ترح بروئی تہلوی پا — بہ شش گل سے برید ان یکتا
رو بروئے کن کہ رونق بار است — ہمہ رسد یار لئے عطار است
تا نہ کار دولت ہماں برسد — چوں بہار است ز گلستاں بوسہ
تا نیاید ز قفس خود بیروں — تا نہ گردی برتہ جنون
تا نہ خوت چکہ بخشد گیہ — تا نہ جہاں شو فنائے کے

لیک آئینہ ام ز رب غنی — از پئے صورت مہ مدنی
خالص آمد کلام آں دلدار — زین سبب شد کلام پر ز انوار
لیکن ایں وحی بالیقیں ز خداست — ہر کلام از یقین شدہ ماست
در مشارع نماند ہو تزویر — عالماں ہم نشست پچوہ زیر
اندریں وقت چوں شب تار — قوم را دید حق بحالت زار
در دل من درخت عشق فگند — خود مرا شد گسستہ ہر پیوند
خلق و مردم نصیحتم بکشند — تا بزم زیار خود پیوند
من بر تازہ کان عطیہ یار — چوں ز دست تمکن پے نوا
من نہ آنم کہ ترک او گویم — جاں من ہست یار مردوئم
نا عم کرد عشق صورت یار — از غم جاں بلئے ایں اخیار
تا محال ما خبر سلام نیست — گر جہان سے آں نالم نیست
شور افگند و الم کتا دیں کار — خلق گردد ز خواب خود بیدار
ایں زمانم زمانہ گلزار — موسم لالہ زار و وقت بہار
دست غیبم پر رو پرورم — کردہ ویش بی ظہور اتم
زندہ شد ہر نبی بآمدنم — ہر رسولے نہاں بپیراہنم
یاند بجنگ غز ہیہات — ایں ہمہ جور و جفائے ہیہات
از پئے خلق و ننگ نام ز رسوم — ناخن ز دو محبت قیوم
حق حق را چو نشنوی از ما — ایں گمانیا قسیم چہ
تا نہ خود دی جہا گردی — تا ز تریاق شناگر دی
تا ز خاک شو بسان غبار — تا نہ گرد و غبار ز توش بار
چوں نہ انتہا عرکہ جاں ہا — چوں نہ حکایت از آن در گلو

یہ حوالہ صفحہ 315 پر درج ہے	نزول المسیح صفحہ 99 منجملہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477-478 از مرزا قادیانی

جس قدر مشرکین کا کینہ ترقی کر گیا تھا اس کا اصل باعث وہ سخت الفاظ ہی تھے جو اُن نادانوں نے دشنام دہی کی صورت پر سمجھ لئے تھے جن کی وجہ سے آخر لسان سے سنان تک
۲۵ نوبت پہنچی ورنہ اول حال تو وہ لوگ ایسے نہیں تھے بلکہ کمال اعتقاد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ ۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب پر عاشق ہو گئے ہیں جیسے آج کل کے ہندو لوگ بھی کسی گوشہ نشین فقیر کو ہرگز بُرا نہیں کہتے بلکہ نذریں نیازیں دیتے ہیں۔

اس جگہ مجھے نہایت افسوس اور غمگین دل کے ساتھ اس بات کے ظاہر کرنے کی بھی حاجت پڑی ہے کہ یہ اعتراض جو مجھ پر گیا ہے یہ صرف عوام الناس کی طرف سے ہی نہیں بلکہ میں نے سنا ہے کہ بانی مبانی اس اعتراض کے بعض علماء بھی ہیں۔ سو میں ان کی شان میں یہ تو ظن نہیں کر سکتا کہ وہ قرآن شریف اور کتب سابقہ سے بے خبر ہیں اور نہ کسی طور
۲۶ سے جائے ظن ہے ☆ لیکن میں جانتا ہوں کہ آج کل کی یورپ کی جھوٹی تہذیب نے

---

۲۵ ☆ حاشیہ: قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اُس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے
۲۶ مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سُنا سُنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا [1] الجزو ۲ سورۃ بقرہ۔ اُولٰٓئِکَ یَلۡعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلۡعَنُہُمُ اللّٰعِنُوۡنَ الجزو نمبر ۲ [2]۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا [3]۔ ایسا ہی ظاہر ہے
۲۷ کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی

[1] سورۃ البقرۃ: ۱۶۲، ۱۶۳ [2] البقرۃ: ۱۶۰ [3] الانفال: ۵۶

ازالہ اوہام صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116,115 (حاشیہ) از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 316 پر درج ہے

Back

جو ایمانی غیوّری سے بہت دُور پڑی ہوئی ہے ہمارے علماء کے دلوں کو بھی کسی قدر دبا لیا
ہے۔ اس سخت آندھی کے چلنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں بھی کچھ غبار سا پڑ گیا ہے اور
ان کی فطرتی کمزوری اس نزلہ کو قبول کر گئی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ایسے خیالات پر زور
دیتے ہیں جن کا کوئی اصل صحیح حدیث و قرآن میں نہیں پایا جاتا ہاں یورپ کی اخلاقی
﴿۲۷﴾ کتابوں میں تو ضرور پایا جاتا ہے اور ان اخلاق میں یورپ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ
ایک جوان عورت سے ایک نامحرم طالب کی بکلّی دل شکنی مناسب نہیں سمجھی گئی۔ مگر کیا
قرآن شریف یورپ کے ان اخلاق سے اتفاق رائے کرتا ہے؟ کیا وہ ایسے لوگوں کا نام
دیّوث نہیں رکھتا؟ میں ایسے علماء کو محض للہ متنبہ کرتا ہوں کہ وہ ایسی نکتہ چینیاں کرنے اور
ایسے خیالات کو دل میں جگہ دینے سے حق اور حق بینی سے بہت دور جا پڑے ہیں اگر وہ مجھ
﴿۲۸﴾ سے لڑنے کو تیار ہوں تو اپنی خشک منطق سے جو چاہیں کہیں لیکن اگر وہ خدائے تعالیٰ سے
خوف کر کے کسی قدر سوچیں تو یہ ایسی بات نہیں ہے جو ان کی نظر سے پوشیدہ رہ سکے نیک بخت

بقیہ حاشیہ

تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض
کا نام کلب اور خنزیر کہا اور ابوجہل تو خود مشہور ہے ایسا ہی ولید (بن) مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ
کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں جیسا کہ فرماتا ہے
فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۔ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ
مَّهِيْنٍ ۔ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۔ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۔ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۔
﴿۲۸﴾ .... سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ [1] دیکھو سورہ القلم الجزو نمبر ۲۹۔ یعنی تُو ان مکذّبوں کے کہنے پر
مت چل جو بدل اس بات کے آرزومند ہیں کہ ہمارے معبودوں کو بُرا مت کہو اور ہمارے مذہب کی
ہجو مت کرو تو پھر ہم بھی تمہارے مذہب کی نسبت ہاں میں ہاں ملاتے رہیں گے اور ان کی چرب
زبانی کا خیال مت کر یہ شخص جو مداہنہ کا خواستگار ہے جھوٹی قسمیں کھانے والا اور ضعیف الرائے اور
﴿۲۹﴾ ذلیل آدمی ہے دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا اور سخن چینی سے لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والا اور نیکی کی

[1] القلم: ۹ تا ۱۷

ازالہ اوہام صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116,115 (حاشیہ) از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 316 پر درج ہے

Back

اشاعۃ السنہ میں کیا لکھا ہے اور اب کیا کہتے ہیں۔ صاحب من اقرار کے بعد کوئی انکار نہیں ہو سکتا۔ آپ تو اقرار کر چکے ہیں کہ اہل کشف اور مکالمات کا مقام بلند ہو اُن کیلئے ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ محدثین کی تنقید کی اطاعت کریں بلکہ محدثین نے تو مردوں سے روایت کی ہے اور اہل کشف زندہ حی و قیوم سے سُنتے ہیں۔ پس آپ کا اس شخص کی نسبت کیا گمان ہے جس کا نام حکم رکھا گیا ہو۔ کیا یہ مرتبہ اُسکو حاصل نہیں جو آپ دُوسروں کیلئے تجویز کرتے ہیں۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپکو مسیح موعود کی پیشگوئی کا خیال کیوں دل میں آیا آخر وُہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ سادہ لوح یا تو افترا ہی ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے۔ اور ہم اسکے جواب میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دُوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دُنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو کچھ حرج نہ پہنچتا تھا۔ ہاں خدا نے میری وحی میں جابجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ تم براہین احمدیہ میں دیکھو گے کہ اس دعوے کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی۔ جابجا خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔

میں اب خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ رفع تزویر اب دیکھ کے طور پر اعتراض پیش کئے تھے سب کا کافی جواب ہو چکا ہے۔ ہاں یاد آیا ایک یہ بھی خیال اُنہوں نے پیش کیا تھا کہ جو کسوف خسوف کی حدیث مہدی کے ظہور کی علامت ہے جو دار قطنی اور کتاب اکمال الدین میں موجود ہے۔ اس میں قمر کا خسوف تیرہ ۱۳ تاریخ سے پہلے کسی ایسی تاریخ میں ہوگا جس میں چاند کو قمر کہہ سکتے ہوں۔ پس یاد رہے کہ یہ بھی یہودیوں کی مانند تحریف ہے۔ خدا نے قمر کے خسوف کیلئے اپنی سُنت کے موافق تین راتیں مقرر کر دی

یہ حوالہ صفحہ 316 پر درج ہے	اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح) صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی

Back

ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہا تھا سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کرو گے تو
پندرہ مہینہ تک ہلاک کئے جاؤ گے۔ سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے ۳
آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور زبان مُنہ سے نکالی
اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جس کے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی
بھی گواہ ہوں گے۔ پس کیا یہ رجوع نہ تھا؟ اور کیا اُس کا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اُس بحث کو
بکلّی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم امرتسر
کے ساتھ بھی اور میاں غلام نبی صاحب چاولہ میاں اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی
کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اُس کا امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں
خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اُس کا دل ترسان اور
لرزاں ہو گیا اور کیا اُس کا باوجود چار ہزار روپیہ لینے کے قسم نہ کھانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ
عیسائی مذہب میں جواز قسم ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولس نے بھی۔ اس بات کی
دلیل نہیں ہے کہ وہ ڈر گیا ہے پس کیا اب تک دجّال کہنے کے قول سے اُس کا رجوع ثابت نہیں ہوا؟
اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اسکے اُس نے پیشگوئی کی میعاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال
کر کے پکارا۔ اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں
مر جائے گا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے۔
اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے۔ اگر شک ہو تو اسکی پنشن کے
کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پنشن پائی۔ پس اگر پیشگوئی
سچی نہیں تھی تو وہ کیوں میرے سے پہلے مر گیا۔ خدا کی لعنت اُن لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔
جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے۔ کون اُس کو روک سکتا ہے۔

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے
اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا۔ وہ کیسی صفائی

Back

اعجاز احمدی (نزول المسیح) صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 109 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 317 پر درج ہے

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ ان کی بائیبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔ افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت یہودیوں کی طرح اُن کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں سچ مچ آسمان سے آتے دیکھیں گے اور یہ امید ہے ہم بچشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے آسمان سے اُترتے چلے آتے ہیں اور دائیں بائیں فرشتے اُن کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ اور دیہات کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دور سے اُن کو دیکھ رہے ہیں اور

لیہ اختلافا کثیرا۔ قل لو اتبع اللہ اھواءکم لفسدت السموات والارض ومن فیھن ولبطلت حکمتہ وکان اللہ عزیزا حکیما۔ قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وکان اللہ غفورا رحیما۔ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولہے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیوں سے مراد وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندی میں کٹوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں منافق حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں) اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سُن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا

ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 323,322 پر درج ہے

الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ۔ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا
نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے
ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسیح موعود کا نزول اس

قرآن شریف کی یہ آیت کہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا
الذی بارکنا حولہ [1] معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا
ہے پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام
سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام
کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود
کا زمانہ ہے پہنچا دیا* پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں
واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر
مبارک یجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف
کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر
ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ [1]۔ اس آیت کے ایک تو وہی معنے ہیں جو علماء میں
مشہور ہیں۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے۔ مگر

* شوکت اسلامی کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ
کی طرح مومنوں کو کفار کے حملہ سے نجات دی۔ اس لئے بیت اللہ کا نام بھی بیت امن رکھا گیا۔ لیکن
زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے تمام زمین میں پیدا ہو جائیں
اور نہ صرف اس جگہ بلکہ ہر جگہ بھی حاصل ہو۔ منہ

[1] بنی اسرائیل : ۲

Back

اب ہمارے مخالف گو اس دمشقی حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے منارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بھید ہے؛ بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح

پس چونکہ مسیح اور مہدی موعود کا زمانہ زمان البرکات تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا بارکنا حولہ یعنی مسیح موعود کی فرودگاہ کے ارد گرد جہاں تک نظر ڈالو گے ہر طرف برکتیں نظر آئیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کیسی آباد ہوگئی۔ باغ کیسے بکثرت ہو گئے۔ نہریں کیسی بکثرت جاری ہوگئیں۔ تمدنی آرام کی چیزیں کیسی کثرت سے موجود ہوگئیں۔ پس یہ زمینی برکات ہیں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمینی اور آسمانی برکتیں بکثرت ظاہر ہوگئی ہیں ویسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تائیدات کا بھی ایک دریا چل رہا تھا۔

فحاصل البیان ان الزمان زمانان ۔ زمان التائیدات ودفع الآفات ۔ و زمان البرکات والطیبات ۔ والیہ اشار عزاسمہ بقولہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ ۔ فاعلم ان لفظ المسجد الحرام فی قولہ تعالیٰ یدل علیٰ زمانٍ فیہ ظہرت عزۃ حرمات اللہ بتائید من اللہ وظہرت عزۃ حدودہ واحکامہ وفرائضہ ۔ وتراءت شوکۃ دینہ ورعب ملّتہ ۔ وھو زمان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وا المسجد الحرام البیت الذی بناہ ابراھیم علیہ السلام فی مکۃ وھو موجود الی ھذا الوقت حرسہ اللہ من کل آفۃ ۔ واما قولہ عزاسمہ بعد ھذا القول اعنی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ ۔ فیدل علیٰ زمانٍ فیہ یظہر برکات فی الارض من کل جہۃ کما ذکرناہ آنفا وھو زمان المسیح الموعود والمہدی المعہود والمسجد الاقصی المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان

غرض سے ہے کہ تا یقین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اس بنا کے لئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپورہ پنجاب میں ہے جو لاہور سے

بقیہ حاشیہ

کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشفی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس معراج میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصٰے تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصٰے یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں۔ اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں۔ اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء بنی اسرائیل کے کمالات ہیں۔ ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصٰے جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔

پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں زمانہ گذشتہ کی طرف صعود ہے اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے۔ اور ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اس میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر

خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 323 پہ درج ہے

Back

۱۸۸۳ء — أَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ

اِس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا

قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ

یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا۔

مَقَامٌ لَّا تَتَرَقَّى الْعَبْدُ فِيْهِ بِسَعْيِ الْاَعْمَالِ۔

یعنی عبداللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبت خاص عطا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

يَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا۔ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ یُو مسٹ ڈُو وہاٹ آئی ٹولڈ یو۔[1] تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔ اُشْكُرْ نِعْمَتِيْ رَأَيْتَ خَدِيْجَتِيْ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۔ اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰهِ۔ فِيْكَ مَادَّةٌ فَارُوْقِيَّةٌ۔

اے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ میری نعمت کا شکر کر کہ تو نے اس کو قبل از وقت پایا۔ آج تجھے حظ عظیم ہے۔ تو محدث اللہ ہے۔ تجھ میں مادہ فاروقی ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ذُوْ عَقْلٍ مَّتِيْنٍ۔ حِبُّ اللّٰهِ خَلِيْلُ اللّٰهِ اَسَدُ اللّٰهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ۔ بَيْتُ الْفِكْرِ وَبَيْتُ الذِّكْرِ۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

تجھ پر سلام ہے اے ابراہیم! تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے اور دوست خدا ہے خلیل اللہ ہے۔ اسد اللہ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔

یعنی یہ اُسی نبی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں

---

[1] You must do what I told you.

مندرجہ بالا نشان آسمانی استخارہ کریں تو میں آپ کیلئے دعا کروں گا کیا خوب ہو کہ یہ استخارہ میرے روبرو ہو۔ تا میری توجہ زیادہ ہو۔ آپ پر کچھ بھی مشکل نہیں لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔

سچی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے۔ وہ دل پر ایک نور کا اثر ڈالتی ہے اور میخ آہنی کی طرح اندر کھب جاتی ہے اور دل اس کو قبول کر لیتا ہے اور اسکی نورانیت اور ہیبت بال بال پر طاری ہو جاتی ہے۔ میں اپنے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے روبرو اور میری ہدایت اور تعلیم کے موافق اس کام میں مشغول ہوں تو میں آپکے لئے بہت کوشش کرونگا کیونکہ میرا خیال آپکی نسبت بہت نیک ہے اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپکو ضائع نہ کرے اور رشد اور سعادت میں ترقی دے۔ اب میں نے آپکا وقت بہت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

آپکا مکرر خط پڑھ کر ایک بات کچھ زیادہ تفصیل کی محتاج معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ استخارہ کے لئے اس دعا کی حاجت کہ ہر یک شخص کا استخارہ شیطان کے دخل سے محفوظ ہو عزیز من یہ بات خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے برخلاف ہے کہ وہ شیاطین کو انکے مواضع مناسبہ سے معطل کر دیوے۔ اللہ جلشانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن ثم یحکم اللہ آیاتہ واللہ علیم حکیم یعنے ہم نے کوئی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا کہ اسکی یہ حالت نہ ہو کہ جب وہ کوئی تمنا کرے یعنے اپنے نفس سے کوئی بات چاہے تو شیطان اسکی خواہش میں کچھ نہ ملاوے یعنے جب کوئی رسول یا کوئی نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے تو شیطان اس میں بھی دخل دیتا ہے تب وحی متلو جو شوکت اور ہیبت اور روشنی تام رکھتی ہے اس دخل کو اٹھا دیتی ہے اور منشاء الٰہی کو مصفا کر کے دکھلا دیتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں اور جو کچھ خواطر اسکے نفس میں پیدا ہوتی ہیں درحقیقت وہ تمام وحی ہوتی ہیں جیسا کہ قرآن کریم اس پر شاہد ہے۔ وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی۔ لیکن قرآن کی وحی دوسری وحی سے جو صرف معانی منجانب اللہ ہوتے ہیں تمیز کلی رکھتی ہے اور نبی کے اپنے تمام اقوال وحی غیر متلو میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ روح القدس کی برکت اور چمک ہمیشہ نبی کے شامل حال رہتی ہے اور ہر یک بات اسکی برکت سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور وہ برکت روح القدس سے اس کلام میں رکھی جاتی ہے لہذا ہر یک

[illegible]

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 324 پر درج ہے

Back

یہ لوگیں کرکے پھل دنیا ہی پایا — اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا — کہ سوچو عزتِ خیر البرایا
ہمیں یہ رہ خدا نے خود دکھا دی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

کوئی مُردوں سے کیونکر راہ پاوے — رہے تب سالکاں عُقدوں میں جاوے
خدا عیسیٰ کو کیوں مُردوں سے لاوے — وہ خود کیوں مُہرِ ختمیت ہٹا دے
کہاں آیا کوئی تا وہ بھی آوے — کوئی اِک نام ہی ہم کو بتا دے
تمہیں کس نے یہ تعلیمِ خطا دی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات — معمّہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات — زمیں نے وقت کی دیدیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئیگا ہیہات — خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اِک جہاں کو یہ سنا دی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے اُن کو ساقی نے پلا دی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے — وہ نعمت کون سی باقی جو کم ہے
زمینِ قادیاں اب محترم ہے — ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

آپ لوگ شاید یہ کہیں کہ ہم سالانہ جلسہ پر جو آیا کرتے ہیں ہمارا یہی آنا کافی ہے۔ مگر یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ایسے موقعہ پر جو اعلیٰ باتیں بتائی جاتی ہیں ان پر کام کرنے کی تاکید کی جاتی ہے نہ کہ پڑھنے سیکھنے کی فرصت ہوتی ہے۔ جس تک کے لئے جلسہ کے ایام کے علاوہ ہی موقعہ ہوتا ہے۔ اس لیے جلسہ کے علاوہ اور وقتوں میں بھی آنا چاہیے۔ جو دوست اور دنوں میں آتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ دیکھ لیا ہے کہ تازہ اور ڈبوں کے دودھ میں کتنا فرق ہے۔ اس لئے وہ کوئی ہی چھٹی یا جو کوئی موقعہ ہاتھ آئے ایسا نہیں جانے دیتے کہ یہاں نہیں آجاتے۔ تنخواہ کی تنگی برداشت کرتے ہیں گھر کے آرام و آسائش کو ترک کرتے ہیں بیوی بچوں سے جدا رہتے ہیں مگر آتے ضرور ہیں۔ اور انہیں فائدہ بھی بہت پہنچتا ہے۔ ان کا بار بار آنا ہی بتاتا ہے کہ انہیں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ وہ کیوں آتے۔ تو یہاں آنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے۔ مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھیگا وہ کاٹا جائیگا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہیگا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔ اسی طرح ایک وقت بھی آئیگا۔ جب ہماری اولادوں اور ان کی اولادوں کی اولادوں سے بھی پرے اسے پھینک دے۔ جبکہ یہ دودھ سوکھ جائیگا۔ لیکن یہ وقت آئیگا ضرور۔ اس لئے تمہیں چاہیئے۔ کہ اس دودھ کو پیو تا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ سال میں صرف ایک دفعہ تمہارا آنا کوئی زیادہ مفید نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ اس طرف خیال نہیں کرتے۔ پھر پوری اور فائدہ بخش تعلیم ایسے ہی وقت دے سکتا ہے۔ جب کہ طالب علم سے اچھی طرح واقفیت بھی رکھتا ہو۔ اور اس کی عادات کو خوب جانتا ہو۔ مگر صرف جلسہ کے موقعہ پر آنے والے دوستوں سے ہمیں ایسی واقفیت نہیں ہو سکتی بیسیوں لوگ ہونگے۔ جو مجھے چاروں جلسوں پر ملے ہونگے۔ اور انہوں نے اپنے نام بھی بتلائے ہونگے لیکن پھر بھی میں انہیں نہیں پہچان سکتا۔ کیونکہ اس قدر ہجوم میں کوئی پتہ نہیں رہتا۔ اور تعلیم بغیر پوری واقفیت کے دی نہیں جا سکتی۔ اور واقفیت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ دوست بار بار آئیں اور جلسہ کے ایام کے علاوہ اوقات میں آئیں۔ ایسی صورت میں معلوم ہو سکیگا۔ کہ فلاں کو کس طریق سے پڑھانے کی ضرورت ہے۔ اور فلاں کو کس علم کی حاجت۔ پھر اسی کے مطابق اس کی تعلیم کا انتظام کیا جائیگا۔ جو دوست یہاں آتے رہتے ہیں۔ ان کو کسی نہ کسی رنگ میں تعلیم دیجاتی ہے۔ اور انہیں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کوئی یہ نہ کہے۔ کہ ہمارے پاس حضرت مسیح موعود کی کتابیں جو موجود ہیں

حقیقۃ الرؤیا صفحہ 46 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 324 پر درج ہے

پھیلانے سے تو حق کی اشاعت کرنے میں لگا دیں۔ چاہے غلط طریق پر بھڑکنے دیں۔ کہ دنیا کو تباہ کر دے
دیکھو صحابہ کرام کے وقت لڑائی کی ضرورت تھی۔ اس لئے وہ جوش کے ساتھ اپنی جانیں لیکر میدان عمل
میں نکلے۔ اور جب تک مخالفین کے مقابلہ میں اس جوش کو استعمال کرتے رہے۔ اس سے بڑی بڑی
عظیم الشان کامیابیاں ظہور میں آئیں۔ لیکن جب ان کے سامنے مخالفین نہ رہے۔ تو اس جنگ سے اپنے
لوگوں کو ہی جلانا شروع کر دیا۔ یہ ان کا وہی جوش تھا جو کفار کو تباہ اور برباد کرتا تھا۔ مگر جب بے قاعدہ
بکلی شروع ہو گیا۔ تو اپنوں ہی کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو گیا۔ اس زمانہ میں وہ جوش جو ایک نہایت
بازنبی کی جماعت کو ہلاک کرتا ہے۔ وہ تمہیں ملا ہے۔ تم اگر اس کو قاعدہ کے ماتحت کام میں لاؤ گے۔ تو
اس قدر انعام پاؤ گے کہ تمہارے گھر بھر جائینگے۔ لیکن اگر ٹھیک طور پر استعمال نہ کرو گے۔ تو ایسے خطرناک
اور تباہ کن نقصانات اٹھاؤ گے۔ کہ جن کا خیال کرکے ہی دل کانپ اُٹھتا اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے
ہیں۔ پس جہاں تک ہو سکے تم علم دین کے سیکھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے جوشوں کو اس کام میں لگاؤ
ورنہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اور تمہیں بتا دیا ہے۔ کہ اگر اپنے جوشوں سے صحیح طور پر کام نہ
لوگے۔ تو پھر اللہ ہی حافظ ہے +

اب میں بتاتا ہوں کہ کس طرح تم اپنے جوشوں کو علم دین کے سیکھنے میں صرف کرو +

علم دین سیکھنے کا پہلا طریق

پہلا طریق تو یہ ہے۔ کہ تمہارا ایک ہی مرکز سے تعلق ہے۔ جیسے اس زمانہ
میں خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کی اُم بنایا ہے۔ اور خواہ کوئی مانے یا نہ مانے
اقرار کرے یا نہ کرے۔ لیکن درست بات یہی ہے۔ کہ بچہ کی صحیح تربیت
اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ اس کی اپنی ماں کے دودھ سے پرورش ہو۔ بکری۔ گائے۔ بھینس کے
دودھ سے بچہ پل تو جاتا ہے۔ مگر پوری طاقت اور قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اصل قوت ماں
ہی کے دودھ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں
کی اُم قرار دیا ہے۔ اس لئے اب وہی کسی پورے طور پر روحانی زندگی پائیگی۔ جو اس کی چھاتیوں
سے دودھ پیئے گی۔ اس لئے علم دین سیکھنے کا اصل اور کامل طریق یہی ہے۔ کہ یہاں آکر سیکھا جائے
اگر کوئی کہے کہ دودھ تو دور دراز جگہوں میں بھی ڈبوں میں بند ہو کر جاتا ہے۔ اسی سے کیوں نہ فائدہ
اٹھالیں۔ مگر کیا تازہ دودھ اور کیا باسی۔ بے شک یہ دودھ بھی ڈبوں (رسالوں) میں بھر کر بھیجا
جاتا ہے۔ مگر اس میں وہی فرق ہے۔ جو تازہ اور باسی دودھ میں ہوتا ہے۔ پس اگر تم لوگ واقعی اور
حقیقی نفع حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو یہاں آکر کرو۔ ورنہ ڈبوں کے ذریعہ تو ہم پہنچا ہی دیں گے +

حقیقۃ الرؤیا صفحہ 45 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 325 پر درج ہے

حوالہ نمبر 291

ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے اس میں حج کے متعلق احکام ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حج کے معلوم مہینے ہیں (محرم۔ ذیقعدہ۔ رجب۔ ذی الحج سارا مہینہ یا دس دن) پس جو کوئی ان میں حج کا قصد کرے اس کو کیا کرنا چاہئے۔ وہ یہ کرے کہ حج میں رفث۔ فسوق اور جدال نہ کرے۔ یہ اس کے لئے جائز نہیں۔ ہر وہ شخص جو حج کے لئے جاتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج میں رفث۔ فسوق اور جدال نہ کرے۔ رفث کیا ہے۔ جماع کو کہتے ہیں یہ بھی حج میں منع ہے لیکن اس کے معنے اور بھی ہیں جو یہاں چسپاں ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ بدکلامی۔ گالیاں دینا۔ گندی باتیں بیان کرنا۔ گندے قصے سنانا۔ لغو اور بیہودہ باتیں کرنا جسے پنجابی میں گپیں مارنا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کوئی حج کو جاتا ہے تو اسے کسی قسم کی بدکلامی نہیں کرنی چاہئے گندے قصے نہ بیان کرنے چاہئیں گپیں نہ مارنی چاہئیں فسوق کے معنے ہیں اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نکل جانا۔ تو حاجیوں کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری سے باہر نہ نکلیں اور تمام احکام کو بجا لائیں پھر جہاں لوگوں کا مجمع ہوتا ہے وہاں لڑائیاں بھی ہوا کرتی ہیں کیونکہ لوگوں کی مختلف طبائع ہوتی ہیں اور بعض تو بالکل تند مزاج ہوتی ہیں اس لئے ان میں ذرا ذرا سی بات پر لڑائی ہو جاتی ہے مثلاً یہی کہ اس نے میری جگہ لے لی مجھے دھکا دیدیا وغیرہ وغیرہ اس لئے فرمایا کہ لڑائی نہ کرنا۔ اس میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو بتایا ہے کہ جب تم حج کے لئے نکلو تو یہ تین باتیں یاد رکھو۔ آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے وہ سالانہ جلسہ پر ہی آکر اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اس غرض کے لئے نکلے وہ گندی اور لغو باتیں نہ کرے۔ خدا کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرے اور لڑائی جھگڑا بھی نہ کرے۔

برکات خلافت صفحہ 5 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 325 پر درج ہے

Back

پہچاننے والے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ایسے شریف لوگ ہر یک قوم میں کم و بیش موجود تو ہیں جو مفسدانہ اور غیر مہذب تقریروں کو بالطبع پسند نہیں کرتے اور مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پہلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔ اور فی الواقع سچ بھی ہے کہ جن مقدسوں کو خدا نے اپنی خاص مصلحت اور ذاتی ارادہ سے مقتدا اور پیشوا قوموں کا بنایا۔ اور جن روشن جوہروں کو اُس نے دُنیا پر چمکا کر ایک عالم کو ان کے ہاتھ سے نور خدا پرستی اور توحید کا بخشا۔ جن کی پُر زور تعلیمات سے شرک اور مخلوق پرستی جو اُمّ الخبائث ہے۔ اکثر حصوں زمین سے معدوم ہوگئی اور درخت ذکر وحدانیت الٰہی کا جو سُوکھ گیا تھا۔ پھر سر سبز اور شاداب اور خوشحال ہوگیا۔ اور عمارت خدا پرستی کی جو گر پڑی تھی۔ پھر اپنے مضبوط چٹان پر بنائی گئی۔ جن مقبولوں کو خدا نے اپنے خاص سایۂ عاطفت میں لیکر ایسے عجائب طور پر تائید کی کہ وہ کروڑوں مخالفوں سے نہ ڈرے اور نہ تھکے اور نہ گھٹے۔ اور نہ اُن کی کارروائیوں میں کچھ تنزل ہوا۔ اور نہ ان پر کچھ بلا آئی جب تک کہ انہوں نے راستی کو ہر یک موذی سے امن میں رہ کر زمین پر قائم نہ کر لیا۔ ایسے مقبولانِ الٰہی کی نسبت زبان درازی کرنا نہایت درجہ کی ناپاکی اور نا اہلی اور ہٹ دھرمی ہے۔

ہر کہ تُف افگند بہ مہرِ منیر ہم بروئیش فتد تُفِ تحقیر

تا قیامت تُف ست بر رویش دُور سیاں دُور تر ز بدبُوئیش

اور جو کچھ میں اس مقام میں ادب اور حفظِ لسان کے بارے میں نصیحت کر رہا ہوں یہ بلاوجہ اور بلا خاص منشے کے نہیں۔ اس وقت میرے ذہن میں کئی ایک ایسے لوگ حاضر ہیں کہ جو ص۱۰۳
انبیاء اور رسولوں کی تحقیر کر کے ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا ایک بڑے ثواب کا کام کر رہے

حاشیہ در حاشیہ نمبر ۵

اور قصّوں اور کہانیوں کا ذخیرہ ہوگا۔ اور مقلد اس کا سودائیوں اور وہمیوں کی طرح بغیر بونے کے کاٹنے کی اُمید رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی کتاب کہ جس کے اصولوں کی سر سبزی عقل کی پیشگوئی پر موقوف ہے۔ انسان کو کسی نوع کی بھلائی نہیں پہنچا سکتی۔ منہ

عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّةِ۔ وَاِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ۔

نبوت ختم گردیده — و او خاتم الانبیاء است

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے — اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

وَاَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ۔ لَا وَلِیَّ بَعْدِیْ۔ اِلَّا الَّذِیْ هُوَ

و من خاتم الاولیاء — ہیچ ولی بعد من نیست — مگر آنکہ

اور میں خاتم الاولیاء ہوں — میرے بعد کوئی ولی نہیں — مگر وہ جو

مِنِّیْ وَعَلٰی عَهْدِیْ۔ وَاِنِّیْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَّبِّیْ بِکُلِّ

از من باشد و بر عہد من باشد۔ — و من از خدائے خود — بتمام تر

مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا — اور میں اپنے خدا کی طرف سے — تمام تر

قُوَّةٍ وَّبَرَکَةٍ وَّعِزَّةٍ۔ وَاِنَّ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی

قوت و برکت و عزت فرستادہ شدہ ام — و ایں قدم من — برآں

قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں — اور یہ میرا قدم — ایک ایسے

مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَیْهَا کُلُّ رِفْعَةٍ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ اَیُّهَا

منارہ است کہ ہمہ بلندی ختم کردہ شد — پس اے جواناں

منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے — پس خدا سے ڈرو

الْفِتْیَانُ۔ وَاعْرِفُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْنِیْ وَلَا تَمُوْتُوْا

بترسید — و مرا بشناسید و اطاعت من کنید — و بہ گناہ نافرمانی

اے جوانمردو — اور مجھے پہچانو — اور نافرمانی مت کرو — اور نافرمانی پر

بِالْعِصْیَانِ۔ وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ۔ وَحَانَ اَنْ

نمیرید — و بتحقیق زمانہ نزدیک رسید — و آں وقت

مت مرو — اور زمانہ نزدیک آگیا ہے — اور وہ وقت

(۳) لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا۔[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ صفحہ ۲۔ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء "(۱) میرا دشمن ہلاک ہو گیا۔ میں اُسد ایلکھا خدا تال جاپیا ہے۔

یعنی عنقریب میرا دشمن ہلاک ہو جائے گا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑے گا۔

(۲) میرے دشمن ہلاک ہو گئے۔

یعنی آئندہ عنقریب ہلاک ہوں گے۔

(۳) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔[2]

(۴) کوئی درباری میرے حلقۂ اطاعت سے گزرنے نہ پاوے۔ کوئی درباری اس جُرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔

یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس حکم سے لاپرواہ ہے وہ سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔

(۵) سلطان عبد القادر

اس الہام میں میرا نام سلطان عبد القادر رکھا گیا۔ کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ یہ فقرہ سید عبد القادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنے ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔

(۶) اُحِلَّ لَہُ الطَّیِّبَاتُ۔ قُلْ مَا فَعَلْتُ اِلَّا مَا اَمَرَنِیَ اللّٰہُ۔

(تشریح) اس سلطان عبد القادر کے لئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں۔ کہہ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا۔

(۷) پھر بعد اس کے کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۳) بے شک تجھے اللہ نے ہم پر ترجیح دی۔

[2] (ترجمہ) خدا نیکوں کے ساتھ ہے۔

۱۶

۴۰۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں گھوڑی سے گر پڑا اور میری داہنی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس لئے ہاتھ کمزور ہو گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میں قادیان میں حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے پوچھا شاہ صاحب آپ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ کلائی کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے میرے ہاتھ کی انگلیاں کو مٹھی میں اور اچھی طرح مٹھی بند نہیں ہوتی۔ حضور دعا فرمائیں کہ پھر ٹھیک ہو جائے۔ مجھکو یقین تھا کہ اگر حضور نے دعا فرمائی۔ تو شفا بھی اپنا کام ضرور کرے گی۔ لیکن بلا تأمل حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہمارے مونڈھے پر بھی ضرب آئی تھی۔ جس کی وجہ سے اب تک وہ کمزور ہے۔ ساتھ ہی حضور نے مجھے اپنا شانہ ننگا کر کے دکھایا اور فرمایا کہ آپ بھی صبر کریں۔ پس اس وقت سے دہنی ہاتھ کی کمزوری مجھکو یہ تصور ہو اور میں نے سمجھ لیا کہ اب یہ تقدیر ٹلنے والی نہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب اپنے صحابہ کس قدر بے تکلف تھے کہ فوراً اپنا شانہ ننگا کر کے دکھا دیا۔ تا کہ شاہ صاحب اسے دیکھ کر تسلی پائیں۔

۴۱۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض لوگ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھتے تھے۔ کہ یا حضرت ہم کونسا وظیفہ پڑھا کریں۔ تو حضور فرماتے کہ الحمد شریف اور درود شریف اور استغفار اور دعا پر مداومت اختیار کرو اور دعا اھدنا الصراط المستقیم کثرت سے پڑھا کرو۔

۴۱۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کر کے مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرہ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قد ناپیں۔ پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھا ملایا۔ تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ یہ اوائل زمانہ کا رؤیا ہوگا۔ کیونکہ بعد میں تو آپ کو وہ روحانی ترقی حاصل ہوئی کہ امت محمدیہ میں آپ سب پر سبقت لے گئے جیسا کہ آپ کا یہ الہام بھی ظاہر کرتا ہے کہ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ اور آپ نے صراحت کے ساتھ لکھا

لتصون بنيانًا من الآفات منكم — وقد تمّت الأخبار والآي تبهر

کیا تم سمجھتے ہو کہ اپنی بنیاد کو ان آفات سے بچا لو گے ... اور خبریں پوری ہو گئیں اور نشان ظاہر ہو چکے

وقد قيل منكم يأتين امامكم — وذلك في القرآن نبأ مكرر

اور تم سن چکے ہو کہ تمہارا امام تم ہی میں سے آئے گا — اور یہ خبر تو قرآن میں کئی مرتبہ آ چکی ہے۔

أتاني كتاب من كذوب يزوّر — كتاب خبيث كالعقارب يأبر

مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے۔ — وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔

فقلت لك الويلات يا أرض جولر — لُعنتِ بملعونٍ فأنتِ تُدمّر

پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت — تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاک ہو جائے گی

تكلّم هذا النكس كالزمع شاتما — وكل امرء عند التخاصم يُسبر

اس فرومایہ نے کمینوں کی طرح گالی کے ساتھ بات کی — اور ہر ایک آدمی خصومت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔

أتزعم يا شيخ الضلالة أنني — تقوّلت فاعلم أن ذيلي مطهّر

کیا تو اے گمراہی کے شیخ یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے افترا کیا ہے — پس جان کہ میرا دامن اس تہمت سے پاک ہے

أتنكر حقا جاءكم من خالق السما — سيبدي لك الرحمان ما أنت تُنكر

کیا تو اس حق سے انکار کرتا ہے جو تمہیں آسمان سے آیا۔ — خدا عنقریب تیرے پر ظاہر کر دے گا جس چیز کا تو نے انکار کیا۔

إذا ما رأينا أن قلبك قد قسا — ففاضت دموع العين والقلب يضجر

جب ہم نے دیکھا کہ تیرا دل سخت ہو گیا۔ — تو آنکھیں آنسو جاری ہوئیں اور دل بیقرار تھا۔

أخذتم طريق الشرك مركز دينكم — أهذا هو الإسلام يا متكبر

تم نے شرک کے طریق کو اپنے دین کا مرکز بنا لیا — کیا یہی اسلام ہے اے متکبر۔

وما أنا إلا نائب الله في الورى — ففرّوا إليّ وجانبوا البغي واحذروا

میں تو مخلوق کے لئے خدا کا نائب ہوں۔ — پس میری طرف بھاگو اور نافرمانی چھوڑ دو اور ڈرو

وإن قضاء الله يأتي من السما — وما كان أن يُطفى ويلغى ويُجبر

اور خدا کی تقدیر آسمان سے آئے گی۔ — اور ممکن نہیں کہ وہ بجھائی جائے یا باطل کی جائے

اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 330، 331 پر درج ہے

Back

مگر شرط یہ ہے کہ اس تاریخ سے کہ یہ رسالہ شائع ہو ٹھیک ٹھیک بیس یوم تک اسی مقدار اور اسی بلاغت فصاحت کے لحاظ سے اور انہیں مضامین کے مقابل پر اشعار بنا کر اور طبع کرا کر ملک میں شائع کر دیں ورنہ اخبار کے ذریعہ سے ان کا عجز شائع کر دیا جائے گا۔ اور ہم دوبارہ اقرار کرتے ہیں کہ اگر ان اشعار میں تاریخ معینہ کے اندر وہ ہمارا مقابلہ کر سکیں گے اور اہل علم کی شہادت سے ان کے اشعار ہمارے اشعار کے ہم مرتبہ ہوں گے اور تعداد میں بھی برابر

بقیہ حاشیہ: فقروں کا سرقہ میری طرف منسوب کرنے کے ساتھ ہی خود ایک پوری کتاب کا سارق ثابت ہو گیا۔ اگر اُن کا محمد حسن بھی تھا تو کیوں خدا تعالیٰ نے اُس کو دُکھ دیا اور سب لوگوں پر مشتبہ ہو گیا کہ پیر گولڑوی نے ایک مُردہ کا مضمون چرا کر کسی دزد کی طرح قابل شرم چوری کی ہے اور جس شخص کے دوستوں نے اُس کی طرف خط لکھے کہ ایسا کرنا مناسب نہ تھا تو یہ جواب دیا کہ میں نے محمد حسن مُردہ سے اجازت حاصل کی تھی۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر محمد حسن مُردہ اجازت دیتا تو اپنی زندگی میں ہی دیتا مسودہ اس کے پاس بھیجا نہ یہ کہ اُس کے مرنے کے بعد اُس کی بیوہ کے پاس سے منگایا جاتا اور پھر بہر حال یہ ذکر تو کرنا چاہیئے تھا کہ یہ نکات جو میری طرف منسوب ہیں دراصل محمد حسن مُردہ کے لکھے ہوئے ہیں مگر کہیں ذکر نہ کیا۔ بلکہ شیخی سے دعویٰ کیا کہ یہ کتاب میں نے تصنیف کی ہے۔ دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ جس نے چند فقروں کا سارق قرار دینے سے ایک تمام و کمال کتاب کا خود چور ثابت ہو گیا اور نہ صرف چور بلکہ کذّاب بھی کیونکہ محمد حسن کی کتاب میں شامل کیا اور کتاب میں لکھا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ وہ اُس کی تالیف نہیں۔ کیوں پیر جی اب اجازت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ رہا محمد حسن پس چونکہ وہ مر چکا ہے اس لئے اُس کی نسبت ہمیں بحث کی ضرورت نہیں وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔ اُس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔ میں نے کتاب اعجاز المسیح کے سرورق پر بطور پیشگوئی بیان کر دیا تھا کہ جو شخص اس

Back

نزول المسیح حاشیہ صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 448 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 331 پر درج ہے

نزول المسیح

۴۴

ٹھہرائے جائیں گے پھر اگر تمہارا رسالہ فصیح بلیغ ثابت ہوا تو میرا تمام دعویٰ باطل ہو جائیگا اور میں
اب بھی اقرار کرتا ہوں کہ بالمقابل تفسیر لکھنے کے بعد اگر تمہاری تفسیر لفظاً و معناً اعلیٰ ثابت ہوئی تو
اس وقت اگر تم میری تفسیر کی غلطیاں نکالو تو فی غلطی پانچ روپیہ انعام دونگا۔ غرض بیہودہ نکتہ چینی سے
پہلے ضروری ہوگا کہ بذریعہ تفسیر عربی اپنی عربی دانی ثابت کرو۔ کیونکہ جس فن میں کوئی شخص دخل نہیں
رکھتا اُس فن میں اُس کی نکتہ چینی قبول کے لائق نہیں ہوتی۔ معمار معمار کی نکتہ چینی کر سکتا ہے اور
حداد حداد کی مگر ایک خاکروب کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے۔ آپکی لیاقت
تو یہ ہے کہ ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ سیف چشتیائی میں بھی آپ نے چوری کے مال کو اپنا مال
قرار دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اے بھلے آدمی پہلے اپنی
عربی دانی ثابت کر پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال اور فی غلطی ہم سے پانچ روپیہ لے اور بالمقابل عربی
رسالہ لکھ کر میرے اس کلام معجزہ کا باطل ہونا دکھلا۔ افسوس کہ دس برس کا عرصہ گذر گیا کسی نے شریفانہ
طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کار اگر کیا تو یہ کیا کہ تمہارے فلاں لفظ میں فلاں غلطی ہے اور فلاں فقرہ
فلاں کتاب کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے مگر صاف ظاہر ہے کہ جب تک خود انسان کا صاحب علم ہونا
ثابت نہ ہو کیونکر اُسکی نکتہ چینی صحیح مان لی جائے کیا ممکن نہیں کہ وہ خود غلطی کرتا ہو اور جو شخص بالمقابل
لکھنے پر قادر نہیں وہ کیوں کہتا ہے کہ کتاب میں بعض فقرے بطور سرقہ ہیں اگر سرقہ سے یہ امر ممکن ہے تو
کیوں وہ مقابل پر نہیں آتا اور لومڑی کی طرح بھاگا پھرتا ہے۔ اے نادان اوّل کسی تفسیر کو عربی فصیح
میں لکھ کے اپنی عربی دانی ثابت کر پھر تیری نکتہ چینی بھی قابل توجہ ہو جاوے گی ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی
کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی نحوی غلطی کا۔ یہ صرف گوہ کھانا ہے۔
اے جاہل بیحیا اوّل عربی بلیغ فصیح میں کسی سورۃ کی تفسیر شائع کر پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق حاصل
ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا سرقہ قرار دے۔ جو شخص ہزارہا جز عربی بلیغ فصیح کی لکھ چکا ہو
نہ صرف بیہودہ طور پر بلکہ معارف حقیقیہ کے بیان میں تو کیا صرف انکار سے اس کا جواب ہو سکتا ہے یا
جب تک کلام کے مقابل پر کلام نہ دکھلایا جاوے صرف زبان کی بک بک سے حجت پوری ہو سکتی ہے اور اس پر کوئی فتح یابی ثابت

۶۵

علیٰ مثلها لم نطّلع فی مکتّم
ان تمام مصیبتوں کیلئے پوشیدہ چیزوں میں نظیر نہیں پائی جاتی۔

وان کان عیسیٰ او من الرسل آخر[1]
خواہ عیسیٰ ہو یا کوئی اور نبی ہو

ففکّرنا هذا کله کان باطلا
پس سوچ لیا یہ تمام کاروبار باطل تھی۔

وما کان شرک الناس شیئا یغیّر
اور شرک کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو بدلا جائے

الا لا تمی عار النساء ابا الوفا
اے عورتوں کے عار ثناء اللہ

الام کفتیان الوغی تتنمّر
کب تک مردان جنگ کی طرح چیتا بن دکھلائیگا

اردتَ الهوی من بعد ستین حجة
کیا تم نے ساٹھ برس کی عمر کے بعد ہوا پرستی کا ارادہ کیا

وذلک رأی لا یراه المفکّر
یہ تو کسی عقلمند کی رائے نہ ہوگی۔

ارینٰک آیات فلا عذر بعدها
ہم تجھے کئی نشان دکھلاتے رہے اور اس کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہیگا

وان خلتها تخفی علی الناس تظهر
اور اگر تو خیال کرے کہ وہ پوشیدہ ہے تو وہ ضرور پوشیدہ نہ رہیگا

اردتَ بمدّ ذلّتی فرأیتها
تو نے اعلام قدیم میری ذلت کو چاہا پس خود ذلت دیکھ لی۔

ومن لا یوقّر صادقًا لا یوقّر
اور جو شخص صادق کی عزت نہ کرے وہ خود بھی عزت نہیں پائیگا

وکاین* من الآیات قد مرّ ذکرها
اور بہت سے نشان ہیں جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

رأیتم فاعرضتم وقلتم کمن وزر
تم نے وہ نشان دیکھے اور اعراض کیا اور کہا کہ جھوٹ بنا لیا ہے

فهل لنا بعد التجارب حیلة
پس ہمارے لئے بہت تجارب کے بعد ایک حیلہ ظاہر ہوا۔

لنکتب اشعارا بها الامر تشعر
تا ہم یہ چند شعر لکھیں جن کے تجربہ سے نشان معلوم ہوجائیں

فهذا هو التبکیت من فاطر السما
پس یہ اس خدا کی طرف سے تمہارا ملزم کرنا ہے۔

وهذا هو الافهام منّی ففکّروا
اور یہی میری طرف سے اتمام حجت ہے۔

[1] سہو کاتب سے کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے۔ اصل ترجمہ یوں ہوگا۔ "ہم تجھے کئی ایک نشان دکھلاتے رہے" (محشی)

* یستعمل لفظ کاین کما یستعمل کائن فی لسان العرب۔ منہ

اعجاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 332 پر درج ہے

Back

ومن المعترضين المنكوبين شيخ ضال بطالوي دجال غوي يقال له

ویکے از معترضان کشتگان شیخ گمراه ساکن بٹاله است که بسیار گمراه است۔ او را

محمد حسين - وقد سبق الكل في الكذب والمين - وانه أبى

محمد حسین می گویند - و از همه در دروغ و ناراستی سبقت برده است - و او انکار کرد

واستكبر واشاع الكبر واظهر حتى قيل انه امام المستكبرين - ورئيس

و تکبر نمود - و تکبر را شائع کرده و ظاهر ساخت تا آنکه گفته شد که او امام متکبرین است - و رئیس

المعتدين - ورئيس الغاوين هو الذي كفرني قبل ان يكفر الآخرون - واعترض

تجاوز کنندگان - و سر گمراهان است - او همان شخص است که پیش از همه مرا کافر گفت - و بر کتابهای

على كتبي واظهر جهله المكنون - فقال ان تلك الكتب مشحونة من الاغلاط

من اعتراض کرد - و جهل خود ظاهر نمود - پس گفت که این کتابها از غلطی پر هستند و در گل [illegible]

وساقطة في وحل الاغلاط - وليست كماء معين - وان هذا الرجل من

افتاده اند - و چو آب صافی نیست - و این شخص از جاهلان است

الجاهلين - وكلما يوجد في كتبه من ملحها وقوافيها - فليس قريحته حجر

و هر چه از کلمات ملیحه و قافیه ها در کلام او یافته می شود - پس آن طبع زاد او

لثانيها بل تلك كلم خرجت من اقلام الآخرين -

نیست بلکه این کلمات از قلمهای دیگران برآمده اند -

فقلت يا شيخ النوكى وعدو العقل والنهى - ان كتبي مبرزة مما

پس گفتم که ای شیخ احمقان و دشمن عقل و دانش - به تحقیق کتاب های من از آنچه گمان کرده

زعمت ومنزهة عما ظننت - الا سهو الكاتبين - او زيغ القلم يتغافل عنه لا

پاک هستند - و از آنچه زعم تست منزه هستند - مگر سهو کاتب یا کجی قلم که از تغافل [illegible]

[illegible]

بجهل الجاهلين۔ فان قدرت ان تثبت فيها عثار الخطأ منی فخذ لکل لفظ غلط

پس اگر تو میدانی کہ دریں کتاب لغزشے ثابت کنی پس از من بمقابلہ ہر لفظ غلط دینارے بگیر

دينارا۔ واجمع هكذا نضارا۔ وكن من المتمولين۔ وهذه صلة تلائم هواك۔ و

و سیم و زر جمع کن۔ و از مالداران بشو۔ و ایں آں انعام است کہ مناسب میل خویش

تقر به عيناك۔ وتستريح به رجلاك۔ فتنجو من السغب الدائم۔ ولعله كالشهد

است۔ و بدو چشم تو خنک خواہد شد۔ و پایہائے تو زاں آرام خواہند گرفت پس از گرسنگی ہمیشگی نجات خواہی یافت

للهائم۔ وتقعد كالمتنعمين۔ وتنجو به من عوائل الخزي۔ ومكائد فسق۔ واشاعة

شہد برائے سرگرداں آید و تو ہمچو کہ بے سروسامان خواہی نشست۔ و بدیں مال از رسوائی و فریب گذاشتن

مذمة السنة۔ ووعظ الدجل والفرية۔ وتعيش كالمسترزقين۔

و اشاعت السنۃ کہ مسائل حقہ سنت است و اندیل و فریب ہم نجات خواہی شد و ہمچو آدم بامال زندگی خواہی کرد لیکن

بيد اني اريد ان ابلي قبله قوة فصاحتك واشاهد ريح بلاغتك۔ لافهم

مگر ایں است کہ من خواہم کہ قبل از ایں امر توشیشۂ فصاحت ترا بینم و بوئے بلاغت ترا شمیم کنم۔

انك من علماء هذه الصناعة۔ ومن اهل تلك العقولة۔ ولست

تا بہ بینم کہ تو از علمائے ایں صناعت ہستی۔ و از آناں ہستی کہ اہل ایں عملہ ہستند۔ و از

من الجاهلين المحجوبين العمين۔

جاہلان و محجوبان و نابینایان نیستی۔

فاتفق لو شل عقلك المنحوس۔ ونكد طالعك المنحوس۔ انه ما قبل

پس بباعث کم نصیبی و بدبختی طالع منحوس او ایں اتفاق افتاد کہ او ایں انعام را قبول نکرد

هذه الصلة۔ وما تمنى نفسه ليقبل هذه الشريطة۔ خشو الذلة

و نخواست نفس او بلندی آمدگی بنا مرد تا شرط ما را قبول کند۔ و از ذلت و رسوائی

Back

والفضيحة۔ وتولّى كالمتخوفين۔ وقال لو نشاء لقلنا مثل هذا لو كنا لسنا

و تبرسید ومثل ترسندگان پشت بگردید۔ وگفت اگر بخواہیم مثل این بگوئیم۔ ولیکن ما از فرشتے

بقالوفين۔ وما لحرم من بيته۔ وما رأى نموذج زينه۔ وما تفوّه إلا كالمتصلفين

نیست۔ و از خانۂ خود بیرون نیامد۔ ونمونہ زینت خود ننمود۔ و بجز لاف زنی سخنے نکرد۔

وتعزّبت في ملتقى برهانه۔ لا تتذبذب حسامه۔ واغضّ لبنه وأرى جهلاته

ودر میدان مقابلہ خود شمشیر او پیدا نشد تا کلام چرا شکل او را بیان نماید۔ واز تیر او کہ بجز آدم دیوانہ

فكان المتحار براود آماقه۔ أو الخنّاس جنّب إليه آباقه۔ فرأيت أن حمزة

بناہم ... بوئے دیدہ خود خواند۔ یا شیطان او را بجہت گریختن داد۔ پس دیدم کہ تمام گرمی او

قد باخ۔ وعزمه هرم وشاخ۔ وترى كالمضمحلين۔

سرد شد۔ وقصد او پیر فرتوت گشت۔ ومثل مضمحلان شکل نمود۔

ووالله إني أستيقن أنه لا يقدر على إملاء سطر أو سطرين۔ وكما

وبخدا مرا یقین است کہ او بر نوشتن یک سطر یا دو سطر ہم قادر نیست۔ ونیز چنانچہ

يقول من الملنين بل لا أظن أن يقدر على فهم مقالي۔ ويبين في المجالس

کہ گویان فصیح میگوید۔ بلکہ مرا این گمان ہم نیست کہ او سخن من بفہمد۔ ودر مجلس با ظہور قول من

نحو أقوالي۔ وإنه من الكاذبين۔ وإني أعرفه من قديم الزمان۔ وكنت كنت

بیان تواند کرد۔ واو از دروغگویان است۔ ومن او را از زمانہ قدیم می شناسم۔ ولیکن من حال او را

أستر حاله وأستحي الكتمان۔ بل إذا أنطق أحد لافشاء سره فطويته على غرّه

پوشیدہ میداشتم۔ بلکہ چون کسے برائے افشائے بھید او گفتگو کردے۔ پس من آن گفتگو را بر شکن ...

وشنشنة عرفته من الأعشيلين۔ ثم رأيت أنه لا يتسدّى عند غوائله۔ ولا ينزع عن نفسه

... ثم دیدم کہ او ... از غوائل خود ... و از نفس خود جدا ...

واعتلقت اظفاره بعرضي كالذياب. وتكلبه بثوبي كالكلاب. ونطق بكلم

وناخن خود بعرضم چو گرگان آویخت. و پنجہ را چو سگان بجامہ من درآویخت. و سخنانے بزبان خود

لا ينطق بمثلها الا الشيطان اللعين. وآخرهم الشيطان الاعمى. والغول الاغوى.

آورد کہ بجز شیطان لعین دیگر کس بدان گونہ تکلم نکند. و بازپسین آنہا شیطان کور است و دیو گمراہ.

يقال له رشيد الجنجوهي. وهو شقي كالامروهي. ومن الملعونين.

کہ او را رشید احمد گنگوہی مے گویند. و او ہم چو محمد حسین امروہی بدبخت است و از ملعونان است.

فلولا تسعة رهط كفّرونا وسبّونا وكانوا مفسدين. ونذكرهم الشيخين

پس اگر نہ شخص بودند کہ تکفیر ما کردند و دشنامہا دادند و از مفسدان ہستند. و ما دو شیخ مشہور را

المشهورين. يعني الشيخ اله بخش التونسوي والشيخ غلام نظام الدين

ذکر مے کنیم. یعنی شیخ الہ بخش تونسوی و شیخ غلام نظام الدین برادر

ع. يشاع في الديار والبلدان. فيومئذ تسود وجوه المنكرين. والما ثبتوا في انكارنا.

... شائع کردہ خواہد شد. پس آن روز روئے منکران سیاہ

ع. وايدنا في انكارنا من الله رب العالمين. ودسنا فيه كل دَنِس. الذين يقولون

خواہند گردید. ... خود ... تائید یافتیم. و آنانکہ میگویند کہ زبان

ان العربية ما سبق فيه بطوس. بل هي كالقباس المستبدل او الوعاء

عربی خود بر غیر خود سبقت نبردہ است بلکہ آن مثل لباس کہنہ ... کہنہ و ظرف مستعمل

المستعمل وكشي وهو سقط ملفقة غير معين.

... است و مثل چیزے است ... کتاب ... بالکل کردیم.

وانا اثبتنا دعوانا حق الاثبات. واريناه الامر كالبديهيات. مسيين غير مستحيين

و ما دعوی خود را چنانکہ حق ثابت کردن است ثابت کردیم. و امر را مثل بدیہیات نمودیم. و

ویسا ہی یہ پیشگوئی بھی ظہور میں آگئی جو خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ظاہر فرمائی کیونکہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں اُسی روز سے جبکہ خدا تعالیٰ نے اسکی نسبت مجھے یہ خبر دی کہ انّ شانئک ھو الابتر جس کو آج تک بارہ برس گذر گئے اُسی وقت سے اولاد کا دروازہ سعد اللہ پر بند کیا گیا اور اُس کی بد دُعاؤں کو اُسی کے مُنہ پر مار کر خدا تعالیٰ نے تین لڑکے بعد اس الہام کے مجھ کو دیئے اور کروڑہا انسانوں میں مجھے عزت کے ساتھ شہرت دی اور اس قدر مالی فتوحات
مہ ۱۱
اور آمدنی نقد اور جنس اور طرح طرح کے تحائف مجھ کو دیئے گئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی کوٹھے اُن سے بھر سکتے تھے۔ سعد اللہ چاہتا تھا کہ میں اکیلا رہ جاؤں کوئی میرے ساتھ نہ ہو پس خدا تعالیٰ نے اِس آرزو میں اُسکو نامُراد رکھکر کئی لاکھ انسان میرے ساتھ کر دیا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ لوگ میری مدد نہ کریں مگر خدا تعالیٰ نے اُسکی زندگی میں ہی اُسکو دکھلا دیا کہ ایک جہان میری مدد کیلئے میری طرف متوجہ ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے وہ میری مالی مدد کی کہ صدہا برس میں کسی کی ایسی مدد نہیں ہوئی۔ اور وہ چاہتا تھا کہ مجھ کو کوئی عزت نہ ملے مگر خدا نے ہر ایک طبقہ کے ہزارہا انسانوں کی گردنیں میری طرف جھکا دیں اور وہ چاہتا تھا کہ میں اُسکی زندگی میں ہی مر جاؤں اور میری اولاد بھی مر جائے مگر خدا تعالیٰ نے میری زندگی میں اُسکو ہلاک کیا اور الہام کے دنوں کے بعد تین لڑکے اور مجھ کو عطا کئے۔ پس یہ موت اُسکی بڑی نامُرادی اور ذلت کے ساتھ ہوئی۔ اور یہی پیشگوئی میں نے کی تھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پُوری ہو گئی۔

اور وہ پیشگوئی جس میں میں نے لکھا تھا کہ نامُرادی اور ذلت کے ساتھ میرے رُو برو وہ مرے گا۔ وہ انجام آتھم میں عربی شعروں میں ہے اور وہ یہ ہے:۔

وَمِنَ اللِّئَامِ اَرٰی رُجَیْلًا فَاسِقًا	غُوْلًا لَعِیْنًا نُطْفَۃَ السُّفَھَاءِ
اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں	کہ ایک شیطان ملعون ہے سفیہوں کا نطفہ
شَکِسٌ خَبِیْثٌ مُفْسِدٌ وَّ مُزَوِّرٌ	نَحْسٌ یُسَمَّی السَّعْدَ فِی الْجُھَلَاءِ
بد گو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھلانے والا	منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے

* میں لکھ چکا ہوں کہ چند شعر اُس تاریخ سے پہلے لکھے گئے جبکہ بد قسمت سعد اللہ کی بدزبانی حد سے زیادہ گذر گئی تھی۔ منہ

بیزار نہ ہو جاتے تو کوئی بھی پنڈت اُن کو بُرا نہ کہتا۔ اب تو باوا صاحب اِن پنڈتوں کی نظر میں کچھ بھی نہیں وید کے مکذب جو ہوئے۔

قولہ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سننے اور دیکھنے میں آوے تو بُدھ مان لوگ جو کہ ہٹی دھرمی گرہے نہیں وے سب سمپردای والے ویدمت میں آجاتے ہیں۔ یعنی نانک وغیرہ اس کے سکھوں نے نہ ویدوں کو سُنا نہ دیکھا کیا کریں گے سُننے یا دیکھنے میں آویں تو جو عقلمند متعصب نہیں وہ فوراً اپنی ٹھگ بدیا چھوڑ کر وید کی ہدایت میں آجاتے ہیں۔ **اقول** اس تمام تقریر سے پنڈت صاحب کا مطلب صرف اتنا ہے کہ باوا نانک صاحب اور اُن کے پیرو ٹھگ ہیں اُنہوں نے دنیا کے لئے دین کو بیچ دیا۔ مگر جبکہ یہ تو ٹھیک ہے کہ باوا نانک صاحب نے وید کو چھوڑ دیا اور اس کو گمراہ کرنے والا طومار سمجھا لیکن پنڈت صاحب پر لازم تھا کہ یوں ہی باوا صاحب کے گرد نہ ہو جاتے اور ٹھگ اور مکار اُن کا نام نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو گرنتھ میں درج ہیں اور مخالف وید ہیں اپنی کتاب کے کسی صفحہ کے ایک کالم میں لکھ کر دوسرے کالم میں اس کے مقابل پر وید کی تعلیمیں درج کرتے تا عقلمند خود مقابلہ کر کے دیکھ لیتے کہ ان دو تعلیموں سے سچی تعلیم کونسی معلوم ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ صرف گالیاں دینے سے کام نہیں نکلتا۔ ہر یک حقیقت مقابلہ کے وقت معلوم ہوتی ہے اور ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

قولہ۔ نانک جی بڑے دھناڈ اور رئیس بھی نہ تھے۔ پرنتو اُن کے چیلوں نے نانک چندرودے اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے بھگت اور بڑے پرمیشر والے لکھے ہیں۔ نانک جی بہتا اودی سے ملے بڑی بات چیت کی سب نے ان کا مان کیا۔ نانک جی کے ودواہ میں گھوڑے۔ رتھ ہاتھی سونا چاندی موتی پنا اور رتنوں سے جڑے ہوئے پالا اور نحتا لکھا ہے۔ بھلا یہ گپوڑے نہیں تو کیا ہے یعنے نانک جی کہیں کے مالدار اور رئیس نہیں تھے۔ مگر اُن کے چیلوں نے پوتھی نانک چندرودے اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے دولتمند اور بھگت کر کے لکھا ہے

ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 334 پر درج ہے

Back

اس راہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں — دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے

دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ — دیوانہ مت کہو تم عقلِ رسا یہی ہے

اے میرے سید جانی کر خود ہی مہربانی — مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے

فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جانکنی ہے — عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے

تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری — طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے

تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے — ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے

ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا — پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے

اے میرے دل کے درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں — کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے

اک دیں کی آفتوں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو — سینہ پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے

کیونکر تبہ وہ ہووے کیونکر فنا وہ ہووے — ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے

ایسا زمانہ آیا جس نے غضب ہے ڈھایا — جو پیستی ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے

شادابی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں — سب خشک ہو گئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے

آنکھیں ہر ایک دیں کی بے نور ہم نے پائیں — سُرمہ سے معرفت کے اک سُرمہ سا یہی ہے

لعلِ یمن بھی دیکھے دُرِّ عدن بھی دیکھے — سب جوہروں کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے

انکار کر کے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم — بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے

پر کوریوں کی آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ایسی — وہ گالیوں پہ اُترے دل میں پڑا یہی ہے

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے — جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے

قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 458 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 334 پر درج ہے

Back

خشک کر دیگا ہے اور کاٹ دیتا ہے اور اُس کی جگہ اور ٹہنیاں پھلوں اور پھولوں سے لدی ہوئی پیدا کر دیتا ہے۔ بٹالوی صاحب یاد رکھیں کہ اگر اس جماعت سے ایک نکل جائیگا تو خدائے تعالیٰ اُس کی جگہ بیس لائیگا اور اس آیت پر غور کریں فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔

بالآخر ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ میر عباس علی صاحب نے ۱۲ دسمبر ۱۸۹۱ء میں مخالفانہ طور پر ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے جو ترکِ ادب اور تحقیر کے الفاظ سے بھرا ہوا ہے سو ان الفاظ سے تو ہمیں کچھ غرض نہیں جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے لیکن اُس اشتہار کی تین باتوں کا جواب دینا ضروری ہے:۔

اوّل یہ کہ میر صاحب کے دل میں دہلی کے مباحثات کا حال خلاف واقعہ جم گیا ہے۔ سو اس وسوسہ کے دُور کرنے کے لئے میرا یہی اشتہار کافی ہے بشرطیکہ میر صاحب اِس کو غور سے پڑھیں۔

دوم یہ کہ میر صاحب کے دل میں سراسر فاش غلطی سے یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ گویا میں ایک نیچری آدمی ہوں معجزات کا منکر اور لیلۃ القدر سے انکاری اور نبوت کا مدعی اور انبیاء علیہم السلام کی اہانت کرنے والا اور عقائدِ اسلام سے مُنہ پھیرنے والا۔ سو ان اوہام کے دُور کرنے کیلئے میں وعدہ کر چکا ہوں کہ عنقریب میری طرف سے اِس بارہ میں رسالہ مستقلہ شائع ہوگا۔ اگر میر صاحب توجہ سے اِس رسالہ کو دیکھیں گے تو بشرطِ توفیقِ ازلی اپنی بے بنیاد اور بے اصل بدظنیوں سے سخت ندامت اُٹھائیں گے۔

سوئم یہ کہ میر صاحب نے اپنے اُس اشتہار میں اپنے کمالات ظاہر فرما کر تحریر فرمایا ہے کہ گویا انکو رسُول نمائی کی طاقت ہے۔ چنانچہ وہ اسی اشتہار میں اس عاجز کی نسبت لکھتے ہیں کہ اس بارہ میں میرا مقابلہ نہیں کیا۔ میں نے کہا تھا کہ ہم دونوں کسی ایک مسجد میں بیٹھ جائیں اور پھر یا تو مجھ کو رسُول کریمؐ کی زیارت کرا کر اپنے دعاوی کی تصدیق کرا دیجائے اور یا میں زیارت کرا کر اس بارہ میں فیصلہ کرا دوں گا۔ میر صاحب کی اِس تحریر نے نہ صرف مجھے ہی تعجب میں ڈالا بلکہ ہر ایک واقفِ حال سخت متعجب ہو رہا ہے کہ اگر میر صاحب میں

آسمانی فیصلہ، ص 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 ص 347 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 338 پر درج ہے

Back

بدی کی گئی۔ مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصلاح مقصود ہو+ تو اس کا اجر خدا کے
پاس ہے۔ یہ تو قرآنی شریعت کی تعلیم ہے۔ مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور
درگذر کی ترغیب دی گئی ہے اور انسانی دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ تمدّن کا چل
رہا ہے پامال کر دیا ہے اور انسانی قویٰ کے درخت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ
کے بڑھنے پر زور دیا ہے اور باقی شاخوں کی رعایت تمام ترک کر دی گئی ہے۔ پھر تعجب ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر
اُس پر بد دعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو
احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا
اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بُرے بُرے اُن کے نام
[رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔ پس کیا ایسی تعلیم]
ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟ پاک
اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے
اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا
ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرین مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم
کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس درحقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانون قدرت
کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا
قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا
فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ

+ قرآن شریف نے بے فائدہ عفو و درگذر کو جائز نہیں رکھا کیونکہ اس سے انسانی اخلاق بگڑتے ہیں اور
شیرازہ انتظام درہم برہم ہو جاتا ہے بلکہ اس عفو کی اجازت دی ہے جس سے کوئی اصلاح ہو سکے۔ منہ

چشمہ مسیحی صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 338 پر درج ہے

Back

کرائی بھی اور بٹالوی کی کوئی بدگوئی میاں صاحب کو مکروہ معلوم نہ ہوئی اور میاں صاحب کے مکان میں بیٹھ کر ایک اور اشتہار تکبر کا بھرا ہوا بٹالوی نے لکھا جس میں اس عاجز کی نسبت یہ فقرہ مندرج تھا کہ یہ میرا شکار ہے کہ بدقسمتی سے پھر دہلی میں میرے قبضہ میں آگیا اور میں خوش قسمت ہوں کہ بھاگا ہوا شکار پھر مجھے مل گیا۔ ناظرین!!! انصافاً کہو کہ یہ کیسے سفلہ پن کی باتیں ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے مہذب ڈوم اور نقال بھی تھوڑا بہت حیا کو کام میں لاتے ہیں اور پشتوں کے سفلے بھی ایسا کمینگی اور شوخی سے بھرا ہوا تکبر اپنے حقیقت شناس کے سامنے زبان پر نہیں لاتے۔ اگر میں بٹالوی صاحب کا شکار ہوتا تو اُسکے اُستاد کو دہلی میں کیوں جا پکڑتا۔ کیا شاگرد اُستاد سے بڑا ہے۔ جب اُستاد ہی چڑیا کی طرح میرے پنجہ میں گرفتار ہو گیا تو پھر ناظرین سمجھ لیں کہ کیا میں بٹالوی کا شکار ہوا یا بٹالوی میرے شکار کا شکار۔ بٹالوی کی شوخیاں انتہا کو پہنچ گئی ہیں اور اُسکی کھوپری میں ایک کیڑا ہے جسکو ضرور ایک دن خدائے تعالیٰ نکال دیگا افسوس کہ آجکل ہمارے مخالفوں کا جھوٹ اور بہتانوں پر ہی گذارہ ہے اور فرعونی رنگ کے تکبر سے اپنی عزت بنانی چاہتے ہیں۔ فرعون اس روز تک جو معہ اپنی لشکر کے غرق ہو گیا یہی سمجھتا رہا کہ موسیٰ اُسکا شکار ہے آخر رود نیل نے دکھا دیا کہ واقعی طور پر کون شکار تھا۔ میں نادم ہوں کہ نا اہل حریف کے مقابلہ نے کسی قدر مجھے درشت الفاظ پر مجبور کیا ورنہ میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔ میں کچھ بھی بولنا نہیں چاہتا تھا مگر بٹالوی اور اُسکے اُستاد نے مجھے بُلایا۔ اب بھی بٹالوی کیلئے بہتر ہے کہ اپنی پالیسی بدل لیوے اور مُنہ کو لگام دیوے ورنہ ان دنوں کو رو رو کے یاد کریگا۔ با دردکشاں ہر کہ درافتاد ورافتاد وما علینا الا البلاغ المبین

گندم از گندم بروید جو ز جو   از مکافات عمل غافل مشو

جو لوگ اِن جھوٹے اشتہارات پر خوش ہو رہے ہیں جنمیں میاں نذیر حسین کی مصنوعی فتح کا ذکر ہے میں خالصاً للہ اُنکو نصیحت کرتا ہوں کہ اس دروغگوئی میں ناحق کا گناہ اپنے ذمہ نہ لیں۔ میں ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے اشتہار میں مفصل بیان کر چکا ہوں کہ میاں صاحب ہی بحث کرنے سے گریز کر گئے یہ کیا شرارت اور بے حیائی کا بہتان ہے کہ میری نسبت اُڑایا گیا ہے کہ گویا میں میاں نذیر حسین سے ڈر گیا نعوذ باللہ میں ہرگز اُن سے نہیں ڈرا اور کیونکر ڈرتا میں اُس بصیرت کے

آسمانی فیصلہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 338 پر درج ہے

Back

ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبا۔ تنزیل من اللّٰہ العزیز الرحیم۔ لتنذر قوما
ما انذر اٰباؤھم ولتدعو قوما اٰخرین۔ عسی اللّٰہ ان یجعل
بینکم وبین الذین عادیتم مودۃ۔ یخرّون علی الاذقان سجدا ربنا
اغفرلنا انا کنا خاطئین۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم۔ و
ھو ارحم الراحمین۔ انی انا اللّٰہ فاعبدنی ولا تنسنی واجتھد ان
تصلنی واسئل ربک وکن سئولا۔ اللّٰہ ولیّ حنّان۔ علّم القراٰن۔ فبایّ
حدیث بعدہ تحکمون۔ نزّلنا علٰی ھٰذا العبد رحمۃ۔ وما
ینطق عن الھوٰی۔ ان ھو الا وحی یوحٰی۔ دنٰی فتدلّٰی فکان قاب
قوسین او ادنٰی۔ ذرنی والمکذبین انّی مع الرسول اقوم۔ ان یومی
لفصل عظیم۔ وانک علٰی صراط مستقیم۔ وانا نرینک بعض الذی
نعدھم او نتوفینک۔ وانی رافعک الیّ۔ ویاتیک نصرتی۔ انی
انا اللّٰہ ذوالسلطان۔ ترجمہ:۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص
دین کی بیخ کنی کرتا ہے۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف
سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس
کے لئے کوئی تائید نہ ملتی اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی
اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل عقلیہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ
ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو
پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ
نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور پھر فرمایا خدا وہ خدا
ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ...... اور
تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو

اربعین نمبر 3 صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 338 پر درج ہے

Back

مدعا آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک	میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار
وہ خدا جس نے نبی کو تھا زرِ خالص دیا	زیورِ دیں کو بناتا ہے وہ اب جیسے سنار
وہ دکھاتا ہے کہ دیں میں کچھ نہیں اکراہ و جبر	دیں تو خود کھینچے ہے دل مثلِ بتِ سیمیں عذار
پس یہی ہے رمز جو اس نے کیا منع از جہاد	تا اٹھا دے دیں کی رہ سے جو اٹھا تھا اک غبار
تا دکھاوے منکروں کو دیں کی ذاتی خوبیاں	جن سے ہوں شرمندہ جو اسلام پر کرتے ہیں وار
کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں	وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ	معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار
نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے	قومِ وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار
روشنی میں مہرِ تاباں کی بھلا کیا فرق ہو	گر وہ نکلے روم کی سرحد سے یا از زنگبار
اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو	وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار
نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں	چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار
جس نے نفسِ دوں کو ہمت کر کے زیرِ پا کیا	چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار
گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو	کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی	چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم	دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حالِ زار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو	شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار
افترا ان کی نگاہوں میں ہمارا کام ہے	یہ خیال اللہ اکبر کس قدر ہے نابکار
خیرخواہی میں جہاں کی خوں کیا ہم نے جگر	جنگ بھی تھی صلح کی نیت سے اور کیں سے فرار
پاک دل پر بدگمانی ہے یہ شقوت کا نشاں	اب تو آنکھیں بند ہیں دیکھیں گے پھر انجامِ کار

۱۵؍جنوری ۱۹۰۲ء

مخالفانہ تحریروں کا جواب

مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں۔ ہم کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔ ان کو تو مخاطب کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ بجائے خود واجب الرحم ہیں۔ ہاں فضول باتوں کو نکال کر اگر کسی معقول اعتراض کا جواب عوام کو دھوکہ سے بچانے کے لیے دیا جاوے تو نامناسب نہیں۔ اگر جہال کے مقابل پر سخت زبانی کا استعمال کریں تو یہ اپنے مرتبہ کا بھی تنزل ہے۔ مگر کبھی کوئی سخت لفظ استعمال کیا گیا ہے تو وہ حق کی لازمی صراحت ہے جو دوا کے طور پر ہے جس کی نظیر انجیل اور نبیوں کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ ورنہ تنقید کرنا انبیاء کا کام نہیں۔ نام تو وہی ہوتا ہے جو آسمان پر کیا جاتا ہے۔ کسی کے ظالم کافر کہنے سے کیا بنتا ہے۔ زمینی ناموں کا اکثر خاتمہ ہو جاتا ہے اور آسمانی نام رہ جاتے ہیں۔ پس دنیا کے کیڑوں کے ناموں کی کیا پروا۔ اس بات کی فکر کرو جو آسمان پر نیک لکھا جاوے۔

مسیح کے دو زرد چادروں میں نزول

زرد چادروں سے مراد اگر یہی ہو جو ہمارے مخالف بیان کرتے ہیں تو پھر عام ہندو جوگیوں اور مسیح میں مابہ الامتیاز کیا ہوگا۔ اصل میں خواب کی چادر اپنے الگ معنی رکھتی ہے اور وہ وہی ہیں جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھولے ہوئے ہیں کہ زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں جو مجھے لاحق حال ہیں۔

آدابِ تبلیغ

دنیا میں تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ عوام۔ متوسط درجہ کے۔ امراء۔ عوام اکثر کم فہم ہوتے ہیں۔ ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے اس لیے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ امراء کے لیے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا تکبر اور تعلّی اور بھی سدِّ راہ ہوتی ہے۔ اس لیے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ ان کے طرز کے موافق ان سے کلام کرے۔ یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو۔ تحقیق وغیرہ۔ مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لیے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہیے۔ سب سے اوسط درجہ کے لوگ زیادہ تر اس قابل ہوتے ہیں کہ ان کو تبلیغ کی جاوے۔ وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور رعونت بھی نہیں

Back

اور کچھ نصائح جو اللہ تعالیٰ سمجھائے بیان کروں۔ لیکن آخر کار میری توجہ اس طرف پھری کہ جہاں نصیحتوں اور دیگر باتوں کی ضرورت ہے۔ وہاں یہ بھی ضرورت ہے کہ احباب کو ان مسائل سے بھی واقف کیا جائے جن سے انہیں روزمرہ واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ ان کو بھی مختصراً بیان کردوں۔

پیغامیوں کی بدزبانی

اس وقت جماعت احمدیہ میں اختلاف کی وجہ سے بہت جھگڑا پیدا ہو گیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ فریق ثانی نے تہذیب اور شرافت کو بالکل ترک کر دیا ہے اور ہمیں اس قدر گالیاں دی ہیں کہ غیر احمدی اخباروں نے بھی آج تک نہیں دی تھیں۔ میری نسبت اس وقت تک جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ تو ایک بہت بڑی فہرست ہے جس کا اس مختصر وقت میں بیان کرنا مشکل ہے لیکن اس میں سے کسی قدر میں بتاتا ہوں۔ وہ عام طور پر اور کثرت سے مجھے نوحؑ کا بیٹا کہتے ہیں یعنی وہ جو حضرت نوحؑ کے کشتی پر سوار ہونے کے وقت باوجود حضرت نوحؑ کے بلانے کے ان کے پاس نہ آیا اور ان کو اس نے قبول نہ کیا اور طوفان میں غرق ہو گیا اور وہ جو کافروں میں سے تھا بلکہ کفار کا سردار تھا اور جو شرارت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اپنے قول کی وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام چونکہ خدا تعالیٰ نے نوحؑ رکھا ہے اور تم ان کے بیٹے ہو پس تم نوحؑ کے بیٹے ہو۔ ہم کہتے ہیں حضرت مسیح موعود کو تو ابراہیم بھی کہا گیا ہے جن کا بیٹا اسماعیلؑ تھا تو اگر تمہاری ہی دلیل درست ہے تو پھر مجھے اسماعیل کیوں نہیں کہتے پھر وہ میری نسبت کہتے ہیں کہ یہ دجال ہے' کذاب ہے' مفتری ہے' خائن ہے لوگوں کے مال کھا جاتا ہے' خدا سے دور ہے' پوپ ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے الفاظ ہیں جو میری نسبت وہ استعمال کرتے ہیں لیکن مجھے ان کے اس طرح کہنے سے کچھ گھبراہٹ نہیں اور میرا دل ذرا بھی ان کی باتوں سے متاثر نہیں ہوتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب انسان دلائل سے شکست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔ آپ لوگوں نے کئی دفعہ دیکھا ہو گا کہ ایک کمزور شخص مار تو کھاتا جاتا ہے لیکن گالیاں بھی دے رہا ہوتا ہے تو اب چونکہ ہم ان کو شکست پر شکست دے رہے ہیں اور وہ ہار پر ہار کھاتے چلے جا رہے ہیں اس لئے وہ گالیوں پر اتر آئے ہیں ان کے آدمی ہم میں آکر مل رہے ہیں اور وہ دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ان کے

یہ حوالہ صفحہ 339 پر درج ہے	انوار خلافت صفحہ 20 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود

Back

بلکہ بپا برستہ حوالات دشمن اسلام رہا اور مسیح کو برابر خدا ہی کہتا رہا۔ پھر اگر ہم اسی وقت بلاتوقف ہزار روپیہ بذریعہ نہ بھیجیں تو ہم پر لعنت اور ہم جھوٹے اور ہمارا الہام جھوٹا۔ اور اگر عبداللہ آتھم قسم نہ کھاوے یا قسم کی سزا ایک برس کے اندر نہ دیکھے تو ہم سچے اور ہمارا الہام سچا۔ پھر بھی اگر کوئی ناحق سے ہماری تکذیب کرے اور اس معیار کی طرف متوجہ نہ ہو اور حق اور سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بے شک وہ ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا کہ خواہ نخواہ حق سے روگردان ہوتا ہے اور اپنی شیطنت سے کوشش کرتا ہے کہ سچے جھوٹے ہو جائیں۔

۳۰ اب اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا کہ ہم دو کلموں کے عوض میں خود معروف مسٹر کو جاکر ہزار روپیہ دیتے ہیں۔ مسٹر عبداللہ آتھم اگر درحقیقت مجھے کاذب سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ ایک ذرہ بھی اس نے اسلامی عظمت کی طرف رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور بلاتوقف عبارت مذکورہ بالا کے مطابق اقرار کردے گا کیونکہ اب تو وہ اپنے تجربہ سے جان چکا کہ میں جھوٹا ہوں اور مسیح کی حفاظت کو اس نے مشاہدہ کر لیا پھر اس مقابلہ سے اس کو کیا خوف ہے کیا پہلے چند مہینوں میں مسیح زندہ تھا اور مسٹر عبداللہ آتھم کی حفاظت کر سکتا تھا اور اب مر گیا ہے اس لئے نہیں کر سکتا بلکہ عیسائیوں نے اپنے اشتہار میں بڑے زور سے اعلان دیا ہے کہ خداوند مسیح نے مسٹر عبداللہ آتھم کی جان بچائی تو پھر اب بھی خداوند مسیح جان بچائے گا کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اب مسیح کے مقتدر ہونے کی نسبت مسٹر عبداللہ آتھم کو کچھ شک اور تردد پیدا ہو جائے جس سے پہلے وہ شک نہ ہو بلکہ اب تو بہت یقین چاہیئے کیونکہ اس کی خداوندی اور قدرت کا تجربہ ہو چکا اور نیز پہلے سے مضبوط کا تجربہ۔ لیکن یاد رکھو کہ مسٹر عبداللہ آتھم اپنے دل میں خوب جانتا ہے کہ یہ سب تہمتیں جھوٹی ہیں کہ اس کو مسیح نے بچایا جو خود مر چکا وہ کس کو بچا سکتا ہے اور جو مرگیا وہ دوسرے کو کیونکر بچا سکتا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ سچے اور کامل خدا کے خوف نے اس کو بچایا اگر اب عیسائیوں کی تحریک سے بیباک ہو جائے گا تو پھر اس کامل خدا کی طرف سے سچائی کا فرق کھلا کھلا ظاہر ہو جائے گا۔ اب ہم نے فیصلہ کی صاف صاف راہ بتادی اور جھوٹے اور سچے کے لئے ایک معیار پیش کردیا۔ اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شوخی سے بار بار یہ کہے گا کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم اور حیا کو کام میں نہیں لائے گا اور بغیر اس کے جو ہمارے اس فیصلہ کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔ پس حلال زادہ بننے کے لئے واجب تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے اور

جس زمانہ میں ان مولویوں اور ان کے چیلوں نے میرے پر تکذیب اور بدزبانی کے حملے شروع کئے اس زمانہ میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا گو چند دوست جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزار کے

بقیہ حاشیہ: تھے علیہم السلام اور پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شانِ نبوت کے ساتھ آوے تا اس نبوت عالیہ کی کسرِ شان نہ ہو اس لئے خدا تعالیٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا اور ظلی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھ دی تا ایک معنے سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے اور دوسرے معنوں سے ختم نبوت محفوظ رہے۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ خدائے حکیم علیم نے وضع دنیا ایسی رکھی ہے یعنی بعض انسان بعض کے مشابہ ہوتے ہیں نیک نیکوں کے مشابہ اور بد بدوں کے مشابہ مگر باایں ہمہ یہ امر مخفی ہوتا ہے اور زور شور سے ظاہر نہیں ہوتا لیکن آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا کہ امت مرحومہ دوسری امتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو۔ پس اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے اس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا۔ چنانچہ آدم ابراہیم نوح موسیٰ داؤد سلیمان یوسف یحییٰ عیسیٰ وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے یہاں تک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہو گیا اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔ چنانچہ قرآن شریف میں انہی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ پس یہ آیت صاف کہہ رہی ہے کہ اس امت کے بعض افراد کو گذشتہ نبیوں کا کمال دیا جائے گا اور نیز یہ کہ گذشتہ کفار کی عادات بھی بعض منکروں کو دی جائیں گی اور بڑی شد و مد سے

ومنح بی من النعم الظاهرة والباطنة وجعلنی من المجذوبین۔ وکنت شابًا وقد شخت وما استفتحت بابًا الا فتحت۔ وما سألت من نعمة الا اعطیت وما استکشفت من امرٍ الا کشفتُ۔ وما ابتهلت فی دعاءٍ الا اجیبتُ۔ وکل ذالک من حبّی بالقرآن وحبّ سیدی وامامی سید المرسلین۔ اللّٰهم صل وسلم علیه بعدد نجوم السمٰوٰت وذرات الارضین ومن اجل هذا الحبّ الذی کان فی فطرتی کان الله معی من اوّل امری حین ولدت وحین کنت ضریعا عند ظئری وحین کنت اترع فی المتعلمین۔ وقد حبب الی منذ فوت العشرین ان انصر الدین۔ واجادل البراهمة والقسیسین۔ وقد الفت فی هذه المناظرات مصنفات عدیدة۔ ومؤلفات مفیدة منها کتابی **البراهین**۔ کتاب نادر ما نسج علی منواله فی ایام خالیة فلیقرءه من کان من المرتابین۔ قد سللت فیه صوارم الحجج القطعیة علی اقوال الملحدین۔ ورمیت بشهبها الشیاطین المبطلین۔ قد عضض هام کل معاند بذالک السیف المسلول۔ وتبینت فضیحتهم بین ارباب المنقول والمعقول۔ وبین المصنفین۔ فیه دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطیبة الصحیحة والکشوف الجلیلة ومواردها۔ ومن کل ما یجلی دُرر معارف الدین المتین ولی کتب اخری تشابهه فی الکمال۔ منها الکحل والتوضیح والازالة وفتح الاسلام وکتاب آخر سبق کلها الفته فی هذه الایام اسمه دافع الوساوس هو نافع جدًا للذین یریدون ان یروا حسن الاسلام ویکفون افواه المنافقین۔ تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفها ویقبلنی ویصدق

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547-548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547-548 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 340 پر درج ہے

Back

دعوتی۔ الاذریة البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبھم فھم لا یعقلون۔ ولما
بلغت اشدّ عمری و بلغت اربعین سنة جاءتنی نسیم الوحی بریّا عنایات
ربّی لیزید معرفتی و یقینی و یرتفع حجبی واکون من المستیقنین فاوّل ما
فتح علیّ بابه ھو الرؤیا الصالحة فکنت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فلق
الصبح و انی رایت فی تلک الایام رؤیا صالحة صادقة قریبًا من الفین او
اکثر من ذالک۔ منھا محفوظة فی حافظتی وکثیر منھا نسیتھا۔ ولعل
اللہ یکررھا فی وقت آخر ونحن من الآملین۔ ورایت فی غلواء شبابی
وعند دواعی التصابی کانی دخلت فی مکان وفیه حفدتی وخدمی فقلت
طھروا فراشی فان وقتی قد جاء ثم استیقظت وخشیت علی نفسی
وذھب وھلی الی اننی من المائتین۔ ورایت ذات لیلة وانا غلام
حدیث السن کانی فی بیت لطیف نظیف یذکر فیھا رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فقلت ایھا الناس این رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاشاروا
الی حجرة فدخلت مع الداخلین۔ فبشّ بی حین وافیته۔ وحیّانی باحسن
ما حییته وما انسی حسنه وجماله وملاحته وتحننه الی یومی ھذا۔ شغفنی
حبًّا وجذبنی بوجه حسین قال ما ھذا بیمینک یا احمد فنظرت فاذا
کتاب بیدی الیمنی وخطر بقلبی انه من مصنفاتی قلت یا رسول اللہ
کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرة اخری
وانا کالمتحیّرین۔ فوجدته یشابه کتابا کان فی دار کتبی واسمه
قطبی قلت یا رسول اللہ اسمه قطبی قال ارنی کتابک القطبی فلما

لِلتَّزَيُّنَاتِ ۔ وَإِفْنَاءِ الْيَوْمِ كُلِّهِ فِي الْخُزَعْبِيلَاتِ ۔

زینت ہا | و بسر کردن ہمہ روز در کارہائے باطل

زینتوں کے ساتھ | اور تمام دن بے ہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں

وَالْهَدَايَا مِنَ الْقَلَايَاتِ ۔ وَالتَّفَاخُرِ بِلُحُومِ الْبَقَرَاتِ

و ہدیہ ہا | از گوشت ہا | و فخر کردن بگوشت ہائے گاوان

اور ایک دوسرے کو گوشت بھیجنے کا تحفہ | اور باہم فخر کرنا گائے کے گوشت

وَالْجَدَايَا ۔ وَالْأَفْرَاحِ وَالْمِرَاحِ ۔ وَالْجَذَبَاتِ وَ

و گوسپندان | و خوشی ہا | و طرب شادی | و جذبہ ہائے نفس | و

اور بکریوں کے گوشت کے ساتھ ۔ اور خوشیاں اور دنگا نگی کی شادیاں | اور نفس کی کششیں | اور

الْجِمَاحِ ۔ وَالضَّحِكِ وَالْقَهْقَهَةِ ۔ بِإِبْدَاءِ النَّوَاجِذِ

سرکشی | و خندہ | و قہقہہ | بظاہر کردن | دندان پسین

سرکشیاں | اور ہنسنا | اور قہقہہ مار کر ہنسنا | پچھلے دانتوں کے نکالنے سے

وَالثَّنَايَا ۔ وَالتَّشَوُّقِ إِلَى رَقْصِ الْبَغَايَا ۔ وَبَوْسِهِنَّ

و دندان پیشین | و شوق کردن | سوئے رقص زنان بازاری | و بوسہ گرفتن ایشان

اور اگلے دانتوں کے نکالنے سے | اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف | اور ان کا بوسہ

وَعِنَاقِهِنَّ ۔ وَبَعْدَ هٰذَا نِطَاقِهِنَّ ۔ فَإِنَّا لِلّٰهِ عَلٰى

و بغل گیری ایشان | و پس ازیں جائے کمر بند ایشان است پس ما خدا را ہستیم بر مصیبت ہائے اسلام

اور گلے لگانا | اور بعد اس کے ان کا جائے کمر بند ۔ | پس ہم اللہ کے ہیں اسلام کی مصیبتوں پر

مَصَائِبِ الْإِسْلَامِ ۔ وَانْقِلَابِ الْأَيَّامِ ۔ مَاتَتِ الْقُلُوبُ

انا للہ و بازگشت | و ہم نیز بر گردش زمانہ | دلہا مردند

انا للہ پڑھتے ہیں | اور نیز زمانہ کی گردش پر | دل مر گئے

لكحّل العناد جفونه بعجاجة	فالآن من عمیه من اقذاء
[illegible]	[illegible]
يا لاعني إن المهيمن ينظر	من كهفه رب قادر مولائي
[illegible]	[illegible]
الحق لا يُعلى بنار خديعة	إلا من النقاش تحسر ذكاء
[illegible]	[illegible]
إني أراك تميس بالخيلاء	أنسيت يوم الطعنة النجلاء
[illegible]	[illegible]
لا تتبع أهواء نفسك شقوة	يلقيك حب النفس في الخوقاء
[illegible]	[illegible]
فرّ من خبيث خف عذر صحبانه	خف أن تزل عدو ذي [illegible]
[illegible]	[illegible]
إن السموم لشرّ ما في العالم	ومن السموم عداوة الصلحاء
[illegible]	[illegible]
آذيتني خبثا فلست بصادق	إن لم تمت بالخزي يا ابن بغاء
[illegible]	[illegible]
الله يخزي حزبكم ويعزني	حتى يجيء الناس تحت لوائي
[illegible]	[illegible]
يا ربنا افتح بيننا بكرامة	يا من يرى قلبي ولبّ لحائي
[illegible]	[illegible]
يا من أرى أبوابه مفتوحة	للسائلين فلا ترد دعائي
[illegible]	[illegible]

آمين

اليوم قضينا ما كان علينا من التبليغات، وعصمنا نفسا من مأثم ترك الواجبات، و

[illegible]

طلبنا أن نصرف الوجه عن هذه المباحثات، إلا ما يلقى في أنفس السائلين والسالكات، وإنما [illegible]

[illegible]

لا نخاطب العلماء بعد هذه التوضيحات، ولو سبّونا كما سبّوا من قبل من الملعونات والمفاسد [illegible]

[illegible]

لا التنبيهات، فإنما الأعمال بالنيات، فالآن نودعهم بدموع جارية من العبرات وعيون [illegible]

[illegible]

في سبل العبرات، وهذا لامنا خاتمة المخاطبات، تمت

[illegible]

Back

اقوم لہ حق الانام۔ ویفعل ما شاء و	کرے جو حکم کیا۔ اور جو چاہا کیا۔ اور
ھو احکم الحاکمین۔ واللہ یعلم ما فی قلبی	وہ احکم الحاکمین ہے۔
ولا یعلم احد من العالمین ۔	۔
حببت لنا محبتہ فنعجب	ہمارا ایک دوست ہے اور ہم اس کی محبت سے تعجب میں ہیں
ومن المنازل والمراتب منھب	اور مراتب اور منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے۔
انی اری الدنیا وبلدۃ اھلھا	میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اس کے طالبوں کی زمین قحط زدہ
جدبت وارض ودادنا لا تجدب	ہو گئی ہے یعنی ان کی تباہ ہو جائیگی اور ہماری محبت کی زمین کبھی قحط زدہ نہیں ہوگی۔
یتمایلون علی النعیم واننا	وہ دنیا کی نعمت پر جھکتے ہیں۔ مگر ہم اس منہ کی طرف
ملنا الی وجہ یسر ویطرب	جھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے۔
انا تعلقنا بنور حبیبنا	ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو منافات
حتی استنار لنا الذی لا ینشب	شفاف نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لئے منور ہو گیا
ان العدا صاروا خنازیر الفلا	دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی
ونساؤھم من دونھن الاکلب	عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔

آنچه می خواست کرد که او احکم الحاکمین است و خدا می داند آنچه در دل من است و غیر او ازان آگاه نه۔

اشعار

ما محبوبے است که از حب او در عجب می باشیم و از مراتب و مناصب بکلی فراغ داریم۔

که می بینم دنیا و زمین طالبانش را قحط بر آن چیره شده و زمین دوستی ما همواره سرسبز خواهد بود۔

مردم بر نعمتهائے دنیا سر فرود آورده اند ولیکن ما مائل سوئے روئے شده ایم که شادی و طرب می بخشد۔

ما دست بدامن دوست خود زده ایم ازیں سبب است که نورے که منشق نشود بر ما منکشف گردید۔

دشمنان ما خنزیرهائے بیابان شده اند و زنان آنها از سگان هم پیش افتاده اند۔

Back

جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں تفریق کریں یعنی اللہ پر ایمان لائیں اور رسولوں کو نہ مانیں یا کہتے ہیں کہ ہم بعض رسولوں کو مانتے ہیں اور کسی کو نہیں ہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ کوئی بین بین کی راہ نکالیں یہی لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیئے ذلیل کرنیوالا عذاب تجویز کیا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کھلے الفاظ میں ان لوگوں کا رد کیا ہے جو تمام رسولوں کا ماننا جزو ایمان نہیں سمجھتے۔ پس اس آیت کے ماتحت ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہ فتویٰ ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ اس کی طرف سے ہے جس نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کے لیئے اولٰئک ھم الکافرون حقا فرمایا ہے۔ فتدبروا

اور اگر یہ کہا جاوے کہ اس آیت میں تو صرف رسولوں پر ایمان لانے کا سوال ہے مسیح موعود کا کوئی ذکر نہیں تو یہ سخت ایک ظلم عظیم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں مسیح موعود کے متعلق بیسیوں جگہ نبی اور رسول کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جیسا کہ فرمایا "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا" یا جیسے فرمایا یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر یا جس طرح فرمایا انی مع الرسول اقوم اور مسیح موعود نے بھی اپنی کتابوں میں اپنے دعویٰ رسالت اور نبوت کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں کہ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (دیکھو بدر ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء) یا جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اسوقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں" (دیکھو خط حضرت مسیح موعود بطرف ایڈیٹر اخبار عام لاہور) یہ خط حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے یعنی ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا اور آپ کا یوم وصال ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام میں شائع ہوا۔ پھر اسی پر بس نہیں کہ مسیح موعود نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ نبیوں کے سرتاج محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آنیوالے مسیح کا نام نبی اللہ رکھا جیسا کہ صحیح مسلم سے

کلمۃ الفصل صفحہ 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 341 پر درج ہے

Back

ھی الجماعۃ ۔ یعنی میری امت تہتر فرقوں پر منقسم ہو جائیگی وہ سب فرقے دوزخ میں جائینگے سوائے ایک کے ۔ اور معاویہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ بہتر فرقے دوزخ میں پڑینگے اور ایک جنت میں جائیگا اور وہ جنت میں جانے والا جماعت کا فرقہ ہوگا۔ اب کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح موعودؑ کا ماننا جزو ایمان نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیوں مسیح موعودؑ کی جماعت جنت میں جائیگی اور مسیح موعودؑ کے منکر بقول نبی کریمؐ فی النار رہینگے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہر ایک وہ بات جس پر نجات کا مدار ہے جزو ایمان ہوتی ہے کیونکہ نجات کا پہلا ذریعہ ایمان ہے پس اگر مسیح موعودؑ پر ایمان لانا جزو ایمان نہیں تو کیا وجہ ہے کہ مسیح موعودؑ کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہے اور کیوں مسلمانوں کے بہتر فرقے آگ میں ڈالے جاویں گے؟ اور پھر حدیث میں آتا ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایما رجل مسلم اکفر رجلاً فان کان کافراً و الا کان ھو الکافر

(ابو داؤد) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کافر کہا پس اگر وہ کافر نہیں تو وہ خود کافر ہو جائیگا۔ اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ ایک سچے مسلمان کو کافر قرار دینے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے۔ اب جن لوگوں نے مسیح موعودؑ پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے ہم ان کو کس طرح مومن جان سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک وہ شخص جو مسیح موعودؑ کو سچا نہیں جانتا وہ آپ کو کافر قرار دیتا ہے کیونکہ اگر مسیح موعودؑ سچا نہیں ہے تو نعوذ باللہ مفتری علی اللہ ہے اور مفتری علی اللہ قرآن شریف کی رو سے کافر ہوتا ہے پس اس حدیث سے پتہ لگا کہ نہ صرف وہ لوگ کافر ہیں جو صاف طور پر مسیح موعودؑ پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں بلکہ ہر ایک شخص جو مسیح موعودؑ کو نہیں مانتا وہ آپ کو کافر قرار دیکر بموجب حدیث صحیح خود کافر ہو جاتا ہے۔ [illegible] پھر ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مسیح موعودؑ میری قبر میں مدفون ہوگا جس کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعودؑ کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ وہ میں ہی ہوں جو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں آؤنگا اور حدیث مذکورہ کے یہ معنی ہم نے اپنی طرف سے نہیں کیے بلکہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی یہی تشریح فرمائی ہے ملاحظہ ہو کشتی نوح صفحہ ۱۵ ۔ اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریمؐ کا انکار کفر ہے تو مسیح موعودؑ کا انکار بھی کفر ہونا چاہیئے کیونکہ مسیح موعودؑ نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے

بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعودؑ کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعودؑ آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے آپکا انکار کفر نہ ہو۔

باب پنجم

اس باب میں حضرت خلیفۃ اوّل کے فتاویٰ در بارہ مسئلہ کفر و اسلام درج کیئے جائیں گے تا اس بات کا پتہ لگے کہ مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کے دعویٰ میں کون سچا ہے اور کس کا دعویٰ نفاق اور مصلحت وقت پر مبنی ہے۔

سو واضح ہو کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ اوّل کے سوال پیش ہوا کہ جو غیر احمدی مسلمان ہم سے پوچھے کہ ہماری بابت تمہارا کیا خیال ہے اسے کیا جواب دیا جاوے۔ فرمایا "لا الٰہ الا اللہ کے ماننے کے نیچے خدا کے سارے ماموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا یہی حکم ہے کہ اسکے سارے حکموں کو مانا جاوے۔ ایسا سارے ماموروں کو ماننا لا الٰہ الا اللہ کے معنوں میں داخل ہے حضرت آدمؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت مسیحؑ ان سب کا ماننا اسی لا الٰہ الا اللہ کے ماتحت ہے حالانکہ انکا ذکر اس کلمہ میں نہیں ہے۔ قرآن مجید کا ماننا سیدنا حضرت محمدؐ خاتم النبیین پر ایمان لانا۔ قیامت کا ماننا سب مسلمان جانتے ہیں کہ اس کلمہ کے مفہوم میں داخل ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں لیکن وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ۔ دنیا میں سب سے بڑھکر ظالم دو ہی ہیں ایک وہ جو اللہ پر افترا کرے۔ دوم حق کی تکذیب کرے۔ پس یہ کہنا کہ مرزا نیک ہے اور دعاوی میں جھوٹا گویا نور و ظلمت کو جمع کرنا ہی جو ناممکن ہے" یہ مضمون چھپ چکا ہے (دیکھو بدر نمبر ۱۹ جلد ۱۰ صفحہ ۹ - مارچ ۱۹۱۱ء)

پھر ایک دفعہ اور ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بعض غیر احمدی

یہ حوالہ صفحہ 342 پر درج ہے	کلمۃ الفصل صفحہ 146، 147 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی

Back

میں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو میں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء "آخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی"[1]

فرمایا۔ چھوٹے چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے اس کے وقت میں تاخیر ڈال گئی ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ تاخیر کتنی ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء "میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا۔"[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء "چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔

اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّکَ۔[3]

ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابلِ مؤاخذہ ہے۔"

(مکتوب بنام ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد مندرجہ رسالہ "الذکر الحکیم" نمبر ۴ صفحہ ۲۴ مرتبہ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد۔ الفضل جلد ۲۲ نمبر ۸۸ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے وقتِ مقرر تک۔

[2] الحکم میں یہ الفاظ ہیں "میں پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھلاؤں گا۔"

[3] (ترجمہ از مسیح موعود) "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۸ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ نے الذین کفروا غیر احمدی مسلمانوں کو قرار دیا ہے فتدبروا۔ پھر حضرت صاحب کا یہ الہام بھی چھپ چکا ہے کہ۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ اس الہام میں تو صریح کافر کا لفظ موجود ہے۔ یہ الہام بھی حضرت مسیح موعودؑ کو بہت دفعہ ہوا کہ:۔
وامتازوا الیوم ایھا المجرمون یعنی اے مجرمو! تم بہت مدت سے اسلام کو بدنام کر رہے ہو آج کے دن سے تم کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ پھر ایک اور الہام ہے جس میں انکار کی گنجائش باقی رہتی ہی نہیں سوائے اسکے کہ الہام کا انکار کر دیا جاوے اور وہ الہام یہ ہے قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲) اب کہاں ہیں وہ لوگ جن کا یہ قول ہے کہ مسیح موعودؑ کے نہ ماننے والے کافر نہیں وہ دیکھیں کہ خدا مسیح موعودؑ کو حکم دیتا ہے کہ تو کہہ اے کافرو میں صادقین میں سے ہوں۔ یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ اس الہام میں مخاطب ہر ایک ایسا شخص ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کو صادق نہیں سمجھتا کیونکہ فقرہ انی من الصادقین اس کی طرف صاف طور پر اشارہ کر رہا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ہر ایک جو آپ کو صادق نہیں جانتا اور آپ کے دعاوی پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے۔ پھر اسکے ساتھ یہ الہام بھی قابل غور ہے کہ فقطع دابر القوم الذین لا یؤمنون۔ اس میں حضرت مسیح موعودؑ کے منکروں کو قوم لا یؤمنون کے نام سے پیش کیا گیا ہے۔ پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ پر حضرت صاحب کا یہ الہام درج ہے کہ:۔

چو دور خسروی آغاز کردند ∴ مسلماں را مسلماں باز کردند

اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے۔ مسلمان تو اس لئے کہا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جاوے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کون مراد ہے مگر ان کے اسلام کا اسلئے انکار کیا گیا ہے کہ وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں بلکہ ضرورت ہے کہ انکو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جاوے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور الہام ہے جو آپ کی اپنی وفات سے چند دن پہلے

کلمۃ الفصل صفحہ 143 از مرزا بشیر احمد ایم اے ساکن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 342 پر درج ہے

باب اول

ان غلط واقعات کی تردید میں جو مولوی محمد علی صاحب نے اختلاف سلسلہ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کئے ہیں

مولوی محمد علی صاحب کا تبدیلی عقیدہ کے متعلق مجھ پر بے جا الزام

مسیحیوں سے غلط طور پر ہماری مشابہت بتانے کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اختلافات کی ایک تصریح بیان کی ہے جس میں انہوں نے اپنی طرف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بعض واقعات سے متاثر ہو کر میں نے یعنی اس عاجز نے، اپنے عقائد میں تبدیلی پیدا کی ہے۔

تعداد عقائد

یہ تبدیلی عقیدہ مولوی صاحب تین امور کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ اول یہ کہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ فی الواقع نبی ہیں۔ دوم یہ کہ آپ ہی آیت اِسْمُہٗٓ اَحْمَدُ کی پیشگوئی مذکورہ قرآن کریم (الصف: ۷) کے مصداق ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ہرسہ عقائد کا بیان

میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔ لیکن اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ ۱۹۱۴ء یا اس سے تین چار سال پہلے سے میں نے یہ عقائد اختیار کئے ہیں بلکہ جیسا کہ میں آگے ثابت کروں گا ان میں سے اول الذکر اور آخر الذکر حضرت مسیح موعودؑ کے وقت سے ہیں۔ اور ثانی الذکر عقیدہ جیسا کہ خود میں نے اپنے لیکچروں میں بیان کیا ہے جو چھپ بھی چکے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت استاذی المکرم خلیفۃ المسیح الاولؓ سے گفتگو اور ان کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔

۱۸۹۹ء

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"

(از مکتوب حضرت اقدس بنام بابو الٰہی بخش صاحب ۲۱ جون ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۷۵۔ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۲۷)

۲۰ جون ۱۸۹۹ء

"۲۰ جون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ الہام ہوا:

پہلے بیہوشی۔ پھر غشی۔ پھر موت

ساتھ ہی اس کے یہ تفہیم ہوئی کہ یہ الہام ایک مخلص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے ہمیں رنج پہنچے گا۔ چنانچہ اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا اور الحکم نمبر ۲۲ جلد ۳۔ ۳۰ جون ۱۸۹۹ء میں درج ہو کر شائع کیا گیا۔

پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک نہایت مخلص دوست یعنی ڈاکٹر محمد بوڑے خاں اسسٹنٹ سرجن یک ناگہانی موت سے قصور میں گذر گئے۔ اول بیہوش رہے پھر یکدفعہ غشی طاری ہوگئی پھر اس ناپائیدار دنیا سے کوچ کیا اور ان کی موت اور اس الہام میں صرف بیس بائیس دن کا فرق تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

۱۸۹۹ء

"صبح حضرت اقدس کو یہ رؤیا ہوئی ہے کہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ گویا حضرت اقدس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں۔ حضرت اقدس رؤیا میں عاجز راقم عبد الکریم کو جو اس وقت حضور اقدس کے پاس بیٹھا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے۔ اس رؤیا کی تعبیر یہ تھی کہ حضرت کے ساتھ کوئی نصرت الٰہی شامل ہونی چاہتی ہے۔"[1]

(از مکتوب مولانا عبد الکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۳)

---

[1] اس ہفتہ میں سب سے عجیب اور دلچسپ بات جو واقع ہوئی ..... وہ ایک چٹھی کا حضرت کے نام آنا تھا۔ اس میں پختہ ثبوت اور تفصیل سے لکھا ہے کہ جلال آباد علاقہ کابل کے علاقہ میں یوز آسف نبی کا چبوترہ موجود ہے اور وہاں مشہور ہے کہ دو ہزار برس ہوئے کہ یہ نبی شام سے یہاں آیا تھا اور سرکار کابل کی طرف سے کچھ جاگیر بھی اس چبوترہ کے نام ہے ... ... اس خط سے حضرت اقدس اس قدر خوش ہوئے کہ فرمایا "اللہ تعالیٰ گواہ اور علیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کروڑوں روپے لا دیتا تو میں کبھی اتنا خوش نہ ہوتا جیسا اس خط نے مجھے خوشی بخشی ہے" ..... خدا کا علم اور قدرت دیکھئے عمر کے وقت

رکھتی تھی کہ ان لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا فکر کھانے لگا۔ اور اس طرح ہراساں ہوکر رجوع الی الحق کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا ہے سو درحقیقت ایسا ہی ہوا۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے وارثوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ایسے غم میں ڈال کر گویا وہ مر گئے اور سخت خوف میں پڑ گئے اور دعائیں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اس جگہ بھی تاخیر ڈالتا۔ جیسا کہ آتھم کے متعلق کی پیشگوئی میں تاخیر ڈالی۔ ہم عربی مکتوب میں لکھ چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروط بہ شرط تھی اور ہم یہ بھی بار بار بیان کر چکے ہیں کہ وعید کی پیشگوئی بغیر شرط کے بھی تخلف پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ یونس کی پیشگوئی میں ہوا۔ ✱

سوچاہیئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف **انجام** کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی۔ اور نہایت **صفائی سے ناک کٹ جائے گی** اور ذلت کے سیاہ داغ اُن کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔ سُنو اور یاد رکھو کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں ان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک گالیاں دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں کے نمونہ پر ہیں تو اُن کی تکذیب انہیں پر لعنت ہے۔ چاہیئے کہ اپنی جانوں پر رحم کریں اور رُوسیاہی کے ساتھ نہ مریں۔ کیا یونس کا قصہ انہیں یاد نہیں کہ کیونکر وہ عذاب ٹل گیا جس میں کوئی بھی شرط بھی نہ تھی۔ اور اس جگہ تو شرطیں موجود ہیں۔ اور احمد بیگ کے اصل وارث جن کی تنبیہ کے لئے یہ نشان تھا اُس کے مرنے کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا نام لے لیکر روتے تھے اور پیشگوئی کی عظمت دیکھ کر اس گاؤں کے تمام مرد و عورت کانپ اُٹھے تھے۔ اور عورتیں چیخیں مار کر کہتی تھیں کہ ہائے وہ باتیں سچ نکلیں چنانچہ وہ لوگ اُس دن تک غم اور خوف میں تھے جب تک اُن کے داماد سلطان محمد کی میعاد گذر گئی پس اس تاخیر کا یہی سبب تھا جو خدا کی قدیم سنت کے موافق ظہور میں آیا۔ خدا کے الہام میں جو توبی توبی

✱ اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد [illegible]

انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے

Back

مباہلہ کے بعد میری بددعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا تو میں اقرار کروں گا کہ میں جھوٹا ہوں

واقعی ذلت نہ پہنچی یا ہمیں کوئی واقعی عزت حاصل نہ ہوئی جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کروں گا۔
سوا اس کے وہ مباہلہ درحقیقت میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں یہ مدعا تھا کہ کوئی پیشگوئی پیدا کروں اور نہ میں نے فیصلہ مباہلہ کبھی کسی میعاد کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کبھی عبدالحق پر بددعا نہیں کی اور اپنے دل کے جوش کو ہرگز اس طرف توجہ نہیں دیا۔ لیکن اب تمام مولویوں کا سلسلہ انتہا سے گزر گیا۔ اس لئے اب میں آسمانی فیصلہ کے لئے خود ہر ایک مکفر سے مباہلہ کی درخواست کرتا ہوں۔ اور اس لئے کہ بعد میں شبہات پیدا نہ ہوں میں نے یہ لازمی شرط ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ مباہلہ کے لئے بلائے گئے ہیں کم سے کم دس آدمی ان میں سے مباہلہ کی حاضری کریں تا خدائی مدد صفائی سے ثابت ہو۔ اور کسی کو یہ کہنے کا محل نہ رہے کہ کوئی اتفاقی امر ہے کیونکہ مقابل پر صرف ایک آدمی تھا سو اتفاقاً اس پر کوئی مصیبت آ گئی
بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ سچائی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ گزشتہ مباہلہ میں عبدالحق کو فتح ہوئی۔ کیونکہ آتھم کے متعلق جو پیشگوئی کی تھی اس میں آتھم نہیں مرا۔ مگر دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے کہ کب اور کس وقت یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ آتھم ضرور میعاد کے اندر مرے گا اور کس اشتہار یا کتاب میں ہم نے لکھا تھا کہ اس میعاد میں بغیر کسی شرط کے آتھم کی نسبت موت کا حکم ہے۔ دنیا میں جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو۔ اور گندی روحو۔ تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو تم سچائی کی تیز شعاعوں کو کیونکر چھپا سکتے ہو۔ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا اس پیشگوئی میں اپنی شرط کا لحاظ رکھتا۔ سو ہاویہ اور نقصان سے وہ بھاگنے والا بچ گیا اور کیا اس پیشگوئی میں کوئی ایسی شرط نہ تھی جس پر عمل کرنا آتھم کا اس کی موت میں تاخیر ڈال سکتا تھا۔ مردم جھوٹ مت بولو اور وہ نجاست نہ کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی۔
آنکھ کھول کر دیکھو کہ یہ پیشگوئی اپنے تمام پہلوؤں کے ساتھ پوری ہو گئی اب اس پیشگوئی کو ایک ہی پیشگوئی نہ سمجھو بلکہ یہ تین پیشگوئیاں ہیں جو اپنے وقت پر ظہور میں آئیں۔
(۱) اوّل وہ پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں درج ہے۔ جس نے آج سے سولہ برس

یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے	انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی

Back

کہتے ہیں کہ مہر علیشاہ صاحب لاہور میں آئے اُن سے مقابلہ نہ کیا۔ جن دلوں پر خدا
لعنت کرے میں اُن کا کیا علاج کروں۔ میرا دل فیصلہ کے لئے دردمند ہے۔ ایک زمانہ ۲۱
گذر گیا میری یہ خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی کہ ان لوگوں میں سے کوئی راستی
اور ایمانداری اور نیک نیتی سے فیصلہ کرنا چاہے مگر افسوس کہ یہ لوگ صدق دل
سے میدان میں نہیں آتے۔ خدا فیصلہ کے لئے تیار ہے اور اُس اونٹنی کی طرح
جو بچہ جننے کے لئے دُم اُٹھاتی ہے زمانہ خود فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے۔ کاش
ان میں سے کوئی فیصلہ کا طالب ہو۔ کاش ان میں سے کوئی رشید ہو جیسا کہ میں بصیرت
سے دعوت کرتا ہوں اور یہ لوگ ظن پر بھروسہ کر کے میرا انکار کر رہے ہیں
اِن کی نکتہ چینیاں بھی اسی غرض سے ہیں کہ کسی جگہ ہاتھ پڑ جائے۔ اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے
قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ تمہارے
ہاتھ میں کیا ہے بجز ان چند حدیثوں کے جو تہتر فرقوں نے بوٹی بوٹی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں
صورت حق اور یقین کہاں ہے! اور ایک دوسرے کے مکذب ہو۔ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا کا حَکم یعنی
فیصلہ کرنے والا تم میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ رد کر دیتا۔ سو یہی اس
وقت ہوا۔ وہ شخص حَکَم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں مانتا جاوے اور کوئی بات رد نہ کرے۔ اپنے
نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کیلئے
پیدا ہوا اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو
یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی
ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو کم سے کم یہ تو سوچو
کہ شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔ اور کیوں مجھ پر یہ
الزام لگاتے ہو کہ براہین احمدیہ کا روپیہ کھا گیا ہے✝۔ اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے

✝ منشی الٰہی بخش صاحب نے جھوٹے الزام اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجاست

اربعین نمبر4 حاشیہ صفحہ 114، 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456، 457 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے

Back

ص۲۴ جس کا ایمانًا تم مواخذہ کر سکتے ہو یا اب تک میں نے تمہارا کوئی قرضہ ادا نہیں
کیا۔ یا تم نے اپنا حق مانگا اور میری طرف سے انکار ہوا تو ثبوت پیش کرکے وہ
مطالبہ مجھ سے کرو۔ مثلاً اگر میں نے براہین احمدیہ کی قیمت کا روپیہ تم سے

حاشیہ در حاشیہ

اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدرو گندے کیچڑ سے بھری
جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے۔ اور خدا سے بےخوف ہو کر میری عزت پر افترا
کے طور پر سخت دشمنوں کی طرح حملہ کیا ہے وہ یقیناً سمجھ لیں کہ یہ کام انہوں نے اچھا نہیں
کیا۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے ان گالیوں سے زیادہ نہیں جو حضرت موسیٰ کو دی گئیں
اور حضرت مسیح کو دی گئیں۔ اور ہمارے سید صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں۔ افسوس انہوں نے
آیت ویل لکل ھمزۃ لمزۃ[1] کے ویل کے وعید سے کچھ بھی اندیشہ نہیں کیا۔ اور
نہ انہوں نے آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم[2] کی کچھ بھی پروا کی۔ وہ بار بار میری
نسبت لکھتے ہیں کہ میں نے ان کو تسلی دے دی کہ میں آپ کے افترا کی وجہ سے کسی انسانی
عدالت میں آپ پر نالش نہیں کروں گا۔ سو میں کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی عدالت میں
نالش کروں گا بلکہ میں خدا کی عدالت میں بھی نالش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے
اور قابل شرم الزام میرے پر لگائے ہیں اور مجھے ناحق بے گناہ دکھ دیا ہے اس لئے میں ہرگز
یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا ان جھوٹے
الزاموں سے مجھے بری کرکے آپ کا کاذب ہونا ثابت نہ کرے۔ الا ان لعنۃ اللّٰہ
علی الکاذبین۔ اسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۱۹ دسمبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ
کو یہ الہام ہوا۔ بر مقام فلک شدہ یارب۔ گر امیدے دہم مدار عجب۔ بعد ۱۱۔ انشاء اللہ
تعین میں نہیں جانتا کہ گیارہ دن ہیں یا گیارہ ہفتہ یا گیارہ مہینے یا گیارہ سال مگر
بہرحال ایک نشان میری بریت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا جو آپ کو سخت شرمندہ

لے الھمزۃ: ۲ ؎ بنی اسرائیل: ۳۷

اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 115،114 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 457،456 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے

Back

ان تمام واقعات سے اطلاع پا دے تا اس کی بے خبری اس کی تشنیع نہ ہو۔ پھر بعد اس کے قسم کھاوے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور جھوٹی ہے۔ پھر اگر وہ ایک سال تک اس قسم کے وبال سے تباہ نہ ہو جائے اور کوئی فوق العادت مصیبت اس پر نہ پڑے تو دیکھو کہ میں سب کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس صورت میں میں اقرار کر دوں گا کہ ہاں میں جھوٹا ہوں۔ اگر عبد الحق اس بات پر اصرار کرتا ہے تو وہی قسم کھاوے اور اگر محمد حسین بٹالوی اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان میں آوے۔ اور اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا ثناء اللہ امرتسری ایسا ہی کہہ رہا ہے تو انہیں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنا تقویٰ دکھلاویں اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر ان میں سے کسی نے قسم کھائی کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور عیسائیوں کی فتح ہوئی۔ تو خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ رُوسیاہ کرے گا۔ اور لعنت کی موت سے اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ اس نے سچائی کو چھپانا چاہا۔ جو دین اسلام کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے زمین پر ظاہر ہوئی۔

مگر کیا یہ لوگ قسم کھا لیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں۔ اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مُردار کھا رہے ہیں۔

اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اگرچہ عبد الحق کے مباہلہ میں اس طرف سے کسی بددُعا کا ارادہ نہ کیا گیا مگر جو صادق کے سامنے مباہلہ کے لئے آیا ہو کسی قدر تو بعد مباہلہ ایسے امور کا پایا جانا چاہیئے جن پر غور کرنے سے اس کی ذلت لعنت مرادی پائی جائے اور اپنی عزت دکھلائی دے۔

سو جاننا چاہیئے کہ وہ امور بہ تفصیل ذیل ہیں جو بحکم العاقبۃ للمتقین[1] ہماری عزت کے موجب ہوئے۔ اوّل۔ آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ وہ اپنے واقعی معنوں کے رُو سے پوری ہو گئی۔ اور اس دن وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جو پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں لکھی گئی تھی۔ آتھم اصل منشاء الہام کے مطابق مر گیا۔ اور تمام مخالفوں کا مُنہ کالا ہوا۔ اور اُن کی تمام جھوٹی خوشیاں خاک میں مل گئیں۔ اس پیشگوئی کے واقعات پر اطلاع پا کر صد ہا دلوں کا کفر ٹوٹا اور ہزاروں خط اس کی تصدیق کے لئے پہنچے۔ اور مخالفوں اور مکذبوں پر ایسا لعنت پڑی کہ اب دم نہیں مار سکتے۔ دوسرا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ میں عربی رسالوں کا مجموعہ ہے جو مخالف مولویوں اور سجادہ نشینوں کے ذلیل کرنے کے لئے لکھا

[1] ھود : ۵۰

انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے

Back

وأشهد الأحرار والأسارى أني أضع البركة واللعنة أمام النصارى

اور میں آزادوں اور قیدیوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں آج برکت اور لعنت نصاریٰ کے آگے رکھتا ہوں

أما البركة فينالهم بركة الدنيا عند مقابلة الكتاب وينالون انعامًا كثيرًا

برکت سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کے وقت انکو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام

مع الفتح والغلاب أو ينالهم بركة الآخرة عند التوبة وترك توهين

مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ اور ترک توہین قرآن

القرآن وترك صفة الرحمٰن وأما اللعنة فلا ترد عليهم الا عند

سے انکو ملیگی مگر لعنت ان پر صرف اس حالت میں وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکیں

اعراضهم عن الجواب ومع ذالك عدم امتناعهم عن الشتم والسب

اور باوجود اس کے

والقدح في كتاب رب الأرباب رب العالمين۔

قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آویں۔

واعلم أن كل من هو من ولد الحلال وليس من ذرية البغايا

اور جاننا چاہیئے کہ ہر یک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں

ونسل الدجال فيفعل أمرًا من أمرين إما كف اللسان بعد ترك

اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو بعد اسکے دروغگوئی

الافتراء والمين وإما تأليف الرسالة كرسالتنا وترصيع المقالة كمقالتنا

اور افترا سے باز آجائیگا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کریگا

ولكن الذي ما انزجر من القدح في بلاغة القرآن وما امتنع من الانكار

مگر وہ شخص کہ جس نے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح قدح سے باز آیا

من فصاحة الفرقان فعليه كلما قلنا وكتبنا في هذا القرطاس عليه

اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ کرنے سے باز آیا پس اسپر وہ سب باتیں وارد ہونگی جو ہم اس رسالہ

یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے	نور الحق صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163 از مرزا قادیانی

Back

ایک برس تک انتظار کریں۔ اور یا مباہلہ کرلیں۔ **ششم** ۔ اور اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہ کریں تو مجھ سے

کیا تم میں ایک بھی سمجھنے والا نہیں جو اس بات کو سمجھے۔ کیا تم میں ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو کہے۔ زمین نے عزت دی۔ آسمان نے عزت دی اور قبولیت پھیل گئی۔

پانچواں امر جو مباہلہ کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا۔ علم قرآن میں اتمام حجت ہے۔ میں نے یہ علم پاکر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بطالوی کا گروہ۔ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے انہوں نے مہر لگادی۔ سو یہ سب کچھ مباہلہ کے بعد ہوا۔ اور اسی زمانہ میں کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ لکھ سکا۔ تو کیا اب تک عبدالحق اور اس کی جماعت ذلیل نہ ہوئی۔ اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی۔

چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور عبدالحق کی ذلت کا موجب ہوا۔ یہ ہے کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہوگا۔ اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پاکر یہ اشتہار انوار الاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہوگیا۔ جس کا نام شریف احمد ہے اور قریباً پونے دو برس کی عمر رکھتا ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیئے۔ کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پاگیا یا پھر رجعت قہقری کرکے نطفہ بن گیا۔ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ اور جو کچھ میں نے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اس کو پورا کر دیا۔ چنانچہ ضیاء الحق میں بھی اسی لڑکے کا ذکر لکھا گیا ہے۔

ساتواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستباز بندوں کا وہ مخلصانہ جوش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے دکھلایا۔ مجھے کبھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ میں خدا کے ان احسانات کا شکر ادا کرسکوں۔ جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے وارد حال ہوگئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں لکھ چکا

انجام آتھم صفحہ 311، 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311، 317 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے

Back

یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے

کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد کونسی عزت خدا سے پائی۔ کونسی قبولیت اس کی لوگوں میں پھیل گئی۔ کونسے مالی فتوحات کے دروازے اس پر کھلے۔ کون سی علمی فضیلت کی پگڑی اس کو پہنائی گئی۔ صرف فضول گوئی کے لئے ایک اشتہار میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس کو مباہلہ کا اثر کہا جائے۔ مگر اس کی بدبختی سے وہ دعوے بھی باطل نکلا۔ اور بجائے اس کی عزت کے بیٹیوں سے ایک بچہ بھی پیدا نہ ہوا۔ مگر اس کے مقابل خدا تعالیٰ نے میرے الہام کو پورا کر کے مجھے لڑکا عطا کیا ◆

پھر وحشی پر کتنے مباہلہ کی ایسی ہم نے لکھی ہیں۔ پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں۔ فعلیھم ان یتدبروا ویتفکروا فی ھذہ العشرۃ الکاملۃ۔

بالآخر ہم مباہلہ کے بارے میں کفر کتب پر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مباہلہ کے میدان میں آویں

یقیناً سمجھیں کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے عبدالحق کے مباہلہ کے بعد ہر ایک قسم کا مجھ پر انعام و اکرام کیا اور اس کو ذلیل کیا۔ اور اس کے بیٹے کا دعویٰ بھی جھوٹا نکلا۔ اور کوئی عزت اس کو حاصل نہ ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے تمام دعاوی کو رد کیا۔ اس سے بڑھ کر دشمن مباہلہ میں ہوگا۔ میں نے وحشی سعد پر **بد دعا نہیں کی** کیونکہ وہ بچہ تھا اور نہیں تھا اور اس کی جہالت اس کو قابل رحم ٹھہراتی تھی **مگر اب میں بددعا کروں گا**۔ سو چاہیئے کہ ہر ایک مباہلہ کی درخواست کرنے والا اپنی طرف سے چھپا ہوا اشتہار شائع کرے۔ اور یہ ضروری ہوگا کہ مباہلہ کرنے والا صرف ایک نہ ہو۔ بلکہ کم سے کم دس ۱۰ ہوں۔ سو چونکہ مباہلہ کے لئے ہر ایک شخص بلایا گیا ہے خواہ پنجاب کا ہو یا ہندوستان کا۔ یا عرب کا یا بلاد فارس کا۔ اس لئے بہ **مشقت** مخالفوں پر یہ شرط نہیں رکھی گئی کہ وہ ضرور سفر کر کے پہنچیں بلکہ حسب منطوق وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ہر ایک شخص **اشتہارات کے ذریعہ سے مباہلہ کرے**۔ مگر شرط ضروری ہے کہ وہ الہامات میں نے رسالہ انجام آتھم میں صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک لکھے ہیں۔ وہ کل الہامات اپنے اشتہار مباہلہ میں لکھے۔ اور محض حوالہ نہ دے بلکہ کل الہامات صفحات مذکورہ کے اشتہار میں درج کرے۔ اور پھر بعد اس کے عبارت ذیل کی دعا اس اشتہار میں لکھے۔ اور وہ یہ ہے

دعا

اے خدائے علیم و خبیر میں جو فلاں ابن فلاں ساکن قصبہ فلاں ہوں اس شخص کو

◆ عبدالحق غزنوی نے جو شہرت دی کہ اس امت کی بیوی کو حمل ہے [illegible] ایک اشتہار [illegible]

[illegible] بہت خوب یہی نشان دکھلاوے ۔۔۔

انجام آتھم صفحہ 317،311 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 317،311 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے

Back

نہ اُٹھایا مگر پادریوں کی اطاعت کا جُوا اُٹھا لیا۔ پس ان معنوں کے رُو سے بھی وہ اَبتر ٹھیرا۔ پھر ص۱۲۱
جیسا کہ بیان کر چکا ہوں ان معنوں کے رُو سے بھی اَبتر ہوا کہ اُسوقت سے جو اسکی نسبت خدا
تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنّ شانئک ھو الابتر گویا اُسی دم سے خدا تعالیٰ نے اُسکی بیوی کے رحم پر
مُہر لگادی اور اُسکو یہ الہام کھلے کھلے لفظوں میں سُنایا گیا تھا کہ اب موت کے دن تک تیرے گھر
میں اولاد نہ ہوگی اور نہ آگے سلسلہ اولاد کا چلے گا اور یقیناً اُس نے اِس الہام کو توڑنے کے لئے
اولاد حاصل کرنے کی غرض سے بہت کوشش کی ہوگی مگر وہ کوشش ضائع گئی۔ آخر نامراد مرا۔
اور ابتر کے ہر ایک معنی اُسپر صادق آگئے۔ اور دُوسری طرف جو میری نسبت وہ بار بار بددعائیں
کرتا تھا کہ یہ شخص مفتری ہے ہلاک ہو جائیگا اور اولاد بھی مر جائیگی اور جماعت متفرق ہو جائیگی۔ اس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ اس الہام کے بعد یعنے الہام اِنّ شانئک ھو الابتر کے بعد تین لڑکے میرے
گھر میں پیدا ہوئے اور تین لاکھ سے زیادہ جماعت ہوگئی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور کئی عیسائی اور
ہندو میری دعوت سے مسلمان ہوئے۔ پس کیا یہ نشان نہیں اور کیا یہ پیشگوئی پُوری نہیں ہوئی! اور
یہ کہنا کہ سعد اللہ کے لڑکے کی عبد الرحیم کی دختر سے نسبت ہوگئی ہے اور شادی ہو جائے گی اور
اولاد بھی ہوگی یہ ایک خیالی پلاؤ ہے اور محض ایک گپ ہے* جو ہنسی کے لائق ہے اور اس کا
جواب بھی یہی ہے کہ خدا کے وعدے ٹل نہیں سکتے۔ یہ بات تو اُس وقت پیش کرنی چاہیئے کہ
جب شادی ہو جائے اور اولاد بھی ہو جائے۔ بالفعل تو ایمانداری کا یہ تقاضا ہے کہ اِس بات
کو غور سے سوچیں کہ جیسا کہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ اِنّ شانئک ھو الابتر

* حاشیہ۔ یہ اسی طرح کی امید ہے جیسا کہ عبد الحق غزنوی ثم امرتسری نے مباہلہ کے بعد اپنی نسبت مباہلہ کا
اثر یہ ظاہر کیا تھا کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اسکی بیوی کو میں نے نکاح کیا ہے اور اسکو حمل ہو گیا ہے اور اب اسکو لڑکا
پیدا ہوگا اور وہ مباہلہ کا اثر سمجھا جائیگا مگر اُس حمل کا انجام یہ ہوا کہ کچھ بھی پیدا نہ ہوا اور اب تک وہ باوجود
گذرنے چودہ برس کے مباہلہ کا اور ذلت کی زندگی بھگت رہا ہے اور برخلاف اسکے مباہلہ کے بعد میرے گھر میں کئی لڑکے
پیدا ہوئے اور کئی لاکھ انسان نے بیعت کی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دُنیا کے کناروں تک عزت کے ساتھ میری شہرت
ہوگئی اور اکثر دشمن مباہلہ کے بعد مر گئے اور ہزارہا نشان آسمانی میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ منہ

اور جیسا کہ خدا نے ہم کو فرمایا ہے نجات سب مخلوقات کی اسلام میں سمجھتے ہیں۔تم کو اگر حضرت خاتم الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم پر کچھ اعتراض ہے تو زبان تہذیب سے وہ اعتراض جو سب سے بھاری ہو تحریر کر کے پیش کرو۔ہم تحریر کر دیتے ہیں کہ اگر وہ اعتراض تمہارا صحیح ہوا تو ہزار روپیہ (لٰ...) ہم تم کو دیں گے۔اور تم ایک ٹونمبو لکھ دو گے کہ اگر وہ اعتراض جھوٹا نکلا تو سو روپیہ بطور جرمانہ تم ہم کو دو گے۔اور اب اگر ہماری یہ تحریر سن کر چپ ہو جاؤ اور اس شرط پر بحث شروع نہ کرو تو ہر ایک منصف سمجھ جائے گا کہ وہ سب توہین تم نے بے ایمانی سے کی تھی۔اکثر لوگوں کا اکثر قاعدہ ہے کہ آفتاب پر تھوکتے ہیں اور بجھا ہوا چراغ لئے بیٹھے ہو۔دنیا کو بڑی چیز سمجھ رکھا ہے کہ موت سے ڈرتے نہیں۔ **ورنہ ایسے آفتاب کی توہین کرنا جو نور دنیا کا ہے نری حرامزدگی ہے۔**
جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔اب ہم نیچے وہ احکام **فرقانِ مجید** کے لکھتے ہیں کہ جن میں ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ وید میں یہ تمام احکام ضرور یہ ہرگز موجود نہیں۔اس لئے وید ناقص تعلیم ہے۔اور تم کہتے ہو کہ ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں۔ **اور لعنت اس شخص پر کہ جھوٹا ہے۔**

اوّل۔خدا تعالیٰ کی نسبت جو احکام فرقانِ مجید کے ہیں۔خلاصہ آیات کے نیچے لکھتا ہوں۔

(۱) تم خدا کو اپنے جسموں اور روحوں کا ربّ سمجھو، جس نے تمہارے جسموں کو بنایا۔اُسی نے تمہاری روحوں کو پیدا کیا۔وہی تم سب کا خالق ہے۔اس بن کوئی چیز موجود نہیں ہوئی۔

(۲) آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور جتنی نعمتیں زمین آسمان میں نظر آتی ہیں۔یہ کسی عمل کنندہ کے عمل کی پاداش نہیں ہیں۔محض خدا کی رحمت ہے۔کسی کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا کہ میری نیکیوں کے عوض میں خدا نے سورج بنایا زمین بچھائی یا سورج پیدا کیا۔

(۳) تو سورج کی پرستش نہ کر۔تو چاند کی پرستش نہ کر۔تو آگ کی پرستش مت کر۔تو پتھر کی پرستش مت کر۔تو مشتری ستارے کو مت پوجا کر۔تو کسی آدم زاد یا اور کسی جسمانی چیز کو خدا مت سمجھ

حوالہ نمبر 334

یہ لوگ دراصل یہودی ہی ہیں۔ اور برنیر صاحب اپنی کتاب وقائع عالمگیر میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں

[illegible] خیبر کے نام پر جو عرب میں ہے جہاں یہودی رہتے تھے رکھا تھا۔
تیسرا قرینہ یہ بھی ہے کہ افغانوں کی شکلیں بنی اسرائیلیوں سے بہت ملتی ہیں۔ اگر ایک جماعت یہودیوں کی ایک افغانوں کی جماعت کے ساتھ کھڑی کی جائے تو میں کہتا ہوں کہ ان کا مونہہ اور ان کا اونچا ناک اور چہرہ بیضاوی ایسا باہم مشابہ معلوم ہوگا کہ خود دل بول اٹھے گا کہ یہ لوگ ایک ہی خاندان میں سے ہیں۔
چوتھا قرینہ افغانوں کی پوشاک بھی ہے۔ افغانوں کے لمبے کرتے اور جگتے یہ وہی وضع اور پیرایہ اسرائیلیوں کا ہے جس کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔
پانچویں قرینہ ان کی وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔
چھٹا قرینہ افغانوں کے بنی اسرائیل ہونے پر یہ ہے کہ افغانوں کا یہ بیان کہ قیس ہمارا مورث اعلیٰ ہے ان کے بنی اسرائیل ہونے کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ یہودیوں کی کتب مقدسہ میں سے جو کتاب پہلی تواریخ کے نام سے موسوم ہے اس کے باب ۹ آیت ۳۶ میں قیس کا ذکر ہے۔ اور وہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ جس سے کھلی پتہ ملتا ہے کہ یا تو اسی قیس کی اولاد میں سے کوئی دوسرا قیس ہوگا۔ جو مسلمان ہو گیا ہوگا اور یا یہ کہ مسلمان ہونے والے کا کوئی اور نام ہوگا اور وہ اسی قیس کی اولاد میں سے ہوگا۔ اور پھر بباعث غلطی حافظہ اس کا نام بھی قیس سمجھا گیا۔ بہرحال ایک ایسی قوم کے مونہہ سے قیس کا لفظ نکلنا جو کتب یہود سے بالکل بے خبر تھی اور محض ناخواندہ تھی۔ یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ قیس کا لفظ انہوں نے اپنے باپوں سے سنا تھا کہ ان کا مورث اعلیٰ ہے پہلی تواریخ آیت ۳۹ کی یہ عبارت ہے۔ اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساؤل پیدا ہوا اور ساؤل سے یہوتن۔
ساتویں قرینہ اخلاقی حالتیں ہیں۔ جیسا کہ سرحدی افغانوں کی زود رنجی وہ کج مزاجی اور خود غرضی کا اور گردن کشی اور کج مزاجی اور کج روی اور دوسرے جذبات نفسانی اور خونی خیالات اور جاہل اور بے شعور ہونا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام صفات وہی ہیں جو توریت اور دوسرے صحیفوں میں اسرائیلی قوم کی لکھی گئی ہیں۔ اور اگر قرآن شریف کھول کر سورۃ بقرہ سے بنی اسرائیل کی صفات اور عادات اور اخلاق اور افعال پڑھنا شروع کرو تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا سرحدی افغانوں کی اخلاقی حالتیں بیان ہو رہی ہیں۔ اور یہ رائے یہاں تک صاف ہے کہ اکثر انگریزوں نے بھی یہی خیال کیا ہے۔ برنیر نے جہاں یہ لکھا ہے کہ کشمیر کے مسلمان کشمیری کہ دراصل بنی اسرائیل ہیں وہاں بعض محققوں کا بھی حوالہ دیا ہے۔ اور ان تمام لوگوں کو جو دس فرقے ہیں کہ شیر دیا ہے جو مشرق میں گم ہیں جن کا اب اس زمانہ میں پتہ ملا ہے کہ وہ در حقیقت سب کے سب مسلمان ہو گئے

ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 346,345 پر درج ہے

Back

پیدا نہ ہو جاتے تو کوئی بھی پنڈت اُن کو بُرا نہ کہتا۔ اب تو باوا صاحب اِن پنڈتوں کی نظر میں کچھ بھی نہیں وید کے مکذب جو ہوئے۔

قولہ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سننے اور دیکھنے میں آوے تو بدھ مان لوگ جو کہ ہٹی دُراگرہی نہیں وے سب سمپردائی والے ویدمت میں آجاتے ہیں یعنی نانک وغیرہ اِس کے سکھوں نے نہ ویدوں کو سُنا نہ دیکھا کیا کریں؟ سُننے یا دیکھنے میں آویں تو جو عقلمند متعصب نہیں وہ فوراً اپنی شک ہٹیا چھوڑ کر ویدکی ہدایت میں آجاتے ہیں۔ **اقول** اس تمام تقریر سے پنڈت صاحب کا مطلب صرف اتنا ہے کہ باوا نانک صاحب اور اُن کے پیرو شک ہیں انہوں نے دنیا کے لئے دین کو ترک کر دیا۔ مگر سچ یہ تو سچ ہے کہ باوا نانک صاحب نے وید کو چھوڑ دیا اور اس کو گمراہ کرنے والا طومار سمجھا لیکن پنڈت صاحب پر لازم تھا کہ یوں کہتے کہ باوا صاحب کے گرد نہ ہو جاتے اور شک اور منکر اُن کا نام نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو گرنتھ میں درج ہیں اور مخالف وید ہیں اپنی کتاب کے کسی صفحہ کے ایک کالم میں لکھ کر دوسرے کالم میں اس کے مقابل پر ویدکی تعلیمیں درج کرتے تا عقلمند خود مقابلہ کر کے دیکھ لیتے کہ ان دو تعلیموں سے سچی تعلیم کونسی معلوم ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ صرف گالیاں دینے سے کام نہیں نکلتا۔ ہر ایک حقیقت مقابلہ کے وقت معلوم ہوتی ہے اور ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

قولہ۔ نانک جی بڑے دھناڈھ اور رئیس بھی نہ تھے۔ پر تو اُن کے چیلوں نے نانک چندرودے اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے سدھ اور بڑے ایشرج والے لکھے ہیں۔ نانک جی برہما ادی سے بڑے بڑی بات چیت کی سب نے ان کا مان کیا۔ نانک جی کے بیاہ میں گھوڑے۔ رتھ ہاتھی سونا چاندی موتی پنا ادی رتنوں سے جڑے ہوئے اور اپار دھن تھا لکھا ہے۔ بھلا یہ گپوڑے نہیں تو کیا ہے یعنے نانک جی کہیں کے مالدار اور رئیس نہیں تھے۔ مگر اُن کے چیلوں نے پوتھی نانک چندرودی اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے دولتمند اور بھگت کر کے لکھا ہے

خلق و عالم جملہ در شور و خرابند اہل باطن در مقام بیگانہ اند	آں یکے دانو بے بخشی بدل وان دگر را بگذاری بیگی
چشم و گوش و دل ز تو گیرد ضیاء	ذات تو سرچشمۂ فیض و ہدی

غرض خداوند قادر و قدوس میری پناہ ہے اور میں تمام کام اپنا اسی کو سونپتا ہوں اور گالیوں کے عوض میں گالیاں نہیں دینا چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں ایک ہی ہے جو کہیگا۔ افسوس کہ ان لوگوں نے تھوڑی سی بات کو بہت طول دیدیا اور خدائے تعالیٰ کو اس بات پر قادر نہ سمجھا کہ جو چاہے کرے اور جسکو چاہے مامور کر کے بھیجے کیا انسان اس سے لڑ سکتا ہے یا آدم زاد کو اُس پر اعتراض کرنے کا حق پہنچتا ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ایک کی قوت اور طبع دوسرے کو عطا کرے اور ایک کا رنگ اور کیفیت دوسرے میں رکھ دیوے اور ایک کے نام سے دوسرے کو موسوم کر دیوے۔ اگر انسان کو خدائے تعالیٰ کی سچی قدرت پر ایمان ہو تو وہ بلا تامل ان باتوں کا یہی جواب دیگا کہ ہاں بلاشبہ اللہ جلشانہٗ ہر یک بات پر قادر ہے اور اپنی باتوں اور اپنی پیشگوئیوں کو جس طرز اور طریق اور جس پیرایہ سے چاہے پورا کر سکتا ہے۔ ناظرین تم آپ ہی سوچ کر دیکھ لو کیا آنیوالے عیسیٰ کی نسبت کسی جگہ یہ بھی لکھا تھا کہ وہ درحقیقت وہی نبی اسرائیلی ناصری صاحب انجیل ہوگا بلکہ بخاری میں جو بعد کتاب اللہ اصح الکتب کہلاتی ہے بجائے ان باتوں کے اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ لکھا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کی شہادت دی ہے جسکی آنکھیں ہیں دیکھے منصف سوچ کر جواب دے کہ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ بھی لکھا ہے کہ کسی وقت کوئی حقیقی طور پر صلیبوں کو توڑنے والا اور خنزیروں کو قتل کرنیوالا اور حق جزیہ کا نیا حکم لانے والا اور قرآن کریم کے بعض احکام کو منسوخ کرنیوالا ظہور کریگا اور آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اور آیت حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ اُس وقت منسوخ ہو جائیگی اور نئی وحی قرآنی وحی پر خط نسخ کھینچ دیگی۔ اے لوگو اے مسلمانوں کی ذرّیت کہلانے والو دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اُس خدا سے شرم کرو جسکے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔ اب بالآخر میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ ان باتوں پر حضرت مولوی نذیر حسین صاحب اور انکی جماعت نے تکفیر کا فتویٰ دیا ہے اور میرا نام کافر اور دجال رکھا ہے اور وہ گالیاں دی ہیں کہ کوئی مہذب آدمی غیر قوم کے آدمی کی نسبت بھی پسند نہیں کرتا اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ گویا یہ باتیں میری کتاب توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں درج ہیں۔ میں انشاء اللہ القدیر عنقریب ایک مستقل رسالہ

۱ المائدۃ : ۴ ۲ التوبۃ : ۲۹ ۳۲۵

یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے	آسمانی فیصلہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 325 از مرزا قادیانی

Back

عمل میں کمال مشکل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ستر ایسے تھا کہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم: ۵) قرآن میں وارد ہوا۔

ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں

پس ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الامکان اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی صورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔

انسان میں نفس بھی ہے جس کی تین قسمیں ہیں۔ امّارہ، لوّامہ، مطمئنہ۔ امّارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا ہے اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ مگر حالت لوّامہ میں سنبھال لیتا ہے۔ مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی! انسان سے کُت پن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہیے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کُت پن کی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا۔ مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (الاعراف: ۲۰۰) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خُلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح سلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔ غرض یہ صفت لوّامہ کی ہے جو انسان کشمکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔ یہ [illegible] بات ہے۔ اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے جس قدر اس سے اعراض کرے گا اسی قدر اس سے عزت بچا لے گا۔ اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرے گا تباہ ہو جائے گا اور ذلت خریدے گا۔ نفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ تکلفات اور تغیرات سے ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور دنیاوی اشیاء سے کلی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا بلکہ جہاں وہ ہوتا ہے وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے۔ وہاں کا آسمان اور زمین اور ہی ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے بشارت عظیم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (آل عمران: ۵۶) یہ

اس عہد میں اپنے تقسیم کو کیا کیا سکھاتی ‏ تکبر حسد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے

دل کر کے پارہ پارہ چاہا یہی ایک نشان ‏ بیلا ضرورت کہو تم عقل رسا یہی ہے

اے میرے سید جانی کر خود ہی مہربانی ‏ مت کہہ کہ کوئی نیکی تجھ سے ملا یہی ہے

فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جا لگی ہے ‏ عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے

تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری ‏ حالت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے

تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے ‏ ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے

ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا ‏ پھر تو ہے فضل مولا ہم پر کھلا یہی ہے

اے میرے دل کے درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں ‏ کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے

یک دین کی ہی ... کا غم کھا گیا ہے مجھ کو ‏ سینے پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے

کیونکر تبہ وہ ہووے کیونکر فنا وہ ہووے ‏ ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے

ایسا زمانہ آیا جس نے غضب ہے ڈھایا ‏ جو پیستی ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے

شد پائی؟ ... ہیں جو دیں کی کیا بھول تھی ‏ سب خشک ہو گئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے

آنکھیں ہر ایک دیں کی بے نور ہم نے پائیں ‏ نور سے معرفت کے یک سر ملا یہی ہے ۱۲

نقل ہیں ... دیکھے ... بھی دیکھے ‏ سب بحروں کو دیکھا دل میں رچا یہی ہے

انکار کر کے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم ‏ بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے

پر کریں کی آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں ایسی ‏ وہ گالیوں پہ اترے دل میں پڑا یہی ہے

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زباں ہے ‏ جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے

قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 61 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 458 ... | یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے

Back

وفات مسیح

روزنامہ الفضل قادیان 21 اگست 1917ء جلد 5 نمبر 15 صفحہ 8	یہ حوالہ صفحہ 361 پر درج ہے

Back

جس سے ظاہر ہے کہ مسیح کے ماننے والوں (خواہ حقیقی طور پر پیرو ہوں یا برائے نام) کا جب کبھی منکران مسیح سے مقابلہ ہوا۔ تو متبعان مسیح ان منکران مسیح پر غالب رہے۔ حالانکہ حقیقت عیسائی مسیح کے پیرو نہیں بلکہ صرف اسمی طور پر اسکی طرف منسوب ہیں۔ اگر پیشگوئی کا تعلق صرف حقیقی متبعین سے ہوتا تو عیسائیوں کا غلبہ ہرگز نہ ہوتا۔ پس برائے نام پیروؤں کا غلبہ ثبوت ہے اس بات کا کہ پیشگوئی کا تعلق اسم سے ہوتا ہے اسلئے جب تک موجودہ مدعیان اسلام بھی طور سے مسلمان کہلاتے ہیں اور عیسائیوں اور یہودیوں میں شامل نہیں ہو جاتے اسوقت تک سارا گروہ مکہ مدینہ پر قابض رہیں تو پیشگوئی کے صدق پر کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ اعتراض تو غیر احمدیوں کی طرف سے ہو سکتا ہے خلافت کے منکرین کی طرف سے نہیں ہو سکتا کیونکہ خلافت کے منکرین کے لیے تو اتنا سوچنا ہی کافی ہے کہ مکہ مدینہ کے اہل بھی حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگا چکے ہیں پس وہ تکفیر کی وجہ سے کافر بن چکے ہیں اور تکفیر کا مسئلہ منکرین خلافت کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ فتدبروا

گیارھواں اعتراض یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اچھا اگر حضرت مسیح موعود واقعی اپنے منکروں کو کافر سمجھتے تھے تو کیوں آپ نے ان سے وہ سلوک روا رکھا جو کافروں سے جائز نہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا اعتراض کرنا معترض کی ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔

غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ ملکر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام

کلمۃ الفصل صفحہ 169، 170 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 362 پر درج ہے

Back

کیوں کیا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض موقعوں پر نبی کریمؐ نے یہود وغیرہ کو سلام کا جواب دیا ہے ہاں اشد مخالفین کو حضرت مسیح موعودؑ نے کبھی سلام نہیں کہا اور نہ انکو سلام کہنا جائز ہے غرض ہر ایک طریقہ سے ہم کو حضرت مسیح موعودؑ نے غیروں سے الگ کیا ہے اور ایسا کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور پھر ہم کو اس سے نہ روکا گیا ہو۔ اس جگہ یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ بات ہے تو کیوں؟ ایسا احمدی عورت کا نکاح فسخ نہیں قرار دیا جاتا جس کا خاوند غیر احمدی ہے یا کیوں ایک احمدی باپ کا ورثہ غیر احمدی بیٹے کو جاتا ہے حالانکہ مسلمان کا کافر وارث نہیں ہو سکتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے احکام دو قسم کے ہیں ایک وہ جو ہر ایک انسان کے لئے ہیں اور ایک وہ جو صرف حکومت کے لئے ہیں مثلاً نماز پڑھنا ہر ایک کا فرض ہے لیکن چور کے ہاتھ کاٹنا ہر ایک کا فرض نہیں بلکہ حکومت کا فرض ہے اسی طرح روزہ رکھنا ہر ایک مسلمان کے لئے فرض ہے مگر زانی کو سنگسار کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض نہیں بلکہ صرف اسلامی حکومت کا فرض ہے اب اگر اس اصل کے ماتحت غیر احمدیوں اور احمدیوں کے تعلقات پر نظر ڈالی جاوے تو سارے جھگڑے کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ چونکہ نماز الگ کرنے کا مسئلہ حکومت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اس لئے اس پر عملدرآمد کا حکم دیا گیا یہی حال جنازوں اور رشتے ناطوں کا ہے لیکن وراثت اور نکاح فسخ ہو جانے کا مسئلہ حکومت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا اگر آپ کو حکومت دی جاتی تو آپ اس کے متعلق بھی حکم جاری فرماتے پس مسئلہ وراثت کے متعلق ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہاں اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے جو حکومت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اور پھر حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے متعلق فیصلہ نہیں فرمایا تو اسکو پیش کیا جاوے ورنہ یہ کہنا کہ غیر احمدیوں کے ساتھ بعض اسلامی سلوک جائز رکھے گئے ہیں ایک دعویٰ ہے جس کی کوئی بھی دلیل نہیں۔ فتدبروا

بارھواں اعتراض: کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جو عبدالحکیم کو خط لکھا ہے اس میں آپ نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ جس کو تیری دعوت پہنچی ہے اور اس نے تجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ کم از کم وہ لوگ کافر

کلمۃ الفصل صفحہ 170،169 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 362 پر درج ہے

Back

أُولُوا الْعَزْمِ۔ أَلَا إِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْأَكْرَمِ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ وَفِي اللّٰهِ أَجْرُكَ وَيَرْضٰى عَنْكَ رَبُّكَ وَيُتِمُّ اسْمَكَ۔ وَعَسٰى أَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

ڈرتے۔ اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب وہ بانی تکفیر نامہ پر مہر لگاوے گا تو بڑا فتنہ برپا ہوگا پس تو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا...... یہ فتنہ خدا کی طرف سے فتنہ ہوگا تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے۔ جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اور خدا میں تیرا اجر ہے خدا تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو پورا کرے گا۔ بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۳ تا ۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۸ و ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲ تا ۱۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۱ تا ۶۵)

سنہ ۱۹۰۰ء "خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔" (اربعین نمبر ۳ حاشیہ صفحہ ۲۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۷)

سنہ ۱۹۰۰ء "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ أَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِيْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ۔ كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَا يُضَاعُ۔"

یعنی خدا کی سب حمد ہے جس نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔

اور پھر فرمایا۔

"لَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً ثَمَانِيْنَ حَوْلًا أَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ وَتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا۔"

---

۱ چونکہ کئی دفعہ کئی ترتیبوں کے ساتھ یہ الہامات ہو چکے ہیں اس لئے فقرات کے جوڑنے میں ایک خاص ترتیب کا لحاظ نہیں بلکہ ترتیب فہم کے مطابق الہامی ہے۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۲)

۲ یعنی مُتَرَدِّد بین التکفیر والتکذیب۔ (مرتب)

وصلہ میں دیر تک بے مقابل کی نمازیں قائم رہتے تھے۔

---

۱۰ فروری ۱۹۰۱ء

استغفار ایک شخص نے قرض کے واسطے دُعا کے لیے عرض کی۔ فرمایا:

"استغفار بہت پڑھا کرو۔"

عربی تفسیر کے لیے غیبی قوت تفسیر کے لکھنے کے متعلق فرمایا:

"دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اب تو ہم اس طرح جلدی جلدی لکھتے ہیں۔ جیسے کہ نقل جاتی ہے بلکہ کئی دفعہ تو قلم برابر چلتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کیا لکھا ہے۔"[۱]

غیروں کے پیچھے نماز کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا:

"جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، رد کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں اس سے لاپروا پڑے ہیں۔ ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدۃ) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔"

مسیح موعود کو نہ ماننے کا نتیجہ "قدیم سے بزرگانِ دین کا یہی مذہب ہے کہ جو شخص حق کی مخالفت کرتا ہے اس کا سلبِ ایمان ہو جاتا ہے۔ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کافر ہے مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اس کا بھی سلبِ ایمان ہو جائے گا۔ انجام ایک ہی ہے پہلے تو مخالفت ہوتی ہے پھر اجتناب پھر عداوت پھر غلو اور آخر کار سلبِ ایمان ہو جاتا ہے۔"[۲]

۱؎ الحکم جلد ۵ نمبر ۷ صفحہ ۹-۱۰ پرچہ ۲۳ فروری ۱۹۰۱ء

۲؎ الحکم جلد ۵ نمبر ۷ صفحہ ۱۰ پرچہ ۲۳ فروری ۱۹۰۱ء

پس اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ بھی فضل کے ساتھ ازدیاد و تفریح کا سامان کرتا ہے۔

استغفار

ایک شخص نے پوچھا کہ غم کیا وظیفہ پڑھا کریں۔ فرمایا:
استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں۔ یا تو وہ گناہ نہ کرے یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بد انجام سے بچالے۔ سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے۔ مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ دل سے چاہیے۔ نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو یہ ضروری ہے۔

ہر نیکی کی جڑ اتقا ہے

فرمایا: تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔

فرمایا: دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جن کو سوا یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یعنی سوئے کا پانی خراب، سیاہ، گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔

غیروں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا:
صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رَلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔

ملفوظات جلد اول صفحہ 525، طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 363 پر درج ہے

Back

نے کہا آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں میں یہ نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے شیخ یعقوب علی صاحب باتیں کر رہے تھے۔ میں نے ان کو کہا آپ کہہ دیں کہ واقعہ میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں یہ سنکر وہ حیران سا ہو گیا۔ لیکن جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ آپ جس مسیح کے آنے کے منتظر ہیں اس کے منکروں کو کیا کہتے ہیں۔ تو کہنے لگا بس بس میں سمجھ گیا۔ بے شک آپ کا حق ہے کہ ہم کو کافر سمجھیں۔

پس تم لوگ دین کو اپنی جگہ پر رکھو اور دنیا کو اپنی جگہ پر۔ اور جہاں دین کا معاملہ آئے وہاں فوراً الگ ہو جاؤ۔ وہ لوگ جو اس بات سے چڑتے ہیں کہ ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے۔ ان سے پوچھو کہ جب تمہارا مسیحؑ آئے گا اور جو لوگ اسے نہیں مانیں گے ان کو کیا کہو گے۔ یہی نا کہ ان کی گردن اڑا دو۔ لیکن ہم تو کسی کی گردن نہیں اڑاتے ہم تو شریعت کا فتویٰ استعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کہو اگر تمہارے خیال میں ہم ایک جھوٹے مسیح کو مانتے ہیں تو پھر ہمارے جنازہ پڑھنے سے تمہارے مردہ کو فائدہ کیا ہو گا کیا جس صورت میں کہ ہم مسلمان ہی نہیں ہماری دعا سے آپ کا مردہ بخشا جا سکتا ہے۔ پس اگر ان باتوں پر کوئی غور کرے تو کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔

اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعودؑ کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے۔ تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعودؑ کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچہ کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ پھر میں کہتا ہوں بچہ تو گنہگار نہیں ہوتا اس کو جنازہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بچہ کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے اس کے پسماندگان کے لئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچہ کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔

باقی رہا کوئی ایسا شخص جو حضرت صاحب کو تو سچا مانتا ہے لیکن ابھی اس نے بیعت نہیں کی یا احمدیت کے متعلق غور کر رہا ہے اور اسی حالت میں مر گیا ہے اس کو ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی

انوار خلافت صفحہ 93 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 150 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 364,363 پر درج ہے

Back

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سال یعنی خدا سے علم پاکر جماعت کی تنظیم و تربیت کے متعلق دو ضروری احکامات جاری فرمائے یعنی اوّل تو آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ آئندہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز ادا نہ کرے بلکہ صرف احمدی امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جاوے یہ حکم ابتداءً ۱۹۰۰ء میں زبانی طور پر جاری ہوا تھا مگر بعد میں ۱۹۰۱ء میں تحریری طور پر بھی اس کا اعلان کیا گیا۔ آپ کا یہ فرمان جو خدائی منشاء کے ماتحت تھا اس حکمت پر مبنی تھا کہ جب غیر احمدی مسلمانوں نے آپ کے دعویٰ کو رد کر کے اور آپ کو جھوٹا اور مفتری قرار دے کر اس خدائی سلسلہ کی مخالفت پر کمر باندھی ہے جو خدا نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے جاری کیا ہے اور جس سے دنیا میں اسلام اور روحانی صداقت کی زندگی وابستہ ہے تو اب وہ اس بات کے مستحق نہیں رہے کہ کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے وہ آپ کے منکر کی امامت میں نماز ادا کرے۔ نماز ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی عبادت ہے اور اس کا امام گویا خدا کے دربار میں اپنے مقتدیوں کا لیڈر اور ترجمان ہوتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے مامور کو رد کر کے اس کے غضب کا مورد بنتا ہے وہ ان لوگوں کا پیشرو نہیں ہو سکتا جو اس کے مامور کو مان کر اس کی رحمت کے ہاتھ کو قبول کرتے ہیں۔ اس میں کسی کے بُرا منانے کی بات نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کا ایک طبعی اور منطقی نتیجہ تھا جو جلد یا بدیر ضرور ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ حدیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جب مسیح موعود آئیگا تو اس کے متبعین کا امام انہی میں سے ہوا کرے گا چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوائے اسلام کرتے ہیں بکلّی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں

سلسلہ احمدیہ صفحہ 84، 85 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 365,364 پر درج ہے

سے ہوگا۔[2]

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لئے جاری فرمائی وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی اپنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لئے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جاوے۔[1] یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید صراحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کریگا اور خود نہ سہی اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہرحال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لئے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنے بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بناء پر آپ نے آئندہ کے لئے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جا سکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جاوے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔ لیکن جو لڑکیاں اس ہدایت سے پہلے غیر احمدیوں کے نکاح میں جاچکی تھیں ان کے متعلق آپ نے یہ ہدایت نہیں دی کہ ان کے نکاح فسخ ہو گئے ہیں کیونکہ اول تو اس کا اجراء اپنے اختیار میں نہیں تھا دوسرے اس قسم کے حکم سے فتنوں اور پیچیدگیوں کے پیدا ہونے کا احتمال تھا جس سے بہرصورت بچنا لازم ہے۔

---

[1] تحفہ گولڑویہ۔ [2] اشتہار مورخہ [illegible] ۱۸۹۸ء۔

ہیں۔ اور ہمیں اس وقت تک کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے جب تک کہ وہ بیعت میں داخل نہ ہو جائے اور ہم میں شامل نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے مأمور ایک بڑی چیز ہوتے ہیں جو ان کو قبول نہیں کرتا وہ خدا کی نظر میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض غیر احمدی ایسے ہوں گے جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود کو صادق نہیں مانتے اس لئے قبول نہیں کرتے۔ لیکن ہم بھی مجبور ہیں کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ خواہ کسی وجہ سے سہی وہ حق کے منکر ہیں۔ غیر احمدیوں کا اس بات پر چڑنا کہ ہم ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ایک لغو امر ہے۔ وہ غیر احمدی جو یہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں وہ ہم کو مسلمان کیونکر کہتا ہے اور کیوں اس بات کا خواہاں ہے کہ ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ ہمارا اس کے پیچھے نماز پڑھ لینا اسے کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ غیر احمدیوں سے ہم دیگر دنیاوی اور تمدنی تعلقات کو منقطع کر دیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو عیسائیوں کو بھی اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی تھی۔ پس جب باوجود اس قدر اختلاف کے دین میں ایک دوسرے کو مذہبی سہولتیں بہم پہنچانے کا حکم ہے تو دنیاوی تعلقات کو ترک کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ دوسروں سے محبت کرو پیار کرو ان کی مصیبت کے وقت ان کے کام آؤ بیمار کا علاج کرو بھوکے کو روٹی کھلاؤ ننگے کو کپڑا پہناؤ ان باتوں کا تمہیں ضرور ثواب ملے گا۔ لیکن دین کے معاملہ میں تم ان کو اپنا امام نہیں بنا سکتے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے متعلق بار بار حکم دیا ہے۔ پس اس بات کو خوب یاد رکھو۔ اور سختی سے اس پر عملدرآمد کرو۔

غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا

پھر ایک سوال غیر احمدی کے جنازہ پڑھنے کے متعلق کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک یہ مشکل پیش کی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بعض صورتوں میں جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض حوالے ایسے ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک خط بھی ملا ہے جس پر غور کیا جائے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عمل اس کے برخلاف

انوار خلافت صفحہ 90 سنہ بحوالہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 148 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 365 پر درج ہے

Back

ہے چنانچہ آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آگیا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب ابو طالب جو آنحضرت ﷺ کے چچا تھے فوت ہونے لگے (بعض نے تو ان کو مسلمان لکھا ہے لیکن اصل بات یہی ہے کہ وہ مسلمان نہ تھے) تو آنحضرت ﷺ نے کہا کہ چچا ایک دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دو تاکہ میں آپ کی شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کر سکوں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ کیا کروں جو کچھ تم کہتے ہو۔ اس کو دل تو مانتا ہے مگر زبان پر اس لئے نہیں لا سکتا کہ لوگ کہیں گے مرنے کے وقت ڈر گیا ہے۔ اسی حالت میں وہ فوت ہو گئے (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۱۸ مطبوعہ از مؤسسہ علوم القرآن بیروت) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چونکہ والد تھے اس لئے وہ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ سے ان کے متعلق کچھ فیض حاصل کریں۔ مگر ساتھ ہی ڈرتے تھے کہ یہ چونکہ مسلمان نہیں ہوئے اس لئے رسول کریم ناراض نہ ہو جائیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے والد کے مرنے کی خبر رسول کریم ﷺ کو ان الفاظ میں پہنچائی کہ یا رسول اللہ آپ کا گمراہ بڈھا چچا مر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور جا کر ان کو غسل دو لیکن آپ نے ان کا جنازہ نہ پڑھا۔ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو بظاہر اسلام لے آیا ہے لیکن یقینی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا ہے تو اس کا جنازہ بھی جائز نہیں۔ پھر غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

یہ دین کی باتیں ہیں۔ ان میں جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے معاملات میں ہم دوسروں کے ساتھ ایک ہیں لیکن دین کے معاملہ میں فرق ہے اس میں ایک نہیں ہو سکتے۔ اور سمجھدار آدمی اس کو خوب سمجھ سکتے ہیں۔ لکھنؤ میں ہم ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے اس

Back

سزا نہ دے۔ لیکن شریعت کا فتویٰ ظاہری حالات کے مطابق ہوتا ہے اس لئے ہمیں اس کے متعلق بھی یہی کرنا چاہئے کہ اس کا جنازہ نہ پڑھیں۔

غیر احمدیوں کو لڑکی دینا

ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ اب میں نے اس کی سچی توبہ دیکھ کر قبول کر لی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے کہا تھا کہ اگر آپ نے اپنے بعد عمر رضی اللہ عنہ کو جانشین مقرر کیا تو بڑا غضب ہوگا کیونکہ یہ بہت غصیلے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کا غصہ اسی وقت تک گرمی دکھاتا ہے جب تک کہ میں نرم ہوں۔ اور جب میں نہ رہوں گا تو یہ خود نرم ہو جائیں گے۔ اسی طرح میرا نفس تھا جو یہ کہتا تھا کہ اگر کوئی ذرا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے خلاف کرے تو اسے بہت سخت سزا دی جائے لیکن اب تو پگھلا گیا ہے اور بہت نرمی کرنی پڑتی ہے۔ تاہم میں اس بات سے خوش ہوں کہ دس ہی پکے احمدی ہوں لیکن اس بات سے سخت ناخوش ہوں کہ دس کروڑ ایسے احمدی ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کا حکم نہ ماننے والے ہوں پس وہ لوگ جو ایسے ہیں وہ سن لیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے اس لئے اس پر ضرور عمل درآمد ہونا چاہئے۔ میں کسی کو جماعت سے نکالنے کا عادی نہیں لیکن اگر کوئی اس حکم کے خلاف کرے گا تو میں اس کو جماعت سے نکال دوں گا۔ ابھی چند ماہ ہوئے ایک شخص نے غیر احمدیوں میں اپنی لڑکی دی تھی میں نے اسے جماعت سے الگ کر دیا۔ بعد میں اس نے بہت توبہ کی اور معافی مانگی لیکن میں نے کہا کہ تمہارا یہ اخلاص بعد از جنگ یاد آیا ہے۔ اس لئے برکلہ خود بائد زد کے مطابق اپنے سر پر مارو۔ ہمیں دیندار لوگوں کی ضرورت ہے۔ میں

انوار خلافت صفحہ 93-94 منجانب انوار العلوم جلد 3 صفحہ 151 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 367 پر درج ہے

Back

(۳۶۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یکدم ضعف ہو جانا۔ چکروں کا آنا۔ ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا۔ گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا یا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک۔ یہ اعصاب کی ذکاوت حس یا تکان کی علامات ہیں اور ہسٹیریا کے مریضوں کو بھی ہوتی ہیں اور انہی معنوں میں حضرت صاحب کو ہسٹیریا یا مراق بھی تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ دوسری جگہ جو مولوی شیر علی صاحب کی روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ یہ جو بعض انبیاء کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ ان کو ہسٹیریا تھا یہ ان کی غلطی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ حس کی تیزی کی وجہ سے ان کے اندر بعض علامات پیدا ہو جاتی ہیں جو ہسٹیریا کی علامات سے ملتی جلتی ہیں اس لئے لوگ غلطی سے اسے ہسٹیریا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب جو کبھی کبھی یہ فرما دیتے تھے کہ مجھے ہسٹیریا ہے یہ عام محاورہ کے مطابق تھا ورنہ آپ علمی طور پر یہ سمجھتے تھے کہ یہ ہسٹیریا نہیں بلکہ اس سے ملتی جلتی علامات ہیں جو ذکاوت حس یا شدت کار کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ایک بہت قابل اور لائق ڈاکٹر ہیں۔ چنانچہ زمانہ طالب علمی میں بھی وہ ہمیشہ اچھے نمبروں میں کامیاب ہوتے تھے اور ڈاکٹری کے امتحان میں تمام صوبہ پنجاب میں اوّل نمبر پر رہے تھے اور ایام ملازمت میں بھی ان کی لیاقت و قابلیت مسلّم رہی ہے۔ اور چونکہ بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت قریبی رشتہ دار ہونے کے ان کو حضرت صاحب کی صحبت اور آپ کے علاج معالجہ کا بھی بہت کافی موقعہ ملتا رہا تھا اس لئے ان کی رائے اس معاملہ میں ایک خاص وزن رکھتی ہے جو دوسری کسی رائے کو کم حاصل ہے۔

(۳۷۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں گھر کے بچے کبھی شب برات وغیرہ کے موقع پر یونہی کھیل تفریح کے

سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ 55 روایت نمبر 369 از مرزا بشیر احمد ایم اے

Back

ہے۔ اور خدا ان لوگوں پر تجھ کو گواہ لائے گا۔

اَوْفٰی اللّٰہُ اَجْرَکَ. وَیَرْضٰی عَنْکَ رَبُّکَ وَیُتِمُّ اِسْمَکَ وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.

خدا تیرا اجر پورا دے گا۔ اور خدا تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے اسم کو پورا کرے گا۔ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے بُری ہو۔ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور خدائے تعالیٰ عواقب امور کو جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ. اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا. وَ اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُوًا. اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ. قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ. وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ. وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ.

میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا سو میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ آسمان اور زمین دونوں بند تھے سو ہم نے ان دونوں کو کھول دیا اور تیرے ساتھ ہنسی سے ہی پیش آئیں گے اور ٹھٹھا کر کہیں گے کیا یہی ہے جس کو خدا نے اصلاحِ خلق کے لئے مقرر کیا یعنی جن کا مادہ ہی خبث ہے ان سے صلاحیت کی کیا امید رکھیں۔

اور پھر فرمایا کہ کہہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہیئے۔ اور تمام خیر اور بھلائی قرآن میں ہے بجز اس کے اور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی۔ اور قرآنی حقائق صرف انہیں لوگوں پر کھلتے ہیں جن کو خدائے تعالیٰ

ا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اربعین نمبر ۳ کے صفحہ پر کہ الہام براہین احمدیہ یوں نقل فرمایا ہے۔

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین احمدیہ میں بَشَرٌ سے پہلے "اَنَا" سہو کتابت سے رہ گیا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۹۲) (مرتب)

۲ پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں: "میں نے ایک دفعہ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کُنْتُ کَنْزًا الخ..... کے معانی میں ... علماء نے بہت کچھ لکھا ہے آپ خوش ہو کر اس جملہ مبارک کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا کہ ... جب دنیا میں ضلالت اور گمراہی اور کفر و شرک اور بدعات و رسومات ... پھیل جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور ... تک پہنچنے کی راہیں گم ہو جاتی ہیں ... تو ایسے وقت اور ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ

Back

۱۸۹۱ء

”خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور اُن کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ“

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰)

۱۸۹۱ء

”چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے:

غلام احمد قادیانی

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵، ۱۸۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

۱۸۹۱ء

(ا) ”ایک دفعہ ہمیں سنہ آدم کے تعین پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ العصر کے حروف میں ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

(ب) ”خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی تئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ

؎ (ترجمہ از مرتب) فرزند دلبند۔ بزرگ اور اقبال مند۔ حق اور رفعت کا مظہر گویا کہ خدا آسمان سے اُتر آیا ہے۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار — اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس — وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ — کر دیا دشمن کو اک حملہ سے مغلوب اور خوار

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا — مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم — کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں — ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند — ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے — پر نہ چھوڑا ساتھ تو نے اے مرے حاجت برار

اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پنہ — بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار

میں تو مرکر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف — پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل — میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے — گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے — تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول — میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم — جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ — چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

تو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نصرت کے لئے — تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

ہوگئے بیکار سب حیلے جب آئی وہ بلا — ساری تدبیروں کا خاکہ اُڑ گیا مثلِ غبار

سرزمینِ ہند میں ایسی ہے شہرت مجھ کو دی — جیسے ہووے برق کا اک دم میں ہر جا انتشار

براہین احمدیہ حصہ پنجم، صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 127 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 373 پر درج ہے

Back

نمازِ جنازہ میں شامل ہونے والے دس پندرہ آدمی ہی تھے۔ بعد سلام کسی نے عرض کی کہ حضورؑ میرے لئے بھی دُعا کریں۔ فرمایا۔ مَیں نے تو سب کا ہی جنازہ پڑھ دیا ہے۔ مُراد یہ تھی کہ جتنے لوگ نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے تھے، اُن سب کے لئے نمازِ جنازہ کے اندر حضرت صاحبؑ نے دُعائیں کر دی تھیں ✦

بُنیادی اینٹ

بعض نئی عمارتوں کے بننے کے وقت جب حضرت صاحبؑ سے درخواست کی جاتی کہ حضورؑ تبرکاً بُنیادی اینٹ رکھ دیں۔ تو حضرت صاحبؑ فرمایا کرتے کہ ایک اینٹ لے آؤ۔ مَیں اُس پر دُعا کر دُوں گا۔ چنانچہ ایک اینٹ لائی جاتی۔ اور حضورؑ اس اینٹ کو اپنی گودی میں رکھکر ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتے۔ اور پھر اُس پر دم کر کے۔ دے دیتے کہ جاؤ لگا دو ✦

غم دُور کرنے کا ذریعہ

عاجز راقم کا اور اکثر احباب کا یہ تجربہ تھا۔ کہ جب کبھی طبیعت میں کسی وجہ سے کوئی غم پیدا ہو۔ تو ہم حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں جا بیٹھتے۔ تو غم دُور ہو جاتا۔ اور طبیعت میں بشاشت اور فرحت پیدا ہو جاتی ✦

پیر سگِ کُتّے مار

ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کُتّے بہت ہو گئے۔ اور ان کی وجہ سے شور و غل رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحبؓ نے بہت سے کُتّوں کو زہر دیکر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے اُن کا نام پیر کُتّے مار رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں شاکی ہوئے۔ کہ لوگ مجھے کُتّے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحبؑ نے تبسم کے ساتھ فرمایا۔ کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں میرا نام "سُؤر مار" لکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے۔ کہ یقتل الخنزیر۔

ذکرِ حبیب، صفحہ 162، از مفتی محمد صادق قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 374 پر درج ہے

Back

ہیں اور دعا سے ٹل سکتے ہیں قطعی حکم نہیں ہوتا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء (۱) لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیرِ خدا نے ان کو پکڑا اور شیرِ خدا نے فتح پائی۔

(۲) امین الملک جے سنگھ بہادر۔

(۳) رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۴) (الف) پیٹ پھٹ گیا۔[2] (معلوم نہیں یہ کس کے متعلق الہام ہے)

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) "ماہ جولائی ۱۹۰۶ء میں اور بعد اس کے اور کئی تاریخوں میں وحی الٰہی کے ذریعہ بتلایا گیا کہ ایک شخص

بقیہ حاشیہ:-

ہوں کہ وہ یہ سفر میں قابل ہو اور موجب شماتت اعدا ہو جائے جس کے گواہ خود میر صاحب اور گھر کے لوگ ہیں چنانچہ یہ بات سن کر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور میں جانا ملتوی کر دیا اور جب ہم ... پیشگوئی کے مطابق عزیز محمد اسحٰق کو سخت تپ ہو گیا اور اس تپ کے ساتھ رانوں میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک مرض پیدا ہو گیا اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب معالج تھے مگر دو تین دن میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے مولوی صاحب بھی دہشت زدہ ہو گئے تب حضرت مسیح موعود نے دعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹے سے زیادہ نہیں گذرا ہو گا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیاں بھی گم ہو گئیں گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا اور تپ کے آثار (بطور [illegible]) جاتے رہے اور اب میاں محمد اسحٰق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ نیز دیکھئے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰۔ نشان نمبر ۱۴۳)

[1] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب! میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی ذکر نہ رکھ۔

[2] "اس پیشگوئی کے مطابق شعبان ۱۳۲۴ھ میں میاں صاحب نور مہاجر جو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کی جماعت میں تھا ایک دفعہ ایک سخت درد پیٹ پھٹنے کے ساتھ مر گیا اور معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں کچھ مدت سے درد شکم تھی لیکن کچھ محسوس نہیں کرتا تھا اور جوان مضبوط و توانا تھا ایک دفعہ پیٹ میں درد ہوا اور اس درد کی شدت کا یہ حال تھا کہ اس نے یہی کہا کہ میرا پیٹ پھٹ گیا بعد یہ کہہ کر مر گیا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۵)

ان کو سننا نہیں چاہتے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نادانی ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے قدیم قانون پر حملہ ہو۔

اخیر پر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کرکے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کے رو سے میں وہی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لیکر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے

لیکچر سیالکوٹ، صفحہ 24، 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 375,374 پر درج ہے

Back

آلودہ ہیں اور یا سر سے موضوع ہیں۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۰ حاشیہ)

۱۹۰۰ء

(الف) "کشفی طور پر ایک مرتبہ مجھے ایک شخص دکھایا گیا گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے۔ وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے بولا کہ

"ہے رُودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے"

اسی وقت میں نے سمجھا کہ تمام دُنیا ایک رُودر گوپال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی۔ مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے۔ اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم کی ہیں یعنی سُوروں کو مارنے والا اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا۔ اور وہ میں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیشگوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آئے ہیں کہ وہ آریہ ورت میں یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا اور انہوں نے اس کے مسکن کے نام بھی لکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اور حقیقت ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۷)

(ب) "خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گذرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئے گا جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں۔ کرشن کی دو صفت ہیں ایک رُدّر یعنی درندوں اور سُوروں کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۴ حاشیہ در حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۷)

(ج) "وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۸)

(د) "اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اُترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال

اسکے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے
پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح
قوم کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھاؤں اور کافر اور ملعون اور دجّال کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں
سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زینہ تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ ابن مریم کے نام
سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ
میں میرے ہاتھ سے لکھا دیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔
سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں
۸۵ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسمٰعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔
میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے
اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء
فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے
اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو مگر خدا نے یہی پسند کیا کہ سب سے پہلے
ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دُکھ اُٹھائے جو ابن
مریم نے یہود سے اُٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اُٹھائے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر پھر خدا نے کسر صلیب کے
لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اسکو زخمی کیا تھا دوسرے وقت
میں مسیح اسکو توڑے۔ مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ کیونکہ خدا کے
نبی مغلوب نہیں رہ سکتے۔ سو سنہ عیسوی کی بیسویں صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کو
مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھ کو اور نام بھی دیئے گئے ہیں
اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو
رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے
پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں

حقیقۃ الوحی، صفحہ 521، 522، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521، 522، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 375 پر درج ہے

Back

اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔ اور بادشاہت سے مراد صرف آسمانی بادشاہت ہے۔ ایسے لفظ خدا کے کلام میں آجاتے ہیں مگر معنی رُوحانی ہوتے ہیں۔ سو میں اس تصدیق کے لئے کہ وہی کرشن آریوں کا بادشاہ میں ہوں دہلی کے ایک اشتہار کو جو ا لکھند نام ایک پنڈت نے ان دنوں میں شائع کیا ہے معہ ترجمہ حاشیہ میں لکھتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ آریہ ورت کے محقق پنڈت بھی کرشن اوتار کا زمانہ یہی قرار دیتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں اسکے آنے کے منتظر ہیں گو وہ لوگ ابھی مجھ کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ

حاشیہ

شری نشکلنک بھگوان کا اوتار

(شری ہنومان جی کی جے)

سنساری پُرشوں کو ودت ہو کہ آجکل جیسے جیسے اوپدرو ہمارے دیش میں ہو رہے ہیں وہ سب کو معلوم ہی ہیں شاستروں کا بھی وچن ہونا اور ساتھ ہی اُن بُری باتوں کا بھی ہونا جن کو بچہ بچہ جانتا ہو اور گئو اور غلہ وغیرہ کا اس قدر گراں ہونا اور علاوہ اسکے سینکڑوں قسم کی مصیبتیں ہمارے آریہ ورت پر آئی ہوئی ہیں کہ جن کا ذکر بیان سے باہر ہے۔ ہے کہ لوگوں کا اب بدوشن ہو کر جو طاقت اپنے باپ دادا میں تھی وہ اب کب ہیں کہاں۔ اور آپ ہی ہو سلطاقت وبدھی ہے وہ آپ کی اولاد میں ہے بلکہ آئندہ ہو جانے کی امید ہو۔ بس اے سجنو! اگر آپ لوگوں کو اس مہاکشٹ سے چھٹنے کی خواہش ہو اور ناکارہ دسا کو دور کی ایچھا اور پرماتما میں پریم اور بھگتی بھاؤ کی خواہش ہو تو شری نشکلنک جی مہاراج کا ضرور سُمرن و دھیان کیجئے کیونکہ ایشور پرماتما ہمیشہ بھگتوں کے بس میں رہتے ہیں۔ اُن کو اپنے بھگتوں کو سُکھ دینے کی بڑی اچھا یعنی خواہش رہتی ہے وہ ضرور پرگھٹ ہو کر حال میں ہی ان سب ویدوں اور دُشٹوں کو ناش کریں گے۔ اگر کسی سجن کو یہ خیال ہووے کہ ابھی کلجگ کا پرتھم چرن ہی ہے اور مہاراج جی کا جنم کلجگ کے انت میں لکھا ہے تو آپ غور کیجئے کہ اس سے زیادہ اور کیا کلجگ پرتیت ہوگا کہ استریاں اپنے پتیوں کو چھوڑ کر دوسروں پر نگاہ رکھیں اور اولاد اپنے والدین کی وفاداری میں منہ پھیرے اور والدین اپنی اولاد کو اولاد کی طرح نہ سمجھیں۔ یہاں تک کہ آجکل سب ہی جیسے کہ اپنے اپنے دھرموں سے پھرے ہوئے ہیں۔ اب کوئی صاحب یہ فرماویں کہ ابھی شاستر دوارا

Back

دوست ہو جاتا ہے تو کیا وہ پھر دوست کو دوزخ میں ڈال دیگا؟ نَحْنُ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ[1] سے ظاہر ہے کہ احباء کو دوزخ میں نہیں ڈالتے۔

---

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء

ایک رؤیا شام کے وقت حضرت اقدس نے ذیل کی رؤیا بیان فرمائی کہ:۔

ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے ہجوم میں سے ایک ہندو بولا

ہے کرشن جی رُدّر گوپال

(یہ ایک عرصہ دراز کی رؤیا ہے)

---

۳۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء

امامت نہ کرانے کی وجہ امامت نماز کی نسبت ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور کس لیے نماز نہیں پڑھاتے؟ فرمایا کہ:

حدیث میں آیا ہے کہ مسیح جو آنے والا ہے وہ دوسروں کے پیچھے نماز پڑھے گا۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۴۱،۴۰ صفحہ ۳۲۴ مورخہ ۲۹ اکتوبر و ۸ نومبر ۱۹۰۳ء)

☆ ☆ ☆

---

1. ناشری یا کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ مضمون کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ ؕ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ بِذُنُوْبِکُمْ (المائدۃ: ۱۹) سے استدلال فرمایا ہوگا کہ "احباء کو دوزخ میں نہیں ڈالتے" واللہ اعلم بالصواب (مرتب)

كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُو الْفَقَارِ عَلِيٍّ[1]

ولی کی کتاب علیؓ کی تلوار کی طرح ہے یعنی مخالف کو نیست و نابود کرنے والی ہے اور جیسے علیؓ کی تلوار نے بڑے بڑے خطرناک معرکوں میں نمایاں کار دکھلائے تھے ایسا ہی یہ بھی دکھلائے گی۔
اور یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ جو کتاب[2] کی تاثیراتِ عظیمہ اور برکاتِ عمیمہ پر دلالت کرتی ہے۔
(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۱، ۵۹۲)

۱۸۸۳ء

پھر بعد اس کے فرمایا۔

لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ

اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا یعنی زمین سے بالکل اُٹھ جاتا تب بھی شخص مقدم الذکر اُس کو پا لیتا۔

يَكَادُ زَيْتُهُ يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔

عنقریب ہے کہ اِس کا تیل خود بخود روشن ہو جائے اگرچہ آگ اُس کو چھو بھی نہ جائے۔

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔ وَإِنْ يَّرَوْا اٰيَةً

۱؎ (الف) "ایک دفعہ ذوالفقار کا لفظ گذرا گیا کہ جب ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر وہ ذوالفقار اس امام کو دے گا اس طرح پر کہ اس کا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کرے گا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی۔ سو وہ ہاتھ ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ ہے جو پھر ظاہر ہو گئی ہے۔
یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہوگا اور اُس کی قلم ذوالفقار کا کام دے گی۔ (نعمت اللہ ولی کی) یہ پیشگوئی کہ [illegible] (ترجمہ مرتب) بعینہٖ اس عاجز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے جو اس وقت سے دس برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے کِتَابُ الْوَلِيِّ ذُو الْفَقَارِ عَلِيٍّ۔ یعنی کتاب اس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے۔ یہ اس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔ اسی بنا پر بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔"
(نشانِ آسمانی صفحہ ۱۵۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

(ب) "یہ مقام ماتم ہے پادریوں کے مقابلے میں اس سے ہم کو چاہیئے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہم رنگ ہو۔ جس قسم کے ہتھیار لے کر وہ میدان میں آئے ہیں اسی طرز کے ہتھیار ہم کو لے کر نکلنا چاہیئے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔"
(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۲ کالم نمبر ۲)

۲؎ براہین احمدیہ (مرتب)

یدِ بیضا کہ با او تابندہ	باز با ذوالفقار مے بینم

یعنی اُس کا وہ روشن ہاتھ جو اتمام کے حجت کی رُو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے پھر میں اُس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں یعنے ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وہ گذر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اُس امام کو دے گا۔ اس طرح پر کہ اُسکا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کریگا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی سو وہ ہاتھ ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ ہے جو پھر ظاہر ہوگئی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام **سلطان القلم** ہوگا اور اُسکی قلم ذوالفقار کا کام دیگی۔ یہ پیشگوئی بعینہٖ اِس عاجز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے جو اس وقت سے دس برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے **کتاب الولی ذوالفقار علی**۔ یعنی کتاب اِس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے یہ اِس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔ اِسی بنا پر بارہا اِس عاجز کا نام مکاشفات میں **غازی** رکھا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

غازیِ دوست دار دشمن کش	ہمدم و یارِ غار مے بینم

وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غازی ہے دوستوں کو بچانے والا اور دشمنوں کو مارنے والا۔

صورت و سیرتش چو پیغمبر	علم و حلمش شعار مے بینم

یعنی ظاہر و باطن اپنا نبی کی مانند رکھتا ہے اور شانِ نبوت اُس میں نمایاں ہے اور علم اور حلم اُسکا شعار ہے مُراد یہ کہ بباعث اپنی اتباع نبی کریم کے گویا وہی صورت اور وہی سیرت اُسکو حاصل ہوگئی ہے یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو اس عاجز کے بارے میں براہین میں چھپ

نشان آسمانی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 376 پر درج ہے

Back

بعض العلماء وكفّروني كالجهلاء فما باليتهم بعد تفهّم الحق وانكشاف

بعض علماء کے غضبناک ہونے کا موجب ہوئیں اور جہالت سے مجھ کو کافر ٹھہرایا سو میں نے حق کے سمجھنے کے بعد اور راہ کے

طريق الاهتداء ورأيت ان هذا هو الحق فبيّنتها ولو كان قومي كارهين.

راستہ کھلنے کے پیچھے ان کی کچھ بھی پروا نہ کی اور میں نے دیکھا کہ یہی حق ہے سو میں نے تبلیغ کر دیا اگرچہ میری قوم کراہت

فلذا اثبت خلوصي الى هذا المقدار وبرهنت عليه بقدر كاف لاولي الابصار

کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا اخلاص اس حد تک اس قدر ثابت ہو گیا اور میں نے اس قدر دلائل سے اسکو ثابت کر دیا جو دانشمندوں

فمن يظن ظن السوء في امري بعد الا الذي خبث جوهره كالفجار وتدرب

کیلئے کافی ہیں پس جو شخص اسکے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی عادت میں

بالشحناء واللدغ والابر وسير الاشرار وترك سير الصالحين.

کینہ زنی اور شرارت داخل ہو اور کون ہو در حقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکبختی کی راہ کو چھوڑ دیتا ہے۔

وما كان تاليفي في العربية الا لمثل هذه الاغراض العظيمة ولم

اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کیلئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو

يحل تنتاب العربيين كتبي حتى رئيت فيهم آثار التاثير وجاءني

برابر پے در پے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض

بعض منهم ومن اسلني بعض وبعضهم هجموا وبعضهم صلحوا و

جو میرے پاس آئے اور بعضوں نے خط و کتابت کی اور بعضوں نے ہجو گوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے

وافقوا كالمسترشدين.

اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کے طالبوں کا کام ہے۔

واني صرفت زمانا طويلا في هذه الامدادات حتى مضت على

اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے۔ یہاں تک کہ گیارہ برس

احدى عشر سنة في شغل الاشاعات وما كنت من القاصرين. فلي

انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس ہے

نور الحق، صفحہ 33 حصہ اول مجموعہ روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 44-45 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 376 پر درج ہے

Back

انّی ادّعی التفرد فی هذه الخدمات ولی ان اقول انّنی وحید فی هذه

یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان

التائیدات ولی ان اقول انّنی حرز لها وحصن حافظ من الآفات و

تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کیلئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ

بشّرنی ربی وقال ما کان الله لیعذّبهم وانت فیهم فلیس للدولة نظیری

کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس

ومثیلی فی نصری وعونی وستعلم الدولة ان کانت من المتوسّمین۔

گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔

وَاَمّا الّذین دخلوا فی الملّة النصرانیة تارکین دین الاسلام و

مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم ان کو

مباعدین عن ظلّ خیر الانام فما نجدهم قائمین لخدمة الدولة والمخلصین

ایسے نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ

لهذه الحضرة بل نجدهم من اهل النفاق منافقین۔ وما دخلوا اکثرهم فی دینهم

مداہنہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اس لئے داخل ہوئے ہیں تا بھوک

الّا لیستطبّوا الوجع الجوع ولیفعموا کاس الولوع فسینتشرون ذات

اور گرسنگی کا علاج کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر

بکرة اذا رأوا انهم اخرجوا من روض الرتوع ویعجّبن الناس

ہو جائیں گے۔ جب دیکھیں گے کہ چراگاہ سے نکالے گئے اور لوگوں کو بہت جلد پھرنے

من وشك الرجوع ونحن نراهم منذ اعوام متاجین للاخفار کالشاء ولا

سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو انکو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار

نجد فیهم شیئا من الاوصاف الّا عشق الصّحف والصّحاف الفالجیة

ہیں اور ہم ان میں بجز اسکے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب سے خوش مزہ کھانوں کے جو پیالوں میں بھرے ہوئے ہوں

نور الحق، صفحہ 33 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 44-45 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 377 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 362

۱۸۸۳ء اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ
اِس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا
جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا
قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ
یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا۔
مَقَامٌ لَا تَتَرَقَّى الْعَبْدُ فِيْهِ بِسَعْيِ الْأَعْمَالِ۔
یعنی عبداللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبت خاص عطا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

يَا دَاوُدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّإِحْسَانًا۔ وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا۔ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ یُو مسٹ ڈو وہاٹ آئی ٹولڈ یُو ؎ تم کو وہ کرنا چاہیئے جو مَیں نے فرمایا ہے۔ اُشْكُرْ نِعْمَتِيْ رَأَيْتَ خَدِيْجَتِيْ۔ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۔ أَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰهِ۔ فِيْكَ مَادَّةٌ فَارُوْقِيَّةٌ۔
اے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے اور اپنے ربّ کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ میری نعمت کا شکر کر کہ تُو نے اس کو قبل از وقت پایا۔ آج تجھے حظِ عظیم ہے۔ تُو محدّث اللہ ہے۔ تجھ میں مادہ فاروقی ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ۔ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ أَمِيْنٌ۔ ذُوْ عَقْلٍ مَّتِيْنٍ۔ حِبُّ اللّٰهِ خَلِيْلُ اللّٰهِ أَسَدُ اللّٰهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ أَلَمْ نَجْعَلْ لَّكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ أَمْرٍ۔ بَيْتُ الْفِكْرِ وَبَيْتُ الذِّكْرِ۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔
تجھ پر سلام ہے اے ابراہیم! تُو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے اور دوست خدا ہے خلیل اللہ ہے۔ اسداللہ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔
یعنی یہ اسی نبی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے۔
اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں

؎ You must do what I told you.

یہ حوالہ صفحہ 377 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 82، طبع چہارم ساز مرزا قادیانی

Back

من يشاء. ولقد كرّمنا بني آدم وفضّلنا بعضهم على بعض. قل جاءكم نور من الله
فلا تكفروا إن كنتم مؤمنين. إن الذين كفروا وصدّوا عن سبيل الله ردّ عليهم
رجل من فارس شكر الله سعيه. كتاب الولي ذو الفقار علي. لو كان الإيمان معلّقًا
بالثريا لناله. يكاد زيته يضيء ولو لم تمسسه نار. دنا فتدلّى فكان قاب قوسين
أو أدنى[1]. إنّا أنزلناه قريبًا من القاديان. وبالحق أنزلناه وبالحق نزل. صدق
الله ورسوله. وكان أمر الله مفعولًا. قول الحق الذي فيه تمترون. وقالوا
لولا نزّل على رجل من قريتين عظيم. وقالوا إنّ هذا لمكر مكرتموه في المدينة.
ينظرون إليك وهم لا يبصرون. الرحمن علّم القرآن. ولا يمسّه إلا المطهّرون.
يا عبد القادر إني معك. وأكلك لديّ عيني وفيني. وإنّ عليك رحمتي في الدنيا
والدين. وإنك من المنصورين. وجيهًا في الدنيا والآخرة ومن المقربين. أنا
بُدّك اللازم. أنا مُحييك. نفخت فيك من لدني روح الصدق. وألقيت عليك محبة
مني ولتصنع على عيني. يحمدك الله ويمشي إليك. خلق آدم فأكرمه. جري الله
في حلل الأنبياء. ونحن ردّه من عليهم فلا مردّ له. وإذ يمكر بك الذي كفر.
أوقد لي يا هامان لعلّي أطّلع على إله موسى وإني لأظنّه من الكاذبين. تبّت يدا
أبي لهب وتبّ. ما كان له أن يدخل فيها إلا خائفًا. وما أصابك فمن الله. الفتنة
ههنا فاصبر كما صبر أولو العزم. وإنّ الله موهن كيد الكافرين. ألا إنها فتنة من الله
ليحبّ حبًّا جمًّا. حبًّا من الله العزيز الأكرم. عطاءً غير مجذوذ. كنت كنزًا مخفيًا
فأحببت أن أعرف. إنّ السماوات والأرض كانتا رتقًا ففتقناهما. وإن يتخذونك
إلا هزوًا. أهذا الذي بعث الله. قل إنما أنا بشر مثلكم يوحى إليّ أنما إلهكم
إله واحد والخير كلّه في القرآن. (الہام) کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار
بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ يا عيسى إني متوفيك ورافعك إليّ وجاعل
الذين اتبعوك فوق الذين كفروا إلى يوم القيامة. ثلّة من الأولين وثلّة
من الآخرين. میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں
ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور

---

[1] براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ میں یہ الہام یوں درج ہے "کہ کان قاب قوسین أو
أدنیٰ"۔ (مرتب)

پھل کھاویں اور پانی پیئیں لیکن اس بدبخت قوم نے اس دعوت کو رد کیا اور اُس دھوپ میں شدت گرمی اور پیاس اور بھوک سے مر گئے۔ اس لئے خدا فرماتا ہے کہ اُن کی جگہ میں دوسری قوم کو لاؤں گا جو ان درختوں کے ٹھنڈے سایہ میں بیٹھے گی اور ان پھلوں کو کھائے گی اور اس خوشگوار پانی کو پیئے گی۔ خدا نے مثال کے طور پر قرآن شریف میں خوب فرمایا کہ ذوالقرنین نے ایک قوم کو دھوپ میں جلتے ہوئے پایا اور آفتاب میں اور ان میں کوئی اوٹ نہ تھی اور اس قوم نے ذوالقرنین سے کوئی مدد نہ چاہی۔ اس لئے وہ اسی بلا میں مبتلا رہی۔ لیکن ذوالقرنین کو ایک دوسری قوم ملی جنہوں نے ذوالقرنین سے دشمن سے بچنے کے لئے مدد چاہی۔ سو ایک دیوار اُن کے لئے بنائی گئی اس لئے وہ دشمن کی دست برد سے بچ گئے۔

سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہی ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا۔ اور دھوپ میں جلنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں سے مجھے قبول نہیں کیا۔ اور کیچڑ کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے والے عیسائی ہیں جنہوں نے آفتاب کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہی ہیں جن کا دین دشمنوں کی دست برد سے بچے گا۔ ہر ایک بنیاد جو سست ہے اس کو شرک اور دہریت کھا جائے گی۔ مگر اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی اور شیطان اُن پر غالب نہیں آئیگا۔ اور شیطانی گروہ اُن پر غلبہ نہیں کریگا۔ ان کی حجت تلوار سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اندر گھسنے والی ہوگی اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔

ہائے افسوس ان نادانوں پر جنہوں نے مجھے شناخت نہ کیا۔ وہ کیسی تیرہ و تاریک آنکھیں تھیں جو سچائی کے نور کو دیکھ نہ سکیں۔ لیکن اُن کو نظر نہیں آ سکتا کیونکہ تعصب نے ان کی آنکھوں کو تاریک کر دیا۔ دماغ پر زنگ ہے اور آنکھوں پر پردے۔ اگر وہ کچھ تلاش میں لگ جائیں اور اپنے دلوں کو کینہ سے پاک کر دیں۔ دن کو روزے رکھیں ۱۴۶

تعلق کامل ہو سکتا ہے۔۔۔۔ پس جاننا چاہیئے کہ اس جگہ ایک ہی دل میں ایک حالت اور نیت کے ساتھ دو قسم کا رجوع پایا گیا ایک خدائے تعالیٰ کی طرف جو وجود قدیم ہے اور ایک اس کے بندوں کی طرف جو وجود محدث ہے اور دونوں قسم کا وجود یعنی قدیم اور حادث بطور دائرہ کی طرح ہے جس کی طرف اعلیٰ وجوب اور طرف اسفل امکان ہے۔ اب اس دائرہ کے درمیان میں انسان کامل بوجہ دنو اور تدلّی کے دونوں طرف سے اتصال محکم کر کے یوں مثالی طور پر صورت پیدا کر لیتا ہے جیسے ایک وتر دائرہ کے دو قوسوں میں ہوتا ہے یعنی حق اور خلق میں واسطہ ٹھہر جاتا ہے پہلے اس کو دنو اور قرب الٰہی کی خلعت خاص عطا کی جاتی ہے اور قرب کے اعلیٰ مقام تک صعود کرتا ہے اور پھر خلقت کی طرف اس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا وہ صعود اور نزول دو قوس کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اور نفس جامع الکمالین انسانیہ کامل ان دونوں قوسوں میں قاب قوسین کی طرح ہوتا ہے اور قاب عرب کے محاورہ میں کمان کے چلّہ پر اطلاق پاتا ہے۔

پس آیت کے بطور تحت اللفظ یہ معنے ہوئے کہ نزدیک ہوا یعنی خدا سے پھر اترا یعنی خلقت پر پس اپنے اس صعود اور نزول کی وجہ سے دو قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہو گیا۔

اور چونکہ اس کا تدلّی یعنی چشمۂ صافی تخلق باخلاق اللہ سے ہے اس لئے اس کی توجہ بمخلوق توجہ بخالق کے عین ہے یعنی بمجبوری محبت الٰہی جس نے غایت شفقت علی العباد کی وجہ سے اس قدر بندوں کی طرف رجوع رکھتا ہے کہ گویا وہ ان کے پاس ہی کا باشندہ ہے پس جبکہ سالک سیر الی اللہ کرتا کرتا اپنی کمال سیر کو پہنچ گیا تو جہاں خدا تھا وہیں اس کو لوٹ کر آنا پڑا۔ پس اسی وجہ سے کمال دنو یعنی قرب تام اس کی تدلّی یعنی ہبوط کا موجب ہو گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۲ تا ۴۹۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳
روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۶ تا ۵۹۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء

يُحْيِي الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ

زندہ کرے گا دین کو اور قائم کرے گا شریعت کو

يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا مَرْيَمُ[1] اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا أَحْمَدُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔

اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الہامات کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "اس جگہ مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے بلکہ اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات

اس آیت میں بھی روحانی آدم کا وہ قصہ بیان کیا گیا ہے یعنی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش بلا توسط اسباب ہے ایسا ہی روحانی آدم میں بلا توسط اسباب ظاہری نفخ روح ہوتا ہے

اور یہ نفخ روح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السلام سے خاص ہے اور پھر بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افراد خاصہ امت محمدیہ کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶، ۴۹۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱)

۱۸۸۳ء

(الف) فَاَجَاءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا وَکُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا۔ (کشتی نوح صفحہ ۴۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(ب) "میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اسی کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کے لئے یہ الہام ہوا تھا

بقیہ حاشیہ:

[illegible]

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ [illegible] مکتوب [illegible] بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

ل کشتی نوح میں جو ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] پھر اس کے بعد الہام ہوا فَاَجَاءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا وَکُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردِ زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا میں مولویوں کی طرف سے بہ ہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعویٰ کو برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا تب اس وقت جو کرب اور قلق ناسمجھوں کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر گزرا اس کا اس جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَاِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ

نبوت ختم گردیده — و او خاتم الانبیاء است

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے — اور وہ خاتم الانبیاء ہیں ۔

وَاَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ لَا وَلِیَّ بَعْدِیْ اِلَّا الَّذِیْ هُوَ

و من خاتم الاولیاء — ہیچ ولی بعد من نیست — مگر آنکہ

اور میں خاتم الاولیاء ہوں — میرے بعد کوئی ولی نہیں — مگر وہ جو

مِنِّیْ وَعَلٰی عَهْدِیْ وَاِنِّیْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَّبِّیْ بِكُلِّ

از من باشد و بر عہد من باشد ۔ و من از خدائے خود — بتمام تر

مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا — اور میں اپنے خدا کی طرف سے — تمام تر

قُوَّةٍ وَّبَرَكَةٍ وَّعِزَّةٍ وَاِنَّ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی

قوت و برکت و عزت فرستادہ شدہ ام — و ایں قدم من — برآں

قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں — اور یہ میرا قدم — ایک ایسے

مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَیْهَا كُلُّ رِفْعَةٍ فَاتَّقُوا اللّٰهَ اَیُّهَا

منارہ است کہ ہمہ بلندی ختم گردیده — پس اے جوانان

منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے — پس خدا سے ڈرو

الْفِتْیَانُ وَاعْرِفُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْنِیْ وَلَا تَمُوْتُوْا

بترسید — و مرا بشناسید و اطاعت من کنید — و بحکم نافرمانی

اے جوانو — اور مجھے پہچانو — اور میری اطاعت کرو — اور نافرمانی پر

بِالْعِصْیَانِ وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ وَحَانَ اَنْ

نمیرید — و بہ تحقیق زمانہ نزدیک رسید — و آں وقت

مت مرو — اور زمانہ نزدیک آگیا ہے — اور وہ وقت

خدا کو تمام تعریفیں ہیں جس نے تیری دامادی کا رشتہ عالی نسب میں کیا اور خود تجھے عالی نسب اور شریف خاندان بنایا۔ یہ تو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ جن سادات کے خاندان میں دہلی میں میری شادی ہوئی تھی وہ تمام دہلی کے سادات میں سے سندی سید ہونے میں اوّل درجہ پر ہیں اور علاوہ اپنی آبائی بزرگی کے وہ خواجہ میر درد کے نبیرہ ہیں اور اب تک دہلی میں خواجہ میر درد کے وارث متصور ہوکر خواجہ ممدوح کی گدی انہی کو ملی ہوئی ہے کیونکہ خواجہ موصوف کا کوئی لڑکا نہ تھا یہی وارث ہیں جو ان کی لڑکی کی اولاد ہیں اور ان کی سیادت ہندوستان میں ایک روشن ستارہ کی طرح چمکتی ہے بلکہ سوچنے سے معلوم ہوگا کہ ان کا خاندان خواجہ میر درد کے آبائی خاندان سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ خواجہ میر درد نے ان کی عظمت کو قبول کر کے ان کے بزرگ کو لڑکی دی اور اس زمانہ میں یہ خیال اب سے بھی زیادہ تھا کہ لڑکی دینے کے وقت عالی خاندان کو ڈھونڈتے تھے۔ اور خواجہ میر درد باخدا اور بزرگ ہونے کی وجہ سے سلطنت چغتائیہ سے ایک بڑی جاگیر پاتے تھے اور دُنیوی حیثیت کے رُو سے ایک نواب کا منصب رکھتے تھے۔ اور پھر ان کی وفات کے بعد وہ جاگیر کے دیہات انہی میں تقسیم ہوئے۔ اور اِس عظمت خاندانی کے علاوہ میرے الہامات میں جس قدر اِس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ یہ خالص سیّد اور بنی فاطمہ ہیں یہ ایک خاص فخر کا مقام ان لوگوں کے لئے ہے۔ اور میں خیال نہیں کر سکتا کہ تمام پنجاب اور ہندوستان بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کوئی اور خاندان سادات کا ایسا ہو کہ نہ صرف ان کی سیادت کو اسلامی سلطنت نے مان کر ان کی تعظیم کی ہو بلکہ خدا نے اپنی خاص کلام اور گواہی سے اِس کی تصدیق کر دی ہو۔ یہ تو ان کے خاندان کا حال ہے۔ اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک

تریاق القلوب، صفحہ 159 مشمولہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 287,286 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 378 پر درج ہے

Back

	شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سیادت سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے مگر میں اس پر ایمان لاتا اور اِسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہ سے ہے کیونکہ اِسی پر الہامِ الٰہی کے تواتر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔
۵۰	ایک دفعہ جس کو قریباً اکیس برس کا عرصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا اشکر نعمتی رئیت خدیجتی انک الیوم لذو حظٍّ عظیم۔ ترجمہ۔ میری نعمت کا شکر کر۔ تو نے میری خدیجہ کو پایا آج تو ایک حظّ عظیم کا مالک ہے۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸ اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا بکر و ثیب یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔ یہ مؤخر الذکر الہام مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کو بھی سنا دیا گیا تھا لیکن الہام مذکورہ بالا جس میں خدیجہ کے پانے کا وعدہ ہے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ میں درج ہو کر نہ صرف محمد حسین بلکہ لاکھوں انسانوں میں اشاعت پا چکا تھا۔ ہاں شیخ محمد حسین مذکور ایڈیٹر اشاعۃ السنّہ کو سب سے زیادہ اس پر اطلاع ہے کیونکہ اُس نے براہین احمدیہ کے چاروں حصوں کا ریویو لکھا تھا اور اس کو خوب معلوم تھا کہ ان صفات کی ایک باکرہ بیوی کا وعدہ دیا گیا ہے جو خدیجہ کی اولاد میں سے یعنی سید ہوگی جیسا کہ الہام موصوفہ بالا میں آیا ہے کہ تو میرا شکر کر اِس لئے کہ تو نے خدیجہ کو پایا یعنی تو خدیجہ کی اولاد کو پائے گا۔ اِسی کی تائید میں وہ الہام ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۲ حاشیہ دوم اور صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ اردتُ ان استخلف فخلقت اٰدم.

ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اِس لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنی ہیں۔ خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی کیلئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس مَیں جب کہ اِس مدّت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو مَیں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں۔ تو مَیں کیونکر ردّ کروں یا اُس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اُس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور مَیں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور مَیں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اِس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ مَیں خلیفۃ اللہ ہوں۔ مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ اِس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کریگا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ٹھہر سکے۔ کیونکہ خدا کی تائید اُن کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ مَیں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف اِن معنوں سے کیا ہے کہ مَیں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ مَیں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر اِن معنوں سے کہ مَیں نے اپنے رسول مقتدا سے

یہ حوالہ صفحہ 379 پر درج ہے	ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210 از مرزا قادیانی

Back

یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات اُن کو دیئے گئے۔ وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں۔ امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ

اِمَامُ الزّمان مَیں ہُوں

اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے جس میں سے پندرہ برس گذر بھی گئے اور ایسے وقت میں مَیں ظاہر ہوا ہوں کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا۔ ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارے میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں بھی اختلاف کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسیٰ کی حیات کا قائل تھا اور کوئی موت کا۔ اور کوئی جسمانی نزول مانتا تھا اور کوئی بروزی نزول کا معتقد تھا۔ اور کوئی دمشق میں اُن کو اتار رہا تھا اور کوئی مکہ میں۔ اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں اور کوئی خیال کرتا تھا کہ ہندوستان میں اُتریں گے۔ پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حَکَم کو چاہتے تھے۔ سو وہ حَکَم مَیں ہوں۔ مَیں روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کے دُور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ انہی دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ مَیں بھیجا جاؤں۔ میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ مَیں اپنی حقیقت کی کوئی اور دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے۔ لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کئی نشان ظاہر کئے ہیں۔ اور مَیں جیسا کہ اور اختلافات میں فیصلہ کرنے کے لئے حَکَم ہوں۔ ایسا ہی وفات حیات کے جھگڑے میں بھی حَکَم ہوں۔

"مردے پائے من مے بوسید و من مے گفتم کہ حجر اسود منم"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵ حاشیہ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۵-۴۴۶)

(ب) ایک پرانا الہام قریباً پچیس سال کا ہے

"شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگِ اسود منم" (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ صفحہ ۱۴ ، ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

۱۸۸۱ء (تخمیناً) مدت تخمیناً اٹھارہ برس کی ہوئی ہے کہ میں نے ایک الہام پا کر چند آدمیوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اس بات کی خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِيْنٍ

یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

میں نے یہ الہام ایک شخص حافظ نور احمد امرتسری کو سنایا جو اب تک زندہ ہے اور باعث میرے سوانح کی کیفیت کے مخالفوں میں سے ہے اور نیز یہ الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس رہتا تھا سنایا اور وہ ہندو بھی جو کثرت رکھتے تھے یعنی شرمپت اور ملاوامل ساکنین قادیان کو بھی سنایا اور لوگوں نے اس الہام سے تعجب کیا کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ بیس سال سے اولاد ہونی موقوف ہو چکی تھی اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی لیکن حافظ نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے۔ اس سے قریباً تین برس کے بعد ..... دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

۱۸۸۱ء (تخمیناً)

اُشْكُرْ نِعْمَتِيْ رَأَيْتَ خَدِيْجَتِيْ

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۵۵۸ ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶)

ترجمہ: میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا

"یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا ..... اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات کی قوم میں سے ہوگی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۴۶ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۴، ۵۲۵)

۱؎ (ترجمہ از مرتب) ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے کہا کہ میں حجر اسود ہوں۔

[illegible]

[illegible]

تک پہنچی ہوئی ہے۔ جب میں اس کو دائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزاروں مخالف اس سے قتل ہو جاتے ہیں اور جب بائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزارہا دشمن اس سے مارے جاتے ہیں۔

تب حضرت عبداللہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میری خواب کو سن کر بہت خوش ہوئے اور بشاشت اور انبساط اور انشراح صدر کے علامات و امارات اُن کے چہرہ میں نمودار ہو گئے اور فرمانے لگے کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ سے بڑے بڑے کام لے گا اور یہ جو دیکھا کہ دائیں طرف تلوار چلا کر مخالفوں کو قتل کیا جاتا ہے اس سے مراد وہ اتمام حجت کا کام ہے کہ جو روحانی طور پر انوار و برکات کے ذریعہ سے انجام پذیر ہوگا۔ اور یہ جو دیکھا کہ بائیں طرف تلوار چلا کر ہزارہا دشمنوں کو مارا جاتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ سے عقلی طور پر خدائے تعالیٰ الزام و اسکات خصم کرے گا اور دنیا پر دونوں طور سے اپنی حجت پوری کرے گا۔ پھر بعد اس کے انہوں نے فرمایا کہ جب میں دنیا میں تھا تو میں امیدوار تھا کہ خدائے تعالیٰ ضرور کوئی ایسا آدمی پیدا کرے گا۔ پھر حضرت عبداللہ صاحب مرحوم مجھ کو ایک وسیع مکان کی طرف لے گئے جس میں ایک جماعت راستبازوں اور کامل لوگوں کی بیٹھی ہوئی تھی لیکن سب کے سب مسلح اور سپاہیانہ صورت میں ایسی چستی کی طرز سے بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ گویا کوئی جنگی خدمت بجا لانے کیلئے کسی ایسے حکم کے منتظر بیٹھے ہیں جو بہت جلد آنے والا ہے ..... یہ رؤیا صالحہ جو درحقیقت ایک کشف کی قسم ہے مستعدہ کے طور پر انہیں علامات پر دلالت کر رہی ہے جو مسیح کی نسبت ہم ابھی بیان کر چکے ہیں یعنی مسیح کا خنزیروں کو قتل کرنا اور علی العموم تمام کفار کو مارنا انہیں معنوں کی رو سے ہے کہ وہ حجت الٰہی کو پوری پوری کرے گا اور یقین کی تلوار سے ان کو قتل کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۸-۲۹۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳ حاشیہ)

۱۸۸۱ء (تقریباً)

(ا) "خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس قدر اس بیت اللہ کو مخالف گرانا چاہیں گے اس میں سے معارف اور آسمانی نشانوں کے خزانے نکلیں گے چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ ہر ایک ایذا کے وقت ضرور ایک خزانہ نکلتا ہے اور اس بارے میں الہام یہ ہے۔

متنازل علیہ بعد حین۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۹ - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۹) (ترجمہ از مرتب) اور وہ نہایت چمکدار ہے۔ اس سے نور اس طرح نکل رہا ہے گویا قطرے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آ رہے ہیں۔ اور حضور نزول المسیح میں فرماتے ہیں "اور اس تلوار میں سے ایک نہایت تیز چمک نکلتی ہے جیسا کہ آفتاب کی چمک ہوتی ہے اور میں اسے کبھی اپنے دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف چلاتا ہوں اور ہر ایک وار سے ہزارہا آدمی کٹ جاتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ تلوار اپنی لمبائی کی وجہ سے دنیا کے کناروں تک کام کرتی ہے اور وہ ایک بجلی کی طرح ہے جو ایک دم میں ہزاروں کوس چلی جاتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ہاتھ تو میرا ہے مگر قوت آسمان سے ہے اور میں ہر ایک دفعہ اپنے دائیں اور بائیں طرف اس تلوار کو چلاتا ہوں اور ایک مخلوق ہے کہ کٹ کٹ کر گرتی جاتی ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶ - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷)

Back

(۴) كَتَبْتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً وَّكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔[1]

(۵) نَزِيْدُكَ فِيْ رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَائِكَ۔[2]

(اسی نَزِيْدُ برکات یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں)

(۶) كُلٌّ مُكَذِّبٌ جَاءَ۔ يَا أَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا۔ إِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔[3]

(۷) مَا أَنَا إِلَّا كَالْقُرْاٰنِ وَسَيَظْهَرُ عَلٰى يَدَيَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ۔[4]

(۸) رؤیا۔ دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ چوغہ سر سے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) خدا اُس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔ (نامعلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے)۔

(۱۰) رؤیا دیکھا کہ ایک بھونچال آیا۔ کچھ دہشت ناک معلوم ہوا۔ اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آگئے مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوشنما برس رہے تھے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء

(الف) "موت تیرہ ماہ حال کو

غالباً تیرہ ماہ حال سے مراد تیرہ ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیرہ ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیرہ تاریخ۔ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت غمگین ہے۔ خدا تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (۴) تجھ پر ایمان لانے والوں کے لئے میں نے رحمت لکھ دی ہے اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھ دی ہے۔

[2] (۵) تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات کی زیادتی کی جائے گی۔

[3] (۶) سب مکذب بن گئے اور کہنے لگے۔ اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں پورا ماپ تول دے اور ہم پر صدقہ کر۔ اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

[4] (۷) میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔

تو تو میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے*۔ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور
خدا بھی مکر کرے گا۔ اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کریگا کہ وہ
تجھے چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے۔ اور تیرے پر دنیا اور
دین میں میری رحمت ہے۔ اور تو آج ہماری نظر میں صاحب مرتبہ ہے۔ اور ان میں
سے ہے جن کو مدد دی جاتی ہے۔ اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو
دنیا نہیں جانتی۔ اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔ اے احمد!
اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ اے آدم! اپنے زوج کے ساتھ
بہشت میں داخل ہو۔ یعنی ہر ایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گو وہ تیری بیوی

* یہ مقام ہماری جماعت کے لئے سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس میں خداوند قدیر فرماتا ہے کہ
خدا کی محبت اسی سے وابستہ ہے کہ تم کامل طور پر پیرو ہو جاؤ اور تم میں ایک ذرہ مخالفت باقی
نہ رہے اور اس جگہ جو میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول
اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے کیونکہ جو شخص خدا سے براہ راست
وحی پاتا ہے اور یقینی طور پر خدا اس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اس پر رسول یا نبی کا لفظ
بولنا غیر موزوں نہیں ہے بلکہ یہ نہایت فصیح استعارہ ہے اسی وجہ سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل
اور دانی ایل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا
لفظ بولا گیا ہے اور بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے اور
دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔
یہ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی
فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ یعنی تو مجھ سے ایسا قرب رکھتا ہے اور ایسا ہی میں تجھے
چاہتا ہوں جیسا کہ اپنی توحید اور تفرید کو۔ سو جیسا کہ میں اپنی توحید کی شہرت چاہتا ہوں ایسا
ہی تجھے دنیا میں مشہور کروں گا اور ہر ایک جگہ جو میرا نام جائیگا تیرا نام بھی ساتھ ہوگا۔ منہ

اربعین نمبر3 (حاشیہ) سطر 25 سے مجموعہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 413 سے از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 380 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 374

ص۱۳ یہ خدا کا کلام ہے اِس کے یہ معنے ہیں کہ اے جو خلقت کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔
ہماری پاس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اس
مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں بااستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ شفیع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہے بلکہ اسکی شفاعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
شفاعت ہے۔ اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے
جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اسپر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے
کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھکر ہے۔ اور اگر میں اپنی
طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اِس کے خدا کی گواہی
رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔
اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہے میں اسکو
اِس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے
نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا
سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا
ظل جس کو اِس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اُسکی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اِس لئے خدا نے اِسوقت اِس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ
پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے
سید و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اِس لئے
اُس مسیح کے مقابل پر جسکا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اِس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا
جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اِس دوسرے
ص۱۴ مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے

دافع البلاء صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 380 پر درج ہے

Back

میں تو بار بار یہی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو یہ ہے کہ نئے سرے سے مسلمان ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ اصل حقیقت خود کھول دے گا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر وہ امام حسین کے ساتھ اس قدر محبت کا غلو کرتے ہیں زندہ ہوں، اُن کی سخت بیزاری ظاہر کریں۔

جب ہم ایسے لوگوں سے اعراض کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا اعتراض کیا جس کا جواب نہ آیا اور پھر بعض اوقات اشتہار دیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہم ایسی باتوں کی کیا پرواہ کر سکتے ہیں۔ ہم کو تو وہ کرنا ہے جو ہمارا کام ہے۔ اس لیے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مُردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔[۱]

۵؍دسمبر ۱۹۰۱ء

ایک الہام اور اپنی وحی پر یقین

فرمایا: کل رات میری انگلی کے پوٹے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال تھا کہ رات کیونکر بسر ہوگی۔ آخر ذرا سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔ کُونِی بَرداً وَّ سَلَاماً۔ اور سلاماً کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ معاً درد جاتا رہا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔

نیز فرمایا کہ:

ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں، یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔[۲]

۱۳؍دسمبر ۱۹۰۱ء

نصرتِ الٰہی فیصلہ کن قاضی ہے

الٰہی بخش لاہوری مخالف کی کتاب "عصائے موسیٰ" تمام و کمال پڑھ کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کی لغویات کو چھوڑ کر چند گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب دے دینا لیکن میں

۱؎ الحکم جلد ۵ نمبر ۴۶ صفحہ ۱۰، مورخہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۱ء

۲؎ الحکم جلد ۵ نمبر ۴۶ صفحہ ۹ مورخہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۱ء

اور خدا قادر تھا کہ ضرورت کے وقت میں اپنی بُرہان ظاہر کرتا۔

اور پھر فرمایا:۔

"إِنَّا أَرْسَلْنَا أَحْمَدَ إِلٰى قَوْمِهٖ فَأَعْرَضُوْا وَقَالُوْا كَذَّابٌ أَشِرٌ۔ وَجَعَلُوْا يَشْهَدُوْنَ عَلَيْهِ وَيَسِيْلُوْنَ كَمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ۔ إِنَّ حِبِّيْ قَرِيْبٌ مُّسْتَتِرٌ۔ يَأْتِيْكَ نُصْرَتِيْ۔ إِنِّيْ أَنَا الرَّحْمٰنُ۔ أَنْتَ قَابِلٌ يَأْتِيْكَ وَابِلٌ۔ إِنِّيْ حَاشِرٌ كُلَّ قَوْمٍ يَأْتُوْنَكَ جُنُبًا۔ وَإِنِّيْ أَنَرْتُ مَكَانَكَ تَنْزِيْلٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ بَلَجَتْ آيَاتِيْ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔ أَنْتَ مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ۔ طَيِّبٌ مَّقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ وَأَنْتَ اسْمِيَ الْأَعْلٰى۔ بُشْرٰى لَكَ فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ۔ أَنْتَ مِنِّيْ يَا إِبْرَاهِيْمُ۔ أَنْتَ الْقَائِمُ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ مَظْهَرُ الْحَيِّ۔ وَأَنْتَ مِنِّيْ مَبْدَءُ الْأَمْرِ۔ أَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا وَهُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ أَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الصِّهْرَ وَالنَّسَبَ۔ أَنْذِرْ قَوْمَكَ وَقُلْ إِنِّيْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔ إِنَّا أَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوْعًا يَا إِبْرَاهِيْمُ۔ قَالُوْا لَنُهْلِكَنَّكَ قَالَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ۔ وَإِنِّيْ مَعَ الْأَفْوَاجِ آتِيْكَ بَغْتَةً۔ وَإِنِّيْ أَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ۔ إِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ لَآتٍ۔ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّرُدَّ مَا أَتٰى۔ قُلْ إِيْ وَرَبِّيْ إِنَّهٗ لَحَقٌّ لَا يَتَبَدَّلُ وَلَا يَخْفٰى وَيَنْزِلُ مَا تَعْجَبُ مِنْهُ وَحْيٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ۔ يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرٰى۔ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ يُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰى۔ تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ۔ وَلَهُمْ بُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ أَنْتَ تُرَبّٰى فِيْ حِجْرِ النَّبِيِّ۔ وَأَنْتَ تَسْكُنُ قُنَنَ الْجِبَالِ۔ وَإِنِّيْ مَعَكَ فِيْ كُلِّ حَالٍ۔

ترجمہ:۔ ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذاب ہے۔ اور انہوں نے اس پر گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اُس پر گرے۔ اُس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ۔ تجھے میری مدد آئے گی۔ میں رحمٰن ہوں۔ تُو قابلیت رکھتا ہے اس لئے تُو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ میں ہر یک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ میں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اُس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہم جانیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو اُن کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ اُترا ہے اور خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دے گا کہ مومنوں پر کوئی واقعی اعتراض کر سکیں۔ تُو علم کا شہر ہے۔ طیب اور خدا کا مقبول۔ اور تُو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ تجھے ان دنوں میں خوشخبری ہو۔ اے ابراہیم تُو مجھ سے ہے تُو خدا کے

۱؎ اس الہام کا ترجمہ متن میں نہیں کیا۔ حاشیہ میں دیا گیا ہے۔ دیکھئے آگے صفحہ ۳۲۱ پر۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 320، طبع چہارم، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 381 پر درج ہے

Back

مگر خدا ان تہمتوں سے اپنے بندہ کو بری کرے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان بناویں گے۔ اور یہ بات ابتدا سے مقدر تھی اور ایسا ہی ہونا تھا۔ یہ عیسیٰ بن مریم ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ یہی قول حق ہے۔ یہ سب براہین احمدیہ کی عبارت ہے اور یہ الہام اصل میں آیات قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہیں۔ ان آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے۔ اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے۔ اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی۔ اور الہامی عبارت میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بناویں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے۔ اور شک محض نافہمی سے ہے۔ جو خدا کے اسرار کو نہیں سمجھتے اور صورت پرست ہیں حقیقت پر ان کی نظر نہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم الشان مقاصد میں سے یہ دعا ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ اور جس طرح انجیل کی دعا میں روٹی مانگی گئی ہے۔ اس دعا میں خدا تعالیٰ سے وہ تمام نعمتیں مانگی گئی ہیں جو پہلے رسولوں اور نبیوں کو دی گئی تھیں۔ یہ مقابلہ بھی قابل نظارہ ہے۔ اور جس طرح حضرت مسیح کی دعا قبول ہو کر عیسائیوں کو روٹی کا سامان بہت کچھ مل گیا ہے۔ اسی طرح یہ قرآنی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قبول ہو کر اخیار و ابرار مسلمان بالخصوص ان کے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل کے وارث ٹھہرائے گئے اور دراصل مسیح موعود کا اس امت میں سے پیدا ہونا یہ بھی اس دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ گو مخفی طور پر بہت سے اخیار و ابرار نے انبیاء بنی اسرائیل کی

محبت رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا جب میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی کسی نے ان کو خبر دی تو وہ بہت روئے۔ اور کہا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے۔ یہ نہیں معلوم کس پر پڑ گیا ان کا باپ تو نیک مزاج اور فقراء کے کاموں سے پیوند اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا۔ ایسا ہی بیٹوں نے کہا کہ ہمارے خاندان کو داغ لگا کر ایسا دعویٰ کیا۔ منہ

کشتی نوح، صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 52 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 381 پر درج ہے

Back

کیا جائے کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جاتا ہے اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اوّل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ اب میں مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو یہ کسی انسان کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسانی فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں اگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور ۵۲
آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سر مخفی کی مجھے خبر نہ دی حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی مگر مجھے اس کے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھاوے۔ سو اس وقت تک حکمت الٰہی کا یہی

کشتی نوح، صفحہ 52، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 50 ملا مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 382,381 پر مندرج ہے

Back

سمجھتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اسکو ناکامل سمجھ لیں۔ خدا منہ
نے ہمیں تو یہ سکھلایا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مر گیا ہے اور انجیل ایک مُردہ اور ناتمام کلام ہے۔
پھر زندہ کو مُردہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب سے ہماری کوئی صلح نہیں وہ سب ردّی اور
باطل ہے اور آج آسمان کے نیچے بجز فرقان حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ آج سے بائیس برس پہلے
براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام درج ہے جو اسکے صفحہ ۲۴۱
میں بشمگہ اور وہ یہ ہے:۔ ولن ترضٰی عنک الیھود ولا النصارٰی وخرقوا لہ بنین و
بنات بغیر علم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا
احد۔ ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر
اولوا العزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق۔ یعنے تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا
کبھی مصالحہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہونگے (نصاریٰ سے مُراد پادری اور
انجیلوں کے حامی ہیں) اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹے اور
بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا چاہے تو
بیسیوں ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کرے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اُس نے کیا
مگر وہ خدا تو واحد لاشریک ہے جو موت اور تولد سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اس
بات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائیوں نے شور مچا رکھا تھا کہ مسیح بھی اپنے قرب اور وجاہت
کے رُو سے واحد لاشریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس
سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمد ہے یعنے احمد کا غلام۔

زندگی بخش جام احمد ہے — کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا — سب سے بڑھکر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا — میرا بستاں کلام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کے رُو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے

دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 382 پر درج ہے

Back

باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اُس کا نام پا کر اُس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علمِ غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اِس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول

"من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"

اس کے معنی صرف اِس قدر ہیں کہ میں صاحبِ شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی ضرور یاد رکھنی چاہیئے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ سے پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شاملِ حال ہے یعنی **محمد مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ وسلم۔ اِس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر محفوظ رہی۔ کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی شخص اِس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مُہر نہیں ٹوٹتی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جیسا کہ میں اپنی نسبت کہتا ہوں کہ خُدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے ایسا ہی

* یہ کیسی عمدہ بات ہے کہ اس طریق سے نہ تو خاتم النبیین کی پیشگوئی کی مُہر ٹوٹی اور نہ اُمت کے کل افراد مفہوم نبوت سے جو آیت لا یظھر علیٰ غیبه[۱] کے مطابق ہے محروم رہے مگر حضرت عیسیٰ کو دوبارہ اتارنے سے جن کی نبوت اسلام سے چھ سو برس پہلے قرار پا چکی ہے۔ اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا اور آیت خاتم النبیین کی صریح تکذیب لازم آتی ہے۔ اس کے مقابل پر ہم صرف مخالفوں کی گالیاں سُنیں گے۔ سو گالیاں دیں۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[۲]

۱ الجن: ۲۷ ۲ الشعراء: ۲۲۸

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 211 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 382 پر درج ہے

Back

صفحہ ۹۹

آنچناں عشق تیز مرکب راند	گر ازو مشت خاک ہیچ نماند	کشتۂ دلبرِ دلآرامے	رستہ بکسر ز ننگ از نامے
پیہ عشق و تہی ز ہر آنسے	قصہ کوتہ کرد آں افسے	آں نشانے یقیں کہ گوش شنید	کرد کارے ز غیرِ حق ببرید
رفتہ بیروں ز حلقۂ اغیار	دل بریدہ ز غیر آں دلدار	پاک گشتہ ز لوثِ ہستی خویش	رستہ از بندِ خود پرستی خویش
آنچناں یار در کنار نشست	کز ندامد بغیرے پرداخت	قدمِ خود زدہ براہِ عدم	گم بیادش ز فرق تا بقدم
کہ بدلبر فدائے او گشتہ	ہمہ دلبر برائے او گشتہ	سوختہ ہر غرض بجز دلدار	دوختہ چشمِ دل ز غیرِ نگار
دل و جاں بر رخش فدا کردہ	وصلِ او اصلِ مدعا کردہ	مردہ و خویشتن فنا کردہ	عشق پوشیدہ کارہا کردہ
از خودی ہائے خود فتادہ جدا	سیلِ پُر زور بود بُرد از جا	آں چو فرسودہ دلستاں آمد	دلِ او از دستِ فتناں آمد
عشقِ دلبر بہ عشقِ او باید	ابرِ رحمت بجستِ او باید	از یقینے کہ شد ز گفتہ ہے	در دلِ او برست گرائے
ہر طلبے سببے دارد	زندگی کو بدل طلب دارد	پس چنیں شد ز عشق حقت پدید	کہ برشد ز ہم از خودی آثار
ایں میسّر نمے شود ز نہاد	جز بحسن ہائے دلبرِ دلدار	عشق کہ کرد نمایاں ز دیدار	تیر گر کہ بر خیر دار گفتار
بالخصوص آں سخن کہ از دلدار	خاصیت دہد اندریں اسرار	کشتۂ او نیک شد دہ صد ہزار	ایں قتیلانِ او یکے نہ شمار
ہر بطنے قتیل تازہ بخواست	غازۂ روئے او ز خونِ شہید است	ایں سعادت چو بود قسمتِ ما	رفتہ رفتہ رسید نوبتِ ما
کربلائے است سیرِ ہر آنم	صد حسین است در گریبانم	آدمم نیز احمدِ مختار	در برم جامۂ ہمہ ابرار
کارہائے کہ کرد با من یار	برتر آں ز فکرت است ابنائے	آنچہ داد است ہر نبی را جام	داد آں جام را مرا بتمام
دلِ من بردہ الفتِ خود داد	خود مرا شد بحقِ خود استاد	وحیِ او را عجب اثر دیدم	رشتۂ آں بجہاں قمر دیدم
دیدہ از خلق رنج و مکروہات	آنچہ پیش است پیش ہی لذات	دیدم از بہرِ خلق جلوۂ یار	کاہ دیگر برامد از یک کاہ
آنچہ من بشنوم ز وحیِ خدا	بخدا پاک دانمش ز خطا	ہمچو قرآں منزہ اش دانم	از خطاہا ہمیں است ایمانم
من خدا را بعید شناختہ ام	دل ہمیں آتشش گداختہ ام	بخدا است ایں کلامِ مجید	از دہانِ خدائے پاک و وحید
آنچہ بر من چنیں شد القا او	آفتاب است بالبعد انوار	ایں خطا نیست ہست ہر بایم	بیگماں از آدم بازہ تا ہم
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے	من بعرفاں نہ کمترم ز کسے	وارثِ مصطفیٰ شدم بیقیں	شدہ رنگیں برنگِ یارِ حسیں
ہمیں یقینے کہ بود عیسیٰ را	بر کلامے کہ شد برو القا	واں یقینِ کلیم بر تورات	واں یقیں ہائے سید السادات

Back

یہ حوالہ صفحہ 382 پر درج ہے	نزول المسیح، صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 477 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 382

۱۳۴

بدین مطلب مرا هرگز التفات نبود
بتاج و تختِ زمین آرزو نمیدارم
مرا بس است که ملکِ سماوت آید
مرا ملکِ فلک کرده امروز تخت
مرا که جنتِ علیاست مسکن و ماوا
اگر جهان همه تحقیرِ من کند چه غمے
منم مسیحِ زمان و منم کلیمِ خدا
نه علیم است که بدتر ز جمعِ نادانان
ازان مجلس پریدم بعلی که دنیا تمام
مرا بگلشنِ رضوانِ حق شدست گذر
کمالِ پاکی و صدق و صفا گم شده بود
مرنج از سخنم ای که سخت بے خبری
کسیکه گم شده از خود بخود کجا پیوست
نیامدم پئے جنگ و کارزار و جهاد
بجنگِ ذلتِ دین کسان رضا داریم
دعوئ من بهمه نزد از محبت نور است
بجز اسیریِ عشقش رهائی نیست
عنایتے که کرش پیوند مرا هر دم
بکارخانهٔ قدرت هزار ها نقش اند
بیامدم که ره صدق را درخشانم
بیامدم که در علم و رشد بکشایم

چه جرمم من چنین حکم از خدا باشد
نه شوقِ افسرِ شاهی بدل مرا باشد
که ملکِ خاکِ زمین را بقا کجا باشد
کنون نظر بسوئے زمین چرا باشد
چرا بمنزلهٔ این نشیب جا باشد
که با من است قمر کز نو واقفی باشد
منم محمد و احمد که مجتبیٰ باشد
که جنگِ او بکلیمِ حق از عصا باشد
کنون که حلقهٔ عرش جائے ما باشد
مقامِ من بحریمِ قدس و اصطفا باشد
دوباره از سخن و وعظِ من بپا باشد
که هرچه گفته ام از وحئ کبریا باشد
هر آنچه از دهنش بشنوی بجا باشد
غرض هذا آمدم و کسبِ اتقا باشد
بدین غرض که رهِ راستی هویدا باشد
که در زمانِ ضلالت ازو ضیا باشد
بعد ازو همه امراض را دوا باشد
بر بینی اش بکرت چشم نقشِ دلش وا باشد
که تجلیِ رحمان ز نقشِ پا باشد
به بستان برسم آبرو که پارسا باشد
بجنگ نیز نمایم که در سما باشد

۶

تریاق القلوب صفحہ 6 مشمولہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 383,382 پر درج ہے

Back

لاغلبنّ انا ورسلی۔ وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔
یعنی میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔

انّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔
خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔

اریک زلزلۃ الساعۃ۔ انّی احافظ کلّ من فی الدار
قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا اور میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے بچا کر رکھوں گا۔

وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ جاء الحق وزھق
اے مجرمو! کہ تم الگ ہو جاؤ۔ حق آیا اور باطل

الباطل۔ ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون۔
بھاگ گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔

بشارۃ تلقاھا النبیّون۔ انت علی بیّنۃ من ربک۔
یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔ تو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے

کفیناک المستھزئین۔ ھل انبئکم علی من تنزّل
وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔ کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر

الشیاطین۔ تنزّل علی کل افاک اثیم۔ ولا تیئس
شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ اور تو خدا کی

من روح اللّٰہ۔ الا انّ روح اللّٰہ قریب۔ الا انّ نصر
رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد

ؓ اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں میں شیث ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں میں اسمٰعیل ہوں میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ منہ

حقیقت الوحی ص (حاشیہ) صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 383 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 384

عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے
جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلّوں میں (دیکھو براہین احمدیہ
صفحہ ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللّٰہ
والذین معہٗ اشدّآء علی الکفار رحمآء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا
اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے" دنیا میں ایک نذیر
آیا" اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں
اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلعم تو
خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ
بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں انکو نبی بھی
مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلۂ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو
معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین[1] اور حدیث لا نبی
بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے
عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ
ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی
ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے
اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو
اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی
کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

[1] الاحزاب : ۴۱

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 383 پر درج ہے

Back

وَلٰكِنْ تَحْدِيْثًا لِنِعَمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ غَارِسٌ لِهٰذَا

مگر شکر نعمت ہائے آں خداست کہ ہمیں نونہال را نشاندہ است

مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔

الْغِرَاسِ ۔ وَاِنِّيْ غُسِلْتُ بِمَاءِ النُّوْرِ وَطُهِّرْتُ بِعَيْنِ

و من بآب نور غسل دادہ شدم و بچشمہ

اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ

الْقُدُسِ مِنَ الْاَوْسَاخِ وَالْاَدْنَاسِ ۔ وَسَمَّانِيْ رَبِّيْ

پاکیزگی الٰہی پاکیزہ کردہ شدم از چرک ہا و کدورت ہا و نام من رب من

سے پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے۔ اور میرے رب نے میرا نام

اَحْمَدَ فَاحْمَدُوْنِيْ وَلَا تَشْتِمُوْنِيْ وَلَا تُوْصِلُوْا اَمْرَكُمْ

احمد نہادہ۔ پس ستائش من کنید و مرا دشنام مدہید و امر خود را تا بنومیدی

احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو نا امیدی کے

اِلَى الْاِبْلَاسِ ۔ وَمَنْ حَمِدَنِيْ وَمَا غَادَرَ مِنْ نَوْعِ

نرسانید و ہر کہ ستائش من کرد و ہیچ قسمے از ستائش نگذاشت

درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی

حَمْدٍ فَمَا مَانَ ۔ وَمَنْ كَذَّبَ هٰذَا الْبَيَانَ فَقَدْ

پس او دروغ نگفت و مرتکب کذب نشد و ہر کہ تکذیب این بیان کرد پس او

تو اس نے کچھ بھی جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ

مَانَ ۔ وَاَغْضَبَ الرَّحْمٰنَ ۔ فَوَيْلٌ لِلَّذِيْ شَكَّ

دروغ گفتہ است و خدائے خود را بغضب آوردہ پس بر آں شخص واویلا ست کہ شک کرد

بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا۔

خوشخبری ہو تجھے اے میرے احمدؐ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔[1]

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ

مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نامحرموں سے بند رکھیں اور اپنی ستر گاہوں کی اور کانوں کی نالائق امروں سے بچاویں یہی اُن کی پاکیزگی کے لئے ضروری امر لازم ہے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر یک مومن کے لئے شہوات سے پرہیز کرنا اور اپنے اعضاء کو ناجائز افعال سے محفوظ رکھنا لازم ہے اور یہی طریق اُس کی پاکیزگی کا مدار ہے.....

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ۔ وَكَانَ كَيْدُهُمْ عَظِيْمًا۔

اور جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے کافر ہوگئے ہیں یعنی کفر کا سخت اصرار اختیار کر لیا ہے وہ اپنے کفر سے بجز اس کے باز آنے والے نہیں تھے کہ اُن کو کھلی نشانی دکھلائی جاتی اور اُن کا مکر ایک بھاری مکر تھا۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے آیات سماوی اور دلائل حقہ سے اس عاجز کے ہاتھ پر ظاہر کیا ہے وہ مقام حجت کے لئے نہایت ضروری تھا اور اس زمانہ کے سیاہ باطن جن کو جہل اور خبث کے کیڑے نے اندر ہی اندر کھا لیا ہے ایسے نہیں تھے جو بجز آیات صریحہ و براہین قطعیہ اپنے کفر سے باز آجاتے بلکہ وہ اس مکر میں لگے ہوئے تھے کہ جس طرح بن پڑے باغ اسلام کو صفحہ زمین سے نیست و نابود کریں۔

اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے جو دنیا کو ان آیات بینات کی نہایت ضرورت تھی اور دنیا کے لوگ جو اپنے کفر

---

[1] مکتوب محررہ ۸ دسمبر ۱۸۸۲ء بنام میر عباس علی صاحب میں اس الہام کو ذکر کرکے اس کے بعد فارسی زبان کا یہ الہام درج کیا گیا ہے جو اس الہام کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ "بشارت باد ترا احمد من تو مراد من و با منی غرست کرامتک بدست خود" اور اس الہام کے ذکر سے پہلے لکھا ہے۔

"چونکہ یہ عاجز ... کو یاد نہیں رہا اس لئے کتاب میں لکھ حصہ چہارم میں صرف یہی کیا جائے گا۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۵۵، ۵۶) (مرتب)

میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے ان کے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ خاتم النبیین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ[۱] بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا* اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوع بروز تھا۔ اور بروز

حاشیہ * - یہ بات میرے بزرگوں کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ عَلٰی مَشْرَبِ الْحَسَنِ میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحناء کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت

۱ الجمعة : ۴

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 384 پر درج ہے

Back

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔
ترجمہ۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔ سو وہ وقت آگیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھ کو لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا۔
کیا انسان پر یعنی تجھ پر وہ وقت نہیں گزرا کہ تیرا دنیا میں کچھ بھی ذکر و تذکرہ نہ تھا یعنی تجھ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ تو کون ہے اور کیا چیز ہے اور کسی شمار و حساب میں نہ تھا یعنی کچھ بھی نہ تھا۔

یہ سلسلہ تعلقات و احسانات کا سوال ہے تا تحسین حقیقت کے آخر فقروں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے

سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَكَ۔ یَنْقَطِعُ اٰبَاؤُكَ وَیُبْدَءُ مِنْكَ۔
سب پاکیاں خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے اس نے تیرے مجد کو زیادہ کیا تیرے باپ دادا کا نام اور ذکر منقطع ہو جائے گا یعنی بطور مستقل ان کا نام نہیں رہے گا اور خدا تجھ سے ابتداء شرف اور مجد کا کرے گا۔

نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَاُحْیِیْتَ بِالصِّدْقِ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ۔ نُصِرْتَ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔
تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا اے صدیق۔ تو مدد کیا گیا اور مخالفوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں یعنی امداد الٰہی اس حد تک پہنچ جائے گی کہ مخالفوں کے دل ٹوٹ جائیں گے اور حق کے منکروں پر یاس مستولی ہو جائے گی اور حق آشکارا ہو جائے گا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَتْرُكَكَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ
اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث اور طیب میں صریح فرق نہ کرے۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ
اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ل "فرمایا کہ میرے نزدیک اس کے یہ معنے ہیں کہ جو شخص مجرد توحید کو چاہتا ہے وہ کیا ایسے زمانہ میں آوے جبکہ توحید کی حقارت ملحوظ ہوتی ہو اور شرک کی عظمت اور تقدس پایا جاتا ہو سو اس شخص مامور شدہ کو توحید کی پیاس ایسی لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے اغراض اور مقاصد کو ایک طرف رکھ کر توحید کے قائم کرنے میں خود ایک مجسم توحید ہو جاتا ہے اس کے اٹھنے بیٹھنے اور حرکت اور سکون اور ہر ایک قول و فعل میں توحید کی بو آنے لگی ہوئی ہوتی ہے۔ دنیا میں لوگوں نے اپنے اپنے مقاصد کو معبود بنا رکھا ہے مگر جب تک خدا کسی کو رسول کر کے توحید کے واسطے دکھلا دے تب تک نہیں لگ سکتا جیسے لوگ ملا وغیرہ اپنی دوسری اغراض کے لئے پتھر مارتے ہیں جیسے کہ بعض خودکشیاں کر لیتے ہیں اسی طرح وہ توحید کے لئے تیار ہوتا ہے کہ خدا کی خواہش ہی کی توحید اور عظمت اور جلال غالب آویں۔ اس وقت کہا جاتا ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۱ کالم نمبر ۲)

تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات، صفحہ 53، طبع چہارم، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 384 پر درج ہے

Back

وقت ہے۔

پھر فرمایا: ہمیشہ سے سُنّت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان اُمور کو ظاہر کر رہا ہے۔" (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

سنہ ۱۹۰۴ء

"پھر فرمایا کہ اس کے بعد رؤیا ہوئی کہ ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاؤل کی نیت سے پُوچھا کہ پہلی سطر پر اوّل کیا لفظ ہے تو اس نے کہا کہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

مَیں نے سمجھا کہ یہ جماعت کے لئے ہے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۔ باختلاف الفاظ)

۲۰ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء[1] "اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ۔"[2]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

"عرشی پر آپ نے فرمایا کہ یہ لفظ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیاتِ جمالی و جلالی کا اتم مظہر عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفاتِ جمالیہ کا ہے جو کہ اس وقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اس لئے کُل انبیاء کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تا کہ اُن کے کُل صفات کا مظہر تام مَیں ہو جاؤں۔ خدا تعالیٰ کی صفات مُحیی و ممیت برابر کام میں زور سے لگی ہوئی ہیں۔ ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف مر رہے ہیں پس چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلّی سے کام کر رہی ہیں اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا ہے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

---

[1] کاپی الہامات صفحہ ۲۶ پر ان الہامات کی ترتیب مختلف ہے۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) تُو میرے نزدیک وہ مقام رکھتا ہے جس سے تمام مخلوق ناواقف ہے۔ تُو میرے نزدیک بمنزلہ عرش کے ہے۔

فِیْ حَضْرَتِیْ۔ یُخْتَرُنَّكَ بِنَفْسِیْ۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

۴ر فروری ۱۹۰۵ء سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ[1]

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

فروری ۱۹۰۵ء (الف) "رؤیا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس میں کچھ سطور فارسی خط میں ہیں اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے مطلب جس کا یہ سمجھ میں آیا کہ جس قدر روپیہ نکلتا ہے سب دے دیا جاوے گا۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

(ب) "ایک رؤیا دیکھی کہ ایک کاغذ ہے جس کے اُوپر کی دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں باقی سب انگریزی ہے۔ اس کا مطلب یہ سمجھ میں آیا کہ گویا کوئی میرا نام لے کر کہتا ہے کہ دو سو پچاس روپیہ انہیں دیا جائے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۲ فروری ۱۹۰۵ء)

۲۰ر فروری ۱۹۰۵ء "اِنَّمَآ اَمْرُكَ اِذَآ اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

ترجمہ۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

۲۰ر فروری ۱۹۰۵ء "حضورؑ کی طبیعت ناساز تھی۔ حالتِ کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا:۔

خاکسار پیپرمنٹ۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۰)

۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء "کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شورِ قیامت[2] برپا ہے۔ میرے

ترجمہ: (اور تجھ کو یاد بھی نہ ہوگا) میں حیرت سے کہ تو نے مجھ کو پہچانا ہی نہیں۔

[1] (ترجمہ از مرتب) سلامتی ہو رب رحیم کی طرف سے یہ بات ہے۔ اور اے مجرمو آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔ سلامتی ہو رب رحیم کی طرف سے یہ بات ہے۔ اور اے مجرمو آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔

[2] (نوٹ از مرتب) یہ شورِ قیامت برپا کرنے والا زلزلہ تھا جو ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو مختلف مقامات پر آیا۔

النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ ۱۹۹ فَجَعَلَنِيْ مَظْهَرَ الْمَسِيْحِ عِيْسَى

و زن ہم گرد آید — پس مرا جامۂ ظہور مسیح — عیسےٰ

مردوں پر جمع کر دے — پس مجھ کو مسیح — عیسےٰ

ابْنِ مَرْيَمَ لِدَفْعِ الضَّيْرِ وَإِبَادَةِ مَوَادِّ الْغَوَايَةِ ۲۰۰

پسر مریم کرد — تا کہ بلا را دفع سازد — و مواد گمراہی را — تلف فرماید

بن مریم کا مظہر بنایا تاکہ ضرر دور کرے اور گمراہی کے مادوں کو — تلف فرماوے

وَجَعَلَنِيْ مَظْهَرَ النَّبِيِّ الْمَهْدِيِّ أَحْمَدَ أَكْرَمَ

و مرا — مظہر مہدی — احمد اکرم فرمود

اور مجھ کو — مہدی کو احمد اکرم — کا مظہر بنایا

لِإِفَاضَةِ الْخَيْرِ وَإِعَادَةِ عِهَادِ الدِّرَايَةِ وَالْهِدَايَةِ ۲۰۱

کرتا بر مردم خیرہا برساند — و باران ہدایت و درایت را دوبارہ فرستد

تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے — اور درایت اور ہدایت کی بارشوں کو دوبارہ لائے

وَتَطْهِيْرِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجِنَايَةِ ۲۰۲

و مردم را از چرک غفلت — و گناہگاری پاک کند

اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری — کے میل سے پاک کرے

فَجِئْتُ فِي الْحُلَّتَيْنِ الْمَهْرُوْدَتَيْنِ الْمُصَبَّغَتَيْنِ

پس من — در دو حلّہ — زرد رنگ کردہ — کہ رنگین ہستند

پس میں — زرد رنگ کے دو حلوں میں آیا ہوں

بِصِبْغِ الْجَلَالِ وَصِبْغِ الْجَمَالِ ۲۰۳ وَأُعْطِيْتُ صِفَةَ

برنگ جلال — و رنگ جمال — و دادہ شدم — صفت

جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں — اور مجھ کو

الْإِفْنَاءِ وَالْإِحْيَاءِ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَّالِ ۲۰۴ فَأَمَّا الْجَلَالُ

فانی کردن و زندہ کردن — از خداوند کہ ہر کار کنندہ است — مگر جلالے کہ دادہ شدم

فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال

خطبہ الہامیہ صفحہ 21 حصہ مجموعہ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 55 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 385 پہ درج ہے

Back

پٹیالہ سے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اسحٰق میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اسحٰق بھی فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے بلایا کہ دیکھتے ہی چلے آویں۔ اِس خط کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے ..... تب مجھے اس تشویش میں ایک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ

یعنی اے عورتو! تمہارے فریب بہت بڑے ہیں ..... اس کے ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک خلافِ واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے۔ تب میں نے ..... شیخ حامد علی کو جو میرا نوکر تھا پٹیالہ روانہ کیا جس نے واپس آکر بیان کیا کہ اسحٰق اور اس کی والدہ ہر دو زندہ موجود ہیں۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۰، ۶۱۱)

۳۰؍ستمبر ۱۸۹۲ء

عَلَّمْتَنَا الْاِبْتِلَاءَ۔ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ۔ يُوْلَدُ لَكَ الْوَلَدُ وَيُدْنٰى مِنْكَ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِيْ قَرِيْبٌ۔ اَجِيْئُ مِنْ حَضْرَةِ الْوِتْرِ۔[1]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

۴؍اکتوبر ۱۸۹۲ء

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ۔[2] اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اَنْتَ بِنَا مُلْحَقٌ۔ اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اٰتِيْكَ غَدًا۔ جَاءَكَ رَبُّكَ الْاَعْلٰى۔ اَنْتَ بِنَا مُلْحَقٌ۔ اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَهُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ اَنْتَ بِنَا مُلْحَقٌ۔ اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ

---

[1] (ترجمہ از مرتب) ابتلا سکھا دیا۔ یہ سخت دن ہے۔ تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا اور فضل تیرے نزدیک ہوگا۔ میرا نور قریب ہے۔ میں جنابِ باری سے آتا ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتب) اللہ تجھے معاف کرے ان کو تُو نے کیوں اجازت دی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو ہو جائے گی۔ تُو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ میں تیرے پاس کل آؤں گا۔ تیرا ربِ اعلیٰ تیرے پاس آیا۔ تُو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ تُو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بُزدلی سے۔ تُو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور

۱۹۰۰ء میرے ایک دوست نے اپنی نیک نیتی سے یہ عذر پیش کیا تھا کہ آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا[1] میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں۔ اس سے کیونکر سمجھا جائے کہ اگر کوئی دوسرا شخص افترا کرے تو وہ بھی ہلاک کیا جائے گا......جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت جو کہ وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا اور پھر الہام ہوا۔

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى

یعنی خدا نے جو مجھے اس آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کے متعلق سمجھایا ہے وہی معنے صحیح ہیں۔[2]

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰،۳۱ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۴ تا ۴۲۶)

۱۳؍دسمبر ۱۹۰۰ء منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ کی کتاب عصائے موسیٰ مجھ کو ملی جس میں میری ذاتیات کی نسبت محض سوءِ ظن سے دور خدا کی بعض تجلی اور پاک پیشگوئیوں پر سراسر شتابکاری سے حملے کئے ہیں۔ وہ کتاب جب میں نے ہاتھ میں سے چھوڑی تو تھوڑی دیر کے بعد منشی الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّرَوْا طَمْثَكَ۔ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّرِيَكَ اِنْعَامَهٗ۔ اَلْاِنْعَامَاتُ الْمُتَوَاتِرَةُ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِيْ۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّكَ وَرَبُّكَ۔ فَقُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ يُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰى۔[3]

---

[1] میاں عبداللہ خان صاحب افغان کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوست مولوی محمد احسن صاحب تھے۔ دیکھئے روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۳۔ (مرتب)

[2] الحاقۃ: ۴۵

[3] سچ ہے اگر کوئی شخص بطور افترا کے نبوت اور ماموریت من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہیں پائے گا۔

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۰)

[4] اخبار الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ پر اس الہام کی نسبت لکھا ہے کہ

"آپ نے ۱۳ دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ رات کو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی کتاب کے پڑھنے کا نقشہ میرے سامنے پیش کیا گیا اور پھر یہ الہام ہوا......

اس الہام پر حضرت نے فرمایا کہ یہ الہام اپنے اندر ایک علم اور فلسفیانہ طور رکھتا ہے جو طمث کے لفظ سے اور اس کے اعتبار

ترجمہ:- یہ لوگ خونِ حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں۔ اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلاوے اور خونِ حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو۔ اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔ پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا اس لئے تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے یعنی بچوں کا گوشت پوست خونِ حیض سے ہی پیدا ہوتا ہے مگر وہ خونِ حیض کی طرح ناپاک نہیں کہلا سکتے اسی طرح تو بھی انسان کی فطرتی ناپاکی سے جو لازم بشریت ہے اور خونِ حیض سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے۔ اب اس پاک لڑکے میں خونِ حیض کی تلاش کرنا حمق ہے۔ وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلام زکی بن گیا اور اس کے لئے بمنزلہ اولاد کے ہو گیا۔ اور خدا تیرا متولی اور تیرا پروردہ ہے اس لئے خاص طور پر پدری مشابہت درمیان ہے جس آگ کو اس کتاب حمامۃ البشریٰ سے بھڑکانا چاہا ہے ہم نے اس کو بجھا دیا ہے۔ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے جو نیک کاموں کو پوری خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور تقویٰ کے باریک پہلوؤں کا لحاظ رکھتے ہیں۔“

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۲)

۸؍ دسمبر ۱۹۰۰ء

”۸؍ دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ کل رات میری انگلی کے پوٹے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیونکر بسر ہو گی۔ آخر ذرا سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔

کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا

اور سَلَامًا کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ معاً درد جاتا رہا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔“

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰؍ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

۱۱؍ دسمبر ۱۹۰۰ء

(ا) ”میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا

بقیہ حاشیہ:-

یہاں ذکر دمِ حیض کے متعلق میں کہا گیا ہے کیا مطلب کہ یہ جاہل لوگ تو ایک ناپاک اور گندی شے سمجھتے ہیں حالانکہ ان کو اتنی خبر نہیں ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ کے مفہوم سے کہ بنی اسرائیل سے مماثلت مسیح موعود علیہ السلام کا انجام یک غضب خدا کے فرزند کے بالمقابل صاف معلوم ہوتا ہے۔“

ے ”اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔“

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷؍ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 325-326 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 386 پر درج ہے

Back

ظاہر ہے کہ یہ الجمل فی سم الخیاط اشارے کے طور پر ہے۔ اور مدارج میں سے
ایک درجے کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت
آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے
رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے
پس جن لوگوں کو میرا وہ رقعہ جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت
میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل
نظر آتی ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ ولمن خاف مقام
ربہ جنتٰن ومن دونهما جنتٰن پ ۲۷ کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پرکھیں بیان
اللہ تعالےٰ ڈرنے والے کو دو جنت عطا فرمانے کا وعدہ فرماتا ہے جس کی
تعریف در میانی فقرات میں۔ یعنے ان میں چشمے ہونگے۔ لولو اور مرجان ہونگے
سرہانے ہونگے وغیرہ وغیرہ آخیر میں فرماتا ہے کہ ان دو جنتوں سے ورے دو
جنت اور بھی ہیں یعنے جیسے مرنے کے بعد ان کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی
اسی دنیاوی زندگی میں بھی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی هذه اعمٰی فهو
فی الاخرة اعمٰی۔ اس کی تشریح ہے۔

اب میاں صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مہربانی فرما کر کھول کر کہیں کہ
ان کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یہ بھی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے
خود کسی جنت کے موصوف بیکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پر ان خوابوں
اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور ہونے والے ہیں
ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی
مسلمان بادشاہ کی چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تاہم میں نے

آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی۔ یَوْمَ تَأْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ[1]
ایک زلزلہ آئیگا اور بڑی سختی سے آئیگا اور زمین کو زیر و زبر کر دیگا۔ اُس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا
وَتَرَی الْاَرْضَ یَوْمَئِذٍ خَامِدَۃً مُّصْفَرَّۃً۔ اُکْرِمُکَ بَعْدَ تَوْہِیْنِکَ۔[2]
اور اُس دن زمین زرد رنگ ہو جائے گی یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہو جائیں گے۔ میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا
یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یَتِمَّ اَمْرُکَ۔ وَاللّٰہُ یَاْبٰی اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ اَمْرَکَ۔ اِنِّیْ
ارادہ کریں گے کہ تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے میں
اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ سَاَجْعَلُ لَکَ سُہُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ۔ اُرِیْکَ بَرَکَاتٍ مِّنْ کُلِّ
رحمان ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں
طَرَفٍ۔ نَزَلَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی ثَلٰثٍ اَلْعَیْنِ وَعَلَی الْاُخْرَیَیْنِ۔ تَرُدُّ
دکھلاؤں گا۔ میری رحمت تیرے تین عضو پر نازل ہے ایک آنکھیں اور دو اور عضو یعنی ان کو سلامت رکھوں گا
اِلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ۔ تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا۔[3] اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَّظْہَرِ الْحَقِّ
اور جوانی کے نور تیری طرف لوٹ آئیں گے اور تو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق
وَالْعُلٰی کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَّکَ۔
کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا
سُبْحٰنَکَ اللّٰہُ وَزَادَکَ۔ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَعْلَمْ۔ اِنَّہٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی
خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی اور وہ باتیں تجھے سکھلائیں جن کا تجھے علم نہ تھا وہ کریم ہے تیرے
اَمَامَکَ وَعَادٰی لَکَ مَنْ عَادٰی۔ وَقَالُوْا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اَلَمْ
آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ اے معترض کیا تو
تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ
نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب

---

[1] یعنی کسی زلزلہ کے لئے جو قیامت کا نمونہ ہوگا یہ علامتیں ہیں کہ پہلے اس سے قحط پڑے گا اور زمین خشک رہ جائے گی۔ معلوم نہیں کہ بعد اس کے جلد یا کچھ دیر کے بعد زلزلہ آئے گا۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

[2] یعنی وہ بڑے نشان جو دنیا میں ظاہر ہوں گے ... نکلے جائیں گے تب بعد اس کے آسمان سے خوفناک نشان ظاہر ہوں گے یہ سُنّت اللہ ہے کہ پہلی نوبت منکروں کی ہوتی ہے اور دوسری خدا کی۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

[3] یہ خدا تعالیٰ کی وحی یعنی تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا قریباً تیس سال کی ہے۔ منہ
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

"چونکہ میری توجہ پر مجھے ارشاد ہو چکا ہے کہ

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

اور مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ تقویٰ کا طریق چھوڑ کر ایسی گستاخی کریں گے اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ کو نظر انداز کر دیں گے تو ایک سال تک اس گستاخی کا آپ پر ایسا کھلا کھلا اثر پڑے گا جو دوسروں کے لئے بطور نشان کے ہو جائے گا۔"

(از اشتہار ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۲۰۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۲۹)

نومبر ۱۸۹۱ء

"رَاَیْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰہِ وَتَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ ھُوَ وَلَمْ یَبْقَ لِیْ اِرَادَۃٌ وَّلَا خَطْرَۃٌ وَّلَا عَمَلٌ مِّنْ جِھَۃِ نَفْسِیْ وَصِرْتُ کَاِنَاءٍ مُّنْثَلِمٍ بَلْ کَشَیْءٍ تَاَبَّطَہٗ شَیْءٌ اٰخَرُ وَاَخْفَاہُ فِیْ نَفْسِہٖ حَتّٰی مَا بَقِیَ مِنْہُ اَثَرٌ وَّلَا رَائِحَۃٌ وَّصَارَ کَالْمَفْقُوْدِیْنَ۔

وَنَعْنِیْ بِعَیْنِ اللّٰہِ رُجُوْعَ الظِّلِّ اِلٰی اَصْلِہٖ وَغَیْبُوْبَتَہٗ فِیْہِ کَمَا یَجْرِیْ مِثْلُ ھٰذِہِ الْحَالَاتِ فِیْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ عَلَی الْمُحِبِّیْنَ۔ وَتَفْصِیْلُ ذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا مِّنْ نِّظَامِ الْخَیْرِ جَعَلَنِیْ مِنْ تَجَلِّیَاتِہِ الذَّاتِیَّۃِ بِمَنْزِلَۃِ مَشِیَّتِہٖ وَعِلْمِہٖ وَجَوَارِحِہٖ وَتَوْحِیْدِہٖ وَتَفْرِیْدِہٖ لِاِتْمَامِ مُرَادِہٖ وَتَکْمِیْلِ مَوَاعِیْدِہٖ کَمَا جَرَتْ عَادَتُہٗ بِالْاَبْدَالِ وَالْاَقْطَابِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ۔

☆ (مضمون بالا کا مفہوم بزبانِ اُردو حضورؑ کے الفاظ میں)

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے

لے [illegible] ہو گئی ایک مجلس میں [illegible] کا [illegible] دیکھ کر [illegible] آسمان کی طرف [illegible] گئے ہیں۔

(اشتہار ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۲۰۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۳۰، ۲۳۱)

سے خواب میں اگر کوئی دیکھے کہ وہ خدا بن گیا ہے تو اس کی یہ تعبیر ہوگی "یَھْتَدِیْ اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ" (تعطیر الانام فی تعبیر المنام جلد اوّل الشیخ عبد الغنی النابلسی صفحہ ۹) کہ اس شخص کو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت ملے۔ (مرتب)

۲۴۳ کہ میں آپ کے افتراء کی وجہ سے کسی انسانی عدالت میں آپ پر نالش نہیں کرونگا۔ سو میں کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی عدالت میں نالش کرونگا بلکہ میں خدا کی عدالت میں بھی نالش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے اور قابل شرم الزام میرے پر لگائے ہیں اور مجھے ناکردہ گناہ دکھ دیا ہے اس لئے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بری کرکے آپ کا کاذب ہونا ثابت نہ کرے۔ اَلَا اِنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ اسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۱۱ دسمبر ۱۹۰۵ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

برمقام فلک شدہ یارب ۔۔۔ گر امیدے دہم مدار عجب۔ بعد ۱۱۔

انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر بہرحال ایک نشان میری بریت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا جو آپ کو سخت شرمندہ کریگا۔ خدا کی کلام پر ہنسی نہ کرو۔ پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ دریا خشک ہوسکتے ہیں۔ موسم بدل جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پورا نہ ہولے۔

اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے یریدون ان یروا طمثک واللّٰہ یرید ان یریک انعامہ۔ الانعامات المتواترۃ۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ واللّٰہ ولیک وربک فقلنا یا نار کونی بردًا۔ یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہونگے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ یعنی حیض ایک ناپاک چیز ہے مگر بچے کا جسم اسی سے تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو جس قدر فطرتی ناپاکی اور گند ہوتا ہے جو انسان کی فطرت کو لگا ہوا ہوتا ہے اسی سے ایک روحانی جسم تیار ہوتا ہے۔ یہی طمث انسانی ترقیات کا نتیجہ ہے۔ اسی بناء پر صوفیہ کا قول ہے کہ اگر گناہ نہ ہوتا تو انسان کوئی ترقی نہ کرسکتا۔ آدم کی ترقیات کا بھی یہی موجب ہوا۔ اسی وجہ سے ہر ایک نبی مخفی کمزوریوں پر نظر کرکے استغفار

ظاہر ہے کہ یہ الجبل فی سم الخیاط اشارے کے طور پر ہے۔ اور مدراج میں سے
ایک درجے کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت
آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالے نے
رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے
پس جن لوگوں کو میرا وہ رقعہ جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت
میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل
نظر آتی ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ ولمن خاف مقام
ربہ جنتٰن ومن دونھما جنتٰن ہے کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پرکھیں یہاں
اللہ تعالے ڈرنے والے کو دو جنت عطا فرمانے کا وعدہ فرماتا ہے جس کی
تعریف در میانی فقرات میں۔ یعنے اون میں چشمے ہونگے۔ لولو اور مرجان ہونگے
سرہانے ہونگے وغیرہ وغیرہ اخیر میں فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے ورے دو
جنت اور بھی ہیں یعنے جیسے مرنے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی
اسی دنیاوی زندگی میں بھی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی ھذہ اعمی فھو
فی الاخرۃ اعمی۔ اس کی تشریح ہے۔

اب میاں صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مہربانی فرما کر کھول کر لکھیں کہ
اُن کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یونہی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے
خود کسی صنعت کے موصوف بنکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پر اون خوابوں
اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہو کر پورے ہونے والے ہیں
ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی
مسلمان بادشاہ کی چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تاہم میں نے

اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، صفحہ 12 از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 392,391 پر درج ہے

Back

میرے معاملات کو کچھ اپنے حقائق کے برخلاف پاکر اپنے دلوں میں کہا کہ یا الٰہی کیا تو ایسے انسان کو اپنا خلیفہ بنائے گا کہ جو ایک مفسد آدمی ہے جو ناحق قوم میں پھوٹ ڈالتا ہے اور علماء کے مسلمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو مجھے معلوم ہے وہ تمہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے کہ جو مجھ پر نازل ہوا اور درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔ اور اس زمانہ کے لوگ اس سے بے خبر ہیں پس یہی معنے ہیں اِس وحی الٰہی کے کہ قال ربّی اعلم ما لا تعلمون۔ پھر بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا اور میرا قرب کامل اس نے پایا۔ اور پھر بعد اس کے ہمدردی خلائق کے لئے انکی طرف متوجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں میں وتر ہو۔ اور اس لئے کہ وہ اس درمیانی مقام پر ہے وہ دین کو از سرِ نو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کر دیگا یعنی بعض غلطیاں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اور ناحق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان غلطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ ان سب غلطیوں کو ایک حَکَم کے منصب پر ہو کر دور کر دے گا۔ اور شریعت کو جیسا کہ ابتدا میں سیدھی تھی سیدھی کر کے دکھلا دے گا۔

پھر انہی پیشگوئیوں کے بارے میں براہین احمدیہ میں اور بھی الہام ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ نُصرتَ وقالوا لات حین مناص۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر۔ سیُھزم الجمع ویولّون الدبر۔ وان یروا اٰیۃ یُعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ واعلموا انّ اللّٰہ یحیی الارض بعد موتھا۔ ومن کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ۔ قل ان افتریتہ فعلیّ اجرام شدید۔ یا احمدی انت مرادی ومعی غرست

۱۲ کرامتک بیدی۔ اکان للناس عجبًا۔ قل ھو اللّٰہ عجیب۔ لا یُسئل

کیا جاتا کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس
سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر
اوّل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم
کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ
لکھ دیتا کہ اب میں مریم سے عیسیٰ بن گیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو یہ کسی انسان
کا کام نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ اگر براہین احمدیہ
کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں
اُسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔
سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائے گی۔ اس لئے گو
اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے
ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔
پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم
کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور
آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر
براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور
سے مَیں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرِ مخفی کی مجھے خبر نہ دی۔
حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج
ہوئی۔ مگر مجھے اس کے معنوں اور ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے مَیں نے مسلمانوں کا رسمی
عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا
جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا
دعویٰ نہیں جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الٰہی کا یہی

یہ حوالہ صفحہ 393 پر درج ہے	کشتی نوح صفحہ 47 مشمولہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی

تقاضا تھا کہ براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آتے۔ مگر جب وقت آگیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعوےٰ مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بتصریح لکھا گیا ہے۔ اس جگہ ایک الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے کہ صدہا لوگوں کو میں نے سنایا تھا۔ اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاءھا المخاض الٰی جذع النخلۃ قالت یالیتنی مت قبل ھٰذا وکنت نسیا منسیا۔ یعنے پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردِ زِہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی یعنے عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا میں مولویوں کی طرف سے بہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعوے کو برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا۔ تب اس وقت جو کرب اور قلق نا سمجھوں کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر گذرا اس کا اس جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اور اسکے متعلق اور بھی الہام تھے جیسا لقد جئتِ شیئًا فریًّا۔ ما کان ابوکِ امرءَ سوءٍ وما کانت امُّکِ بغیًّا۔ اور پھر اسکے ساتھ کا الہام براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۱ میں موجود ہے اور وہ یہ ہے۔ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔ ولنجعلہٗ آیۃً للناس ورحمۃً منّا وکان امرًا مقضیًّا۔ قول الحق الذی فیہ تمترون۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۶ سطر ۱۲ و ۱۳۔ ترجمہ اور لوگوں نے کہا کہ اے مریم تو نے یہ کیا مکروہ اور قابل نفرین کام دکھلایا جو راستی سے دور ہے۔ تیرا باپ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے

نوٹ۔ اس الہام پر مجھے یاد آیا کہ شالا مرفضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سید تھے جو میرے والد صاحب کے بہت

یہ حوالہ صفحہ 394 پر درج ہے	کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی

Back

نہ صرف حدیثوں میں بلکہ قرآن شریف سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے کیونکہ سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رُوح پھونکی گئی اور رُوح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی حالت کا گذرا اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آگئی تو پھر مجھ میں اُس کی طرف سے ایک رُوح پھونکی گئی۔ اس رُوح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا جیسا کہ میری کتاب براہین احمدیہ حصص سابقہ میں مفصل اس بات کا تذکرہ موجود ہے۔ کیونکہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ یعنی اے مریم تو اور جو تیرا رفیق ہے دونوں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں مجھے مریم کا خطاب دے کر فرمایا نفخت فیک من روح الصدق یعنی اے مریم! میں نے تجھ میں صدق کی رُوح پھونک دی۔ پس استعارہ کے رنگ میں رُوح کا پھونکنا اس حمل سے مشابہ تھا جو مریم صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس حمل کے بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسیٰ رکھ دیا۔ جیسا کہ فرمایا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور مومنوں کی طرح میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے ظلّی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مریم ہونا وہی امر ہے جس پر نادان اعتراض ص۱۹۰
کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا ہے۔ مگر یہ شخص تو ابن مریم نہیں ہے اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ تھا۔ اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ سورۃ تحریم میں وعدہ تھا میرا نام پہلے مریم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں نفخ رُوح کیا۔ یعنی اپنی ایک خاص تجلی سے اُس مریمی حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔ اور چونکہ وہ حالت

ہو کر ماننا پڑے گا۔ میں بار بار یہی کہتا ہوں کہ یہ دو قسم کی برکتیں جن کا نام عیسوی برکتیں اور
محمدی برکتیں ہیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں
کہ جو دنیا کی مشکلات کے لئے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں
اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے میں لکھ
سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے
آوے تو مجھے غالب پائے گی٭ اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے
میرا ہی پلہ بھاری ہوگا۔ دیکھو میں صاف صاف کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ اس وقت
اے مسلمانو! تم میں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو مفسر اور محدث کہلاتے ہیں اور قرآن کے معارف اور
حقائق جاننے کے مدعی ہیں اور بلاغت اور فصاحت کا دم مارتے ہیں اور وہ لوگ بھی موجود ہیں
جو فقراء کہلاتے ہیں اور چشتی اور قادری اور نقشبندی اور سہروردی وغیرہ ناموں سے اپنے
تئیں موسوم کرتے ہیں۔ اٹھو اور اس وقت ان کو میرے مقابلہ پر لاؤ۔ پس اگر میں اس دعوے
میں جھوٹا ہوں کہ یہ دونوں شانیں یعنی شانِ عیسوی اور شانِ محمدی مجھ میں جمع ہیں۔ اگر میں وہ
نہیں ہوں جس میں یہ دونوں شانیں جمع ہوں گی اور ذوالبروزین ہوگا تو میں اس مقابلہ میں مغلوب ہو
۱۶۰ جاؤں گا ورنہ غالب آجاؤں گا۔ مجھے خدا کے فضل سے توفیق دی گئی ہے کہ میں شانِ عیسوی
کی طرز سے دنیوی برکات کے متعلق کوئی نشان دکھاؤں※ یا شانِ محمدی کی طرز سے حقائق و
معارف اور نکات اور اسرارِ شریعت بیان کروں اور میدانِ بلاغت میں قوتِ ناطقہ کا
گھوڑا دوڑاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور محض اُسی کے

٭ مہوتسو کے جلسہ میں بھی اس کا امتحان ہو چکا ہے۔ میرا مضمون دوسرے مضمونوں کے مقابل پر پڑھو۔ منہ

※ شانِ عیسوی کے متعلق جو نشان ہیں یعنی دنیوی برکات کے نشان وہ بہت سے خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر ظاہر
کئے ہیں جن کی میں اپنی بعض کتابوں میں تصریح کر چکا ہوں اور بعض نشان ایسے ہیں جو ابھی نہیں لکھے گئے مگر یہ خدا
کے فضل سے وسیع میدان ہے اگر تسلی کے طالب جمع ہوں تو ہزاروں نشان ظاہر ہو سکتے ہیں۔ منہ

ایام الصلح صفحہ 160 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 407 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 397 پر درج ہے

Back

۱۹۰۵ء "مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذابِ الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی، نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔" ۵۲۲

(اشتہار الدعوت ۲۵ اپریل ۱۹۰۵ء)

۱۹۰۵ء "کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کرلو۔ مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دئے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا۔ جو الٰہی بخش کی طرح ہے۔ مگر انسان نہیں۔ بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دئے ہیں۔ تو وہ اس قدر ہوگئے ہیں۔ کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا۔ تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا۔ کہ میرا نام ہے ٹیچی۔[1] میں نے بہت سا مال دیکھ کر دل میں کہا کہ فلاں حاجتمند کو کچھ دے دوں گا۔ اور ایک حاجتمند دکھایا گیا۔ خستہ حال قابلِ رحم۔" ۸۲

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ و ریویو آف ریلیجنز ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء)

۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء "تھوڑی سی غنودگی ہوئی۔ تو دیکھتا ہوں کہ یہ مکان[2] جو اب بن رہا ہے۔ (جس کا اشتہار کشتی نوح میں دیا گیا تھا) سامنے آگیا ہے۔ اس پر ایک معمار ۵۲۳

(بقیہ حاشیہ) "یہ ایک قیامت ہے۔ جو لوگ قیامت کے منکر ہیں۔ وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے ...... اور فرمایا ...... ہم یہی مضمون لکھ رہے تھے۔ اور اس الہام پر پہنچے تھے۔ جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔ ہم یہ الفاظ لکھ رہے تھے اور اس کے پورا ہونے کے ثبوت لکھنے درج کرنے کو تھے کہ یکدفعہ زلزلہ ہوا۔ یہ ایک زور آور حملہ ہے۔ اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے۔ جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے۔ اس واسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کونسا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمانا ہے۔" (البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

[1] "ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت آنے والا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۲)

[2] اس سے وہ مکان مراد ہے۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رہتے تھے۔ (مرتب)

آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب[1] ہے اور میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادہ سے نہیں ہو سکتی تھی۔

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبداللہ غزنوی اس نور کی گواہی کے لئے پنجاب کی طرف کھینچا گیا تھا اور اس نے میری نسبت گواہی دی اور اس گواہی کو حافظ محمد یوسف اور ان کے بھائی محمد یعقوب نے بھی بیان کیا مگر پھر دنیا کی محبت ان پر غالب آ گئی۔

اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے کہ مولوی عبداللہ نے میرے خواب میں میرے دعویٰ کی تصدیق کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے تو اے قادر خدا مجھے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد یا ان کے مرید یا شاگرد ہیں سخت عذاب سے مار ورنہ مجھے غالب کر اور ان کو شرمندہ یا ہدایت یافتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب کے اپنے منہ کے یہ لفظ تھے کہ آپ کو آسمانی نشانوں اور دوسرے دلائل کی تلوار دی گئی ہے اور جب میں دنیا پر تھا تو امید رکھتا تھا کہ ایسا انسان خدا کی طرف سے دنیا میں بھیجا جائے گا۔ یہ میری خواب ہے۔ اَلْعَنُ مَنْ كَذَبَ وَ اُيِّدُ مَنْ صَدَقَ۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۶-۲۳۸ طبع اول - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۴-۶۱۶)

سنہ ۱۸۶۸ء (تخمیناً)

"اور انہی[2] دنوں میں شاید اس رات سے اول یا اس رات[3] کے بعد میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام

شیر علی

ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفّا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا

---

[1] مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی وفات بروز منگل ۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۸۸۱ء کو ہوئی۔ دیکھئے اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱، ۱۲ جلد ۴ (مرتب)

[2] یہ خواب تریاق القلوب صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵ - روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۱، ۳۵۲ میں بھی درج ہے۔ (مرتب)

[3] یعنی جب رؤیا مذکورہ بالا دیکھا تھا۔ (مرتب)

Back

وَفِیْ اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ۔

یعنی جو لوگ توبہ کریں گے اور اپنی حالت کو درست کریں گے تب میں بھی اُن کی طرف رجوع کروں گا اور میں تواب اور رحیم ہوں۔ بعض گروہ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے ہدایت کو آسان کر دیا اور بعض وہ ہیں جن پر عذاب ثابت ہو گیا۔ وہ مکر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مکر کر رہا ہے اور وہ خیر الماکرین ہے اور اس کا مکر بہت بڑا ہے۔ اور تجھے شخصوں میں آزماتے ہیں۔ کیا یہی ہے جو مبعوث ہو کر آیا ہے۔ اُن کو کہہ دے کہ اے منکرو! میں صادقوں میں سے ہوں اور کچھ عرصہ کے بعد تم میرے نشان دیکھو گے۔ ہم انہیں اُن کے ارد گرد اور خود اُنہیں میں اپنے نشان دکھائیں گے۔ حجت قائم کی جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔ خدا تم میں فیصلہ کر دے گا۔ وہ کسی مجرم شخص سے بڑھنے والے کا رہنما نہیں ہوتا۔ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اُسے پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ کچھ اسرار تیرے پر آسمان سے نازل کریں اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو وہ باتیں دکھاویں جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ ہم نے مخلوق کو تیرے پر مسلط کیا اور مسلط کو تیری بات سے غصہ دلایا اور سخت آتش میں تجھے ڈال دیا۔ تو اُن کی باتوں سے کچھ غم نہ کر۔ تیرا رب گھات میں ہے۔ وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۰۵، ۵۰۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۵، ۵۷۶)

۱۸۹۱ء

"جب مولوی محمد حسین صاحب نے ہمارے کفر کا فتویٰ دیا اور لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں ان کے جنازے درست نہیں اور ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جاوے۔ اُس وقت چونکہ کشش و عداوت بڑھ گئی تھی ہم گویا تنہا رہ گئے۔ اُس وقت میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔ میں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ اُس نے کہا کہ

جِئْتُ مِنْ حَضْرَةِ الْوِتْرِ

میں جناب باری سے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ کیوں؟ اُس نے کہا کہ بہت سے لوگ تم سے الگ ہو گئے ہیں اور تمہاری عداوت میں بڑھتے جاتے ہیں یہ پیغام دینے آیا ہوں۔ میں نے اس کو الگ ہو کر ایک بات کہنی چاہی۔ جب وہ الگ ہوا تو میں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہو گئے ہیں مگر کیا تم بھی الگ ہو گئے ہو۔ تو اُس نے کہا نہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ مگر میری حالتِ کشف اس پر جاتی رہی۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲ صفحہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۔ البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۲۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۹)

لے ترجمہ دیکھئے ضرورۃ الامام صفحہ ۳۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۰

کرنے لگا ہے تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر رکھ دیا اور کہا کہ خیر ہے۔ خیر ہے۔
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۵، ۲۹۶ ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۹۵، ۲۹۶)

۱۸۸۴ء (تخمیناً) ایک پرانا الہام کوئی تیس سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے اور آج پھر سنایا۔۔۔

فَانْتَہَا اَعْنِیْ اَقَارِہِمَا وَوُہِبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ[1]
اتنے میں طاقتِ بالا اس کو کھینچ کر لے گئی
یہودا اسکریوطی۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۳ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ حاشیہ)

۱۸۸۴ء (قریباً) ۔ سَیُہْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دے گا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے۔ یہ الہام بہت دراز کا ہے جس پر قریباً تیس برس کا عرصہ گزر گیا ہے جس جگہ کے ایک آریہ یعنی لالہ شرمپت کو اطلاع دی گئی تھی۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۰)

۱۸۸۶ء (قریباً) ۔ عرصہ قریباً تیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا وہ تینوں بھی زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چارپائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سب سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی۔

رَبِّ اَذْہِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَطَہِّرْنِیْ تَطْہِیْرًا[2]

اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ نے آمین کہی۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اُڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔

---

۱ (ترجمہ از مرتب) پھر وہ دونوں پچھلے پاؤں واپس لوٹ گئے اور اس کو جنت عطا کی گئی۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب مجھ سے پلیدی کو دور رکھ اور مجھے بالکل پاک کر دے۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 23 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 403 پر درج ہے

Back

۴۷۳

ہے جس کو جیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔
میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رؤیا میں دیکھا کہ مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔
فرمایا: ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۱؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)
(ب) "ایک خواب میں ان کو دیکھا تھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں مگر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔۔۔ ۔۔۔ خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے اور کئی مرتبہ خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کی تعبیر زیادت عمر ہوتی ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۸، ۴۵۹)

۱۶؍ اگست ۱۹۰۵ء "رؤیا۔ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کو کھولنے کا ارادہ ہے۔
فرمایا۔ اس میں اشارہ حلِ مشکلات کی طرف ہے۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۱؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۶؍ اگست ۱۹۰۵ء "ایک عورت مر گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

۱۷؍ اگست ۱۹۰۵ء "نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورۃ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورۃ والعصر کی جگہ بجائے مذکورہ زبان پر یہ سورت بطور الہام جاری ہوگئی:
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۱؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۸؍ اگست ۱۹۰۵ء (الف) فرمایا: "نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی

---
۱ یعنی مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 473، 474 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 404,403 پر درج ہے

Back

گئی صبح (کی نماز) کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی ..... میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ رُوکھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص شمس لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دئے۔ پھر میں نے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو ابھی دستخط کئے گئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ ہی غنودگی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

یہ جو شمس لال دیکھا گیا ہے۔ ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ شمس لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سے یہ مراد ہے کہ سنور عربی میں بلی کو کہتے ہیں اور علم التعبیر کی رُو سے بلی ایک بیماری کا نمونہ ہے۔ عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی وہ عبداللہ جو بیمار ہے۔ فرمایا طبیب تو ظاہری حکم ہے ایک اس کے ورا ایک پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(ب) فرمایا: "مولوی صاحب کی بیماری علالت کے وقت میں بہت دعا کرتا تھا اور بعض نقشے مرض کے آگے ایسے آ گئے جن سے نا اُمیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے ...... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تسلی ہوئی ...... اس دعا میں میں نے ایک شفاعت کی تھی جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ شخص میرا دوست ہے۔ خدا کی قدرت اور اس کا علم الغیب ہونا ظاہر ہونا تھا کہ مولوی صاحب بچ گئے۔ خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت اُمت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے اور دوسری جگہ عمران کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے۔ اناجیل میں بھی مسیح کو دولہا اور اُمت کو دلہن قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُمت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی واسطے ہماری رؤیا میں عبداللہ نے کہا کہ میری بیوی بیمار ہے۔ عبداللہ نبی کا نام ہے۔ قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ آیا ہے مگر شخص

Back

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱۸۶۶ء یا اس سے قبل صوفی نبی بخش صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"بڑے مرزا صاحب[1] پر ایک مقدمہ تھا میں نے دعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہوگیا۔"
(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

۱۸۶۶ء (تقریباً) میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بیان کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نو ماہ کے روزے رکھے اس دوران میں جو رؤیا و کشوف ہوئے ان کا ذکر فرماتے ہوئے حضورؑ نے ایک دفعہ فرمایا۔

"جب میں تین ماہ کے قریب پہنچا تو ایک شخص بڑا قد آور جسیم، رنگ سُرخ میرے سامنے یہ الفاظ کہتا تھا قرت، قرت، قرت۔"[3]
(رجسٹر روایات[2] صحابہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۰۔ الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)

۱۸۸۲ء میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے بیان کیا۔

"جب میں ۱۸۸۲ء میں پہلے پہل قادیان آیا تو اس وقت ...... میری ایک شادی ہو چکی تھی اور دوسری کا خیال تھا جس کے متعلق میں نے بعض خوابیں بھی دیکھی تھیں۔ میں نے ایک دن حضرت صاحب کے ساتھ ذکر کیا۔ .... آپ نے میرے ماموں محمد یوسف صاحب مرحوم کو ...... خط لکھا اور اس میں اسمٰعیل کے نام بھی ایک خط ڈالا

---

[1] یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم و مغفور۔ (مرتّب)

[2] یہ رجسٹر خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محفوظ ہے۔ (مرتّب)

[3] الحکم میں پیشگوئی بالا میں اس الہام کا ترجمہ بھی ساتھ ہی درج ہے جو یہ ہے: "مجھ کو قدر والا کیا۔ مجھ کو قدر والا کیا۔ مجھ کو قدر والا کیا۔" آگے یہ لکھا ہے: "یہ بھی ایک کشف تھا۔" ممکن ہے کہ راوی کو سننے میں غلطی لگی ہو اور دراصل لفظ "قدرت" ہو جیسا کہ ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے اور حرف دال سہواً حذف ہوگیا ہے۔ قرت کے معنے قدر و حکمت کے ہیں۔

رؤیا میں فرشتے دیکھنا

فرشتوں پر ذکر چل پڑا کہ یہ خواب میں ہمیشہ خوبصورت لڑکوں کی صورت شکل میں نظر آتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چند ایک سابقہ رؤیا بیان فرمائے جن کو ہم اس نیت سے درج کرتے ہیں کہ اُن میں سے اگر کوئی شائع نہیں ہوا تو اب ہو جائے۔

(۱)

ایک فرشتہ ایک چبوترہ پر بیٹھا ہے اور ایک عجیب مدوّر نان کی شکل چمکتی ہوئی اس کے ہاتھ میں ہے وہ روٹی بہت ہی عمدہ اور اعلیٰ قسم کی نظر آتی ہے۔ مجھے وہ روٹی دے کر کہتا ہے کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لیے ہے۔ اس رؤیا کو عرصہ قریباً ۲۰ سال کا ہو گیا ہوگا۔

(۲)

فرمایا:

ایک فرشتہ کو میں نے ۲۰ برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا۔ ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔ یہ رؤیا کوئی ۵ برس کا ہوگا۔[1]

رُجوع کا صحیح وقت نزولِ بلا سے پہلے ہوتا ہے

عادت اللہ یہی ہے کہ جب ابتلیٰ اس کے سامنے ہی آجاوے اور وہ گذر جاوے اور اس ابتلا میں کوئی رجوع خدا تعالیٰ کی طرف حقیقی اور اخلاص سے نہ کیا ہو تو پھر خطرناک کی حالت میں عادتاً شور مچانا اس کے کام نہیں آیا کرتا۔ یہ تو وہی فرعون کی مثال ہوئی کہ جب ڈوبنے لگا تو کہا کہ اب میں موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لایا۔ مشکل یہ ہے کہ دُنیا دار لوگ ان کے اپنے سلسلوں اور کچھ

---

[1] الحکم ۔ "اس سلسلہ کی بنیاد سے پہلے میں نے دیکھا جب مرزا صاحب بیت ہوتے ہیں میں اصل مکان موجودہ سلطان احمد صاحب میں ایک دالان میں بیٹھا ہوں۔ مغربی کوٹھڑی سے ایک برقع پوش عورت نکل اور مجھے کہنے لگی۔ میں اس گھر سے جانے کو تھی مگر تیرے واسطے رہ گئی۔

جوان عورت اگر خواب میں دیکھی جاوے تو اس سے مراد دُنیا کے اقبال اور فتوحات ہوتے ہیں خواہ کسی قوم کی ہو۔"

الحکم جلد ۷ نمبر ۲۲ صفحہ ۱۲ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء

راہب عیسائی دین کے مرنے کے بعد اکثر ایسے ہی تھے۔

چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے اور اس کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور اُن کے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔ غرض جو لوگ امام الزمان ہوں اُن کے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے۔ بلکہ نصرتِ دین اور تقویتِ ایمان کیلئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ اُن سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور اُن کی دُعا کا جواب دیتا ہے۔ اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحبِ الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز درپردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا۔ اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ اُن سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اُتار دیتا ہے اور یہ کیفیت دُوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا اُن سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے اور امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کر لیتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اس لئے اُن کے الہام کو دیا جاتا ہے کہ تا اُن کے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں۔

واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے اور بعض ناتمام سالک لوگوں کو ہوا کرتے ہیں۔ اور حدیث النفس بھی ہوتی ہے جس کو اضغاث احلام کہتے ہیں۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے وہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ رُسُلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بعد ہذا واضح ہو کہ مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے لئے یہ ضرورت پیش آئی ہے کہ اس زمانہ میں جس طرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہو گئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بڑا فتنہ پیدا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابلِ اعتبار ہو سکتا ہے اور کن حالتوں میں یہ احتمال ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرب۔* یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطان انسان کا سخت دشمن ہے وہ طرح طرح کی راہوں سے انسان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے اور ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔ ہاں وہ لوگ جو اپنے صدق اور وفا اور تزکیہ نفس میں کمال

---

* جس طرح جبکہ ایک دفعہ آفتاب پر بادل چھا جاوے اور ساتھ ہی گرد و غبار بھی ہو تو اس صورت میں آفتاب کی روشنی صاف طور سے زمین پر نہیں پڑ سکتی اسی طرح جب نفس پر اپنی ذاتی تاریکی اور شیطان کا غلبہ ہو تو روحانی آفتاب کی روشنی صاف طور سے اُس پر نہیں پڑ سکتی اور جیسے جیسے وہ غبار کم ہوتا جائے گا روشنی بھی صاف ہوتی جائے گی۔ پس سچی اور پاک وحی الٰہی وہ ہے جو صفا دلوں پر ہی نازل ہوتی ہے جن کے دل صاف ہیں اور جن میں کوئی کدورت نہیں۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ وہ الہام جس کے شامل حال نصرت الٰہی اور اقبال اور عظمت اور قبولیت کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور قبولیت کے آثار اُس میں موجود ہوں وہ بغیر تقسیم غیبی کے کسی کا نہیں ہو سکتا اور شیطان کے تصرف سے باہر ہے کیونکہ شیطان کی تائید اور حمایت میں کوئی نصرت نہیں کہ الہام اُس کو صادق ٹھہرا کر اُس کو قوت دینے کیلئے کوئی خارق عادت اور منفعت غیبیہ اُس پر ظاہر کرے تا اُس کے دعوے پر گواہ ہو۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 3 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 408,407 پر درج ہے

Back

میں تغیرات ڈالتا ہے اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے پس جب کہ بموجب اصول آریہ سماج کے وید کے رشیوں کی زبان ویدک سنسکرت نہیں تھی اور نہ وہ اُس کے بولنے اور سمجھنے پر قادر تھے اور پھر خدا کا ایسی بیگانہ زبان میں اُن کو الہام کرنا گویا دیدہ دانستہ اُن کو اپنی تعلیم سے محروم رکھنا تھا۔ اور اگر کہو کہ خدا اُن کو اُن کی زبان میں سمجھا دیتا تھا کہ اِن عبارتوں کے یہ معنی ہیں تو اس صورت میں پرمیشر کا یہ عہد بحال نہیں رہے گا کہ انسانی زبان میں اُس کو الہام حرام ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ ان نہایت کچی اور خام باتوں کے پیش کرنے سے آریوں کو فائدہ کیا ہے کیا جو کچھ انسان کا ہے وہ سب کچھ پرمیشر کا نہیں ہے تو پھر کونسی پرمیشر کی ہتک عزت ہے کہ انسان کو اُس کی زبان میں سمجھا دے کیا ہمارا خدا ہماری دعائیں ہماری زبان میں ہی نہیں سُنتا پس جب کہ ہماری زبان میں ہی ہماری دعا سُننے سے اُس کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا تو پھر ہماری زبان میں ہی ہمیں کوئی راہ راست سمجھانے سے کیوں اُس کی شان میں فرق آئے گا۔

پس یاد رکھنا چاہئے کہ قدیم سُنت اللہ کے موافق تو یہی عادت الٰہی ہے کہ وہ ہر ایک ۲۱۰
قوم کے لئے اُسی زبان میں ہدایت کرتا ہے لیکن اگر کوئی زبان ایسی ہو کہ مُلہم کو خوب یاد ہو اور گویا اُس کی زبان کے حکم میں ہو تو بسا اوقات مُلہم کو اس زبان میں الہام ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف کے بعض الفاظ سے یہ سند ملتی ہے کیونکہ اوّل قرآن شریف قریش کی زبان میں ہی نازل ہونا شروع ہوا تھا کیونکہ اوّل مخاطب قریش ہی تھے مگر بعد اس کے قرآن شریف میں عرب کی اور اور زبانوں کے بھی الفاظ آگئے ہیں اور ہم لوگ جو قرآن شریف کے پیرو ہیں اور ہماری شریعت کی کتاب خدا تعالےٰ کی طرف سے قرآن شریف ہے۔ اس لئے ہم خدا تعالےٰ سے اکثر عربی میں الہام پاتے ہیں تا وہ اس بات کا نشان ہو کہ جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ آنحضرت

یہ حوالہ صفحہ 409 پر درج ہے	چشمہ معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218 از مرزا قادیانی

Back

لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں
تب اُن کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح رُوح القدس میرے دل
میں ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔ مثلاً عربی
عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک ٹھیک بسیاری عیال کا
ترجمہ ہے وہ مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اس کا محتاج ہے تو فی الفور دل میں وحی متلو کی طرح
لفظ ضَفَف ڈالا گیا جس کے معنے ہیں بسیاری عیال۔ یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت
ہوئی جس کے معنے ہیں غم و غصہ سے چُپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الفور دل پر وحی ہوئی
کہ وُجُوم۔ ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے بنائے فقرات
وحی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات
دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرآنی ہوتے ہیں یا ان کے مشابہ کچھ تھوڑے سے تصرف سے۔ اور بعض
اوقات کچھ مدت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور وحی متلو القاء ہوا تھا
وہ فلاں کتاب میں موجود ہے چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی
عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے۔ یہ تو زبان عربی
کے متعلق بیان ہے مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے
ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ
میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ
میرے ساتھ ہے اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے جو مختلف پیرایوں میں امور غیبیہ
میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور میرے خدا کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کہ کوئی فقرہ جو میرے پر بطور وحی
القاء ہو وہ کسی عربی یا انگریزی یا سنسکرت کی کتاب میں ہو کیونکہ میرے لئے وہ غیب محض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
قرآن شریف میں بہت سے توریت کے قصے بیان کر کے ان کو علم غیب میں داخل کیا ہے کیونکہ وہ قصے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیلئے علم غیب تھا گو یہودیوں کیلئے وہ غیب نہ تھا پس یہی راز ہے جس کی وجہ سے میں ایک کتاب کو

نزول المسیح صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 409 پر درج ہے

Back

خاتمہ ہوجاتا یا اگر خدائے تعالیٰ معین وقتوں پر رات اور دن اور سورج اور چاند
اور ہوا اور بادل کو خدمات مقررہ میں نہ لگاتا تو تمام سلسلہ عالم کا درہم برہم ہوجاتا
اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ اشارہ فرما کر کہا ہے اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا فَإِنْ يَّشَإِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ
بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ[1]۔ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ
مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ[2]۔ الجزو نمبر ۲۵
یعنے کیا یہ منکر لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں اور خدا پر جھوٹ باندھا ہے
اگر خدا چاہے تو اس کا اترنا بند کردے پر وہ بند نہیں کرتا کیونکہ اس کی عادت
اسی پر جاری ہے کہ وہ احقاق حق اور ابطال باطل اپنے کلمات سے کرتا ہے۔ اور یہ

اپنے بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابل پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے
۵۵۵ ھل من معارض کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق حقائق اس کے صرف دو تین نہیں
جس میں کوئی نادان شک بھی کرسکے بلکہ اس کے دقائق تو بحر زخار کی طرح جوش مار رہے
ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت

۵۵۶ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنے خدائے تعالیٰ کا تائیدات
کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا
اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الٰہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی
شہادت ہے جس کو قبول کرنا ایماندار کا فرض ہے۔ پھر بقیہ الہامات بالا کا یہ ہے کہ بہ تحقیق
میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھ کو بتلائیگا۔ اے میرے رب میرے گناہ بخش اور آسمان سے
رحم کر ہمارا رب عاجی ہے (اسکے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے) جن باتوں کی طرف
مجھ کو بلاتے ہیں ان سے اے میرے رب مجھے زندان بہتر ہے۔ اے میرے خدا مجھ کو
میرے غم سے نجات بخش۔ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

[1] الشوریٰ : ۲۵ [2] الشوریٰ : ۲۹

براہین احمدیہ صفحہ 556 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 663 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 409 پر درج ہے

Back

منصب اُسی کو پہنچتا ہے کیونکہ امراضِ روحانی پر اُسی کو اطلاع ہے اور ازالۂ مرض اور استرداد صحت پر وُہی قادر ہے۔ پھر بعد اسکے بطور استدلال کے فرمایا کہ اللہ وُہ ذات کامل البرکت ہے کہ اُس کا قدیم سے یہی قانونِ قدرت ہے کہ اُس تنگ حالت میں وہ ضرور مینہ برساتا ہے کہ جب لوگ نا امید ہو چکتے ہیں۔ پھر زمین پر اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وُہی کارساز حقیقی اور ظاہراً و باطناً قابلِ تعریف ہے یعنے جب سختی تا بحد نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صورت مخلصی کی نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کا یہی قانون قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں

نہیں جو اُس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اُس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی نور نہیں جو اُس کی متابعت سے ملتا ہو۔ اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اس صداقت کو اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دقائق اور معارف قرآنی کو اس قدر بیان کیا ہے کہ جو ایک طالب صادق کی تسلی اور تشفی کے لئے بحرِ عظیم کی طرح

تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اوقات پر چسپاں ہیں جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے۔ پھر بعد اسکے فرمایا ھوشعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اسکے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وُہ یہ ہیں۔ آئی لَو یُو۔ آئی شیل گِو یُو ءِ لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اس وقت یعنے آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اسکے پورے پورے معنے کھلے ہیں اسلئے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہے۔ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ اے عیسیٰ میں تجھے

۱ یہ فقرہ سہو کاتب سے براہین میں رہ گیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۳ حاشیہ)

براہین احمدیہ صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 410 پر درج ہے

Back

۸۹ حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ سو ضرور ہے کہ یہ زمانہ گذر جائے اور ہم اس دنیا سے کوچ نہ کریں جب تک خدا کے وہ تمام وعدے پورے نہ ہوں جو شخص تاریکی میں پڑا ہوا ہے اور اس سے بے خبر ہے کہ خدا کا یقینی اور قطعی کلام بھی اُس کے بندوں پر نازل ہو سکتا ہے اور وہ خدا کے وجود سے ہی بے خبر ہے لہذا وہ اپنی طرح تمام دنیا کو وساوس کے نیچے پامال دیکھتا ہے اور اُس کا یہی عقیدہ ہوتا ہے کہ بجز وساوس اور اضغاث احلام اور حدیث النفس کے اور کچھ نہیں اور غایت کار وہ ظنی طور پر نہ یقینی اور قطعی طور پر الہام الٰہی کا خیال دل میں لاتا ہے مگر ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ جس دل پر حقیقت آفتاب وحی الٰہی تجلی فرماتا ہے اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی کیا خالص نور کے ساتھ ظلمت رہ سکتی ہے پھر جس حالت میں موسیٰ کی ماں کو بھی یقینی الہام ہوا جس پر پورا یقین رکھ کر اس نے اپنے بچہ کو معرض ہلاکت میں ڈال دیا اور خدا تعالیٰ کے نزدیک مجرم اقدام قتل مجرم نہ ہوئی تو کیا یہ اُمت اسرائیل کے خاندان کی عورتوں سے بھی گئی گذری ہے اور پھر اسی طرح مریم کو بھی یقینی الہام ہوا تھا جس پر بھروسہ کر کے اُس نے قوم کی کچھ پرواہ نہیں کی تو حیف ہے اس اُمت محمدیہ پر جو ان عورتوں سے بھی کمتر ہے۔ پس اس صورت میں یہ اُمت خیر الامم کاہے کو ہوئی بلکہ شر الامم اور اجہل الامم ہوئی۔ اسی طرح خضر جو نبی نہیں تھا اور اس کو علم لدنی دیا گیا تھا کیا اس کا الہام ظنی تھا یقینی نہیں تھا تو کیوں اس نے ناحق ایک بچہ کو قتل کر دیا۔ اور اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ الہام کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہیئے یقینی اور قطعی نہ تھا تو کیوں انہوں نے اس پر عمل کیا۔ پس اگر ایک شخص اپنی نابینائی سے میری وحی سے منکر ہے تاہم اگر وہ مسلمان کہلاتا ہے اور پوشیدہ دہریہ ٭ نہیں تو اس کے ایمان میں یہ بات داخل ہونی چاہیئے کہ یقینی قطعی مکالمہ الٰہیہ ہو سکتا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی یقینی پہلی اُمتوں میں اکثر مردوں اور عورتوں کو ہوتی رہی ہے اور وہ نبی بھی نہ تھے اس اُمت میں بھی اور یقینی اور قطعی وحی کا وجود ضروری ہے۔ تا یہ اُمت بجائے افضل الامم ہونے کے اخس الامم نہ ٹھہر جائے۔ سو خدا نے آخری زمانہ

یہ حوالہ صفحہ 410 پر درج ہے	نزول المسیح صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 467 از مرزا قادیانی

Back

اور روزِ جزا اور بہشت اور دوزخ سب سچ ہے کیونکہ اگرچہ قصّہ اور نقل کے طور پر تمام اہلِ اسلام اس بات کو مانتے ہیں کہ خدا موجود ہے اور اُس کا رسول برحق مگر یہ ایمان کوئی یقینی بنیاد نہیں رکھتا اس لئے ایسے ضعیف ایمان کے ذریعہ سے یقینی رنگ کے آثار ظاہر ہونا اور گناہ سے سچی نفرت کرنا غیر ممکن ہے اور بوجہ اس کے کہ اسلام پر تیرہ سو برس گذر گئے تمام معجزات گذشتہ برنگ نقول اور قصص ہو گئے ہیں اور قرآن شریف اگرچہ عظیم الشان معجزہ ہے مگر ایک کامل کے وجود کو چاہتا ہے کہ جو قرآن کے اعجازی جواہر پر مطلع ہو اور وہ اس تلوار کی طرح ہے جو درحقیقت بے نظیر ہے لیکن اپنا جوہر دکھلانے میں ایک خاص دست و بازو کی محتاج ہے۔ اس پر دلیل شاید یہ آیت ہے کہ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ[1] پس وہ ناپاکوں کے دلوں پر معجزہ کے طور پر اثر نہیں کر سکتا بجز اسکے کہ اس کا اثر دکھلانے والا بھی قوم میں ایک موجود ہو اور وہ وہی ہوگا جس کو یقینی طور پر نبیوں کی طرح خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ نصیب ہوگا۔ غرض تمام برکات اور یقین کے حصول کا ذریعہ خدا کا مکالمہ اور مخاطبہ ہے اور انسان کی یہ زندگی جو شکوک اور شبہات سے بھری ہوئی ہے بجز مکالمات الٰہیہ کے سرچشمہ صافیہ کے یقین تک ہرگز نہیں پہنچ سکتی مگر خدا تعالیٰ کا وہ مکالمہ یقین تک پہنچاتا ہے جو یقینی اور قطعی ہو جس پر ایک عظیم قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ وہ اُسی رنگ کا مکالمہ ہے جس رنگ کا مکالمہ آدم سے ہوا اور پھر شیث سے ہوا اور پھر نوح سے ہوا اور پھر ابراہیم سے اور پھر اسحاق سے اور پھر اسمٰعیل سے اور پھر یعقوب سے ہوا اور پھر یوسف سے اور پھر چار سو برس کے بعد موسیٰ سے اور پھر یسوع بن نون سے ہوا اور پھر داؤد سے ہوا اور سلیمان سے اور الیسع نبی سے اور دانیال سے اور اسرائیلی سلسلہ کے آخر میں عیسیٰ بن مریم سے ہوا اور سب سے اتم اور اکمل طور پر حضرت **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** سے ہوا۔ لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کمتر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ جب آفتاب طلوع کرتا ہے اور اپنی کرنیں زمین پر چھوڑتا ہے تو اُس کی روشنی ایسی صاف دنیا پر پڑتی ہے کہ کسی دیکھنے والے کو اسکے نکلنے میں شک

[1] الواقعۃ : ۸۰

یہ حوالہ صفحہ 411 پر درج ہے	نزول المسیح صفحہ 108 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 486 از مرزا قادیانی

Back

محمود کو کسی چوٹ پہنچی ہے مگر بظاہر خیریت ہے۔ اللہ ہر ایک تکلیف سے بچاوے۔ آمین۔
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲)

۲۶ اگست ۱۸۹۲ء "آج رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ
عید کل تو نہیں پر پرسوں ہو گی۔
معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔"
(مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل محررہ ۲۶ اگست ۱۸۹۲ء مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۲۲)

۱۸۹۲ء "خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کسی ابتلاء اور فکر و غم میں مبتلا تھے۔ ان کی طرف سے متواتر دعا کی درخواست ہوئی۔ اتفاقاً ایک دن الہام ہوا:۔
"چل رہی ہے نسیم رحمت کی + جو دعا کیجئے قبول ہے آج"
اُس وقت مجھے یاد آیا کہ آج اِن کے لئے دعا کی جائے۔ چنانچہ دعا کی گئی اور ان کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہوں نے ابتلاء سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی۔"
(نزول المسیح صفحہ ۲۲۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳)

۱۸۹۲ء "میں نے اُس[1] کی وفات کے بعد اُس کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہے (جو سر سے پیر تک سیاہ ہیں) اور مجھ سے قریباً سو قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور مجھ سے مدد کے طور پر کچھ مانگتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اب وقت گذر گیا اب ہم میں اور تم میں بہت فاصلہ ہے تو میرے تک نہیں پہنچ سکتا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۵، ۲۹۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹)

۱۸۹۲ء
"طُوبٰى لِمَنْ سَنَّ وَسَارَ"[2]
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲)

۱۸۹۲ء "لَا تَخَفْ إِنِّيْ مَعَكَ۔ وَمَاشٍ مَعَ مَشْيِكَ۔ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ وَجَدْتُكَ مَا وَجَدْتُكَ۔ إِنِّيْ مُهِينٌ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ وَإِنِّيْ مُعِينٌ مَنْ أَرَادَ إِعَانَتَكَ

---

[1] میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) جس شخص نے یہ طریق اختیار کیا اور اس پر چل پڑا، بہت ہی خوش نصیب ہے۔

میرے اُس شک کے کو اس کی موت کا صدمہ پہنچا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۰)

۱۸۸۳ء

"ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات سے ایک دن پہلے الہام ہوا۔

"جنازہ"

اور مَیں نے اِس الہام کی بہت لوگوں کو خبر دے دی چنانچہ دوسرے روز بھائی صاحب فوت ہو گئے۔"[۱]

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳)

دسمبر ۱۸۸۳ء

"اِس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں ...... اور وہ کلمات یہ ہیں:۔

پریشن[۲]۔ عمر۔ براطوس یا پلاطوس

یعنے پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے بباعث سُرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے۔ اِس جگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟ پھر دو لفظ اور ہیں۔

ہُوشَعنا نَعسا[۲]

معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔ اوّل عربی فقرہ ہے۔

یَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا

یُو مَسْٹ ڈُو وہاٹ آئی ٹولڈ یُو[۳] تم کو وہ کرنا چاہیئے جو مَیں نے فرمایا ہے۔

---

۱ خاکسار مرتب کے استفسار کرنے پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت اُمّ المؤمنین سے دریافت کیا کہ مرزا غلام قادر صاحب کی وفات کس سنہ میں ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا کہ میری شادی سے جو ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی ایک سال قبل اُن کی وفات ہو چکی تھی نیز کتاب پنجاب چیفس میں بھی سنہ وفات ۱۸۸۳ء ہی لکھا ہے۔

۲ (۱) عمو ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں نجات دینے والا۔ فرمایا کہ یا سمیع الخلاق عدوانا کا مضمون اس سے ملتا جلتا ہے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ پرچہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۳ کالم نمبر ۳) (ب) چونکہ یہ غیر زبان میں الہام ہے اور الہام الٰہی میں ایک سرعت ہوتی ہے اس لئے ممکن ہے کہ بعض الفاظ کے ادا کرنے میں کچھ فرق ہو اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہ خدا تعالیٰ انسانی محاورات کا پابند نہیں ہوتا یا کسی اور زبان کے کسی محاورہ کو اختیار کر لیتا ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ بعض جگہ انسانی گرامر یعنی صرف و نحو کے ماتحت نہیں چلتا۔ اس کی نظیریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں مثلاً یہ آیت اِنْ ھٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ انسانی نحو کی رُو سے اِنْ ھٰذَیْنِ چاہیئے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۷ حاشیہ)

۳ You must do what I told you.

ان مجموعہ الہاموں سے مجھے بری ..... ثابت کرے ..... اس کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۱۱ دسمبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

برمقام فلک شدہ یارب + گر امیدے دہم مدار عجب

بعد ۱۱۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ نہیں جانتا کہ گیارہ دن ہیں یا گیارہ ہفتے یا گیارہ مہینے یا گیارہ سال مگر بہرحال ایک نشان میری بریت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا۔

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۰)

(ب) برمقام فلک شدہ یارب + گر امیدے دہم مدار عجب

(خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری دعائیں اب آسمان پر پہنچ گئی ہیں اب میں اگر تجھے کوئی امید اور بشارت دوں تو تعجب مت کر یہ میری سنت اور عادت کے خلاف نہیں) بعد ۱۱۔ انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی عدد ۱۱ کا دکھایا گیا ہے۔)

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

---

۱ الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ میں اس وحی کی تاریخ ۱۰ دسمبر بوقت شب لکھی ہے۔ (مرتب)

۲ (نوٹ از مرتب) بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس کا انکشاف ہوا کہ یہ الہام الٰہی بخش کے بارے میں ہے چنانچہ حضور تتمہ حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں: "بابو الٰہی بخش صاحب گیارہ چارپائی کے ہوکر ہونے کے بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے جیسا کہ اس الہامی شعر میں ہے ــ برمقام فلک شدہ یارب گر امیدے دہم مدار عجب بعد گیارہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بابو صاحب کا بدقسمتی سے خبر تھا اور ان کے بعد دو لڑکے ہیں جو پہلے سے مر چکے ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۸)

چونکہ الہامی پیشگوئیاں بعض اوقات متعدد بار وقوع پذیر ہو کر مومنوں کے ایمان کو تقویت دیتی اور نیا رنگ پیدا کرتی ہیں اس لئے اس پیشگوئی کا ایک مصداق حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے زمانہ میں ظاہر ہوا چنانچہ حضرت ممدوح نے اس الہام کو ہجرت پاکستان پر چسپاں کرتے ہوئے فرمایا۔

"جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے مطالعہ سے میں نے سمجھا کہ ہماری ہجرت یقینی ہے تو میں نے فیصلہ کیا کہ عورتوں اور بچوں کو بھجوا دیا جائے۔ اس وقت لاہور فون کیا گیا کہ کسی طرح ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا جائے لیکن دس دن تک کوئی جواب نہ آیا اور جواب آیا تو یہ کہ حکومت کسی قسم کی ٹرانسپورٹ مہیا کرنے سے انکار کرتی ہے اس لئے کوئی گاڑی نہیں مل سکتی۔ تب میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا مطالعہ کر رہا تھا۔ الہامات کا مطالعہ کرتے ہوئے مجھے ایک الہام نظر آیا "بعد گیارہ" میں نے خیال کیا کہ گیارہ سے مراد گیارہ تاریخ ہے اور میں نے سمجھا کہ شاید ٹرانسپورٹ کا انتظام آج گیارہ تاریخ کے بعد ہوگا مگر انتظار کرتے کرتے عیسوی ماہ کی ۲۸ تاریخ آگئی لیکن گاڑی کا کوئی انتظام نہ ہو سکا..... میں نے

۲۸؍ جنوری ۱۹۰۳ء

" رات میں نے ایک اور خواب بھی دیکھا کہ میں جہلم میں ہوں اور ڈپٹی سنسار چند صاحب کے کمرے میں ہوتا ہوا آگے کوٹھی کے ایک اور کمرہ کی طرف جا رہا ہوں۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵۔ البدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۹ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

۲۹؍ جنوری ۱۹۰۳ء

" اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اُصَلِّیْ وَ اَصُوْمُ۔ یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَیٰوةِ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا۔"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۳۰؍ جنوری ۱۹۰۳ء

" عشاء سے قبل حضرت اقدسؑ نے یہ الہام سنایا۔

لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِکُمْ[2]

اور فرمایا۔ اس کے حقیقی معنے کہ تمہارے رجال میں کوئی نہ مرے گا تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں ہے شاید کوئی اور معنے ہوں۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۹ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

۳۰؍ جنوری ۱۹۰۳ء

" اسی[3] رات خواب میں دیکھا کہ گویا نادر شاہ کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر ایک (؟) کی نلکی ہے۔ دونوں کام نکالتا ہے۔ اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بڑی کا بیٹا

---

[1] (ترجمہ از مرتب) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ میں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روک لوں گا۔ اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقت سے میری یاد کرو۔ وہ زندگی کے پانی سے مستفید ہو گئے ہیں پس کوئی نہیں ان کی طرح جیسی شکل۔

[2] (ترجمہ از مرتب) تمہارے خاص آدمیوں میں سے کوئی نہیں مرے گا۔ اس سے مراد طاعون کی موت معلوم ہوتی ہے یا یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص افراد کا ذکر خیر بھی ہمیشہ قائم رہے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مرتب)

[3] یعنی جس رات الہام لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِکُمْ ہوا تھا۔ (مرتب)

باغ کے جنوبی مغربی کونے پر ہے۔ میں گیا ہوں تو کہتا ہوں کہ ایسے کنوئیں سے محفوظ رہنا چاہیئے۔ زلزلہ کے وقت ایسے کنوئیں خطرناک ہوتے ہیں بیٹھا ہو کر ان کے ہمراہ یہ کنوئیں گر پڑے گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر و بالا ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۵ مئی ۱۹۰۵ء

"اُرِيْدُ مَا تُرِيْدُوْنَ"ے

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء

"فرمایا گھر میں اہلیت علیل تھی۔ بہت سر درد، بخار اور کھانسی بھی تھی۔ لوگوں کے لئے ابتلاء کا خوف ہوتا ہے کہ یہی نسبت بہت دعا کی (شیخ رحمت اللہ کو مخاطب کر کے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی۔ پہلے تو ایک عجیب سا الہام ہوا۔ معلوم نہیں کس کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے۔

(۱) غَيْرُ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ے (۲) میں ان کو سزا دوں گا۔ (۳) میں اس عورت کو سزا دوں گا۔

معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔ اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا۔

(۱) رَدَدْنَا اِلَيْهَا رَوْحَهَا وَرَيْحَانَهَا ے (۲) اِنِّيْ رَدَدْتُ اِلَيْهَا رَوْحَهَا وَرَيْحَانَهَا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ حاشیہ)

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء

"رؤیا۔ اس وقت جبکہ مذکورہ بالا الہام ہوا تو دیکھا کہ کسی نے کہا کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے۔ جب میں نے نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر ہے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے ایک چیز لگی ہے جیسے کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے۔ جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے میرے دل میں خیال گذرا

ے (ترجمہ از مرتب) میں وہی چاہتا ہوں جو تم چاہتے ہو۔
(نوٹ از مرتب) اس الہام کی تاریخ حضور کی کاپی الہامات صفحہ ۲۳ میں ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء ہے۔

ے (ترجمہ) غیر ان لوگوں کی راہ کے جن پر تُو نے انعام کیا۔

ے (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اس کی راحت اور خوش تندرستی کو لوٹا دیا۔ میں نے اس کی راحت اور خوش تندرستی کو لوٹا دیا۔

۱۹۰۶ء "اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا۔"[۱]
(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۱۶ فروری ۱۹۰۶ء[۲] "رَبِّ اَصْلِحْ زَوْجَتِیْ ھٰذِہٖ وَاجْعَلْ لَّھَا بَرَکَاتٍ فِی السَّمَآءِ وَ
بَرَکَاتٍ فِی الْاَرْضِ۔"[۳] (بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷
مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۶ فروری ۱۹۰۶ء "کَیْفَ ھٰذِہِ الْمَرْأَۃُ۔"[۴] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۸ فروری ۱۹۰۶ء "اِنِّیْ مَعَ الَّذِیْنَ ھُمْ یَصْدُقُوْنَ۔ اَیْ یَاْتُوْنَ اِلَی اللّٰہِ حَنِیْفًا
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ قُلْ بَلْ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا۔"[۵]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء "عورت کی چال۔ اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَانِیْ۔ بریّت۔ وَاِذْ کَفَفْتُ
عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔"[۶]

---

۱ (ترجمہ از مرتب) کیا تیرا خیال ہے کہ کہف اور رقیم والے ہمارے عجیب نشانات میں سے تھے۔
(نوٹ) چونکہ اس الہام کے متن کی تعیین نہیں ہو سکی اس لئے یہ اشاعت کے لحاظ سے یہاں درج کیا
گیا۔ (مرتب)

۲ کاپی الہامات صفحہ ۵۶ میں اس کی تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۰۶ء شب ہے۔

۳ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب میری اس بیوی کو شفا بخش اور اسے آسمانوں میں برکتیں اور زمین پر برکتیں عطا فرما۔

۴ (ترجمہ از مرتب) یہ عورت تجھے کیسی ہے۔

۵ (ترجمہ از مرتب) میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو سچائی پر قائم ہیں یعنی خدا کی طرف یکسو ہو کر آتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ کہہ دیں تو ابراہیم کی ملت کا پیرو کار بن جو یکسو تھا۔

۶ اس الہام کی پیشگوئی کا ایک ظہور جو واقعات کے رنگ میں آنکھوں کے سامنے آیا وہ یہ ہے جو حضرت قاضی
عبدالرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ جالندھری بھونی کی وفات پر حضرت مفتی صاحب
(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

Back

(۴) كَتَبْتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً وَّكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔[۱]

(۵) نَزِيْدُكَ فِيْ رَحْمَتِكَ وَمَنْزِلَتِكَ وَرِزْقِكَ ۔[۲]

(اَیْ نَزِیْدُکَ بَرَکَاتٍ یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے بسکر لفظوں میں)

(۶) حُقَّ مُکَذِّبٍ جَاءَ ۔ یٰۤاَیُّھَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَھْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَۃٍ مُّزْجٰۃٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ۔[۳]

(۷) مَا اَنَا اِلَّا کَالْقُرْاٰنِ وَسَیَظْھَرُ عَلٰی یَدَیَّ مَا ظَھَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ ۔[۴]

(۸) رؤیا ۔ دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔ (نامعلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے)۔

(۱۰) رؤیا دیکھا کہ ایک بھونچال آیا ہے کچھ دہشت ناک معلوم ہوا اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آ گئے مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف بارش کے قطرے ترشحاً برس رہے تھے۔

(بدر جلد ۵ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء

(الف) "موت تیرہ ماہ حال کو"

غالباً تیرہ ماہ حال سے مراد تیرہ ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیرہ ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیرہ تاریخ۔ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت غمگین ہے خداتعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔

(بدر جلد ۵ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[۱] (۴) میں نے ایمان والوں کے لئے بھی رحمت لکھ دی ہے اور تیرے لئے بھی دنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھ دی ہے۔

[۲] (۵) تیری رحمت اور مرتبہ اور رزق میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات کی زیادتی کی جائے گی۔

[۳] (۶) سب مکذب بھی کہیں گے کہ اے عزیز ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو تکلیف پہنچی ہے اور ہم تھوڑا سا مال لائے ہیں۔ پس ہمیں پورا غلہ دے اور ہم پر صدقہ کر۔ اللہ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔

[۴] (۷) میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہو گا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔

۲۰ فروری ۱۹۰۷ء "(۱) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔[۱] (۲) اپنے پیشرو ہیں ہم۔ (۳) افسوسناک خبر آئی ہے۔

فرمایا۔ اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقالِ ذہن بعد بیداری تھا۔ الہام کی شاید اس کے متعلق ہو۔

(۴) بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔

فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۰ فروری ۱۹۰۷ء "خدا فتح ملتا ہے کو۔

میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھاوے۔"[۲] (اشتہار ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء مندرجہ ملحقہ قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۳۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۷۶)

---

۱ (ترجمہ) (۱) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس کے ملامت کرنے والے کو ملامت کروں گا۔

۲ (الف) "چنانچہ اس پیشگوئی کے بعد یہ قصہ جلد تر ظاہر ہوا کہ ابھی چند روز ہی اس کی اشاعت پر گذرے تھے کہ ڈوئی کا خاتمہ ہو گیا۔ پس ایک طالب حق کے لئے یہ ایک قطعی دلیل ہے کہ یہ پیشگوئی اسی شخص ڈوئی کے بارہ میں تھی کیونکہ اول تو اس پیشگوئی میں یہ لکھا ہے کہ وہ فتح عظیم کا نشان تمام دنیا کے لئے ہوگا اور دوسرے یہ لکھا ہے کہ وہ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے پس اس سے زیادہ عنقریب اور کیا ہوگا کہ اس پیشگوئی کے بعد بدقسمت ڈوئی کی زندگی کے چند دن ہی باقی تھے کہ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ جب پادری صاحبان نے آتھم کے بارہ میں شور مچایا تھا اب بھی کوئی ڈوئی کی موت پر غور کرنا چاہیئے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۲ حاشیہ)

(ب) "اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا فتح عظیم ہوگی جو اس الہام کا مطلب ہے اس کے مطابق ایک بڑا ستون صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ مقام دنیا میں صلیب کا بہت بڑا حامی تھا اور پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اس کو ہلاک کیا ..... میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ یہی فتح عظیم ہے جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر ظاہر ہوگی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۳)

۲۰ فروری ۱۹۰۷ء "(۱) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَلُوْمُ۔[۱] (۲) پسپا شدہ ہجوم۔ (۳) افسوسناک خبر آئی ہے۔

فرمایا: اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض قادیان کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن کا بعد بیداری ہوا۔ الہام بھی شاید اس کے متعلق ہو۔

(۴) بہتر ہوگا کہ اَور شادی کریں۔

فرمایا: معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۰ فروری ۱۹۰۷ء "خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اُس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاوے۔"[۲] (اشتہار ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء مندرجہ اندرونی ٹائیٹل پیج قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۸۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۷۶)

---

۱ (ترجمہ) (۱) میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کروں گا۔

۲ (الف) "ڈوئی اس پیشگوئی کے بعد اس قدر جلد مر گیا کہ ابھی پندرہ دن اس کی اشاعت پر گزرے تھے کہ ڈوئی کا خاتمہ ہوگیا۔ پس ایک طالب حق کے لئے یہ ایک قطعی دلیل ہے کہ یہ پیشگوئی خاص ڈوئی کے بارے میں تھی کیونکہ اوّل تو اس پیشگوئی میں یہ لکھا ہے کہ وہ فتح عظیم کا نشان تمام دنیا کے لئے ہوگا اور دوسرے یہ لکھا ہے کہ وہ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے کیونکہ اس حصہ کا وہ عنقریب ظہور کیا ہوگا کہ اس پیشگوئی کے بعد بدقسمت ڈوئی اپنی زندگی کے بیس دن بھی پورے نہ کرسکا اور خاک میں جا ملا جیسا کہ پادری صاحبان نے آتھم کے بارہ میں شور مچایا تھا اب اُن کو ڈوئی کی موت پر ضرور غور کرنی چاہیئے۔" منہ

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۱ حاشیہ)

(ب) "اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا۔ چونکہ میرا اصل کام کسر صلیب ہے سو اس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دنیا سے اوّل درجہ پر حامی صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اس کو ہلاک کیا۔۔۔۔ پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۳)

سَفِیْنَۃُ الْاٰلَاۗءِ[1]۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ[2]

(الاستفتاء صفحہ ۴۷ ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۰)

۲۳؍اکتوبر ۱۹۰۶ء "اِنَّا نُرِیْکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ۔ نَزِیْدُ عُمْرَکَ[3]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء "کتاب حقیقۃ الوحی کے انطباع اور تیاری میں جو بہت سا خرچ ہوتا ہے اور ہو رہا ہے اس کے متعلق خیال تھا تو الہام ہوا۔

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ[4]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۴ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱[5]؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۶ء "یَنْصُرُکُمُ اللّٰہُ فِیْ دِیْنِہٖ[6]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۵ مورخہ ۸؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہامات اُردو سے عربی میں ترجمہ کرکے الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۰ میں درج فرمائے ہیں۔ الہام نمبر ۱ جو ۲۷؍اکتوبر کو بھی نازل ہوا اس کے الفاظ اُردو میں یہ ہیں۔

"کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا"

اور الہام نمبر ۲ جو ۵؍نومبر کو دوبارہ ہوا اس کے اُردو میں یہ الفاظ ہیں۔

"کشتیوں کا بیڑا غرق ہو گیا" (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

[3] (ترجمہ) ہم تجھے بعض وہ وعدے دکھلائیں گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کریں گے۔

[4] (ترجمہ) ہر ایک دُور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔ تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

[5] چونکہ اخبار دیر سے شائع ہوتا ہے اس لئے بعض وقت ۳۰؍اکتوبر کے بعد کے ہوتے ہیں۔ (ایڈیٹر الحکم)

[6] (ترجمہ) خدا اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا۔

نے لکھ دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا ایک شہرت یافتہ فرقہ ہے جن کی نسبت ہم بدظنی نہیں کر سکتے یعنی جو کچھ عذر کیا گیا ہے سو وہ واقعی درست ہے۔ اس لئے ٹیکس معاف اور مسل داخل دفتر ہو۔[1]

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۶، ۶۰۷)

۱۸۹۸ء

"میری طبیعت کچھ ایسی واقع تھی کہ میں پوشیدہ رہنے کو بہت چاہتا تھا اور میں ملنے والوں سے تنگ آجاتا تھا اور کوفتہ خاطر ہوتا تھا یہاں تک کہ میرا باپ مجھ سے نومید ہو گیا اور سمجھا کہ یہ ہم میں ایک شب باش مہمان کی طرح ہے جو صرف روٹی کھانے کا شریک ہو رہا ہے اور گمان کیا کہ یہ شخص خلوت کا عادی ہے اور لوگوں سے وسیع گھر کے ساتھ میل جول رکھنے والا نہیں۔ سو وہ ہمیشہ مجھے اس عادت پر غضب سے اور تیز کلاموں سے ملامت کرتا اور مجھے دن رات اور ظاہر اور در پردہ دنیا کی ترقی کے لئے نصیحت کیا کرتا تھا اور دنیا کی آرائشوں کی طرف رغبت دیتا تھا اور میرا دل خدا کی طرف کھنچا جاتا تھا اور ایسا ہی میرا بھائی مجھے پیش آیا اور وہ ان باتوں میں میرے باپ سے مشابہ تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کو وفات دی اور زیادہ دیر تک زندہ نہ رکھا اور اس نے مجھے کہا کہ ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا تا تجھ سے خصومت کرنے والے باقی نہ رہیں اور ان کا الحاح تجھ کو ضرر نہ کرے۔"[2]

(نجم الہدیٰ طبع اوّل صفحہ ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۱، ۵۲)

۲ ستمبر ۱۸۹۸ء

(الف) الہام ...... جو حضرت اقدس کو ۲ ستمبر ۱۸۹۸ء کو ہوا اور جو جناب نے مسجد مبارک میں لکھوا کر چسپاں کر دیا ہے۔

"غَثَمَ غَثَمَ غَثَمَ لَهٗ دَفَعَ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ دَفْعَةً"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶، ۲۷ مورخہ ۶ و ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۴)

(ب) "چند ہفتہ ہوئے ہیں مجھے الہام ہوا تھا۔

غَثَمَ لَهٗ دَفَعَ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ دَفْعَةً۔[3]

---

[1] بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۸ء انکم ٹیکس معاف کیا گیا۔ (مرتب)

[2] حوالہ میں الہام کی عبارت یہ ہے۔ "کَذٰلِکَ لِئَلَّا یَبْقٰی مُنَازِعٌ فِیْکَ وَلَا یَضُرُّکَ اِلْحَاحُ الْاَغْیَارِ"

(نجم الہدیٰ حصہ عربی صفحہ ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۲)

[3] لسان العرب میں ہے "غَثَمَ لَهٗ مِنْ مَّالِهٖ غَثْمَةً یا دَفَعَ لَهٗ دَفْعَةً" اور اقرب الموارد میں ہے "غَثَمَ لَهٗ: دَفَعَ لَهٗ دَفْعَةً وَفِی الْمَالِ جَیِّدَةً" پس اس الہام کا ترجمہ یہ ہوا کہ اس نے اپنے مال میں سے اس کیلئے بہت سا حصہ ایک ہی بار الگ کر دیا۔ (مرتب)

جن کے آنکھ، کان، فہم وغیرہ سب جاتے رہتے ہیں اور حصہ ۵ میں داخل ہیں۔ وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے جو کہ سمجھے ہوئے تو ہیں مگر بعض تعلقاتِ دُنیاوی کی وجہ سے وہ قبول نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی تجویز ہے اور اس کو ابھی مخفی رکھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقی ہونے والی ہے اور اللہ کریم کچھ چشم نمائی کرنے والے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو چکا اب ٹل نہیں سکتا۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰، ۱۱)

۱۹۰۲ء

"طاعون کا تذکرہ ہو پڑا فرمایا ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ

خدا قادیان میں نازل ہو گا، اپنے وعدہ کے موافق

اور پھر یہ بھی تھا۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ[1]"

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ اوّل)

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء

(الف) "**نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا**

آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

(ب) "**نتیجہ خلافِ اُمید ہے**"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

۶ نومبر ۱۹۰۲ء

"۶ نومبر ۱۹۰۲ء کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقام مُد کے مباحثہ کے متعلق بناؤں۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۸۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۳)

۱۹۰۲ء

"[2]فَقَدْ سَرَّنِیْ فِیْ ھٰذِہٖ الْغَزْوِ سُوْرَۃٌ
لِیَذْکُرَ رَبِّیْ کُلَّمَا کَانَ یُحْشَرُ"

---

[1] (ترجمہ از مرتب) سوائے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کے۔

[2] "ھٰذَا الشِّعْرُ مِنْ وَحْیِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَلَّ شَانُہٗ۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۶)
(ترجمہ از مرتب) یہ شعر اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہے۔

اپنے ہاتھ سے صاف اور پاک کرتا ہے۔ اور میں ایک گم گشتہ قوم میں رہتا رہا ہوں۔ کیا تم کو عقل نہیں .....

قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی وَاِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔
رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَنِیْ۔ اِیْلِیْ اَوْس۔

کہہ ہدایت وہی ہے جو خدا کی ہدایت ہے اور میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب وہ میری راہ کھول دے گا۔ اے میرے خدا! آسمان سے رحم اور مغفرت کر۔ میں مغلوب ہوں میری طرف سے مقابلہ کر۔ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنے کھلے۔ واللہ

(بقیہ حاشیہ)

مخفی ہو جاتی ہیں ہو جاتا ہے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں پھر دنیا پر ظاہر ہوؤں اور دنیا مجھے پہچانے تو خدا تعالیٰ کسی اپنے بندہ کو اپنے بندوں میں سے چن لیتا ہے اور اس کو خلعت خلافت عطا فرماتا ہے اس کے ذریعہ سے وہ شناخت کیا جاتا ہے وہ پسندیدہ اور برگزیدہ بندہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی توحید لوگوں کے دلوں میں بٹھاتا اور اس کی معرفت کے اسرار لوگوں پر ظاہر کرتا ہے ہر ایک زمانہ میں ابتلاء آزمائش سے یہی سنت اللہ ہے جو ہمیشہ سے جاری ہے سو آخر ہمارے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ لوگ معرفت الٰہی کو کھو بیٹھے صفات الٰہی میں کچھ کا کچھ اپنی طرف سے مقرر کر لیا۔ اسماء اللہ سے غافل ہو گئے اس کی کتابوں اور صحیفوں کو ترک کر بیٹھے۔ اس کے بندوں کو شریک بنانے پر مستعد ہو گئے وحشیوں کی طرح ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی معرفت اور محبت دے کر بھیجا تاکہ دنیا کو راہ راست پر لگایا جاوے۔ پس اس وسیلے ہم تحریر سے تقریر سے توجہ سے دعا سے اپنے چال چلن سے اور بذریعہ پیشگوئیوں اور اسرار غیب سے جو خدا نے ہمیں عطا کئے اور معارف و حقائق و دقائق قرآنی سے رات دن لگے ہوئے ہیں اور ہم کیا خدا تعالیٰ نے ہمارے سب کاروبار اور اعضا معلوم تھا اور زبان اور ہر ایک حرکت و سکون کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے جس طرح اس کی مرضی ہوتی ہے وہ ہمیں چلاتا ہے اور ہم اسی طرح چلتے ہیں ہمارا اس میں کچھ اختیار نہیں۔" (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۱)

ے قریباً ۱۸۸۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا چنانچہ اس وقت تک جو میری عمر قریباً پینسٹھ سال ہے کوئی شخص دور یا نزدیک رہنے والا ہماری گزشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا بلکہ گزشتہ زندگی کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود مخالفین سے بھی دلوائی ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے متواتر چند دفعہ اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں کئی بار ہماری اور ہمارے خاندان کی تعریف کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس شخص کی نسبت اور اس کے خاندان کی نسبت مجھ سے زیادہ کوئی واقف نہیں اور پھر انصاف کی پابندی سے بقدر اپنی واقفیت کے تعریفیں کی ہیں۔ پس ایک ایسا مخالف جو تکفیر کی بنیاد کا بانی ہے پیشگوئی وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ کا مصدق ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۰)

قریبًا: بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اُس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی
چھوڑ دیں گے۔ زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب جماعت دل برداشتہ اور اُداس
چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ تمام عجائبات قدرت دکھلانے
ہوجائے گی۔ کئی واقعات کے ظہور کے بعد پھر تیرا واقعہ ظہور میں آئے گا۔ قدرت الٰہی کے کئی عجائب کا دکھلانا
کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔ جَآءَ وَقْتُكَ وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيٰتِ بَاهِرَاتٍ۔ جَآءَ
جائیں گے پھر تمہاری موت کا واقعہ ظہور میں آئے گا۔ تیرا وقت آگیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے روشن نشان چھوڑیں گے۔ تیرا
وَقْتُكَ وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيٰتِ بَيِّنٰتٍ۔ رَبِّ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ
وقت آگیا ہے اور ہم تیرے لئے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔ اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے اور
بِالصّٰلِحِيْنَ۔ اٰمِيْن۔
نیکوں کے ساتھ مجھے ملادے۔ آمین۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱)

۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء "فرمایا آج مجھے ایک الہام ہوا کہ اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے اور وہ یہ ہے۔

ایک دم میں دم رخصت ہوا[1]

یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۲ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

یکم اگست ۱۹۰۶ء "دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔ پھر الہام ہوا۔

(۱) اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ[2]۔ (۲) اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ[3]۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۹ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] الہام پورا ہونے پر حضور کو اس کا علم دیا گیا کہ یہ میاں صاحب نور مہاجر کے متعلق تھا۔
(دیکھئے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۶) (مرتّب)

[2] (ترجمہ) (۱) میں ہر ایک کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں ہیں۔

[3] (ترجمہ) (۲) میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا۔

ایسا اور وہاں سے ٹل سکتے ہیں قطعی حکم نہیں ہوتا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ - الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۸ ستمبر ۱۹۰۶ء (۱) لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیرِ خدا نے ان کو پکڑا اور شیرِ خدا نے فتح پائی۔

(۲) ابن الملک جے سنگھ بہادر۔

(۳) رَبِّ لَا تَجْعَلْ لِّیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ - الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ - الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۴) "(i) پیٹ پھٹ گیا"[2] (معلوم نہیں کہ کس کے متعلق الہام ہے)

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ - الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) "۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء میں اور بعد اس کے اور کئی تحریرات میں وحی الٰہی کے ذریعہ بتلایا گیا کہ ایک شخص

بقیہ حاشیہ:۔

بیان کردہ بالا صفحہ میں تقابل ہوا اور موجب شماتت اعدا ہو جاتے ہیں کہ گویا خود حضرت صاحب اور گھر کے لوگ بھی ... چنانچہ بیت

میں کریم صاحب نے بھی اس کی ... مرض میں ... کر لیا اور جب ہمیں آپ کی پیشگوئی کے مطابق ... محمد اسحٰق کو سخت تپ

ہو گیا اور اس تپ کے ساتھ دونوں طرف گلٹیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک حالت

خوفناک اس پر طاری ہو گئی اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہو گئی اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب ... تھے مگر

وہ بھی اس میں وہ گلٹیوں کے نکلنے سے ... دہشت زدہ ہو گئے تب حضرت مسیح موعود نے دعا کرنا شروع کیا اور نہایت

اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو تین گھنٹے سے زیادہ نہیں گزرا ہو گا کہ تپ بالکل

ٹوٹ گیا اور وہ گلٹیاں بھی گم ہو گئیں گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اب میاں محمد اسحٰق

بخیر و عافیت باہر پھرتے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ نیز دیکھئے

حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۷ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۰ تا ۳۵۲ - نشان نمبر ۱۴۷)

[1] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب مجھے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی بات نہ دکھا۔

[2] "اس پیشگوئی کے مطابق شعبان ۱۳۲۴ھ میں میاں صاحب نور صاحب ... عبداللطیف صاحب کی جماعت میں تھا

تھا ایک دفعہ ایک شخص پیٹ پھٹنے کے ساتھ مر گیا اور معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں بہت مدت سے رسولی تھی لیکن کچھ محسوس نہیں

کرتا تھا اور جوان مضبوط و توانا تھا ایک دفعہ پیٹ میں درد ہوا اور آخری کلمہ اس کا یہ تھا کہ اس نے ... کہ میرا

پیٹ پھٹ گیا بعد اس کے مر گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۸ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)

۲۲ فروری ۱۹۰۶ء "(۱) وَإِنْ يَّرَوْا آيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔[۱] سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانوں سے انکار کی گنجائش نہیں رہے گی اور نشان ایسے طور سے کھلیں گے کہ منہ بند ہو جائیں گے۔

(۲) رؤیا میں گویا میں کہتا ہوں یا کسی نے کہا ہے کہ

اب جنازہ جاکر پڑھیں گے

گویا کسی کا جنازہ ہے جو پڑھایا جاوے گا۔

(۳) لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔[۲]

کسی دوست کو اس میں تسلی دی گئی ہے گویا میں تسلی دوں گا۔" (بدر جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۵ فروری ۱۹۰۶ء "(۱) مِنَ النَّاسِ وَالْفَاشِيَةِ۔[۳]

فرمایا یعنی مِنْ خَوْفِ النَّاسِ وَالْفَاشِيَةِ۔ یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ طاعون کے علاوہ کچھ خاص لوگ بھی مریں گے جو معزز ہو سکتے ہیں یا سفید پوش ہو سکتے ہیں اور عام لوگوں میں کم پڑے گی۔

(۲) لَوْلَا الْإِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ۔[۴]

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مریں گے اور یہ جو الہام اِنَّهٗ آوَى الْقَرْيَةَ ہے اس کے مخالف نہیں کیونکہ آوٰی سے مراد الہام الٰہی میں یہ ہے کہ اکثر قادیان کے لوگ بچائے جائیں گے کلّی استیصال نہیں ہوگا۔" (بدر جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۶ فروری ۱۹۰۶ء "تحرمۃ الملوک"

اس کے معنے ابھی نہیں کھلے بہرحال ملوک سے اس کو کچھ نسبت ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

---

۱ (ترجمہ) (۱) جب کوئی نشان دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خارقِ عادت امر نہیں یا کوئی فریب ہے۔ (۲) عنقریب یہ لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھیں پھیر لیں گے۔

۲ (ترجمہ) غم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔

۳ یہ الہام ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کو دوبارہ بھی ہوا۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۱۰ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲) (مرتب)

۴ (ترجمہ) اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو میں تمام قادیان کو ہلاک کر دیتا۔

۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء "حضرت نے ایک خواب میں دیکھا کہ ہمارے مکان میں ایک بکرا ذبح[1] کیا گیا ہے۔ ان ایام میں حضرت مولوی نورالدین صاحب علیل تھے چنانچہ اسی واسطے مولوی صاحب کو دوسرے مکان پر رکھا گیا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء ضمیمہ صفحہ ب)

۱۹۰۶ء "لَا تَنْقَطِعُ الْاَعْدَاءُ اِلَّا بِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ[2]۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

جولائی ۱۹۰۶ء "(۱) ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔

(یہی لفظ ہیں۔ واللہ اعلم)

(۲) اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ[3]۔

(۳) اور خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک عورت کو تین روپے دیئے ہیں اور اُسے کہتا ہوں کہ کفن کے لئے میں آپ دوں گا گویا کوئی مر گیا ہے جس کی تجہیز و تکفین کے لئے تیاری کی ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

یکم اگست ۱۹۰۶ء "(۱) رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ[4] (۲) میری فتح (۳) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۹ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۸ اگست ۱۹۰۶ء (قریباً) "(۱) شَرَّفْنَا[5] بِکَلَامٍ مِّنَّا (۲) شَرَّفْنَا بِاِکْرَامٍ مِّنَّا (۳) سَلَامٌ۔

---

[1] درحقیقت اس سے صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات مراد تھی جو ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو وقوع میں آئی۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ) دشمنی نہیں منقطع ہوں گے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ۔

(نوٹ) یہ الہام بدر سے نقل ہوا ہے مگر تاریخ کی تعیین نہ ہو سکنے کی وجہ سے سال اشاعت میں رکھا گیا ہے۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ) جو تیری اہانت چاہے گا میں اُسے ذلیل کروں گا اور جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا میں اس کا مددگار ہو جاؤں گا۔

[4] (ترجمہ) (۱) اے میرے رب مجھے میرے غیر پر غالب کر (۳) میں اپنی فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

[5] (ترجمہ) (۱) ہم نے اپنے کلام سے مشرف کیا (۲) ہم نے اپنے اکرام سے مشرف کیا (۳) سلامتی۔

ہم اپنے سجدہ گاہوں پر گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے۔ یہ مشق کے جلابیب ہیں جو ظاہر ہوں گے سو شیبا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے استقامت اختیار کر۔ خوارق یعنی کرامات اُس محل پر ظاہر ہوتی ہیں جو انتہائی درجہ صدق اقدام کا ہے۔ تو سراسر خدا کے لئے ہوجا۔ تو سارا خدا کے ساتھ ہو جا۔ تا تجھے اُس مقام پر اُٹھائے کہ جس میں تو تعریف کیا جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۷ مطبوعہ بار سوم نومبر ۱۸۹۱ء۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۳۶)

۱۸۹۱ء

ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلاف الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ

"میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۷ مطبوعہ بار سوم نومبر ۱۸۹۱ء۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۳۶)

۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

۲۸ - ۲۰ - ۱۴ - ۲ - ۲۷ - ۲ - ۳۶ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۲۳ - ۱۵ - ۱۱

۱ - ۲ - ۲۰ - ۴۴ - ۱۰ - ۱ - ۲۷ - ۲۷ - ۳۷ - ۱۲۰ - ۱۱ - ۲۳ - ۱۳ - ۱۱

۷ - ۱ - ۵ - ۴۴ - ۲۳ ، ۳۳ - ۱۱ - ۴۳ - ۷ - ۲۳ - ۱۳ - ۱۰ - ۱

۱۴ - ۵ - ۲۷ - ۷ - ۳۳ - ۱ - ۷ - ۲۳ - ۱۱ - ۲۱ - ۱ - ۱۴ - ۷ - ۲ - ۱ - ۶ - ۵ - ۱ - ۴۴ - ۱

۴۴ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۷ ؎

غلام احمد

(اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء ملحقہ آسمانی فیصلہ و تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۸۵۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰)

۱۸۹۲ء

"دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی سخت مرض ہوتا ہے تو خداوند کریم اپنی طرف سے شفا بخشتا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ زحیر اور اسہال خونی کی سخت بیماری ہوئی ...... لیکن اس نازک حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک عجیب طور سے شفا بخشی ...... ایسا ہی کئی اس دوسری بیماری میں بھی جب سال قریب موت ہوتا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا:-

اَلْاَبْرَاءُ

سو یقین رکھتا ہوں کہ خداوند کریم اس بیماری سے نجات بخشے گا۔"

(مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل محررہ ۔ اپریل ۱۸۹۲ء۔ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۱۹)

؎ یہ اعداد اور ان کے اندر کی جا بی سب الہام کا حصہ ہیں جس کی حقیقت خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر انشاء اللہ العزیز اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہوگی۔ (مرتب)

۱۹۰۰ء پیر سراج الحق صاحب نعمانی کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کی نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج تھوڑی سی دیر ہوئی عجیب الہام ہوا کہ جو سمجھ میں نہیں آیا پہلے الہام ہوا۔

"تائی آئی"

ہمارے تو کوئی تائی ہے نہیں (نزدیک نہ دور) ہاں ہمارے لڑکوں کی تائی ہے جو رو ہماری دشمن ہے پھر الہام ہوا

"تار آئی"

(البشریٰ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۱۱۲ حاشیہ)

۲۵ فروری ۱۹۰۱ء "کُتَّابٌ مَّلْفُوْفَۃٌ عِنْدَ وَغْدٍ مُّعَطَّلٍ"

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۸)

۱۹۰۱ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

(الف) "جب قادیان کی زندگی احمدیوں کے لئے اس قدر تکلیف دہ تھی کہ مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت

---

۱ "جس الہام میں دراصل تین پیشگوئیاں ہیں اوّل یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔ دوم یہ کہ اس وقت (حضورؑ کی اولاد کی) تائی صاحبہ جماعت میں شامل ہوں گی تیسرے تائی صاحبہ کی عمر کے متعلق پیشگوئی تھی ...... کہ وہ زندہ رہیں گی اور آپ کی اولاد سے ایک خلیفہ ہوگا جس کی بیعت میں (وہ) شامل ہوں گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مطبوعہ الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۴۷ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

(مرتب) تائی صاحبہ کا نام حرمت بی بی تھا اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی زوجیت میں تھیں۔ آپ نے ۱۹۱۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (دیکھئے الفضل جلد ۴ نمبر ۷۹ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۱۷ء)

اور یکم دسمبر ۱۹۲۷ء میں ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہوئیں۔

(الفضل جلد ۱۵ نمبر ۴۴ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۲۷ء صفحہ ۵، ۶)

اور تار آئی سے یہ مراد تھی کہ یہ خبر گویا خدا تعالیٰ آسمانی تار کے ذریعہ سے دیتا ہے۔ (ایضاً)

۲ غالباً یہ لفظ کُتَّابٌ ہے جو کاتب کی غلطی سے کتاب لکھا گیا واللّٰہ اعلم بالصواب جس کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ اس میں ایک شخص کی حالت کا بیان ہے کہ اس کا حال ایک بے کار وغد کے وقت بیہودہ قسم سے ایسا ہو جاتا ہے گویا کمال عمر کو پہنچ کر (مرتب)

هُوَ الْهُدٰی ۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ[1]

وہی خدا کی ہدایت ہے اور کہیں گے کہ یہ پیشگوئی کیوں نہ کسی بڑے آدمی پر نازل ہوئی جو ان دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ

وَقَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا ۔ اِنَّ ھٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْہُ فِی الْمَدِیْنَةِ[2] ۔ یَنْظُرُوْنَ

ہے اور کہیں گے کہ تجھ کو یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہو گیا یہ ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں

اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ ۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۔ وَجَعَلْنَا جَہَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ

خدا قریب ہے کہ تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جہنم کو

حَصِیْرًا ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ

کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو

اِنِّیْ عَامِلٌ ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ

اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے۔ کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرہ

غَیْرِ التَّقْوٰی ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔

قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں

قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ

کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا

قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ۔ وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَةً

تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے

لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ

ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہی امر ہے جس میں تم

تَمْتَرُوْنَ ۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ ۔ جُعِلْتَ مُبَارَکًا ۔ اَنْتَ مُبَارَکٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔

شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے

---

[1] یعنی اس شخص کو بڑی عزت کیوں ملی جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں اسی کو مسیح موعود مقرر کیا گیا مثلاً بمبئی یا ... جو مرکز اسلام ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)

[2] الہام کے الفاظ فِی الْمَدِیْنَةِ کا ترجمہ "شہر میں" حقیقۃ الوحی کے پہلے ایڈیشن میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

اَمْرَاضُ النَّاسِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔[1] بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں
تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی

بر منار بلند تر محکم افتاد[2]۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اِس طرف توجہ کریگا۔ اِس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔
یَا عِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ
اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور میں تیرے تابعین کو تیرے منکروں
کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔
پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ ان میں سے ایک پہلا گروہ ہو اور ایک پچھلا۔
میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ۔ فَحَانَ
تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے
اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ۔ اَنْتَ
کہ تُو مدد دیا جائے اور دنیا میں مشہور کیا جائے۔ تُو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ تُو
مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ۔[3] اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ نَحْنُ
مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ تُو مجھ سے بمنزلہ اس مقام قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ ہم

---

[1] یعنی اس الہام کا ترجمہ یہ ہے کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ [illegible] قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے [illegible] [illegible] اور نماز کی پابندی [illegible] [illegible] [illegible] شعلہ بن گئی ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ [illegible] حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ [illegible])

[2] (ترجمہ از مرتب) خرام خوش چال کیونکہ تیرا وقت نزدیک آ پہنچا ہے اور محمدی گروہ کا پاؤں ایک بہت اونچے مینار پر مضبوطی سے قائم ہو گیا ہے۔

[3] خدا تعالیٰ [illegible] استعارہ کے رنگ میں [illegible] ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے [illegible]

أَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ إِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ۔ وَكُلَّمَا أَحْبَبْتَ
تمہارے متولی اور متکفل دنیا اور آخرت میں ہیں۔ جب تو غضبناک ہو تو میں غضبناک ہوتا ہوں اور جو کچھ تو
أَحْبَبْتُ۔ مَنْ عَادٰى وَلِيًّا لِّي فَقَدْ آذَنْتُهٗ لِلْحَرْبِ۔ إِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ أَقُوْمُ
میں بھی محبت کرتا ہوں اور جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرے میں اس کو متنبہ کرتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا۔ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا
وَأَلُوْمُ مَنْ يَّلُوْمُهٗ وَأُعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ۔ يَأْتِيْكَ الْفَرَجُ۔ سَلَامٌ عَلٰى
اور اس شخص کو ملامت کروں گا جو اس کو ملامت کرے۔ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ کشائش تجھے ملے گی۔ ابراہیم
إِبْرَاهِيْمَ۔ صَافَيْنَاهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔ تَفَرَّدْنَا بِذٰلِكَ۔ فَاتَّخِذُوْا مِنْ
پر سلام ہم نے اس سے صاف دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ ہم اس امر میں اکیلے ہیں۔ سو تم ابراہیم
مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ۔ وَبِالْحَقِّ
کے مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ یعنی اس کا نمونہ چلو۔ ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور سچائی کے ساتھ
أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔
اتارا ہے اور سچائی کے ساتھ اترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے سچ کہا۔ اور خدا کا ارادہ پورا ہونا ہی تھا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ
اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور
هُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ۔ آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا
لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ خدا نے تجھے ہر ایک چیز سے چن لیا۔ دنیا میں کئی تخت اُترے پر تیرا
تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ۔ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو بجھاویں۔ خبردار ہو کہ آخر خدا کی جماعت ہی
هُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى۔ لَا تَخَفْ۔ إِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ
غالب ہوگی۔ کچھ خوف مت کر تو ہی غالب ہوگا۔ کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قرب میں کسی
الْمُرْسَلُوْنَ۔ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ۔ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ
سے نہیں ڈرتے۔ دشمن ارادہ کریں گے کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے خدا کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اپنے نور کو پورا کرے گا

بقیہ حاشیہ:۔

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے اس لئے مصلحت الٰہی نے یہ چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو خدا بناتے ہیں اس اُمت میں ایک ہے جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ [illegible] حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ [illegible])

Back

یہ اُردو عبارات بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اَور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں...

...فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہو جاتا ہے...

...اور وہ الہام یہ ہیں۔

دو آل مین شڈ بی اینگری بٹ گاڈ از وِد یو۔ ہی شل ہلپ یو۔ وَرڈس آف گاڈ ناٹ کین ایکس چینج

ترجمہ: اگرچہ تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے

پھر بعد اس کے ایک اَور الہام انگریزی ہیں جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے۔

آئی شل ہلپ یو

مگر بعد اس کے یہ ہے۔

یو ہیو ٹو گو امرتسر

پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنے معلوم نہیں اور وہ یہ ہے۔

ہی ہالٹس ان دی ضلع پشاور

(مکتوب ۱۸ دسمبر ۱۸۸۲ء بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۸، ۶۹)

جنوری ۱۸۸۳ء ابتداء میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی اس وقت اس کی کوئی اَور صورت تھی پھر بعد اس کے قدرتِ الٰہیہ کی ناگہانی تجلّی نے اس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالَم سے خبر دی جس سے پہلے خبر نہ تھی یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شبِ تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردہ

---

۱ 8. Though all men should be angry but God is with you.

9. He shall help you.

10. Words of God not can exchange.

٭ یہ کلامِ حق کی طرف سے [illegible] not can بمعنی Can not کے استعمال ہوا ہے۔ (مرتّب)

۲ میں تیری مدد کروں گا۔ I shall help you.

۳ تمہیں امرتسر جانا ہوگا۔ You have to go Amritsar.

۴ وہ ضلع پشاور میں قیام کرتا ہے۔ He halts in the Zilla Peshawar.

Zilla: ضلع کا لفظ انگریزی زبان میں استعمال ہوتا ہے جیسے Public Service Inquiries Act Section 8

(دیکھیے [illegible]) The Punjab Court Act [illegible]

[illegible] (مرتّب)

Back

تمہاری فرودگاہ کے اردگرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں پھر بعد اسکے الہام ہوا اَمن است
در مقام محبت سرائے ما۔ پھر چند روز کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ اردگرد کے دیہات
میں سے ایک گاؤں کا باشندہ جو نامی چور تھا چوری کے ارادہ سے ہمارے باغ میں آیا اور اسکا ۳۰۳
نام بشن سنگھ تھا۔ رات کا پچھلا حصہ تھا جب وہ اس ارادہ سے باغ میں داخل ہوا اسکو
موقع نہ ملنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا اور بہت سی پیاز اُس نے توڑی اور ایک
ڈھیر لگا دیا اور پھر کسی نے دیکھ لیا تب وہاں سے دوڑا۔ اور وہ اس قدر قوی ہیکل تھا کہ
اُسکو دس آدمی بھی پکڑ نہ سکتے اگر خدا کی پیشگوئی نے پہلے سے اُسکو کچا ہوا نہ ہوتا۔ دوڑنے
کے وقت ایک گڑھے میں پیر اُس کا جا پڑا پھر بھی وہ سنبھل کر اُٹھا مگر اُس کے پیچھے سو لوگ پہنچ گئے۔
اور اس طرح پر سردار بشن سنگھ باوجود اپنی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور عدالت میں جاتے
ہی سزایاب ہو گئے۔ بعد اسکے ہمارے سکونتی مکان میں سے جو باغ میں ہے جس میں ہم ان دنوں
رہتے تھے ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلا سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا وہ بھی اس چور کی طرح
اپنی سزا کو پہنچا اور اس طرح پر فرشتوں کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست بدست مل گیا۔ ٭
۴۲ نشان۔ میں انگریزی سے بالکل بے بہرہ ہوں مگر خدا تعالیٰ نے بعض پیشگوئیوں کو
بطور موہبت انگریزی میں میرے پر ظاہر فرمایا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۸۰ و ۴۸۱ و
۴۸۲ و ۴۸۴ و صفحہ ۵۲۲ میں یہ پیشگوئی جس پر ۲۵ برس گذر گئے لکھی ہوئی ہے:۔

I love you. I am with you. Yes I am happy. Life of pain. I shall help you. I can, what I will do. We can, what we will do. God is coming by His army. He is with you to kill enemy. The days shall come when God shall help you. Glory be to the Lord. God maker of earth and heaven.

٭ اس پیشگوئی کے گواہ مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور تمام جماعت کے لوگ ہیں جو باغ میں میرے ساتھ تھے

اور واقعات سے بیخبر اور ناواقف قرار دے سکیں۔ بلکہ وہ تمام لوگ ایسے تھے جن میں
۴۸۰ آنحضرت نے ابتدائے عمر سے نشوونما پایا تھا اور ایک حصہ کلاں عمر اپنی کا اُن کی
مخالطت اور مصاحبت میں بسر کیا تھا پس اگر فی الواقعہ جناب ممدوح اُمّی
نہ ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ اپنے اُمّی ہونے کا اُن لوگوں کے سامنے نام بھی لے سکتے

حاشیہ نمبر ۱۱

تذلل کی تعلیم دی اور فرمایا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ اے
بندہ و تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یعنی ہم عاجز ہیں
آپ سے کچھ بھی نہیں کرسکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شاملِ حال نہ ہو پس خدائے تعالیٰ نے
دُعا میں جوش دلانے کیلئے دو محرک بیان فرمائے۔ ایک اپنی عظمت اور رحمتِ شاملہ دُوسرے
۴۸۱ بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دُعا کے وقت
خیال میں لانا دُعا کرنیوالوں کیلئے نہایت ضروری ہے جو لوگ دُعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی
حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونوں محرکوں کی دُعا ہو ہی نہیں سکتی اور
بجز اُن کے آتشِ شوقِ الٰہی دُعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتی یہ بات نہایت ظاہر ہے

حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

زبان خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ ہوتی ہے جس طرح اور جس طرف چاہتا ہے اُس آلہ کو یعنے زبان کو
پھیرتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ الفاظ زور کے ساتھ اور ایک جلدی سے نکلتے آتے ہیں
۴۸۲ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جیسے کوئی لطف اور ناز سے قدم رکھتا ہے اور ایک قدم پر
ٹھہر کر پھر دُوسرا قدم اُٹھاتا ہے اور چلنے میں اپنی خوش وضع دکھلاتا ہے اور ان دونوں
اندازوں کے اختیار کرنے میں حکمت یہ ہے کہ تا ربانی الہام کو نفسانی اور شیطانی خیالات سے
امتیاز کلی حاصل رہے اور خداوندِ مطلق کا الہام اپنی جلالی اور جمالی برکت سے فی الفور شناخت
کیا جائے۔ ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اوّل یہ الہام ہوا۔ آئی لو یو یعنے
میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم وِد یُو یعنے میں تمہارے ساتھ ہوں
پھر الہام ہوا۔ آئی شیل ہیلپ یُو یعنے میں تمہاری مدد کرونگا۔ پھر الہام ہوا

براہین احمدیہ صفحہ 480 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 571، 572 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 415 پر درج ہے

Back

جن پر کوئی حال اُن کا پوشیدہ نہ تھا اور جو ہر وقت اِس گھات میں لگے ہوئے تھے کہ کوئی خلاف گوئی ثابت کریں اور اُس کو مشتہر کر دیں جن کا عناد اِس درجہ تک پہنچ چکا تھا کہ اگر بس چل سکتا تو کچھ جھوٹ موٹ سے ہی ثبوت بنا کر پیش کر دیتے اور اسی جہت سے اُن کو اُن کی ہر یک بدظنی پر ایسا مسکت جواب دیا جاتا تھا کہ وہ ساکت اور لاجواب رہ جاتے تھے مثلاً جب مکہ کے بعض ص۴۸۱

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اُس کی رُوح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کیلئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں بلکہ جب خدا کی عظمت اور اپنی ذلّت اور عاجزی محقق طور پر دل میں منقش ہو تو وہ حالت خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے کہ خالص دُعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہیں دو چیزوں کا تصوّر دُعا کیلئے ضروری ہے یعنے اوّل اِس بات کا تصوّر کہ خدائے تعالیٰ ہر یک قسم کی ربوبیّت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور اُس کی یہ صفات کاملہ ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ ص۴۸۱

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

آئی کین ویٹ آئی وِل ڈُو۔ یعنے مَیں کر سکتا ہوں جو چاہونگا۔ پھر بعد اسکے بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وِی کین ویٹ وِی وِل ڈُو۔ یعنے ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔ اور اُسوقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے اور باوجود پُر دہشت ہونے کے پھر اس میں ایک لذت تھی جس سے رُوح کو معنے معلوم کرنے سے پہلے ہی ایک تسلّی اور تشفّی ملتی تھی۔ اور یہ انگریزی زبان کا الہام اکثر ہوتا رہا ہے۔ ایک دفعہ ایک طالب العلم انگریزی خوان ملنے کو آیا۔ اس کے رُوبرو ہی یہ الہام ہوا۔ دِس اِز مائی اینیمی۔ یعنے یہ میرا دشمن ہے۔ اگرچہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ الہام اُسی کی نسبت ہے۔ مگر اُس سے یہ معنی بھی دریافت ص۴۸۲

براہین احمدیہ صفحہ 480 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 571،572 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 415 پر درج ہے

Back

الحق والعلیٰ کأنّ اللہ نزل من السماء۔ انا نبشرک بغلام
حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اُترے گا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں
نافلۃً لک۔ سبحٰنک اللہ ورافاک۔ وعلّمک مالم تعلم
جو تیرا پوتا ہوگا خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا تجھے علم نہ تھا
انہ کریم تمشی امامک وعادیٰ لک من عادیٰ۔ وقالوا ان ھٰذا
وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا اور کہیں گے کہ یہ تو
الا اختلاق۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ یلقی الروح
ایک بناوٹ ہے۔ اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے
علیٰ من یشاء من عبادہ۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم
چاہتا ہے اپنی رُوح ڈالتا ہے یعنی منصبِ نبوت اس کو بخشتا ہے اور یہ تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔
فتبارک من علّم وتعلّم۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی
پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔ خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی
مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔* انی معک ومع اھلک
اور اس کے محسوس کرنے اور نبوت کی مُہر نے جس میں بالقوت قوت کا فیضان ہے بڑا کام کیا یعنی تیرے مبعوث ہونے کے دو باعث ہیں
ومع کل من احبّک۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔
میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے تیرے لئے میرے نام نے چمک دکھلائی۔
رُوحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فبصرک الیوم حدید۔
رُوحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ پس آج نظر تیری تیز ہے۔

---

*حاشیہ۔ یہ وحی الٰہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمّتی ہے اور ایک پہلو

حقیقۃ الوحی صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 416 پر درج ہے

۱۷ مئی ۱۹۰۸ء "مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار"[1]

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء "اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ وَالْمَوْتُ قَرِیْبٌ"[2]

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

تمّت

* * *

---

[1] (ترجمہ از مرتب) ناپائیدار عمر پر بھروسہ مت کر

نوٹ: اس الہام میں سنِ وفات بھی بتایا گیا ہے جو اس کے اعداد ۱۳۲۶ ہیں۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ) اب کوچ کا وقت آ گیا ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے

(۱۲) رحمت اور فضل کا کلام۔ شکر کا کلام۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

۱۸ اپریل ۱۹۰۸ء "(۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا[1] (۲) زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ۔ حَقَّ الْعَذَابُ وَتَدَلّٰی

(۳) بُشْرٰی۔"

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء "(۱) میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

(۲) خیر و خوبی کا نشان۔

(۳) میری مرادیں پوری ہوئیں۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء "مباش ایمن از بازیٔ روزگار۔"[2]

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۹ اپریل ۱۹۰۸ء "اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔"[3]

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۸ مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۹۰۸ء "جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ یقیناً یہی ہے کہ اگر دُنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دُنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔" (پیغام صلح صفحہ ۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے۔ (۲) زمین پر زلزلہ آئے گا پس عذاب واقع ہوگا اور اُتر آئے گا۔ (۳) بشارت ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتب) زمانہ کے کھیل سے بے خوف نہ رہ۔

[3] (ترجمہ از مرتب) میں ان تمام لوگوں کی حفاظت کروں گا جو اس دار میں ہیں۔

بعض لوگ اس کی راہ پر بیٹھ گئے ہیں۔ اتنے میں وہ حاکم نکلا۔ نہ گھوڑے پر سوار ہے اور بہت ناراض ہے کہتا ہے یہ لوگ میری راہ پر کیوں بیٹھ گئے۔ انہیں قید اور انکے ضرب بید لگاؤ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۸ر جون ۱۹۰۳ء

"رشیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ اِنَّمَآ اَمْرُكَ اِذَآ اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ ﷺ۔ كُلُّ اَمْرٍ مُّبَدَّلٌ۔ سَنَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۹ر جون ۱۹۰۳ء

والدہ محمود کی طرف سے۔ اُرِيْدُ اَنْ اَتَخَلَّصَ[2]

منجانب اللہ۔ اُرِيْدُ اَنْ اُخَلِّصَ۔[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۱ر جون ۱۹۰۳ء

"اَنَا الرَّحْمٰنُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ"[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۲ر جون ۱۹۰۳ء

"اَحْسِنْ وِدَادَكَ۔ سَنَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ اَمْرِكَ۔[5]

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ"[6]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مصیبت آنے والی تھی لیکن بخیریت گذر گئی۔ تیرا معاملہ یوں ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے اور اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ تمام برکت محمد ﷺ سے ہے۔ ہر بات بدلی ہوئی ہے۔ عنقریب میں تیرے لئے ہر امر میں سہولت کر دوں گا۔

[2] (ترجمہ از مرتب) میں خلاص ہونا چاہتی ہوں۔ [3] (ترجمہ از مرتب) میں خلاصی دینا چاہتا ہوں۔

[4] (ترجمہ از مرتب) میں رحمٰن خدا ہوں۔ تو مجھے تلاش کرے گا تو پائے گا۔

[5] (ترجمہ از مرتب) اپنی دوستی کو صفا دے۔ میں عنقریب تیرے معاملے میں سہولت پیدا کر دوں گا۔

[6] (ترجمہ از مرتب) تم ہرگز نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کرو۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 434 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 417 پر درج ہے

Back

کے کام ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے پھر آنکھ بند کر لیتی ہے۔"
(مکتوب مورخہ ۲۰ جون ۱۸۹۵ء بنام سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۲۹، ۱۴)

(ب) "عرصہ چودہ برس کا ہوا ہے کہ ایک خواب آئی تھی کہ چار لڑکے ہوں گے اور چوتھے لڑکے کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔" (از مکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مورخہ ۲۶ جون ۱۸۹۹ء)

۱۸۸۵ء

"میاں عبد اللہ سنوری جو علاقہ پٹیالہ میں پٹواری ہیں ایک مرتبہ ان کو ایک کام پیش آیا جس کے ہونے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے ان کو اس کام کے ہو جانے کی امید ہو گئی تھی۔ پھر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف التجا کی۔ ہم نے جب دعا کی تو بلا توقف الہام ہوا۔

"اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

تب میں نے ان کو کہہ دیا کہ یہ کام ہرگز نہیں ہوگا اور وہ الہام سنا دیا اور آخر کار ایسا ظہور میں آیا اور کچھ ایسے موانع پیش آئے کہ وہ کام ہوتا ہوتا رہ گیا۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۲)

۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء

"۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی ہے اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا میں اس کو بیان کر سکوں۔ مجھ کو یاد ہے کہ اُس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ

مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[1]

سو اُس رمی کو رمی شہب سے بہت مناسبت تھی۔

یہ شہب ثاقبہ کا تماشا جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کی عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔

اور پھر اس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت مسیح کے ظہور کے وقت میں نکلا تھا۔

---

[1] "جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ... روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ...)

سبع مثانی کی تحقیق کا ذکر ہوا کسی نے الحمد کا نام بتلایا اور کسی نے دوسری آیتوں کا اور کسی نے کہا کہ الحمد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس لئے دونوں مقام پر نازل ہونے کے باعث اس کا نام سبع مثانی ہوا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ممکن ہے کہ ایسا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس سورۃ کا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونا اور دوسری بار صدی کے مسیح موعود پر نازل ہونا ہے جس کے سبب سے اس کا نام سبع مثانی ہوا۔

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی[1])

۲۷۔ فرمایا "آج رات کو یہ الہام ہوا ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔[2]

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی[؟] ۔ البشریٰ مؤلفہ صاحبزادہ صاحب صفحہ ۲۴۔
الحکم جلد ۲۳ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۰ء صفحہ ۱)

۲۸۔ اس کے بعد پھر الہام ہوا۔

"نُوْرُ الدِّیْن"

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی[؟] ۔ البشریٰ صفحہ ۲۴)

۲۹۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الہام سنایا کہ۔

"پٹی پٹی گئی"[3]

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی[؟] ۔ البشریٰ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب صفحہ ۸)

---

[1] یہ مکتوب قلمی دفتر تالیف وتصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بوقت تیاری تذکرہ طبع دوم موجود تھا جس سے خاکسار نے نقل کیا مگر اب کہیں غائب ہے۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں یہ بشارت دیتے ہوئے کہ خوف نہ کرو اور نہ غمگین ہو اور بشارت حاصل کرو اس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے دوست و مددگار ہیں اس دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

نوٹ۔ الحکم پرچہ مذکورہ بالا اور البشریٰ صفحہ ۲۴ میں بجائے نَحْنُ اَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ کے ... اور الحکم پرچہ مذکورہ بالا میں اس کی جگہ نُوْرًا الدین کے الفاظ ہیں۔ (مرتب)

[3] پٹی ایک قصبہ کا نام ہے جو ضلع لاہور میں ہوتا تھا مگر ملکی تقسیم کے بعد ضلع امرتسر میں چلا گیا۔ (مرتب)

یہ حوالہ صفحہ 417 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 681 طبع چہارم از مرزا قادیانی

۲۰؍دسمبر ۱۹۰۷ء — (۱) آج ہماری بخت بیداری۔

(۲) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔[1]

(۳) خدا لے آئے لیا۔

(۴) وَاللّٰہ! وَاللّٰہ! سِدّھا ہویا آوَلّا۔

فرمایا۔ یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔

(۵) وقت رسید۔[3]

(بدر جلد ۶ نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

ایامِ جلسہ ۱۹۰۷ء — یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔[2]

(بدر جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

---

۱ (ترجمہ) تیرا دشمن جو ہے وہی ابتر ہے۔ ۳ (ترجمہ) وقت آگیا

۲ (ترجمہ از مرتب) اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔

(نوٹ از مرتب) بعض مہمانوں کو سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء کے موقع پر (از مرتب) ایک دن کھانا بہت دیر میں ملا۔ روٹی کافی تیار تھی مگر جگہ تنگ تھی اور تھوڑے آدمی ایک وقت میں کھا سکتے تھے۔ اس واسطے بہت دیر ہو گئی اور بعض مہمان بغیر کھانا کھانے کے سونے کو کوٹھوں میں چلے گئے۔ ان کو یہ منظور تھا کہ خود خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور براہِ راست آسمان سے اللہ کے رسول کے پاس وحی کی یہ پیغام پہنچا کہ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ بھوکے اور مضطر کو کھانا کھلاؤ۔ صبح سویرے حضرت نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ رات کو بعض مہمان بھوکے رہے۔ اسی وقت آپ نے منتظمین کو بلا کر تاکید کی کہ مہمانوں کی ہر طرح سے خاطر داری کی جاوے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ (بدر جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اس الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔

"۲۸؍دسمبر ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ صبح کے آٹھ بجے کھانا کھانے کے بعد یہ عاجز جلسہ میں تقریروں کے سننے میں لگ گیا۔ اسی روز تیسرا ایک لمبی تقریر بھی تھی بعد ظہر بیری ... نماز مغرب و عشاء (جمع کردہ) ادا کی اور مسجد مبارک میں حسب الارشاد مجلس معتمدین صدر انجمن کے جنرل اجلاس میں شامل ہونے کی غرض سے بیٹھ گیا کہ اجلاس کے بعد کھانا کھاؤں گا۔ اعلان کے مطابق اس میں جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریوں کی شمولیت ضروری تھی۔ میں اس وقت کرم ... سمجھا تھا کہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا اور دن میں اور کچھ کھانے کو میسر نہ آیا تھا۔ میں سال دوم میں تھا۔ شاید ایک آدھ کے سوا باقی تمام احباب جنتوں وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد سے چلے گئے تھے۔ اس حال کے تخیل نے لنگر میں کھانا کرتا تو کر اٹھ کر چلا جاتا کیا تھا لیکن صدر انجمن احمدیہ کھانا کھانے کے لئے چلے گئے ہیں اور سب لوگ لنگر میں کھانا کھا رہے ہیں تو بھی جا کر کھانا کھا کر چلا آ۔ لیکن غریب دل ڈرا کہ مبادا

۲۷ دسمبر ۱۸۸۲ء

(الف) "ایک عجیب کشف سے جو مجھ کو ۳۰ دسمبر ۱۸۸۲ء بروز شنبہ یک دفعہ ہوا۔ آپ کے شہر کی طرف نظر لگی ہوئی تھی اور ایک شخص نامعلوم الاسم کی ارادت صادقہ خدا نے میرے پر ظاہر کی جو باشندہ لودھیانہ ہے۔ اس عالم کشف میں اُس کا تمام پتہ و نشان سکونت بتلا دیا جو اَب مجھ کو یاد نہیں رہا۔ صرف اتنا یاد رہا کہ سکونت خاص لودھیانہ اور اُس کے بعد اُس کی صفت میں یہ لکھا ہوا پیش کیا گیا۔

سچا ارادتمند۔ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔"

(از مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۴۵ مکتوب بنام میر عباس علی صاحب)

(ب) "میں نے قریب ہی کے کشف کے عالم میں دیکھا کہ ایک کاغذ میرے سامنے پیش کیا گیا۔ اس پر لکھا ہے کہ

"ایک ارادتمند لودھیانہ میں ہے"

پھر اس کے مکان کا پتہ مجھے بتلایا گیا اور نام بھی بتایا گیا جو مجھے یاد نہیں اور پھر اس کی ارادت اور قوتِ ایمانی کی یہ تعریف اسی کاغذ میں لکھی ہوئی دکھائی۔

"اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمٰوٰتِ"

---

۱ میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ ۲ لودھیانہ۔ ۳ لودھیانہ میں ایک صاحب میر عباس علی نام تھے جو بیعت کرنے والوں میں داخل تھے چند سال تک انہوں نے اخلاص میں ایسی ترقی کی کہ ان کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ایک دفعہ الہام ہوا اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ۔ اس الہام سے صرف اس قدر مطلب تھا کہ اس زمانہ میں وہ راسخ الاعتقاد تھے اور ایسے ہی انہوں نے اس زمانہ میں آثار ظاہر کئے کہ ان کے لئے بجز اس ذکر کے اور کوئی مدد نہ تھا اور ہر ایک میرے خط کو نہایت ادب سے بطور تبرک کے کر چھاپتے تھے اس کی نقل کرتے تھے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے اور اگر ایک خشک ٹکڑا بھی دسترخوان کا ہو تو تبرک سمجھ کر کھا جاتے تھے اور سب سے پہلے لودھیانہ سے وہی قادیان میں آئے تھے۔ ایک مرتبہ مجھ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دکھایا گیا کہ عباس علی ٹھوکر کھائے گا اور برگشتہ ہو جائے گا۔ وہ میرا الہام بھی انہوں نے میرے ملفوظات میں درج کر لیا۔ بعد اس کے جب اُن کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ کو کہا کہ مجھ کو اس کشف سے جو میری نسبت ہوا بڑا تعجب ہوا کیونکہ میں تو آپ کے لئے مرنے کو تیار ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے لئے مقدر ہے وہ پورا ہوگا۔ بعد اس کے جب وہ زمانہ آیا کہ میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ دعویٰ ان کو ناگوار گزرا۔ اوّل دل میں ان کے پیچ و تاب پیدا ہوتے رہے۔ بعد اس کے اس مباحثہ کے وقت کہ جو مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب سے لودھیانہ میں میری طرف سے ہوا تھا اور اس تقریب سے چند دن ان کو مخالفوں کی صحبت بھی میسر آگئی تو نوشتۂ تقدیر ظاہر ہو گیا اور وہ مرتد ہو کر بگڑ گئے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۷)

۴ (ترجمہ از مرتب) اس کی جڑ زمین میں مستحکم ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔

مگر بجز مرضی باری تعالیٰ کیونکر پورا ہو۔ مولوی عبدالقادر صاحب موت کو بہت یاد رکھیں اور دلی اخلاص کے حصول میں کوشش کریں اور یہ عاجز بھی کوشش کرے گا۔ والسلام

۲۰؍نومبر ۱۸۸۳ء مطابق ۱۹؍محرم ۱۳۰۱ھ

مکتوب نمبر ۳۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کئے ہیں مگر قابلِ اطمینان نہیں۔ اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ ان سب کی تحقیق تنقیح ضرور ہے تا بعد تنقیح جیسا کہ مناسب ہو، اخیر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کئے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو بہت جلد دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا جاوے اطلاع بخشیں اور وہ کلمات یہ ہیں۔

پریشن، عمر براطوس، یا پلاطوس یعنی پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔ پھر دو لفظ اور ہیں۔ ھو شعنا نعسا[1] معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔

اوّل عربی فقرہ ہے یَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا[2]۔ ''یوسٹ ڈو[3] وہاٹ آئی ٹولڈ یو''[4] تم کو وہ کرنا چاہئے جو میں نے فرمایا ہے یہ اُردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اُس کا الہامی نہیں۔ بلکہ اُس ہندو لڑکے نے بتلایا ہے۔ فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔ اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہو جاتا ہے اُس کو غور سے دیکھ لینا چاہئے اور وہ الہام یہ ہیں۔

---

[1] تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۸۰ [2] تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۸۲ [3] مکتوب طبع اوّل میں سہواً یوسٹ ڈو چھپا ہے۔ (مرتب)

[4] تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۸۲

''دو آل من شُڈ بی انگری بٹ گاڈ اِز وِد یو'' [1] ''ہی شَل ہلپ یو''۔ [2] ''ورڈس آف گاڈ [3] ناٹ کین ایکسچینج''۔ [4] ترجمہ اگر تمام آدمی ناراض ہونگے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہیں۔
''آئی شَل ہلپ یو''۔ [5] مگر بعد اس کے یہ ہے۔ ''یو ہیو ٹو گو امرتسر''۔ [6] پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے۔ ''ہی ہلٹس اِن دی ضلع پشاور''۔ [7] یہ فقرات ہیں ان کو تنقیح سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو اخیر جزو میں بعض فقرات بموضع مناسب درج ہو سکیں۔ بخدمت مولوی عبدالقادر صاحب و خواجہ علی صاحب سلام مسنون پہنچے۔

۱۲ر دسمبر ۱۸۸۳ء بمطابق ۱۱ر صفر ۱۳۰۱ھ

مکتوب نمبر ۳۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد ہذا آں مخدوم کا عنایت نامہ پہنچا۔ موجب ممنونی ہوا۔ آج میرا ارادہ تھا کہ صرف ایک دن کے لئے آں مخدوم کی ملاقات کے لئے لودہیانہ کا قصد کروں۔ لیکن خط آمدہ مطبع ریاض ہند سے معلوم ہوا کہ حال طبع کتاب کا ابتر ہو رہا ہے۔ اگر اُس کا جلدی سے تدارک نہ کیا جائے تو کاپیاں کہ جو ایک عرصہ کی لکھی ہوئی ہیں خراب ہو جائیں گی۔ بات یہ ہے کہ کاپیوں کی چھ سات جزیں مطبع ریاض ہند سے بباعث کم استطاعتی مطبع کے مطبع چشمۂ نور میں دی گئی تھیں۔ اور مہتمم چشمۂ نور نے وعدہ کیا تھا کہ ان کاپیوں کو جلد تر چھاپ دیں گے اور قبل اس کے جو پُرانی اور خراب ہوں چھپ جائیں گی۔ سو خط آمدہ مطبع ریاض ہند سے معلوم ہوا کہ وہ کاپیاں اب تک نہیں چھپیں اور خراب ہو گئیں

---

[1] تذکرہ صفحہ ۹۲،۸۷ [2] تذکرہ صفحہ ۹۲،۸۷ [3] مکتوب طبع اوّل میں غلطی سے ''وارڈس آف گاڈ'' چھپا ہے۔ [4] تذکرہ صفحہ ۹۲

[5] تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۹۲ [6] تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۹۲ [7] تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۹۲

آریوں کو جو ہمیشہ ڈاکخانہ سے جاکر خط لاتے تھے اس کا علم بھی تھا بلکہ خود ڈاکخانہ کا منشی جو ایک ہندو تھا۔ ان ہی دنوں میں ایک ہندو الہامی پیشگوئی کے لکھنے کے لئے بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا۔ اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے اُسکے ہاتھ سے ناگری اور فارسی میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اُس پر اُسکے دستخط بھی کرائے جاتے تھے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی بھی بدستور لکھائی گئی۔ ابھی پانچ روز نہیں گذرے تھے کہ پینتالیس روپیہ کا منی آرڈر جہلم سے آگیا۔ حساب کیا گیا تو منی آرڈر کے روانہ ہونے کا ٹھیک وہی دن تھا جس دن خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی تھی۔ اور یہ نشان آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں درج ہوکر ہزارہا انسانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۷۵۔ اس نشان کے گواہ وہی آریہ ہیں اور حلفاً بیان کرسکتے ہیں۔ مگر حلف نمونہ نمبر ۲ کے موافق ہوگی۔

۴۱ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ حیدر آباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ ہے۔ خواب بدستور لکھایا گیا اور ملاوامل آریہ کو اطلاع دی گئی۔ پھر تھوڑے دن بعد حیدر آباد سے خط آگیا اور سو روپیہ نواب موصوف نے بھیجا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس نشان کے گواہ وہی آریہ ہیں اور حلفاً بیان کرسکتے ہیں۔ مگر حلف نمونہ نمبر ۲ کے موافق ہوگی۔ اور یہ نشان آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں درج ہو چکا ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۷۷۔

۴۲ ایک دوست نے بڑی مشکل کے وقت خط لکھا کہ اس کا ایک عزیز کسی سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہے اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی۔ اور دعا کے لئے درخواست کی چنانچہ اُس وقت صافی وقت میسر آگیا۔ اور قبولیت کے آثار سے ایک آریہ کو اطلاع دی گئی۔

تریاق القلوب صفحہ 59 مجموعہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 260 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 420 پر درج ہے

Back

اور کاذب کون ہے اور اس شخص کو ہم (یعنی مجھ کو) پراگندہ غبار کی طرح کر دیں گے یعنی ہلاک کر دیں گے مگر اے الٰہی بخش تم پر سلامتی ہے تمہارے لئے خدا نے رحمت لکھی ہے تم ہلاکت سے بچ گئے۔ اب سوچنے والے سوچ لیں کہ آخر انجام کیا ہوا؟ کیا وہ تباہی جو میری نسبت بابو صاحب کا الہام بتاتا ہے وہ انہیں پر آئی ہے یا نہیں؟

پھر اسی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ ان کو الہام ہوا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا یعنی اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی ہو جا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کونسی آگ تھی جو ٹھنڈی ہو گئی صرف طاعون کی آگ ان پر نازل ہوئی تھی سو وہ تو ٹھنڈی نہ ہوئی اور ان کا کام ایک دن میں تمام کر گئی۔✽ صدہا آدمی لاہور میں طاعون میں مبتلا ہو کر آخر اچھے ہو گئے مگر بابو صاحب جانبر نہ ہو سکے اور بے وقت موت نے ہزاروں حسرتوں کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کرا دیا۔ اب وہ تو اس جہان کو چھوڑ گئے صرف ان کے دوستوں کے لئے محض رشد لکھنا پڑا ہے کیونکہ بابو صاحب کی موت کے بعد مجھ کو یہ الہام ہوا تھا فتنا بعضہم ببعض یعنی ہم نے الٰہی بخش کی موت سے ان کے دوستوں کا امتحان کرنا چاہا ہے کہ کیا وہ اب بھی سمجھتے ہیں یا نہیں۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ بابو الٰہی بخش صاحب میرے مقابل پر ایک بڑی سختی کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ اور کوئی دقیقہ انہوں نے تحقیر اور توہین کا اٹھا نہیں رکھا تھا اور لوگوں کو انہوں نے اپنی کتاب سے گمراہ کیا تھا اور ہر روز میری موت اور تباہی کے منتظر تھے اور اپنے دوستوں کو صدہا الہامات اس قسم کے سنایا کرتے تھے اور خاص کر طاعون سے میری موت اپنی کتاب میں شائع کی تھی۔ پھر یہ کیا ہوا کہ وہ خود طاعون سے نامرادی کے ساتھ مر گئے

✽ یہ عجیب بات ہے کہ وہ بھی طاعون سے مرے۔ بابو صاحب کے دوستو سچ کہو کیا یہ تباہی ہے جو وہ سمجھے تھے کہ بابو صاحب میری زندگی میں ہی جس کی موت اور تباہی کے منتظر تھے طاعون سے فوت ہو گئے۔ ان کے صدہا الہام جو میرے ہلاک ہونے کے بارے میں تھے وہ سب جھوٹے نکلے۔ کیا یہ بات سوچنے کے لائق نہیں کہ ان کے الہاموں کی کلی انہیں پر کھل گئی۔ کیا کوئی ہے کہ اس کا جواب دے۔ منہ

حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 125 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 561 مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 420 پر درج ہے

Back

(ترجمہ) خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۳، ۷۹)

۲۲؍اگست ۱۹۰۲ء

"خدا کی پناہ میں عمر گزارو"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰۔ البدر جلد ۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۰۲۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۹)

۲۳؍اگست ۱۹۰۲ء

"۲۳؍اگست ۱۹۰۲ء کو زبان انگریزی میں میں نے ڈوئی¹ کے مقابل پر ایک اشتہار شائع کیا تھا اور خدا تعالیٰ سے الہام پاکر اس میں یہ لکھا تھا کہ اگر ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے یا نہ کرے وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچے گا اور خدا جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کر کے دکھلائے گا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۹)

۲۴؍اگست ۱۹۰۲ء

(ا) "فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے وہ اس پر حملہ کرتی ہے بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا بار بار رگڑتا تھا لیکن

---

¹ ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی ایک شخص امریکہ کا باشندہ تھا۔ اسلام کا سخت دشمن اور عیسائیت کا حامی تھا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حضرت مسیح موعود کے بار بار چیلنج کے باوجود اس کے مقابلہ پر آنے کی جرأت پیدا نہ ہوئی بلکہ وہ شوخی اور شرارت میں بڑھ گیا تو حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق پیشگوئی کی جس کو امریکہ کے متعدد اخباروں نے شائع کیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۱ تا ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۶ تا ۵۱۰)

پھر اس کا یہ حشر ہوا کہ اس کی زندگی کے آخری حصہ میں اس کا شراب خوار ہونا ثابت ہوا اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا مگر اس کا شراب خوار ہونا ثابت ہو گیا اور وہ اس صیہون سے جو اس کا آباد کردہ شہر تھا بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا جس کو اس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے آباد کیا تھا اور نیز سات کروڑ نقد روپیہ سے جو اس کے قبضہ میں تھا اس کو جواب دیا گیا اور اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہو گئے اور اس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے..... آخرکار اس پر فالج گرا اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اس کو اٹھا کر لے جاتے تھے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہو گیا اور حواس بگڑ گئے.... آخرکار مارچ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ مر گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷، ۷۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۲، ۵۱۳)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 402،403 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 421 پر درج ہے

Back

پھر بھی سر اُٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۷۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

(ب) "پھر میں نے آئینہ خواب میں دیکھا اور ہیبت ناک اور چمکتا ہوا چہرہ نظر آیا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

یکم ستمبر ۱۹۰۳ء "فرمایا۔ آج خواب میں ایک فقرہ زبان سے یہ نکلا۔

فیرمین[1]"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴۶)

۲ ستمبر ۱۹۰۳ء "فرمایا۔ اسہال آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہوگئی۔ ایک تھوڑی سی غنودگی میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دونوں طرف دو آدمی پستولیں لئے کھڑے ہیں۔ اسی اثنا میں مجھے الہام ہوا:

فِي حِفَاظَةِ اللّٰهِ[2]"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۷۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۴ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۵ ستمبر ۱۹۰۳ء[3] "میں نے ایک کشفی نظر میں دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ ... جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ میں سے کاٹی گئی ہے اور وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے۔ تو کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین میں جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگا دو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی اور پھر دوبارہ اُگے گی۔ اور ساتھ ہی مجھے یہ وحی ہوئی کہ

"کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا۔"[4]

---

[1] (تعبیر از مرتب) اچھا آدمی (Fairman) [2] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں۔

[3] یہ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی کاپی صفحہ ۲۱ میں لکھی ہے۔ (مرتب)

[4] حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کشف کو حضرت شہید مرحوم صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب اور مولوی نعمت اللہ صاحب پر چسپاں فرماتے ہوئے فرمایا "بیری جو پہلے کاٹی گئی تھی اس سے مراد سید عبد اللطیف صاحب تھے۔ انہیں بیری قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا گیا کہ وہ پھلدار تھے یعنی صاحب اولاد تھے اور سرو کی شاخ سے یہ مراد تھی کہ بیری کے بعد جو شاخ کاٹی جائے گی وہ پھلدار نہیں ہوگی چنانچہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی کہ شہید کر دیئے گئے۔" (الفضل جلد ۱۲ نمبر ۴۷ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 403،402 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 421 پر درج ہے

Back

۹ جنوری ۱۹۰۴ء "لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاْتُوْنِیْ بِاَھْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۹ جنوری ۱۹۰۴ء "مَیں نے دیکھا کہ گویا مبارک کے بدن پر کچھ لرزہ ہے مَیں اس کو گولی دینا چاہتا ہوں اور باہر قاضی ضیاء الدین کھڑا ہے مَیں چاہتا ہوں اس کو ایک روپیہ شیرینی لانے کے لئے دوں۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۱۲ جنوری ۱۹۰۴ء "رؤیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ چلے جائیں۔ مَیں قادیان کو چلا گیا ہوں اور مَیں وضو کر رہا ہوں اور فکر میں ہوں کہ ہم کیوں چلے آئے۔ چاہئے تھا خواجہ کمال الدین صاحب سے مشورہ کر لیتے۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء قریباً دو بجے رات کے الہام ہوا۔

اَرَدْتُّ اَنْ تَسْتَفْتِحَ[2]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء رؤیا فرمایا۔ ہم ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اُس سے بھاگے تو ایک اور گھر میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ مَیں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور گھر میں چلا گیا ہے ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

پھر نقشہ بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر مَیں نے وہ نِب لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر مَیں کہتا ہوں یہ بھی ناشکری کا جھگڑا۔ اس کے بعد الہام ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ[3]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) آج تم پر کوئی ملامت نہیں پس تم سب اپنے اہل بیت میرے پاس آؤ۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں چاہتا ہوں کہ آپ فتح کے لئے دعا کریں۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ یقیناً غالب ہے اور سزا دینے کی طاقت رکھتا ہے۔

۲۲؍ اگست ۱۹۰۵ء

"چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ ٹیپ لے ہیں۔ دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۴؍ اگست ۱۹۰۵ء

"پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ حاشیہ)

۲۴؍ اگست ۱۹۰۵ء

رؤیا "میں ایک جگہ کھڑا ہوں۔ آگے ایک پردہ ہے۔ پردہ کے پیچھے سے آواز آئی۔

تو جانتا ہے میں کون ہوں۔ میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں ذلت دیتا ہوں۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۶؍ اگست ۱۹۰۵ء

"دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے۔ اس نے نہایت زور کے ساتھ قلم چلایا جیسا کہ کوئی دیا سلائی رگڑتا ہے اور اس کے قلم کے جھنکنے کی آواز بھی آئی۔ اس نے لکھا۔

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ

فرمایا: اس کے معنے ہیں دشمنوں کے منہ کالے ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعہ سے دشمنوں کو روسیاہ کرنا چاہتا ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۹؍ اگست ۱۹۰۵ء

"اے عمارت مفت میں تو تھک گئی۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲)

۳۰؍ اگست ۱۹۰۵ء

(الف) "مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 472 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 422 پر درج ہے

(۱) سب پر اداسی چھا جائے گی (۲) قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔[۱]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹۰۵ء فرمایا میرے ایک چچا صاحب فوت ہو گئے تھے۔ مدت ہوئی میں نے ایک مرتبہ اُن کو عالمِ رؤیا میں دیکھا اور ان سے اس عالم کے حالات پوچھے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت عجیب نظارہ ہوتا ہے۔ جب انسان کا آخری وقت آتا ہے تو دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں سامنے آتے ہیں اور وہ کہتے آتے ہیں توا لیس۔ توا لیس۔

(فرمایا حقیقت میں ایسی حالت میں جب کوئی مفید وجود درمیان سے نکل جاتا ہے یہی لفظ توا لیس موزوں ہوتا ہے)۔

اور پھر وہ قریب آکر دونوں انگلیاں ناک کے آگے رکھ دیتے ہیں۔

اے روح جس راہ سے آئی تھی اسی راہ سے واپس نکل آ۔

فرمایا طبّی امور سے ثابت ہوتا ہے کہ ناک کی راہ سے روح داخل ہوتی ہے اسی راہ سے معلوم ہوا نکلتی ہے۔ توریت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نتھنوں کے ذریعہ زندگی کی روح پھونکی گئی۔ وہ عالم عجیب اسرار کا عالم ہے جن کو اس زندگی میں انسان پورے طور پر سمجھ نہیں سکتا۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲ دسمبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا۔

اِنْ کُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ[۲]

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ۔[۳]

---

۱ (ترجمہ) تیری اجل مقدّر قریب ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کرنے والا ذکر باقی نہ چھوڑیں گے۔ (مرتب)

۲ فرمایا میں الہامات پر غور کرکے یہی سمجھتا ہوں کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے۔ پہلے بھی یہ الہام ہوا تھا اس وقت اس کے ساتھ ایک رؤیا بھی تھی۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳ (ترجمہ) اگر تم مسلمان ہو۔ ۴ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اگر تم مسلمان ہو۔

اس جماعت میں سے ایک شخص میں دُنیا سے رخصت ہو جائے گا اور پیٹ پھٹ جائے گا اور شعبان کے مہینہ میں وہ فوت ہوگا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲)

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء رؤیا۔ دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے جو لڑکا لے کر آیا ہے۔ وہ کتاب ہے کہ اس کے حاشیہ پر سطر ہے ذرا پڑھ لینا۔ اُس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

دشمن نہایت اضطراب میں ہے

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء "فرمایا۔ گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ

ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں مگر اس پر لکھا ہے۔ خیر۔[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء "(۱)[2] قَالَ رَبُّكَ إِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ۔

(۲) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ أُجِيْبَتْ دَعْوَتُكَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔[3]

(۳) بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ إِلْهَامِكَ وَوَحْيِكَ وَرُؤْيَاكَ۔[4]

---

[1] یہ الہام ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا۔ دیکھئے صفحہ ۵۶۳۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) (۱) تیرے رب نے فرمایا ہے کہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اترنے والی ہے جو تجھے خوش کر دے گی اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے۔

[3] (ترجمہ) (۲) اللہ تعالیٰ نے تیری دعا سن لی، تیری دعا قبول کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں۔

[4] (۳) برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہاموں میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں۔

سو وہ بھی ہے جو پیدا ہوگیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

از انجملہ ایک یہ ہے کہ مسیح کے نزول کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ فرشتوں کے پروں پر
اس نے اپنی ہتھیلیاں رکھی ہوئی ہوں گی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کا اختیار اور ایسی ۶۹۸
ہاتھ جو تحصیل علوم عقلی اور انوار باطنی کا ذریعہ ہے آسمانی موکلوں کے سہارے پر ہوگا اور وہ کتب و
کتابوں اور مشائخ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے علم لدنی پائے گا اور اس کی ضروریات زندگی کا
بھی خدا ہی متولی اور متکفل ہوگا جیسا کہ قریباً دس سال سے براہین احمدیہ میں اس عاجز کی نسبت
یہ الہام چھپ چکا ہے کہ انک باعیننا سمیتک المتوکل وعلمنٰہ من لدنا علما
یعنی تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ہم نے تیرا نام متوکل رکھا اپنی طرف سے علم سکھلایا ہے
اور اجنحہ سے مراد جو حدیث میں ہے صفات اور قویٰ لئے گئے ہیں جیسا کہ صاحب لمعات شارح مشکوٰۃ
نے حدیث اجنحہ جبرائیل کی شرح میں یہی معنے لکھے ہیں عن زید ابن ثابت قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ للشام قلنا لای ذالک یا رسول اللہ قال لان
ملائکۃ الرحمٰن باسطۃ اجنحتہا علیہا رواہ احمد والترمذی۔ یہ بات بہت سی
حدیثوں اور قرآن کریم سے ثابت ہے کہ جو شخص کامل انقطاع اور کامل توکل کا مرتبہ پیدا کر لیتا ۶۹۹
ہے تو فرشتے اس کے خادم کئے جاتے ہیں اور ہر یک فرشتہ اپنے منصب کے موافق اس کی
خدمت کرتا ہے وقال اللہ تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل
علیہم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون[1]
جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وحملنٰہم فی البر والبحر[2] یعنی اٹھایا ہم نے ان کو جنگلوں
میں اور دریاؤں میں۔ اب کیا اس کے یہ معنے کرنے چاہئیں کہ حقیقت میں خدا تعالیٰ انہیں گود
میں لے کر اٹھاتا ہے سو اسی طرح ملائک کے پروں پر ہاتھ رکھنا حقیقت پر محمول نہیں۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ عاجز ایسی علامت مذکورہ بالا کے ساتھ آیا ہے اور مجھ پر
پر اس عاجز کے دونوں ہاتھ ہیں اور یہی توکل کے سہارے سے علوم لدنی کھل رہے ہیں۔ اگر کوئی

[1] حٰم السجدہ ۳۱ [2] بنی اسرائیل ۷۱

ازالہ اوہام صفحہ 698 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 476 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 425 پر درج ہے

Back

الإسلامية ليكون بلاغًا تامًّا للطالبين۔ فاعلموا يا معشر الكرام

تا برائے طالبان این تبلیغ بمرتبۂ کمال برسد ۔ پس بدانید اے گروہ بزرگان و صاحبان

أولي الأبصار والأفهام أن الله قد بعثني مجددًا على رأس هذه المائة

بصیرت و فہم کہ خدائے عزوجل مرا بر سر این صدی مجدد مبعوث فرمودہ و بندہ خود را برائے مصلحت عامہ

واختصّ عبده لمصالح العامة وأعطاني علومًا ومعارف تجب لإصلاح

خاص گردانیدہ است ۔ و مرا آن علوم و معارف بخشید کہ برائے اصلاح این امت واجب

هذه الأمة ووهب لي من لدنه ما أحتاج لإتمام الحجة على الكفرة الفجرة۔ و

اند ۔ و مرا علم لدنہ بخشید تا کہ بر کافران و فاسقان حجت تمام شود ۔ و مرا میوہ تازہ و

أعطاني ثمرًا غضًّا طريًّا للتغذية في جياع الملّة۔ وكأسًا دهاقًا للعطاشى

تر عنایت کرد تا گرسنگان ملت را اقتات دادہ شود ۔ و جام ہائے پر بخشید تا تشنگان ہدایت و

الهداية والمعرفة وجعلني إمامًا لكل من يريد صلاح نفسه ويحبّ

معرفت را نوشانیدہ شود ۔ و مرا برائے ہر آن شخصے کہ صلاحیت نفس خود میخواہد و محبت رب خود میخواہد

رضاء ربه وجعلني من المكلَّمين الملهَمين۔ وأكمل عليّ نعمه وأتمّ تفضّله

امام گردانید و مرا از آنان گردانید کہ بشرف مکالمہ الٰہیہ مشرف میباشند ۔ و بر من نعمتہا خود کامل کرد و تفضل

وسمّاني المسيح ابن مريم بالفضل والرحمة۔ وقد بيني وبينه تشابه الفطرة

خود را تمام نمود و مرا محض از فضل خود مسیح ابن مریم نہاد ۔ و درمیان من و مسیح ابن مریم تشابہ فطرت متحقق

كالجوهرين من المادة الواحدة ووهب لي علومًا مقدسة نقية ومعارف

کرد ۔ چنانچہ دو جوہر از یک مادہ میباشند و مرا علوم مقدس و مصفا بخشید و معارف صاف و روشن

صافية جلية وعلّمني ما لم يعلم غيري من المعاصرين۔ وصبّ في

عطا کرد و مرا چیزہا بیاموخت کہ غیر من از مردم این زمانہ ازان بے خبر اند ۔ و در دل من معارفے

قلبي ما لم يحيطوا بها علمًا۔ ونورًا لم يعطه أحد منهم وجعلني من

ریخت کہ علم کس از ایشان بآن محیط نیست و مرا نورے عطا کرد کہ ہیچ کس از ایشان بدان نرسیدہ

إِلَى تَمَامِ وَصُوْلِ الْمُخَالِفِيْنَ بِالْإِقْدَامِ وَالْمُكَذِّبِيْنَ

تا وصول دشمنان باقدام و تکذیب کنندگان بہجوم آوردہ

دشمنوں کی زیادتی اور دشمنوں کے حملوں سے جو حملہ کے ساتھ ہیں اور تکذیب کرنے والوں کی

وَكَادَ أَنْ لَّا يَبْقَى أَثَرٌ مِّنْهُ لَوْ لَمْ يَتَدَارَكْهُ فَضْلُ

و نزدیک بود که نشانے از وے نماند اگر فضل خدائے کریم

جیسے کہ ہو گئی ہے۔ اور قریب تھا کہ اس کا کچھ نشان بھی باقی نہ رہتا اگر خدائے کریم کا

اللّٰهِ الْكَرِيْمِ الْمُعِيْنِ۔ فَاقْتَضَتْ غَيْرَةُ اللّٰهِ

او را باز نیافتے چنانچہ ازاین سبب تقاضا کرد غیرت خدا که

فضل اس کا تدارک نہ کرتا۔ چنانچہ اسی سبب سے خدا کی غیرت نے تقاضا کیا کہ

أَنْ يَّبْعَثَ فِيْهِ مُجَدِّدًا يُّشَابِهُ آدَمَ فَخَلَقَنِيْ

که در وے مجددے را مبعوث فرماید که با آدم مشابہ باشد۔ پس مرا [illegible]

اس میں ایک مجدد کو پیدا کرے جو آدم سے مشابہ ہو۔ پس

فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ أَعْنِيْ سَاعَةَ

در وقت عصر اعنی در ساعت عسر مرا

اس دن عصر کے وقت یعنی عسر کے وقت مجھ کو

الْعُسْرِ وَعَلَّمَنِيْ مِنْ لَّدُنْهُ وَأَكْرَمَ مَوْلِدًا خَلَقَنِيْ

بیافرید و مرا از پیش خود بیاموخت و بنواخت و در ملک

پیدا کیا اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی اور [illegible]

فِيْ عِبَادِهِ الْمُكْرَمِيْنَ۔ وَجَعَلَنِيْ حَكَمًا لِّلْأَقْوَامِ

بندگان بزرگ خود مرا در آورد و مرا حکم ساخت برائے اقوام که

بزرگ بندوں کے سلسلہ میں مجھ کو داخل کیا۔ اور مجھے ان کے لئے جو مختلف کہتے ہیں

حوالہ نمبر 461

اور حق پوشی میں حد سے گذر گئے ہیں۔ ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظہور فرما نہیں ہوئے تھے۔ تا یہ گمان کیا جاتا۔ کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے اسلئے لوگ جان بچانے کے لئے اُن کے جھنڈے کے نیچے آگئے تھے۔

پس سوال تو یہ ہے کہ جب کہ آپ کے لئے اپنی غریبی اور مسکینی اور تنہائی کی حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں منادی شروع کی تھی تو اسوقت کس تلوار کے خوف سے لوگ آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ اور اگر ایمان نہیں لائے تھے تو پھر جبر کرنے کے لئے کس بادشاہ سے کوئی لشکر مانگا گیا تھا۔ اور مدد طلب کی گئی تھی۔ اے حق کے طالبو! تم یقیناً سمجھو کہ یہ سب باتیں اُن لوگوں کی افترا ہیں۔ جو اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ تاریخ کو دیکھو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔ تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا۔ اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں۔ اور بجز خدا کے کوئی متکفل نہ تھا اور پچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی چچا نے بھی آپ کو اپنی لڑکی نہ دی۔ کیونکہ جیسا کہ بظاہر نظر آتا تھا۔ آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات کے متحمل ہو سکیں اور نیز محض اُمّی تھے۔ اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے۔ پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہنچے تو یکدفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا۔ ایک غار مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ جس کا نام حرا ہے۔ آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے۔ اور اپنے خدا کو یاد کرتے۔ ایک دن اُسی غار میں آپ

یہ حوالہ صفحہ 426 پر درج ہے	پیغام صلح صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465 از مرزا قادیانی

Back

کامل تعلق تبھی ثابت ہوتا ہے کہ بظاہر بہت سے تعلقات میں وہ گرفتار ہو۔ بیویاں ہوں اولاد ہو تجارت ہو زراعت ہو اور کئی قسم کے اُس پر بوجھ پڑے ہوئے ہوں اور پھر وہ ایسا ہو کہ گویا خدا کے سوا کسی کے ساتھ بھی اُس کا تعلق نہیں۔ یہی کامل انسانوں کے علامات ہیں مگر ایک شخص ایک بن میں بیٹھا ہے نہ اُس کی کوئی جورو ہے نہ اولاد ہے نہ دوست ہیں اور نہ کوئی بوجھ کسی قسم کے تعلق کا اُس کے دامن گیر ہے تو ہم کیونکر سمجھ سکتے ہیں کہ اس نے تمام اہل و عیال اور ملکیت اور مال پر خدا کو مقدم کر لیا ہے اور بے امتحان ہم اُس کے کیونکر قائل ہو سکتے ہیں اگر ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویاں نہ کرتے تو ہمیں کیونکر سمجھ آ سکتا کہ خدا کی راہ میں جاں فشانی کے موقع پر آپ ایسے بے تعلق تھے کہ گویا آپ کی کوئی بھی بیوی نہیں تھی مگر آپ نے بہت سی بیویاں اپنے نکاح میں لا کر صدہا امتحانوں کے موقعہ پر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کو جسمانی لذّات سے کچھ بھی غرض نہیں اور آپ کی ایسی مجرّدانہ زندگی ہے کہ کوئی چیز آپ کو خدا سے روک نہیں سکتی۔ تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔ ہر ایک دفعہ اولاد کے مرنے میں جو لخت جگر ہوتے ہیں یہی مُنہ سے نکلتا تھا کہ اے خدا ہر ایک چیز پر میں تجھے مقدم رکھتا ہوں مجھے اس اولاد سے کچھ تعلق نہیں کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بالکل دُنیا کی خواہشوں اور شہوات سے بے تعلق تھے اور خدا کی راہ میں ہر ایک وقت اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنگ کے موقعہ پر آپ کی انگلی پر تلوار لگی اور خون جاری ہو گیا تب آپ نے اپنی انگلی کو مخاطب کر کے کہا کہ اے انگلی تُو کیا چیز ہے صرف ایک انگلی ہے جو خدا کی راہ میں زخمی ہو گئی۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہیں تب عمرؓ کو یہ

تُو نے اعتراض کیوں کیا تھا۔ تیری اس خطا پر غضب ہوا ہے۔ اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ میں رسہ ڈال کر پتھروں پر گھسیٹتا پھر۔ اس نے کہا کہ ایسا کیوں کروں؟ اس عابد نے کہا کہ میں جس طرح میں کہتا ہوں۔ اسی طرح کرو۔ آخر اس نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسیٹنے سے چھل گئیں۔ تب خدا نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا۔ اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں۔ ذرا زیادہ بارش ہو جاوے تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈوبنے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش میں ہو تو کہتے ہیں کہ اب ہم کو مارنے لگا ہے۔ یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہیں۔ دیکھو تقویٰ کیسے گم ہو گیا ہے اگر ایک دو آنے رستے میں مل جاویں تو جلدی سے اٹھا لیتا ہے اور پھر اس کو کسی سے نہیں کہتا۔ حالانکہ تو تُو نے کا کام یہ تھا کہ اس کو سب کو سناتا اور جس کے ہوتے اس کے حوالہ کرتا۔ پھر کہتے ہیں کہ بارش نہیں ہوتی بارش کیسے ہو؟ اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔ اگر زیادہ بارش ہو تو دہائی دیتے ہیں۔ اگر دھوپ زیادہ ہو تو بھی دہائی دیتے ہیں۔ ان سب حالتوں میں انسان تقویٰ سے خالی ہوتا ہے۔ پس چاہیئے کہ صبر کرے اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہو کر تو روٹی کھانا حرام ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے۔

دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۱ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا اور جب کوئی فوت ہوتا تو انا للہ ہی کہتے رہے۔ اب اگر کسی کا لڑکا مر جاوے تو برس برس تک روتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کشائش دیوے تو تعریف کرتے ہیں مگر خدا سختی آجاوے تو فوراً پھر جاتے ہیں۔ ایک شخص کی یہاں بیوی فوت ہو گئی وہ فوراً دہریہ ہو گیا۔ انسان کو چاہیئے کہ علاقہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا رکھے کہ کبھی سختی آوے تو اور زیادہ بڑھے گر یہ کبھی نہیں آتی۔ حضرت ایوبؑ کتنے صابر تھے کہ خدا تعالیٰ نے شیطان سے کہا کہ دیکھ میرا بندہ کتنا صابر ہے۔ اس نے کہا کہ کیوں نہ ہو بکریاں بہت ہیں آرام سے کھاتا پیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو اس کی بکریوں پر مسلط کیا۔ اس نے سب کو فنا کر دیا اور حضرت ایوبؑ کے خادم نے خبر پہنچائی کہ تمہاری بکریاں سب مر گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ تُو یُوں کیوں کہتا ہے کہ میری بکریاں مر گئیں وہ تو خدا تعالیٰ کی تھیں اس نے اپنی امانت واپس لے لی۔ پھر شیطان سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دیکھ میرا بندہ ایوبؑ کیسا صابر ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں اس کے پاس اونٹ بہت سے ہیں بکریاں فنا ہو گئیں تو کیا ہو گیا ان سے سب طرح کے کام چل سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو اونٹوں پر بھی مسلط کیا۔ پھر سب اونٹ فنا ہو گئے اور اسی طرح خادم نے خبر دی تو حضرت ایوبؑ نے وہی کہا کہ میرے نہیں تھے یہ تو خدا تعالیٰ نے دیئے تھے اس نے واپس لے لیے۔ پھر کیا افسوس ہے۔ پھر شیطان سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے دل میں تو خیال ہے کہ بیٹیاں بہتیری ہیں ان سے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ آخر ان پر بھی اسی طرح شیطان کو مسلط کیا گیا وہ بھی تا

تب وہ شخص زندہ ہو کر ایک روشن اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ اس کے سامنے آجائیگا اور اس کی الوہیت سے انکار کرے گا سو دجّال اسی قسم کی گمراہ کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا ہوگا کہ ناگہاں مسیح ابن مریم ظاہر ہو جائے گا اور وہ ایک منارہ سفید کے پاس دمشق کے شرقی طرف اُترے گا مگر یہی ماہر کا قول ہے کہ بیت المقدس میں اترے گا اور بعض کہتے ہیں کہ نہ بیت المقدس اور نہ دمشق بلکہ مسلمانوں کے لشکر میں اتریگا جہاں حضرت مہدی ہونگے۔ ۲۱۹

اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اترے گا اس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اُس نے پہنے ہوئے ہوں گے (یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت اُس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی) اور دونوں ہتھیلی اُس کی دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہوں گی۔ مگر بخاری کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مریم کو بجائے دو فرشتوں کے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر طواف کرتے دیکھا۔ پس اس حدیث کے الفاظ صفائی سے یہ بات کھلتی ہے کہ دمشقی حدیث میں جو دو فرشتے لکھے ہیں وہ دراصل یہی دو آدمی ہیں کہ دوسری حدیث میں بیان کئے گئے ہیں اور ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھنے سے مطلب یہ ہے کہ وہ مسیح کے مددگار اور انصار ہو جائیں گے۔

اور پھر فرمایا کہ جب وقت مسیح اپنا سر جھکائے گا تو اس کے پسینہ کے قطرات مترشح ہوں گے اور جب اوپر کو اُٹھائے گا تو بالوں سے قطرے پسینہ کے چاندی کے دانوں کی طرح گریں گے جیسے موتی ہوتے ہیں اور کسی کافر کے لئے ممکن نہیں ہوگا کہ اُن کے دم کی ہوا پا کر جیتا رہے بلکہ فی الفور مر جائے گا اور دم اُن کا اُن کی حد نظر تک پہنچیگا۔ پھر حضرت ابن مریم ۲۲۰ دجّال کی تلاش میں لگیں گے اور لُد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔ تمت ترجمة الحديث۔

یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین

ازالہ اوہام صفحہ 110 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 210,209 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 427 پر درج ہے

Back

امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے اس جگہ حیرانی کا یہ مقام ہے کہ جو کچھ دجّال کی علامات و صفات اس حدیث میں لکھے گئے ہیں اور جس طرح سے اس کے آنے کی خبر بتلائی گئی ہے یہ بیان دوسری حدیثوں کے بیان سے بالکل منافی اور مبائن اور مخالف پایا جاتا ہے کیونکہ صحیحین میں یہ حدیث بھی ہے وھو عن محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال قلت تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علی ذالک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور ایک دوسری حدیث یہ بھی ہے عن نافع قال کان ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواہ ابو داؤد والبیہقی فی کتاب البعث والنشور۔

پہلی حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ محمد بن منکدر تابعی سے روایت ہے کہ کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی قسم کھاتا تھا کہ ابن صیاد ہی دجّال معہود ہے اور محمد بن منکدر کہتا ہے کہ میں نے جابر کو کہا کہ کیا تو خدائے تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے یعنی یہ امر تو ظنی ہے بطور یقین پھر قسم کیوں کھاتا ہے۔ جابر نے کہا کہ میں نے عمر کو بحضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی بارہ میں قسم کھاتے سنا یعنی عمر رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو قسم کھا کر کہا کرتا تھا کہ ابن صیاد ہی دجّال معہود ہے۔ پھر دوسری حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے کہ مجھے قسم ہے اللہ کی کہ میں ابن صیاد کے مسیح دجّال ہونے میں شک نہیں کرتا۔ پھر ایک اور حدیث میں جو شرح السنہ میں لکھی ہے یہ فقرہ درج ہے لم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشفقًا انہ ھو الدجال یعنی ہمیشہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس خوف میں رہتے تھے کہ ابن صیاد دجّال ہوگا یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ گمان غالب یہی رہا کہ ابن صیاد ہی دجّال ہے۔ اب جبکہ نص صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بیان سے ثابت ہو گیا کہ ابن صیاد ہی دجّال معہود ہے بلکہ صحابہؓ نے

لحاظ سے اُس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر۔ اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہار شنبہ۔ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔ اور پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اس کا عقیقہ ہوا۔ اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چہار شنبہ چوتھے گھنٹہ میں کئی دن کے امساک باراں کے بعد خوب بارش ہوئی۔

یہ چار لڑکے ہیں جن کی پیدائش سے پہلے ان کے پیدا ہونے کے بارے میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک دفعہ پہلے خبر دی اور یہ ہر چہار پیشگوئی نہ صرف زبانی طور پر لوگوں کو سنائی گئیں بلکہ پیش از وقت اشتہاروں اور رسالوں کے ذریعہ لاکھوں انسانوں میں مشتہر کی گئیں۔ اور پنجاب اور ہندوستان میں بلکہ تمام دُنیا میں اس عظیم الشان غیب گوئی کی نظیر نہیں ملے گی۔ اور کسی کی کوئی پیشگوئی ایسی نہیں پاؤ گے کہ اوّل تو خدا تعالیٰ نے چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی اکٹھی خبر دی اور پھر ہر ایک لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے اپنے الہام سے اطلاع کر دی کہ وہ پیدا ہونے والا ہے۔ اور پھر وہ تمام پیشگوئیاں لاکھوں انسانوں میں شائع کی جائیں۔ تمام دنیا میں پھرو۔ اگر اس کی کہیں نظیر ہے تو پیش کرو۔ اور عجیب تر یہ کہ چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی خبر جو سب سے پہلا اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دی تھی اس وقت ہر چہار لڑکوں میں سے ابھی ایک بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور اشتہار مذکور میں خدا تعالیٰ نے صریح طور پر پسر چہارم کا نام مبارک رکھ دیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۔ اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر تیرہ۔ سو جب اس لڑکے کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ تب اس نام رکھنے کے بعد یکدفعہ وہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی یاد آگئی۔

اب ناظرین کے یاد رکھنے کے لئے ان ہر چہار پسر کی نسبت یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کس کس تاریخ میں ان کے تولد کی نسبت پیشگوئی ہوئی اور پھر کس کس تاریخ

تریاق القلوب صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 428 پر درج ہے

حوالہ نمبر 466

غرض سے ہے کہ تا تثلیث کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اس بیان کے لئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپورہ پنجاب میں ہے جو لاہور سے

پھر شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشفی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس معراج میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصےٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصےٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں۔ اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں۔ اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء بنی اسرائیل کے کمالات ہیں۔ ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصےٰ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔

پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں زمانہ گذشتہ کی طرف صعود ہے اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے۔ اور ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اس میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر

ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ جات متعدد روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22-23 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 428 پر درج ہے

Back

گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے وہ دمشق سے ٹھیک شرقی جانب پڑی ہے۔ پس
اس سے ثابت ہوا کہ منارۃ المسیح بھی دمشق سے شرقی جانب واقع ہے۔ ہر ایک
طالب حق کو چاہیئے کہ دمشق کے لفظ پر خوب غور کرے کہ اس میں حکمت کیا ہے کہ یہ

کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات بھی موجود ہیں۔ اور پھر اس جگہ سے قدم آنجناب علیہ السلام
زمانی سیر کے طور پر اس مسجد اقصیٰ تک گیا جو مسیح موعود کی مسجد ہے یعنی کشفی نظر اس کے زمانہ
تک جو مسیح موعود کا زمانہ کہلاتا ہے پہنچ گئی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو کچھ
مسیح موعود کو دیا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود ہے اور پھر قدم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف گیا اور مرتبہ قاب قوسین کا پایا۔ یہ اس
بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفات الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر
تھے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قسم کا معراج یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک
جو زمانی مکانی دونوں رنگ کی سیر تھی اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک سیر تھا جو مکانی اور زمانی
دونوں سے پاک تھا۔ اس جدید طرز کی معراج سے غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خیر الاولین والآخرین ہیں اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف سیر ان کا اس نقطہ ارتفاع پر ہے کہ
اس سے بڑھ کر کسی انسان کو گنجائش نہیں۔ مگر اس حاشیہ میں ہماری صرف یہ غرض ہے کہ جیسا
کہ آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں کشفی طور پر لکھا گیا تھا کہ قرآن شریف میں قادیان کا
ذکر ہے۔ یہ کشف نہایت صحیح اور درست تھا۔ کیونکہ زمانی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا معراج اور مسجد اقصیٰ کی طرف سیر مسجد الحرام سے شروع ہو کر یہ کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا
جب تک ایسی مسجد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر تسلیم نہ کیا جائے جو باعتبار بُعد زمانہ
کے مسجد اقصیٰ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا وہ زمانہ ہے جو اسلامی سنہ کا انتہائی زمانہ

ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

(النحل: ۱۲۹)

متقی اور محسن

متقی کے معنی ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترکِ شر ہوتا ہے اور ایک بجا لانا خیر۔ متقی ترکِ شر کرتا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور محسن افاضۂ خیر کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اس کے متعلق ایک حکایت پڑھی ہے کہ ایک بزرگ نے کسی کی دعوت کی اور اپنی حیثیت سے بڑھ کر مہمان نوازی کا پورا اہتمام کیا اور حق ادا کیا۔ جب وہ کھانا کھا چکے تو بزرگ نے بڑے انکسار سے کہا کہ میں آپ کے لائق خدمت نہیں کر سکا۔ مہمان نے کہا کہ آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ میں نے احسان کیا ہے کیونکہ جس وقت تم مصروف تھے میں تمہاری املاک کو آگ لگا دیتا تو کیا ہوتا۔ غرض متقی کا کام ہے کہ برائیوں سے بچا رہے۔ اس سے آگے دوسرا درجہ افاضۂ خیر کا ہے جس کو یہاں محسنون کے لفظ سے ادا کیا ہے کہ نیکیاں بھی کرے۔ پورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کر کے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کون سی کی ہے۔

لکھا ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا۔ جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا۔ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ (آل عمران: ۱۳۵) یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کَظَمْتُ۔ غلام نے پھر کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ۔ کظم میں انسان غصہ دبا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی۔ اس لیے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے عفو کیا۔ پھر پڑھا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ محبوب الٰہی وہی ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتلاؤ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ (ھود: ۱۱۳) یعنی سیدھا ہو جا کسی قسم کی بے اعتدالی کی کجی نہ رہے۔ پھر اس کا مطلب کیا ہے۔ آپ بھی سیدھا ہو جا اور دوسروں کو بھی سیدھا کر۔ غرض کہ یہ سیدھا کرنا کس قدر مشکل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سورۂ ہود نے بوڑھا کر دیا کیونکہ اس کے حکم کی رو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری کرنا جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوتِ قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی۔ صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو کُنْتُمْ

ملفوظات جلد اول صفحہ 115 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 429 پر درج ہے

Back

ابھی تک خدا کی زمین پر بادشاہت نہیں۔ دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت
میں کروڑہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑہا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور کروڑہا
اس کی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہو جاتے ہیں۔ پھر کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ابھی تک ۳۷
زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں۔ آسمانوں پر تو صرف فرشتے رہتے ہیں۔ مگر زمین پر آدمی بھی ہیں
اور فرشتے بھی جو خدا کے کارکن اور اُسکی سلطنت کے خادم ہیں جو انسانوں کے مختلف کاموں
کے محافظ چھوڑے گئے ہیں۔ اور وہ ہر وقت خدا کی اطاعت کرتے ہیں اور اپنی رپورٹیں
بھیجتے رہتے ہیں۔ پس کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں۔ بلکہ خدا سب سے
زیادہ اپنی زمینی بادشاہت سے ہی پہچانا گیا ہے کیونکہ ہر ایک شخص خیال کرتا ہے کہ آسمان کا راز مخفی
اور غیر مشہود ہے۔ بلکہ حال کے زمانہ میں قریباً تمام عیسائی اور ان کے فلاسفر آسمانوں کے وجود
کے ہی قائل نہیں۔ جن پر خدا کی بادشاہت کا انجیلوں میں سارا دار و مدار رکھا گیا ہے مگر
زمین تو فی الواقع ایک کُرہ ہمارے پاؤں کے نیچے ہے اور ہزارہا تضاد و تقدیر کے امور اس پر
ظاہر ہو رہے ہیں۔ جو خود سمجھ آتا ہے کہ یہ سب کچھ تغیر و تبدل اور حدوث اور فنا کسی خالق
مالک کے حکم سے ہو رہا ہے۔ پھر کیونکر کہا جائے کہ زمین پر ابھی خدا کی بادشاہت نہیں۔
بلکہ ایسی تعلیم ایسے زمانہ میں جبکہ عیسائیوں میں آسمانوں کا وجود زور سے انکار کیا گیا ہے۔ نہایت
نامناسب ہے کیونکہ انجیل کی اس دعا میں تو قبول کر لیا گیا ہے کہ ابھی زمین پر خدا کی
بادشاہت نہیں۔ اور دوسری طرف تمام محققین عیسائیوں نے سچے دل سے یہ بات
مان لی ہے یعنی اپنی تحقیقات جدیدہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ آسمان کچھ بھی چیز نہیں جس کا کچھ وجود نہیں
پس ماحصل یہ ہوا کہ خدا کی بادشاہت نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں۔ آسمانوں سے تو
عیسائیوں نے انکار کیا اور زمین کی بادشاہت سے ان کی انجیل نے خدا کو جواب دیدیا۔
تو اب بقول ان کے خدا کے پاس نہ زمین کی بادشاہت رہی نہ آسمان کی۔ مگر ہمارے
خدائے عزّوجل نے سورہ فاتحہ میں نہ آسمان کا نام لیا نہ زمین کا نام لیا اور یہ کہہ کر حقیقت سے

کشتی نوح صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 41 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 429 پر درج ہے

Back

میں نے اس کتاب میں نہایت زبردست ثبوتوں سے مسیح کا فوت ہو جانا اور اموات میں داخل ہونا ثابت کر دیا ہے اور میں نے بپایۂ ثبوت کی حد تک اس بات کو پہنچا دیا ہے کہ مسیح زندہ ہو کر جسم عنصری کے ساتھ ہرگز آسمان کی طرف اُٹھایا نہیں گیا بلکہ اور نبیوں کی موت کی طرح اس پر بھی موت آئی اور دائمی طور پر وہ اس جہان سے رخصت ہوا۔ اگر کوئی مسیح کا ہی پرستار ہے تو سمجھ لے کہ وہ مر گیا اور مرنے والوں کی جماعت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو گیا۔ سو تم تائید حق کے لئے اس کتاب سے فائدہ اٹھاؤ اور سرگرمی کے ساتھ پادریوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ یہی ایک مسئلہ ہمیشہ تمہارے زیر توجہ اور پیدا ہو سکے کہ اتفاق ہو جو در حقیقت مسیح ابن مریم فوت شدہ گروہ میں داخل ہے۔ میں نے اس بحث کو اس کتاب میں بڑی دلچسپی کے ساتھ کامل اور قوی دلائل سے انجام تک پہنچایا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس تالیف میں میری وہ مدد کی ہے جو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اور میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔

پہنچا دیتی ہے۔ اسی طرح یہ شخص اپنے علوم روحانیہ سے صحبت یابوں کو علمی رنگ سے رنگین کرتا رہتا ہے اور یقین اور معرفت میں بڑھاتا جاتا ہے مگر دوسرے ملہموں اور زاہدوں کیلئے اس قسم کی بسطت علمی ضروری نہیں کیونکہ نوع انسان کی تربیت علمی اُنکے سپرد نہیں کی جاتی۔ اور ایسے زاہدوں خواب بینوں میں اگر کچھ نقصان علم اور جہالت باقی ہو تو چنداں جائے اعتراض نہیں کیونکہ وہ کسی کشتی کے ملاح نہیں ہیں۔ بلکہ خود ملاح کے محتاج ہیں۔ ہاں انکو ان فضولیوں میں نہیں پڑنا چاہیئے کہ ہم اس روحانی ملاح کی کچھ حاجت نہیں رکھتے۔ ہم خود ایسے اور ایسے ہیں۔ اور ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ضرور انکو حاجت ہے جیسا کہ عورت کو مرد کی حاجت ہے۔ خدا نے ہر ایک کو ایک کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جو شخص امامت کیلئے پیدا نہیں کیا گیا اگر وہ ایسا دعویٰ زبان پر لائیگا تو وہ لوگوں سے اسی طرح اپنی ہنسی کرائیگا جیسا کہ ایک نادان ولی نے بادشاہ کے روبرو ہنسی کرائی تھی۔ اور قصہ یوں ہے کہ کسی شہر میں ایک زاہد تھا جو نیک بخت اور متقی تھا۔ مگر علم سے بے بہرہ تھا۔ اور بادشاہ کو اسپر اعتقاد تھا اور وزیر بوجہ اسکی بے علمی کے اس کا معتقد نہیں تھا۔ ایک مرتبہ وزیر اور بادشاہ دونوں اسکے ملنے کیلئے گئے اور اُس نے محض فضولی کی راہ سے اسلامی تاریخ میں دخل دیکر بادشاہ کو کہا کہ اسکندر رومی بھی اس اُمت میں بڑا بادشاہ گذرا ہے۔ تب وزیر کو نکتہ چینی کا موقعہ ملا اور فی الفور کہنے لگا کہ دیکھئے حضور فقیر صاحب کو علاوہ کمالات ولایت کے تاریخ دانی میں بھی بہت کچھ دخل ہے۔ سو امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر استعداد الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنیوالے ہوتے ہیں۔ طبابت کے رُو سے بھی۔ ہیئت کے رُو سے بھی۔ طبعی کے رُو سے بھی۔ جغرافیہ کے رُو سے بھی اور کتب مسلّمہ اسلام کے رُو سے بھی اور عقلی بنا پر بھی اور نقلی بنا پر بھی۔ اور امام الزمان حامی بیضہ اسلام کہلاتا ہے۔ اور اس باغ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے باغبان ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور اسپر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دُور کرے اور ہر ایک معترض کا مُنہ بند کرے۔ اور صرف یہ نہیں بلکہ یہ بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ نہ صرف اعتراضات دُور کرے بلکہ اسلام کی خوبی اور خوبصورتی بھی دُنیا پر ظاہر کر دے۔ پس

سے نظر آوے اور کوئی کسی کونہ سے۔ یہی حال اسلام کا ہے کہ اس کی آسمانی روشنی صرف ایک ہی طرف سے نظر نہیں آتی۔ بلکہ ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں۔ اس کی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے۔ اور اس کے ساتھ جو خدا کی نصرت کے نشان ہیں۔ وہ ہر ایک نشان چراغ ہے۔ اور جو شخص اس کی سچائی کے اظہار کے لئے خدا کی طرف سے آتا ہے۔ وہ بھی ایک چراغ ہوتا ہے۔ میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گذرا ہے۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اُس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو۔ قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان شخص ہوں۔ بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گواہی دوں۔ اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں۔ بلکہ ایسے وقت میں جب کہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اِس کشتی میں آخر اسلام کو فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بُدھ مذہب دُنیا پر حاوی ہو جائے۔ مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے۔ کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کریگا۔ اِس مذہبی جنگ میں مجھے حکم ہے کہ میں حکم کے طالبوں کو ڈراؤں۔ اور میری مثال اُس شخص کی ہے۔ کہ جو ایک خطرناک ڈاکوؤں کے گروہ کی خبر دیتا ہے۔ جو ایک گاؤں کی

پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 430 پر درج ہے

Back

ہوں" اس عبارت کو پڑھ کر ہر ایک شخص معلوم کر سکتا ہے کہ الوصیت کے اس حکم کی کہ میرے نام پر بیعت لیں۔ انجمن اشاعت اسلام نے یہ تاویل کی ہے کہ احمد کے نام پر لوگوں کی بیعت لینی شروع کی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمد نہیں تو میرے نام پر بیعت لینے کا حکم کس طرح پورا ہوا۔ اور اگر آپ کا نام احمد ہے جیسا کہ ان الفاظ بیعت سے ظاہر ہے تو پھر اس بات پر بحث کیوں ہے کہ حضرت صاحبؑ کا نام احمد نہ تھا اور کیوں جو الزام ہم پر دیا جاتا ہے اس کے خود مرتکب ہو رہے ہیں اور کیوں غلام احمد کو احمد بنا رہے ہیں لیکن ہر ایک شخص جو تعصب سے خالی ہو کر اس امر پر غور کرے سمجھ سکتا ہے کہ در حقیقت ہمارے مخالفین کے دل بھی یہی گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمد تھا اور ہم پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں وہ صرف دکھانے کے دانت ہیں اور ان کے کھانے کے دانت اور ہیں۔

نواں ثبوت نواں ثبوت حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ خود آپ نے اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں:

"اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمدؐ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقتِ عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۳)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد و احمد کی پیشگوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں اور اگر کسی دوسری جگہ پر آپ نے رسول کریم ﷺ کو بھی اس آیت کا مصداق قرار دیا ہے تو اس کے یہی معنی ہیں کہ بوجہ اس

انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 433 پر درج ہے

Back

praise him. Therefore, if anything is said against the Prophet, it will injure the feelings of a Muslim and may even incite him to the breach of peace, depending on the intensity of the attack. The learned Judge in the High Court has quoted extensively from the Ahmadi literature to show how Mirza Ghulam Ahmad belittled also the other Prophets, particularly, Jesus Christ, whose place he wanted to occupy. We may not, however, repeat that material but two examples may suffice. Mirza Ghulam Ahmad wrote:

> "The miracles that the other Prophets possessed individually were all granted to Muhammad (p.b.u.h.). They all were then given to me as I am his shadow. It is for this reason that my names are Adam, Abraham, Moses, Noha, David, Joseph, Solomon, John and Jesus Christ..." (Malfoozaat, Vol. 3, page 270, printed Rabwah).

About Jesus Christ he stated:

> "The ancestors of Jesus Christ were pious and innocent? His three paternal grandmothers and maternal grandmothers were prostitutes and whores and that is the blood he represents."
>
> (Appendix Anjaame Atham, Note 7).

Qur'an on the other hand, praises Jesus Christ, his mother and his family. (See 3: 33-37, 3:45-47, 19: 16-32). Can any Muslim utter anything against Qur'an and can anyone who does so claim to be a Muslim? How can then Mirza Ghulam Ahmad or his followers claim to be Muslims? It may also be noted here that, for his above writings, Mirza Sahib could have been convicted and punished, by and English Court, for the offence of blasphemy, under the Blasphemy Act, 1679, with a term of imprisonment.

I 84. Again, as far the Holy Prophet Muhammad (p.b.u.h.) is concerned:

> "every Muslim who is firm in his faith, must love him more than his children, family, parents and much more than any one else in the world."
>
> (See Al-Bukhari, Kitabul Eeman, Bab Habbul Rasool Min-al-Eeman).

Can then anyone blame a Muslim if he loses control of himsel on hearing, reading or seeing such blasphemous material as has been produced by Mirza Sahib?

85. It is in this background that one should visualise the public conduct of Ahmadis, at the centenary celebrations and imagine the reaction that it might have attracted from the Muslims. So, if an Ahmadi is allowed by the administration or the law to display or chant in public, the Shaair-e-Islam', it is like creating a Rushdi' out of him. Can the administration in that case guarantee his life, liberty and property and if so at what cost? Again, if this permission is given to a procession or assembly on the streets or a public place, it is like permitting civil war. It is not a mere guesswork. It has happened, in

Back

fact many a time, in the past, and had been checked at cost of colossal loss of life and property (For details, Munir's report may be seen). The reason is that when an Ahmadi or Ahmadis display in public on a placard, a badge or a poster or write on walls or ceremonial gates or buntings, the 'Kalima', or chant other 'Shaoo're Islam' it would amount to publicly defiling the name of Holy Prophet (p.b.u.h.) and also other Prophets, and exalting the name of Mirza Sahib, thus infuriating and instigating the Muslims so that there may be a serious cause for disturbance of the public peace, order and tranquillity and it may result in loss of life and property. The preventive actions, in such situations are imperative in order to maintain law and order and save loss & damage to life and property particularly of Ahmadis. In that situation, the decisions of the concerned local authorities cannot be overruled by this Court, in this jurisdiction. They are the best judges unless contrary is proved in law or fact.

86. The action which gave rise to the present proceedings arose out of the order of the District Magistrate, passed under section 144, Cr.P.C. The Ahmadia community who are the predominant residents of Rabwah were informed of the order of the District Magistrate through their office-bearers, by the Resident Magistrate and directed to remove ceremonial gates, banners and illuminations and further ensure that no further writing will be done on the walls. The appellants could not show that the above practices are essential and integral part of their religion. Even the holding of centenary celebrations on the roads and streets was not shown to be the essential and integral part of their religion.

87. The question whether such a requirement is a part of freedom of religion and if they are subject to public safety, law and order etc. has already been discussed in detail, in the light of the judgments from countries like Australia, and the United States, where the fundamental rights are given top priority. We have also quoted judgments even from India. Nowhere the practices which are neither essential nor integral part of the religion are given priority over the public safety and the law and order. Rather, even the essential religious practices have been sacrificed at the altar of public safety and tranquillity.

88. It is stated by the appellants that they wanted to celebrate the 100 years Ahmadia movement in a harmless and innocent manner, inter alia, by offering special thanks-giving prayers, distribution of sweets amongst children, and serving of food to the poor. We do not find any order stopping these activities, in private. The Ahmadis like other minorities are free to profess their religion in this country and no one can take away that right of theirs, either by legislation or by executive orders. They must, however, honour the Constitution and the law and should neither desecrate or defile the pious personage of any other religion including Islam, nor should they use their exclusive epithets, descriptions and titles and also avoid using the exclusive

Back

names like mosque and practice like 'Azan', so that the feelings of the Muslim community are not injured and the people are not misled or deceived as regards the faith.

89. We also do not think that the Ahmadis will face any difficulty in coining new names, epithets, titles and descriptions for their personages, places and practices. After all Hindus, Christians, Sikhs and other communities have their own epithets etc., and are celebrating their festivals peacefully and without any law and order problem and trouble. However, the executive, being always under a duty to preserve law and order and safeguard the life, liberty, property and honour of the citizens, shall intervene if there is a threat to any of the above values.

90. It may be mentioned here that the learned single Judge has passed a detailed and well-reasoned order and has sagaciously and candidly taken into consideration judgments from such foreign jurisdictions which would infuse confidence in this hypersensitive, non-Muslim minority, i.e. Ahmadis. Therefore, we instead of further burdening the record, would adopt his reasoning also. The Ordinance is thus held to be not ultra vires of the Constitution. The result is that we find that neither is Article 20 of the Constitution attracted to the facts of the case nor is there any merit in this appeal. The appeal is dismissed.

91. As a result of the above discussion, the connected appeals are also dismissed.

(Sd.) Abdul Qadeer, Ch. J

(Sd.) Muhammad Afzal Lone, J

(Sd.) Wali Muhammad Khan, J

SALEEM AKHTAR, J.---The appellants have claimed protection of their right under Articles 19, 20 and 25 on the basis of being a minority as declared by the Constitution. They admit to be a minority in terms of the Constitution as distinguished from the Muslims. Their claim being that they should be treated equally under law like other minorities enjoying freedom of speech and expression and they should be allowed to profess, practise and propagate their religion. The first claim is covered by Articles 19 and 25 while the second one is based on Article 20.

2. Law permits reasonable classification and distinction in the same class of persons, but it should be founded on reasonable distinction and reasonable basis. Reference can be made to Government of Balochistan v. Azizullah Memon PLD 1993 SC 314. The Quadianis/Ahmadis on the basis of their faith and religion as elucidated by my learned brother Abdul Qadeer Chaudhry, J. ZZ
vis-a-vis Muslims stand at a different pedestal as compared to other minorities. Therefore, considering these facts and in order to maintain public order it was felt necessary to classify them differently and promulgate the impugned law to AAA

اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ پچیس۲۵ برس کا الہام ہے جو براہین احمدیہ میں لکھا گیا۔ اور ان دنوں میں پورا ہوگا جس کے کان سننے کے ہیں وہ سنے۔ *

یہ تو ہم نے وہ دو تین پیشگوئیاں لکھی ہیں جن پر ہمارے مخالف مولوی اور انہیں کا نیا چیلا عبدالحکیم خان بار بار اعتراض کرتے ہیں۔ اب ہم ان کے مقابل یہ دکھلانا چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے آسمانی نشان ہماری شہادت کیلئے کس قدر ہیں لیکن افسوس کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ہزار جزو کی کتاب میں بھی ان کی گنجائش نہیں ہو سکتی اس لئے ہم محض بطور نمونہ کے ایک سو چالیس۱۴۰ نشان ان میں سے لکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ پہلے نبیوں کی پیشگوئیاں ہیں جو میرے حق میں پوری ہوئیں۔ اور بعض اس اُمت کے اکابر کی پیشگوئیاں ہیں اور بعض وہ نشان خدا تعالیٰ کے ہیں ۱۹۳
جو میرے ہاتھ پر ظہور میں آئے اور چونکہ پہلی پیشگوئیوں پر ان پیشگوئیوں کو تقدم زمانی ہے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ تحریری طور پر بھی انہیں کو مقدم رکھا جائے اور یہ تمام پیشگوئیاں ایک ہی سلسلہ میں نمبروار لکھی جائیں گی۔ اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) پہلا نشان۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علٰی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ رواہ ابوداؤد یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس اُمت کے لئے ایک شخص مبعوث فرمائیگا جو اس کیلئے دین کو تازہ کریگا اور اب اس صدی کا بھی چوبیسواں۲۴ سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ میں تخلف ہو۔ اگر کوئی کہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو بارہ صدیوں کے مجددوں کے نام بتلاویں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث

* خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی کیونکہ میں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کیلئے مامور ہوں پس میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لیگی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت سے حصے تباہ ہو چکے ہیں یہی گھڑی کسی دن یورپ کے لئے درپیش ہوگی پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے مقدر ہے جو شخص زندہ رہیگا وہ دیکھ لے گا۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 200 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 455 پر درج ہے

Back

علماء امت میں مسلّم چلی آئی ہے اب اگر میرے دعوے کے وقت اس حدیث کو وضعی بھی قرار دیا جائے
تو ان مولوی صاحبوں سے یہ بھی پوچھنا ہے کہ بعض اکابر محدثین نے اپنے اپنے زمانہ میں خود مجدد ہونے
کا دعویٰ کیا ہے۔ بعض نے کسی دوسرے کے مجدد بنانے کی کوشش کی ہے۔ پس اگر یہ حدیث
صحیح نہیں تو انہوں نے دیانت سے کام نہیں لیا اور ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام
مجددین کے نام ہمیں یاد ہوں یہ علم محیط تو خاصہ خدا تعالیٰ کا ہے ہمیں عالم الغیب ہونے کا
دعویٰ نہیں مگر اُسی قدر جو خدا بتلاوے ماسوا اس کے یہ اُمت ایک بڑے حصہ دنیا میں پھیلی ہوئی
ہے اور خدا کی مصلحت کبھی کسی ملک میں مجدد پیدا کرتی ہے اور کبھی کسی ملک میں۔ پس خدا کے
کاموں کا کون پورا علم رکھ سکتا ہے اور کون اُس کے غیب پر احاطہ کر سکتا ہے۔ بھلا یہ تو بتلاؤ
کہ حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک قوم میں نبی کتنے گذرے ہیں۔
اگر تم یہ بتلا دو گے تو ہم مجدد بھی بتلا دیں گے۔ ظاہر ہے کہ عدم علم سے عدم شے لازم
نہیں آتا۔ اور یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے
جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں۔ یہود و نصاریٰ
دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے اگر چاہو تو پوچھ کر دیکھ لو۔ مری پڑ رہی ہے زلزلے
آ رہے ہیں۔ ہر ایک قسم کی خارق عادت تباہیاں شروع ہیں پھر کیا یہ آخری زمانہ نہیں؟ اور صلحاء
اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے اور چودھویں صدی میں سے بھی تیئیس سال گذر گئے
ہیں۔ پس یہ قوی دلیل اس بات پر ہے کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور میں ہی وہ ایک شخص
ہوں جس نے اس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا۔ اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس کے دعوے
پر پچیس۲۵ برس گذر گئے اور اب تک زندہ موجود ہوں۔ اور میں ہی وہ ایک ہوں جس نے عیسائیوں اور
دوسری قوموں کو خدا کے نشانوں کے ساتھ ملزم کیا۔ پس جب تک میرے اس دعوے کے مقابل پر
انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ
مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔ زمانہ میں خدا نے نوبتیں رکھی ہیں۔

حقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 455 پر درج ہے

Saboot Hazir Han Volume 2 Contents

ترتیب عنوانات

❁ چیلنج		2
❁ انتساب		5
❁ توجہ فرمائیں		25
❑ فہرست ٹائٹل کتب		27
❑ قادیانی ڈائریکٹری	احمد کریم شیخ (کینیڈا)	31
❑ نہیں ملتا سخن اپنا کسی سے	محمد متین خالد	35
مرزا قادیانی کے حالات زندگی		41
❑ تذکرہ		46
❑ سیرت المہدی		47
❑ پیدائش		48
❑ سر اور پیر		49
❑ تاریخ پیدائش کا دلچسپ اختلاف		49
❑ نام ونسب		52
❑ میں کون ہوں؟		52
❑ ذات بدلنے والا کون؟		53

□ والد اور بھائی کے نقش قدم پر	54
□ والد کی وفات پر اللہ تعالیٰ کی تعزیت	54
□ مرزا قادیانی کا والد بے نمازی	55
□ مقدمات میں وقت ضائع	56
□ مرزا قادیانی کی تلاش	56
□ بازو ٹوٹ گیا	56
□ اور انگلی کٹ گئی	57
□ کسی کی جان گئی، کسی کی ادا ٹھہری	57
□ چھری چل گئی	58
□ لطیفہ	58
□ راکھ سے روٹی	59
□ مٹی اور گڑ کے ڈھیلے	59
□ سُندھی	60
□ اِدھر اُدھر	60
□ مختاری کے امتحان میں فیل	64
□ غرارہ	64
□ قادیانی جماعت کا نام	64
□ ہر نبی کا کلمہ	65
□ تیمم	65
□ تیز گرم پانی سے طہارت	65
□ عورتوں کا امام	66
□ زنانہ نماز	66

❑ نماز میں فارسی نظم	67
❑ نماز میں پان	67
❑ بواسیر اور......نماز	67
❑ بیٹے کی خاطر نمازِ جمعہ نہیں پڑھی	68
❑ سب کا نماز جنازہ پڑھا دیا	68
❑ روزہ توڑ دیا	69
❑ روزے تڑوا دیئے	69
❑ روزے نہیں رکھے	69
❑ روزہ کھلوا دیا	70
❑ رمضان المبارک کا احترام؟	70
❑ حج، اعتکاف، زکوٰۃ	71
❑ اعتکاف	71
❑ مُردہ اسلام	72
❑ کنجنی (بدکار عورت) کی رقم	72
❑ سود جائز ہے!	72
❑ جیب میں اینٹ	73
❑ جرابیں، کاج، گرگابی اور کھانا	73
❑ الٹے کاج	74
❑ الٹی سیدھی گرگابی	74
❑ الٹی سیدھی جرابیں	75
❑ پہلوانوں والی خوراک	75
❑ کھانے کا انداز	78

- گوشت کی قیمت 78
- تکیے کے نیچے کپڑے 78
- ریشمی ازار بند 79
- ریشمی ازار بند کے فوائد 79
- جیبی گھڑی 80
- پیشہ نبوت 80
- خدا کی مشین 81
- نبی کے ہتھیار 81
- قادیانی خلیفہ مرزا مسرور کا دادا 82
- پانچ اور پچاس کا شہرت یافتہ قادیانی فرق 82
- سر سید کی نظر میں 85
- ہندؤں کی نظر میں 85
- کتب فروش 86
- چوڑی، زانیہ اور کنجروں کے خواب 88
- ٹیچی ٹیچی 89
- ''ماہواری'' چندہ 89
- جماعت مرغی کی آواز پر توجہ دے 90
- دعا برائے فروخت 90
- افریقہ کے بندر اور مرزا قادیانی 91
- بتوں کی زیارت 92
- مرزا قادیانی کی علمی باتیں 92
- حمل کاذب 92

- عورتوں کی خاص قسم 93
- مرشد کے ساتھ مرید کا تعلق 93
- مرزا قادیانی کی سائنس 93
- قلمی اسلحہ 93
- ایک ایک حرف...... خدا تعالیٰ کی طرف سے 95
- مرزا قادیانی کے معجزات 96
- اللہ نے جو مجھے سکھایا، وہ کسی اور کو نہ سکھایا 96
- جو میرے ہاتھ سے جام پئے گا، وہ ہرگز نہیں مرے گا 96
- معجزانہ انشا پردازی کا ایک نمونہ 103
- مجھ سے خدا تعالیٰ لکھواتا ہے 104

مرزا قادیانی کے خانگی حالات 105

- بیوی سے حسن سلوک 110
- بیوی سے عمدہ سلوک 110
- طلاق سے پرہیز کرو 110
- ''پھجے دی ماں'' کو طلاق 111
- بدذات بیوی 112
- حالت مردمی کالعدم 113
- بیوی کے ایام نے عزت رکھ لی 113
- پچاس مردوں کے برابر طاقت 116
- حقیقی بیعت 117
- نصرت جہاں بیگم نے بیعت نہیں کی 117

- بیعت نہ کرنے والا منافق 118
- تنگ پاجامہ 119
- غرارہ 119
- مصافحہ 119
- ملکہ کا راج 120
- میں ایسے پردے کا قائل نہیں 121
- مرجا بیوی دی گل بڑی منداا ے 121
- مبارکہ بیگم اور امتہ الحفیظ کا حق مہر 122
- داماد کی قوت باہ کا علاج 123
- اپنے بیٹے فضل احمد کی موت پر خوشی کا اظہار 123
- سسرالی عورتوں کے متعلق الہام 124

مرزا قادیانی اور غیر محرم عورتیں 125

- نبی کریم ﷺ کا تقویٰ 127
- اسلام کی اعلیٰ تعلیم 128
- جو عورتیں پردہ نہیں کرتیں، شیطان ان کے ساتھ ہے 128
- عورت سے مصافحہ جائز نہیں 128
- غیر محرم عورتوں کو چھونا 129
- ''نبی معصوم'' 129
- اِدھر اُدھر 129
- تھیٹر 130
- ٹانک وائن شراب کا استعمال 131

□ ٹائٹ وائن کا فتویٰ 131

□ لڑکی کیسی ہونی چاہیے؟ 132

□ گول منہ، لمبا منہ 133

□ ایہو کڑی لبھی ایں 133

□ احتلام 134

□ میں ایسے پردے کا قائل نہیں 135

□ رات کا پہرہ 135

□ مائی تابی 136

□ مائی کاکو 136

□ بھانو 136

□ زینب بیگم 137

□ دوپٹہ تیرا ململ دا 138

□ بچہ سپیشلسٹ 138

□ کبھی کبھی زنا 139

شرمناک قادیانی تحریریں 141

□ فحاشی کی اشاعت 146

□ مصروفیات 146

□ پلید دل 146

□ خیالات 147

□ بے حیا انسان 147

□ جب انسان حیا چھوڑ دیتا ہے.......... 147

- میں وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالتا ہے 147
- مرزا قادیانی کی اپنی جماعت کو نصیحت 147
- بڑا کارنامہ 148
- پرمیشر کی جگہ 148
- قادیانی کوک شاستر 149
- میری تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا 152
- نیوگ، روز کی مشق 153
- قانون دکھائی 154
- قادیانی خشوع وخضوع 157
- قادیانی ترانہ 160
- نرم اندام عورتیں اور ہمارے باکرہ مضامین 161
- برہنہ شخص سے بغلگیری 162
- پیٹ سے چوہا؟ 162
- رحم پر مُہر 162
- عضوتناسل کاٹ دیتا...... 163
- جہاں سے نکلے تھے...... 163
- بے غسل......؟ 163
- عورت کی کارروائی 164
- سلطان القلمی کا نادر نمونہ 165
- یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ 165
- اللہ عورت، مرزا مرد 166
- کبھی کبھی زنا 166

❑ تاریخ محمودیت کے چند پوشیدہ اوراق	166
❑ مباہلہ جائز ہے	168
❑ خلیفہ صاحب کی عیاری	168
❑ میاں زاہد سے میری بیویاں پردہ نہیں کرتیں	169
❑ شہادت نمبر 1	169
❑ شہادت نمبر 2	171
❑ ایک احمدی خاتون کا بیان	171
❑ شہادت نمبر 3	172
❑ شہادت نمبر 4	173
❑ شہادت نمبر 5 (حلفیہ شہادت)	173
❑ شہادت نمبر 6	173
❑ بے خوف مجاہد	173
❑ شہادت نمبر 7 (حلفیہ شہادت)	174
❑ شہادت نمبر 8 (حلفیہ شہادت)	175
❑ شہادت نمبر 9 (حلفیہ شہادت)	175
❑ شہادت نمبر 10	175
❑ حلفیہ شہادت	175
❑ شہادت نمبر 11 (حلفیہ شہادت)	176
❑ محمد یوسف ناز کا حلفیہ بیان	176
❑ شہادت نمبر 12	177
❑ شہادت نمبر 13 (حلفیہ شہادت)	177
❑ شہادت نمبر 14 (حلفیہ شہادت)	178

شہادت نمبر 15 (حلفیہ شہادت)	179
شہادت نمبر 16 (حلفیہ شہادت)	179
شہادت نمبر 17 (حلفیہ شہادت)	179
مرزا محمود کی اپنی گواہی	179
شہادت نمبر 18 (حلفیہ شہادت)	180
شہادت نمبر 19 (حلفیہ شہادت)	180
شہادت نمبر 20 (حلفیہ شہادت)	181
شہادت نمبر 21 (حلفیہ شہادت)	181
شہادت نمبر 22 (حلفیہ شہادت)	181
شہادت نمبر 23 (حلفیہ شہادت)	183
شہادت نمبر 24 (حلفیہ شہادت)	185
شہادت نمبر 25 (حلفیہ شہادت)	186
شہادت نمبر 26	187
شہادت نمبر 27	188
شہادت نمبر 28	190
سول سرجن کی شہادت	190
حق پسند اصحاب کی توجہ کے لیے	191
بدکردار مصلح موعود نہیں ہوسکتا	192
اظہار واقعہ کو بدزبانی نہیں کہا جاسکتا	193
انتباہ	194
فیصلہ عدالت عالیہ ہائی کورٹ لاہور	195
مرزائیوں کی روحانی شکارگاہ	198

- ❑ بے نقاب 204
- ❑ مرزا قادیانی کی کتابیں پڑھنے سے فرشتے نازل ہوتے ہیں 204
- ❑ مرزا قادیانی کی کتابوں میں قرآن مجید والا نور اور ہدایت ہے 205
- ❑ مرزا قادیانی کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں 205
- ❑ مرزا قادیانی کا طرزِ تحریر 205

مرزا قادیانی بحیثیت ایک طبیب 207

- ❑ حکمت کی کتابیں، تفسیر قرآن ہیں 210
- ❑ مرزا قادیانی کی علم طب میں دسترس 210
- ❑ کچلہ کونین فولاد 210
- ❑ نیم حکیم، خطرۂ جان 211
- ❑ پیغمبری ادویات 211
- ❑ ممنوعہ چیزیں ''بھنگ، دھتورہ، افیون'' سب جائز 212
- ❑ افیون 212
- ❑ سنکھیا 213
- ❑ دو بوتل برانڈی 214
- ❑ ٹانک وائن 214
- ❑ ٹانک وائن کا فتویٰ 215
- ❑ حالتِ مردمی 215
- ❑ قادیانی ویاگرا 216
- ❑ داماد اور قوت باہ 217
- ❑ بھنگ، افیون شراب کے بہن بھائی ہیں 217

- ''دست شریف'' میں دودھ کا استعمال 218
- سوڈا وغیرہ 218
- تریاق الٰہی؟ 218
- شربت کی جگہ تیل 219
- کھانسی کا علاج 219
- گنے سے کھانسی کا علاج 220
- پھوڑے کا علاج 220
- بال بڑھانے کی دوا 220
- مفت بر 220
- چچازاد بھائی سے علاج 221
- مرغا ذبح کر کے...... 221
- رسوا کن باتیں 221

مرزا قادیانی اور شاعری 223

- شاعر اور شاعری 226
- مرزا قادیانی کی عشقیہ شاعری 227
- بھینی بھینی خوشبو 228
- قادیانی ترانہ 229
- مرزا قادیانی کی شاعری سے قبض دور ہوتا ہے 230
- پاکیزہ جذبات عشق میں ڈوبا ہوا کلام 230
- حیا سوز شاعری 231
- نسلیں ہیں میری بے شمار 232
- ہوں بشر کی جائے نفرت.......... 232

خدا کا کلام 232

مرزا قادیانی ایک ڈرپوک اور بزدل شخص 235

میرا نام غازی ہے 237
غازی نام رکھنا رسول کریم ﷺ کی نافرمانی ہے 237
ہم موت سے نہیں ڈرتے 238
بزدلی ایمان کی کمزوری ہے 238
مجھے للکارنا اچھا نہیں 238
پادریوں کی حمایت 240
زلزلہ 241
انگریزی عدالت میں، ''اپنے مریدوں کی اطلاع کے لیے'' 242
آئندہ پیش گوئی سے میری توبہ! 243
حج نہ کرنے کی وجہ 243
پولیس کا پہرہ 243
کتا محافظ 244
مناظرہ سے فرار 244

قادیان 245

قادیان کی گمنام حالت 247
کشف کا قادیان 249
خواب میں قادیان 250
لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا 250

بہشتی مقبرہ 253

- بہشتی مقبرہ بہشتی لوگ 255
- جنت ارضی 255
- مرزا اور اس کے اہل وعیال کے لیے کوئی فیس نہیں 256
- بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی وصیت نہ کرنے والا منافق 256
- بہشت سے اخراج، چندہ ضبط 257
- دائمی جنت 257
- ابوبکرؓ وعمرؓ کی سی فضیلت 257
- بہشتی مقبرہ 258
- بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی شرائط 259
- بہشتی مقبرہ کا آنکھوں دیکھا حال 262

مرزا قادیانی کے استاد 265

- مہدی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا 267
- مہدی کے لیے ضروری ہے............ 267
- نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا 268
- میرے کئی استاد تھے 268
- بیٹے کی تصدیق 269
- حلفاً کہتا ہوں میرا کوئی استاد نہیں 270
- قسم کی اہمیت 270
- اپنے استاد کی تعریف 271
- شاگرد، استاد کی مانند ہوتا ہے 271

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ''فیض یافتہ'' مرید 273

- نماز میں نامناسب تکلیف 275
- اللہ کا بچہ 276
- اللہ مرد، مرزا عورت 276
- جسم پر نامناسب ہاتھ پھیرنا 277
- قادیان اور سجدہ 278
- کفن چور 278
- تھیٹر 279
- ضرور بدکاری کرے گا 279
- قوت رجولیت بالکل معدوم 280
- قادیان میں بڑے بڑے خبیث، شریر، ناپاک طبع، کذاب اور مفتری رہتے ہیں 281
- مرزا قادیانی کی بیعت کا ''فیض'' 281
- کثرت قبولیت دعا کا نشان 283

قادیانی جماعت، قادیانی قیادت کی نظر میں 285

- درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے 287
- قادیان؟ 287
- بھیڑیوں کی جماعت 288
- درندے، قادیانیوں سے اچھے 288
- قادیانی جلسہ، اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ 289
- کج دل لوگوں کی جماعت 289
- تہذیب اور پرہیزگاری سے عاری جماعت 290
- مخنثوں کی جماعت 290
- اکیلا کسی جنگل میں ہوتا تو بہتر تھا! 290

- جیسے کتا مردار کی طرف 291
- شوق پورا نہیں ہوا 291
- جلنے والی لکڑیاں 292
- خصی جماعت 292
- سُوروں کی جماعت 293
- جماعت میں بہت کمی ہے 294
- میں کسی کو حساب نہیں دوں گا 295
- بے حیا اور بزدل جماعت 296
- جہنم کی آگ کی حامل جماعت 296
- بددیانت جماعت 297
- گالیاں کھلوانے والی جماعت 297
- کتے 298
- احمق جماعت 299
- انگاروں والی جماعت 299
- جھگڑالو جماعت 299
- غیر مہذب اور غیر شائستہ جماعت 300
- نفس پرور جماعت 301
- ایک پیسے سے بھی کم حیثیت جماعت 301
- لومڑی، سور اور سانپ 301

مرزا قادیانی کی بیماریاں 303

- مردانہ حسن کا نمونہ 305
- صحت کا ٹھیکہ 306
- انبیا اور خبیث امراض 306

- ☐ دائم المرض اور طرح طرح کی بیماریاں 306
- ☐ آنکھوں کی نسبت خاص الہام 306
- ☐ مائی اوپیا 307
- ☐ چشم نیم باز 307
- ☐ الٹا جوتا پہننا 307
- ☐ کس کی چھڑی ہے؟ 308
- ☐ گھڑی 308
- ☐ ''انہوں کجھ دیدا ہے'' 309
- ☐ ذیابیطس، سوسو دفعہ پیشاب 309
- ☐ حالتِ مردی کالعدم 309
- ☐ سردرد، کمی خواب، تشنجِ دل، ذیابیطس، کثرت پیشاب 310
- ☐ سردرد، کثرتِ پیشاب و دست 310
- ☐ سر اور دستوں کی بیماری 311
- ☐ دست 311
- ☐ دورے 311
- ☐ دورے اور روزے 312
- ☐ مرگی 312
- ☐ ہسٹریا (Hysteria) 313
- ☐ ہسٹریا کے دورے 313
- ☐ اگر ہسٹریا ثابت ہو جائے 314
- ☐ مراق 315
- ☐ ہسٹریا اور مراق 315
- ☐ مراق اور کثرت بول 315
- ☐ ہر نبی کو مراق 316
- ☐ سِل 316

❑ خونی قے	316
❑ قولنج زحیری	317
❑ کیچڑ اور ریت سے علاج	317
❑ خارش	318
❑ لکنت	318
❑ دانتوں کو کیڑا	318
❑ ایڑیاں پھٹ گئیں	319
❑ بال سفید	319
❑ دایاں بازو	319
❑ حافظہ خراب	320
❑ سرعت انزال	320
مرزا قادیانی کا عبرتناک انجام	321
❑ بہت بری موت	323
❑ مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ	324
❑ یہ خدا کی طرف سے ہے	326
❑ حالت دگرگوں	326
❑ میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے	328
❑ میں نجاست کے کیڑے سے بھی بدتر ہوں!	329
❑ دوزخ کا الہام	329
❑ جھوٹے مدعی کو خدا ہلاک کرتا ہے	329
❑ خدا جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے	329
❑ دوزخ کا وعدہ	330
عکسی شہادتیں	331

Saboot Hazir Han Volume 3 Contents

ترتیب عنوانات

❁ چیلنج 2

❁ انتساب 5

❁ توجہ فرمائیں 23

❁ فہرست ٹائٹل کتب 27

❁ تقریظ جمیل — حضرت مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہٗ 33

❁ آئینہ قادیانیت — شیخ راحیل احمد (جرمنی) 42

❁ مقابل ہے آئینہ! — محمد متین خالد 45

قادیانی اخلاق
Love for all, Hatred for none 53

❑ لوگوں پر لطف اور رحم 56

❑ لوگوں سے نرمی اور احسان کر 57

❑ نہایت قابل شرم بات 57

❑ اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھانا ہے 57

❑ اللہ تعالیٰ کا حکم 58

❑ تلخ بات 58

- پرلے درجے کا شریر النفس 58
- سفلوں اور کمینوں کا کام 58
- کبھی گالی کا جواب نہیں دیا 59
- کبھی دشنام دہی نہیں کی 59
- گالی مت دو 59
- مجھے تہذیب و اخلاق کے ساتھ بھیجا گیا ہے 59
- بدزبانی طریق شرافت نہیں 60
- گالیاں سن کے دعا دو 60
- سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے 60
- اہم نکات 60
- بندروں اور سوروں کی طرح 61
- خنزیر سے زیادہ پلید لوگ 62
- جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے 62
- جھوٹ کی نجاست، آسمانی لعنت 62
- خدائی لعنت کے دس لاکھ جوتے 63
- مرد خنزیر، عورتیں کتیاں 63
- ولد الحرام 63
- عیسائی، یہودی، مشرک 63
- کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے 64
- خراب عورتیں اور دجال کی نسل 64
- پرمیشر کی جگہ 64

- پیٹ سے چوہا؟ 65
- رحم پر مُہر 65
- عضو تناسل کاٹ دیتا...... 65
- جہاں سے نکلے تھے...... 66
- کنجریوں کی اولاد 66
- ذریۃ البغایا کی تشریح 67
- حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو گالیاں 68
- بدتر ہر ایک بد سے 71
- گالیاں دینے کی وجہ 80

لعنت بازی
مرزا قادیانی کا پسندیدہ مشغلہ 81

- میں امام الزماں ہوں 83
- مومن لعان نہیں ہوتا 84
- 10 لعنتیں 84
- لعنت، لعنت، لعنت...... 1 تا 1000 85
- 10 لاکھ لعنتیں 86
- جب دل بگڑتا ہے 86
- یہ خدا کا کلام ہے 86

قادیانی ڈکشنری 87

- اعتراف 89
- کدعہ سے مراد قادیان 89

ادنیٰ الارض سے مراد قادیان	92
دمشق سے مراد قادیان	93
قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا	93
یروشلم سے مراد قادیان	93
مقام لُد سے مراد لدھیانہ	94
مسجدِ اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد	95
جہنم سے مُراد طاعون	95
محدث سے مراد نبوت	95
زرد کپڑے سے مراد بیماری	96
آدم، احمد، موسیٰ، عیسیٰ، داؤد، مریم سے مراد مرزا قادیانی	98
دجال سے مراد با اقبال قومیں	99
فرعون اور ہامان سے مراد	99
ہندو سے مراد	100
موت کے معنی فتح	100
بیوہ سے مراد	100
دابۃ الارض سے مراد	101
دجال کون؟	104
مجھ سے خدا تعالیٰ لکھواتا ہے	104
مرزا قادیانی کے سفید جھوٹ	**105**
جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے؟	109
کتوں کا طریق	110

- ☐ جھوٹ بولنے سے بدتر! 110
- ☐ جھوٹ بولنے والا کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر 110
- ☐ جھوٹ کی نجاست 110
- ☐ جھوٹ بولنے والا مرتد 111
- ☐ جھوٹ بولنے والا کنجر اور ولد الزنا 111
- ☐ لعنت ہے مفتری پر 111
- ☐ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں 111
- ☐ جھوٹے پر قیامت تک لعنت 111
- ☐ جھوٹے کی زندگی...... لعنتی زندگی 112
- ☐ جھوٹ بولنا، مردار خوروں کا کام 112
- ☐ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر 112
- ☐ اہم نکات 112
- ☐ قرآن مجید میں طاعون کا ذکر 113
- ☐ قرآن مجید میں قادیان کا ذکر 114
- ☐ نبیوں کی بشارت اور خواہش 114
- ☐ دنیا کی عمر سات ہزار برس 115
- ☐ قیامت کب آئے گی؟ 115
- ☐ بخاری شریف میں 115
- ☐ سیاہ رنگ کا نبی 116
- ☐ قرآن میں مثیل ابن مریم 117
- ☐ احادیث میں مثیل ابن مریم 117
- ☐ مسیح موعود اور اس کی توہین 117

- انبیاء گذشتہ کے کشوف 118
- اولیائے گذشتہ کے کشوف 118
- چودھویں صدی کا مجدد 118
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین 119
- کرشن نبی، رُدّر گوپال، آریوں کا بادشاہ 120
- کتاب سوانح یوسف آز 120
- میرا کوئی استاد نہیں 121
- انبیائے کرام اور زرد چادر کی تعبیر 122
- ھٰذا خلیفۃ المھدی 122
- میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا 123
- اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے 123
- نبیوں کی توہین کرنے والا خبیث، شیطان اور پلید ہے 124

مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں 125

- ہم اللہ تعالیٰ کے بغیر بلائے نہیں بولتے 127
- میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح بولتی ہے 128
- دو متضاد اعتقاد 128
- جھوٹا 128
- مخبوط الحواس انسان 128
- دو متناقض باتیں 129
- پاگل، مجنوں یا منافق 129
- اہم نکات 129

☐ خداتعالیٰ کا قانون قدرت	130
☐ مسیح کی قبر	130
☐ دوبکریاں	131
☐ مولوی عبداللطیف قادیانی اور عبدالرحمان قادیانی	131
☐ مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد	132
☐ میرا نام غازی ہے	132
☐ غازی نام رکھنا رسول کریم ﷺ کی نافرمانی ہے	132
☐ اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھانا ہے	133
☐ اندھے کو اندھا کہنا درست ہے	133
☐ مسیح موعود کی پیش گوئی اجماع امت ہے	134
☐ مسیح موعود کی پیش گوئی اجماع امت نہیں ہے	134
☐ پرندوں کا اڑنا قرآن سے ثابت ہے	134
☐ پرندوں کا اڑنا قرآن سے ثابت نہیں ہے	135
☐ مسیح موعود؟	135
☐ مسیح موعود	135
☐ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی ہیں	136
☐ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی نہیں ہیں	136
☐ دابۃ الارض سے مراد طاعون	136
☐ دابۃ الارض سے مراد علماء سو	137
☐ آسمان سے	137
☐ آسمان سے نہیں	137
☐ سرسیّد......ایک منکر	138

❑ سرسید......دانا اور مردم شناس	138
❑ سرسید......فراڈیا اور دھوکے باز	138
❑ سرسید......قدر مرداں بعد از مُردن	139
❑ طاعون کی خواہش	140
❑ طاعون سے پناہ	140
❑ کبھی گالی کا جواب نہیں دیا	140
❑ گالی جوابی طور پر ہے	140
❑ میری دادیاں سادات میں سے تھیں	141
❑ میری دادیاں مغلیہ خاندان سے تھیں	141
❑ اللہ تعالیٰ سے التجا	142
❑ انگریز سے التجا	142
❑ انگریزی نہیں آتی	142
❑ انگریزی پڑھی تھی	143
❑ میرے کئی استاد تھے	143
❑ میرا کوئی استاد نہیں	144
❑ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا	145
❑ اور احتلام ہو گیا......!	146
❑ الہام اپنی زبان میں	146
❑ الہام دوسری زبانوں میں	146
❑ الہامی کتابوں میں تبدیلی نہیں ہوئی	146
❑ الہامی کتابیں تبدیل ہو چکی ہیں	147

- ☐ حضرت مسیح متواضع، حلیم اور عاجز 147
- ☐ حضرت مسیح شرابی، کبابی 148
- ☐ لُد ایک گاؤں 148
- ☐ لُد، بے جا جھگڑے کرنے والے 148

باپ سچا یا بیٹا؟ 151

- ☐ تائید الٰہی سے لکھے گئے رسائل 153
- ☐ نبی کریم ﷺ کے والد محترم (مرزا قادیانی کی تحریر) 154
- ☐ مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف 155
- ☐ معجزہ شق القمر (مرزا قادیانی کی تحریر) 155
- ☐ مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف 156
- ☐ اسمہ احمد سے مراد (مرزا قادیانی کی تحریر) 156
- ☐ مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف 157
- ☐ نبی دوسرے نبی کا مطیع (مرزا قادیانی کی تحریر) 157
- ☐ مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف 158
- ☐ نبی کے لیے شرط (مرزا قادیانی کی تحریر) 158
- ☐ مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف 158
- ☐ حضرت مسیح صلیب پر (مرزا قادیانی کی تحریر) 159
- ☐ مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف 159
- ☐ کرمہائے تو مارا کرد گستاخ (مرزا قادیانی کی تحریر) 160
- ☐ مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف 160

- مسیح موعود صرف مسلمان ہوگا یا نبی بھی (مرزا قادیانی کی تحریر) 160
- مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف 160
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی (مرزا قادیانی کی تحریر) 161
- مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف 161
- باپ جھوٹا 161
- بیٹا مردود 162

قادیانی تحریفات 163

- میں قرآن کی تفسیر تیار کروں گا 166
- ملحد اور کافر کون؟ 166
- سخت شریر، بدمعاش اور گندا؟؟؟ 167
- دجال کون؟ 167
- اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا 167
- روح القدس کی قدسیت ہر وقت ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے 167
- میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے 168
- جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں، وہ بلائے نہیں بولتے 168
- میں قرآن کو دوبارہ واپس لاؤں گا 168
- عیسیٰ لدھیانہ میں آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا 169
- اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے صحیح معنی مجھ پر ظاہر کیے 169
- اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے 169
- مسیلمہ کذاب کی تحریف قرآن 170

- ☐ مسیلمہ کذاب کی تحریف شدہ آیات 170
- ☐ **قرآن مجید کی لفظی تحریف**
  (اصل قرآنی آیات اور مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیات) 171
- ☐ **قرآن مجید کی معنوی تحریف** 178
- ☐ تحریفِ منصبی 181
- ☐ **تحریف حدیث** 186
- ☐ اگر تجھے پیدا نہ کرتا...... 187
- ☐ **کلمہ طیبہ اور درود شریف میں تحریف** 187
- ☐ مسلمانوں کا کلمہ 187
- ☐ قادیانیوں کا کلمہ 187
- ☐ مسلمانوں کا درود شریف 188
- ☐ قادیانی امت کا درود 188
- ☐ مرزا قادیانی پر دُرود و سلام 189
- ☐ مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب 190
- ☐ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحریر میں تحریف 191
- ☐ شیخ سعدیؒ کے کلام سے سرقہ 192
- ☐ مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں میں تحریف 194
- ☐ قرآن مجید میں تحریف کرنے والا ملحد، بے ایمان، یہودی، سور اور بندر 198
  قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ملحد اور کافر ہے 199
- ☐ کتابت کی غلطیاں 199

205

مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں
(جو پوری نہ ہو سکیں)

- ❑ صدق یا کذب جانچنے کا معیار 207
- ❑ اگر ایک بھی پیش گوئی جھوٹی نکلی 208
- ❑ تمام رسوائیوں سے بڑھ کر 208
- ❑ مدعی کاذب کی پیش گوئی 208
- ❑ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹلتی نہیں 208
- ❑ توریت اور قرآن میں نبوت کا ثبوت 209
- ❑ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے 209
- ❑ پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا! 209
- ❑ غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں 209
- ❑ کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی 210
- ❑ اہم نکات 210
- ❑ پہلی پیش گوئی 211
- ❑ خواتینِ مبارکہ 211
- ❑ دوسری پیش گوئی 213
- ❑ موت مکہ میں ہوگی یا مدینہ میں 213
- ❑ تیسری پیش گوئی 215
- ❑ مرزا قادیانی کی عمر 215
- ❑ چوتھی پیش گوئی 219

□ 9 نام والد لڑکا	219
□ ساڑھے تین ماہ بعد "الہام"......لڑکے کے دو نام	220
□ اسی دن پھر "الہام"......لڑکے کے چار نام	221
□ گیارہ دن بعد پھر الہام......لڑکے کے 9 نام	222
□ 27 دن بعد لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہوئی	222
□ پانچویں پیش گوئی	223
□ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی	223
□ میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی	227
□ تمام جماعت احمدیہ کے لیے اعلان	229
□ راست باز کون	231
□ چھٹی پیش گوئی	233
□ عبداللہ آتھم	233
□ ساتویں پیش گوئی	241
□ بکر و ثیب (کنواری یا بیوہ)	241
□ آٹھویں پیش گوئی	245
□ چاند و سورج گرہن	245
□ گرہنوں کا پہلا اجتماع	269
□ گرہنوں کا دوسرا اجتماع	270
□ گرہنوں کا تیسرا اجتماع	270
□ صالح بن طریف برغواطی	272
□ ابو منصور عیسیٰ	272

- علی محمد باب 273
- مرزا قادیانی 273
- نویں پیش گوئی 274
- مولانا ثناء اللہ امرتسری کی موت 274
- ''مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آنا. 280
- مولوی ثناء اللہ کے رقعہ کا جواب 281
- مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ 287
- دسویں پیش گوئی 294
- محمدی بیگم 294
- خانہ بربادی 317

قادیانیوں سے 30 انعامی سوالات 339

- (1) پہلا سوال...... جھوٹا کون؟؟؟ 341
- باادب گذارش! 343
- قابل توجہ گورنمنٹ 344
- اپنی وحی پر یقین 350
- (2) دوسرا سوال...... قرآن نے میرا نام ابن مریم رکھا؟ 350
- (3) تیسرا سوال...... جہاد، خدا کے حکم سے بند؟ 352
- (4) چوتھا سوال...... بیوہ کا نام؟ 352
- (5) پانچواں سوال ...... پچاس الماریاں؟ 353
- (6) چھٹا سوال...... قرآن شریف میں قادیان کا ذکر؟ 354

- (7) ساتواں سوال...... مسلمانوں کی جاسوسی؟ 355
- ''قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ 356
- پُراسرار منی آرڈر 358
- (8) آٹھواں سوال...... بخاری شریف میں؟ 359
- (9) نواں سوال...... کنجریوں کی اولاد؟ 359
- ''اشتہار نصرتِ دین وقطع تعلق از اقارب مخالفِ دین'' 361
- (10) دسواں سوال...... کئی لاکھ پیش گوئیاں؟ 364
- نشان اور معجزہ ایک ہی ہے 365
- (11) گیارھواں سوال...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہودی استاد؟ 366
- (12) بارھواں سوال...... شوخ وشنگ لڑکا؟ 367
- (13) تیرھواں سوال...... گستاخِ رسولؐ حرامی ہے؟ 367
- (14) چودھواں سوال...... مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش؟ 369
- (15) پندرھواں سوال...... مرزا قادیانی کی ایک فحش اور شرمناک تحریر؟ 371
- میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا 375
- (16) سولھواں سوال...... آخری مجدد کون؟ 376
- (17) سترھواں سوال...... خدا تعالیٰ کا الہام؟ 377
- (18) اٹھارھواں سوال...... کمینے آدمی کی عادت؟ 377
- (19) انیسواں سوال...... تھیٹر؟ 378
- (20) بیسواں سوال...... پانچ اور پچاس کا قادیانی فرق؟ 379
- (21) اکیسواں سوال...... نماز میں فارسی نظم؟ 381
- (22) بائیسواں سوال...... بلاعنوان؟ 382

- (23) تیسواں سوال...... مسیح موعود اور اس کی توہین؟ 382
- (24) چوبیسواں سوال...... اِدھر اُدھر؟ 383
- (25) پچیسواں سوال...... ٹیچی ٹیچی؟ 384
- (26) چھبیسواں سوال...... اسلام میں نیچی قومیں؟ 385
- (27) ستائیسواں سوال...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صلیب؟ 386
- (28) اٹھائیسواں سوال...... قادیانی کلمہ کی حقیقت؟ 387
- احمد سے مراد مرزا قادیانی 388
- (29) انتیسواں سوال...... اکھنڈ بھارت؟ 389
- (30) تیسواں سوال...... مرزا قادیانی کی تصویر؟ 391

عکسی شہادتیں 393

- مجھے ضرور پڑھیے!!! 395
- مناظرہ کی کتاب 395
- تبلیغ زبانی نہیں بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے 395
- غور وفکر کرنے کی نصیحت 395
- مسخ شدہ لوگوں کی علامت 396
- تعصب 396

ترتیب عنوانات

❁ چیلنج		
❁ انتساب		
❁ توجہ فرمائیں		32
❁ فہرست ٹائٹل کتب		33
❁ قادیانی طلسم ہوشربا کی چند جھلکیاں	شفیق مرزا	37
❁ نفیرِ قلم	محمد متین خالد	45
قادیانیت انگریز کا خودکاشتہ پودا		51
❑ REPORT OF MISSIONARY FATHERS		57
❑ مرزا قادیانی کا قلم...... حضرت علیؓ کی تلوار؟		66
❑ ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں		66
❑ خاندانی خدمات		67
❑ قدیم خیر خواہ خاندان		67
❑ والد کی خدمات		68
❑ میرا باپ، بھائی اور میں		69
❑ باپ بڑا یا بیٹا؟		70
❑ قادیانی بزرگوں کا کارنامہ		70

- قدیم خدمت گزار 71
- بزرگوں سے زیادہ خدمات 71
- خود کاشتہ پودا 72
- ہم اور ہماری اولاد پر فرض 73
- کیریکٹر سرٹیفکیٹ 73
- ممانعت جہاد کی کتابیں، بے نظیر کارگزاری 77
- 20 سالہ بے نظیر خدمات 79
- لاجواب سروس 80
- شکرگزاری 81
- خدا تعالیٰ سے عہد 81
- پچاس الماریاں 82
- پچاس ہزار کتابیں، رسائل اور اشتہارات 83
- مجھے فخر ہے! 84
- 16 برس سے......حق واجب ٹھہرالیا 84
- 19 برس سے......اپنا وقت بسر کیا 85
- 22 برس سے......اپنے ذمہ فرض کر رکھا ہے 85
- سلطنت برطانیہ......نعمت الٰہی، نعمت عظمیٰ 86
- گورنمنٹ برطانیہ..........ابر رحمت 86
- سلطنت برطانیہ..........بارانِ رحمت 87
- انگریزی سلطنت، ایک رحمت اور برکت 88
- گورنمنٹ انگریزی کا زمانہ......روحانی اور جسمانی برکات کا مجموعہ 88
- برٹش گورنمنٹ میں آسمان، زمین سے نزدیک ہوگیا 88

سرکار انگریزی پھل دار درخت کی طرح ہے	89
راحت کا جام	89
گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور اطاعت کا 60 سالہ درس	92
اسلام کو دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت سے ملی	93
حدیثوں سے انگریز سلطنت کی تعریف ثابت ہوتی ہے	93
انگریزی گورنمنٹ بمقابلہ رومی گورنمنٹ	94
رگ وریشہ میں شکرگزاری	94
خدا کی پسند	95
سچی خیرخواہی	96
سخت جاہل، نادان اور نالائق مسلمان	96
گورنمنٹ کی وفاداری	97
لعنت	98
مرزا قادیانی، حرز سلطنت	98
سلطنت برطانیہ......امن وراحت کی پناہ گاہ	99
گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ	99
حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے بڑھ کر	99
اللہ کی قسم !!!	100
اعتقاد اور یقین	100
ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے سائے میں	101
تلوار	101
قادیانی تلوار	102
ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ خدا کا	102

- خدا کا شکر 103
- سکون، نہ مکہ میں نہ مدینہ میں 103
- مکہ و مدینہ والے میرے لیے درندوں کی طرح ہیں 103
- مکہ معظمہ سے لندن بہتر! (نعوذ باللہ) 104
- مرزا قادیانی کو مسیح اور مہدی ماننے کا نتیجہ؟ 104
- قادیانی بیعت کی شرط 105
- قادیانی جماعت کے لیے ضروری نصیحت 106
- قادیانی اصول، ہدایتیں اور تعلیم 106
- قادیانی مذہب اور عقیدہ 107
- ہر قادیانی کا عقیدہ 107
- حق بات کو ظاہر کرنا فرض ہے 108
- ہمارا فرض ہے 109
- قادیانی جماعت...... انگریز کی وفادار جماعت 109
- انگریز کی نمک پروردہ جماعت 110
- مسلمانوں کی جاسوسی 110
- ''قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ 111
- پُراسرار منی آرڈر 113
- سچا مخبر 114
- جمعہ کے خطبات میں انگریز کا شکریہ 115
- انگریز کے لیے چندہ 115
- تنگ ظرف لوگ 116
- طفیلی آزادی کو غنیمت سمجھو 117

میرا مدعا	117
قادیانی حکمت عملی؟؟؟	118
وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟	119
قادیانی عہد	120
خون کا آخری قطرہ	121
حرامی اور بدکار آدمی	121
گورنمنٹ انگریزی کا رزق مقسوم	121
بندوق کا جہاد؟	122
دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ	122
میں سچ سچ کہتا ہوں	125
میں ایک حکم لے کر آیا ہوں	126
خلیفہ جو جنگ کا حکم نہ دے	126
دین کے لیے لڑنا حرام ہے	127
خداتعالیٰ کا الہام؟	127
جہاد، خدا کے حکم سے بند	128
جہاد ختم	129
اسلام کے دو حصے	129
اولی الامر سے مراد............انگریز حکمران	129
رسول دنیا میں مطیع ہو کر نہیں آتا	131
نیا فرقہ	132
فرقہ احمدیہ	132
قادیانیت فرقہ جدیدہ	133

- برٹش گورنمنٹ کا وفادار اور جانثار فرقہ 133
- ایک نیا فرقہ 133
- مرزا قادیانی کی تعلیمات سے انسان کھسرا بن جاتا ہے 135
- باادب گذارش! 135
- ملکہ معظمہ کا واسطہ 136
- ستارۂ قیصرہ 136
- اللہ کی روح میرے اندر بولتی ہے 148
- اے قیصرہ و ملکہ معظمہ! 149
- مبارک، مبارک، مبارک!! 151
- مبارک ہو 152
- اے موحدہ صدیقہ، تجھے آسمان سے بھی مبارک باد 152
- مہربانی کے مینہ سے پرورش 154
- یا اللہ انگریزوں کے چہرے آخرت میں بھی نورانی اور منور فرما! 154
- خدا تعالیٰ برطانوی حکومت کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے! 155
- اللہ انگریز حکومت کو تکلیف (عذاب) میں نہ ڈالے گا 155
- یا اللہ! ملکہ معظمہ کے دل میں الہام کر 156
- ملکہ وکٹوریہ، مرزا قادیانی کے گھر میں 156
- انگریز فرشتہ 157
- انگریزی الہامات 157
- قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی 158
- مرزا قادیانی کی تحریریں پڑھ کر شرم آتی ہے 159
- قادیانی حکومت کی پلاننگ 159

- گورنمنٹ کی پٹھو جماعت 160
- قادیانی جماعت......انگریزوں کی ایجنٹ 160
- مرزا قادیانی کی حفاظت 161
- قرآن سے دوسرے درجہ پر 162
- تائید الٰہی سے لکھے گئے رسائل 162
- میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح بولتی ہے 163
- خدا کا کلام 163
- خزائن مدفونہ 163
- شجاعت 164
- کوئی اندر سے تعلیم دیتا ہے 164
- علامہ اقبالؒ اور فتنہ قادیانیت 168
- شیخ او لرد فرنگی را مرید 169
- آں ز ایراں بود وایں ہندی نژاد 172
- کہ از تیغ و سپر بیگانہ ساز و مرد غازی را!! 173
- نبوت 175
- مہدیٔ برحق 175
- امامت 175
- جہاد 176
- درسِ غلامی 177
- آزاد قادیانی ریاست کا اعلان 178
- تصویریں بولتی ہیں! 180
- مرزا قادیانی کی تصویر 182

حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام 183

- حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قرآن مجید 185
- اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اعتراض کرنا؟ 186
- کافر اور دہریہ کون؟ 186
- پہلی آیت 188
- دوسری آیت 191
- تیسری آیت 197
- مسیح صلیب پر چڑھایا گیا 199
- چوتھی آیت 202
- پانچویں آیت 205
- چھٹی آیت 206
- مرزا قادیانی کا موقف 207
- ساتویں آیت 212
- آٹھویں آیت 215
- نویں آیت 215
- دسویں آیت 216
- گیارہویں آیت 217
- بارہویں آیت 218
- تیرھویں آیت 219
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اور احادیث مبارکہ 225
- پہلی حدیث 228

☐	دوسری حدیث	233
☐	تیسری حدیث	236
☐	چوتھی حدیث	237
☐	پانچویں حدیث	238
☐	چھٹی حدیث	242
☐	ساتویں حدیث	243
☐	آٹھویں حدیث	244
☐	نویں حدیث	245
☐	دسویں حدیث	247
☐	گیارہویں حدیث	248
☐	خبیث کون؟	249
☐	بیس ہزار روپے تاوان!	250
☐	آسمان سے	250
☐	احادیث کے چھوڑنے سے	251
☐	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی نشانیاں (احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)	252
☐	حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ	259
☐	حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر اجماعِ اُمت	264
☐	13 صدیوں کے مجددین کی قادیانی فہرست	270
☐	اجماعی عقیدہ سے انکار باعث لعنت ہے	274
☐	اجماعی عقیدہ ماننا فرض ہے	274
☐	اجماعی عقیدے کا انکار کرنے والے پر اللہ کی لعنت	274

- اکابرین اسلام نے ہر زمانہ میں قرآنِ مجید کو تحریفِ معنوی سے محفوظ رکھا 274
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام .... 13 سو برس سے 275
- پچھلی صدی کے بڑے بڑے بزرگوں اور اولیاء کا عقیدہ 276
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کی حکمت 277
- اصلی مسیح اور نقلی مسیح: انجیل کیا کہتی ہے؟ 287
- دس ہزار سے زیادہ مسیح 292
- مرزا قادیانی کس کا مثیل؟ 292
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں مشابہت؟؟؟ 295
- حضرت امام مہدیؓ 299
- حضرت امام مہدیؓ اور مرزا قادیانی میں مشابہت؟؟؟ 307
- میں مہدی نہیں ہوں...... مرزا قادیانی کا اعتراف 311
- مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے 312
- میں کسی خونی مہدی کا قائل نہیں ہوں 312
- مہدی کے بارے میں تمام حدیثیں نا قابل اعتبار ہیں 313
- مہدی کفار سے جنگ کرے گا، یہ باتیں صحیح نہیں 313
- نہ میں جہاد کا قائل اور نہ ایسے مہدی کو ماننے والا 313
- میں وہ مہدی نہیں ہوں 314
- پہلے بھی مہدی آئے، ممکن ہے آئندہ بھی آئیں 314
- مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں 314
- خونی مہدی 315
- دجال 316

- دجال، مرزا قادیانی کی نظر میں 322
- حضور نبی کریم ﷺ کی توہین 322
- دجال کا گدھا اور ریل گاڑی 323
- دجال...... پادریوں کا گروہ 323
- دجال......اس زمانے کے پادری 323
- دجال سے مراد جھوٹوں کا گروہ 323
- دجال......خدا کے کلام میں تحریف کرنے والا 324
- دجال سے مراد...... بااقبال قومیں 324
- دجال سے مراد......عیسائیت کا بھوت 324
- پادری سب سے بڑے دجال 324
- دجال اکبر...... پادریوں کا فتنہ 325
- دجال معہود...... پادریوں کا گروہ 325
- دجال......شیطان کا اسم اعظم 326
- شیطان......دجال 326
- ناس سے مراد......دجال 326
- پرلے درجے کا جاہل 327
- دجال ایک جماعت ہے......منہم 327
- میری جماعت......منہم 327
- مرزا قادیانی کی دجالیت......حدیث میں تحریف 327
- اصل حدیث 329
- اعتراف 330
- دجال اور مرزا قادیانی میں مشابہت 331

حیات ونزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیت	337
❑ قرآن وحدیث کے مخالف اعتقاد رکھنے والا	339
❑ صدق وکذب آزمانے کے لیے……قرآن	340
❑ ہمارا مذہب	341
❑ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے	341
❑ حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے	342
❑ حضرت مسیح آسمانوں پر جا بیٹھے	342
❑ نزول مسیح کی پیش گوئی، قرآن مجید میں	343
❑ نزول مسیح کی پیش گوئی، انجیل میں	343
❑ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اوّل درجہ کی پیشگوئی ہے	343
❑ مسیح موعود کے آنے کی خبر تواتر سے ہے	344
❑ حضرت مسیح کے آنے سے متعلقہ احادیث کا جھوٹ ہونا ناممکن ہے	344
❑ تواتر کیا ہے؟	345
❑ متواترات سے انکار گویا اسلام کا انکار ہے	345
❑ دو نبی آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے	345
❑ مسیح موعود کے بارے میں پیش گوئی ابتدا سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل ہے	346
❑ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ آنے والا شخص عیسیٰ بن مریم ہوگا	346
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے پر تمام صدیوں کے بزرگوں کا عقیدہ تھا	347
❑ کمال تحقیق اور تدقیق	347
❑ منکرین اسلام کو لاجواب کرنے والی کتاب	348

- براہین احمدیہ: اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلام 348
- براہین احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر لکھا 349
- جو شخص براہین احمدیہ میں درج دلائل کو توڑے، اسے دس ہزار روپے انعام 349
- اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے 349
- براہین احمدیہ: حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی 350
- براہین احمدیہ: حضور نبی کریم ﷺ کا اظہار پسندیدگی 351
- براہین احمدیہ: تفسیر قرآن جسے حضرت علیؓ نے تالیف کیا 353
- براہین احمدیہ میں درج تمام دلائل قرآن مجید سے لیے گئے ہیں 353
- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے صحیح معنی مجھ پر ظاہر کیے 354
- اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے 354
- ہم نے اس کتاب میں اپنے قیاس سے کوئی دلیل نہیں لکھی 355
- تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلائل پر مشتمل کتاب 355
- براہین احمدیہ کے فوائد 356
- مجھے اللہ تعالیٰ ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے 356
- کبھی کسی کتاب میں قرآن وحدیث کے خلاف نہیں لکھا 356
- میں وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے 357
- ملہم کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے 357
- خدا کی قسم مجھے قرآن کے حقائق ومعارف ہر ایک شخص سے بڑھ کر سمجھائے گئے ہیں 358
- خدا تعالیٰ سے الہام پانے والے بغیر بلائے نہیں بولتے 358
- روح القدس کی قدسیت ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی ہے 358

- ❑ میں علوم لدنیہ وآیات ساویہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجدد ہوں 358
- ❑ مجدد ان نعمتوں کا وارث ہوتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں 359
- ❑ میں از خود کوئی کام نہیں کرتا 359
- ❑ مجھے اندر سے تعلیم ملتی ہے 360
- ❑ مجھ سے لغزش ہو جائے تو رحمت الٰہی جلد اس کا تدارک کر لیتی ہے 360
- ❑ اقرار کے بعد انکار 360
- ❑ اہم نکات 361
- ❑ براہین احمدیہ: بڑی تحقیقات کے بعد تالیف کی گئی 366
- ❑ خدا کا رسول 367
- ❑ مرزا قادیانی کی قلابازیاں 369
- ❑ الہام: مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے 369
- ❑ قرآن میں وفات مسیح 370
- ❑ وفات مسیح پر 3 آیتیں 371
- ❑ وفات مسیح پر 30 آیتیں 371
- ❑ صحیح بخاری میں 372
- ❑ اب وفات مسیح کا نسخہ 374
- ❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر؟؟؟ 375
- ❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وطن گلیل میں فوت ہوئے 375
- ❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلاد شام میں موجود ہے 375
- ❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر یروشلم میں ہے 376
- ❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے 377
- ❑ مرزا قادیانی: مثیلِ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ 379

❑ مثیل مسیح کے دعویٰ میں کیا حرج ہے؟	380
❑ کم فہم لوگ مجھے مسیح موعود سمجھتے ہیں، وہ کذاب ہیں	380
❑ فقط مثیل مسیح	381
❑ میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح	381
❑ قرآن مجید میں مسیح موعود سے مراد مثیل مسیح	381
❑ مرزا قادیانی: مسیح موعود بننے کی تیاریاں	384
❑ تم مسیحا بنو خدا کے لیے	384
❑ مخالفت کا شور	384
❑ بار بار الہام کی بنا پر مسیح موعود ہونے کا اعلان	385
❑ ''میں مسیح موعود ہوں''......مرزا قادیانی کا دعویٰ	386
❑ میں مسیح موعود ہوں	386
❑ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے	386
❑ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں	387
❑ خدا نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا	387
❑ خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا	388
❑ خدا نے وعدہ کے مطابق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا	388
❑ قرآن مجید کی آیت کی رو سے......	388
❑ نبی مار نبی!	388
❑ کیا مرزا قادیانی مسیح موعود ہے؟؟؟؟	389
❑ مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟	403
❑ اللہ کا بچہ	403
❑ اللہ مرد، مرزا عورت؟	404

❑ خدا سے نہانی تعلق	404
❑ حاملہ	404
❑ مرزا قادیانی کو دردِ زہ	405
❑ مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟	405
❑ بغیر باپ کے	406
❑ عیسیٰ علیہ السلام کی مانند.......... جو قریش میں سے نہ ہو	407
❑ عیسیٰ علیہ السلام کی مانند.......... جو قریش میں سے ہو	407
❑ المسیح الدجال کی حقیقت	408
❑ ہندوؤں کا اصول	409
❑ ''سلطان القلم'' کا دعویٰ	409
❑ مرزا غلام احمد قادیانی...... ابنِ غلام مرتضٰی یا ابن مریم؟؟؟	410
❑ میرا نام غلام احمد ولد غلام مرتضٰی ہے	410
❑ میں مسیح ابن مریم نہیں ہوں	410
❑ مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں	410
❑ خدا نے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا	411
❑ خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا	411
❑ میں جھوٹا ہوں	411
❑ ابن مریم سے اصل ہی کا آنا ثابت ہوتا ہے	412
❑ مسلمانوں کا اتفاق کہ آنے والا عیسیٰ ابن مریم ہوگا	412
❑ احادیث کے چھوڑنے سے	412
❑ قادیانی تاویلات	413
❑ مریم اور عیسیٰ سے مراد مرزا قادیانی	414

❑ دمشق سے مراد قادیان	414
❑ قادیان میں یزیدی لوگ	415
❑ انا انزلنه قریبًا من القادیان کی انوکھی تفسیر	415
❑ منارہ	415
❑ منارة المسیح کے لیے چندہ	416
❑ اور حدیث پوری ہوگئی	417
❑ صحیح مسلم کی حدیث	417
❑ زرد رنگ کی چادریں یا بیماریاں	418
❑ مقام لُد کہاں ہے؟	418
❑ لُد سے مراد لدھیانہ	418
❑ یاجوج و ماجوج	419
❑ رفع ونزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام......مرزا قادیانی کی اہم تشریحات	421
❑ خدا کا مسیح سے وعدہ	421
❑ قرآن شریف صاف کہتا ہے	421
❑ اپنی طرف اٹھاؤں گا	422
❑ تجھ کو پوری نعمت دوں گا	422
❑ تجھے کامل اجر بخشوں گا	423
❑ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا	423
❑ عیسیٰ پیدا ہوگیا	424
❑ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں	424
❑ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو زندہ کر کے اپنے پاس آسمان پر بلا لیا	425
❑ معراج کی رات نبی کریم ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات	425

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھوڑی سی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے 425
- روح اور جسم لازم وملزوم ہیں 426
- حضرت عیسیٰ کی روح آسماں کی طرف اٹھائی گئی 426
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا احادیث صحیحہ کے عین مطابق ہے 426
- آسمان سے 427
- مسیح آسماں سے نازل ہوگا 427
- مرزا قادیانی نے عقیدہ بدل لیا 429
- میرا بھی یہی اعتقاد تھا جو مسلمانوں کا تھا لیکن...... 429
- میں نے براہین احمدیہ میں غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا تھا 430
- حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ، سرسری پیروی کی وجہ سے 430
- حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا رسمی عقیدہ 431
- خدا نے مجھے بار بار سمجھایا کہ عیسیٰ فوت ہوگیا ہے 432
- قرآن کے مخالف الہام 432
- قرآنی عقیدہ الہاموں نے چھڑا دیا 433
- خاص الہام 433
- شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے 434
- متناقض باتوں کو براہین احمدیہ میں جمع کر دیا 434
- مخبط الحواس انسان 434
- میں بارہ برس تک غافل رہا 435
- اس وحی کو سمجھ نہ سکا جو مجھے مسیح موعود بتاتی ہے 435
- میں نے اپنا عقیدہ 10 سال تک چھپائے رکھا 436
- کمینہ کون؟ 436

❑ جھوٹ بولنا، کتوں کا طریقہ	437
❑ انکار کی نجاست	437
❑ خنزیر سے زیادہ پلید جو حق کی گواہی چھپائے	437
❑ مرزا قادیانی کا استدراج	437
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت کا دعویٰ	438
❑ پہلے مسیح سے بڑھ کر	438
❑ پیٹ میں باتیں	438
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت	438
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین	440
❑ نعوذ باللہ	442
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے	442
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی	443
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں	443
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت	443
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر وفریب	444
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے	444
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں	444
❑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے	444
❑ شراب کی تخم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی	445
❑ شراب اور افیون	445
❑ شراب اور خدائی کا دعویٰ	445
❑ مسیح کا چال چلن	446

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں 446
- شراب اور فاحشہ عورتیں 447
- کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا! 448
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سؤروں کا شکار 449
- کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سؤر بھی کھایا تھا؟ 449
- اخلاقی تعلیم؟ 449
- دماغ میں خلل 450
- دیوانہ 450
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان 450
- میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں 451
- حضرت مریم علیہا السلام کی توہین 452
- حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟ 453
- حضرت مریم کی اولاد؟ 453
- حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح؟ 454
- حضرت مریم صدیقہؓ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق 454
- نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ) 454
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سچا سفیر 455
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایلچی 455
- کنجر اور ولدالزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں 456
- جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے 456
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت کا دعویٰ 457
- میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے 457

❑ میرے اندر یسوع مسیح کی روح ہے	457
❑ میں عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہم رنگ ہوں	457
❑ مجھے ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے	458
❑ مجھے مسیح ابن مریم کا جامہ پہنایا گیا ہے	458
❑ مجھے حضرت مسیح کی روحانی شکل، خو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہے	458
❑ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں	458
❑ میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں	459
❑ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا علم	461
❑ نبی کریم ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت نہ کھلی	461
❑ اللہ تعالیٰ نے نزول عیسیٰ کا واقعہ صحابہ کرامؓ سے چھپائے رکھا	462
❑ صحابہ کرامؓ اور تابعین نزول عیسیٰ پر مجمل ایمان رکھتے تھے	462
❑ اللہ تعالیٰ نے نزول عیسیٰ کی حقیقت مجھ پر منکشف کی	462
❑ حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ مرزا قادیانی کی نظر میں	464
❑ پہلا موقف	464
❑ نزول مسیح کا عقیدہ ایمانیات میں نہیں ہے	464
❑ نزول مسیح کا عقیدہ کوئی اہم امر نہیں	465
❑ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ پر کوئی گناہ نہیں	465
❑ حیات و وفات مسیح علیہ السلام ایک ادنیٰ سی بات ہے	466
❑ دوسرا موقف	467
❑ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ شرک عظیم ہے	467
❑ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ گپ ہے	467
❑ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل مسلمان گمراہ ہیں	468

❏ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ گمراہی ہے	468
❏ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل کافر ہے	468
❏ نزول عیسیٰ علیہ السلام میں عیسائیوں کا فائدہ ہے	469
❏ عقیدہ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام جھوٹا ہے	469
❏ اسلام کی زندگی اور موت	469
❏ اعتراف	469
❏ پیش گوئیاں مسیح موعود	471
❏ مسیح موعود شادی کرے گا	471
❏ نامرد	473
❏ صحبت کے وقت	473
❏ حالت مردمی کالعدم	473
❏ قادیانی ویاگرا	474
❏ مسیح موعود حج کرے گا	475
❏ مسیح موعود نبی کریم e کی قبر میں دفن ہوگا	475
❏ تاویل کے بارے میں مرزا قادیانی کا فیصلہ	476
❏ مرزا قادیانی اور حج	477
❏ مسیح موعود کا فرض؟	478
❏ ہمارا حج	479
❏ میں ابھی فارغ نہیں	480
❏ پہلے میری بیعت کریں!	480
❏ پہلا فرض تبلیغ ہے، حج نہیں	481
❏ حج نہیں کیا......گھر کی گواہی	482

آمدن 482
ہم بزدل نہیں ہیں 483
اے مرزا، تو خدا کا پہلوان ہے 484
اے مرزا، تو مت ڈر 484
خدا تجھے بچائے گا 484
ہم تیرے محافظ رہیں گے 484
دجال مکہ مدینہ میں داخل نہ ہوگا 485
حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر ایک زبردست دلیل 486
حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں 486
دودھ دینے والا بکرا 489
قانون قدرت 490
چولہ آسمان سے نازل ہوا 491
گورونانک کے چولہ کی فرضی تصویر 492
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات 492
بلاعنوان 493
دہریہ اور فلسفی لوگ 494
فرقہ ضالہ نیچریہ 494
حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قادیانی اعتراضات اور اُن کے جوابات 495
قادیانی اعتراض نمبر 1 498
قادیانی اعتراض نمبر 2 501

- قادیانی اعتراض نمبر 3 503
- قادیانی اعتراض نمبر 4 504
- قادیانی اعتراض نمبر 5 504
- قادیانی اعتراض نمبر 6 505
- قادیانی اعتراض نمبر 7 505
- قادیانی اعتراض نمبر 8 507
- قادیانی اعتراض نمبر 9 509
- قادیانی اعتراض نمبر 10 510
- قادیانی اعتراض نمبر 11 510
- قادیانی اعتراض نمبر 12 514
- قادیانی اعتراض نمبر 13 515
- قادیانی اعتراض نمبر 14 517
- قادیانی اعتراض نمبر 15 518
- قادیانی اعتراض نمبر 16 519
- قادیانی اعتراض نمبر 17 519
- قادیانی اعتراض نمبر 18 524
- قادیانی اعتراض نمبر 19 526
- قادیانی اعتراض نمبر 20 527
- قادیانی اعتراض نمبر 21 529
- قادیانی اعتراض نمبر 22 530
- قادیانی اعتراض نمبر 23 532
- قادیانی اعتراض نمبر 24 534

- قادیانی اعتراض نمبر 25 535
- قادیانی اعتراض نمبر 26 536
- قادیانی اعتراض نمبر 27 538
- قادیانی اعتراض نمبر 28 542
- قادیانی اعتراض نمبر 29 544
- قادیانی اعتراض نمبر 30 547
- قادیانی اعتراض نمبر 31 547

حق کے متلاشی قادیانیوں سے ایک دردمندانہ درخواست 549

عکسی شہادتیں 599

- مجھے ضرور پڑھیے!!! 601
- مناظرہ کی کتاب 601
- زبانی تبلیغ نہیں بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے 601
- غور وفکر کرنے کی نصیحت 601
- مسخ شدہ لوگوں کی علامت 602
- تعصب 602